UNIVERSAL
LIBRARY

OU_226426

UNIVERSAL
LIBRARY

الحمد لله علی احسانه و توفیقه کہ جلد اول کتاب مستطاب و بے بدل و لاجواب و لطیف و غریب یگانۂ زمان و مومی الیہ اقران

تصنیف مولوی مسیح الزمان صاحب دام مجدہم سے

روض الریاحین

من

حدائق الحنفیہ

تکملہ

شواہد الکرامۃ

باہتمام شیخ محی الدین تاجر کتب شہر لاہور بار دگر بتصحیح قاضی سید اسماعیل صاحب مدراسی مبارکپوری

سنہ ۱۳۱۰ ہجریہ نبویہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ در مطبع صمدیہ نفیسی واقع لاہور مطبوع گردید

فہرست جلد اوّل ابواب رفع الوہابی من ترجمۃ المجتبیٰ اعنی سنن النسائی

۱۳	تفسیر آیت اذا قمتم الی الصلوٰۃ	۱۸	پیشاب کے وقت پورب یا پچھم کی طرف منہ کرنی کا حکم۔	۲۲	دو ڈھیلوں سے استنجا کرنے کی اجازت
۱۴	رات کو اٹھکر نماز پڑھنا			″	ایک پتھر سے استنجا کرنیکی اجازت
″	مسواک کیونکر کرے	″	گھر وں کے اندر حاجت کیوقت قبلے کیطرف منہ یا پیٹھ کرنا مکروہ ہے	۲۳	پانی سے استنجا کرنیکا بیان
″	امام نئی حیث کر سامنے نماز پڑھے	″		″	داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا منع ہے
″	مسواک کے فضیلت کا بیان	″	حاجت کیوقت ذکر کرو داہنے ہاتھ سے چھونا منع ہے۔	۲۴	استنجا کر بعد ہاتھ کو زمین پر رگڑنا
۱۵	مسواک کی تابعی تاکید کا بیان			۲۵	**باب** کسقدر پانی
″	تیسرے پہر کو روزہ دار مسواک کر سکتا ہے	۱۹	جنگل میں کہڑے ہوکر پیشاب کرنا درست ہے۔	″	نجاست پڑنے سے نجس نہ ہونیوالے پانی کا بیان
″	ہر وقت مسواک کرنیکا بیان	″	گھر میں بیٹھ کر پیشاب کرنا چاہیے	۲۶	پانی میں کوئی حد مقرر نہ ہونا
″	پیدائشی سنتوں کا بیان	″	کسی خبر کو سامنے رکھکر اسکی طرف پیشاب کرنے کا بیان۔	″	ٹھہرے ہوئے پانی کا بیان
″	ناخون کاٹنا۔			″	سمندر کے پانی کا بیان
″	بغل کے بال اوکھیڑنا	۲۰	برتن میں پیشاب کرنیکا بیان	۲۷	**باب** برف سے وضو کرنا دست ہے
۱۶	زیر ناف کے بال لینا	″	طشت کے اندر پیشاب کرنیکا بیان	″	وضو تین تین بار کرنیکا بیان
″	مونچھ کترنے کا بیان	″	سوراخ میں پیشاب کرنیکی ممانعت	″	وضو کی ترکیب
″	مونچھ کے بال دور کرنا اور داڑھی کو چھوڑ دینا	۲۱	ٹھہرے ہوئے پانی کے اندر پیشاب کرنا منع ہے۔	۲۸	برتن کے پانی سے وضو کرنیکا بیان
″	حاجت کیلئے دور جانیکا بیان	″	غسل خانے میں پیشاب کرنیکی ممانعت	۲۹	اولوں کے پانی سے وضو کرنیکا بیان
۱۷	حاجت کے لیے دور جانیکا بیان	″	جو شخص پیشاب کر رہا ہو اور اسکو سلام کرنا	۳۰	کتے کے جھوٹے کا بیان
″	پاخانے جاتی وقت کیا کہے	″		″	جس برتن میں کتا منہ ڈالکر پیئے
″	پاخانے یا پیشاب کے وقت قبلے کیطرف منہ کرنیکی ممانعت	″	وضو کر کے سلام کا جواب دینا	۳۱	بلی کے جھوٹے کا بیان
۱۸	پیشاب پاخانے کیوقت قبلے کی طرف بیٹھ کرنے کی ممانعت	″	ڈھیلے لیکر استنجا کرنیکی ممانعت	″	**باب** حائضہ عورت کا جھوٹا کیسا ہے
		″	تین ڈھیلوں سے کم لینا استنجا میں منع ہے۔	″	**باب** مرد اور عورت سے ملکر وضو کرنا کیسا ہے
				″	**باب** جنب کے غسل سے جو پانی بچے وہ کیسا ہے۔
				″	**باب** کسقدر پانی وضو کیلئے کافی ہے۔
				۳۲	وضو میں نیت کا بیان۔
				۳۳	برتن سے وضو کرنیکا بیان۔
				۳۴	وضو کیوقت بسم اللہ کہنے کا بیان
				″	حدث سے گاڑھے پانی ڈالنا جائز ہے تو کیسا ہے۔
				″	وضو میں ہر ایک عضو ایک ایک بار دھونے کا بیان۔
				″	وضو میں ہر ایک عضو ایک ایک بار دھونے کا بیان۔
				″	وضو تین تین بار کرنیکا بیان
				″	وضو کی ترکیب
				۳۵	پر نچھ کو کتنی بار دھونا چاہیے
				″	کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنے کا بیان۔
				″	کس ہاتھ سے کلی کرے
				۳۶	ایک ہی ہاتھ سے ناک صاف کرنی کا بیان
				″	ناک میں تین بار پانی ڈالنا چاہیے
				″	ناک میں پانی ڈالنے اور سنکنے کا حکم۔
				″	جو سوکر اٹھے تو ناک سنکنا چاہیے (مینے وضو میں)
				۳۷	کس ہاتھ سے ناک سنکنا چاہیے

۳۶ منھ دھونیکا بیان۔
" منھ کو کتنی بار دھووے
۳۸ دونوں ہاتھ دھونیکا دھونا
" وضو کی ترکیب
۳۹ ہاتھ کو کتنی بار دھووے
" دھونے کی حد۔
۴۰ سر کتنی بار مسح کرے
" عورت اپنے سر پر مسح کرے
۴۱ کانوں کے مسح کا بیان
" کانوں کا مسح کے ساتھ کرنا
۴۲ عمامے پر مسح کرنیکا بیان
" پیشانی اور عمامے پر مسح کرنا
۴۳ عمامے پر کسطرح مسح کرے
" پاؤں دھونا واجب ہے
" کس پاؤں کو دھووے
۴۴ دونوں پاؤں کو دونوں ہاتھ سے دھونا۔
" انگلیوں میں خلال کرنیکا حکم
" پاؤں کتنی بار دھووے
" دھونے کی حد (یعنی ٹخنوں اور پاؤں کہانتک رہووے۔

باب موزوں پر مسح کرنے کا بیان

۴۷ **باب** پاشتابوں اور جوتوں پر مسح کرنیکا بیان

۴۷ **باب** سفر میں کتنے دن پر مسح کرنیکا بیان۔
" مسافر کو موزے پر مسح کرنیکی کتنی مدت ہے۔
۴۸ مقیم کو موزوں پر مسح کرنے کی کیا مدت ہے۔
" اگر کسی کا وضو ٹوٹا نہ ہو تو وہ تازہ وضو کیونکر کرے
۴۹ پانی چھڑکنے کا بیان۔
۵۰ وضو کا بچا ہوا پانی کام میں لانا
" وضو کا فرض ہونا۔
" وضو میں زیادتی کرنا منع ہے
۵۱ وضو پورا کرنے کا حکم۔
" وضو پورا کرنیکی فضیلت
" موافق حکم کے وضو کرنیکا ثواب
۵۳ وضو کے بعد کیا کہے
" وضو کا زیور
" جو شخص اچھی طرح وضو کرے
۵۴ پھر دو رکعتیں پڑھنا ثواب کیا ہے

باب نسی سے وضو ٹوٹ جانیکا بیان۔

۵۴ پیشاب یا پاخانی سے وضو ٹوٹ جاتا ہے
" پاخانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے
" جب ریح نکلی تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔
۵۶ سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے
۵۷ اونگھنے کا بیان۔
" ذکر کے چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے
۵۸ ذکر کو چھوئے سے وضو نہیں ٹوٹتا
" اگر بغیر شہوت کے مرد اپنی عورت کو چھوئے تو وضو نہیں جاتا۔
۵۹ مرد اپنی عورت کو چومے تو وضو نہیں جاتا۔
" آگ کی پکی ہوئی کہا کر وضو کرنا
۶۱ آگ کی پکی ہوئی چیزوں کو کہا کر وضو نہ کرنیکا بیان
" ستو کہا کر کلی کرنیکا بیان
۶۳ دودھ پی کر کلی کرنا۔
" کن باتوں سے غسل واجب ہوتا ہے اور کن سے واجب نہیں ہوتا
" جب کافر مسلمان ہونیکا قصد کرے تو غسل کرے۔
" مشرک کو گھر میں غسل واجب ہونا۔
" جب مرد کا ختنہ عورت کے ختنے سے ملجاوے یعنی دخول حشفہ کی تو غسل واجب ہوجاویگا اگرچہ انزال نہ ہو
" جب منی نکلے تو غسل کرنا چاہیے

۶۳ شہوت کو احتلام ہو تو کیا حکم ہے
۶۴ کسی شخص کو احتلام ہو گذری دیکھے۔
" مرد اور عورت کی منی کا بیان

باب حیض سے غسل کرنیکا بیان۔

۶۶ قروء کس کو کہتے ہیں حیض کو یا حیض سے پاک ہونیکو اسکا بیان
۶۷ مستحاضہ کو غسل کا بیان
۶۸ نفاس کے بعد غسل کرنیکا بیان
" حیض کے خون اور استحاضہ کے خون میں کیا فرق ہے۔

باب تھہری ہوئی پانی میں یعنی تھوڑی پانی کو اندر بیٹھکر جنبی کو نہانا منع ہے

باب اول رات میں غسل کرنیکا بیان۔

۷۰ کتنی پانی میں غسل ہوسکتا ہے
۷۱ غسل کے لیے کوئی مقدار پانی معین نہ ہونا۔
" مرد اپنی عورت کے ساتھ ایک برتن سے غسل کرسکتا ہے۔
۷۲ جنبی کو نہانا نہی جو پانی بیچ رہ اس سے نہانا منع ہے۔
" اس مرکی اجازت۔

۷۳ ایک کونڈی سے غسل کرنا
" جب عورت غسل کی سی جنابت کا تو اپنی سر کے چیان اوسکو کھولنا ضرور نہین ہے۔
" جب عورت حائضہ جو کا ہلیم بالون کا اور اوس کے پیچھے غسل کرے تو چوتی کھولنا ضرور ہے۔
۷۴ جنب بدن مین ہاتھ ڈالنے سے پہلے اپنا ہاتھ دھولیوے۔
" ہاتھ کو کتنی بار دھوے بدن مین ڈالنے سے پہلے۔
" دونو ہاتھ دھوکر بعد کی ناپاکی دور کرنا۔
۷۵ غسل سے پہلے وضو کرنا
" جنب اپنے سر کے بالون مین خلال کرے۔
" جنب کو کتنا پانی بہانا کافی ہے
۷۶ غسل کے بعد وضو کی حاجت نہین
" جہان غسل کرے وہان سے ہٹ کر اور جگہ پاؤن دھووے۔
" غسل کے بعد کپڑے نہ پہنچنا
۷۷ جنب جب کہانیکا قصد کرے تو وضو کرلے
" اگر جنب کہانیکا قصد کرے اور فقط ہاتھ ہی دھولے تو بھی کافی ہے

۷۸ جنب جب سونیکا ارادہ کرے
" تو وضو کرلیوے اور اپنی شرمگاہ دھولیوے
۷۹ جنب جب وضو کرے تو کیا ہوگا
" اگر جنب دوبارہ جماع کا قصد کرے تو کیا کرے۔
" کئی عورتون سے جماع کرنا ایک ہی غسل سے۔
۸۳ جنب کو قرآن پڑھنا درست نہین ہے
" جنب کے ساتھ بیٹھنا اور اوسکو چھونا کیسا ہے

۷۹ باب حائضہ عورت سے کام لینا کیسا ہے
" کوئی شخص اپنی بی بی کی گود مین سر کہہ قرآن شریف پڑھے اور وہ حائضہ ہو تو کیسا ہے
" حائضہ عورت اپنے خاوند کا سر دھووے تو کیسا ہے
۸۰ حائضہ عورت کو اپنے ساتھ کھانا اور جھوٹا اوسکا پینا درست ہے
۸۱ حائضہ عورت کا جھوٹا پانی پینا درست ہے
" حائضہ عورت کو ساتھ سلانا درست ہے
۸۲ حائضہ کے ساتھ لیٹنا اور سونا

" جو عورت احرام باندھے ہووے اوسکو حیض آجاوے
" احرام باندھتے وقت عورتین کیا کرین
" حیض کا خون اگر کپڑے مین لگجاوے تو کیا کرنا چاہیے
۸۴ باب سنی نگر کپڑے مین نگجاوے تو کیا کرنا چاہیے ؟
" تل ڈالنا بھی کافی ہے
۸۵ باب جوٹر کا کہانا کہانا اور اوسکا پیشاب کیسا ہے
" جن جانورون کا گوشت حلال اوسکا پیشاب پاک ہے
" جس جانور کا گوشت کہانا درست ہے اوسکا گوبر کپڑے مین نگجاوے تو کیا کرنا چاہیے
" کپڑے مین ہوکہ نگجاوے تو کیسا ہے۔

۸۸ باب تیمم کے بیان مین
۸۹ بغیر سفر کے تیمم کرنیکا بیان۔
۹۰ سفر مین تیمم کرنیکا بیان
" جو شخص اپنی عورت سے حیض کے حالت مین جماع کرے اور وہ جانتا ہو کہ اللہ تعالی نے اس سے منع کیا ہے تو اوسکا کفارہ کیا ہے۔
۹۱ اور ایک طرح کا تیمم
۹۳ جنب کو تیمم درست ہے
" مٹی سے تیمم کرنا
" ایک تیمم سے کئی نمازین پڑھنے کا بیان۔
" جو شخص ڈانے اور مٹی دونو پاوے
۹۴ کتاب پانی کے حکام مین
" بیر بضاعہ کا بیان
۹۵ پانی کا اندازہ جو نجاست پڑنے سے ناپاک نہ ہو۔
" سمندر کے پانی سے وضو کرنا
۹۶ باب کتے کا جھوٹا کیسا ہے
" مٹی سے انجنا اس برتن کو بھی مین کتا نہ ڈالکر پیے۔
باب بلی کا جھوٹا کیسا ہے
۹۷ باب حائضہ کا جھوٹا کیسا ہے
باب عورت کے وضو سے جو پانی بچے اوس سے وضو درست ہے
" عورت کے وضو سے جو پانی بچے اوس سے وضو درست نہین
" جنب کے غسل سے جو پانی بچے اوس سے

۲ (۱۹۴) کتاب مین فقہ حنفی کے مذہب کے موافق مسائل کے لکھے ہوئے ہین

غسل کرنے کی اجازت ۱۰۳
۹۷ کسقدر پانی وضو اور کسقدر غسل کو کفایت کرتا ہے
۹۸ **کتاب حیض اور استحاضہ کے بیان اور خون**
〃 استحاضہ کے بیان اور خون
شروع ہونے اور ختم ہونیکا
۹۹ جس عورت کو حیض کے خون
پر مہینوں میں مقرر ہوں اسکو
استحاضہ ہو جاوے۔
〃 قرء کا بیان
۱۰۱ حیض اور استحاضہ کے خون
مین کیا فرق ہے
۱۰۲ زردی یا تیرگی حیض مین
داخل نہین ہین۔
〃 حائضہ عورت سے کیا فائدہ
اوٹھانا درست ہے اور تفسیر
آیہ کریمہ ویسالونک عن المحیض کی
〃 جو شخص اپنے عورت سے
جماع کرے حیض کی حالت
مین حالانکہ وہ جانتا ہو کہ
اللہ نے منع کیا ہے اس سے
تو اسکا کفارہ کیا دیوے
〃 حائضہ عورت کو اس کے
حیض کے کپڑون مین اپنے
ساتھ سلانا درست ہے

کوئی شخص اپنی عورت کے ۱۰۳
ساتھ ایک لحاف مین سوے
اور وہ حائضہ ہو
〃 حائضہ کے ساتھ لیٹنا اور اس
کو بوسہ دینا۔
〃 جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی کسی بی بی کو حیض آتا
تو آپ کیا کرتے۔
〃 حائضہ کو اپنے ساتھ کھلانا
اور اسکا جھوٹا پانی پینا۔
〃 حائضہ کا بہونا کام مین لانا ۱۰۴
درست ہے۔
〃 ایک شخص اپنی بی بی کی گود
مین سر رکھکر قرآن پڑھے
اور وہ حائضہ ہو تو کیسا ہے
〃 حائضہ کے منہ سے نماز اوتر
جاتی ہے۔
〃 حائضہ عورت سے کام خدمت ۱۰۵
لینے کا بیان۔
〃 حائضہ عورت اپنے خاوند کے
سر پر کنگھی کرے اور وہ مسجد
مین اعتکاف مین ہو۔
〃 حائضہ عورتین عید گاہ جاکر
اور مسلمانون کی دعا مین
شریک ہون۔

خواص الاقاضہ (یعنی ملوث) ۱۰۶
از زیادہ) کے بعد عورت کو
حیض آنے تک کیا کرے۔
〃 احرام کے وقت حائضہ عورت
کیا کرے۔
〃 نفاس والی عورت پر نماز جنازہ
پڑھی جاوے
۱۰۷ حیض کا خون کپڑے مین لگ
جاوے تو کیا کرنا چاہیے
کتاب غسل ۱۱۱
〃 تیمم کی۔
〃 **باب** جب کہ تھم جاوے
〃 پانی مین غسل کرنیکی ممانعت
〃 برف اور اولون سے غسل کرنے
کا بیان۔
۱۰۸ غسل سے پہلے غسل کرنے کا بیان
〃 پہلی رات کو غسل کرنا۔
〃 غسل کے وقت ناخن کاٹنا۔
۱۰۹ پانی مین کوئی حد مقرر نہین
〃 مرد اور عورت کا ایک برتن
سے غسل کرنے کی ممانعت
〃 جس بدن مین نجاست لگی ہو اسی
۱۱۰ غسل کے وقت عورت کو اپنا
سر کھولنا ضرور نہین۔

اگر کسی شخص نے احرام کے ۱۱۱
لیے غسل کیا اور خوشبو لگائی
پھر بعد احرام کے اوس خوشبو کا
اثر رہا تو کیا ہے
〃 جنبا پنے سارے بدن پانی
ڈالنے سے پہلے جو نجاست بدن
مین لگی ہو اوسکو دور کرے
〃 شرم گاہ دہونے کے بعد زمین
پر ہاتھ پھیرنا۔
۱۱۱ غسل جنابت سے وضو شروع
کرنا۔
〃 طہارت مین داہنی جانب سے
شروع کرنا۔
〃 جب جنابت کو غسل مین وضو
کرے تو سر پر مسح کرنا ضرور نہین
۱۱۲ غسل جنابت مین بدن کو
صاف کرنا۔
〃 جب کہ کتنا پانی ڈالنا کافی ہے
〃 حیض سے غسل کرنے وقت
کیا کرے۔
۱۱۳ ایک ایک بار سب اعضا کو دھونا
غسل مین۔
〃 جو عورت جنبی ہو وہ اپنا کام کونکھی
باندھے۔
〃 غسل کے بعد وضو کرنا۔

۱۱۳	کئی عورتوں سے صحبت کرنا پھر ایکبار غسل کرلینا۔	۱۲۶	سفر میں ظہر کی کتنی رکعتیں پڑھے	۱۳۲	جب گرمی بہت ہو تو ظہر ٹھنڈے وقت پڑھنا
۱۱۴	**باب** مٹی پر تیمم کرنا	″	عصر کی نماز کی فضیلت	″	ظہر کا بیر وقت کیا ہے
″	ایک شخص تیمم کرکے نماز نہ پڑھ لیوے پھر پانی ملے اور وقت باقی ہو	۱۳۷	جو شخص عصر کی نماز چھوڑ دے	۱۳۳	عصر کا اول وقت کیا ہی
″	**باب** نری سے وضو کرنا	″	حضر میں عصر کی کتنی رکعتیں پڑھے۔	″	عصر کی نماز جلدی پڑھنا
۱۱۵	**باب** جس کو کروٹ سے وضو کرنا	″	سفر میں عصر کی نماز کتنی رکعتیں پڑھے	۱۳۵	عصر کی نماز میں دیر کرنا کیسا ہے
۱۱۶	**باب** نوکر کے چھونے سے وضو ٹوٹ جانا	۱۳۸	مغرب کی نماز کا بیان	۱۳۶	عصر کا اخیر وقت کیا ہے
″	**کتاب الصلوٰۃ**	″	عشا کی نماز کی فضیلت	۱۳۷	جس شخص نے آفتاب ڈوبنے سے پہلے دو رکعتیں عصر کی پڑھ لیں تو عصر کی نماز اوس نے پائی
۱۲۲	نماز کیونکر فرض ہوئی	″	سفر میں عشا کی نماز کا بیان	۱۳۸	مغرب کا اول وقت کیا ہے
″	نماز کیونکر فرض ہوئی	۱۳۹	جماعت کی فضیلت۔	″	مغرب کی نماز میں جلدی کرنا۔
۱۲۳	کتنی نمازیں رات دن میں فرض ہیں۔	″	قبلے کیطرف منہ کرنا فرض ہے	۱۴۰	مغرب کی نماز میں دیر کرنا
۱۲۴	پانچوں نمازوں کے ادا کرنے پر بیعت کرنا۔	″	کس حال میں کعبے کے سوا اور کسی طرف مڑ سکتا ہے	″	مغرب کا اخیر وقت کیا ہے
″	پانچوں نمازوں کی محافظت کرنا	″	اگر کسی شخص کو سوچ سمجھکر ایکطرف منہ کیا پھر معلوم ہوا کہ اوسطرف قبلہ نہ تھا تو نماز ہو جاویگی۔	۱۴۱	مغرب کی نماز پڑھ کر جانا (عشا سے پہلے) مکروہ ہے
″	پانچوں نمازوں کی فضیلت	۱۴۲	**کتاب** نماز کے وقتوں کا بیان	″	عشا کا اول وقت کیا ہے
۱۲۵	تارک نماز کا کیا حکم ہے	۱۳۱	ظہر کا اول وقت کیا ہے	″	عشا کی نماز میں جلدی کرنا
″	نماز پڑھنا سیکھنا۔	″	سفر میں ظہر جلدی پڑھنا۔	″	شفق ڈوبنے کا وقت
۱۲۶	نماز پڑھنیوالے کا ثواب	۱۳۲	جاڑے میں ظہر کی نماز جلدی پڑھنا۔	″	عشا کی تاخیر مستحب ہے
″	حضر میں ظہر کی کتنی رکعتیں پڑھے	″		۱۴۵	عشا کی نماز کو عتمہ کہنے کی اجازت
		۱۴۶		″	عشا کی نماز کو عتمہ کہنا مکروہ ہے
				۱۴۶	صبح کی نماز کا اول وقت کیا ہے
				″	جب سفر نہ ہو تو صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھنا
				۱۴۷	سفر میں فجر کی نماز ذرا سویرے پڑھنا
				″	فجر کی نماز ذرا دھنی میں پڑھنا
				″	جس شخص نے فجر کی ایک رکعت پائی کہ آفتاب نکل آیا اوسکا کیا حکم ہے۔
				۱۴۸	صبح کا اخیر وقت کیا ہے
				″	جس نے ایک رکعت کسی نماز کی پالی
				۱۴۹	جن اوقات میں نماز پڑھنا منع ہے اونکا بیان
				۱۵۰	آفتاب نکلتے نماز پڑھنے کی ممانعت
				″	دوپہر کو نماز پڑھنے کی ممانعت
				″	عصر کے بعد نماز پڑھنے کی ممانعت
				۱۵۱	عصر کے بعد نماز پڑھنے کی اجازت
				۱۵۲	آفتاب ڈوبنے سے پہلے نماز پڑھنے کی اجازت
				۱۵۳	مغرب سے پہلے نماز پڑھنا۔
				″	بعد فجر ہو جانے کے نماز پڑھنا
				″	بعد فجر ہو جانے کے نماز پڑھنا (یعنی نفل) فرض پڑھنا
				″	مکے میں ہر وقت نماز کا درست ہونا خواہ دوپہر ہو یا آفتاب نکلتا ہو یا ڈوبتا ہو

۱۵۴ مسافر ظہر اور عصر کو کس وقت جمع کرے۔
۵ جمع کرنے کا بیان
۱۵۸ جس وقت مین مقیم ہی اوس وقت مین مسافر جمع کرسکتا ہی اوس کا بیان
۱۵۷ مسافر مغرب اور عشا کس وقت جمع کرے
۱۵۹ نمازون کو کس حالت مین جمع کرے
〃 حضر مین نمازون کا ملاکر پڑہنے کا بیان
〃 عرفات مین ظہر اور عصر ملاکر پڑہنے کا بیان
۱۶۰ مزدلفہ مین مغرب اور عشا کو جمع کرنیکا بیان
〃 جمع کیونکر پڑہے
〃 نماز اپنے وقت پر پڑہنے کی فضیلت
۱۶۱ جو شخص نماز بہول جاوے
〃 جو شخص نماز سے یا غافل ہوجاوے اوس کے آپ نے فرمایا کفارہ اوس کا یہہی کہ جب یاد آوے تو پڑہ لیوے
۱۶۲ جو نماز قضا ہوجاوے
۱۶۳ اوسکو کیونکر پڑہے

کتاب آذان کے بیان مین۔

۱۶۵ آذان مین شہادتین کو پھر آہستہ سے کہنا۔
〃 آذان کے کتنے کلمے ہین
〃 آذان کیونکر دینا چاہیے
۱۶۷ سفر مین آذان دینے کا بیان
۱۶۸ جو لوگ سفر مین تنہا ہون وہ بہی آذان کہین۔
〃 دوسری کی آذان پر جماعت کرنا۔
۱۶۹ ایک مسجد کے لیے دو مؤذن کا ہونا
〃 اگر دو مؤذن ہون تو ایک ساتہ ملکر آذان دیوین یا ایک کے بعد دوسرا آذان دیوے
〃 نماز کا وقت نہ ہو اور آذان دیوی تو کیسا ہی
۱۷۰ فجر کی آذان کا وقت۔
〃 آذان دینے وقت کیا کرے
۱۷۰ آذان دینے وقت آواز کا بلند کرنا
۱۷۱ فجر کے آذان مین تثویب کا بیان۔
۱۷۱ آذان کے بعد مین کیا پڑہے
〃 اگر رات کو بارش ہو رہی ہو تو جماعت مین آنا ضرور نہین ہی۔
〃 جو شخص دو نمازون کو ملاکر پڑہے پہلے نماز کے وقت مین تو وہ آذان دیوے۔
〃 جو شخص دو نمازون کو ملاکر پڑہے پہلے نماز کے وقت گزر جانے کے بعد تو وہ آذان دیوے۔
〃 جو شخص دو نمازین ملاکر پڑہے تو تکبیر ایک بار کہے یا دو بار
〃 جو نماز قضا ہوجاوے اوس کے لیے آذان کہنے کا بیان
۱۷۳ اگر کئی نمازین قضا ہوگئی ہون تو ایک آذان سب کے لیے کافی ہی مگر تکبیر ہر ایک کے لیے جدا جدا کہے۔
〃 ہر نماز کے لیے صرف تکبیر کہہ لینا بہی کافی ہے
۱۷۷ جو شخص ایک رکعت بہول گیا

(اور سلام پہیر کر چلدیا) پہر اوس ایک رکعت کو ادا کرنا چاہیے تو تکبیر کہے۔
۱۷۴ چیر واہہ جنگل مین آذان دیوے۔
〃 جو شخص اکیلے نماز پڑہے وہ آذان دیوے
〃 جو شخص اکیلے نماز پڑہے وہ تکبیر کہے۔
〃 تکبیر کیونکر کہنا چاہیے
۱۷۵ ہر شخص اپنے لیے جدا جدا تکبیر کہے۔
〃 آذان کی فضیلت
〃 آذان کہنے پر قد عدہ ڈالنا
〃 موذن ایسی شخص کو کرنا چاہیے جو آذان پابندی سے دیوے
۱۷۶ آذان کا ثواب
〃 جو موذن کہو دہی کہنے والا بہی کہے۔
〃 جب مؤذن حی علی الصلوٰۃ حی الفلاح کہے تو سننے والا کیا کہے
〃 آذان کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بہیجنا
۱۷۷ آذان کے دہکا کا بیان

۱۷۷ اذان اور اقامت (تکبیر) کے بیچ مین نماز پڑھنا

۱۷۸ جب مسجد مین اذان ہو جاوے تو بغیر نماز پڑھے نکلنا کیسا ہے

〃 موذن امام کو آگاہ کرے جب نماز ہونے لگے

۱۷۹ جب امام باہر نکلتے لوگون کو تکبیر کہنے

کتاب مسجدون کے بیان مین

〃 مسجد بنانے کی فضیلت

〃 مسجد بنانے مین فخر اور بڑائی کرنا کیسا ہے

〃 کون سی مسجد پہلے بنائی گئی ہے

۱۸۰ کعبہ مین نماز پڑھنے کی فضیلت

〃 خانہ کعبہ مین نماز پڑھنا

〃 بیت المقدس کے مسجد کا بیان اور اوس مین نماز پڑھنے کا ذکر

۱۸۱ مسجد نبوی مین نماز پڑھنے کی فضیلت

۱۸۲ وہ کون سی مسجد ہے جسکا ذکر کلام اللہ مین ہے کہ وہ نبائی گئی ہے پرہیزگاری پر

〃 مسجد قبا مین نماز پڑھنے کی فضیلت

〃 کن کن مسجدون کی طرف سفر کرنا درست ہے

۱۸۳ نصاری کی گرجا کو مسجد بنا لینا درست ہے

〃 قبرون کو کھود کر وہان مسجد بنا دینا

۱۸۴ قبرون کو مسجد بنانے کی ممانعت

۱۸۵ مسجد بنوا دینے کا ثواب

〃 عورتون کو مسجد مین سے جانے سے منع نہ کرنا چاہیے

〃 مسجد مین آنا کب منع ہے

〃 کونسا شخص مسجد سے نکالا جاوے

〃 مسجد مین خیمہ لگانے کا بیان

۱۸۶ لڑکون کا مسجد مین لانا۔

〃 قیدی کو مسجد کے ستون سے باندھ دینا۔

۱۸۷ مسجد مین خرید اور فروخت کی ممانعت اور جمعہ سے پہلے حلقہ باندھ کر بیٹھنے کی ممانعت

۱۹۰ مسجد مین شعر پڑھنے کی ممانعت

〃 گمی ہوئی چیز مسجد مین ڈھونڈنے کی ممانعت

〃 مسجد مین تھوکنا نکالنا کیسا ہے

۱۸۸ اذنگلیان اذنگلیون مین ڈالنا مسجد مین۔

〃 مسجد مین تھوکنے کا بیان

〃 مسجد مین ہنسنے کا بیان

〃 مسجد مین قبلے کی طرف تھوکنے کی ممانعت

〃 نماز مین سامنے یا داہنے

۱۸۹ طرف تھوکنے کی حضرتؐ نے ممانعت کی۔

〃 نمازی کو اجازت ہے کہ بائین یا بائین طرف تھوکے۔

〃 کس پانون سے تھوکنے کو ہے

〃 مسجدون مین خوشبو لگانا

〃 مسجد مین جاتے اور نکلتے وقت کیا کہے

〃 جب مسجد مین جاوے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتین پڑھ لیوے

〃 مسجد مین مٹھیرنے کی اجازت

۱۹۰ بغیر نماز پڑھے ہوئے اور مسجد سے نکلنے کی اجازت

〃 بغیر نماز پڑھے ہوئے

۱۹۱ جو شخص مسجد سے گزرے تو دو رکعت نماز وہان پڑھ لینا چاہیے (اگر ہو سکے)

۱۹۱ مسجد مین بیٹھکر نماز کا انتظار کرنا کیسا ہے۔

〃 جہان پر اونٹ باندھتے ہین یا رہتے ہین وہان نماز پڑھنے کی ممانعت۔

〃 ہر جگہہ نماز پڑھنے کی اجازت

〃 برے پر نماز پڑھنے کا بیان

۱۹۲ سجدہ گاہ پر نماز پڑھنا

〃 منبر پر نماز پڑھنے کا بیان

〃 گدے پر نماز پڑھنے کا بیان

کتاب قبلے کے بیان مین

۱۹۳ کس وقت قبلے کی طرف منہ کرنا ضرور نہین ہے

〃 ایک شخص نے سوچ کر قبلے کی طرف نماز پڑھی پھر معلوم ہوا کہ اوس طرف قبلہ نہ تھا۔

۱۹۴ نمازی کے ستر کا بیان۔

〃 ستر سے نزدیک ہونا چاہیے تاکہ کوئی گزرنیوالا نمازی اور ستر کے بیچ مین سے نہ گزر سکے۔

〃 ستر سے کتنے فاصلے پر کھڑا ہو۔

〃 جب نمازی کے سامنے سترہ نہ ہو تو کس چیز کے سامنے جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور کس سے نہین ٹوٹتی۔

۱۹۶ ستر سے کے اور نماز ہی کے بیچ مین سے نکل جانیکے برائی
" اس امر کی اجازت کا بیان
" سونیکے پیچھے نماز پڑہنا کروہ ہے
۱۹۷ قبر کی طرف نماز پڑہنے کی ممانعت
" جس کپڑے مین تصویر مین ہون اوسمین نماز نہ پڑہے
" نماز ہی اور امام کیے بیچ مین اڑہو تو کیسا ہے
" ایک کپڑے مین نماز پڑہنے کا بیان
۱۹۸ فقط کرتے مین نماز پڑہنے کا بیان (جب نیچا ہو اس قدر کہ ستر چھپا رہے)
" تہ بند مین نماز پڑہنا۔
" ایک کپڑا کچھ نماز ہی کے بدن پر ہو اور کچھ اوس کی عورت پر۔
" ایک ہی کپڑے مین نماز پڑہنا جب کاندہون پر کچھ نہ ہو مکروہ ہے۔
" ریشمی کپڑے مین نماز پڑہنا
۱۹۹ جس جا پر مین نقش نگار بنے ہون (نیچے بیان ہوگا) اوسکو اوڑہ کر نماز پڑہنا اور سجدہ

لال کپڑہ پہنکر نماز پڑہنا
اوس کپڑے مین نماز پڑہنا جو بدن سے نگار رہتا ہے
موزے پہنے ہوئے نماز پڑہنا
جوتے پہنکر نماز پڑہنا۔
جب امام نماز پڑہا وے تو اپنی جوتی کہان کہی۔

کتاب امامت کی بیان مین

عالم حاکم کے پیچھے نماز پڑہنا
امامت کا زیادہ مستحق کون ہے
جسکی عمر زیادہ ہو اوسکو امامت کرنا چاہیے۔
جب چند لوگ برابر کے جمع ہون تو کون امامت کرے
جب چند آدمی جمع ہون اور اون مین وہ شخص بھی ہو جو سب کا حاکم ہو۔
جب جماعت مین سے کوئی شخص نماز پڑہاتا ہو پر حاکم آجاوے تو کیا پیچھے چلا آوے یا اپنے امامت چھوڑ کر مقتدیون مین شامل ہو جاوے یا امامت کرتا رہے۔
امام اپنی جماعت مین سے کسی کے پیچھے نماز پڑہے تو درست ہے

۲۰۳ جو شخص کسی قوم کی امامت کو جاوے تو بدون اون کی اجازت کے اون کی امامت نہ کرے
" اندہے کو امامت کرانا درست ہے
" لڑکا نابالغ امامت کر سکتا ہے
۲۰۴ جب امام باہر نکلے نماز کے لیے اوس وقت لوگ کہڑے ہون۔
" اگر تکبیر کہنے کے بعد امام کو کوئی ضرورت پیش آوے
" جب امام اپنی جگہہ مین نماز پڑہانے کو کہڑا ہو جاوے پھر اوسکو معلوم ہو کہ بے وضو ہے
" جب امام کہین باہر چلے جاوے تو کسی کو اپنا خلیفہ کر جاوے
۲۰۵ امام کی پیروی کرنا چاہیے
" جو شخص امام کی پیروی کرتا ہو اوس کی اور لوگ پیروی کرین
۲۰۶ جب تین آدمی ہون تو بعضے کے نزدیک امام بیچ مین کہڑا ہو اور ایک مقتدی کو داہنی طرف کرے اور ایک بائین طرف۔
۲۰۷ جب امام میت تین کہڑے ہون

اور ایک عورت ہو تو امام مرد اور عورت کے بیچ مین کہڑا ہو
۲۰۷ جب دو مرد اور دو عورتین ہون تو کس طرح صف باندہین۔
" جب ایک لڑکا اور ایک عورت ہو تو امام کہان کہڑا ہو۔
" جب ایک لڑکا امام کے ساتہ ہو تو امام کہان کہڑا ہو۔
۲۰۸ امام سے کون لوگ نزدیک ہون
" امام کے باہر آنے کے پہلے صف نکا قائم ہو جانا۔
۲۰۹ کیونکر امام صفین جماوے
" جب امام آگے بڑہتا ہو تو صفون کے برابر کرنے کے لیے کیا کہے۔
" امام کتنی بار کہے برابر ہو جاؤ۔
۲۱۰ امام لوگون کو رغبت دیوے صفین برابر کرنے کی اور ملا کر ہونے کی
" صف اول دوسری صف پر کیا فضیلت رکہتی ہے۔
" پچہلی صف کا بیان۔
" جو شخص صف کو بہر دیکہ کر یعنی خالی جگہہ مین کہڑا ہو جاوے۔
" مردون کی صف کون سی اچھی ہے اور عورتون کی صف کون سی بہتر ہے۔
۲۱۱ ستونون کے بیچ مین صف باندہنا

۲۱۱ صف مین کونسی جگہ کھڑی ہونا بہتر ہے۔
〃 امام کو نماز مین کس قدر تخفیف کرنا چاہیے
〃 امام کو لمبی سورت مین شروع کرنے کی اجازت
〃 امام کو نماز مین کونسا کام کرنا درست ہے
۲۱۲ امام سے آگے رکوع یا سجدہ کرنا۔
یا امام سے پہلے رکوع اور سجدہ سے سر اوٹھانا کیسا ہے
〃 ایک شخص امام کے ساتھ نماز توڑکر الگ نماز پڑھے
۲۱۳ امام اگر بیٹھکر نماز پڑھے تو مقتدی بھی بیٹھکر پڑھین۔
۲۱۴ اگر امام اور مقتدی کی نیت مین اختلاف ہو۔
〃 جماعت کی فضیلت کا بیان
۲۱۷ جب تین آدمی ہون تو جماعت کرین۔
〃 جب تین آدمی ہون ایک مرد اور ایک لڑکا اور ایک عورت تو جماعت کرین۔
〃 جب دو آدمی ہون تو جماعت کرین۔
۲۱۸ نفل نماز کو کس جماعت کرنیکا بیان

۲۱۸ جو نماز قضا ہوجاوے اوس کے لیے جماعت کرنیکا بیان
۲۱۹ جماعت مین نیا آنا کیسا ہے
〃 جماعت مین شریک نہ ہونیوالے کیسا ہے
〃 جہان پر اذان ہوتی ہو جماعت مین شریک ہونا ضرور ہے
۲۲۰ جماعت کا چھوڑنا عذر سے درست ہے
۲۲۱ جماعت کا ثواب بغیر جماعت کے کب ملتا ہے
〃 اگر کوئی شخص اکیلے نماز پڑھ چکا ہو پھر جماعت ہو تو جماعت مین دوبارہ پڑھ لیوے
〃 جو شخص فجر کی نماز اکیلا پڑھ چکا ہو پھر جماعت ہو تو دوبارہ پڑھ لیوے
۲۲۴ اگر فضیلت کا وقت گنوانے کے بعد جماعت ہو تب بھی دوبارہ شریک ہوجاوی۔
〃 جو شخص امام کے ساتھ جماعت سے نماز پڑھ چکا ہو اوسکو دوسری جماعت مین شریک ہونا ضرور ہے
۲۲۳ نماز کے لیے جلدی چلنا بیشک ہے

۲۲۳ نماز کے لیے اول وقت نکلنا کیسا ہے
〃 جب جماعت کے لیے تکبیر ہو تو نفل یا سنت پڑھنا منع ہے
۲۲۴ جو شخص فجر کی سنتین پڑھتا ہو اور امام فرض پڑھا ہو۔
〃 جو کوئی صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھی۔
〃 صف مین ملنے سے پہلے رکوع کرنا
۲۲۵ بعد ظہر کے کتنی سنتین ہے
〃 عصر کی پہلی سنتون کا بیان
۲۲۶ نماز شروع کرنیکا بیان
〃 جب تکبیر کہے تو پہلے ہاتھون کو اوٹھاوے
〃 مونڈھون تک ہاتھ اٹھانا
〃 کانون تک ہاتھ اٹھانا
۲۲۷ جب ہاتھ اٹھاوے تو ہتھیلیون کو کہان تک اوٹھاوے۔
〃 دونون ہاتھ چھوڑکر اٹھانا
〃 نماز شروع کرتے وقت تکبیر کہنا فرض ہے
۲۲۸ نماز کی شروعات مین کیا پڑھنا چاہیے۔
〃 نماز مین ہاتھ باندھنا۔

۲۲۸ اگر امام کسی کو بایان ہاتھ دہننے کے اوپر باندھے دیکھے۔
〃 دہنا ہاتھ بایین کے اوپر کہان رکھے
۲۲۹ کوکھ پر یا ناہ کے کہنے نماز پڑھنا منع ہے
〃 نماز مین دونون پانون ملاکر کھڑے ہونا کیسا ہے
۲۳۰ تکبیر تحریمہ کے بعد تھوڑی دیر تک چپ رہنا۔
〃 تکبیر تحریمہ اور قرات کے بیچ مین کیا دعا پڑھنا چاہیے
〃 دوسری دعا درمیان تکبیر تحریمہ اور قرات کے۔
〃 تیسری دعا درمیان تکبیر تحریمہ اور قرات کے
۲۳۱ چوتھی ثنا درمیان مین تکبیر اور قرات کے۔
〃 ایک اور ذکر درمیان مین تکبیر اور قرات کے۔
〃 پہلے فاتحہ پڑھنے پھر سورت پڑھنے کا
۲۳۲ بسم اللہ الرحمن الرحیم چپکے پڑھنے کا بیان
〃 بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند پکارکر کہنا
۲۳۳ بسم اللہ الرحمن الرحیم سورہ فاتحہ مین نہ گننا
۲۳۴ سورہ فاتحہ نماز مین پڑھنا ضرور ہے
〃 سورہ فاتحہ کی فضیلت
۲۳۵ تفسیر آیت ولقد آتیناک سبعا

۲۲۶	امام کے پیچھے مقتدی سورۂ فاتحہ کے اور کوئی سورت نہ پڑھے	〃	سے بیکر آیتوں تک پڑھنا	۲۴۹	ظہر کی دوسری رکعت میں قرأت کرنا پہلی رکعت سے۔
〃	جہری نماز میں امام کے پیچھے قرأت نہ کرنا	〃	فجر کی نماز میں سورۂ قاف پڑھنا	۲۵۳	عشا کی پہلی رکعت میں اور التین والزیتون پڑھنا۔
〃	سراً نماز جہری نماز میں قرأت کرنا مقتدی کو چاہیئے	〃	فجر کی نماز میں اذا الشمس کورت پڑھنا	〃	پہلی دو رکعتوں میں لمبا پڑھنا
〃	مگر سورۂ فاتحہ پڑھ لیں۔	〃	فجر کی نماز میں قل اعوذ برب الناس	〃	ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت کرنا۔
〃	تفسیر اس آیت کی واذا قرئ القرآن الآیۃ	〃	الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھنا۔	۲۵۴	ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنا
۲۲۷	امام کی قرأت مقتدی کو ہر حال میں	〃	**باب** جمعہ کے روز فجر کی نماز میں کونسی سورت پڑھنا	〃	سورت کا ایک حصہ پڑھنا۔
〃	جو شخص قرآن نہ پڑھ سکے تو اوسکا بدل کیا ہے	〃	**باب** قرأت کے سجدہ کا بیان	۲۵۵	عصر کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت کرنا۔
〃	امام آمین پکار کر کہے	〃	سورۂ ص میں سجدہ کا بیان	〃	جب نماز میں آیت عذاب کے آوے تو اللہ سے پناہ مانگنا۔
۲۲۸	آمین کہنا چاہیئے	〃	سورۂ نجم میں سجدہ کا بیان	〃	قیام اور قرأت کو ہلکا کرنا
〃	آمین کہنے کی فضیلت	〃	سورۂ نجم میں سجدہ نہ کرنا	۲۵۰	مغرب کی نماز میں مفصل کے چھوٹی سورتیں پڑھنا
〃	اگر مقتدی کو جہر کی آواز نہ آوے نماز میں تو کیا کہے	۲۴۰	اذا السماء انشقت میں سجدہ کرنے کا بیان	〃	مغرب میں سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھنا۔
〃	قرأن کا بیان۔	〃	فرض نماز میں سجدہ تلاوت کرنے کا بیان	۲۵۱	مغرب میں سورۂ والمرسلات پڑھنا
۲۳۹	فجر کی سنتوں میں کیا پڑھے	〃	دن کو قرأت نماز میں آہستہ کرنا چاہیئے	〃	مغرب کے نماز میں والطور پڑھنا
۲۴۴	فجر کی سنتوں میں کافرون اور اخلاص پڑھنے کا بیان	۲۴۸	ظہر کی قرأت کا بیان	〃	مغرب میں سورۂ حم دخان پڑھنا
〃	فجر کی سنتیں ہلکی پڑھنا	〃	ظہر کی پہلی رکعت میں لمبی سورت پڑھنا	〃	مغرب میں سورۂ الہکم التکاثر پڑھنا
۲۴۵	فجر کی نماز میں سورۂ روم پڑھنا۔	〃	ظہر کی نماز میں امام کا آیت پڑھنا سنائی دیوے۔	〃	مغرب کے سنتوں میں کونسی سورت پڑھنا
〃	فجر کی نماز میں سات آیتوں	〃	قل ہو اللہ احد پڑھنے کی فضیلت۔	۲۵۲	عشا کی نماز میں سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھنا۔
		〃	عشا کی نماز میں والشمس وضحاہا پڑھنا۔	〃	والتین والزیتون پڑھنا عشا کی نماز میں۔
		〃			

۲۵۶	قرأت کرنا مقتدی کو ہر حال میں	〃	قرأت کرنا مقتدی کو ہر حال میں	〃	قرأت کرنا مقتدی کو ہر حال میں
〃	جو شخص قرآن نہ پڑھ سکے تو اوسکا بدل کیا ہے	〃	جو شخص قرآن نہ پڑھ سکے تو اوسکا بدل کیا ہے	〃	جو شخص قرآن نہ پڑھ سکے تو اوسکا بدل کیا ہے
〃	امام آمین پکار کر کہے	〃	امام آمین پکار کر کہے	〃	امام آمین پکار کر کہے
۲۵۸	آمین کہنا چاہیئے	〃	آمین کہنا چاہیئے	〃	آمین کہنا چاہیئے
〃	آمین کہنے کی فضیلت	〃	آمین کہنے کی فضیلت	〃	آمین کہنے کی فضیلت
〃	اگر مقتدی کو جہر کی آواز نہ آوے نماز میں تو کیا کہے	〃	اگر مقتدی کو جہر کی آواز نہ آوے نماز میں تو کیا کہے	〃	اگر مقتدی کو جہر کی آواز نہ آوے نماز میں تو کیا کہے
〃	قرأن کا بیان۔	〃	قرأن کا بیان۔	〃	قرأن کا بیان۔
〃	فجر کی سنتوں میں کیا پڑھے	〃	فجر کی سنتوں میں کیا پڑھے	〃	فجر کی سنتوں میں کیا پڑھے
〃	فجر کی سنتوں میں کافرون اور اخلاص پڑھنے کا بیان	〃	فجر کی سنتوں میں کافرون اور اخلاص پڑھنے کا بیان	〃	فجر کی سنتوں میں کافرون اور اخلاص پڑھنے کا بیان
〃	فجر کی سنتیں ہلکی پڑھنا	〃	فجر کی سنتیں ہلکی پڑھنا	〃	فجر کی سنتیں ہلکی پڑھنا
〃	فجر کی نماز میں سورۂ روم پڑھنا۔	〃	فجر کی نماز میں سورۂ روم پڑھنا۔	〃	فجر کی نماز میں سورۂ روم پڑھنا۔
〃	فجر کی نماز میں سات آیتوں	〃	فجر کی نماز میں سات آیتوں	〃	فجر کی نماز میں سات آیتوں

۲۵۹	رکوع مین اپنی دونو ہتھیلیان	۲۶۴	ہاتھ نہ اٹھانے کی اجازت		سامنی زمین پر رکھنا
	کہان رکھے۔		رکوع ہی سر اوٹھاتے وقت۔	〃	کتنی عضا پر سجدہ کرے
۲۶۰	رکوع مین دونون ہاتھ کی انگلیان	〃	جب امام رکوع سی سر اٹھادی	〃	وہ سات عضا کون ہین
	کہان ہین		تو کیا کہے۔	〃	سجدی مین پشیانی زمین
〃	رکوع مین بغلین کشادہ رکھنا	〃	مقتدی جب رکوع سی سر اٹھادے		پر لگانا۔
	رکوع مین اعتدال کرنا		تو کیا کہے	〃	سجدہ مین کلام اللہ پڑہنے کی ممانعت
〃	رکوع مین کلام اللہ پڑہنے کے	〃	رہنا ولک الحمد کہنے کا بیان	〃	سجدی مین دعا کی فرمایش کرنا
	ممانعت	۲۶۵	رکوع کے بعد کتنی دیر کھڑے ہو	〃	ناک مین پہ لگانا سجدی مین
۲۶۱	رکوع مین اپنے پروردگار کی	۲۶۶	جب رکوع سی کہڑا ہوکر کیا کہے	〃	دونون ہاتھ پر سجدہ کرنا
	تعظیم کرنا۔	۲۶۷	رکوع کے بعد دعا قنوت پڑہنا	〃	سجدی مین دونون گھٹنی زمین
〃	رکوع مین کیا کہے	〃	فجر کی نماز مین قنوت پڑہنا		پر لگانا۔
〃	رکوع مین دوسرا کلمہ	۲۶۸	ظہر کی نماز مین قنوت پڑہنا	〃	دونون پانون پر سجدہ کرنا
۲۶۲	رکوع مین تیسرا کلمہ	〃	مغرب کی نماز مین قنوت پڑہنا	〃	سجدی مین دونون پانون کے انگلیان
〃	رکوع مین چوتہا کلمہ	〃	قنوت مین لعنت کرنا کافرون پر		کہڑی رکہنا
〃	رکوع مین پانچوین چلا کا کلمہ	〃	قنوت مین نماقنون پر لعنت کرنا	〃	جب سجدہ کرے تو دونون
〃	ایک اور طرح کا کلمہ رکوع مین	۲۶۹	قنوت نہ پڑہنا		ہاتھ کہان رکہے
〃	رکوع مین کچہہ نہ پڑہنا	〃	انگلیون کو ٹہنڈا کرنا اونپر	〃	سجدی مین دونون بازو
۲۶۳	رکوع کو اچہی طرح ادا کرنا		سجدہ کرنے کے لیے۔		زمین پر نہ رکہے
〃	رکوع سی سر اوٹھاتے وقت	〃	سجدہ کرتی وقت تکبیر کہنا	〃	سجدی کی ترکیب
	ہاتھ کو لو ٹہانا	۲۷۰	سجدی مین کیونکر گری	〃	سجدی مین دونون ہاتھ
〃	دونون ہاتھ کانون کے	〃	سجدی کے وقت ہاتھ اٹھانا		کہول دینا
	لو تک اوٹھانا جب رکوع سے	〃	سجدی کے وقت ہاتھ نہ اٹھانا	〃	سجدی مین اعتدال کا بیان
	اوٹھاوے	〃	سجدہ کرتے وقت پہلی دھریں	〃	سجدی مین پیٹ برابر رکہنا
〃	جب رکوع ہی سر اٹھاوے		پر کونسا عضو رکہے۔	〃	کوئی کیطرح چوخنین لگانا منع ہے
	تو ہاتھو نکا نو ٹہنو تک اٹھانا	۲۷۱	دونون ہاتھون کو منہ کے	〃	جس شخص کا جوڑا بندہ ہا ہو

		اور وہ نماز پڑہے ہے۔
۲۷۵	کپڑے جوڑنے کی ممانعت	
〃	کپڑی پر سجدہ کرنا۔	
〃	سجدہ پورا کرنے کا بیان	
〃	سجدہ مین کلام اللہ پڑہنے کی ممانعت	
〃	سجدی مین دعا کی فرمایش کرنا	
۲۷۶	سجدی مین دعا کرنیکا بیان	
〃	سجدی مین اور طرحکی دعا۔	
〃	سجدی مین اور ایک طرح کے دعا	
〃	سجدی مین اور ایک طرح کی دعا۔	
۲۷۷	سجدی مین اور ایک طرح کے دعا	
〃	ایک اور طرح کی دعا سجدی مین	
〃	سجدی مین اور ایک طرحکی دعا	
〃	سجدی مین اور ایک طرحکی دعا	
۲۷۸	سجدی مین اور ایک طرحکی دعا	
〃	ایک اور طرحکی دعا سجدی مین	
〃	سجدی مین اور ایک طرحکی دعا	
۲۷۹	سجدی مین اور ایک طرحکی دعا	
〃	سجدی مین کتنی بار تسبیح کہے	
〃	سجدہ مین اگر کچہہ نہ کہے تو بہی	
	سجدہ درست ہوجاویگا	
۲۸۰	بندہ اللہ کے کب زیادہ قریب	
	ہوتا ہے	
〃	سجدی کی فضیلت۔	

۲۸۰ اسکے لیے جو کوئی سجدہ کرے تو اسکو کیا ثواب ملے گا

۲۸۱ سجدہ میں جو ہاتھ زمین پر رکھنے میں انکی فضیلت

" کیا ایک سجدہ دو سر سے سجدہ سے بڑا ہو سکتا ہے

۲۸۲ جب سجدہ سے سر اوٹھاوے تو تکبیر کہے۔

" جب پہلا سجدہ کرکے سر اوٹھاوے تو دونوں ہاتھ کہاں ہوں

" دونوں سجدوں کے بیچ میں ہاتھ نہ اوٹھانا

" دونوں سجدوں کے بیچ میں دعا کرنا۔

۲۸۳ منہ کے سامنے دونوں ہاتھ اوٹھانا

" دونوں سجدوں کے بیچ میں کتنی دیر بیٹھے

" دونوں سجدوں کے بیچ میں کس طرح بیٹھے۔

" سجدے کے لیے تکبیر کہنا

۲۸۴ جب دوسرا سجدہ کرکے اوٹھنے لگے تو پہلے سیدھا ہو کر بیٹھ جاوے پھر اوٹھے

" کھڑے ہوتے وقت ہاتھ نہ ٹیکا دینا

۲۸۴ پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھنا اوٹھانا پھر گھٹنے رکھنا۔

۲۸۵ جب سجدے سے اوٹھنے لگے تو تکبیر کہے

" پہلے قعدے میں کیونکر بیٹھے۔

" تشہد میں بیٹھتے وقت پاؤں کی انگلیاں قبلے کی طرف کرکے

" بیٹھتے وقت ہاتھ کہاں رکھے

۲۸۶ نماز میں جب بیٹھے تو نگاہ کہاں رکھے۔

" انگلی سے اشارہ کرنا

" پہلا تشہد کیا ہے

۲۸۸ دوسری طرح کا تشہد

۲۸۹ اور ایک قسم کا تشہد

" ایک اور قسم کا تشہد

۲۹۰ پہلا قعدہ ہلکا کرنا

" جب بیچ کے قعدے سے فارغ ہو کر پہلی رکعتوں کے لیے اوٹھنا چاہے تو تکبیر کہے

" جب پہلی دو رکعتوں کے لیے اوٹھے تو دونوں ہاتھ اوٹھاوے

۲۹۱ دونوں ہاتھ اوٹھانا کیا اور نماز کے اندر اسکی صفت

" قعدے کو رکنا کا بیان۔

۲۹۲ نماز میں ہاتھ اوٹھا کر سلام کرنا کیسا ہے

" نماز میں سلام کا جواب اشارے سے دینا۔

۲۹۳ نماز میں کنکریاں ہٹانے کی ممانعت

" ایکبار کنکریاں ہٹانے کی اجازت۔

" نماز میں آسمان کی طرف دیکھنے کی ممانعت

" نماز میں ادھر اودھر دیکھنے کی ممانعت

۲۹۴ نماز میں ادھر اودھر دیکھنے کی اجازت۔

" نماز میں کونسا کام درست ہے

۲۹۵ **باب** نماز میں بات کرنا

" **باب** نماز میں سبحان اللہ کہنا

" **باب** نماز میں کھنکارنا کیسا ہے

۲۹۶ نماز میں رونا۔

" نماز میں بلند آواز سے لعنت کرنا

" نماز میں بات کرنا

" نماز میں بات کرنا

۲۹۹ **باب** جو شخص دو رکعتیں پڑھ کر بھولے سے سلام پھیر دیا اور باتیں بھی کر لیں اب وہ کیا کرے۔

۳۰۲ **باب** ابوہریرہ سے روایتوں کا اختلاف کرنا پھر بھولکر سجدہ سہو کا نہ کرنا

" جب نماز میں شک ہو جاوے تو جتنی یقینا ٹھہریں اوتنی بنا کرے

۳۰۳ شک میں سوچنے کا بیان

۳۰۵ جو شخص پانچ رکعتیں پڑھ لیوے وہ کیا کرے

۳۰۶ جو شخص اپنی نماز میں کچھ بھول جاوے وہ کیا کرے۔

" سجدہ سہو میں تکبیر کہنا۔

" اخیر جلسے میں کس طرح بیٹھنا چاہیے

۳۰۷ دونوں تشہد میں کہاں کہے۔

" دونوں کھڑے ہونے میں کس طرح اوٹھے

" دونوں تشہدوں میں انگلی کہاں کہے

۳۰۸ سوا کلمے کی اور داہنے ہاتھ کی سب انگلیوں کو بند کر لینا۔

" دونوں انگلیوں کو بند کر لینا اور بیچ کی انگلی اور انگوٹھی کا حلقہ بنانا

" بائیں ہاتھ کا گھٹنے پر کہنا

۳۰۹ تشہد میں انگلی سے اشارہ کرنا

" دونوں انگلیوں سے اشارہ کرنے کی ممانعت

اور بیان اس بات کا کہ کس انگلی سے

۳۰۹	**باب** کلمے کی انگلی کو اشارہ مین جنبکانا	۳۱۴	درود پڑہنے کی فضیلت	۳۲۶	امام کو سلام پھیرنے کے بعد کیا کہنا
۳۱۰	جب نماز مین دعا مانگے تو آسمان کیطرف نگاہ نہاوے	۳۱۵	درود شریف پڑہکر پھر جو جی چاہی دعا مانگے	۳۲۶	نماز کے بعد آیتوں ذات پڑہنا
〃	تشہد پڑہنا واجب ہے۔	۳۱۶	نماز مین تشہد کے بعد کیا پڑہے	〃	سلام کے بعد استغفار پڑہنا
〃	تشہد اسطرح سیکہلانا جیسی قرآن کی سورت سیکہلاتے ہین۔	۳۱۶	دعا ماثورہ کی بیان مین	〃	سلام کے بعد کیا دعا پڑہے
〃	ایک اور طرحکا تشہد	۳۱۸	نماز مین پناہ مانگنا	۳۲۶	سلام کے بعد تہلیل اور ذکر کرنا
۳۱۱	ایک اور طرحکا تشہد	〃	ایک اسطرحکی پناہ مانگنا	〃	ایک اور دعا نماز کے بعد
〃	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کرنا	۳۱۹	ایک اور طرح کی دعا۔	〃	کتنی بار یہ دعا پڑہے۔
۳۱۲	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کرنیکی فضیلت	〃	نماز کو گہٹانا	۳۲۷	ایک اور طرحکی دعا بعد سلام کے
〃	نماز مین اللہ کی بندگی بجا لانا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑہنا	〃	نماز کی کمی کمی کس شے کے کیا ہین۔	〃	ایک اور طرحکی دعا۔
〃	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بہیجنے کی تاکید	۳۱۹	**باب** سلام کا بیان	۳۲۸	نماز کے بعد پناہ مانگنا۔
۳۱۳	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیونکر درود بہیجنا چاہیے	۳۲۰	**باب** جب امام پھیرے تو دونون طرف کہان تک پھیرے	〃	سلام کے بعد کتنی بار تسبیح کہے
〃	ایک اور طرحکی درود	۳۲۲	بائین طرف سلام مین کیا کہے	۳۳۰	اور ایک طرحکی تسبیح۔
۳۱۴	ایک اور طرح کی درود	۳۲۳	ہاتہ سے اشارہ کرنا سلام کی وقت۔	〃	تسبیح کا شمار کرنا
〃	ایک اور طرح کی درود	〃	جب امام سلام کہے تبھی وقت مقتدی سلام کرے	〃	سلام کے بعد منہ پونچہنا
〃	ایک اور طرح کی درود	۳۲۴	نماز سے فارغ ہوکر بیٹہے رہنا	۳۳۱	**باب** سلام کی بعد امام کا بیٹہنا جہان نماز پڑہی ہے
		〃	سلام پہیرنے اور بات کرنے سے پہلے سجدہ کرنا۔	۳۳۲	**باب** نماز سے فارغ ہوکر کس طرف جانا
		〃	سجدہ سہو کے بعد سلام پہیرنا	۳۳۲	**باب** عورتین نماز سے کب فارغ ہوجاوین
		〃	سلام پہیرنے کے بعد امام کتنی دیر بیٹہے پہر کب اوٹہے	〃	**باب** امام سے جلدی کرنا کیسا منع ہے
		۳۲۵	سلام پہیرتے ہی اوٹہ جانا۔	〃	**باب** جو شخص امام کے ساتہہ نماز مین شریک ہے اوس کے اوٹہنے تک تو کتنا ثواب پاوے گا

۳۲۳	**باب** امام لوگون کی گردن پہاند کر جانا درست ہے	〃	**باب** جب کسی شخص سے پوچہا جاوے تو نماز پڑہ چکا وہ کہدیگا ہان یا نہین پڑہی
〃	**کتاب** جمعہ کے بیان مین	۳۳۴	جمعہ کا واجب ہونا
〃	یہود ایک دن ہمارے بعد ہین اور نصاریٰ دو دن بعد ہین	〃	جمعہ کو ترک کرنے کی سزا
〃	جو شخص جمعہ کو بغیر عذر کے ترک کرے اوسکا کیا حکم ہے	۳۳۵	جمعہ کی فضیلت کا بیان
〃	جمعہ کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر زیادہ درود بہیجنا	〃	**باب** جمعہ کے دن مسواک کرنیکا حکم
۳۳۶	جمعہ کا غسل واجب ہے	〃	**باب** جمعہ کی دن غسل کرنے کا حکم
〃	جمعہ کے دن اگر غسل کرے تو کیسا ہے	〃	جمعہ کی غسل کی فضیلت۔
۳۳۷	**باب** جمعہ کے دن کیا کیا چاہیے	〃	جمعہ کو جانے کی فضیلت
〃	جمعہ کو جانیکی فضیلت	〃	جمعہ کو سویرے جانیکی فضیلت
۳۳۸	جمعہ کو کب وقت جانا بہتر ہے	〃	**باب** جمعہ کی اذان کا بیان

۲۴۰ **باب** امام خطبہ کی لیے کرسی پر کھڑا ہو۔

〃 **باب** امام سے نزدیک ہونے کی فضیلت۔

۲۴۱ امام جب منبر پر خطبہ پڑھ رہا ہو تو لوگوں کی گردنیں پھاندنا

〃 **باب** امام خطبہ پڑھ رہا ہو اور کوئی شخص آوے تو نماز پڑھ لینی

〃 **باب** خطبہ ہوتا ہو تو چپ رہے کسی سے بھی نہ کہے کہ چپ رہ

〃 **باب** چپ رہنے کی فضیلت

〃 **باب** خطبہ کہہ کر پڑھنا چاہیے

۲۴۲ **باب** جمعہ کے خطبے میں

غسل کی ترغیب دینا

〃 **باب** امام جمعہ کی دن لوگوں کو صدقے کی ترغیب دینے

۲۴۳ امام منبر پر اپنی جہت سے مخاطب ہو۔

〃 **باب** خطبہ میں قرآن پڑھنا

〃 **باب** خطبہ میں اشارہ کرنا

۲۴۴ **باب** خطبہ کو تمام کرنی

〃 پہلی منبر سے اتر نا مکروہ ہے

〃 **باب** خطبے میں دعا پڑھنا چاہیے

〃 چھوٹے دن کے خطبے پڑھنے

۲۴۴ **باب** دونوں خطبے کے بیچ میں بیٹھنا

〃 **باب** دو خطبوں کے بیچ میں جب منبر تو چپ رہے

۲۴۵ **باب** دوسرے خطبے میں کلام پڑھنا اور اسد کا ذکر کرنا۔

〃 منبر پر سے اتر کر کچھ کہنا

یا کسی سے بات کرنا۔

〃 جمعہ کی نماز کتنی رکعتیں ہیں

۲۵۳ جمعہ کی نماز میں سورہ جمعہ اور منافقون پڑھنا

〃 جمعہ کی نماز میں سبح اسم

ربک الاعلی اور ہل اتاک پڑھنا

〃 نعمان بن بشیر سے روایات

کا خلاف جمعہ کی قرات میں

۲۵۴ جس نے جمعہ کی نماز کی ایک رکعت امام کے ساتھ پائی اس نے جمعہ پالیا۔

〃 جمعہ کے بعد مسجد میں کتنی رکعتیں پڑھے

〃 امام جمعہ کے بعد نماز کہاں پڑھے

۲۵۶ **باب** جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھنا

۲۵۷ جمعہ میں اس ساعت کا بیان

۲۵۹ جس میں دعا قبول ہوتی ہے

۲۶۰ **کتاب** نماز تہجد کی اور سفر میں دن رات کے پھرنے کے بیان میں نماز قصر کرنے کے بیان میں

〃 مسافر کے لیے کتنے دن اقامت پر قصر کرنا چاہیے۔

۲۶۱ مسافر میں نفل درست نہیں

〃 **کتاب** جمعہ کی نماز اور سورج گہن کے بیان۔

۲۶۲ جب آفتاب میں گہن لگے تو تسبیح اور تکبیر کہنا اور دعا مانگنا

۲۶۳ جب آفتاب میں گہن ہو تو نماز پڑھنے کا حکم۔

〃 چاند گہن کے وقت نماز پڑھنے کا حکم

〃 **باب** جب آفتاب میں گہن ہو تو یہاں تک نماز پڑھے کہ آفتاب صاف ہو جاوے

۲۶۴ **باب** سورج گہن کی نماز کی لیسی لوگوں کو پکارنا دینا۔

〃 سورج گہن کی نماز میں صفیں باندھنا

〃 گہن کے نماز کیونکر پڑھنا چاہیے

〃 ابن عباس سے دوسری طرح

۲۶۵ سورج گہن کی نماز کی رکعت

۲۶۵/۱ ایک اور طرح گہن کے نماز

۲۶۵/۲ ایک اور طرح گہن کے نماز

۲۶۶ ایک اور طرح گہن کے نماز

۲۶۶ اور ایک طرح گہن کی نماز

۲۶۴ سورج گہن میں کتنی قرأت کرے

۲۶۵ سورج گہن کی نماز میں پکار کر قرأت کرنا۔

〃 سورج گہن کی نماز میں قرأت پکار کر نہ کرنا

〃 **باب** گہن کے نماز میں سجدہ میں کیا کہے

۲۶۶ گہن کی نماز میں تشہد اور سلام پھیرنا۔

۲۶۷ گہن کے نماز کی بعد منبر پر بیٹھنا

۲۶۸ گہن کی نماز میں خطبہ کہنا ثابت نہیں ہے

〃 سورج گہن میں دعا مانگنے کا حکم

۲۶۹ سورج گہن میں استغفار کرنا کیسا

〃 **کتاب** استسقا کی نماز کا بیان (استسقا کے لیے کیا کہے)

〃 امام کا نکلنا استسقا کو کیسی

〃 **باب** امام کو کس حال میں نکلنا چاہیے۔

〃 استسقا میں امام کا منبر پر بیٹھنا

۲۷۰ امام جب استسقا میں دعا مانگے تو اپنی پیٹھ لوگوں کی طرف کرے

۲۷۱ استسقا کے وقت امام کا چادر الٹنا

〃 امام اپنی چادر کب الٹے

〃 امام کا ہاتھ اوٹھانا دعا کی لیسی استسقا میں

〃 ہاتھ کو کہاں تک اوٹھانا چاہیے

۳۸۲ استسقا میں کیا دعا مانگے
۳۸۳ استسقا میں بعا مانگ کر نماز پڑھنے کا بیان۔
۳۸۴ استسقا کی نماز کو کتنی کتنی تکبیریں ہیں
استسقا کی نماز کعبہ کر پڑھنا چاہیے
پانی برسنے کے وقت کیا کہے
۳۸۵ نالوں کی گردش سے پانی برسنے کا اعتقاد برا ہے
۳۸۵ جب بہت شدت سے پانی بڑھے اور نقصان کا خوف ہو تو اور کہیں سیدھے ہونے کے لیے راستہ کرے
" جب پانی برسنا بند ہو جاوے تو امام اپنی دونوں ہتھیلیاں کھول دے
کتاب خوف کی نماز کا بیان
۳۸۷ کتاب عیدین کی نماز کی
" عید کے لیے دوسرے دن نکلنا
" جوان عورتوں اور پردہ والی عورتوں کا عیدین میں نکلنا۔
" جدا رہنا حائضہ عورتوں کا مسجد سے۔
۳۸۸ باب عیدین میں نیت کیا عید کے روز امام سے پہلے نماز نہ پڑھنا
" عیدین میں اذان نہ دینا
" عید کے دن خطبہ پڑھنا
۳۸۹ عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھنا
" بڑی عید میدان میں گاکر عید

کی نمازوں کے سامنے نہ پڑھنا
" عیدین کی نماز میں ہم اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک پڑھنا
نماز کے بعد عیدین میں خطبہ پڑھنا ۳۹۵
۳۹۵ عیدین کی خطبہ سننے کی ہی نہ ضرور نہیں ہے
" خطبہ کے لیے اچھا لباس پہننا
" اونٹ پر خطبہ پڑھنا
" کھڑے ہو کر پڑھنا۔
" خطبہ شروع کرتے وقت کتنی بار تکبیر کہنا
۳۹۰ خطبہ میں امام لوگوں کی طرف کرسی۔
" خطبہ کی وقت کسی کو چپ کرانا کیسا ہے
" خطبہ کیونکر پڑھنا چاہیے
۳۹۴ امام کا رغبت دلانا لوگوں کو صدقے کے لیے۔
۳۹۲ خطبہ متوسط پڑھنا
" دونوں خطبہ کے بیچ میں بیٹھنا اور چپ رہنا۔
" دوسری خطبہ میں قرآن کی آیتیں پڑھنا اور اللہ کو یاد کرنا
" خطبہ کرتا ہر ہفتہ کی نہیں ہے

پرسے اوترنا
۳۹۳ خطبہ سے فارغ ہو کر عورتوں کو نصیحت کرنا اور ان کو رغبت دلانا صدقے کے۔
" عید کی نماز سے پہلے یا بعد نماز نہ پڑھنا
" امام عید کے دن کتنی دیر بیٹھے
۳۹۴ عید اور جمعہ ایک ہی دن ہوں تو کیا کرنا چاہیے
۳۹۴ اگر عید اور جمعہ ایک ہی دن پڑیں اور کوئی شخص عید کے نماز پڑھ لیوے تو جمعہ کی نماز کا بیان
" پڑھا ہوا شخص کو اختیار ہے جمعہ میں آوے یا نہ آوے
" عید کے دن خوشی سے بجانا
" امام کے ساتھ عید کا بیان
۳۹۵ مسجد میں عید کے دن کھیلنا اور عورتوں کا کھیل دیکھنا
" عید کے دن گانا اور بجانے کی ممانعت
کتاب رات اور دن کے نوافل کے بیان
باب گھروں میں نفل نماز پڑھنے کی فضیلت
۳۹۶ تہجد کا بیان
۳۹۸ جو شخص رمضان کی راتوں میں نماز پڑھے ایمان ہو ثواب کے

واسطے اوسکی فضیلت
۳۹۸ رمضان کی راتوں میں نماز پڑھنے کا بیان۔
۳۹۹ رات کو نماز پڑھنے کی فضیلت
۴۰۱ رات کی نماز کے فضیلت
" عشرین مجمعہ رمضان کی فضیلت
" رات کو کہیں دفعت نفل پڑھے۔
۴۰۲ جب رات کا گھڑی تہائی کیا رہی
۴۰۳ جب رات کو اوٹھی تو کیا کرے
۴۰۴ رات کی نماز کس طرح شروع کرے رسول اللہ صلعم کی نماز کا بیان
۴۰۵ داؤد کی نماز کا بیان
" حضرت موسیٰ کی نماز کا بیان
۴۰۶ رات کو عبادت کرنا
۴۰۸ جب کہ ہر ہفتہ کو سارا شروع کرے
قرآن کو ختم کرنے کی مدت یا تین دن کے اندر ختم کرنا حائض یا نفاس کی عورت کا
نفل نماز بیٹھ کر پڑھنے کا بیان
۴۱۰ بیٹھ کر پڑھنے والے کی فضیلت
" بیٹھ کر نماز پڑھنے والی کی فضیلت لیٹ کر پڑھنے والے پر
" بیٹھ کر نماز کیسی ہے
باب رات کو کس طرح وتر کرے
" آہستہ پڑھنے کی فضیلت
" رات کی نماز میں قرآن اور رکوع اور سجدہ کے بیچ میں بیٹھنا
۴۱۳ رات کی نماز کیونکر پڑھنا چاہیے

۴۱۴	**باب** وتر پڑھنے کا حکم	۴۲۲	وتر میں اصطر حکی قرارت	۴۳۴	موت کی دعا کرنا کیسا ہے
″	سونیسے پہلے وتر پڑھ لینا۔	۴۲۳	وتر میں کیا دعا پڑھے	″	موت کی بہت یاد کرنا
۴۱۵	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات میں وتر دو بار پڑھے	۴۲۵	وتر میں دعا قنوت پڑھتے وقت ہاتھ اوٹھانا	۴۳۶	میت کو سکھلانا۔
″		″		″	مومن کے مرنے کی نشانی
″	وتر کا وقت۔	″	وتر کے بعد کتنا بڑا سجدہ ہے	″	موت کی سختی کا بیان
″	صبح سے پہلے وتر پڑھنا چاہیے	″	وتر سے فارغ ہو کر تسبیح کہنا۔	″	پیر کے دن مرنا
″	فجر کی اذان ہونیکے بعد وتر پڑھنا	″	وتر اور فجر کی سنتوں کے بیچ میں نفل پڑھنا درست ہے	″	وطن کے سوا اور مہینے کے فضیلت
۴۱۶	سوار ہو کر وتر پڑھنا	″	فجر کی سنتوں کی تاکید	۴۳۶	مرنیکے وقت مومن کی کیسی عزت ہوتی ہے
″	وتر کی کتنی رکعتیں ہیں	۴۳۴	فجر کی دو رکعتوں کا وقت	″	اللہ کی ملاقات کو خوش چاہیے
″	ایک رکعت وتر کو کیونکر پڑھنا چاہیے	″	فجر کی سنتیں پڑھ کر داہنی کروٹ پر لیٹنا۔	۴۳۷	میت کو بوسہ دینا
۴۱۷	تین رکعتیں وتر کی کیونکر پڑھنا چاہیے	″	جو شخص رات کو عبادت کرتا ہو	۴۳۸	میت کو ڈانپ دینا۔
″	**اُبی بن کعب کی حدیث میں** راویوں کا اختلاف ہے	″	پھر چھوڑ دی اور کی نیت	″	میت پر رونا کیسا ہے
۴۱۸	ابن عباس کی حدیث میں راویوں کا اختلاف	″	فجر کی رکعتوں کا وقت	۴۳۹	کونسا رونا منع ہے
۴۱۹	راویوں کا اختلاف فہری اور ابی بن کعب کی حدیث میں جو وتر کی تین رکعتوں کی تائید ہوتی ہے	۴۲۹	ایک شخص اپنی بیوی پر ناراض ہوا رکھتا تھا رات کو اٹھنے کی تیز گویا وہ راہ دیکھ نہ سکا۔	۴۴۱	میت پر نوحہ کرنا کیسا ہے
				۴۴۳	رونے کی اجازت قبر پر۔
″	پانچ رکعتیں وتر کی کیونکر پڑھے			″	جاہلیت کیطرح چلا اور پکار کرنا منع ہے
	اور یہاں ابی بن کعب کا حکم وتر کی حدیث میں	۴۳۰	اگر کوئی شخص فجر یا بیماری کیوجہ سے رات کی نماز نہ پڑھ سکے	″	چلا کر رونا منع ہے
۴۲۰	سات رکعتیں وتر کی کیونکر پڑھے		تو دن کو کتنی رکعتیں پڑھے	″	گالوں پر مارنا منع ہے
″	نو رکعتیں وتر کی کیونکر پڑھے	″	جو شخص نماز لیلہ کو نہ پڑھ سکے	″	سر منڈانا مصیبت میں منع ہے
۴۲۲	گیارہ رکعتیں وتر کی کیونکر پڑھے	″	تو وہ دن کو کس وقت پڑھے	″	گریبان پھاڑنا منع ہے
″	تیرہ رکعتیں وتر کی پڑھنا	″	**باب قبر و متعلقہ**	۴۴۴	**مصیبت** ہر تو صبر کرنے کا
″	وتر میں کتنا کلام اللہ پڑھے	۴۳۳	**باب** موت کی آرزو کرنا		اور خدا سے جزا کا حکم۔

۴۴۵	جو شخص صبر کرے اللہ تعالیٰ سے چاہیے اور کا ثواب	″	مشک کا بیان
″	جس شخص کے تین لڑکے جاویں اور کا ثواب۔	″	خلنے کو منع کرنا۔
″	جسکی تین لڑکے مر جاویں		
۴۴۶	جو شخص تین لڑکے آگے بھیج چکا ہو		
″	موت کی خبر پہونچانا		
۴۴۷	میت کو پانی اور بیری کے پتے سے غسل دینا		
″	گرم پانی سے غسل کرنا۔		
″	میت کے سر کو دھونا۔		
″	میت کو داہنی طرف سے غسل شروع کرنا اور وضو کے مقامات کو پہلے دھونا۔		
″	میت کو لحاق بر غسل دینا		
۴۴۸	میت کی غسل میں کنگھی کرنا		
۴۴۹	اندر ایک کپڑا پہنانا		
″	کفن اچھا دینے کا حکم۔		
۴۵۰	کونسا کفن بہتر ہے		
″	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتنے کپڑوں میں کفن دیئے گئے		
″	کفن میں قمیص ہونا۔		
۴۵۱	محرم جب مر جاوے تو اسکو کیونکر کفن میں۔		

۴۵۲ جنازہ کو جلدی لیجانا
۴۵۳ جنازہ کیساتھ آگ کہ ہمی ہو نیکا حکم
۴۵۴ مشرکون کے جنازہ کے لیے کہڑا ہونا
" جنازہ کے لیے کہڑا نہ ہونا
۴۵۵ مومن کا موت سے آرام پانا
۴۵۶ مردہ کا کہر کیلئے کیسی ہونا چاہیے
" سونے کے بانٹنے سے رہائی
" جنازہ کے ساتھ جانیکا حکم۔
۴۵۸ جو شخص جنازہ کے ساتھ جاوے اسکی فضیلت
" جو شخص سوار ہو جنازہ کہاں ہی کہان پر چلے۔
" پیدل جنازہ کیساتھ کہان پر چلے۔
" مردہ پر نماز پڑہنے کا حکم
" بچون پر نماز پڑہنا
۴۵۵ بچون پر نماز نہ پڑہنا
۴۵۹ مشرکون کی اولاد
" شہیدون پر نماز پڑہنا
۴۶۰ شہید پر نماز نہ پڑہنا
۴۶۱ جو شخص زنا کی حد میں سنگسار کیا جاوے اسپر نماز پڑہنی
" جو شخص وصیت میں حکم کرے کہ مجہ پر نماز نہ پڑہنا
۴۶۲ جس شخص نے نیت سے مال بڑہانے کی ہو اسکا کہر
" جو شخص قرضدار ہو اسپر نماز نہ پڑہنا
۴۶۳ جو شخص اپنے تئین کہا رہا ہے

۴۶۳ منافقون پر نماز نہ پڑہنا
۴۶۴ مسجد کے اندر جنازہ کی نماز پڑہنا
" رات کو جنازہ کی نماز پڑہنا
۴۶۵ جنازہ پر صفین باندہنا
" جنازہ پر نماز کہڑے ہو کر پڑہنا
۴۶۶ لڑکے اور عورت کے ساتھ کہڑے ہو کر نماز پڑہنا
" عورتون اور مردون کے جنازے ایک جگہ رکہنا
" جنازہ کی کتنی تکبیرین کہے
۴۶۷ دعا جنازہ کے بیان مین
۴۶۸ جس شخص پر سو آدمی نماز پڑہین
۴۶۹ جو شخص جنازہ پر نماز پڑہے اوسکے ثواب کا بیان
۴۷۰ جنازہ کہ ہی سے پہلے پہنچنا کیسا ہے
" جنازہ کے لیے کہڑے ہونا
" شہید کو خون کپڑا اور نہ دفن کرنا
" شہیدون کو غسل کفن دینا
۴۷۱ بغلی اور صندوقی قبر کا بیان
" قبر کو گہر کہودنا بہتر ہے
۴۷۲ قبر کو کشادہ رکہنا
" قبر مین ایک کپڑا بچہانا
" جن جگہون مین دفن کرنا منع ہے

۴۷۳ کسی اور نیکو ایک قبر مین گاڑنا
۴۷۳ کون سے کیسی جاوین قبر مین
" مردہ کو قبر سے نکالنا دفن کرنیکے بعد
" مردہ کو قبر سے نکالنا دفن کے بعد
۴۷۴ قبر پر نماز پڑہنا۔
" جنازہ سے فارغ ہو کر سو ہونا
" قبر کو زیادہ کرنا۔
" قبر پر عمارت بنانا کیسا ہے
" قبر پر گچ کرنا
" قبر اگر بلند ہو تو کوڑ اگر پر کرنا
۴۷۵ قبرون کی زیارت کا بیان
" مشرک کی قبر کی زیارت
۴۷۶ مشرکون کو بہ طلب دعا کرنے کی ممانعت
" مسلمانون کے لیے دعا کرنے کا حکم۔
۴۷۸ قبرون پر چراغ جلانے کی برائی
۴۷۹ قبرون پر پیشاب کی برائی
" قبر پر مسجد بنانا
" سبتی جوتیان پہنکر قبرون مین جانا مکروہ ہی
" سبتی کے سوا اور جوتیون کی اجازت
" قبر کے سوال کا بیان

۴۸۰ جو شخص میت کی کہاضی کی جاوے
۴۸۱ قبر کا دبانا اور اوچنا۔
۴۸۲ قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا
۴۸۳ قبر پر شاخ درخت کی لگانا
۴۸۴ مومنون کی روحون کا بیان
۴۸۶ قیامت مین اوٹہنی کا بیان
۴۸۷ سب سے پہلے قیامت مین کون کپڑے پہنایا جاویگا۔
۴۸۸ ماتم پرسی کا بیان
" ایک لغو قسم کی تمزیت

کتاب روزہ کے بیان مین

۴۹۲ رمضان مین زیادہ سخاوت کرنے کا بیان
" رمضان کی فضیلت کا بیان
" اس حدیث مین راویون نے جو زہری پر اختلاف کیا ہی اوسکا بیان
۴۹۳ اس حدیث پر تمام راویون کے اختلاف کا بیان
۴۹۴ رمضان کے مہینے کو صرف رمضان کہنے کی اجازت
" اگر چاند کے دیکہنے مین ملکون مین اختلاف ہو
۴۹۵ ایک شخص کی گواہی رمضان کا چاند دیکہنے پر مقبول ہے

۴۹۵	جب ایسا ہو تو شبہات کے تصفیہ دن پورا کرنا اور بیان کے اختلاف کا ابوہریرہ سے	۵۰۲
	بیان راویوں کے اختلاف کا	۵۰۵
۴۹۶	عبید اللہ بن عمر سے حدیث میں	
〃	راویوں کے اختلاف کا بیان	
	عباس کے حدیث میں عمرو بن دینار پر۔	
〃	راویوں کا اختلاف منصور کی بقیہ کی روایت میں۔	۵۰۸
۴۹۷	مہینا کتنی رات کا ہوتا ہے	۵۱۲
۴۹۸	ابن عباس کے حدیث کا بیان اسباب میں۔	۵۱۳
۴۹۹	سحری کھانے کی فضیلت	۵۱۷
〃	سحری میں دیر کرنے کی فضیلت	
〃	فجر کی نماز اور سحری میں کتنا فاصلہ ہو۔	
۵۰۱	سحری کھانے کی فضیلت	۵۱۹
〃	سحری کھانے کے لیے بلانا	
〃	سحری کو صبح کا کھانا کہنا	
〃	ہمارے اور اہل کتاب کے روزے میں کیا فرق ہے۔	۵۲۰
〃	شبہ اور کجھ کہا کر سحری کرنا	
۵۰۲	اس آیت کی تفسیر کالوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض الخیر تک	

	نجر کیونکر نکلتی ہے	۵۲۲
	رمضان کا استقبال کن کن کیسے	۵۲۳
	شک کے دن روزہ کہنا۔	۵۲۵
	شک کے دن روزہ کہنا کس حالت میں	
〃	جو شخص رمضان میں کھا رہا ہے	
	رکھے اور سات کو عبادت کی ایمان کی گواہی دے اور کیا ثواب پائے گا	
۵۰۸	روزہ کی فضیلت کا بیان	
۵۱۲	جو شخص اسد کی راہ میں ایک روزہ رکھے	
۵۱۳	سفر میں روزہ کہنا مکروہ ہے	
۵۱۵	مسافر کو روزہ معاف ہونا	
۵۱۷	سفر میں روزہ نہ کہنے کی فضیلت	
〃	روزہ کہنا سفر میں ایسا ہے جیسے	
	بی روزہ ہونا گھر میں۔	
〃	سفر میں روزہ کہنے کا بیان	
	مسافر کو اختیار ہے کہ رمضان	
	میں کچھ دن روزہ رکھے اور کچھ دن افطار کرے	
۵۲۰	جو شخص رمضان میں روزہ رکھے پھر سفر کو جائے تو روزہ توڑ سکتا ہے	
〃	حاملہ اور دودھ پلانے والی کو روزہ معاف ہونا	
〃	وعلی الذین یطیقونہ اس آیت	

	کی تفسیر	۵۲۱
〃	عائشہ عورت کو روزہ رکھنا چاہیے	
〃	اگر سات کو روزہ کی نیت نہ کی ہو تو دن کو نفلی روزہ رکھ سکتا ہے	
〃	روزہ کی نیت کا بیان	
۵۲۴	حضرت داؤد کے روزہ کا بیان	
〃	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ کا بیان فداہوں آپ پر ان باپ مرے۔	
۵۲۷	ہمیشہ روزہ رکھنے کی ممانعت	
۵۲۸	پے در پے روزہ رکھنا۔	
〃	دو دن روزہ کو رکھنا اور ایک دن افطار کرنا	
۵۲۹	ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا	
۵۳۲	روزہ دن کی کمی اور زیادتی کا نقصان	
۵۳۳	مہینے میں دس دن روزہ کہنا	
۵۳۴	مہینے میں پانچ روزہ رکھنے کا بیان	
〃	مہینے میں چار روزے کہنا	
۵۳۵	مہینے میں تین دن روزے کہنا	
۵۳۶	ہر مہینے میں تین روزہ کس طرح رکھے	
۵۳۸	مہینے میں دو دن روزہ کہنا	

۵۳۹	کتاب زکوٰۃ کے بیان میں	
〃	باب زکوٰۃ فرض ہے	
۵۴۱	زکوٰۃ نہ دینے کا عذاب	
۵۴۲	جو شخص زکوٰۃ نہ دیوے اوسکا بیان	
	جو شخص زکوٰۃ نہ دے اوسکی سزا کیا ہے	
۵۴۴	اونٹوں کی زکوٰۃ کا بیان	
۵۴۶	اونٹوں کی زکوٰۃ نہ دینے کا عذاب	
۵۴۷	جب نیٹ پانچ سے کم ہوں کام کاج کی لیے اور بوجھ اٹھانے کے لیے اونٹ میں زکوٰۃ نہیں ہے	
〃	باب گائے بیل کے زکوٰۃ کا بیان	
〃	گائے بیل کی زکوٰۃ نہ دینے کی توکیا سزا ہے	
۵۴۸	باب بکریوں کی زکوٰۃ کا بیان	
〃	بکریوں کی زکوٰۃ نہ دینے والے کا بیان	
〃	مال کو ملانا اور ملے ہوئے مال کو جدا کرنا منع ہے	
۵۴۹	زکوٰۃ دینے والے کی لیسی حاکرنا	
〃	جب صدقہ میں مصدق زیادتی کرے	
〃	مالک مال خود زکوٰۃ نکالکر دی سکتا ہے اگر مصدق نہ نکالے	
۵۵۱	باب گھوڑوں کی زکوٰۃ کا بیان	
〃	باب غلام کی زکوٰۃ کا بیان	
〃	باب جانفی کی زکوٰۃ کا بیان	

(۵۴۱) جب اور تین حصے اگر دو حصے اونٹ ہوں سے رمضان میں دن کو روزہ رکھنے کا

۵۵۱	**باب** زیور کی زکوٰۃ کا بیان	۵۵۸	سلت صدقہ فطر مین دینا	۵۶۴	صدقے کی فضیلت
″	جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دیوے	″	جو صدقہ فطر مین نہ دینا	″	کونسا صدقہ افضل ہے۔
۵۵۳	**باب** گیہون کی زکوٰۃ کا بیان	″	صدقہ فطر مین پنیر دینا	۵۶۵	بخیل کے صدقے کا بیان
″	غلون کی زکوٰۃ کا بیان	″	صاع کتنا ہوتا ہے	۵۶۶	تہوڑی صدقے کا بیان
″	کتنے مال مین زکوٰۃ واجب ہے	۵۵۹	کون سی وقت صدقہ فطر ادا کرنا بہتر ہے۔	۵۶۷	صدقے کے فضیلت
″	دسواں حصہ کس مین ہے۔	″	ایک شہر کی زکوٰۃ دوسرے شہر مین بھیجنا کیسا ہے	۵۶۸	صدقے مین فکر کرنا۔
۵۵۴	بیسواں حصہ کس مین ہے۔	″	جب زکوٰۃ مالدار کو دیدے اور معلوم نہ ہو کہ یہ مالدار ہے	۵۶۹	جب نوکر یا غلام اپنے مالک کی اجازت سے صدقہ دیوے
″	**باب** والتمیموا الخبیث (تیمم کرتے وقت بالکل ناپاک چیز کا قصد نہ کرو) اس آیت کی تفسیر	۵۶۰	چوری کی مال مین سے صدقہ دینا	″	چپکے سے صدقہ دینا خود دیوے
″	معدن کا بیان	۵۶۱	کم مال والا کوشش کر کے صدقہ دیوے تو اوسکا ثواب	۵۷۰	مانگنے والا کچھ پیر ہو دیدے
۵۵۵	شہد کے چھتہ کی زکوٰۃ	″	اوپر والا ہاتھ نیچے والا ہاتھ	″	جو شخص اللہ کے نام پر مانگے
″	رمضان کی زکوٰۃ کا بیان	۵۶۲	ایسا صدقہ دینا کہ آدمی مالدار بنا رہے بہتر ہے۔	″	اللہ کی ذات کا وسیلہ دیکر سوال کرنا
″	غلام لونڈی پر زکوٰۃ رمضان کے فرض ہے۔	″	اس حدیث کی تفسیر	۵۷۱	جو شخص اللہ کے نام پر دیوے
″	جو نے بلوانے پر رمضان کے زکوٰۃ	۵۶۳	**باب** اگر کوئی شخص دیوے اور خود محتاج ہو تو صدقہ اوسکا پھیر دیا جاوے	″	دینیوالے کا ثواب
۵۵۶	رمضان کی زکوٰۃ مسلمانون پر ہی دی جاوے	″	غلام صدقہ دیوے	۵۷۲	مسکین کیسے کہتے ہین
″	زکوٰۃ فرض ہونے سے پہلے صدقہ فطر فرض تہا۔	۵۶۴	عورت اپنے خاوند کے مال مین سے صدقہ دیوے	″	تکبر فقر کا بیان
″	صدقہ فطر مین کتنا اناج دینا چاہیے	″	عورت بغیر خاوند کے دیدے	۵۷۳	بیوہ عورتون کی محنت کرنیوالے کے فضیلت
۵۵۷	صدقہ فطر مین کھجور دینا۔			″	اون کا فرض کے بیان جنکو دینا چاہیے
″	انگور صدقہ فطر مین دینا۔			۵۷۴	جو شخص حج جاوے کسی قرض کا ذمہ اوسکو صدقہ دینا پڑے
″	آٹا صدقہ فطر مین دینا۔			۵۷۵	یتیم کو صدقہ دینے کا بیان
″	صدقہ فطر مین گیہون دینا۔			″	عزیزون کو صدقہ دینا

۵۷۶	سوال کرنا کیسا ہے۔	۵۸۰	جس شخص کو کوئی چیز اللہ تعالیٰ دیوے بغیر سوال کے۔
″	نیک لوگون سے مانگنا چاہیے	۵۸۱	اگر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو صدقہ وصول کرنے پر مقرر کرنا
″	سوال سے بچنا کیسا ہے	۵۸۲	ایک قوم کا بہانجا بھی اوسی قوم مین داخل ہے۔
۵۷۷	جو شخص لوگون سے کچھ نہ مانگے اوس کی فضیلت	″	ایک قوم کا سوال اوسی قوم مین شریک ہوگا
″	مالدار کس کو کہتے ہین۔	″	رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو صدقہ دینا درست نہ تہا
″	چمٹ کر مانگنا۔	″	جب صدقہ کسیکے پاس پہنچ جاوے
۵۷۸	جس شخص کے پاس بعد پانچ اوقیہ نہ ہو لیکن مال ہو		
۵۷۹	جو شخص طاقتدار کما سکتا ہو اوسکو سوال کرنا کیسا ہے		
″	ضروری چیز کے لیے سوال کرنا		
″	اوپر والا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔		
۵۸۰	جس شخص کو کوئی چیز اللہ تعالیٰ دیوے بغیر سوال کے۔		
۵۸۱	اگر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو صدقہ وصول کرنے پر مقرر کرنا		
۵۸۲	ایک قوم کا بہانجا بھی اوسی قوم مین داخل ہے۔		
″	ایک قوم کا سوال اوسی قوم مین شریک ہوگا		
″	رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو صدقہ دینا درست نہ تہا		
″	جب صدقہ کسیکے پاس پہنچ جاوے		

(۵۶۲) اور اللہ بہتر جانتا ہے۔ م

۵۸۳	سب سے براصدقہ کیا ہے		مرنیوسی حج کو کب نکلے۔		مونڈی پہننے کے اجازت
۵۸۴	**کتاب** حج کے بیان میں	۵۸۸	میقاتوں کا بیان	۵۹۳	اگر مونڈی پہنتے نواز کو کاٹ کر ٹخنوں سے نیچا کرلی
″	**باب** حج کے فرض ہونے کا بیان۔	″	مدینہ والوں کا میقات	۶۰۸	نفاس والی عورت کیا کرے
		″	شام والوں کا میقات	۵۹۴	جو عورت احرام باندھی ہو وہ دستانے نہ پہنے
۵۸۴	عمرہ کے واجب ہونے کا بیان	۵۸۹	مصر والوں کا میقات		
″	حج مبرور کا بیان	″	یمن والوں کا میقات	″	احرام کے وقت بالوں کو جمع لینا
″	حج کی فضیلت کا بیان	″	نجد والوں کا میقات (عراق والوں کا میقات)	″	احرام باندھتے وقت خوشبو لگانا
۵۸۵	عمرہ کی فضیلت	″	جو لوگ میقات کے اندر رہتے ہوں وہ درست ہے۔	۶۰۹	حج میں شرط کرلینا۔
″	حج کے ساتھ ہی عمرہ کرنا	۵۹۰	ذوالحلیفہ میں رات کو اترنا	۵۹۵	خوشبو کا مقام
″	اوس مرد کی طرف سے حج کرنا جس پر حج کی قسم کی ہو	″	احرام باندھنے کے لیے غسل کرنا۔	۵۹۶	محرم کو زعفران لگانا کیسا ہے
		″	جو شخص احرام باندھ چکا ہو	″	محرم کو اگر خوشبو لگی ہو تو کیا کرے
″	اوس مرد کی طرف سے حج کرنا جس نے حج نہیں کیا۔	۵۹۱	وہ غسل کرے تو کیا طریق کرے۔	″	محرم کو سر منڈانا کیسا ہے
۵۸۶	ایک شخص نے ہدی گم ہونے کی نذر کی اونٹ تو ہم نہیں رکھتا اوس کی طرف سے حج کرنا کیسا ہے	″	احرام میں زعفران اور ورس میں رنگے ہوئے کپڑے پہننے کی ممانعت	۵۹۷	محرم کو رنگین کپڑے کا پہننا کیسا ہے
		″	احرام میں جبہ پہننا۔	″	محرم کو پائجامہ اور موزے پہننا درست نہیں ہے۔
″	جو شخص طاقت نہ رکھے اوس کی طرف سے عمرہ کرنا۔	۵۹۲	محرم کو قمیص پہننے کی ممانعت	″	افراد کا بیان۔
″	حج کا ادا کرنا ایسا ہے جیسی قرض کا ادا کرنا۔	″	احرام میں پائجامہ پہننے کی ممانعت	۵۹۸	قران کا بیان۔
″	عورت مرد کی طرف سے حج کرے	″	اگر کسی کے پاس تہبند نہ ہو تو وہ پائجامہ پہن لیوے	۶۰۰	تمتع کا بیان۔
۵۸۷	باپ کی طرف سے بڑا لڑکا حج کرے تو بہتر ہی	″	جو عورت احرام باندھی وہ منہ پر نقاب نہ ڈالے۔	۶۰۳	احرام کے وقت حج یا عمرہ کا نام نہ لینا
″	بچھوٹے لڑکے کو حج کرانا	۵۹۳	احرام میں ٹوپی پہننے کی ممانعت	۶۰۴	دوسری کی نیت پر حج کا احرام باندھنا۔
۵۸۸	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	″	احرام میں عمامہ پہننے کی ممانعت	۶۰۵	اگر عمرہ کا احرام باندھی تو اوس کے ساتھ ہی حج کرسکتا ہے
		″	جس کو جو تیاں نہ ملیں وہ موزے پہن لے	۶۰۶	لبیک کیونکر کہے۔

۶۰۷	بلند آواز سے لبیک کہنا۔	۶۱۰	شرط کرتے وقت کیا کہے
″	احرام کب باندھے	″	جو شخص حج سے روکا جاوے لیکن اوس نے شرط کی ہو تو کیا کرے۔
۶۰۸	نفاس والی عورت کیا کرے	۶۱۱	ہدی کو اشعار کرنا
″	ایک عورت نے عمرہ کا احرام باندھا پھر اوسکو حیض آجاوے اور حج کو جاتی رہے کا ڈر ہو تو کیا کرے۔	″	کس طرف سے اشعار کرے
		″	بدن سے خون پونچھ ڈالنا
		″	اونٹوں کے گلے کے ہار بٹنا
		۶۱۲	ہار کس چیز کے بٹنا چاہیے
		″	ہدی کے گلے میں کچھ لٹکانا
		″	اونٹ کے گلے میں ہار لٹکانا
		″	بکریوں کے ہار لٹکانا
		۶۱۳	ہدی کے گلے میں دو جوتیاں لٹکانا
		″	کیا ہدی کو قلادہ کرنے سے تقلید کرنی ہوتی ہے
		″	احرام بندھ جاتا ہے
		۶۱۴	ہدی کو اپنے ساتھ لیجانا۔
		″	ہدی کے جانور پر سوار ہونا۔
		″	جو چلتی چلتی تھک جاوے وہ

۶۱۴ ہدی کے جانور پر ضرورت کے وقت چڑھنا

۶۱۵ جو شخص ہدی ساتھ نہ لیجاوے وہ جب کا احرام فسخ کرکے عمرہ کرکے احرام کھول سکتا ہے۔

۶۱۷ محرم کو کونسا شکار کھانا درست ہے

۶۱۸ جس شکار کا کھانا محرم کو درست ہے

۶۱۹ محرم کا شکار کردہ یا جسکے لئے یا جسکے دلالت کرنے سے شکار مارا ہو تو اوسکا کھانا درست ہے

۶۲۰ جب محرم شکار کی طرف اشارہ کرے یا مدد کرے تو اوسکا حکم

محرم اوسکو مارے تو کیا حکم ہے

۶۲۱ کٹنے کتے کا مارنا درست ہے

۶۲۲ سانپ کا مارنا درست ہے

چوہے کا مارنا درست ہے۔

۶۲۳ گرگٹ کا مارنا درست ہے

۶۲۴ بچھو کا مارنا درست ہے

۶۲۵ چیل کا مارنا درست ہے

۶۲۶ کوے کا مارنا درست ہے

۶۲۷ جن جانور کا مارنا محرم کو درست نہیں۔

۶۲۸ محرم کو نکاح کرنے کی ممانعت

۶۲۹ محرم کو نکاح کرنے سے ممانعت

۶۳۰ محرم کو پچھنے لگانا۔

۶۳۱ محرم کا کسی سے اپنی کسی وجہ سے پچھنی لگانا

۶۳۲ پانوں پر پچھنی لگانا۔

۶۳۳ محرم کو سر یا چہرہ پر پچھنی

۶۳۴ حرم میں سانپ کو مارنا

۶۳۵ گرگٹ کو مارنا۔

۶۳۶ بچھو کا مارنا۔

۶۳۷ چوہے کو حرم میں مارنا۔

۶۳۸ چیل کو حرم میں مارنا

کوے کو مارنا حرم میں

۶۳۹ حرم کے شکار کو ہنگانے کی ممانعت

۶۴۰ حج میں امام کے آگے چلنا

۶۴۱ کسی کو دیکھکر یا ہنسانا

۶۴۲ کسی کو دیکھتے وقت دعا کرنا

۶۴۳ مسجد حرام میں نماز پڑھنے کی فضیلت

۶۴۴ کعبے کے بنانے کا بیان

۶۴۵ کعبے کے اندر جانا

۶۴۶ بیت اللہ میں کس جگہ نماز پڑھنا

۶۴۷ حطیم کا بیان

۶۴۸ حطیم میں نماز پڑھنا

۶۴۹ کعبے کے کونوں میں تکبیر کہنا۔

۶۵۰ بیت اللہ کے اندر اللہ کا ذکر کرنا اور دعا کرنا۔

۶۵۱ کعبے کی دیوار پر منہ اور سینہ کا رکھنا

۶۵۲ کعبے میں نماز کس جگہ پڑھے

۶۵۳ خانہ کعبہ کے طواف کی فضیلت

۶۵۴ طواف میں باتیں کرنا۔

۶۵۵ طواف میں باتیں کرنا درست ہے

۶۵۶ ہر وقت طواف درست ہے

۶۵۷ بیمار کیونکر طواف کرے۔

۶۵۸ مرد و نکا طواف کرنا عورتوں کے ساتھ

۶۵۹ اونٹ پر سوار ہو کر طواف کرنا

۶۶۰ جو شخص تنہا حج کرے اوس کا طواف۔

۶۶۱ جو شخص عمرہ کا احرام باندھے اوسکا طواف۔

۶۶۲ جو شخص قران کرے لیکن ہدی ساتھ نہ لاوے کیا کرے

۶۶۳ قران کرنیوالا کے طواف کرے

۶۶۴ حجر اسود کا بیان

۶۶۵ حجر اسود کا چومنا

۶۶۶ حجر اسود کا چھونا

۶۶۷ کس طرح بوسہ دیوے

۶۶۸ طواف کیونکر شروع کرے اور

۶۶۹ حجر اسود کو بوسہ دیکر کدھر چلے

۶۷۰ کتنی پھیروں میں دوڑے۔

۶۷۱ کتنی پھیروں میں چلے۔

۶۷۲ پہلے تین پھیروں میں دوڑ کر چلنا

۶۷۳ حج اور عمرہ میں مل کرنا۔

۶۷۴ حجر اسود سے کعبہ تک مل کرنا

۶۱۶ محرم کو اگر جوؤں سے تکلیف ہو

۶۲۲ اگر محرم مرجاوے تو اوس کو بیری کے پانی سے غسل دینا

۶۲۳ محرم جب مرجاوے تو کتنی کپڑے میں دفن کیا جاوے

۶۲۴ محرم جب مرجاوے تو اوسکا منہ اور سر نہ ڈھانپنا

۶۲۵ محرم جب مرجاوے تو اوس کا سر نہ ڈھانپا جاوے

۶۲۶ جو شخص حج کا جاوے جو سے بسبب دشمن کے

۶۲۷ مکے میں داخل ہونیکا بیان

۶۲۸ رات کو مکے میں داخل ہونا

۶۲۹ مکے میں بغیر احرام باندھے جانا

۶۳۰ مکے میں جھنڈا لیکر جانا

۶۳۱ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں کب داخل ہوئے

۶۳۲ حرم میں شعر پڑھنا اور امام کے آگے چلنا۔

۶۳۳ مکے کی تعظیم کا بیان۔

۶۳۴ مکے میں لڑائی حرام ہے

۶۳۹	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل کیونکر کیا۔	۶۴۵	صفا پر آکر لا الہ الا اللہ کہنا	۶۴۸	آٹھویں تاریخ سے پہلے (ساتویں تاریخ) خطبہ پڑھنا
۶۴۰	رکن یمانی اور حجر اسود کو ہر پھیری مین چھونا۔	〃	صفا پہاڑ پر اسد کا کوڑا دعا کرنا	۶۴۹	تمتع کرنے والے حج کا احرام کب باندھے
〃	حجر اسود اور رکن یمانی پر ہاتھ پھیرنا۔	〃	اونٹ پر چڑھ کے صفا مروہ دوڑنا	〃	متعا کا بیان
〃	دو رکنوں کا چھونا	〃	صفا اور مروے کے بیچمین چلنا۔	۶۵۰	آٹھویں تاریخ کو امام ظہر کی نماز کہان پڑھے۔
〃	لکڑی سے حجر اسود کو چھونا	۶۴۶	صفا اور مروے کے بیچ مین دوڑنا	〃	سنا سے عرفات کو جانا
۶۴۱	حجر اسود پر پہنچکر اشارہ کرنا	〃	صفا مروے کے بیچ مین دوڑنا	〃	عرفات کو جاتے ہوئے تکبیر کہنا۔
〃	اللہ جل جلالہ نے فرمایا	〃	نالے کے اندر دوڑنا	۶۵۱	عرفات کو جاتے ہوئے لبیک کہنا۔
	اپنے گھر سے پہنچی ہوئی مسجد کے پاس۔	〃	کس مقام پر اپنی اپنی چال سے چلے۔	〃	عرفے کے دن کی فضیلت۔
〃	طواف کی دو قسمین کہان تک ہیں	〃	رمل کس جگہ پر کرے	〃	عرفے کے دن روزہ رکھنی کی ممانعت۔
۶۴۲	طواف کا دوگانہ پڑھ کر کیا کرے	〃	پردہ پر کس مقام پر کھڑا ہو	〃	عرفے کے دن جلدی عرفات پر پہونچنا۔
۶۴۳	طواف کے دوگانے مین کونسی سورتین پڑھے	۶۴۷	قرآن و تسبیح مین کتنی بار سعی کرے۔	۶۵۲	عمرہ کرنیوالا بال کہان کتراوے۔
〃	زمزم کا پانی پینا۔	〃	عمرہ کرنیوالا بال کہان کتراوے۔	〃	عرفات مین لبیک کہنا
〃	تھرم کا پانی کہڑی ہوکر پینا۔	〃	کس طرح بال کترے	〃	عرفات مین نماز سے پہلے خطبہ پڑھنا
〃	صفا کی طرف اوسی دروازے سے نکلنا جہان سے حرم سے نکلتے ہین۔	〃	جو شخص حج کا احرام باندھے اور ہدی ساتھ لیجاوے وہ کیا کرے۔	〃	عرفات کے دن اونٹ پر سوار ہوکر خطبہ پڑھنا۔
〃	صفا اور مروی کا بیان	〃	جس شخص نے عمرے کا احرام باندھا ہو اور ہدی لایا ہو وہ کیا کرے۔	〃	عرفات مین مختصر خطبہ پڑھنا۔
۶۴۴	صفا کہان کھڑا ہو				
〃	صفا پر تکبیر کہنا				

۶۵۳	عرفات مین ظہر اور عصر ملاکر پڑھنا	۶۵۷	عورتون کو مزدلفے سے لوٹنے کی اجازت
〃	عرفات مین ہاتھ اوٹھاکر دعا مانگنا		فجر ہونے سے پہلے
۶۵۴	عرفات مین ٹھہرنا فرض ہے	〃	مزدلفے مین فجر کی نماز کس وقت پڑھے
〃	عرفات سے لوٹتے وقت آہستہ چلنے کا حکم	〃	جس شخص کو مزدلفے مین فجر کی نماز امام کے ساتھ نہ ملے۔
۶۵۵	عرفات سے کیونکر چلنا چاہیے		
〃	مزدلفے مین دو نمازین ملاکر پڑھنا		
۶۵۶	عورتون اور بچون کو آگے سے اپنی ہمکانے بھیجدینا مزدلفے میز (تاکہ ہجوم مین اون کو تکلیف نہ ہو)۔		

۶۵۸	مزدلفے مین پہنچکر کہنا	۶۶۰	چلتے وقت لبیک کہنا	۶۹۱	کس وقت ماری	۶۶۳	کتنی کنکریان مارے
〃	مزدلفے سے کس وقت چلے	〃	کنکریان چنا	۶۶۱	آفتاب نکلنیسے پہلے	〃	ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہنا
〃	ضعیف لوگون کو اجازت ہو د کہ مزدلفے مین رات ہی کو لوٹ جاوین)	〃	کنکریان کہان سے چنی جاوین۔	〃	کنکریان مارنے کی حالت	〃	کنکریان مارتے ہی لبیک موقوف کرنا۔
	صبح کی نماز منا مین اکٹھکر	〃	کتنی بڑی کنکریان ہو	〃	عقبہ کو تین آفتاب نکلنیسے پہلے کنکریان مارنے کی اجازت	۶۶۴	کنکریان مارنے کے بعد دعا کرنا
	پڑھین دسوین تاریخ کو۔	۶۶۱	سوار ہوکر کنکریان مارنا	۶۶۲	شانہ ہوئے رمی کرنا		
۶۵۹	بطن محسر مین اونٹ		اور محرم پر سایہ کرنا	〃	اونٹ چرانیوالونکی رمی کا بیان	〃	محرم جب کنکریان مار چکی
	جلدی دوڑانا۔	〃	جمرۂ عقبہ دسوین تاریخ	〃	جمرۂ عقبہ کی رمی کہان سے کرین		تو اوس کو خوشبو درست ہوگا

۶۶۴ حج کے احکام تمام ہوئے

تیمّمت

بعونہٖ تعالیٰ

الحمد للہ علی احسانہ و توفیقہ کہ جلد اوّل کتاب مستطاب دررِ بہا از تالیف لطیف یگانہ زمان مولوی حمید الزمان

خلف مولوی سمیع الزمان صاحب مرحوم است

روض الندی

من

ترجمۃ المجتبیٰ

المعنی

شرح النسائی

باہتمام شیخ محی الدین تاجر کتب شہر لاہور بازار کشمیری قد اسد ایماناً کلاً باہاء صفان المبارک

سنہ ۱۳۰۲ ہجریہ نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ در مطبع صدیقی واقع لاہور مطبوع گردید

سنن نسائی — جلد اول

۲۹۷۶
۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی صحاح نعمہ لا تحصی وحسان منتہ لا تقصی ومشاہیر الطافہ لا تعفی وغرایب اعطافہ لا تعفی ومعارف فضلہ لا تنسی ومناکیر جہلہ لا تکسی وفقنا اقتداء کلامہ المجتبی وفقانا اثار من سلمہ المصطفی اصل علیہ وعلی الہ الرتضی بعدد من التقط من احادیث البشری والتفت الی سنتہ الغرا والکبری وارض عن اصحابہ الذین ہم اعلام الہدی نہوا عن النکس وامروا بالتقوی وقووا التضعیف ولم یعد واعدوی وفخرنا بمیہم واتباعہم اولی المعروف والنہی بعد

حمد وصلوۃ کے عرض کرتا ہی فقیر حقیر خادم اہل الحدیث والقرآن وحمید الزمان ابن مولوی مسیح الزمان مرحوم غفرلہما الرحمن کہ اسد جل جلالہ اور غرشانہ کے فضل سے اوائل سنہ ۱۲۹۷ ہجری مین سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ کے ترجمہ سے فراغت حاصل ہوئی۔ اب منجملہ صحاح ستہ کی تین کتابون کا ترجمہ باقی رہا صحیحین اور سنن نسائی شریف۔ ہرچند کہ اکثر احباب کی خواہش اور میری بھی تمنا یہی تھی کہ اب صحیحین کا ترجمہ شروع کیا جاوی اور سنن نسائی کو صحیحین کے فراغت کے بعد رکھا جاوے لیکن بوجہ پریشانی سفر اور قلت سامان کے مناسب یہی معلوم ہوا کہ پہلے سنن نسائی کا ترجمہ کر دیا جاوے کیونکہ یہ چارون کتابین یعنی موطا امام مالک اور سنن ابی داؤد اور جامع ترمذی اور سنن نسائی علاوہ مختصر ہونے کے چندان بھی موجب حواشی کی محتاج نہین بہ نسبت صحیحین علاوہ کثیر الحجم ہونے کے شروح اور حواشی اور کثرت سامان اور فہم یسران قلب کے چاہتی ہین اور جناب فیضمآب محی السنۃ قامع البدعۃ نواب والاجاہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خان بہادر دام مجدہم کا بھی نشاء اسی کو مقتضی ہوا اس لیے اللہ پر توکل کر کے سنن نسائی کا ترجمہ شروع کیا یا سید جیسی تو نے مجھ ضعیف ناتوان کے ہاتھ سے

موطا اور سنن ابی داود کو تمام کرایا۔ اسی طرح اس کتاب کو بھی تمام کراوے اور میری سعی کو قبول کر اپنے راہ مین اور میری بقیہ عمر کو صرف کراوے حدیث اور قرآن کی خدمت مین اور میرا خاتمہ بخیر کردے اٰمین یا رب العالمین۔

سنن نسائی کے مؤلف کا بیان

نام اونکا احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر دینار ہی اور کنیت اونکی ابو عبدالرحمن ہی۔ پیدایش انکی ۲۱۵ھ یا ۲۱۴ھ یا ۲۱۲ھ ہجری مین ہے۔ حافظ ابن حجر نے تہذیب التہذیب مین لکھا ہے کہ نسائی نے کہا پیدایش میری سنہ ۲۱۵ مین ہوگی۔ کیونکہ پہلی بار جو مین قتیبہ بن سعید پاس علم حدیث حاصل کرنیکو گیا تہا۔ تو ۲۳۰ھ مین گیا تہا اور ایک سال دو مہینے اون کے پاس رہا اسصورت مین اونکی عمر اوسوقت بیس برس کی ہوگی لیکن ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ مین لکھا ہے کہ وہ قتیبہ پاس علم حدیث حاصل کرنیکو ۲۳۲ھ ہجری مین گئے اور اوسوقت اونکی عمر پندرہ برس کی تہی اس حساب سے ہی پیدایش اونکی ۲۱۷ھ مین معلوم ہوتی ہی بہرحال اونکی سنہ ولادت مین اختلاف ہی اور نسائی اونکی نسبت ہی نسا کیطرف جو ایک شہر تہا خراسان مین اور کبھی اس نسبت مین نسوی بھی کہتے ہین۔ کیونکہ ہمزہ واو سے بدل جاتا ہی نسبت مین لیکن شہور نسائی ہی ساتہ ہمزہ کے اب اختلاف ہی کہ نسائی بلا مد ہی یا بالف ممدودہ یعنی نسائی ملا علی قاری نے مرقاۃ کے مقدمہ مین لکھا ہے کہ نسائی بفتح نون اور مد کے ساتہ ہی جیسی صاحب جامع الاصول نے لکھا ہی یا بغیر مد جیسی طبقات فقہا مین ہی۔ لیکن اہل حدیث کے زبانون پر یہہ لفظ بغیر مد کے سنا گیا ہی پھر ملا علی قاری نے لکھا کہ نسا ایک شہر ہی خراسان مین مرو کے پاس اور ابن حجر نے جو لکھا ہے کہ نسا ہ مضافات نیشاپور سے ہی یا فارس کے ملک مین ہی تو یہہ صحیح نہین ہی اور سمعانی نے انساب مین لکھا ہی کہ نسائی بفتح نون اور سین نسبت ہی نسا کیطرف جو ایک شہر ہی خراسان مین اور شہور نسبت اس شہر کی طرف نسوی ہی اور نسائی اور مین نے اسمعیل بن محمد بن فضل حافظ سے سنا اصفہان مین وہ کہتے تہے مین نے سنا امام مظفر محمد بن احمد بیوردی سے کہ صحیح نسبت نسائی ہی ہمزہ کے ساتہ اور اونہون نے ایک رسالہ لکھا ہے نسا اور ابیورد کی تاریخ مین اور مین نسا مین گیا اور وہان چالیس دن تک ٹہرا اور بہت لوگون سے حدیث لکھی اور مین نے وہان کے لوگون سے سنا کہ اس شہر کا نام نسا اس لیے ہوا کہ ابتدا اسلام مین جب مسلمان اوس شہر کو فتح کرنے گئے تو وہان کے مرد غائب غلہ تہے نرسی عورتین ہی عورتین تہین اونہون نے فاتحون کا مقابلہ کیا لیکن غازیون نے یہہ دیکہکر کہ ان عورتون کی اور کہا ہم نے اس شہر کو نسا مین یعنی تاخیر مین فتح کیا یعنی تاخیر و مہلت کو بہی کہتے ہین سو اسطرح وہ بار بار کو بھی لفظ نسیٔ بولتے ہین کیونکہ اوس کے وصول مین دیر اور مہلت ہوتی ہی اسمطلب یہہ تہا کہ ہم اس شہر مین لڑائی نہ کرینگے۔ جبتک یہان کے مرد لوٹ کر نہ آوین جب سے اوس شہر کا نام نسا ہوگیا۔ اور بعضون نے کہا اوس شہر کا نام نسا اس لیے ہوا کہ جو کوئی اوسمین جاتا تہا وہان جاکر اپنے وطن کو بہول جاتا تہا نسا ماخوذ ہی نسیان سے واللہ اعلم۔ پہر سمعانی نے کہا اس شہر کے اطراف بہت بڑے بڑے لوگ منسوب ہین اونہون مین سے مین ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب بن علی بن بحر بن سنان نسائی مصنف

مین کتاب سنن کے اور امام ہین اپنے زمانے کے مصر مین ایکمدت تک رہے وہان اونکی تصانیف پھیلین اور اونہون نے حدیث کی روایت قتیبہ بن سعید اور علی بن حجر وغیرہ سے کی اونکی وفات اونکی شہر مین ہی مکے مین آ بعضون نے کہا رملے مین انتھے

حافظ ابن حجر نے تھذیب التھذیب مین لکھا ہے کہ احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار نسائی نے جنکی کنیت ابو عبدالرحمن ہے اور وہ قاضی اور حافظ تھے جنھون نے کتاب سنن کی لکھی اونہون نے سنا بہت لوگون سے جنکی گنتی نہین ہوسکتی اور اون مین سے اکثر لوگونکا بیان اس کتاب مین ہے اور روایت کیا اونہون نے احمد بن نصر نیشاپوری اور ابو شعیب حرانی سے اور اون سے روایت کیا اون کے بیٹے عبدالکریم اور ابو بکر احمد بن محمد بن اسحاق بن سنی نے اور ابو علی حسن بن خضر السیوطی نے اور حسن بن رشیق عسکری نے اور ابوالقاسم حمزہ بن محمد بن علی کنانی حافظ نے اور ابوالحسن محمد بن عبدالمؤمن بن عبدالمؤمن بن عبدالله بن زکریا بن حیوۃ نے اور محمد بن معاویہ بن احمر نے اور محمد بن قاسم اندلسی نے اور علی بن عمر حافظ دارقطنی نے اور جعفر الطحاوی اور ابو بکر احمد بن محمد بن عبدالله بن المقسم نے اور ان لوگون نے روایت کیا اون سے کتاب السنن کو اور روایت کیا اون سے ابو بشر دولابی نے جو اون کے ہم عصر تھے اور ابو عوانہ نے اپنی صحیح مین اور جعفر طحاوی اور ابو بکر بن الحداد الفقیہ اور ابو جعفر عقیلی اور ابو علی بن شاذان اور ابو علی نیشاپوری حافظ نے اور بہت لوگون نے جنکا شمار دشوار ہے اور ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ مین لکھا ہے کہ نسائی نے سنا حدیث کو قتیبہ بن سعید اور اسحاق بن راہویہ اور ہشام بن عمار اور عیسی بن حماد مصری اور محمد بن نصر مروزی اور ابو کریب اور سوید بن نصر اور ان کے برابر کے لوگون سے خراسان اور حجاز اور عراق اور مصر اور شام اور جزایر مین اور بہت عمدہ ہوئی اس فن مین اور اکمل تھے معرفت اور اتقان مین اور اسناد کی بلندی مین اور وطن بنایا اونھون نے مصر کو روایت کی اون سے ابو بشر دولابی اور ابو علی حسین بن محمد نیشاپوری اور حمزہ کنانی اور حسن بن خضر السیوطی اور ابو بکر بن النقی اور ابوالقاسم طبرانی اور محمد بن معاویہ بن احمر اندلسی اور حسن بن رشیق اور محمد بن عبد اسد بن حیوۃ اور بہت لوگون نے انتھی اور ملا علی قاری نے مقدمہ مرقاۃ مین لکھا ہے کہ امام نسائی حدیث کے حافظون مین سے ایک حافظ ہین اور امام ہین سنا اونہون نے اسحاق بن راہویہ اور سلیمان بن اشعث اور محمود بن غیلان اور قتیبہ بن سعید اور محمد بن بشار اور علی بن حجر اور ابو داؤد اور اور لوگون سے بہت شہرون اور ملکون مین اور اون سے بہت لوگون نے روایت کیا جیسے طبرانی نے اور طحاوی اور ابن النقی نے انتھے +

امام نسائی کی تعریف جو اور محدثین نے کی ہے

حافظ ابن حجر نے تھذیب التھذیب مین لکھا ہے کہ ابن عدی نے کہا مین نے منصور فقیہ اور احمد بن محمد بن سلامۃ طحاوی سے سنا وہ دونون کہتے تھے کہ ابو عبدالرحمن یعنی نسائی ایک امام ہین مسلمانون کے اماموں مین سے اور محمد بن سعید بادروخی کہا مین نے نسائی کا ذکر کیا قاسم مطرز کے سامنے اونہون نے کہا وہ امام ہین اور لائق ہین اسکے ابو علی نیشاپوری نے کہا مین نے نسائی سے پوچھا جو مسلمانون کے اماموں مین سے تھے ایکجگہ کہا کہ نسائی جو امام ہین عیسیٰ کے بلا اعتراض ایکجگہ لکھا مین نے حدیث کے اماموں مین سے چار آدمیون کو اپنے وطن اور سفرون مین دیکھا دو تو نیشاپور مین محمد بن اسحاق اور ابراہیم بن ابی طالب اور ایک مصر مین

نسائی آئے ہوئے تھے عبدان اور ابو بکر بن مصری نے کہا ہم طرطوس کو گئے وہاں حدیث کے حافظ تین سے بھی لوگ جمع تھے عبداللہ بن احمد اور مرتجی اور ابو الاوان اور کسیلجہ وغیرہم اون سب نے نسائی کو پسند کیا ابو الحسین بن مظفر نے کہا میں نے اپنے مشایخ سے سنا مصر میں وہ اتر کر تے تھے نسائی کے مقدم ہونیکا اور اونکی امامت کا اور تعریف کرتے تھے اونکے زہد اور عبادت کی رات دن اور اونکی مداومت کی حج اور جہاد اور سنتوں کے جاری کرنے پر اور بادشاہ کی صحبت سے پرہیز کرنے پر اور ویسا ہی حال اونکا یہانتک کہ وہ شہید ہوئے (خارجیوں کے ہاتھ سے) حاکم نے کہا میں نے علی بن عمر حافظ سے سنا کئی بار وہ کہتے تھے ابو عبدالرحمن مقدم ہیں ہر اس شخص پر اپنے عصروں میں سے جو ذکر کیے جاتے ہیں ساتھ معرفت حدیث کے اور ایکبار میں نے علی بن عمر سے سنا وہ کہتے تھے نسائی مصر کے سب مشایخ میں زیادہ فقیہ تھے اور سب سے زیادہ پہچانتے تھے صحیح اور سقیم (ضعیف) حدیث کو اور سب سے زیادہ جانتے تھے حدیث کے راویوں کو جب وہ اسمد رجہ کو پہونچے تو لوگوں کو اون سے حسد ہوا وہ رملہ میں گئے وہاں اون سے سوال ہوا معاویہ کے فضائل کا اونہوں نے معاویہ کے فضائل بیان نہیں کیے تو مارا اونکو جامع مسجد میں اونہوں نے کہا مجھ کو مکے میں لیچلو لوگ لیچلے مگر وہ بیمار ہوگئے تھے آخر اونہوں نے انتقال کیا اور وہ قتل ہوئے اور شہید ہوئے راضی ہو اون سے اللہ تعالے دارقطنی نے کہا میں نے ابو طالب حافظ سے سنا وہ کہتے تھے کون صبر کرسکتا ہے ابو عبدالرحمن کے برابر اونکے پاس ابن لہیعہ کی ایک ایک روایت موجود تھی مگر اونہوں نے بیان نہ کی۔ کیونکہ اون کے نزدیک ابن لہیعہ کی حدیث بیان کرنا اور اوس سے روایت کرنا اچھا نہ تھا دارقطنی نے کہا ابو بکر بن حداد فقیہ بہت حدیث جانتے تھے لیکن اونہوں نے کسی سے روایت نہ کی سوا ابو عبدالرحمن نسائی کے اور کہا کہ میں راضی ہوا اونکی حجت ہونے پر اپنے اور اللہ تعالی کے بیچ میں۔ ابن یونس نے کہا وہ مصر میں بہت پہلے آئے اور وہاں حدیثیں کہیں لوگوں سے اور ان سے لکھیں اور لوگوں نے اور وہ امام تھے حدیث میں اور ثقہ (معتبر) اور ثبت (بہت پکے) اور حافظ تھے انتہی اور یافعی نے مرآۃ الجنان اور عبرۃ الیقضان فی معرفۃ حوادث الزمان میں ۳۰۳ھ کے وقایع میں لکھا ہے کہ اس سال میں وفات پائی حافظ امام حدالایۃ الاعلام صاحب المصنفات ابو عبدالرحمن احمد بن علے نسائی نے جو اپنے زمانے کے امام تھے حدیث میں اور اونکی کتاب السنن مشہور ہے مصر میں ہے اور وہاں اونکی تصانیف پھیلیں اور اون سے لوگوں نے روایتیں کیں وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے باوجود اس کے قوت باہ رکھتے تھے اور کثرت جماع سے موصوف تھے اونکی چار بی بیاں تھیں اور لونڈیاں بھی تھیں بیبیوں کے پاس باری باری جاتے تھے انتہی مختصرا۔ اور امام ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں لکھا کہ نسائی حافظ امام شیخ الاسلام تھے اونہوں نے سفر کیا قتیبہ کیطرف ۲۳۰ھ ہجری میں اوسوقت اون کا سن پندرہ برس کا تھا وہاں ایک سال اور وہ رہے اور وہ رہا کرتے تھے زقاق القناویل میں جو ایک محلہ تھا مصر کا اور اون کے چہرے پر بڑی ملاحت تھی اور خون کی سرخی اونکے بدن پر نمایاں تھی اور باوجود کبر سن کے سبز جامہ پہنتے تھے اونکی چار بی بیاں تھیں ہر ایک کے پاس باری باری جاتے اور اوس کے ساتھ لونڈیاں بھی تھیں اور کبھی بڑی بڑی مزعم کہا کرتے تھے وہ

خرید ہی جاتے تہے اون کے لیے اور فروخت کیجاتے تھے حضرت کے ایکبار کسی طالب العلم نے کہا مین بہتا ہون کہ ابو عبد الرحمن نبیذ پیتے ہین اسوجہ سے کہ اونکے پیچھے پرتا نگی رہتی ہی ایک شخص نے کہا کاش مجھ معلوم ہوتا کہ امام نسائی کا کیا مذہب ہے۔ دہلی نے الدبر مین پھیر اونسے پوچھا گیا کہ نبیذ پینا کیسا ہے اونہون نے کہا نبیذ حرام ہی ف یہ وہی نبیذ ہی جسمین تیزی آگئی ہو اور نشہ کرنے لگے نہ وہ۔ نبیذ جو شیرین اور رقیق ہو اور جسمین تیزی اور نشہ نہ ہو وہ تو بالاتفاق حلال ہے اور اوسکی حلت احادیث سے ثابت ہی ف اور دہلی نے الدبر مین کوئی حدیث صحیح نہین ہوئی لیکن محمد بن کعب قرظی نے روایت کیا ابن عباس سے اونہون نے کہا پانی ہی تو اپنی کھیتی مین جہان سے اور جسطرح سے چاہے پھر اونکی کھی سے آگے نہ بڑہنا چاہیے ذہبی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہی کہ آپنے منع کیا عورتون کے دبر مین جماع کرنے سے اور مین نے اوسمین ایک رسالہ تصنیف کیا ہی ف سلف و خلف صحابہ اور تابعین اور ایمہ کا یہی قول ہے کہ دہلی کرنا عورت کے دبر مین حرام ہے اور انی شئتم سے کلام اللہ مین یہہ مراد ہی کہ جسطرح سے چاہو اور جدہر سے چاہو آگے سے یا پیچھے سے لٹا کر یا بٹھا کر مگر ضرور ہی کہ دخول فرج مین ہو نہ دبر مین کیونکہ حرث کہتے ہین کہیتی کو اور کہیتی فرج ہی جسمین سے اولاد ہوتی ہے نہ دبر وہ تو فرث (پلید) ہی۔ لیکن سعید بن المسیب اور نافع اور ابن عمر اور محمد بن کعب قرظی اور عبد الملک بن ماجشون سے منقول ہی کہ دہلی فی الدبر جائز ہے اور امام مالک سے بھی ایسا ہی منقول ہی مگر اونکے اصحاب اسکا انکار کرتے ہین اور احادیث متعددہ اس فعل کے ممانعت مین وارد ہوئی ہین خود امام نسائی اور احمد اور ابو داؤد نے ابو ہریرہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ملعون ہی وہ شخص جو جماع کرے اپنی عورت سے دبر مین اور شوکانی نے فتح القدیر مین ترجیح دیا اسکی حرمت کو اور رد کیا اوس کی حلت کو اور تفصیل اس مسئلے کی تفاسیر مین ہی ف اور محمد بن موسی طوسی نے کہا جو صاحب تصنیف نسائی کے مین نے بعض لوگون سے سنا وہ برا کہتے تہے ابو عبد الرحمن کو اسوجہ سے کہ اونہون نے تصنیف کی کتاب الخصائص حضرت علی رض کے فضائل مین اور نہین تصنیف کی اونہون نے کوئی کتاب شیخین کے فضائل مین مین نے اسکا ذکر نسائی سے کیا اونہون نے کہا مین دمشق گیا تو دیکہا وہان کے لوگ اکثر حضرت علی رض سے منحرف ہین اسلیے مینے کتاب الخصائص لکھی اس امید پر کہ شاید اللہ اونکو ہدایت کرے پھر بعد اسکے اونھون نے صحابہ کے فضائل مین ایک کتاب تصنیف کی میرے پاس آکر اونہون نے اون سے میرے سامنے کہا مین نے تمہارا کہا تہا کہ تم نے معاویہ کے فضائل نہین لکھے اونہون نے کہا مین کیا لکھون کیا وہ حدیث لکھون کہ اللھم لا تشبع بطنہ ف پوری حدیث یون ہی کہ آنحضرت صلعم نے معاویہ کو بلا بہیجا معلوم ہوا وہ کہانا کہاتے ہین پھر بلا بہیجا تو معلوم ہوا وہ کہانا کہاتے ہین تب آپنے فرمایا اللہ اونکا پیٹ نہ بہرے ف یہ سنکر وہ چپ ہو رہا۔ ذہبی نے کہا شاید یہہ تعریف ہو جاوے معاویہ کی اس طور سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ مین نے جسکو لعنت کی یا گالی دی تو اوسکے لیے کفارہ اور رحمت کر کہا حافظ خراسان ابو علی نیشاپوری نے حدیث بیان کی ہم سے امام نے بیلاعتراض امام مین عبد الرحمن نسائی نے پھر بیان کے وہی اقوال جو نقل کیے ابن حجر نے تہذیب التہذیب مین اوپر

بیان ہو چکی مختصراً - اور سمعانی نے انساب مین لکھا ہے کہ وہ امام تھا بڑا زمانے کے جیسا اوپر گزر چکا - اور اتحاف النبلا مین ہے کہ ذہبی نے اونکے حق مین کہا وہ زیادہ حافظ ہین مسلم سے اور دارقطنی نے کہا کہ وہ مقدم ہین ہر ایک شخص پر جو ذکر کیا جاتا ہے ساتھ جاننے حدیث کے اور جرح و تعدیل رواۃ کی اونکے زمانے مین اور اونکی کئی معتبر کتابین ہین حدیث اور علل مین اور کتاب سنن اونکی سب کتابون مین زیادہ مشہور ہے - حاکم نے کہا جو کوئی اُن کی کتاب سنن کو دیکھے وہ حیران ہوگا اونکے حُسن کلام سے اور وہ نہایت پرہیزگار تھے - اور ایک دلیل اونکی پرہیزگاری کی یہ ہے کہ وہ اپنی سنن مین حارث بن مسکین سے اسطرح روایت کرتے ہین قرئی علیہ انا اسمع یعنے اون کے سامنے یہ حدیث پڑھی گئی اور مین سنتا تھا اور یہ نہین کہتے حدثنا یا اخبرنا الحارث بن مسکین جیسے اور شیخ کی روایت میں کہتے ہین اونکی وجہ یہ ہے کہ اونسے اور حارث سے کچھ بیر ہوگیا تھا تو وہ علانیہ اونکی مجلس مین نہ جا سکتے تھے لیکن جب حدیث پڑھانیکے لیے بیٹھتے تو وہ مکان کی ایک کونے مین چھپکر حدیث کو سنتے مطرح کہ حارث کی آواز سنتے لیکن حارث اونکو دیکھ نہ سکتے ابن خلکان نے کہا نسا ای صعر مین ہے اور وہان اونکی تصانیف پہلین اور بہت لوگون نے اونسے علم حدیث حاصل کیا اور سیوطی نے کہا وہ مصر مین رمضان ۳۰۳ مین رہتے تھے سُنن نسائی کا بیان پہلے امام نسائی نے ایک کتاب بہت بڑی لکھی اور جمع کیا اوس مین بہت حدیثون کو اور اسکا نام سنن کبریٰ رکھا تھا سید جمال الدین محدث نے کہا کہ وہ ایک بڑی کتاب ہے جسکی مثل تصنیف نہین ہوئی حدیث کے طریقہ جمع کرنے اور اوس کے مخرجین کے بیان مین بعد اوس کے اوس کتاب کا اختصار کیا اور اوسکا نام مجتبیٰ رکھا نون سے ف اجتنا کہتے ہین میوہ چنی کو یعنے چن چن کر عمدہ حدیثین اس مختصر مین جمع کین ت اب جو لوگون مین سنن نسائی مشہور ہے اور صحاح ستہ مین داخل ہے اور جسکا ترجمہ مین کر رہا ہون وہ یہی مختصر ہے - بعضون کے نزدیک اسکا نام مجتبیٰ بالجیم بھی ہے اور یہی مشہور ہے الحدیث مین اور معنے مجتبیٰ کے قریب ہین منتخب چنا ہوا اور انتخاب کیا ہوا یہ مختصر کتاب بڑی کتاب سے چنی گئی اور چھانٹ چھانٹ کر صحیح صحیح حدیثین اس مختصر مین درج ہوئین اور جن حدیثون مین ضعف تھا وہ چھوڑ دی گئین - اب جتنی حدیثین اس مجتبیٰ مین ہین وہ امام نسائی کے نزدیک صحیح ہین اس مختصر کے بنانے کی وجہ یہ ہوئی کہ جب امام نسائی نے سنن کبریٰ کی تالیف سے فراغت پائی تو ایک امیر نے اون سے پوچھا کہ اس کتاب مین سب حدیثین صحیح ہین اونہون نے کہا نہین پھر نے حکم کیا کہ صحیح حدیثون کو جدا کرو اور ایکدوسری کتاب مین لکھو تب اونہون نے اس مختصر کو تالیف کیا اور جس حدیث کی سناد مین کسی طرح کی گفتگو تھی اوسکو چھوڑ دیا ملا علی قاری نے مقدمہ مرقاۃ مین لکھا ہے کہ محدثین جب کسی حدیث کے بعد یون لکھتے ہین کہ اسحدیث کو روایت کیا نسائی نے تو اوسکی یہی مختصر مجتبیٰ ہوتی ہے نہ سنن کبریٰ اسی طرح پانچون اصول سے مقصود بخاری اور مسلم اور سنن ابی داؤد اور جامع ترمذی اور مجتبیٰ ہین اور جب کسی حدیث کو سنن کبریٰ سے نقل کرنے مین تو یون لکھ دیتے ہین کہ نسائی فی

احدیث کو سنن کہنے مین روایت کیا صرف یہ نہین کہتے کہ نسائی نے روایت کیا بلکہ سنے زیادہ حافظ جلال الدین سیوطی نے تدریب الراوی علی التقریب کے مقدمہ مین لکھا ہے کہ حافظ ابو الفضل بن طاہر نے شروط الائمہ مین لکھا کہ ابو داؤد اور نسائی کے حدیثین تین طرح کی ہین - ایک وہ صحیح حدیثین جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین ہو جود ہین دوسری صحیح حدیثین جو صحیحین مین نہین ہین - لیکن بخاری مسلم کی شرط پر ہین اور ابو عبد اللہ بن مندہ نے کہا کہ ابو داؤد اور نسائی کے شرط یہ ہے کہ اون لوگون کی حدیثون کو نقل کرتے ہین جنکو چھوڑ دینے پر محدثین کا اتفاق نہین ہوا - لیکن یہ ہے کہ وہ حدیث صحیح ہو یعنی سند اوسکی متصل ہو نہ اوسمین انقطاع ہو نہ ارسال (یعنی کوئی راوی بیچمین سے یا خیر مین سے جھوٹ گیا ہو) تو یہ قسم بھی صحیح مین داخل ہے مگر اوس طریقہ پر نہین ہے جو بخاری اور مسلم کا طریق ہے بلکہ دوسرا طریقہ ہے کیونکہ ہم بیان کر چکے ہین کہ بخاری اور مسلم نے بہت صحیح حدیثونکو چھوڑ دیا ہے جنکو وہ جانتے تھے ف اسوجہ سے کہ وہ اونکی شرطونکے موافق نہین اس سے لازم نہین آتا کہ جو حدیث صحیحین مین یا صحاح ستہ مین نہو وہ صحیح نہین ہے نہ بخاری مسلم نے یہ دعوی کیا ہے کہ ہم نے سب صحیح حدیثونکو جمع کر دیا ہے اور جو حدیث ہماری کتابون مین نہو وہ صحیح نہین پھر جو کوئی حدیث صحیحین کے سوا جامع ترمذی یا سنن ابی داؤد یا سنن نسائی یا سنن ابن ماجہ مین ہو یا ان کے سوا اور حدیث کی کتابون مین پائی جاوے - آور محققین اہلحدیث اوسکو صحیح کہین تو اوسکو تسلیم کرنا اور اوسپر عمل کرنا ضرور ہے ف تیسری وہ حدیثین جنکو ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا لیکن اونکی صحت پر یقین نہین کیا اور اسطرح سے اونکا حال مجمل رکھا کہ پیچھے آنیوالے پہچان جاوین اور اس قسم کی حدیثین ان لوگون نے اپنی کتابون مین اسلیے لکھین کہ اونکو ایک قوم نے روایت کیا ہے اور اون سے حجت پکڑی ہے پھر اوسمین جو کچھ عیب تھا وہ بھی بیان کر دیا تاکہ شبہہ جاتا رہے اور یہ جب ہے کہ سوا وضع یعنے کے اور کوئی صحیح طریقہ اوسکے حدیث کا اونکو نہین ملا - پس وہ بہتر ہے اون کے نزدیک لوگون کی قیاس اور اسے ابن الصلاح نے کہا ابو عبد اللہ بن مندہ نے نقل کیا محمد بن سعد باوردی سے وہ کہتے تھے نسائی کا یہ مذہب تھا کہ اوس شخص سے روایت کرنے جسکے چھوڑ دینے پر اتفاق نہو تا حافظ ابو الفضل عراقی نے کہا یہ مذہب وسیع ہے حافظ ابن حجر نے کہا کہ مراد اس اتفاق سے ایک اتفاق خاص ہے کیونکہ ہر ایک طبقہ راویون کے جانچنے والونکا تشدد اور متوسط سے خالی نہین ہے - مثلاً پہلے طبقے مین سے شعبہ اور سفیان ہین اور شعبہ سخت ہین سفیان نوری سے اور دوسرے طبقے مین سے یحیی بن سعید قطان اور عبد الرحمن بن مہدی ہین اور یحیی سخت ہین عبد الرحمن سے اور تیسرے طبقے مین یحیی بن معین اور احمد بن حنبل ہین - اور پچھے یحیی ہین احمد سے اور چوتھے طبقے مین ابو حاتم اور بخاری ہین اور ابو حاتم سخت ہین بخاری سے - تو نسائی کا یہ مقصود ہے کہ کوئی راوی ایسے درجہ تک پہنچ جاوے گا جبتک سب اوس کے چھوڑ دینے پر اتفاق نکرین لیکن جب ثقہ کہین ایک راوی کو عبد الرحمن بن مہدی اور ضعیف کہین اور اسکو یحیی القطان مثلاً تو وہ نہ چھوڑا جاویگا اس لیے کہ یحیی کی سختی معلوم ہے راویون کے جانچنے مین سے اور جو یحیی کے مثل ہے حافظ ابن حجر نے کہا جب یہ بات معلوم ہو چکی تو ثابت ہو گیا کہ نسائی کا

مذہب راویون کے باب مین ماتبادسیع نہین ہی جیسے اور لوگون کا ہے توبہت راوی ایسے ہین جن سے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کی ہی لیکن نسائی نے اونسے پرہیز کیا ہے بلکہ نسائی نے بعضے ایسے راویون سے پرہیز کیا ہے جن سے بخاری اور مسلم نے روایت کی ہی - ابوالفضل بن طاہر نے نقل کیا کہ سعد بن علی زنجانی نے ایک شخص سے روایت کی اور اوسکو ثقہ کہا مین نے کہا نسائی نے اوس سے حجت نہین لی اونہون نے کہا بیشک ابوعبدالرحمن کی شرط پر راویون کے باب مین بخاری مسلم کی شرط سے بھی سخت ہی احمد بن محبوب رملی نے کہا مین نے نسائی سے سنا وہ کہتے تھے جب مین نے سنن جمع کرنیکا قصد کیا تو اسد جل جلالہ سے استخارہ کیا بعض مشایخ سے روایت کرنے مین جنکیطرف سے دل مین کچھ شبہ تہا - تو استخارہ اونکے چھوڑ دینے پر آیا اسوجہ سے مین بعضی حدیثون مین اور گیا اور پہلے بلند تہا اسناد مین یا دوسرے حافظ بعوطالب احمد بن نصر نے کہا جو شیخ تہے دارقطنی کے کہ کون صبر کرسکتا ہے نسائی کے برابر اون کے پاس ابن لہیعہ کی ایک ایک حدیث موجود تھی مگر اونہون نے کوئی بیان نہین کے **حافظ ابن حجر** نے کہا نسائی کے پاس الخصوص تھا جو شیعہ سے روایت مین بلند تہا - مگر اونہون نے اوس سے روایت نہ کی سنن مین نہ اور کتابون مین ابوجعفر بن الزبیر نے کہا سب سے بہتر وہ کتابین ہین جنپر باتفاق مسلمانون نے اعتماد کیا اور وہ پانچ کتابین ہین صحیح بخاری صحیح مسلم سنن ابی داؤد جامع ترمذی سنن نسائی) اور موطا جو تالیف مین سب پر مقدم ہی اور رتبہ مین ان سے کم نہین ہے اور ان لوگونکے مقاصد مختلف ہین صحیحین مین اور طرح کی فوایدہین اور ابوداؤد مین احکام کی حدیثین اتنی جمع ہین جو اور کسی کتاب مین نہین ہین - اور ترمذی مین فنون اور علوم حدیث ایسی ہین جو اور کتاب مین نہین ہین - اور نسائی نے سب سے باریک اور عمدہ طریقہ اختیار کیا ہے - ابوالحسن مہاذری نے کہا جب تو دیکھے حدیث کی تخریج کیطرف تو جس حدیث کو نسائی نے نکالا وہ صحت کیطرف زیادہ قریب ہے بہ نسبت اوس کے جسکو سوا نسائی کے اور لوگون نے نکالا ! **امام ابوعبداللہ بن رشید** نے کہا نسائی کی کتاب باوجود ہی تمام سنن کی کتابون مین ازروی تصنیف اور تالیف کے اور اونکی کتاب گویا جامع ہی بخاری اور مسلم کے طریقہ کو باوجود بیان کرنے علتونکو اور حاصل کلام یہ ہی کہ سنن نسائی مین صحیحین کے بعد اور سب کتابونکی نسبت ضعیف حدیثین کم ہین اسیطرح ضعیف اور مجروح راوی کم ہین اور قریب ہے اس کتاب کے کتاب ابوداؤد اور ترمذی کی اور مقابل اس کے سنن ابن ماجہ ہے جس مین وہ احادیث بھی موجود ہین جنکو ایسے لوگون نے روایت کیا کہ اونپر جھوٹ بولنے اور حدیث چورانی کی نسبت کی گئی اور بعضے حدیثین ایسی ہین جنکو اسی قسم کے راوی روایت کرتے ہین جیسے حبیب بن ابی حبیب کاتب مالک اور علاء بن بدل اور داؤد بن المحبر اور عبدالوہاب بن الضحاک اور اسمعیل بن زیاد سکونی اور عبدالسلام بن بکیر وغیرہم اور یہ جو ابن طاہر نے سنن ابن ماجہ کے حق مین ابوزرعہ سے نقل کیا کہ اوس مین تیس حدیثین ہی ایسی نہین ملتین جو ضعف سے خالی ہون تو یہ ایک حکایت ہی جسکی سند متصل نہین ہی اور اگر سند ہو بھی تب بھی شاید مراد ابوزرعہ کی اون حدیثون سے ہوگی جو اوس مین بتصاد رجہ کی ساقط ہین - یا اونہون نے اوس کتاب کا ایک ہی جزو دیکھا ہو اور اوس جز

کا بھی حال ہوا اور ابوزرعہ نے اوسکی بہت سی حدیثون پر حکم کیا ہے باطل اور ساقط اور منکر ہونیکا اور یہ قول ابو بکر ہروی ہی ابوحاتم کی کتاب العلل مین - محمد بن معاویہ نے نساری سی روایت کیا اونہون نے کہا سنن کبرے کی سب حدیثین صحیح ہین - مگر بعضے حدیثون مین کچھ علتین ہین (جنکو خود نساری نے بیان کردیا ہے) اور اوسکا منتخب جسکا نام مجتبی ہے بالکل صحیح ہی - بعضون نے بیان کیا ہی کہ نساری نے جب سنن کبرے کو تصنیف کیا تو اسے رملہ کو ہدیہ دی اونھون نے پوچھا اس مین سب حدیثین صحیح ہین نساری نے کہا نہین تو اونہون نے کہا صحیح حدیثین الگ کر دیجیے نساری نے مجتبی کو جمع کیا اور مجتبی ہی موجودہ سی ہی زرکشی نے رافعی کی تخریج مین کہا کہ مجتبی فون سی بھی منقول ہی قاضی تاج الدین سبکی نے کہا سنن نساری جو صحاح ستہ مین محسوب ہے وہ سنن صغری ہی نہ سنن کبری اور سنن صغری ہی سے لوگ نقل کرتی ہین حافظ ابن حجر نے کہا نساری کی کتاب کو صحیح کہا - ابو علی نیسابوری اور ابن حدی اور دارقطنی اور حاکم اور ابن سندہ اور عبد الغنی بن سعید اور ابو یعلی الخلیلی اور ابن السکن اور ابوبکر خطیب وغیرہم نے اور خلیلی نے ارشاد مین بعض راویون کے حال مین لکھا ہے کہ اوس نے ابوبکر بن السنی سی سنا صحیح نساری کو اور ابن سندہ نے کہا جن لوگون نے صحیح حدیثونکو نکالا وہ یہ ہین - بخاری اور مسلم اور ابو داؤد اور نساری اور بیہقی نے کہا پانچ کتابون کی صحت پر اتفاق کیا ہی مشرق اور مغرب کے علما نے نووی نے کہا اس سے مطلب یہ ہے کہ صحیحین کے سوا اور تین کتابون کی بھی اکثر حدیثین حجت لانیکے لائق ہین زرکشی نے کہا ان تین کتابونکو (یعنی ابو داؤد اور نساری اور ترمذی کو) صحاح اسوجہ سی کہتی ہین کہ اکثر حدیثین اونکی صحیح ہین اور جو ضعیف ہین وہ بھی قریب قریب حسن کے ہین انتہی کلام السیوطی فی زہر الربی علی المجتبی اور کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون مین ہے کہ ابو سعد اور حاکم اور خطیب نے کہا سنن نساری صحیح ہی اور نساری کی وہ شرط ہی راویون مین جو مسلم کی شرط سی بھی زیادہ سخت ہی اور حطہ مین ہی کہ ابن الاثیر نے لکھا بعض امرا نے امام نساری سی پوچھا کہ سنن کبری کی سب حدیثین صحیح ہین اونہون نے کہا نہین اوس امیر نے کہا تو ہمارے لیے صحیح حدیثونکو الگ کر دیجیے اونہون نے مجتبے کو بنایا سنن کبرے کا خلاصہ کرکے اور جو حدیث سنن کبرے کی ایسی تھی جسکی اسناد مین لوگون کو کلام تھا اوسکو چھوڑ دیا نقل کیا اس کو ابن عساکر نے اور ملا علی قاری نے مقدمہ مرقاۃ مین لکھا کہ تاج الدین سبکی نے اپنے شیخ امام ذہبی سے نقل کیا اور اپنے والد شیخ امام سبکی سے کہ نساری زیادہ حافظ ہین مسلم سے اور سنن اون کی بعد صحیحین کے اور کتابونکی نسبت ضعیف حدیثین بہت کم رکھتی ہے - بلکہ بعض مشایخ نے کہا کہ وہ سب حدیث کی کتابون سے بہتر اور شرف ہے اور اسلام مین اسکی مثل کوئی کتاب نہین ہے اور ابن سندہ اور ابن السکن اور ابو علی نیسابوری اور ابن عدی اور خطیب اور دارقطنی نے کہا کہ سنن نساری کی سب حدیثین صحیح ہین لیکن اس قول مین ضعف اور تامل ہے - اور بعض مغرب کے علما نے تعجب کی بات کہی یعنے فضیلت دی اس کتاب

کو صحیح بخاری پر اور شاید یہ فضیلت کسی اور حیثیت سے ہو ہنتھی **خلاصہ** کلام یہ ہے کہ علماء محققین کے اقوال سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ سنن نسائی بھی ہی سنن صغریٰ جسکو مجتبیٰ کہتے ہیں حدیث کی ایک صحیح اور عمدہ کتاب ہے اور صحیحین کے برابر نہ سہی مگر اسمیں کچھ شک نہیں ہے کہ بعد صحیحین کے اسی کتاب کا درجہ ہے پھر ابوداؤد کا پھر ترمذی کا اور لیکن یہ ملا تو وہ تو اصل ہی صحیحین کے بھی اور برابر ہی نہیں کر سکتی اوسکی کوئی کتاب تقدم اور اختصار اور علو اسناد میں

امام نسائی کی شہادت کا بیان

کچھ حال تو بالاجمال اوپر ابن حجر کی تحریر سے معلوم ہوا۔ اور مفصل قصہ اونکی شہادت کا یہ ہے کہ جب امام نسائی کتاب الخصائص کی تصنیف سے فارغ ہوئے جسمیں فضائل اور مناقب جناب امیر علیہ السلام کے جمع کیے تھے تو اونہوں نے چاہا کہ اس کتاب کو دمشق کی جامع مسجد میں سناوین جہاں خارجیوں کا بڑا زور تھا اور مروان امیہ کی حکومت اور سلطنت سے کوئی دقیقہ جناب امیر کے بغض اور توہین میں باقی نہیں رکھتے تھے۔ چنانچہ امام نسائی اس کتاب کو لیکر جامع مسجد میں گئے اور وہاں بیان شروع کیا تھوڑا سا بیان کیا تھا کہ انہی میں ایک شخص بولا تم نے امیر المومنین معاویہ کی فضیلت میں بھی کچھ لکھا ہے اونھوں نے کہا معاویہ کو بھی کافی ہے کہ وہ نجات پاجاوین اونکے فضائل کا کیا ذکر۔ اور ایک روایت میں یہ ہے کہ امام نسائی نے کہا میں تو اونکی کوئی فضیلت نہیں جانتا سوا اس حدیث کے کہ لا اشبع اللہ بطنہ یعنی اللہ اونکا پیٹ نہ بھرے یہ سنکر عوام نے کہا یہ شیعہ ہے اور لاتوں سے اونکو مارنا شروع کیا یہانتک کہ چند ضربین اونکے بغل اور پسلی میں یا فوطون میں لگیں جنکی وجہ سے وہ نیم جان ہوگئے اون کے خادموں نے اونکو وہان سے اوٹھایا اور مسجد سے نکالکر گھر میں لائے امام نسائی نے کہا مجھکو اسی وقت مکہ معظمہ روانہ کرو تاکہ میں مکے میں مروں ایسے جائے مروں منقول ہے کہ وفات آپ کی مکے میں ہوئی اور صفا اور مروہ کے درمیان میں دفن ہوئے وفات اونکی دوشنبہ ۱۳ صفر یا ۱۳ شعبان **سنہ ۳۰۳ ہجری** میں ہوئی دارقطنی نے کہا کہ انہون نے شہادت پائی اور مکے میں انتقال کیا اور بعضون نے کہا رملہ میں مرے جو فلسطین کا ملک ہے اور نعش اونکی رملے میں سے مکے لے گئے امام یافعی نے مرآۃ الجنان میں لکھا کہ امام نسائی دمشق کیطرف گئے وہان اون سے پوچھی گئی فضائل معاویہ کے تو اونہون نے کہا کیا معاویہ اس پر راضی ہیں کہ نجات پاوین فضائل کا کیا ذکر ایک روایت میں ہے یہی کہا کہ میں اونکی کوئی فضیلت نہیں جانتا سوا اس کے لا اشبع اللہ بطنک کے اور امام نسائی کی مزاج میں تشیع تھا **اف** اگلے زمانے میں جب خوارج کا زور تھا اور وہ اہلبیت نبوی سے عداوت رکھتے تھے اور معاذ اللہ اونکی برائی کرتے تھے تو اہل سنت جماعت جو اہل بیت سے محبت رکھتے ہیں اور اونکی تعظیم کرتے ہیں شیعہ کہلاتے اور ایسا تشیع محمود ہے جسمیں محبت رسول اور آل رسول کی ہو نہ وہ تشیع جسکو رفض کہتے ہیں اور وہ باعث ہوتا ہے سب صحابہ اور بزرگان دین کا **اف** تو لوگون نے انکو مارنا شروع کیا لاتون سے یہانتک فوطون پر یہانتک کہ اونکو مسجد کے باہر کر دیا اور ایک روایت میں ہے کہ پہلے اونکے فوطون پر مارا پھر اونکو کوٹا اور روندا لوگ

لوگ رملے مین اونکو اوٹھاکر لیگئے وُن اونکا انتقال ہوا۔ حافظ ابو الحسن دارقطنی نے کہا کہ نسائی کا امتحان ہوا دمشق مین اونہون نے کہا مجھ کو پھیلو کے مین لوگ لیگئے اونہون نے وفات پائی مکے مین اور دفن ہوئے درمیان صفا اور مروہ کے حافظ ابو نعیم نے کہا جب اونکو دمشقیون نے مارا تو وہ اوس تکلیف سے مر گئے اور وہ مقتول مرے اونھون نے ایک کتاب لکھی خصائص حضرت علیؓ کی فضیلت مین لوگون نے اون سے کہا تم نے کوئی کتاب صحابہ کی فضیلت مین نہین لکھی اونھون نے کہا مین دمشقیون گیا وہان کے لوگون کو حضرت علیؓ سے منحرف پایا تو مین نے یہ چاہا کہ اسکو ہدایت کرے اس کتاب سے انتہے کلام الیافعی اور تاریخ ابن خلکان مین ہے کہ امام نسائی کی مزاج مین تشیع تہا لوگون نے اونکو مارنا شروع کیا بغل سے لیکر پسلی تک یہانتک کہ مسجد کے باہر کر دیا اور ایک روایت مین یہ ہے کہ اون کے فوطون مین مارا اور اونکو روندا پھر وہ رملے مین گئے وہان اونہون نے انتقال کیا اور ملا علی قاری نے مرقاۃ مین لکھا کہ امام نسائی دمشق مین گئے اون سے سوال ہوا معاویہ کا تو اونہون نے علیؓ کو فضیلت دی معاویہ پر لوگون نے اونکو مسجد سے نکال دیا پھر وہ رملے مین اوٹھاکر لائی گئی اور وہان اونکا انتقال ہوا۔ بعضون نے کہا مکے مین لائی گئی اور صفا اور مروہ کے درمیان مدفون ہوئے اور بعض حفاظ نے کہا کہ اہل شام کی لاتون کی مار کہا کر مرے اہل شام نے ان سے فضائل معاویہ کے پوچھے اونہون نے کہا معاویہ کو نجات پا جانا کافی نہین ہے فضیلت کا کیا ذکر ایک روایت مین ہے کہ اونہون نے یہ بھی کہا اونکی تو کوئی فضیلت مجھ معلوم نہین سوا الا شبع اللہ بطنہ کے لوگون نے یہ سنکر اونکو لاتون سے مارا اور مسجد سے نکالدیا پھر وہ مکے مین اوٹھاکر لائی گئی اور وہین اونکا انتقال ہوا اور وہ مقتول اور شہید مرے اور عبد رسی نے کہا وہ رملے مین ہے وہ فلسطین کا ایک شہر ہے اور دفن ہوے بیت المقدس مین اور شریف اونکا اوسوقت اٹہاسی برس کا تہا ایسا ہی کہا ذہبی نے لیکن مصنف نے کہا وہ مکے مین ہے سنہ ۳۰۳ مین اور وہین دفن ہوے سمعانی نے انساب مین کہا کہ اونہون نے وفات پائی سنہ ۳۰۳ مین مکے مین اور بعضون نے کہا رملے مین اور حافظ ابن حجر نے تہذیب التہذیب مین لکھا کہ وفات پائی اونہون نے فلسطین مین پہر کے روز ۱۳ صفر سنہ ۳۰۳ مین اور ذہبی نے اپنی مختصر مین لکھا کہ وہ اٹہاسی برس جیے اور یہ مبنی ہے اوس حساب پر جو ذہبی نے لکھا ہے کہ ولادت اونکی سنہ ۲۱۵ مین ہوئی اور جو ولادت اونکی سنہ ۲۲۱ مین ہو تو عمر اونکی وقت وفات کی ۸۳ برس کی ہوگی اور اسہ خوب جانتا ہے اصل حال کو اور ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ مین لکھا کہ نسائی اپنی اخیر عمر مین دمشق کو گئے اونسے سوال ہوا اون سے معاویہ کے فضائل کا انہون نے کہا معاویہ کو نجات پا جانا اور برابر برابر اوتر نا کافی ہے فضائل کا کیا ذکر ہے لوگون نے یہ سنکر مارنا شروع کیا یہانتک کہ مسجد سے نکالدیا پھر وہ اوٹھاکر مکے مین لائی گئی وہان اونہون نے وفات پائی اس روایت کے موافق مقام وفات اون کا مکہ معلوم ہوتا ہے اور صحیح یہی ہے کہ مقام وفات رملہ ہے۔ لیکن دارقطنی نے کہا کہ وہ حج کو نکلے تہے لوگون نے اونکا امتحان لیا دمشق مین سو اونہون نے شہادت حاصل کی اور کہا مجھ کو پھیلو مکے مین لائی گئے اور وہان وفات پائی اور دفن ہوئے درمیان صفا اور مروہ کے اور وفات اون کی شعبان کے

مہینے ۳۰۳ھ میں ہوئی اور فقہ تھے اپنے زمانے کے مشایخ میں اور سب سے زیادہ جانتے تھے حدیث اور رجال کو ابو سعید بن یونس نے
اپنی تاریخ میں کہا کہ نسائی امام حافظ ثبت تھے مصر سے نکلے ذیقعدہ کے مہینے میں ۳۰۲ھ میں اور وفات پائی فلسطین میں
پیر کے روز ۱۳ صفر ۳۰۳ھ میں واللہ اعلم وعلمہ احکم **ترجمہ کی سند اس کتاب کے مؤلف تک**
یہ ہے اجازت دی مجھکو اس کتاب کی میرے شیخ علامہ عالم موحد متبع سنت شیخ احمد بن ابراہیم بن عیسی حنبلی
شرقی نے اونکو اجازت دی شیخ الشایخ عبد الرحمن بن حسن نے اون کو اجازت دی شیخ عبد الرحمن جبرتی
نے اونکو اجازت دی شیخ مرتضے حسینی نے اونکو اجازت دی شیخ عمر بن احمد بن عقیل اور شیخ احمد جوہری نے
اور وہ دونو روایت کرتے ہین شیخ عبد اللہ بن سالم بصری سے اور وہ روایت کرتے ہین ابی عبد اللہ محمد بن
علاء الدین بابلی سے اور وہ شیخ سالم سنہوری سے اور وہ شیخ نجم الدین غیطی سے اور وہ شیخ الاسلام زکریا انصاری
سے اور وہ امام حافظ الاسلام شیخ احمد بن علی بن حجر عسقلانی صاحب فتح الباری سے پھر حافظ ابن حجر
رحمۃ اللہ تعالی روایت کرتے ہین اس کتاب کو برہان الدین ابو اسحاق ابراہیم بن احمد بن عبد الواحد تنوخی
سے اور وہ روایت کرتے ہین ابو العباس احمد بن ابی طالب الحجار سے اور وہ شیخ عبد اللطیف تنیطی سے اور وہ
ابو زرعہ طاہر بن محمد طاہر مقدسی سے اور وہ ابو محمد عبد الرحمن بن احمد دونی سے اور وہ ابو نصر احمد بن الحسین
قاضی مینوری سے جسکا لقب کسار شہو ہے اور وہ روایت کرتے ہین حافظ ابو بکر احمد بن محمد بن اسحاق قاضی
مینور سے جو شہور مین ساتھ ابن السنی کے وہ کہتے ہین خبر دی مجھکو اس کتاب کی اوس کے مؤلف حافظ امام احمد
بن شعیب بن علی نسائی نے جنکی کنیت ابو عبد الرحمن ہے راضی ہو اللہ ان سب شایخ اور بزرگوارون سے اور مغفرت کرے انکی
اور ہمارے پیر اور میری والدہ والدہ حاجی محمد سمیع الزمان مرحوم ومغفور کے جنھون نے وفات پائی ۹ ذیقعدہ ۱۳۱۸ھ روز دوشنبہ کو
مکہ معظمہ مین اور دفن ہوئے جنۃ المعلی مین اور میرے بھائیون کی اور میرے عزیزون کے اور میرے اساتذہ اور مشایخ اور اوستاذ اور بزرگوارون کے اور میرے تمام
مسلمان بھائیون کے آمین یا رب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قَالَ الشَّیْخُ الْاِمَامُ الْعَالِمُ الرَّبَّانِیُّ الرِّحْلَةُ الْحَافِظُ الْحُجَّةُ الصَّمَدَانِیُّ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَحْمَدُ بْنُ شُعَیْبِ
بْنِ عَلِیِّ بْنِ بَحْرٍ النَّسَائِیُّ کہا شیخ امام عالم ربانی پیشوا حافظ حجت اللہ ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی بن بحر نسائی نے
تاویل قولہ عزوجل اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ تفسیر اللہ جل جلالہ کی اس
قول کی جب تم کھڑے ہو نماز کے لیے تو دھو ڈالو اپنے منھ اور ہاتھ کہنیون تک **ف** ظاہر اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ جب نماز
کے لیے کھڑے ہو تو وضو کرو حالانکہ یہ حکم نہین ہے اگر وضو ہو تو پھر وضو کرنا ضرور نہین تو مؤلف نے آیت کی تفسیر حدیث سے
کی یعنی مقصود یہ ہے کہ جب سو کر نماز کے لیے اٹھو تو وضو کرو **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهٖ فَلَا یَغْمِسْ یَدَهٗ فِی وَضُوْئِهٖ حَتّٰی یَغْسِلَهَا ثَلٰثًا فَاِنَّ اَحَدَكُمْ

كَايَدْرِي اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهٗ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص تم میں سے سو کر جاگے تو اپنا ہاتھ وضو کے پانی میں نہ ڈالے جبتک اوسکو تین بار دھو لے اس لیئے کہ کوئی تم میں سے نہیں جانتا کہ اوسکا ہاتھ رات کو کہاں رہا ہے

بَابُ السِّوَاكِ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ رات کو اوٹھکر مسواک کرنا

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اوٹھتے تو اپنا منہ صاف کرتے مسواک سے

بَابُ كَيْفَ یستاک مسواک کیونکر کرے

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْتَاكُ وَكَرَفُ السِّوَاكِ عَلٰى لِسَانِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ عَاعَا ترجمہ ابوموسے سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپ مسواک کر رہے تھے اور کنارہ مسواک کا آپ کے زبان پر تھا اور عا عا کی آواز نکل رہی تھی (یعنے حلق صاف کر رہے تھے)

بَابُ هَلْ يَسْتَاكُ الْاِمَامُ بِحَضْرَةِ رَعِيَّتِهٖ امام اپنی رعیت کے سامنے مسواک کرسکتا ہے

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ اَقْبَلْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيْ رَجُلَانِ مِنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ اَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِيْ وَالْاٰخَرُ عَنْ يَسَارِيْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ فَكِلَاهُمَا يَسْاَلُ الْعَمَلَ قُلْتُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اطْلَعَانِيْ عَلٰى مَا فِيْ نَفْسِهِمَا وَمَا شَعَرْتُ اَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى سِوَاكِهٖ تَحْتَ شَفَتِهٖ قَلَصَتْ فَقَالَ اِنَّا لَا اَوْ لَنْ نَسْتَعْمِلَ عَلٰى الْعَمَلِ مَنْ اَرَادَهٗ وَلٰكِنِ اذْهَبْ اَنْتَ فَبَعَثَهٗ عَلَى الْيَمَنِ ثُمَّ اَرْدَفَهٗ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ترجمہ ابوموسے سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور میرے ساتھ اشعر (ایک قبیلہ ہے) کے دو شخص اور تھے ایک داہنی اور ایک بائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر رہے تھے دونوں نے آپ سے خدمت مانگی (یعنے نوکری قاضی یا عامل کی) میں نے کہا قسم اوس شخص کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کرکے بھیجا اونھوں نے اپنے دل کی بات مجھ سے نہیں کہی مجھے معلوم تھا کہ وہ خدمت چاہتے ہیں گویا میں اسوقت آپ کی مسواک کو دیکھ رہا ہوں وہ آپ کے ہونٹ کے تلے تھے اور اوپر کا ہونٹ اوٹھ گیا تھا آپ نے فرمایا ہم کبھی اوسکو خدمت نہیں دیتے جو اوس کی درخواست کرے لیکن تو جا (اے ابوموسے یعنے تجھکو خدمت دینگے) پھر آپ نے ابوموسی کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا اور اونکے ساتھ معاذ بن جبل کو کر دیا (اسحدیث سے یہ نکلا کہ امام اپنی رعیت کے سامنے مسواک کرسکتا ہے)

بَابُ التَّرْغِيْبِ فِي السِّوَاكِ مسواک کی فضیلت کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلسِّوَاكُ مِطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضے اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسواک منہ کے پاک کرنے والی ہے اور اللہ تعالی کی خوشنودی کا سبب ہے۔ (یعنی مسواک کرنے والے کا منہ پاک اور اللہ اوس سے خوش رہتا ہے)

اَلْاِكْثَارُ فِي السِّوَاكِ

مسواک کی بڑی تاکید کا بیان **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے بہت بیان کیا تم سے مسواک کے بیان میں **ف** یعنی بہت رغبت دلائی تم کو مسواک کرنے کی اور اکثرت بصیغہ مجہول بھی منقول ہے یعنی مجھ سے بہت حکم ہوا مسواک کے لیے حکم دینے کا اور اکثرتم علی اور اکثرت علے بھی منقول ہے

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي السِّوَاكِ بِالْعَشِيِّ لِلصَّائِمِ تیسری پھر کو روزہ دار مسواک کر سکتا ہے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں اپنی امت پر مشکل نہ جانتا تو میں اونکو ہر نماز کے لیے مسواک کرنیکا حکم کرتا یعنی واجب کر دیتا سنت تو اب بھی ہے کہ ہر نماز یا وضو پر مسواک کرے جب ہر نماز پر مسواک سنت ہوئی تو روزہ دار کو تیسرے پھر میں مسواک کرنا جائز ہوا اس لیے کہ ظہر اور عصر تیسرے پہر میں پڑھی جاتی ہے **اَلسِّوَاكُ فِيْ كُلِّ حِيْنٍ** ہر وقت مسواک کرنیکا بیان **عَنْ** شُرَيْحٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَاُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ قَالَتْ بِالسِّوَاكِ ترجمہ شریح بن ہانی سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ سے میں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت مکان میں داخل ہوتے تو کون سے چیز کے ساتھ آپ شروع کرتے تھے حضرت عائشہ نے کہا آپ مسواک کرنا شروع کرتے **ف** یعنی جب حضرت گھر میں شریف لاتے تو پہلے مسواک کرتے یہ ہاں مزاج شریف کے کمال لطافت کی تھی کہ بہت خاموشی یا کثرت کلام سے کچھ بو منہ میں تغیر آیا ہو تو وہ دور ہو جاوے

ذِكْرُ الْفِطْرَةِ الْاِخْتِتَانُ پیدائشی سنتوں کا بیان جیسے ختنہ کرنا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ اَلْاِخْتِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ چیزیں سنت ہیں ایک تو ختنہ کرنا دوسرے زیر ناف لینے تیسری مونچھ کے بال کترنا چوتھے ناخن کاٹنا پانچویں بغل کے بال دور کرنا یہ پرانی سنتیں ہیں جو گلے انبیاء سے برابر چلی آتی ہیں **تَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ** ناخن کاٹنا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَالْخِتَانُ ترجمہ ابوہریرہ سے یہی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ چیزیں پیدائشی سنت ہیں ایک تو مونچھ کترنا دوسری بغل کے بال اکھاڑنا تیسری ناخن کاٹنا چوتھی زیر ناف کے بال مونڈنا پانچویں ختنہ کرنا **نَتْفُ الْاِبِطِ** بغل کے بال اکھیڑنا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَ

نَتْفُ الْاِبِطِ وَتَقْلِيمُ الْاَظْفَارِ وَلَخْذُ الشَّارِبِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ چیزیں تو پیدائشی سنت ہیں ایک تو ختنہ کرنا۔ اور دوسری زیر ناف کے بال مونڈنا۔ تیسرے بغل کے بال اوکھیڑنا۔ چوتھے ناخن ترشوانا۔ پانچویں مونچھ کے بال لینا (یعنے مونڈنا یا کترنا اگر شوق کے نزدیک مونڈنا مونچھ کا بہتر ہے اور بعض علما کے نزدیک کترنا بہتر ہے **حَلْقُ الْعَانَةِ** زیر ناف کے بال لینا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْفِطْرَةُ قَصُّ الْاَظْفَارِ وَاَخْذُ الشَّارِبِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیدائشی سنت ہے ناخن ترشوانا اور مونچھ کترنا اور زیر ناف کے بال لینا (یعنے مونڈنا اونکا ستر ہے) **قَصُّ الشَّارِبِ** مونچھ کترنے کا بیان **عَنْ** زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَاْخُذْ شَارِبَهُ فَلَيْسَ مِنَّا ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مونچھ کے بال نہ لیوے وہ ہم میں سے نہیں ہے **اَلتَّوْقِيْتُ** فِيْ ذٰلِكَ اِن چیزوں کی مدت کا بیان **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ وُقِّتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمِ الْاَظْفَارِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ وَنَتْفِ الْاِبِطِ اَنْ لَّا نَتْرُكَ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا وَقَالَ مَرَّةً اُخْرٰى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حد اور مدت مقرر کردی ہمارے لیے مونچھ کے کم کرنے میں اور ناخن ترشوانے میں اور زیر ناف کے بال مونڈنے میں اور بغل کے بال اکھیڑنے میں یہ کہ چالیس دن سے زیادہ چھوڑیں یا چالیس رات سے زیادہ **ف** اور اس مدت سے کم میں افضل ہے **اِحْفَاءُ الشَّارِبِ** وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ مونچھ کے بال دور کرنا اور داڑھیوں کو چھوڑ دینا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰى ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مونچھوں کو کم کرو اور داڑھیوں کو چھوڑ دو (کم کرو یعنے بالکل نکالدو جیسے اکثر علما کا قول ہے اور بعضوں کے نزدیک اس سے جسقدر زیادہ ہو دسکو کترڈالے) **اَلْاِبْعَادُ عِنْدَ اِرَادَةِ** لِحَاجَةِ حاجت کے لیے دور جانیکا بیان **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ قُرَادٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَلَاءَ وَكَانَ اِذَا اَرَادَ الْحَاجَةَ اَبْعَدَ ترجمہ عبدالرحمن بن ابی قراد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں پاخانہ کو گیا (جنگل میں بستی کے باہر) اور جب آپ پاخانے کے لیے تشریف لیجانے کا ارادہ کرتے تو دور جاتے (تاکہ لوگوں کی نظر نہ پڑے ستر پر) **عَنِ** الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا ذَهَبَ الْمَذْهَبَ اَبْعَدَ قَالَ فَذَهَبَ لِحَاجَتِهٖ وَهُوَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَقَالَ ائْتِنِيْ بِوَضُوْءٍ فَاَتَيْتُهٗ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانے کو جاتے تو دور تشریف لیجاتے ایک روز کسی سفر میں آپ حاجت کو تشریف لے گئے

صلی اللہ علیہ وسلم جب پائخانہ کو جاتے تو دور تشریف لیجاتے ایک روز کسی سفر مین آپ حاجت کو تشریف لیگئے تو مجھ سے فرمایا پانی لیکر آ وضو کا مین وضو کا پانی لیکر گیا آپ نے وضو کیا اور موزون پر مسح کیا ف ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ اگر جنگل مین حاجت کو جاوے اور وہان آڑ نہ ہو تو دور جانا بہتر ہے تاکہ کسی کی نظر نہ پڑے اور جو آڑ بیپردہ ہو تو نہ جانے مین بھی کچھ قباحت نہین ہے **اَلرُّخْصَةُ** فِی تَرْكِ ذٰلِكَ حاجت کے لیے دور نہ جانیکا بیان **عَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهٰى إِلٰى سُبَاطَةِ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا فَتَنَحَّيْتُ عَنْهُ فَدَعَانِيْ وَكُنْتُ عِنْدَ عَقِبِهٖ حَتّٰى فَرَغَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ

ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ مین مین چلا جاتا تہا یہان تک کہ آپ ایک قوم کے گھورے پر پہونچے تو آپ نے کہڑے ہوکر پیشاب کیا (تاکہ گھورے کی نجاست بیٹھنے مین لگ نہ جاوے) مین آپ سے ہٹ گیا آپ نے مجھکو بلایا تو مین آپ کے پیچھے کی طرف کہڑا رہا یہانتک کہ آپ فارغ ہوئے پھر وضو کیا اور موزون پر مسح کیا ف آپ نے کہڑے ہوکر پیشاب کیا اسوجہ سے کہ آپکے پشت مین درد تہا اور قاضی حسین نے اپنی تعلیق مین کہا کہ اہل ہرات نے اس کی عادت کرلی ہے کہ ہر سال یکبار کہڑے ہوکر پیشاب کرتی ہین اس سنت پر عمل کرنیکی لیے اور ایک قول یہہ ہے جو بیہقی نے روایت کیا کہ آپکے گھٹنون مین کوئی مرض تہا اسوجہ سے کھڑے ہوکر پیشاب کیا حافظ ابن حجر نے کہا اگر یہ روایت صحیح ہو تو پھر جو بے پروائی ہوگی لیکن ضعیف کیا اوسکو دارقطنی اور بیہقی نے اور ایک قول یہہ ہے کہ وہان جگہ نہ تہی بیٹھنے کی پس لاچاری ہے آپ کہڑے رہے۔ کیونکہ سامنے کا کنارہ گھورے کا اونچا ہوگا اور دمیری اور قاضی عیاض نے کہا کہ آپ نے کہڑے ہوکر پیشاب کیا تاکہ دوسری جانب سے حدث نہ نکلنی پر اطمینان ہو اور یہ اطمینان بیٹھنے مین نہین ہوتا۔ اور نووی نے کہا آپ نے کہڑے ہوکر پیشاب کیا تاکہ معلوم ہو کہ کہڑے ہوکر پیشاب کرنا درست ہے اور ابن حجر نے اسی کو ترجیح دی۔ اور منذری نے ایک چھوٹی توجیہ کی وہ یہ ہے کہ وہان کیچلی نجاست ہوگی اور نرم آپکو خوف ہوا کہ بیٹھکر پیشاب کرینگے تو چھینٹے اوپر نہ اڑے ابن سید الناس نے شرح ترمذی مین کہا کہ کہڑے ہوکر بھی خوف تہا بلکہ زیادہ تہا اور یہ وجہ تیسری وجہ کی طرف رجوع کرتی ہے اور ابو عوانہ اور ابن شاہین نے کہا یہ منسوخ ہے واللہ اعلم) **زہر الربی علی المجتبی للسیوطی** **اَلْقَوْلُ** عِنْدَ دُخُوْلِ الْخَلَاءِ پائخانے جاتی وقت کیا کہے **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پائخانہ کے لیے تشریف لیجاتے تو فرماتی یا اللہ مقرر مین تجھسے پناہ مانگتا ہون بھوتون اور چڑیلون سے (دونو شیطان کی قسم ہین) **اَلنَّهْيُ** عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ عِنْدَ الْحَاجَةِ پائخانہ یا پیشاب کیوقت قبلہ کیطرف منہ کرنیکی ممانعت **عَنْ** أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا أَدْرِيْ كَيْفَ أَصْنَعُ بِهٰذِهِ الْكَرَابِيْسِ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَهَبَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا

ترجمہ ابو ایوب انصاری سے روایت ہے جب وہ مصر مین تھے تو کہتے تھے قسم خدا کی مین نہین جانتا کیا کرون ان پائخانون کو جو وہ پائخانے بنائے گئے تھے قبلہ کیطرف) اور مقرر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی پاخانہ یا پیشاب کے لیے جاوے تو قبلہ کی طرف منہ نہ کرے اور نہ پیٹھ کرے اوسطرف (خواہ شہر مین ہو۔ یا جنگل مین یہی قول ہے ابو حنیفہ اور ایک طائفہ کا) **اَلنَّهْيُ عَنِ اسْتِدْبَارِ الْقِبْلَةِ عِنْدَ الْحَاجَةِ**

پیشاب پائخانے کے وقت قبلہ کیطرف پیٹھ کرنے کی ممانعت کا بیان **عَنْ** اَبِي اَيُّوْبَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا ترجمہ ابو ایوب انصاری

سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ قبلہ کیطرف منہ کرو اور نہ اوسطرف پیٹھ کرو پاخانہ پیشاب کی حالت

مین مگر پورب یا پچھم کیطرف منہ کرو **ف** یہ حکم مدینہ مطہرہ کیواسطے خاص ہے اس لیے کہ وہان پر قبلہ دکھن کیطرف ہے

ہندوستان کا قبلہ پچھم کیطرف ہے تو یہان اوتر یا دکھن بیٹھنا چاہیے **اَلْاَمْرُ بِاسْتِقْبَالِ الشَّرْقِ وَالْمَغْرِبِ عِنْدَ**

الْحَاجَةِ پائخانہ یا پیشاب کیوقت پورب یا پچھم کیطرف منہ کرنیکا حکم **عَنْ** اَبِي اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَى اَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلٰكِنْ لِيُشَرِّقْ اَوْ لِيُغَرِّبْ

ترجمہ ابو ایوب انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی حاضر ہو کو جاوے تو تو

قبلہ کے سامنے نہ بیٹھے بلکہ پورب یا پچھم کیطرف بیٹھے (کیونکہ مدینہ کا قبلہ اوس طرف نہین ہے اور جہان کا قبلہ پچھم ہو وہان

اوتر یا دکھن کیطرف بیٹھنا چاہیے) **اَلرُّخْصَةُ فِيْ ذٰلِكَ فِي الْبُيُوْتِ** گھرون کے اندر حاجت کیوقت قبلہ کیطرف

منہ یا پیٹھ کرنا درست ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدِ ارْتَقَيْتُ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتِنَا فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهٖ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے مین اپنے گھر

کی چھت پر چڑھا تو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا دو اینٹون پر بیٹھے ہوئے حاجت کو لیی اور سو منہ کیا بیت المقدس

کیطرف تہا (تو پیٹھ کعبہ کیطرف ہوگی اس لیے کہ بیت المقدس مدینہ سے جانب شمال مین ہے۔ اسحدیث سے ایٹ لگہ نے دلیل پکڑی

اور کہا کہ گھرون مین حاجت کیوقت کعبہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا منع نہین ہے **بَابُ** **النَّهْيِ عَنْ مَسِّ اللَّكَرِ**

بِالْيَمِيْنِ عِنْدَ الْحَاجَةِ حاجت کیوقت ذکر کو داہنے ہاتھ سے چھونا منع ہے (بلکہ بائین ہاتھ سے چھوے **عَنْ** اَبِيْ قَتَادَةَ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا بَالَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَاْخُذَنَّ ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ترجمہ ابو قتادہ سے روایت

ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی پیشاب کرے تو اپنا ذکر داہنے ہاتھ سے نہ تھامے دوسری روایت

مین یون ہے **عَنْ** اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ

الْخَلَاءَ فَلَا يُمْسِكَنَّ ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ترجمہ یعنی فرمایا آپنے جب تم مین سے کوئی پائخانہ مین جاوے تو اپنا ذکر داہنے ہاتھ سے

الرُّخصَةِ البَولِ فِی المِخضَبَةِ قَائِمًا جنس مین کھڑی ہوکر پیشاب کرنا درست ہی عَن حُذَیفَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اَتٰی سُبَاطَةَ قَومٍ فَبَالَ قَائِمًا ترجمہ حذیفہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے کوڑے پر تشریف لائے اور وہان پر کھڑی ہوکر پیشاب کیا عَن حُذَیفَةَ قَالَ اَتَی رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِلٰی سُبَاطَةِ قَومٍ فَبَالَ قَائِمًا ترجمہ حذیفہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے کوڑے پر تشریف لائے اور آپ نے کھڑی ہوکر پیشاب کیا عَن حُذَیفَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ مَشٰی اِلٰی سُبَاطَةِ قَومٍ فَبَالَ قَائِمًا ترجمہ حذیفہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے گھورے پر گئے اور کھڑے ہوکر پیشاب کیا سلیمان نے اتنا زیادہ کیا کہ مسح کیا اپنے موزون پر۔ البَولُ فِی البَیتِ جالیا گھر مین بیٹھ کر پیشاب کرنا چاہیے عَن عَائِشَةَ قَالَت مَن حَدَّثَکُم اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ بَالَ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوہُ مَا کَانَ یَبُولُ اِلَّا جَالِسًا ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہی جو کوئی تم سے بیان کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوکر پیشاب کرتے تھے تو اوسے سچا نہ جانو۔ اس لیے کہ آپ کبھی بیٹھے بغیر پیشاب نہ کرتے ف روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا کہ یہ روایت سب سے بہتر ہے اس باب مین اور صحیح ہی اور حاکم نے کہا صحیح ہے شیخین کے شرط پر مگر شیخ ولی الدین نے کہا کہ شریک اس کے اسناد مین ضعیف ہی البَولُ اِلٰی سُترَةٍ یَستَتِرُ بِهَا کسی چیز کو سامنے رکھکر اوسکی آڑ مین پیشاب کرنے کا بیان عَن عَبدِ الرَّحمٰنِ بنِ حَسَنَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَینَا رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَفِی یَدِہٖ کَهَیئَةِ الدَّرَقَةِ فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَلَسَ خَلفَهَا فَبَالَ اِلَیهَا فَقَالَ بَعضُ القَومِ اُنظُرُوا یَبُولُ کَمَا تَبُولُ المَرأَةُ فَسَمِعَهُ فَقَالَ اَوَمَا عَلِمتَ مَا اَصَابَ صَاحِبَ بَنِی اِسرَائِیلَ کَانُوا اِذَا اَصَابَهُم شَیءٌ مِنَ البَولِ قَرَضُوہُ بِالمَقَارِیضِ فَنَهَاهُم صَاحِبُهُم فَعُذِّبَ فِی قَبرِہٖ ترجمہ عبدالرحمن بن حسنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف نکلے (یعنی تشریف لائے) اور آپ کے ہاتھ مین ڈھال کیطرح ایک چیز تھی تو آپ نے اوس کو رکھا (یعنی اپنے سامنے) اور اوس کے پیچھے بیٹھ کر اوسی کیطرف آپ نے پیشاب کیا تو قوم کے بعض شریرون نے کہا کہ انکی طرف تو دیکھو یہ عورتون کا سا پیشاب کرتے ہین (یعنے جیسے عورتین کمال حیا سے پردہ اور آڑ کرتی ہین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر فرمایا کیا تو اوس چیز کو نہین جانتا جو بنی اسرائیل کے رفیق کو پہونچی (یعنی بنی اسرائیل مین ایک شخص کو پہلے بات سے روکنے کے سبب سے عذاب پہونچا) بنی اسرائیل کے عادت تھی کہ جہان کہین انہون پیشاب لگ جاتا تو اتنے بدن کو قینچی سے کترڈالتے (یعنے چھیل ڈالتے) تو اون کے ساتھی نے انہین منع کیا تو وہ اپنی قبر مین

عذاب کیا گیا ف بنی اسرائیل کے شریعت مین تہا کہ اگر بدن کو نجاست لگجاتی تو اوسنا کو شت چھیل ڈالتے اور کپڑے مین لگ جاتی تو اوسنا کپڑا ہی کتر ڈالتی اگرچہ یہہ بات اونکی شریعت مین پسندیدہ تہی مگر ظاہر مین خلاف عقل معلوم ہوتی تہی کہ اوسسے جسمین ضرر جان اور مال دونو لگا ہے پھر جب ایسی بات کے منع کرنے پر وہ عذاب کیا گیا تو یہہ جیسا کے منع کرنے مین بطریق اولی عذاب کے لائق ہین کیونکہ پردہ اور حیا کرنی شریعت اور عقل دونون راہ سے بہتر ہی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرَيْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ اَمَّا هٰذَا فَكَانَ لَا يَسْتَنْزِهُ مِنْ بَوْلِهٖ وَاَمَّا هٰذَا فَاِنَّهٗ كَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ دَعَا بِعَسِيْبٍ رَطْبٍ فَشَقَّهٗ بِاثْنَيْنِ فَغَرَسَ عَلٰى هٰذَا وَاحِدًا ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهٗ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبرون پر تشریف لیگئے اور فرمایا یہہ دونو قبر کے مردے عذاب کیجاتے ہین اور ایسی کچہ بہت بڑی بات کے لیے اون پر عذاب نہین ہوتا ہی یہہ تو پیشاب سے نہ بچتا تہا اور یہہ (یعنے دوسرا) چغل خوری کیا کرتا تہا پھر آپنے ایک کہجور کی تازہ ڈالی منگوائی اور اوسکو اوسون آدہ سے چیرا اور ہر ایک کے قبر پر ایک ایک شاخ گاڈدی اور فرمایا کہ شاید کہ جبتک یہہ خشک نہ ہون تبتک اندولون سے عذاب کی تخفیف ہووے ف یہہ آپکو وحی سے معلوم ہوا ہوگا اور بعضون نے کہا کہ جبتک درخت ہرا رہتا ہے وہ اللہ کی تسبیح کرتا ہے تو تسبیح کی وجہ سے عذاب مین تخفیف ہوگی خطابی نے کہا یہہ کلام اور کسی سے نہین ہوسکتا کہ قبر پر ہرے شاخین گاڈے بلکہ یہہ خاص تہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا) بَابُ الْبَوْلِ فِي الْاِنَاءِ برتن مین پیشاب کرنیکا بیان عَنْ اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ قَالَتْ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِنْ عِيْدَانٍ تَبُوْلُ فِيْهِ وَيَضَعُهٗ تَحْتَ السَّرِيْرِ ترجمہ امیمہ بنت رقیقہ سے روایت ہی ایک لکڑیکا پیالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تہا آپ اوس مین پیشاب کرتے اور تخت کے نیچے رکہدیتے (اسحدیث سے معلوم ہوا کہ گہر مین برتن کے اندر پیشاب کرنا درست ہی) اَلْبَوْلُ فِي الطَّسْتِ طشت کے اندر پیشاب کرنیکا بیان عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصٰى اِلٰى عَلِيٍّ لَقَدْ دَعَا بِالطَّسْتِ لِيَبُوْلَ فِيْهَا فَانْخَنَثَتْ نَفْسُهٗ وَمَا شَعَرَ فَاِلٰى مَنْ اَوْصٰى ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہی لوگ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی حضرت علی کو (یعنی علی رض کو اپنا وصی بنایا مرض موت مین) حالانکہ آپ نے طشت منگوایا اوسمین پیشاب کرنیکو تو اپکا بدن دہرا ہوگیا اور آپ کو خبر نہ ہوئی (بیماری کی شدت سے پھر پہلا کسکو وصیت کی (یعنے اپکو ہوش کہان تہا وصیت کرنیکا) كَرَاهِيَةُ الْبَوْلِ فِي الْجُحْرِ سوراخ مین پیشاب کرنیکی ممانعت عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ جُحْرٍ قَالُوْا لِقَتَادَةَ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْبَوْلِ فِي الْجُحْرِ فَقَالَ يُقَالُ اِنَّهَا مَسَاكِنُ الْجِنِّ ترجمہ عبداللہ بن سرجس سے روایت ہی

ف وَعَلٰى هٰذَا وَاحِدًا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص تم میں سے سوراخ میں پیشاب نہ کرے لوگوں نے کہا قتادہ سے کہا گیا وجہ ہے جو سوراخ میں پیشاب کرنا مکروہ ہوا انہوں نے کہا لوگ کہتے ہیں سوراخوں میں جن ہیں **ف** سوراخ میں پیشاب کرنا اسلیے منع ہوا کہ سانپ بچھو وغیرہ سوراخ سے نکلکر ایذا نہ پہونچاویں بعضوں نے کہا کہ سوراخ میں جن بھی رہا کرتے ہیں چنانچہ سعد بن عبادہ کو اسی وجہ سے ایک جن نے مار ڈالا **اَلنَّهْیُ عَنِ الْبَوْلِ فِی الْمَاءِ الرَّاکِدِ** ٹھہرے ہوئے پانی کے اندر پیشاب کرنا منع ہے **عَنْ** جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰی عَنِ الْبَوْلِ فِی الْمَاءِ الرَّاکِدِ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے بند پانی میں پیشاب کرنے سے یعنے جو پانی بہتا نہ ہو خواہ کتنا ہی پیشاب نہ کرنا چاہیے ایسا نہ ہو کہ پانی اوٹھتا نے میں پیشاب انہا میں آجاوے **کَرَاهِیَةُ الْبَوْلِ فِی الْمُسْتَحَمِّ** غسل خانے میں پیشاب کرنیکی ممانعت **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِیْ مُسْتَحَمِّهٖ فَاِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ **ترجمہ** عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنے غسل خانہ میں پیشاب نہ کیا کرے اسلیے کہ اکثر اسی سے وسوسے پیدا ہوتے ہیں دل میں خیال آتا ہے کہ یہیں پیشاب کیا تھا انہا نی میں چھینٹیں اوڑھیں ہونگی پھر نہانا چاہیے **اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ یَّبُوْلُ** جو شخص پیشاب کر رہا ہو اوسکو کوئی سلام کرے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَبُوْلُ فَسَلَّمَ عَلَیْهِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرا آپ پیشاب کر رہے تھے اوسنے آپ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب نہ دیا (جب آپ استنجا کرکے وضو سے فارغ ہوئے تو اوسکے سلام کا جواب دیا) **رَدُّ السَّلَامِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ** وضو کرکے سلام کا جواب دینا **عَنِ** الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ اَنَّهٗ سَلَّمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَبُوْلُ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ حَتّٰی تَوَضَّاَ فَلَمَّا تَوَضَّاَ رَدَّ عَلَیْهِ **ترجمہ** مہاجر بن قنفذ سے روایت ہے اوس نے سلام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ پیشاب کر رہے تھے آپ نے سلام کا جواب نہیں دیا یہانتک کہ وضو کیا پھر جب وضو سے فارغ ہوئے تو اوسکے سلام کا جواب دیا **اَلنَّهْیُ عَنِ الْاِسْتِطَابَةِ بِالْعَظْمِ** ہڈی سے استنجا کرنے کی ممانعت **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یَّسْتَطِیْبَ اَحَدُکُمْ بِعَظْمٍ اَوْ رَوْثٍ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہڈی اور لید کے ساتھ استنجا کرنے سے (کیونکہ ہڈی جنوں کی خوراک ہے اور لید گوبر اون کے جانوروں کی خوراک ہے) **اَلنَّهْیُ عَنِ الْاِسْتِطَابَةِ بِالرَّوْثِ** لید سے استنجا کرنیکی ممانعت **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَنَا لَکُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ اُعَلِّمُکُمْ اِذَا ذَهَبَ اَحَدُکُمْ اِلَی الْخَلَاءِ فَلَا یَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا یَسْتَدْبِرْهَا وَلَا

وَلَا يَسْتَنْجِي بِيَمِينِهِ وَكَانَ يَأْمُرُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ وَيَنْهَى عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوائے اس کے نہیں کہ میں تمہاری لیے بمنزلہ باپ کے ہوں (یعنے تعلیم اور نصیحت کے باب میں) تو میں تمہیں سکھلائے دیتا ہوں کہ جب تم میں سے کوئی پاخانے کو لیے جاوے تو قبلہ کے سامنے اپنا موہنہ نکرے اور نہ پیچھے اوسطرف کرے اور نہ داہنی ہاتھہ سے استنجا کرے اور آپ ہمیں فرماتے تھے (کیونکہ لید خوذبجس ہے اور ہڈی کہانے کی چیز ہے) **اَلنَّهْيُ عَنِ الْاِكْتِفَاءِ فِي الْاِسْتِطَابَةِ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ** تین ڈھیلوں سے کم لینا استنجا میں منع ہے (جب تین سے کم میں صفائی نہو سکے اور جو ہو جاوے تو درست ہے) **عَنْ** سلمان قَالَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ اِنِّي لَاَرَى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ حَتَّى الْخِرَاءَةِ قَالَ اَجَلْ نَهَانَا اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ اَوْ نَسْتَنْجِيَ بِاَيْمَانِنَا اَوْ نَكْتَفِيَ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ ترجمہ سلمان سے روایت ہے ایکشخص نے اون سے کہا ہنسی سے صاحب تم کو سب چیزیں سکھاتے ہیں یہانتک کہ پاخانہ کرنا بھی سکھلایا (یعنے ایک کافر نے کہا سلمان سے جو تحقیر کی نیت سے کہتا تھا) سلمان نے جواب دیا بیشک سکھلایا ہم کو پاخانہ پھرنا منع ہے ہمیں پاخانے پیشاب کیحالت میں قبلہ کیطرف موہنہ کرنیسے اور داہنے ہاتھ سے استنجا کرنیسے اور تین پتھر سے کم میں استنجا کرنیسے **ف** اوس کافر نے ہنسی کے طور سے سلمان پر طعن کیا سلمان نے حکیمانہ جواب دیا اور اوس کے ٹھٹھے کیطرف خیال نہیں کیا **اَلرُّخْصَةُ فِي الْاِسْتِطَابَةِ بِحَجَرَيْنِ** دو ڈھیلوں سے استنجا کرنیکی اجازت **عَنْ** عبداللہ يَقُولُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَائِطَ وَاَمَرَنِي اَنْ اٰتِيَهُ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ فَوَجَدْتُ حَجَرَيْنِ وَالْتَمَسْتُ الثَّالِثَ فَلَمْ اَجِدْهُ فَاَخَذْتُ رَوْثَةً فَاَتَيْتُ بِهِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَاَلْقَى الرَّوْثَةَ وَقَالَ هٰذَا رِكْسٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرِّكْسُ طَعَامُ الْجِنِّ ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاخانیکو لیے تشریف لے گئے اور مجھہ سے فرمایا کہ تین پتھر لے آ (یعنے استنجا کے لیے) تو مجھہ دو پتھر ملے اور تیسرا پتھر ڈھونڈھا مگر نہ ملا تو میں ایک گوبر کا ٹکڑا اوس کے ساتھہ میں لے آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دونوں پتھر تو لے لیے اور گوبر کا ٹکڑا پھینک دیا اور فرمایا یہ رکس ہے (یعنے ناپاک ہو گیا بعد پاکی کے کیونکہ پہلی کہانا تھا اب گوبر ہو گیا انساری نے کہا رکس سے مراد جنوں کا کھانا ہے) **بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْاِسْتِطَابَةِ بِحَجَرٍ** واحد ایک پتھر سے استنجا کرنے کی اجازت **عَنْ** سلمة بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَاَوْتِرْ ترجمہ سلمہ بن قیس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب استنجا کرے تو چاہیے کہ طاق ڈھیلے لیوے (یعنے ایک یا تین یا پانچ ظاہر حدیث سے نکلا کہ ایک ڈھیلا بھی کفایت کرتا ہے) **اَلْاِجْتِزَاءُ فِي الْاِسْتِطَابَةِ بِالْحِجَارَةِ دُوْنَ غَيْرِهَا**

اگر فقط ڈھیلوں سے استنجا کر لیوے تو کافی ہے پانی لینا بہتر ہے مگر ضرور نہیں **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا ذَهَبَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْغَائِطِ فَلْيَذْهَبْ مَعَهٗ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ فَلْيَسْتَطِبْ
بِهَا فَاِنَّهَا تُجْزِئُ عَنْهُ ترجمہ عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں
سے کوئی شخص جاضرور کے لیے جاوے تو چاہیے کہ استنجے کے لیے تین پتھر ساتھ لیجاوے اس لیے کہ یہی تین پتھر اوس کو
استنجے کے لیے بس کرتے ہیں **ف** پھر اگر پانی نہ لیوے تب بھی کافی ہے بشرطیکہ نجاست نے مخرج سے تجاوز نہ کیا ہو
ورنہ پانی سے دھونا ضرور ہے **اَلْاِسْتِنْجَاءُ بِالْمَاءِ** پانی سے استنجا کرنیکا بیان **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ اَحْمِلُ اَنَا وَغُلَامٌ مَعِيَ عَنَزَةً اَوْ اِدَاوَةً مِنْ
مَاءٍ فَيَسْتَنْجِيْ بِالْمَاءِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پائخانے کو جاتے تو میں
اور میرا ہمجولی ایک لڑکا ایک ڈول پانی کا اوٹھا کر لے چلتے آپ پانی سے استنجا کرتے **ف** یعنی بعد ڈھیلے لینے کے
بعضوں نے کہا یہ قول عطا کا ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے صحیح یہ ہے کہ یہ انس کا قول ہے (زہر المربی) **عَنْ** عَائِشَةَ
اَنَّهَا قَالَتْ مُرْنَ اَزْوَاجَكُنَّ اَنْ يَسْتَطِيْبُوْا بِالْمَاءِ فَاِنِّيْ اَسْتَحْيِيْهِمْ مِنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهٗ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا (عورتوں سے)
تم حکم کرو اپنے اپنے خاوندوں کو پانی سے استنجا کرنے کا کیونکہ مجھے شرم آتی ہے اون سے یہ بات کہنے میں اور رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم پانی سے استنجا کیا کرتے تھے (یعنی پائخانہ پھر کر ڈھیلے لیتے تھے پھر پانی سے دھوتے تھے یہ افضل ہے اور فقط
پانی یا ڈھیلوں پر بھی اکتفا درست ہے) **اَلنَّهْيُ عَنِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِيْنِ** داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا منع ہے
عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِيْ اِنَائِهٖ
وَاِذَا اَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِيْنِهٖ ترجمہ ابوقتادہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی پانی پیوے تو چاہیے کہ پونچک دو مارے پینے کے برتن میں (یا کہو منہ اور ناک سے کچھ
نکلکر پانی میں نہ پڑے) اور جب پائخانے کو جاوے تو اپنے ذکر کو داہنے ہاتھ سے نہ چھوئے نہ داہنے ہاتھ سے سوختی **ف** پیشاب
کرتے وقت یا بعد پیشاب کے بعضوں نے کہا یہ نہی خاص ہے پیشاب کرتے وقت نووی نے کہا یہ نہی عام ہے اور مقتضیٰ تقسیم
سے یہ ہے کہ جب استنجے میں ضرورت کے وقت داہنے ہاتھ سے ذکر کا چھونا منع ہوا تو بعد استنجا کے بطریق اولےٰ منع ہوگا
عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَتَنَفَّسَ فِي الْاِنَاءِ وَاَنْ يَمَسَّ ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ
وَاَنْ يَسْتَطِيْبَ بِيَمِيْنِهٖ ترجمہ ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا برتن میں پھونکنے
اور داہنے ہاتھ سے ذکر کو چھونے سے اور داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے سے **عَنْ**
سَلْمَانَ قَالَ قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ

انا لنراے صاحبکم یعلمکم الخراءۃ قال اجل نھانا ان یستنجی احدنا بیمینہ ویستقبل القبلۃ وقال لا یستنجی احدکم بدون ثلثۃ احجار ترجمہ مشرکون نے سلمان سے کہا ہم دیکھتے ہیں تمہاری صاحب (یعنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم) کو وہ تم کو پاخانہ پھرنا سکھاتے ہیں سلمان نے کہا ہاں بیشک منع کیا آپ نے ہم کو داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے سے اور استنجا کیوقت قبلہ کیطرف منہ کرنیسے اور فرمایا نہ استنجا کرے کوئی تم میں سے تین ڈھیلوں سے کم میں ف ابن حزم ظاہری نے کہا کہ دون اسحدیث میں یا بمعنی اقل الا بمعنی غیر کے ہے تو تین ڈھیلوں سے کم بھی کافی وارست نہیں ہے اور نہ زیادہ بھی لیسنا وارست نہیں ہے اسلیے کہ ایک معنی پر اقتصار کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے پس زائد تین ڈھیلوں پر وارست ہوگی مگر جو زائد تی نص میں وارد ہوئے جیسے پانی سو دھونا بعد دو ڈھیلوں کے ابن حزم نے کہا یہ خطا ہے لغت میں باسواسطے کہ دون سے اقل مراد ہو جیسے لیس فیما دون خمس من الابل صدقۃ ولیس فیما دون خمس اواق صدقۃ اور دون کو غیر کے معنے میں بیان کرنا بالاجماع غلط ہے (زہر الربی) **باب** ذلک الید بالارض بعد الاستنجاء استنجا کے بعد ڈھیلوں کو زمین پر رگڑنا **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم توضأ فلما استنجا دلک یدہ بالارض ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پھر جب استنجا کیا تو اپنے ہاتھ کو زمین پر رگڑا ف تاکہ ہاتھ بخوبی صاف ہو جاوے اور اثر نجاست کا بالکل جاتا رہے طبرانی نے کہا اسحدیث کو ابوزرعہ کے سوا کسی نے روایت نہیں کیا سوا ابراہیم بن جریر کے اور ابراہیم بن جریر سے کسیکے روایت نہیں کیا سوا شریک کے ابن القطان نے کہا اسحدیث میں دو علتیں ہیں ایک تو شریک کی روایت جو مشہور ہے بسانہ نقصان حفظ اور تدلیس کے دوسرے ابراہیم بن جریر جسکا حال معلوم نہیں لیکن دیکھا گیا یہ موجب ہے کہ ابن حبان نے ذکر کیا اوسکو ثقات میں شیخ ولی الدین نے کہا کہ نسائی نے اسحدیث کو ضعیف ہونیکی طرف اشارہ کیا آگے دوسری روایت کے بعد (زہر الربی) **عن** جریر قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتی الخلاء فقضی الحاجۃ ثم قال یا جریر ھات طھورا فاتیتہ بالماء فاستنجی بالماء وقال بیدہ قد لنا بھا الارض ترجمہ جریر سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ پاخانے میں گئے اور حاجت سے فارغ ہوئے پھر کہا اے جریر پانی لاؤ میں پانی لیگیا آپنے پانی سے استنجا کیا اور ہاتھ زمین پر رگڑے ف ابوعبدالرحمن نے کہا یہ روایت ذہبی کے طرف صواب کی شریک کی روایت سے مگر ابراہیم بن جریر نے اپنے باپ سے نہیں سنا ہے یحیی بن معین اور ابوحاتم اور ابوداؤد نے کہا کہ ابراہیم کی روایت اپنے باپ سے مرسل (منقطع) ہے لیکن ابن خزیمہ نے اسکیطرف خیال نہیں کیا اور اپنی صحیح میں اس روایت کو بیان کیا اور شیخ ولی الدین نے اعتراض کیا کہ نسائی نے جو ترجیح دیا اس روایت کو شریک کی روایت پر کیونکر ہو سکتا ہے اسلیے کہ شریک صاحی اور اوسع اور حفظ ہی بایں ہمہ عبداللہ سے اور روایت کیا مسلم نے اپنی صحیح میں شریک سے نہ ابان سے اور پھر یہی اختلاف ہے ابان پر اس روایت میں (زہر الربی) باختصار

بَابُ اَلتَّوْقِيْتِ فِي الْمَاءِ کسقدر پانی نجاست پڑنے سے نجس نہین ہوتا اوسکی تحدید کا بیان **عَنْ** عُمَرَ رض قِيْلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ ترجمہ حضرت عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے اوس پانی کا حکم پوچھا جسپر چارپائی درندے وغیرہ آیا کرتے ہین (یعنی وہ پانی پیا کرتے ہین یا اوسمین پیشاب وغیرہ کر جاتے ہین) تو آپ نے فرمایا جب دو قلہ پانی ہو تو ناپاکے کو نہین اوٹھاتا (یعنی نجس نہین ہوتا **ف** جیسے ابوداؤد کی روایت مین ہے اور حاکم کی روایت مین ہے لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ اوسکو کوئی چیز ناپاک نہین کرتی یہ تفسیر ہے لم یحمل الخبث کی اور اگر اوسکے یہ معنے ہوتے کہ ناپاکی اوٹھانے کی طاقت نہین رکھتا یعنی نجس ہو جاتا ہے تو قلتین کی تحدید کیا ضرور تھی بلکہ جو پانی نے اس سے کم ہووہ بطریق اولی طاقت نہ رکھیگا (زہر الربی علی المجتبی) **تَرْكُ** اَلتَّوْقِيْتِ فِي الْمَاءِ پانی مین کوئی حد مقرر نہ ہونا **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ يُلْقٰى فِيْهِ الْحِيَضُ وَلُحُوْمُ الْكِلَابِ وَالنَّتْنُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَاءَ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ بہلا ہم وضو کرین بیر بضاعہ سے (ایک کنوے کا نام ہے مدینہ مین) وہ ایسا کنوان ہے جسمین حیض کے لتے اور مری ہوی کتے اور بدبودار چیزین ڈالی جاتی ہین۔ آپ نے فرمایا پانی پاک ہے اوسکو کوئی چیز ناپاک نہین کرتی **ف** اگرچہ وہ مقدار مین قلیل ہو یا کثیر دو قلے یا اوس سے بھی کم بشرطیکہ نجاست پر نہ ہو اور مزہ یا بو یا رنگ بدل جاوے یہ حدیث مطلق ہے اسمین کوئی حد پانی کی مقرر نہین کی گئی اور اوسے ہے ساتھہ عمل کے بہ نسبت اور حدیثون کے جو اسباب مین وارد ہوئی ہین۔ یہ حدیث نسائی کی مطبوعہ نسخون مین اس مقام پر نہین ہے حالانکہ ہونا اس حدیث کا اس باب مین ضرور ہے ورنہ ترجمہ باب ترک التوقیت فی الماء کسیطرح ثابت نہین ہو سکتا اور شیخ جلال الدین سیوطی نے زہر الربی مین اسی مقام پر اس حدیث کو ذکر کیا ہے **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامَ اِلَيْهِ بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ وَلَا تُزْرِمُوْهُ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَا بِدَلْوٍ فَصُبَّ عَلَيْهِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَعْنِيْ لَا تَقْطَعُوْا عَلَيْهِ ترجمہ انس سے روایت ہے ایک گنوار نے پیشاب کر دیا مسجد کے اندر لوگ اوسکیطرف جھپٹے (اوسکو مارنے کو یا ہٹانے کو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دو اوسکو اور مت بندکرو پیشاب اوسکا جب وہ پیشاب کر چکا تو آپ نے ایک ڈول پانی کا منگوایا اور اوسکو بہا دیا **ف** آپ نے منع کیا اوسکو مارنے یا ہٹانے سے اسمین بہت مصلحتین ہین ایک تو یہ اگر اوسکو مارتے یا ہٹاتے تو وہ پیشاب کرتا ہوا جاتا اور ساری مسجد نجس ہو جاتی

اوپر لوگون پر بھی پیشاب پڑتا دوسری یہ کہ اگر وہ پیشاب دفعۃً روک لیتا تو احتمال تھا کہ اوسکو کوئی عارضہ ہو جاتا تیسری یہ کہ وہ گھبرا جاتا اور مسلمانون کو بدخلق سمجھکر خوف تھا کہ اسلام سے پھر جاتا چوتھی یہ کہ جو نصیحت آپ نے اوسکو بعد پیشاب کرنیکے فرمائی اور وہ دوسری روایتون مین ہے کہ مسجدین اسلئے نہین بنی ہین وہ نصیحت اوس تک نہ پہونچتی اور ڈر کے مارے وہ بھاگ جاتا پانچوین یہ کہ تعلیم نہ ہوتی اُسکو کہ اگر وہ کوئی کام خلاف شرع دیکھین تو پہلے نرمی اور ملایمت سے منع کرین نہ سختی اور درشتی سے واللہ اعلم عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَالَ اَعْرَابِيٌّ فِي الْمَسْجِدِ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَنُوبٍ مِنْ مَاءٍ فَصُبَّ عَلَيْهِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک گنوار نے مسجد مین پیشاب کر دیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ایک ڈول پانیکا لیکر وہ جگہ ڈالدیا گیا عَنْ اَنَسٍ يَقُوْلُ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى الْمَسْجِدِ فَبَالَ فَصَاحَ بِهِ النَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتْرُكُوْهُ فَتَرَكُوْهُ حَتّٰى بَالَ ثُمَّ اَمَرَ بِذَنُوبٍ فَصُبَّ عَلَيْهِ ترجمہ انس سے روایت ہے ایک گنوار مسجد مین آیا اوس نے پیشاب کر دیا تو لوگ چلائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دو اوسکو لوگون نے چھوڑ دیا یہانتک کہ وہ پیشاب کر چکا پھر آپ نے حکم کیا ڈول پانے کے لیے وہ جگہ بہایا گیا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ اَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ وَاَهْرِيْقُوْا عَلٰى بَوْلِهِ ذَنُوْبًا مِّنْ مَّاءٍ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایک گنوار کھڑا ہوا اوس نے مسجد مین پیشاب کر دیا لوگون نے اوسکو پکڑنا چاہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دو اوسکو اور بہا اوس نے پیشاب کیا ہے وہانپر ایک ڈول پانیکا ڈالدو کیونکہ تم بھیجے گئے ہو آسانی کرنیکے لیے اور نہین بھیجے گئے ہو دشواری کرنیکے ف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھیجے گئے تھے اللہ کیطرف سے اُمت پر آسانی کرنیکے لیے اور خطاب صحابہ کیطرف مجازاً ہے یا صحابہ آپ کیطرح نبی بھیجے گئے تھے یا بھیجنے سے مراد پیدا کرنا ہے جیسے فرمایا كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (زہر الربی مع الزیادۃ)

بَابُ الْمَاءِ الدَّائِمِ تھمے ہوئے پانیکا بیان

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّاُ مِنْهُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت پیشاب کرے کوئی تم مین سے تھمے ہوئے پانیمین پھر وضو کرے اوس سے دوسری روایت مین ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ ترجمہ تھمے ہوئے پانی مین پھر نہاوے اوس سے (کیونکہ احتمال ہے کہ پیشاب پھر ہاتھ مین آجاوے) برخلاف بہتے پانیکے اوس مین نجاست نہیں سمجھی جاتی

بَابُ فِي مَاءِ الْبَحْرِ سمندر کے پانی کا بیان

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انا نرکب البحر ونحمل معنا القلیل من الماء فان توضانا
بہ عطشنا افنتوضا من ماء البحر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو الطھور
ماؤہ الحل میتتہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی پوچھا تو کہا
یا رسول اللہ ہم سمندر مین سوار ہوتے ہین اور اپنی ساتھہ تھوڑا سا پانی رہنے کے لیا رکھتے ہین پھر اگر ہم اوس سی وضو
کرین تو پیاسے رہین کیا ہم سمندر کے پانی سی وضو کرین رسول اللہ صلعم نے فرمایا سمندر کا پانی پاک
کرنیوالا ہے اور مردہ اوسکا حلال ہے ف اگر چہ سائل نے صرف سمندر کے پانیکا حال پوچھا تہا مگر آپنے سمندر کے
کہانے کا بھی حال بیان کر دیا کیونکہ جیسے وہان پانی کی کمی ہوتی ہی ایسی ہی کبھی کہانے کے بھی کمی ہو جاتی ہی
حلال ہی مردہ اوسکا یعنی جنمین جانور سمندر مین رہتے ہین جنکی زندگی بغیر پانی کے نہین ہو سکتی وہ سب حلال ہین اگرچہ
مچھلی کیصورت پر نہ ہون لیکن امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس حدیث مین جو مچھلی مراد ہے نہ اور جانور سمندر
کے مگر اس تخصیص پر کوئی صریح دلیل قرآن اور حدیث سی موجود نہین ہی اور یہ حدیث مطلق ہے اور کلام اللہ شریف
کی آیت احل لکم صید البحر وطعامہ بھی مطلق ہے یحیی نے کہا یہہ دونو حکم عام ہین اور دونون ایک مرتبہ ہین نہین
ہین اسلیے کہ پہلا یعنے الطہور ماءہ تو سوال کے جواب مین واقع ہی اور دوسرا بطریق استقلال کے وارد ہوا ہے
تو اوسکی عموم مین خلاف نہین ہو سکتا اور جو یون کہا جاوے کہ سوال سمندر کے پانی سی وضو کرنے کا تہا اور جواب
عام ہی وضو کو اور ہر طہارت کو تو پچھلا حکم بھی عام ہو سکتا ہے زرقانی نے موطا کی شرح مین کہا کہ یہ حدیث ایک بڑی
اصل ہے اسلام کے اصول مین سی تمام ائمہ نے اسکو قبول کیا ہے اور فقہا نے اوسکو سانہ مسلک کیا ہی ہر زمانے مین ہر
ملک مین اور روایت کیا اسحدیث کو بڑی بڑی اماموں نے مثل مالک اور شافعی اور احمد اور اصحاب سنن اربعہ اور دارقطنی
اور بیہقی اور حاکم وغیرہم نے طرق متعددہ سی اور صحیح کہا اوسکو ابن خزیمہ اور ابن حبان اور ابن منندہ نے اور ترمذی
نے حسن کہا اور کہا کہ پوچھا مین نے بخاری سی تو اونہون نے صحیح کہا سیوطی نے مرقاۃ الصعود مین کہا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہانے کا بھی حال بیان کر دیا اسلیے کہ جب سائل کو اوسکے پانی مین تردد تہا تو کہانے
مین بطریق اولی تردد ہوگا جسکا حکم نجسی ہی اور اون لوگون نے شک کیا سمندر کے پانی مین اسوجہ سی کہ اوسکا رنگ
بدلا ہوا ہے اور اوسکا مزہ کہاری ہی اور وضو اوس پانی سی ہونا چاہیے جو خالی ہو تمام عوارض سے اور باقی ہو اپنی حالت
اصلی پر اور دوسرا سبب یہ تہا کہ وہ سمجھے سمندر مین سیکڑون جانور مرجاتے ہین اور مردہ نجس ہے پس پانی بھی نجس
ہوگا تو آپنے ارشاد فرمایا کہ پانی اوسکا پاک ہے اور مردہ بھی اوسکا پاک ہے اور حلال ہی اور سمندر کے مردون کا حکم
خشکی کے مردون کا سا نہین واللہ اعلم **باب الوضوء بالثلج** برف سی وضو کرنا درست ہی (جب وہ
پگھلکر پانی ہو جاوے) **عن** ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ سَكَتَ هُنَيْهَةً فَقُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا تَقُولُ
وَسُكُوتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ قَالَ أَقُولُ - اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ
كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ
وَالْبَرَدِ ترجمہ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو تھوڑی سی دیر چپ
رہتے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ قربان ہوں آپ پر ماں باپ میرے آپ پر کیا کہتے ہیں اس سکتے میں جو درمیان تکبیر اور
قرات کے ہوتا ہے آپ نے فرمایا میں یہ دعا پڑھتا ہوں اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ
بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ
اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ یا اللہ دور کردی درمیان میرے اور میری گناہوں کے جیسی تو نے
دوری کی ہے درمیان پورب اور پچھم کے یا اللہ پاک کردی مجھکو میری خطاؤں سے جیسے صاف کیا جاتا ہے سفید کپڑا
میل سے یا اللہ دھوڈال مجھکو میرے گناہوں سے برف اور پانی اور اولوں سے ف اس دعا سے مصنف نے استنباط
کیا کہ برف سے وضو کرنا درست ہے اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی برف سے گناہ دھونیکی اور ظاہر ہے
کہ گناہ طہارت سے دھوئے جاتے ہیں یعنی وضو سے پس برف سے وضو کرنا درست ہوا نووی نے کہا یہ استعارہ ہے
بطریق مبالغہ کے گناہوں سے پاک ہونے میں ورنہ گرم پانی زیادہ صاف کرتا ہے بہ نسبت برف اور اولی اور شہد کے
پانیکے اور اصل یہ ہے کہ گناہ کا میل بالکل ظاہری میل کچیل کیطرح نہیں ہے جو گرم پانی سے زیادہ صاف ہو بلکہ اوس
میل میں ایک قسم کی حرارت اور عفونت ہے جسکو ٹھنڈا پانے اور برف زیادہ مفید ہے اور پھر برف اور ٹھنڈا پانے
اور برف حقیقتاً نہیں ہیں۔ خطابی نے کہا یہ امثال ہیں ان سے مسمیات کی حقائق مراد نہیں ہیں۔ بلکہ مراد تاکید
ہے طہارت میں اور مبالغہ سے گناہوں کے محو اور دور کرنے میں اور برف اور اولی دونو قسم کے پانے ہیں جو بالکل پاک
ہیں کبھی ناپاک نہیں ہوئی نہ اونکو گنہگاروں کے ہاتھ گرنہ وہ مستعمل ہوئے اور ان کی تمثیل زیادہ فائدہ دیگی
تاکید طہارت کرانی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہوں کو جہنم کی آگ سے دھویا سو جسے کہ گناہ یعنی آگ
ہیں جہنم میں پھر تعبیر کیا اون کے مٹنے سے ساتھ بجھنے حرارت کے جیسے دھونے سے آگ کی حرارت جاتی رہتی ہے
اور مبالغہ کیا اوس میں برودات کو ذکر سے مثل برف اور اولے کے (زہر الربے) **بَابُ الْوُضُوءِ**
بِمَاءِ الثَّلْجِ برف کے پانی سے وضو کرنیکا بیان **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا
نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے
تھے یا اللہ دھوڈال میرے گناہوں کو برف کے پانی اور اولوں سے اور صاف کردی میرا دل گناہوں سے جیسے صاف کیا تو نے

گناہ عادت بین المشرق والمغرب اللھم نقنی من خطایای

سفید کپڑے میں ہے **باب** الْوُضُوْءِ بِمَاءِ الْبَرَدِ اولوں کے پانی سے وضو کرنیکا بیان **عَنْ** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
صَمَتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى مَيِّتٍ فَسَمِعْتُهُ مِنْ دُعَائِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ
وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَاَوْسِعْ مَدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ
مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ **ترجمہ** عوف بن مالک سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے سنا آپ ایک جنازہ پر نماز پڑھتے تھے تو دعا کی آپ نے یا اللہ بخشدے اوسکو اور رحم کر اوسپر اور سلامت رکھ اوسکو اور درگزر کر
اوس سے اور اچھی طرح مہمانی اوسکی اور کشادہ کر جگہ اوسکے رہنے قبر اور دھو ڈال اوسکو پانی اور برف اور اولوں سے اور صاف کر دے
اوسکو گناہوں سے جیسے صاف کیا جاتا ہے سفید کپڑا میل سے **سُؤْرُ الْكَلْبِ** کتے کے جھوٹے کا بیان **عَنْ**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ
سَبْعَ مَرَّاتٍ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کتا تم میں سے کسیکے برتن میں پی لیوے تو اوسکو
سات بار دھووے **ف** صحیح صحیح روایتوں میں سات بار دھونا منقول ہے اور تین بار دھونے کی روایت معتبر نہیں ہے اور کتے
کی نجاست اس بابا میں اور نجاستوں سے ممتاز ہے باقی نجاستوں میں تین بار دھونا کافی ہے اور جس شخص نے قیاس کیا اس
نجاست کا اور نجاستوں پر اور تین بار دھونے کا حکم دیا اسمیں اوس نے مخالفت کی نص کی قیاس سے یا مخالفت کی صحیح حدیث
کی ضعیف حدیث سے اور دونو امر نادرست ہیں **شرح السنۃ** میں ہے کہ اکثر علماء کا یہ مذہب ہے کہ جب کتا منہ ڈالدے کسی
برتن میں کسی چیز میں تو وہ بہا دیا جاوے اور اوسکا برتن سات بار دھویا جاوے کی ایک بار مٹی ملکر دھویا جاوے انتہی اور یہی سہی
ہے۔ امام شافعی کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک تین بار دھویا جاوے مثل اور نجاستوں کی کیونکہ دارقطنی نے روایت کیا ابوہریرہ سے
اوسمیں بھی ہے کہ فرمایا آپ نے دھویا جاوے تین بار یا پانچ بار یا سات بار مگر منفرد ہونا اسکا ثابت نہیں عبدالوہاب اور وہ متروک ہے
واللہ اعلم **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَاءِ
اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کتا تم میں سے
کسیکے برتن میں منہ ڈال کر چپڑ چپڑ پیے تو اوس برتن کو سات بار دھووے **اَنْظُرْ** بارقۃ ما فی الاناء اذا ولغ فیہ
الکلب جب کتا کسی برتن میں منہ ڈالکر چپڑ چپڑ پیے تو جو کچھ اوس میں ہو وہ بہا دیا جاوے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيُرِقْهُ ثُمَّ لِيَغْسِلْهُ سَبْعَ
مَرَّاتٍ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسیکے برتن میں کتا منہ ڈالکر چپڑ چپڑ پیے
تو جو کچھ اوس برتن میں ہو بہا دیوے پھر سات بار اوس برتن کو دھووے راوی عبدالرحمن نے کہا فلیرقہ کسی نے نہیں بیان کیا سوا
علی بن مسہر کے عمرو کتانے نے کہا یہ زیادت محفوظ نہیں ہے ابن عبدالبر نے کہا اس زیادت کو حدیث کے حافظوں نے نہیں بیان کیا
اعمش کے اصحاب میں سے جیسے ابومعاویہ اور شعبہ نے ابن مندہ نے کہا یہ زیادت رسول اللہ صلعم سے نہیں بچائی جاتی مگر علی بن مسہر

کی روایت سے حافظ ابن حجر نے کہا ہادی کا حکم دوسری روایت میں بھی آیا ہے علماء کو طریقہ سے اور ابو ہریرہ سے ابن عدی کی روایت میں لیکن اوسکو مرفوع ہونے میں اعتراض ہے صحیح یہ ہے کہ وہ موقوف ہے اسیطرح ذکر کیا ہے بہانے کا حماد بن زید نے ایوب سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے ابو ہریرہ سے موقوفاً اور اسناد اوسکا صحیح ہے روایت کیا اوسکو دارقطنی وغیرہ نے (زہر الربی علی المجتبی) **باب** تعفیر الاناء الذی ولغ فیہ الکلب بالتراب جس برتن میں کتا منہ ڈالکر چیز چیز لیوے اوسکو مٹی سے مانجھنے کا بیان **عن** عبد اللہ بن مغفل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتل الکلاب ورخص فی کلب الصید والغنم وقال اذا ولغ الکلب فی الاناء فاغسلوہ سبع مرات وعفروہ الثامنۃ بالتراب

ترجمہ عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کے مارنیکا حکم فرمایا مگر شکاری کتے اور بکریوں کے نگہبان کتے کے پالنے کی اجازت دی اور آپنے فرمایا جب کتا برتن میں منہ ڈالکر چیز چیز کرے تو سات بار اوس برتن کو دھو ڈالو اور آٹھویں بار اوسکو مٹی سے مانجھ کر دھوؤ **ف** ظاہر روایت سے یہ نکلتا ہے کہ آٹھویں بار دھونا واجب ہے اور یہی قول ہے حسن بصری اور احمد بن حنبل کا جو حرب نے نقل کیا اوزاعی سے اور شافعی سے منقول ہے کہ حدیث کی صحت سے میں واقف نہیں ہوا لیکن یہ حدیث صحیح ہے مسلم وغیرہ کی روایت سے بعضوں نے کہا ابو ہریرہ کی حدیث کو ترجیح ہے مگر یہ رد کیا گیا اسطرح پر کہ ترجیح جب دیجاتی ہے جب تعارض ہو اور یہاں تو ابن مغفل کی حدیث پر عمل کرنے سے ابو ہریرہ کی حدیث پر بھی عمل ہو جاتا ہے اور ابو ہریرہ کی حدیث پر عمل کرنے سے ابن مغفل کی حدیث پر عمل ہونا ضرور نہیں (زہر الربی) **سؤر الھرۃ** بلے کے جوٹے کا بیان **عن** کبشۃ بنت کعب بن مالک ان ابا قتادۃ دخل فسکبت لہ وضوءا فجاءت ھرۃ فشربت منہ فاصغی لھا الاناء حتی شربت قالت کبشۃ فرانی انظر الیہ فقال اتعجبین یا ابنۃ اخی قلت نعم فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انھا لیست بنجس انما ھی من الطوافین علیکم او الطوافات

ترجمہ کبشہ بنت کعب سے روایت ہے کہ ابو قتادہ سیری پاس آئے پھر کوئی ایسی بات کہی کہ میں سمجھ نہ سکی میں نے اون کیلیے وضو کا پانی ڈالا اتنے میں بلی آکر اوس پانی سے پینے لگی ابو قتادہ اوسکے پینے کے لیے پانی کا برتن سیدھا کر دیا یہانتک کہ اوس نے خوب طرح پی لیا کبشہ نے کہا کہ پھر مجھکو جو دیکھا تو میں اون کیطرف دیکھ رہی ہوں تو مجھ سے کہا اے میری بھتیجی تعجب کرتی ہے میں نے کہا ہاں تو کہا بے شبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ تو ناپاک نہیں ہے اسلیے کہ وہ تمہارے گرد پھرنے والوں میں سے ہے (اگر نہ ہے) یا گھریلو دلیلوں میں سے ہے (اگر مادہ ہے) یعنی رات دن گھر میں پھرتی رہتی ہے اسلیے پاک کر دی گئی) **باب** سؤر الحمار گدھے کے جوٹے کا بیان **عن** انس قال انا مناد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اللہ ورسولہ ینھاکم عن

لُحُومِ الْحُمُرِ فَإِنَّهَا رِجْسٌ ترجمہ انس سے روایت ہے ہمارے پاس منادی آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور کہا بیشک اللہ اور رسول تم کو منع کرتے ہیں گدھوں کے گوشت سے کیونکہ وہ پلید ہے ف یعنی حرام ہے پس جب گدھے کا گوشت پلید اور حرام ٹھہرا تو اوسکا جھوٹا بھی ناپاک ہوگا **بَابُ سُؤْرِ الْحَائِضِ** حائضہ عورت کا جھوٹا کیسا ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ فَيَضَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهُ حَيْثُ وَضَعْتُ وَأَنَا حَائِضٌ وَكُنْتُ أَشْرَبُ مِنَ الْإِنَاءِ فَيَضَعُ فَاهُ حَيْثُ وَضَعْتُ وَأَنَا حَائِضٌ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے میں چوستی تھی ہڈی کو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اوسی جگہہ اپنا منہ کہکر چوستے تھے جہاں میں نے کہا تھا حالانکہ میں حیض کی حالت میں ہوتی اور میں برتن سے پانی پیتی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اوسی جگہہ اپنا منہ لگا کر پانی پیتے جہاں میں نے لگایا تھا حالانکہ میں حیض سے ہوتی (اسسے معلوم ہوا کہ حائضہ کا جھوٹا پاک ہے) **بَابُ وُضُوءِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ جَمِيعًا** مرد اور عورت سب ملکر وضو کریں تو کیسا ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّئُونَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيعًا ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عورتیں اور مرد اکٹھے وضو کیا کرتے تھے (یعنی ایک برتن سے) **بَابُ الْجُنُبِ** جنب کے غسل سے جو پانی بچے وہ کیسا ہے **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ ایک ہی برتن میں نہایا کرتیں (یعنی پانی ایک ہی برتن سے دونوں لیا کرتے تو ہر ایک دوسرے کا بچا ہوا پانی استعمال کرتا) **بَابُ الْقَدْرِ الَّذِي يَكْتَفِي بِهِ الرَّجُلُ مِنَ الْمَاءِ لِلْوُضُوءِ** کتنا پانی وضو کے لیے کافی ہے **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِمُكُّوكٍ وَيَغْتَسِلُ بِخَمْسَةِ مَكَاكِيَّ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مکوک سے وضو کرتے تھے اور پانچ مکوک سے غسل کرتے تھے ف مکوک ایک پیمانہ ہے جسمیں ایک مد پانی آتا ہے پس یہ حدیث موافق ہے اوسی حدیث کے جسکو روایت کیا بخاری اور مسلم نے انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے ساتھہ مد کے اور غسل کرتے تھے ساتھہ صاع کے اور بعضوں نے کہا کہ مکوک ایک پیمانہ ہے جسمیں فقیرہ صاع پانی آتا ہے لیکن بغوی نے کہا کہ مراد مکوک سے یہاں مد ہے اور صاحب نہایہ اور قرطبی نے بھی ایسا ہی کہا ہے اور دلیل اوسکی بھی ہے کہ دوسری روایت میں بتصریح موجود ہے اہل حجاز کے نزدیک ایک رطل اور تہائی رطل کا ہوتا ہے اور اہل عراق کے نزدیک دو رطل کا اور اسحساب سے صاع چار مد کا ہوتا ہے تو اہل حجاز کے نزدیک صاع پانچ رطل اور ایک تہائی رطل ہوگا اور اہل عراق کے نزدیک آٹھہ رطل کا ہوگا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صاع پانچ رطل کا تھا اور یہی صحیح ہے **عَنْ** أُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَأُتِيَ بِمَاءٍ فِي إِنَاءٍ قَدْرِ الْمُدِّ قَالَ شُعْبَةُ لَا أَحْفَظُهُ إِلَّا مُسْتَدِيرًا فِي رَاحَتِهِ فَجَعَلَ

يَدَيْكُمَا وَيَنْفُخُ أُذُنَيْهِ بَاطِنَهُمَا وَيَأْخُذُ لِظَاهِرِهِمَا ترجمہ ام عمارہ سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک برتن پانی کا لایا گیا جسمین دونہائی مد پانی تہا شعبہ کے
روایت مین ہی کہ آپ نے اپنے دونون ہتہیلیون کو دہویا اور کانون کے اندر مسح کیا اور مجہے یہہ یاد نہین ہی کہ آپنے
کانون کے اوپر کیجانب مسح کیا **باب** الرَّخْصَةِ فِي الْوُضُوءِ وضو مین نیت کا بیان **عن** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى
فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ
إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ ترجمہ حضرت عمر بن خطاب سے
روایت ہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عملونکا اعتبار نیتون سے ہی اور ہر شخص کے لیے وہی ہے
جو اوسنے نیت کی ہی (یعنے کوئی عمل بدون نیت کے ٹہیک اور ثواب کے لائق نہین) سو جسکی ہجرت اللہ کیلیے اور
اوسکے رسول کے لیے ہوئی تو اوسکی ہجرت خدا اور رسول کیواسطے ہوچکی (یعنے اوسکا ثواب پاویگا) اور جسکی ہجرت دنیا کو
لیے ہوئی کہ اوسکو پاوے یا کسی عورت کیواسطے جو وہ اوس سے نکاح کرے تو اوسکی ہجرت اوسی کیواسطے ہے جسکے واسطے اوس نے
ہجرت کی یعنے دنیا اور عورت **ف** ایک روایت مین آیا ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کیواسطے جسکا نام قیس تہا
مدینہ کیطرف ہجرت کی لوگون نے یہہ حال حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنے ایسی ہجرت کا کچہہ
ثواب نہین جو نیت خالص نہ ہو۔ نیت ارادہ اور قصد دلی کا نام ہے زبان سے کہنے کی کچہہ حاجت نہین۔ مثلاً نماز کی
نیت دل مین کی دہان سے نہ نکلی یا زبان سے خلاف اوسکے نکلے تو کچہہ مضایقہ نہین پکارکے زبان سے نماز مین نیت کرنا تو
ہرگز درست نہین لیکن اس مین اختلاف ہے کہ زبان سے ہی کہنا درست ہی یا نہین اہل فقہ اسکو مستحب کہتے ہین تاکہ دل
اور زبان دونو موافق ہوجاوین اور اہل حدیث کے نزدیک زبان سے کہنا اس واسطے کہ آنحضرت سے ثابت نہین ہر نیک
ہجرت دین مین نہایت ہی عمدہ عبادت ہی لیکن بدون خالص نیت کے اوسکی بہی کچہہ حقیقت نہین اسیطرح علم اور
درویشی اور ہر قسم کی عبادت کو قیاس کیا چاہیے لہذا اگر محض خدا کے واسطے ہی تو سبحان اللہ اور نہین تو اوسکو قالب بے روح
سمجہا چاہیے اور جب نیت پر مدار ٹہہرا تو خوش نیتی سے مباحات مین بہی ثواب ہوتا ہے جیسے کہانا اس نیت سے کہ عبادت
کی قوت حاصل ہو اور کپڑا پہننا تاکہ نماز درست ہو اور اپنی جورو سے صحبت کرنا کہ نیک اولاد ہو اور حرام کاری سے بچے بلکہ
اگر ایک عمل مین کئی طرح نیت کرے تو ہر ایک نیت کا جدا جدا ثواب پاوے۔ مثلاً مسجد مین بیٹہنا ایک عمل ہی لیکن اسمین
کئی طرح کی نیت ہوسکتی ہی ایک تو یہہ کہ دوسرے نماز کا انتظار کرنا دوسری یہہ کہ اپنے کو اور ارکان کو گناہون سے روکنا
تیسری اعتکاف کرنا چوتہی حضرت پر درود اور سلام بہیجنا پانچوین علم سیکہنا چہٹی علم کو سکہلانا نیک بات بتلانا بری کام سے
روکنا۔ غرض کہ یہہ حدیث اخلاص عمل اور درستی نیت مین اصل ہے اور بدنیتی اور ریاکاری کی بیخ کن ہے امیوالمؤمنین حضرت محمد

کا معمول ہی کہ حدیث کی کتابون مین اول اسی حدیث کو لکھتے ہین تاکہ حدیث پڑھنے والون کی سر پیسے نیت درست ہوجاوے خدا ہی کیواسطے علم حدیث پڑھین دنیا کا کسی طرح گمان نہ رکھین امام شافعی کی روایت ہی کہ اس حدیث کو دین مین ستر جگہہ دخل ہے مراد کثرت ہی یعنی ہر جگہہ پر اسکا دخل ہے عبادات مین اور معاملات مین اور عادات مین صاحب تحفہ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار حدیث اسکی صحت پر متفق ہین اور بعضون اوسکو متواتر کہتے ہین واللہ اعلم

الوضوء من الاناء برتن سے وضو کرنیکا بیان

عن انس قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحانت صلوٰۃ العصر فالتمس الناس الوضوء فلم یجدوہ فأتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوضوء فوضع یدہ فی ذلک الاناء وأمر الناس أن یتوضؤا فرأیت الماء ینبع من تحت أصابعہ حتی توضؤا من عند آخرہم ترجمہ انس سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا عصر کی نماز کا وقت آگیا لوگون نے وضو کرنیکی پانی ڈھونڈا کہین نہ پایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس وضو کا پانی لایا گیا آپ نے اپنا ہاتہہ اوس برتن مین رکھ دیا اور لوگون کو حکم کیا وضو کرنیکا تو مین نے اپنی آنکھ سے دیکھا کہ پانی آپ کی انگلیون سے نکل رہا تہا یہانتک کہ جو شخص سب سے آخر مین تہا اوس نے بھی وضو کر لیا ف یہہ ایک معجزہ تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسری روایت مین ہی کہ سب تین سو آدمی تھے اور ایک روایت مین ہی کہ ایک ہزار پانسو تھے واللہ اعلم

عن عبد اللہ بن مسعود قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم نجد ماء فأتی بتور فأدخل یدہ فلقد رأیت الماء ینبجس من بین اصابعہ ویقول حی علی الطہور والبرکۃ من اللہ عز وجل قال الاعمش فحدثنی سالم بن أبی الجعد قال قلت لجابر کم کنتم یومئذ قال الف وخمس مائۃ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے لوگون کو پانی نہ ملا آپ پاس ایک کٹورا سی پانی کی لائی گئی آپنے اپنا ہاتہہ اوسمین ڈالدیا تو مین نے اپنی آنکھ سے دیکھا کہ پانی آپ کی انگلیون سے پہوٹ کر نکل رہا تہا اور آپ فرماتے جاتے تھے آؤ پاک پانی پر اور اللہ کی برکت پر اعمش نے کہا مجھہ سے سالم بن ابی الجعد نے بیان کیا کہ مین نے جابر سے کہا تم کتنے آدمی تھے اوسدن انہون نے کہا ایکہزار پانسو

باب التسمیۃ عند الوضوء وضو کے وقت بسم اللہ کہنے کا بیان

عن انس قال طلب بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وضوءا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل مع احدکم ماء فوضع یدہ فی الماء ویقول توضؤا بسم اللہ فرأیت الماء یخرج من بین اصابعہ حتی توضؤا من عند آخرہم ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعضے صحابہ نے وضو کا پانی مانگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین ہی کسی کے پاس پانی ہی پھر آپ نے اپنا ہاتہہ پانی مین

رکھا اور فرمایا وضو کرو اللہ کا نام لیکر تو دیکھا میں نے پانی کو انکل رہا تھا آپ کی گہائیوں میں سے یہانتک کہ وضو کر لیا سب لوگوں نے کوئی باقی نہ رہا۔ ثابت جنہوں نے اس حدیث کو روایت کیا ہے انس سے کہتے ہیں میں نے انس سے پوچھا تمہارے نزدیک سب کتنے لوگ تھے انہوں نے کہا ستر آدمیوں کے قریب) **صَبُّ الْخَادِمِ الْمَاءَ عَلَى الرَّجُلِ لِلْوُضُوْءِ** خدمت گار وضو کا پانی ڈالتا جاوے تو کیسا ہے **عَنِ الْمُغِيْرَةِ** قَالَ سَكَبْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تَوَضَّأَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ترجمہ مغیرہ سے روایت ہے جنگ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وضو کیا تو میں نے پانی ڈالا پھر آپ نے دونوں موزوں پر مسح کر لیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمت گار سے وضو کروانا درست ہے اور یہ کراہت نہیں ہے **اَلْوُضُوْءُ مَرَّةً مَرَّةً** وضو میں ہر ایک عضو کو ایک ایک بار دھونے کا بیان **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِوُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو سے خبردار نکروں پھر وضو کیا انہوں نے ایک ایک بار سب اعضا کو دھویا **بَابُ الْوُضُوْءِ** ثَلَثًا ثَلَثًا وضو تین تین بار کرنے کا بیان **عَنِ** الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ تَوَضَّأَ ثَلَثًا ثَلَثًا يُسْنِدُ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے وضو کیا تین تین بار ہر عضو کو دھویا اور کہا ایسا ہی کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **صِفَةُ الْوُضُوْءِ غَسْلُ الْكَفَّيْنِ** وضو کی ترکیب۔ دونوں پہنچوں کا دھونا **عَنِ الْمُغِيْرَةِ** قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَقَرَّبْتُ طَهُوْرَهُ بِعَصًا كَانَتْ مَعَهُ فَعَدَلَ وَعَدَلْتُ مَعَهُ حَتّٰى اَتٰى لَدًا وَلَدًا مِنَ الْاَرْضِ فَاَنَاخَ ثُمَّ انْطَلَقَ قَالَ فَذَهَبَ حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّيْ فَجَاءَ فَقَالَ اَمَعَكَ مَاءٌ وَمَعِيْ سَطِيْحَةٌ لِيْ فَاَتَيْتُهُ بِهَا فَاَفْرَغْتُ عَلَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ وَذَهَبَ لِيَغْسِلَ ذِرَاعَيْهِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ فَاَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَذَكَرَ مَسْحَ نَاصِيَتِهِ شَيْئًا وَعِمَامَتِهِ شَيْئًا قَالَ ابْنُ عَوْنٍ لَا اَحْفَظُ كَمَا اُرِيْدُ ثُمَّ مَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ثُمَّ قَالَ حَاجَتُكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَتْ لِيْ حَاجَةٌ فَجِئْنَا وَقَدْ اَقَامَ النَّاسُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَقَدْ صَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَذَهَبْتُ اُوْذِنُهُ فَنَهَاهُ فَصَلَّيْنَا مَا اَدْرَكْنَا وَقَضَيْنَا مَا سُبِقْنَا ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک سفر میں آپ نے میری پیٹ میں لکڑی کو نچی پھر آپ مڑ گئے راستہ سے اور میں بھی آپ کے ساتھ مڑا یہانتک کہ ایک زمین میں آئے جو ایسی ویسی تھی وہاں پر آپ نے اونٹ بٹھایا پھر آپ چلے گئے یہانتک کہ میری نظر سے غائب ہو گئے پھر آئے اور پوچھا تیرے پاس پانی ہے میرے پاس ایک چمڑے کی چھاگل تھی میں اسکو لیکر آیا



اور آپ پر پانی ڈالا آپ نے دونوں پہونچے دھوئے اور سنہ دھویا پھر دونوں ہاتھ دھوئے کا قصد کیا لیکن آپ ایک جبہ پہنے ہوئے تھے شام کا جبہ تنگ تھا نہیں اسوجہ سے آستینیں چڑھا سکے نہیں) آپنے اپنا ہاتھ جبہ کے نیچے سے نکال لیا اور منہ اور دونوں ہاتھ دھوئے پھر بیان کیا مغیرہ نے پیشانی اور عمامے کا کچھ حال (یعنی پیشانی اور عمامے پر آپ نے مسح کیا) لیکن ابن عون (جو روایت کرتے ہیں اس حدیث کو مغیرہ سے) نے کہا مجھے خوب یاد نہیں ہے جیسا میں چاہتا ہوں کہ مغیرہ نے پیشانی اور عمامے کا کیا حال بیان کیا پھر آپ نے مسح کیا موزوں پر بعد اسکے فرمایا اب تو حاجت سے فارغ ہوا میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے حاجت نہیں ہے پھر ہم آئے تو لوگوں کو امام عبدالرحمن بن عوف تھے اور ایک رکعت نماز کی پڑھ چکے تھے میں نے قصد کیا کہ عبدالرحمن کو آگاہ کروں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں لیکن آپ نے منع کیا پھر جسقدر نماز ہم کو جماعت کے ساتھ ملی اسکو پڑھا اور جو پہلے ہو چکی تھی اسکو پورا کیا (یعنی بعد سلام کے پڑھ لی)

یغسلان پہونچوں کو کتنی بار دھونا چاہیے **عن** ابن ابی عمر جدہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استوکف ثلاثا ترجمہ ابن ابی اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا آپ نے اپنے دونوں پہونچوں پر تین بار پانی ڈالا **المضمضة** والاستنشاق کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنے کا بیان **عن** حمران بن ابان قال رأیت عثمان بن عفان توضأ فأفرغ علی یدیہ ثلاثا فغسلهما ثم تمضمض واستنشق ثم غسل وجهه ثلاثا ثم غسل یده الیمنی الی المرفق ثلاثا ثم الیسری مثل ذلک ثم مسح برأسه ثم غسل قدمه الیمنی ثلاثا ثم الیسری مثل ذلک ثم قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ نحو وضوئی هذا ثم صلی رکعتین لا یحدث نفسه فیهما بشیء غفر له ما تقدم من ذنبه ترجمہ حمران بن ابان سے روایت ہے دیکھا میں نے عثمان بن عفان کو وضو کیا انہوں نے تو تین بار اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا پھر دونوں دھوئے پھر کلی کی اور ناک میں پانی دیا پھر سو منھ دھویا اپنا تین بار پھر کہنی تک اپنا داہنا ہاتھ تین بار دھویا پھر ویسا ہی بایاں بھی پھر اپنے سر کا مسح کیا تین بار اپنا داہنا پاؤں دھویا پھر ویسا ہی بایاں بھی دھویا پھر کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا کہ آپ نے اس میرے ہی وضو کا سا وضو کیا پھر فرمایا جو میرے طرح وضو کرے جیسے میں نے وضو کیا ہے پھر دو رکعت نماز پڑھی اور دل میں دنیا کی خیال نہ کرے تو اسکے اگلے گناہ معاف ہو جاویں گے **ف** مغیر صغایر اور کبایر بھی اگر خدا چاہے وہ غفور اور رحیم ہے **باب الیدین یتمضمض** کس ہاتھ میں پانی لیکر کلی کرے داہنے ہاتھ میں یا بائیں ہاتھ میں **عن** حمران انه رأی عثمان دعا بوضوء فأفرغ علی یدیه من إنائه فغسلهما ثلاث مرات ثم أدخل یمینه فی الوضوء فتمضمض واستنشق ثم غسل وجهه ثلاثا وید یه الی المرفقین ثلاث مرات ثم مسح برأسه ثم غسل کل رجل من رجلیه ثلاث مرات ثم قال رأیت

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وُضُوْئِیْ ھٰذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوْئِیْ ھٰذَا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ لَا یُحَدِّثُ فِیْھِمَا نَفْسَہٗ بِشَیْءٍ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ ترجمہ حمران سے روایت ہے میں نے حضرت عثمان کو دیکھا انہوں نے وضو کا پانی منگوایا اور اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور دونوں ہاتھوں کو تین بار دھویا پھر داہنا ہاتھ پانی میں ڈالکر کلی کے اور ناک صاف کی پھر آپ نے تین بار اپنا منہ دھویا اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک تین بار دھوئے پھر سر کا مسح کیا اور ہر ایک پاؤں کو تین تین بار دھویا پھر حضرت عثمان نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا کہ ایسا ہی آپ نے وضو کیا جیسا میں نے یہ وضو کیا اور آپ نے فرمایا جو میرے طرح سے وضو کرے جیسے میں نے وضو کیا ہے پھر کھڑے ہو کر خضوع دل سے نماز پڑھے اور نماز کے اندر دنیا کی تباہی خیال وسوسے نہ لاوے تو اسکے اگلے گناہ سب معاف ہو جاوینگے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ داہنی ہاتھ سے پانی لیکر کلی کرے اور ناک میں پانی پہونچاوے **بَابُ الْاِسْتِنْثَارِ** ایک ہی بار ناک چھنکنے کا بیان **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُکُمْ فَلْیَجْعَلْ فِیْ اَنْفِہٖ مَاءً ثُمَّ لِیَسْتَنْثِرْ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص تم میں سے وضو کرے تو اپنی ناک میں پانی ڈالے پھر ناک چھنکے (دوسری روایت میں ہے تین بار چھنکے کیونکہ شیطان اسکی بانسی پر رات کو رہتا ہے **اَلْمُبَالَغَۃُ فِی الْاِسْتِنْشَاقِ** ناک میں زور سے پانی ڈالنا چاہیے **عَنْ** لَقِیْطِ بْنِ صَبِرَۃَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْوُضُوْءِ قَالَ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَبَالِغْ فِی الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ صَائِمًا ترجمہ لقیط بن صبرہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بتلایئے وضو کرنا آپ نے فرمایا تو پورا کیا کر وضو کو (یعنی سب اعضا کو اچھی طرح دھویا کر کہیں سوکھا نہ رہے) اور ناک میں پانی زور سے ڈال مگر جب تو روزہ دار ہو (تو آہستہ سے پانی ڈال ہوا یہ نہ ہو کہ پانی اندر چلا جاوے اور روزہ ٹوٹ جاوے) **اَلْاَمْرُ بِالْاِسْتِنْثَارِ** ناک میں پانی ڈالنے اور سنکنے کا حکم **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَلْیَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْیُوْتِرْ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو کرے تو ناک سنکے اور جو ڈھیلا لیوے تو طاق لیوے (یعنی تین یا پانچ یا سات) **عَنْ** سَلَمَۃَ بْنِ قَیْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّأْتَ فَاسْتَنْثِرْ وَاِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَاَوْتِرْ ترجمہ سلمہ بن قیس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو وضو کرے تو ناک سنک اور جب تو ڈھیلا لیوے تو طاق لے **بَابُ** اَلْاَمْرُ بِالْاِسْتِنْثَارِ عِنْدَ الْاِسْتِیْقَاظِ مِنَ النَّوْمِ جب سو کر اٹھے تو ناک سنکنا چاہیے (یعنے وضو میں) **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِنْ مَنَامِہٖ فَتَوَضَّأَ فَلْیَسْتَنْثِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَبِیْتُ عَلٰی خَیْشُوْمِہٖ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب

کوئی اپنی نیند سے جاگے پھر وضو کرے تو تین بار ناک جھاڑے اسواسطے کہ شیطان رات کو ناک کی جڑ میں بستا ہے **ف** سو جو
مین بلغم دماغ سے اوتر کر ناک کی جڑ میں جمع ہوتا ہے اوسکے سبب سے آدمی کو سستی ہوتی ہے سو فرمایا کہ تین بار چھینک ڈالے
تاکہ سستی دور ہو جاوے بلغم اور رطوبت کو شیطان فرمایا اسواسطے کہ اوس سے سستی اور غفلت ہوتی ہے عبادت مین سو عین آئین و
ہے شیطان کی یا فی الحقیقت شیطان ہی رات کو وہان بستا ہے اللہ خوب جانتا ہے **باب ایدین یستنثر**
کس ہاتھ سے ناک سنکنا چاہیے **عن** علی انہ دعا بوضوء فتمضمض واستنشق ونثر بیدہ الیسری
ففعل هذا ثلثا ثم قال هذا اطهر لنبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے
اونہون نے وضو کو پانی منگوایا تو کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا اور بائین ہاتھ سے ناک سنکی اسی طرح تین بار کیا اور
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی وضو ہے (یعنے اونکی وضو کے مانند) اس سے معلوم ہوا کہ ناک بائین ہاتھ سے سنکے
باب غسل الوجہ منہ دھونے کا بیان **عن** عبد خیر قال اتینا علی ابن ابیطالب وقد صلی فدعا
بطهور فقلنا ما یصنع وقد صلی ما یرید الا لیعلمنا فاتی بانآء فیه ماء وطست فافرغ من
الانآء علی یدیه فغسلهما ثلاثا ثم مضمض واستنشق ثلثا من الکف الذی یاخذ به الماء
ثم غسل وجهه ثلاثا ثم غسل یدہ الیمنی ثلاثا ویدہ الشمال ثلاثا ومسح برأسه مرة واحدة
ثم غسل رجله الیمنی ثلاثا ورجله الشمال ثلاثا ثم قال من سره ان یعلم وضوء رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فهو هذا ترجمہ عبد خیر سے روایت ہے ہم لوگ حضرت علی بن ابیطالب پاس آئے
اور وہ نماز پڑھ چکے تھے اونہون نے وضو کا پانی منگوایا ہم نے کہا اپنے دلون مین (یا آپس مین) یہہ وضو کا پانی کیا کرینگے
نماز تو پڑھ چکے مین ضرور ہم کو سکھلانیکے لیوے پانی منگوایا ہوگا چنانچہ اونکی پاس ایک برتن آیا جسمین پانی تھا اور ایک طشت آیا
اونہون نے برتن سے پانی اپنے ہاتھ پر ڈالا اور اوسکو تین بار دھویا پھر کلی کی اور ناک مین تین بار پانی ڈالا اوسی ہاتھ سے
جس سے پانی لیتے تھے (یعنے داہنے ہاتھ سے) پھر منہ کو تین بار دھویا اور داہنے ہاتھ کو تین بار دھویا اور بائین ہاتھ کو تین بار
دھویا اور سر پر ایک بار مسح کیا پھر داہنے پیر کو تین بار دھویا اور بائین پیر کو تین بار دھویا بعد اوسکے کہا جسکو خوشی ہو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو معلوم کرنیکی تو وہ یہی ہے (جیسے مین نے کیا دوسری روایت مین یون ہے کہ آپنے کلی
کی اور ناک مین پانی ڈالا ایک چلو سے اور یہی اولی ہے شافعیہ کے نزدیک اور حنفیہ کے نزدیک جدا جدا چلو لینا بہتر ہے
عدد غسل الوجہ منہ کو کتنی بار دھووے **عن** علی انہ اتی بکرسی فقعد علیه ثم دعا بتور
فیه ماء فکفا علی یدیه ثلثا ثم مضمض واستنشق بکف واحد ثلث مرات وغسل وجهه
ثلثا وغسل ذراعیه ثلثا ثلثا واخذ من الماء فمسح برأسه واشار شعبة مرة من ناصیته
الی مؤخر رأسه ثم قال لا ادری اردهما امسح وغسل رجلیه ثلثا ثلثا ثم قال من سره

اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى طُهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهٰذَا طُهُوْرُهٗ ترجمہ عبد خیر سے روایت ہے
حضرت علیؓ پاس ایک کرسی لائے وہ اوسپر بیٹھے پھر ایک برتن منگوایا جسمین پانی تھا اور تین بار اپنی ہاتھون پھر پانی ڈالا برتن
جھکا کر پھر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا ایک چلو سے تین بار اور دونو بار ایسے دھوئے پھر تین بار
پھر پانی لیا اور سر پر مسح کیا شعبہ راوی حدیث کی راوی ہین نے بتلایا مسح کو اسطرح کر پیشانی سے شروع کیا گدی تک
پھر کہا مجھے معلوم نہین کہ گدی سے پھر پیشانی تک لائے ہاتھون کو یا نہین اور دونون پاؤن دھوئے تین تین بار پھر اسکو
کہا جسکو خوشی ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وضو کے دیکھنے کی تو یہی وضو تھا آپکا **غَسْلُ الْيَدَيْنِ**
دونو ہاتھون کا دھونا **عَنْ** عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ شَهِدْتُّ عَلِيًّا دَعَا بِكُرْسِيٍّ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ
فِيْ تَوْرٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلٰثًا ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ بِكَفٍّ وَّاحِدٍ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا
وَيَدَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ غَمَسَ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ فَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ
سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهٰذَا وُضُوْءُهٗ ترجمہ عبد خیر سے
روایت ہے مین حضرت علیؓ پاس آیا انہون نے ایک کرسی منگوائی اور اوسپر بیٹھے پھر پانی منگوایا ایک برتن مین اور دونو
ہاتھون کو دھویا تین بار پھر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا ایک ہی چلو سے تین بار پھر منہ دھویا تین بار اور دونون ہاتھ
دھوئے تین تین بار پھر اپنا ہاتھ برتن مین ڈبو کر سر پر مسح کیا پھر دونون پاؤن کو دھویا تین تین بار بعد اوسکے کہا جسکو خوشی
ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وضو کو دیکھنے کی (تو دیکھ لیوے اسکو) یہی وضو تھا آپکا **بَابُ** صِفَةِ
الْوُضُوْءِ وضو کی ترکیب **عَنِ** الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ دَعَانِيْ اَبِيْ عَلِيٌّ بِوَضُوْءٍ فَقَرَّبْتُهٗ لَهٗ فَبَدَاَ فَغَسَلَ
كَفَّيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ اَنْ يُّدْخِلَهُمَا فِيْ وَضُوْئِهٖ ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلٰثًا وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ
وَجْهَهٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلٰثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى كَذٰلِكَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ
مَسْحَةً وَّاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلٰثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى كَذٰلِكَ ثُمَّ قَامَ قَائِمًا
فَقَالَ نَاوِلْنِيْ فَنَاوَلْتُهُ الْاِنَاءَ الَّذِيْ فِيْهِ فَضْلُ وَضُوْئِهٖ فَشَرِبَ مِنْ فَضْلِ وَضُوْئِهٖ قَائِمًا
فَعَجِبْتُ فَقَالَ اَتَدْرِيْ لِمَ فَعَلْتُ بِكَ هٰذَا فَقُلْتُ لَا قَالَ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ اَبَاكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ مِثْلَ مَا
رَاَيْتَنِيْ صَنَعْتُ يَقُوْلُ لِوُضُوْئِهٖ هٰذَا وَشُرْبٍ فَضْلَ وَضُوْئِهٖ قَائِمًا ترجمہ حضرت امام حسین سے
روایت ہے میرے والد علی بن ابی طالب نے مجھسے وضو کا پانی مانگا مین نے وضو کا پانی لاکر دیا انہون نے وضو شروع کیا
تو پہلے دونو پہونچون کو تین بار دھویا پانی مین ہاتھ ڈالنے سے پہلے پھر تین بار کلی کی اور تین بار ناک صاف کی پھر منہ کو تین بار
دھویا پھر داہنے ہاتھ کو کہنی تک تین بار دھویا پھر بائین ہاتھ کو اسیطرح دھویا پھر سر پر ایک بار مسح کیا پھر داہنے پاؤن
کو ٹخنون تک تین بار دھویا پھر بائین پاؤن کو اسیطرح دھویا پھر کھڑے ہوگئے اور کہا مجھے پانی دو مین نے وہی برتن دیدیا

جسمین وضو کا بچا ہوا پانی تھا انھون نے کہا کچھ ہرج نہیں اوسمین سے پانی نپیا مینی تعجب کیا انہون نے کہا تعجب مت کر اسلیے کہ مین نے تیرے باپ (یعنے نانا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا وہ ہمیشہ ایسا ہی کرتے تھے جسمین مین نے کیا۔ اسی طرح وضو کرتے تھے اور وضو کا پانی بچا ہوا کھڑے ہوکر پیتے تھے **عدد** غسل الیدین ناتھون کو کتنی بار دھوے **عن** ابی خیثمۃ وھو ابن یحیی المازنی قال رایت عمرا یتوضا فغسل کفیہ حتی انقاھما ثم تمضمض ثلثا واستنشق ثلثا وغسل وجھہ ثلثا وغسل ذراعیہ ثلثا ثلثا ثم مسح برأسہ ثم غسل قدمیہ الی الکعبین ثم قام فاخذ فضل طھورہ فشرب وھو قائم ثم قال احببت ان اریکم کیف کان طھور النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابی خیثمہ سے جو یحیی مازنی سے روایت ہی مین نے حضرت عمرؓ کو دیکھا انہون نے وضو کیا تو پہلے اپنے دونو پہونچے دھوئے یہانتک کہ صاف کیا اون کو پھر تین بار کلی کی اور تین بار ناک مین پانی ڈالا اور منہ تین بار دھویا اور دونون ہاتھ تین تین بار دھوئے پھر سر مسح کیا پھر دونون پانون دھوئے یہانتک پھر کہڑے ہوئے اور وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے کھڑی پیا پھر کہا مین نے پسند کیا کہ تم کو دکھلاؤن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر وضو کرتے تھے **باب** حد الغسل وھونیکے حد **عن** عمرو بن یحیی المازنی عن ابیہ انہ قال لعبد اللہ بن زید بن عاصم وکان من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو جد عمرو بن یحیی ھل تستطیع ان تریني کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتوضا فقال عبد اللہ بن زید نعم فدعا بوضوء فافرغ علی یدیہ فغسل یدیہ الی الرسغین مرتین ثم تمضمض واستنشق ثلثا ثم غسل وجھہ ثلثا ثم غسل یدیہ مرتین مرتین الی المرفقین ثم مسح راسہ بیدیہ فاقبل بھما وادبر بدا بمقدم راسہ ثم ذھب بھما الی قفاہ ثم ردھما حتی رجع الی المکان الذی بدا منہ ثم غسل رجلیہ **ترجمہ** عمر بن یحیی مازنی سے روایت ہی اوسنے سنا اپنے باپ یحیی بن عمارہ بن ابی حسن سے اوس نے کہا عبد اللہ بن زید بن عاصم سے جو صحابی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور دادا ہین عمرو بن یحیی کے **ف** یہ غلطی ہی راوی حدیث سے عبد اللہ بن زید عمرو بن یحیی کے نہ دادا ہین نہ نانا صحیح یہ ہے کہ ایک شخص نے پوچھا عبد اللہ بن زید سے اور وہ شخص عمارہ بن ابی حسن تھا جو دادا ہی عمرو بن یحیی کا **ک** کیا تم مجھکو دکھا سکتے ہو کسطرح وضو کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہون نے کہا ہان تو منگوایا وضو کا پانی اور ڈالا اوسکو اپنے ہاتھ پر اور دھویا دونون ہاتھون کو دو دو بار پھر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا تین بار پھر منہ دھویا تین بار پھر دونو ہاتھ دو دو بار کہینچ تک پھر مسح کیا سر کا دونون ہاتھون سے آگے سے لے گئے اوہ پیچھے لے گئے یعنے شروع کیا آگے سے اور پیچھے لیگئے پھر دونون ہاتھون کو پیچھے سے لے آئے وہین تک جہان سے شروع کیا تھا پھر دونون پانون دھوئے **باب** صفۃ مسح الراس سر مسح کیونکر کرے **عن** عمرو بن یحیی عن ابیہ انہ قال لعبد اللہ بن زید

ف یہ بقیہ حدیث سے ہی جو پہلے گذر چکی ہی

بن عاصم وهو جد عمرو بن يحيى هل تستطيع ان تريني كيف كان رسول الله صلى الله عليه
وسلم يتوضأ قال عبد الله بن زيد نعم فدعا بوضوء فافرغ على يديه اليمنى فغسل يديه
مرتين ثم تمضمض واستنشق ثلثا ثم غسل وجهه ثلثا ثم غسل يديه مرتين مرتين الى
المرفقين ثم مسح رأسه بيديه فاقبل بهما وادبر بدأ بمقدم رأسه ثم ذهب بهما الى
قفاه ثم ردهما حتى رجع الى المكان الذي بدأ منه ثم غسل رجليه **ترجمہ** عمرو بن یحیی سے روایت
ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے انہوں نے کہا عبد اللہ بن زید بن عاصم سے جو دادا تھے عمرو بن یحیی کے کیا تم مجھ کو دکھا سکتے
ہو کیونکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے عبد اللہ بن زید نے کہا ہاں انہوں نے پانی منگوایا اور اپنے داہنے ہاتھ
پر ڈالا پھر دونوں ہاتھوں کو دو بار دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا تین بار پھر منہ کو دھویا تین بار پھر دونوں ہاتھ
دھوئے دو دو بار کہنیوں تک پھر مسح کیا سر کا دونوں ہاتھوں سے آگے پیچھے لیگئے اوپر پیچھے سے آگے لائے پہلے آگے سے
شروع کیا اور پیچھے تک لیگئے پھر پیچھے سے وہیں لائے جہاں سے شروع کیا تھا پھر دونوں پاؤں دھوئے **عدد مسح راس**
سر کتنی بار مسح کرے **عن** عبد الله بن زيد الذي أري النداء قال رأيت رسول الله صلى الله عليه
وسلم توضأ فغسل وجهه ثلثا ويديه مرتين مرتين وغسل رجليه مرتين ومسح برأسه مرتين
ترجمہ عبد اللہ بن زید سے روایت ہے جنہوں نے خواب میں اذان سنی تھی **ف** یہ غلطی ہے سفیان کی عبد اللہ بن زید
بن عبد ربہ نے اذان نقل کی ہے وہ اور صحابی ہیں اور یہ عبد اللہ بن زید بن عاصم ہیں جو وضو کی روایت کرتے
ہیں **ت** کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو کیا تو منہ کو تین بار دھویا اور دونوں ہاتھوں کو دو بار
دھویا اور دونوں پاؤں کو دو بار دھویا اور سر پر دو بار مسح کیا **باب** مسح المرأة رأسها عورت اپنے سر پر مسح
کرے **عن** أبي عبد الله سالم سبلان قال وكانت عائشة تستعجب بأصابعه وكنت أجرؤ
فأرخي كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ فتمضمضت واستنثرت ثلثا
وغسلت وجهها ثلثا ثم غسلت يدها اليمنى ثلثا واليسرى ثلثا ووضعت يدها في مقدم
رأسها ثم مسحت رأسها مسحة واحدة إلى مؤخره ثم أمررت يديها بأذنيها ثم مالت
على الخدين قال سالم لم أكنت أنبئها مكانا ما اختفي مني فتجلس بين يدي وتحدث معي حتى
جئتها ذات يوم فقلت ادعي لي بالبركة يا أم المؤمنين قالت وما ذاك قلت أعتقني الله
قالت بارك الله لك وأرخت الحجاب دوني فلم أرها بعد ذلك اليوم **ترجمہ** ابو عبد اللہ سے روایت ہے
جسکا نام سالم تھا اور سبلان کہ کے مشہور تھا حضرت عائشہ اوسکی امانت پسند کرتی تھیں اور اوس سے کام لیا کرتی تھیں
اُجرءت پر کیا حضرت عائشہ نے مجھکو دکھلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسطرح وضو کیا کرتی تھی تو انہوں نے کلی

کی اور ناک مین پانی ڈالا تین بار اور منہ دھویا تین بار پھر دہنا ہاتھ دھویا تین بار اور بایان ہاتھ بھی تین بار اور اپنا ہاتھ سر کے اگے رکھکر پیچھے تک مسح کیا ایک بار پھر اپنے ہاتھون کو دونون کانون پر پھیرا پھر گالون پر سالم نے کہا مین حضرت عائشہ پاس کتابت کیحالت مین جاتا کرتا (یعنے مین غلام تہا مجھکو میرے مولی نے مکاتب کر دیا تہا مکاتب اس غلام کو کہتے ہین جسنے کچہ روپیہ یا قیمتی طہرا لے اور کہدے کہ جب تو اتنا روپیہ ادا کر دیگا تو آزاد ہے) تو وہ مجھسے پردہ کرتی تہین (اسلیے کہ غلامون سے اور رات دن کے کمیرون سے پردہ کرنا ضرور نہین ہے حضرت عائشہ کا یہی مذہب تہا) بلکہ میرے سامنے آنکر بیٹہ جاتین اور مجھسے باتین کرتین ایک دن جو مین انکے پاس گیا تو مینے کہا میرے لیے دعا کرو برکت کے انہون نے پوچہا کیا ہوا مین نے کہا اللہ نے مجھے آزاد کر دیا (یعنے بدل کتابت ادا کر دیا) انہون نے کہا اللہ تجھے برکت دیوے اور اوسی وقت میرے سامنے پردہ ڈالدیا پھر اوس روز سے مین نے انکو نہین دیکہا

مسح الاذنین کانون کے مسح کا بیان

عن ابن عباس قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ فغسل یدیہ ثم تمضمض واستنشق من غرفۃ واحدۃ وغسل وجہہ وغسل یدیہ مرۃ مرۃ ومسح برأسہ واذنیہ مرۃ قال عبد العزیز واخبرنی من سمع من ابن عجلان یقول فی ذلک وغسل رجلیہ

ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپنے وضو کیا تو دونو ہاتہون کو دہویا پھر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا ایک ہی چلو سے اور منہ دہویا اور دونون ہاتہ دہوئے ایک ایک بار اور مسح کیا سر اور کانون کا ایکبار دوسری روایت مین تین زیادہ ہے اور دونون پاؤن دہوئے

باب مسح الاذنین مع الراس وما یستدل بہ علی انہما من الراس

کانون کا سر کے ساتھ مسح کرنا اور کانون کے سر مین شریک ہونیکی دلیل

عن ابن عباس قال توضأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فغرف غرفۃ فتمضمض واستنشق ثم غرف غرفۃ فغسل وجہہ ثم غرف غرفۃ فغسل یدہ الیمنی ثم غرف غرفۃ فغسل یدہ الیسری ثم مسح برأسہ واذنیہ باطنہما بالسبتین وظاہرہما بباطن لحییہ ثم غرف غرفۃ فغسل رجلہ الیمنی ثم غرف غرفۃ فغسل رجلہ الیسری

ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو ایک چلو لیا اور کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا پھر چلو لیا اور منہ دہویا پھر چلو لیا اور دہنا ہاتہ دہویا پھر چلو لیا اور بایان ہاتہ دہویا پھر مسح کیا سر اور دونون کانون پر کانون کے اندر کا کلمی کی انگلیون سے اور باہر کا دونون انگہوٹون سے پھر ایک چلو لیا اور دہنا پانون دہویا پھر چلو لیا اور بایان پانون دہویا

عن عبد اللہ الصنابحی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا توضأ العبد المؤمن فتمضمض خرجت الخطایا من فیہ فاذا استنثر خرجت الخطایا من انفہ فاذا غسل وجہہ خرجت الخطایا من وجہہ حتی تخرج من تحت اشفار عینیہ فاذا غسل یدیہ خرجت الخطایا من یدیہ حتی تخرج

مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ يَدَيْهِ فَاِذَا مَسَحَ بِرَاْسِهٖ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رَاْسِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ اُذُنَيْهِ فَاِذَا
غَسَلَ خَلِيْقَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ خَلِيْقَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ رِجْلَيْهِ ثُمَّ كَانَ مَشْيُهٗ اِلَى
الْمَسْجِدِ وَصَلٰوتُهٗ نَافِلَةً لَهٗ ترجمہ عبداللہ صنابحی سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وضو
کرتا ہے بندہ مومن پھر کلی کرتا ہے نکلجاتے ہیں گناہ اوسکے منہ سے پھر جس وقت ناک میں پانی ڈالتا ہے نکلجاتے ہیں گناہ اوسکے
ناک سے پھر جس وقت منہ دھوتا ہے نکلجاتے ہیں گناہ اوسکے منہ سے یہانتک کہ نکلجاتے ہیں پپوٹوں سے پھر جس وقت ہاتھ دھوتا ہے
نکلجاتے ہیں گناہ اوسکے دونوں ہاتھوں سے یہانتک کہ نکلجاتے ہیں دونوں ہاتھ کہ ناخونوں کے تلے سے پھر جس وقت مسح کرتا ہے
سر کا نکلجاتے ہیں گناہ اوسکے دونوں کانوں سے پھر جس وقت پاؤں دھوتا ہے نکل جاتے ہیں گناہ اوسکے دونوں پاؤں سے
یہانتک کہ نکلجاتے ہیں گناہ اوسکی دونوں پاؤں کی ناخونوں سے پھر چلنا اوسکا مسجد کیطرف اور نماز اوسکا یعنے اوسکا
ثواب علیحدہ ہوگا اوسکی لیے ف گناہوں سے مراد صغائر ہیں نہ کبائر تو جس شخص کے سب گناہ صغائر ہیں اوسکے بالکل
معاف ہوجاتے ہیں اور جسکے صغائر و کبائر دونوں ہیں تو صغائر عفو ہوجاتے ہیں اور جسکے سب گناہ کبائر ہیں تو اوں میں تخفیف
ہوجاتی ہے بقدر صغائر اور جسکے پاس نہ صغائر ہیں نہ کبائر اوسکی نیکیوں میں ترقی ہوتی ہے ایسا ہی بیان کیا علمانی نے حدیث
کی شرح میں پس بظاہر حدیث مطلق ہے شامل ہے صغائر اور کبائر کو **بَابُ** **الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ** عمامے پر مسح کرنیکا بیان
عَنْ بِلَالٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ ترجمہ بلال سے روایت ہے
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا مسح کرتے موزوں اور عمامے پر دوسری روایت میں یوں ہے رَاَيْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسح کرتے تھے موزوں پر
ایک روایت میں ہے عَلَى الْخِمَارِ وَالْخُفَّيْنِ یعنے عمامے اور موزوں پر ف اکثر اہل حدیث کی نزدیک مسح عمامہ اور سر بندھن
پر درست ہے اور یہ ثابت ہے عمر بن امیہ اور مغیرہ اور انس کے روایت سے اور بعضوں کے نزدیک عمامے پر مسح درست نہیں ہے
جبتک ماتھے سے نہ لگے **بَابُ** **الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ مَعَ النَّاصِيَةِ** پیشانی اور عمامے پر مسح کرنا **عَنِ**
الْمُغِيْرَةِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ فَمَسَحَ نَاصِيَتَهٗ وَعِمَامَتَهٗ وَعَلَى الْخُفَّيْنِ ترجمہ مغیرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو مسح کیا پیشانی اور عمامے پر اور موزوں پر **عَنِ** الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ
قَالَ تَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَخَلَّفْتُ مَعَهٗ فَلَمَّا قَضٰى حَاجَتَهٗ قَالَ اَمَعَكَ مَاءٌ فَاَتَيْتُهٗ
بِمَطْهَرَةٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ فَذَهَبَ يُخْرِجُ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمُّ الْجُبَّةِ فَاَلْقٰاهُ
عَلٰى مَنْكِبَيْهِ فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهٖ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلٰى خُفَّيْهِ ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سفر میں) لوگوں کی پیچھے رہ گئے میں بھی آپ کے ساتھ پیچھے رہ گیا جب آپ حاجت سے
فارغ ہوئے تو مجھ سے پوچھا تیرے پاس پانی ہے میں ایک چرمی ڈبہ پانی کا لیکر آیا آپ نے اپنا ہاتھ دھویا اور منہ دھویا پھر اپنی آستین

آستینوں سے نکالنے لگے تو وہ تنگ نکلیں (یعنی جبہ کی آستینیں تنگ تھیں ہاتھ آسین سے نکل نہ سکے) آپ نے جبہ کو نیچے کی طرف پر ڈال لیا اور ہاتھ نکالے پھر وضو کیا (یعنی) پہنچوں تک ہاتھ دھوئے اور مسح کیا پیشانی پر اور عمامے پر اور موزوں پر **باب** کیف المسح علی العمامۃ عمامے پر کیسے مسح کرے **عن** المغیرۃ بن شعبۃ قال حضلنان لا اسأل عنہما احدا بعد ما شہدت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کنا معہ فی سفر فبرز لحاجتہ ثم جاء فتوضأ ومسح بناصیتہ وبجانبی عمامتہ ومسح علی خفیہ وقال وصلوۃ الامام خلف الرجل من رعیتہ فشہدت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان فی سفر فحضرت الصلوۃ فاحتبس علیہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاقاموا الصلوۃ مقدموا بن عوف فصلی بہم فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی خلف ابن عوف ما بقی من الصلوۃ فلما سلم ابن عوف قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقضی ما سبقہ بہ **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے دو باتیں ہیں میں ان کو کسی سے نہ پوچھوں گا جب خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں دیکھ چکا ہوں (وہ باتوں کو کرتے ہوئے) ہم آپ کے ساتھ تھے سفر میں آپ حاجت کو نکلے پھر آکر وضو کیا اور مسح کیا پیشانی پر اور عمامے کے دونوں کناروں پر اور مسح کیا موزوں پر (اب اس بات میں کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہیں) دوسری امام نماز پڑھی اپنی جماعت میں سے کسی کو بھیجی یہ درست ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ چکا ہوں آپ سفر میں تھے نماز کا وقت آگیا لیکن آپ نے شروع نہ کی تو صحابہ نے نماز شروع کر دی (عبدالرحمن بن عوف کو آگے کیا انہوں نے نماز پڑھانا شروع کی اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگئے اور نماز پڑھی آپ نے عبدالرحمن بن عوف کے پیچھے جتنی باقی تھی جب ابن عوف نے سلام پھیرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور جس قدر نماز ہو چکی تھی اس کو ادا کیا **باب** ایجاب غسل الرجلین بالنون دھونا واجب ہے **عن** ابی ہریرۃ قال قال ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویل للاعقاب من النار **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرابی ہے ایڑیوں کی جہنم کے عذاب سے یعنی اگر وضو میں خشک رہ گئی تو قیامت میں عذاب ہوگا حدیث سے پاؤں کا دھونا واجب معلوم ہوتا ہے (اس سے رد ہو گیا ان لوگوں پر جو پاؤں کے مسح کو کافی سمجھتے ہیں) **عن** عبداللہ بن عمرو قال رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوما یتوضؤون ولہا اعقابہم تلوح فقال ویل للاعقاب من النار اسبغوا الوضوء **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو دیکھا جو وضو کر رہے ہیں اور ان کی ایڑیاں چمک رہی ہیں خشکی سے (یعنی پانی نہیں پہنچا) آپ نے فرمایا خرابی ہے ایڑیوں کی جہنم کے عذاب سے پورا کرو وضو کو **باب** باخ الرجلین یبدأ بالغسل پہلے کس پاؤں کو دھوئے **عن** عائشۃ وذکرت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یحب التیامن ما استطاع فی طہورہ وغسلہ وترجلہ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داہنی طرف سے شروع کرنے کو پسند کرتے

تھے جہانتک ہوسکتا طہارت میں اور جوتا پہننے میں اور کہنیوں کو نہیں **غسل** الرِّجْلَيْنِ بِالْيَدَيْنِ دونوں پانوں کو
دونوں ہاتھوں سے دھونا **عن** الْقَيْسِيِّ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَاُتِيَ
بِمَاءٍ فَقَالَ عَلٰى يَدَيْهِ مِنَ الْاِنَاءِ فَغَسَلَهُمَا مَرَّةً وَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ مَرَّةً مَرَّةً وَغَسَلَ
رِجْلَيْهِ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا **ترجمہ** عبدالرحمن بن ابی قراد قیسی سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ تھے ایک سفر میں آپ پاس پانی لائے آپ نے برتن جھکا کر پانی دونوں ہاتھوں پر ڈالا اور دونوں کو دھویا ایک بار
اور منہ دھویا اور دونوں ہاتھ دھوئے ایک ایک بار اور دونوں پانوں دھوئے دونوں ہاتھوں سے ملکر **الامر**
بتخليل الْاَصَابِعِ انگلیوں میں خلال کرنیکا حکم **عن** لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاْتَ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ **ترجمہ** لقیط بن صبرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو وضو کرے تو پورا کر وضو کو اور تو خلال کر انگلیوں میں زنہار کہ گنہگار ہو
سو کھی نہ جاویں **عدد** غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ پانوں کتنی بار دھوئے **عن** اَبِيْ حَيَّةَ الْوَادِعِيِّ قَالَ رَاَيْتُ
عَلِيًّا تَوَضَّاَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلٰثًا وَمَضْمَضَ ثَلٰثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلٰثًا وَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَذِرَاعَيْهِ
ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ هٰذَا وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** ابوحیہ وادعی سے روایت ہے میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا انہوں نے وضو کیا تو دونوں
ہتھیلیوں کو تین بار دھویا اور تین بار کلی کے اور ناک میں پانی ڈالا تین بار اور منہ دھویا تین بار اور دونوں ہاتھ دھوئے
تین تین بار اور مسح کیا سر پر اور دونوں پانوں دھوئے تین تین بار پھر کہا یہی وضو تمہارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا **باب** حَدِّ الْغَسْلِ دھونے کی حد یعنی ہاتھ اور پانوں کہاں تک دھوئے **عن** حُمْرَانَ مَوْلٰى
عُثْمَانَ اَنَّ عُثْمَانَ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ
ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى
مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ
الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ
هٰذَا ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَامَ
فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهٗ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ **ترجمہ** حمران سے روایت ہے جو مولی غلام
آزاد تھا عثمان بن عفانؓ کا کہ میں نے دیکھا حضرت عثمانؓ کو انہوں نے وضو کا پانی منگوایا اور وضو کیا اور
دونوں ہتھیلیوں کو تین بار دھویا پھر کلی کے اور ناک میں پانی ڈالا پھر منہ دھویا تین بار پھر داہنا ہاتھ دھویا کہنی تک تین بار
پھر بایاں ہاتھ دھویا اسیطرح یعنی کہنی تک تین بار پھر سر پر مسح کیا پھر داہنا پاؤں دھویا ٹخنوں تک تین بار

پھر بابان پانون دھویا اسی طرح (یعنے تین تین بار) پھر کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو کیا اسطرح جیسے میں نے وضو کیا پھر کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اسطرح وضو کری جیسے میں نے کیا ہے پھر کھڑے ہو کر دو رکعتین پڑہے اور دل میں کسی طرح کے وسوسے نہ لاوی تو بخش دیے جاویں گے

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَأَيْتُكَ تَلْبَسُ هٰذِهِ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَتَتَوَضَّأُ فِيهَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا **ترجمہ** عبید بن جریج سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عمر سے کہا میں تمہیں دیکھتا ہوں یہ چمڑے کی جوتیاں پہنی ہوئے اور اوسی کو پہنے پہنے وضو کرتے ہوئے آپنوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ایسی جوتیاں پہنتے تہے اور اون میں وضو کرتے تہے

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ موزوں پر مسح کرنے کا بیان **ف** اجماع کیا ہے علما نے موزوں کے مسح درست ہونے پر سفر اور حضر میں اور انکار کیا ہے اوسکا شیعہ اور خوارج نے اور روایت کیا ہے موزوں پر مسح کرنیکو ایک جماعت صحابہ نے حسن بصری نے کہا مجھ سے ستر آدمیوں نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کہ آپ موزوں پر مسح کرتے تہے لیکن اختلاف کیا ہے علما نے کہ مسح کرنا موزوں پر افضل ہے یا پانون دھونا اکثر علما کے نزدیک پانون دھونا افضل ہے اور ایک جماعت تابعین کے نزدیک مسح افضل ہے

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ فَقِيلَ لَهُ أَتَمْسَحُ فَقَالَ قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ وَكَانَتْ أَعْجَابُ عَبْدِ اللّٰهِ يُعْجِبُهُمْ قَوْلُ جَرِيرٍ وَكَانَ إِسْلَامُ جَرِيرٍ قَبْلَ مَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَسِيرٍ **ترجمہ** جریر بن عبداللہ سے روایت ہے آنہون نے وضو کیا اور مسح کیا موزوں پر لوگون نے کہا کیا تم مسح کرتے ہو موزوں پر جریر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا موزوں پر مسح کرتے ہوئے عبداللہ کے لوگون کو جریر کی یہ حدیث نہایت پسند تہی کیونکہ اسلام جریر کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے تہوڑے دنون پیشتر تہا **ف** پس یہ جو بعض لوگون نے گمان کیا کہ موزوں پر مسح کرنا آیت مائدہ کے اترنے سے پیشتر درست تہا اور جب سورہ مائدہ میں یہ آیت اتری فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ تو موزون کا مسح موقوف ہوا اور پانون دھونا ضرور ہوا یہ گمان صحیح نہ ہوگا اس لیے کہ جریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے چند ہی روز پیشتر مسلمان ہوئے اور انہون نے آپ کو موزون پر مسح کرتے دیکھا تو معلوم ہو گیا کہ آیت مائدہ سے موزون کا مسح موقوف نہین ہوا پس آیت مائدہ میں جو حکم پانون دھونے کا ہے وہ خاص ہے اوس حالت سے جب پانون میں موزے نہ ہون اگر موزے ہون تو حدیث کے رو سے اون پر مسح درست ہے

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ الْأَسْوَافَ فَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ خَرَجَ قَالَ أُسَامَةُ فَقَالَ

ترجمہ جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری سے روایت ہے انہون نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے

بِلَالًا مَا صَنَعَ فَقَالَ بِلَالٌ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ
وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثُمَّ صَلَّى ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم اور بلال دونوں اسواف میں گئے (اسواف مدینہ کے حرم کو کہتے ہیں جسکی حد بندی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کی ہے) تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حاجت کو تشریف لے گئے پھر نکلے تو اسامہ نے کہا میں نے بلال سے
پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا بلال نے کہا آپ حاجت کو گئے پھر وضو کیا تو منہ دھویا اور دونوں ہاتھ
دھوئے اور سر پر مسح کیا اور موزوں پر مسح کیا پھر نماز پڑھی عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا موزوں پر عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي النَّضْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا موزوں پر مسح کرنے میں کچھ قباحت نہیں ہے عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ فَلَمَّا رَجَعَ تَلَقَّيْتُهُ بِإِدَاوَةٍ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ
وَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَغْسِلَ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ بِهِ الْجُبَّةُ فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ
فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلَّى ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
حاجت کو تشریف لیگئے جب لوٹ کر آنے لگے تو میں پانی لیکر پہونچا ایک لوٹے میں اور میں نے پانی ڈالا آپ کے اوپر آپ نے
دونوں ہاتھ دھوئے پھر منہ دھویا پھر آپ دونوں ہاتھ نہیں دھونا چاہتے تھے لیکن جبہ تنگ نکلا (اور آستینیں اوپر چڑھ نہ سکیں)
اپنے دونوں ہاتھوں کو جبے کے تلے سے نکال لیا اور ان کو دھویا اور مسح کیا موزوں پر پھر نماز پڑھی ہمارے ساتھ ف
اس حدیث سے مد دلیوں کا جواز ثابت ہوا وضو میں اور اسامہ بن زید کی حدیث سے بھی ثابت ہوا انہوں نے پانی ڈالا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پر جب آپ لوٹ کر آئے تھے عرفات سے اور کئی حدیثوں میں وضو میں مد دلینے کی ممانعت آئی ہے پر یہ
حدیثیں ثابت نہیں ہیں عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَرَجَ
لِحَاجَتِهِ فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيرَةُ بِإِدَاوَةٍ فِيهَا مَاءٌ فَصَبَّ عَلَيْهِ حَتَّى فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ فَتَوَضَّأَ
وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حاجت کو تشریف لے چلے تو میں بھی
آپ کے پیچھے ہی تھا ایک لوٹا پانی لیکر گئے پھر آپ پر پانی ڈالا یہانتک کہ آپ فارغ ہو گئے حاجت سے ف مسلم کی روایت میں
یوں ہے فَصَبَّ عَلَيْهِ حِينَ فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ یعنی پانی ڈالا آپ پر جب آپ حاجت سے فارغ ہو چکے تھے اور مسلم کی
ایک روایت میں اور نسائی کی روایت میں حَتَّى فَرَغَ ہے پس اسکے معنے یوں ہونگے کہ پانی ڈالا آپ پر یہانتک کہ آپ
فارغ ہوئے حاجت سے اپنی تو مراد حاجت سے وضو ہوگا نہ آبدست اور صحیح یہ ہے کہ حَتَّى سببیہ ہے جو کہ امر سببی میں

یہی ثابت ہوتا ہے کہ مغیرہ نے پانی ڈالا جب آپ حاجت سے فارغ ہو چکے تھے اور جو حاجت سے حضور مراد ہو جیسے نووی نے تاویل کی ہو تو اس صورت میں قضاءً اس کے بعد یہ موقع ہوگا **باب** المسح علی الجوربین والنعلین پاتابوں اور جوتوں پر مسح کرنیکا بیان **ف** یہ باب مع اس حدیث کے جو اس باب میں مذکور ہوگی کشہ نخون میں نہیں ہے

عن المغیرۃ بن شعبۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسح علی الجوربین والنعلین

ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا پاتابوں اور جوتوں پر ابو عبدالرحمن نے کہا میں نہیں جانتا کسی کو کہ اوس نے متابعت کی ہو ابو قیس کی اس روایت میں اور صحیح مغیرہ سے یہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا موزوں پر **باب** المسح علی الخفین فی السفر سفر میں موزوں پر مسح کرنے کا بیان

عن المغیرۃ بن شعبۃ قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فقال تخلف یا مغیرۃ خذ الاداوۃ فاخذتہا فانطلق حتی توارانی فقضی حاجتہ وعلیہ جبۃ شامیۃ ضیقۃ الکمین فاراد ان یخرج یدہ من کمہا فضاقت فاخرج یدہ من تحت الجبۃ فغسل وجہہ ویدیہ ومسح برأسہ ومسح علی خفیہ

ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا سفر میں آپ نے فرمایا پیچھے رہ جا اے مغیرہ اور لوگوں سے کہا چلو آگے جاؤ میں پیچھے رہ گیا میرے ساتھ ایک لوٹا پانی تھا لوگ چلے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کو تشریف لے گئے جب لوٹ کر آئے تو میں آپ پر پانی ڈالنے لگا آپ ایک جبہ پہنے تھے رومی کا بنا ہوا تنگ آستینوں کا آپ نے اوس میں سے ہاتھ نکالنا چاہا وہ تنگ ہوئے تب آپ نے جبے کے نیچے سے ہاتھ نکال لیا اور منہ دھویا اور دونوں ہاتھ دھوئے اور سر پر مسح کیا اور موزوں پر مسح کیا **باب** التوقیت فی المسح علی الخفین للمسافر مسافر کو موزے پر مسح کرنیکی کتنی مدت ہے

عن صفوان بن عسال قال رخص لنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کنا مسافرین ان لا ننزع خفافنا ثلثۃ ایام ولیالیہن

ترجمہ صفوان بن عسال سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی ہم کو جب ہم سفر میں ہوں اپنے موزے نہ اتارنے کی تین دن تین رات تک **ف** مگر جب جنابت ہو تو اتارنا پڑیگا اکثر بیہ اور علما کا یہی قول ہے کہ مدت مسح کی مقیم کیلئے ایک دن اور ایک رات ہے اور مسافر کے لیے تین دن تین رات اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد کا اور مالک سے مشہور روایت یہ ہے کہ مسح کی کوئی مدت مقرر نہیں جب تک چاہے مسح کرے اور یہی قول قدیم تھا شافعی کا اور دلیل اسکی حدیث ہے ابی بن عمارہ کی جسکو ابو داؤد نے نقل کیا لیکن وہ ضعیف ہے باتفاق اہل حدیث۔ پھر یہ مدت حدث کے وقت سے معتبر ہوگی یعنے جب موزے پہنے وضو کرکے تو اب یہ ضرور ہے تو نے گا اوس وقت سے مدت کا حساب ہوگا نہ مسح کے وقت سے اور نہ پہننے کے وقت سے (نووی باختصار) **عن** زر قال سألت

قَالَ سَأَلْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا مُسَافِرِيْنَ أَنْ نَمْسَحَ عَلَى خِفَافِنَا وَلَا نَنْزِعَهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ
إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ ترجمہ ردے سے روایت ہے میں نے صفوان بن عسال سے پوچھا موزوں پر مسح کرنیکو انہوں نے
کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے ہم کو جب ہم مسافر ہوں کہ مسح کریں اپنے موزوں پر اور نہ اتاریں اونکو
تین دن تک پیشاب اور پائخانے اور سونے سے مگر جنابت سے (البتہ اوتارنا ضرور ہے) **التوقیت**
فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُقِيْمِ مقیم موزوں پر مسح کرنے کی کیا مدت ہے **عن** عَلِيٍّ رض قَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيْمِ يَعْنِي فِي الْمَسْحِ ترجمہ
حضرت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کیلیے تین دن اور تین راتیں
مقرر کیں اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات یعنی موزوں پر مسح کرنے کے لیے **عن** شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ
سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَتِ ائْتِ عَلِيًّا فَإِنَّهُ أَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنِّي فَأَتَيْتُ عَلِيًّا
فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْمَسْحِ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا أَنْ نَمْسَحَ الْمُقِيْمُ يَوْمًا
وَلَيْلَةً وَالْمُسَافِرُ ثَلَاثًا ترجمہ شریح بن ہانی سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ رض سے پوچھا موزوں پر
مسح کرنی کی مدت کو انہوں نے کہا علی رض پاس جاؤ اور ان سے پوچھو وہ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں میں انکے پاس گیا اور پوچھا
حضرت علی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے ہم کو کہ مقیم ایک دن رات تک مسح کرے اور مسافر تین دن
رات تک **صفة** الْوُضُوْءِ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ اگر کسی کا وضو ٹوٹا نہ ہو تو وہ تازہ وضو کیونکر کرے **عن**
النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ لِحَوَائِجِ النَّاسِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ
أُتِيَ بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ فَأَخَذَ مِنْهُ كَفًّا فَمَسَحَ بِهِ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ وَرِجْلَيْهِ ثُمَّ
أَخَذَ فَضْلَةً فَشَرِبَ قَائِمًا وَقَالَ إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُوْنَ هٰذَا وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ وَهٰذَا وُضُوْءُ مَنْ لَمْ يُحْدِثْ ترجمہ نزال بن سبرہ سے روایت ہے میں نے حضرت
علی رض کو دیکھا انہوں نے نماز پڑھی ظہر کی پھر لوگوں کے کاموں میں مصروف ہوئے جب عصر کا وقت آیا تو ایک برتن میں
پانی لایا گیا آپ نے اوس میں سے ایک چلو لیکر منہ اور دونوں ہاتھوں اور سر اور دونو پاؤں پر مسح کیا پھر تھوڑا سا بچا ہوا
پانی لیکر کھڑے ہو کر پیا اور کہا کہ لوگ بُرا جانتے ہیں اسکو (یعنی اسطرح کھڑے ہو کر) نیکو جس میں تمام اعضا پر مسح کیا جاوے
حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ایسا کرتے ہوئے اور جسکو حدث نہ ہوا ہو اوسکا بھی وضو ہے **ف**
یعنی اگر کوئی شخص باوضو ہو اور نماز کا وقت آجاوے اور وہ شخص ثواب کے واسطے تازہ وضو کرنا چاہے تو اسی طرح کفایت کرے
ہے کہ تھوڑا سا پانی لیکر سب اعضا کو چھڑلیوے یہ پورا وضو کرنا اور پانی بہانا ضرور نہیں ہے **الوضوء** لِكُلِّ صَلٰوةٍ

ہر نماز کے لیے تازہ وضو کرنا ضروری نہیں ہے جب وضو ہو عن انس انہ ذکر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ لکل صلوٰۃ صغیر فوضأ قلت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ لکل صلوٰۃ قال نعم قال فانتم قال کنا نصلی الصلوات عام الفتح قال وقد کنا نصلی الصلوات بوضوء ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چھوارہ برتن لایا گیا آپ نے وضو کیا عمرو بن عامر نے کہا میں نے انس سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے انہوں نے کہا ہاں میں نے کہا تم انہوں نے کہا ہم تو کئی نمازیں پڑھا کرتے ہیں جبتک وضو ٹوٹتا یا ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھا کرتے تھے عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج من الخلاء فقرب الیہ طعام فقالوا الا نأتیک بوضوء فقال انما امرت بالوضوء اذا قمت الی الصلوٰۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاخانے سے نکلے تو آپ کے سامنے کھانا رکھا گیا لوگوں نے عرض کیا کیا وضو کا پانی لاویں آپ نے فرمایا وضو کا حکم مجھے اوس وقت ہوا ہے جب نماز کو کھڑا ہوں (اور پاخانے سے معلوم کہ وضو ضرور نہیں ہے) عن بریدۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ لکل صلوٰۃ فلما کان یوم الفتح صلی الصلوات بوضوء واحد فقال لہ عمر فعلت شیئا لم تکن تفعلہ قال عمدا فعلتہ یا عمر ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کو کیلئے وضو کرتے تھے جب فتح کا دن آیا تو آپ نے سب نمازوں کو ایک ہی وضو سے پڑھا حضرت عمر نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے آج ایسا کام کیا جو کبھی نہیں کرتے تھے (یعنی ہمیشہ آپ ہر ایک نماز کے لیے وضو کیا کرتے تھے اور آج کئی نمازیں ایک وضو سے پڑھیں) آپ نے فرمایا میں نے قصداً ایسا کیا ہے اے عمر ف تاکہ میری امت کو مسئلہ معلوم ہو جاوے کہ ہر نماز کو کیلئے تازہ وضو کرنا افضل ہے اور ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھنا درست ہیں یہ مسئلہ اتفاقی اور اجماعی ہے مگر ابو جعفر طحاوی اور ابن بطال نے نقل کیا کہ ایک طائفہ علما کے نزدیک ہر نماز کے لیے تازہ وضو کرنا واجب ہے اگرچہ وضو ہو اور دلیل لاتے ہیں اسکے اس قول سے اذا قمتم الی الصلوٰۃ نووی نے کہا میں نہیں سمجھتا کہ کیسی کا مذہب ہو اور شاید مراد اس طائفہ کی استحباب وضو کا ہو ہر نماز کو کیلئے اور وہ صحیح ہے بلا خلاف اور دلیل جمہور کی احادیث صحیحہ ہیں جو اس باب میں بیان ہوئیں اور آیہ کریمہ اذا قمتم میں المنوم یا اذا تنتم محدثین کہتے ہیں یہ آیہ منسوخ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے مگر یہ قول ضعیف ہے

باب النضح یا پانی چھڑکنے کا بیان

عن ابی رمثۃ رضی اللہ عنہ انہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا توضأ اخذ حفنۃ من ماء فقال بہا ھکذا ووصف شعبۃ نضحہ فرجہ فذکرتہ لابراھیم فاعجبہ ترجمہ حکم بن سفیان سے روایت ہے اوس نے اپنے باپ سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو ایک چلو پانی کا لیکر اپنی شرمگاہ پر چھڑک لیتے (راوی کا وسوسہ بالکل مٹ جاوے حدیث کا راوی حکم بن سفیان ہے یا سفیان بن حکم اسکے نام میں اختلاف ہے تبعضوں نے کہا یہ صحابی ہے ابن عبدالبر نے کہا اس سے یہی ایک حدیث مروی ہے وضو کے باب میں

اور دوسری جگہ ہے عن الحکم بن سفیان قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ ونضح فرجہ قال احمد فنضح فرجہ ترجمہ حکم بن سفیان سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو کیا اور پانی چھڑکا اپنی شرمگاہ پر یا وضو کیا پھر پانی چھڑکا اپنی شرمگاہ پر ف اکثر نسخوں میں یہ حدیث اسی طرح ہے اور بعض نسخوں میں عن الحکم بن سفیان عن ابیہ ہے **باب** الاستمتاع بفضل الوضوء وضو کا بچا ہوا پانی کام میں لانا **عن** ابی حنیفۃ قال رایت علیا توضأ ثلثا ثلثا ثم قام فشرب فضل وضوئہ وقال صنعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما صنعت ترجمہ ابوجحیفہ سے روایت ہے میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا آپ نے وضو کیا تین تین بار پھر کھڑے ہوئے اور بچا ہوا پانی پیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا جیسا میں نے کیا ہے **عن** ابی جحیفۃ قال شہدت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالبطحاء فاخرج بلال فضل وضوئہ فابتدرہ الناس فنلت منہ شیئا ورکزلہ العنزۃ فصلی بالناس والحمر والکلاب والمرأۃ یمرون بین یدیہ ترجمہ ابوجحیفہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تھا بطحا میں بلال نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی نکالا لوگ اوسکی لینے کو لپکے میں نے بھی تھوڑا سا پایا اور آپ کے لیے ایک ملکی گاڑی (سترہ کو) پھر آپ نے نماز پڑھائی لوگوں کو اور گدھے اور کتے اور عورتیں آپ کے سامنے سے گزرتی تھیں **عن** جابر یقول مرضت فاتانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابوبکر یعودانی فوجدانی قد اغمی علی فتوضأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصب علی وضوئہ ترجمہ جابر سے روایت ہے میں بیمار ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق میری دیکھ کو آئے انہوں نے مجھے بیہوش پایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور وضو کا پانی میرے اوپر ڈالا ف یعنی جو پانی وضو سے بچ رہا تھا اور تفسیر ترجمہ باب کے مناسب ہے یا جو پانی وضو میں صرف ہوتا تھا اوسی کو اکٹھا کر کے ڈالا پس جب وضو کا پانی سے نفع اوٹھانا درست ہوا تو جو پانی وضو سے بچ رہے گا اوس سے بطریق اولے نفع اوٹھانا درست ہوگا **باب** فرض الوضوء وضو کا فرض ہونا **عن** ابی الملیح عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقبل اللہ صلوۃ بغیر طہور ولا صدقۃ من غلول ترجمہ ابوالملیح نے (جنکا نام عامر ہے یا زید یا زید) روایت کیا اپنے باپ سے (اسامہ بن عمیر سے) کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قبول کرتا ہے اللہ نماز بغیر وضو کے اور نہ صدقہ چوری کے مال سے ف یعنی مال غنیمت میں سے چرا کر صدقہ دیوے تو وہ صدقہ قبول نہ ہوگا بلکہ اور عذاب ہوگا یہی حکم ہے ہر مال حرام کا **الاعتداء** فی الوضوء وضو میں زیادتی کرنا منع **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسألہ عن الوضوء فاراہ الوضوء ثلثا ثلثا ثم قال ھکذا الوضوء فمن زاد علی ھذا فقد اساء وتعدی وظلم ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے ایک گنوار رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا وضو کی ترکیب پوچھنا تھا تو آپ نے تین تین بار وضو کر کے وسکر تبلایا پھر فرمایا وضو اس طرح ہے اب جو کوئی اس پر زیادتی کرے اس نے برا کیا اور حد سے بڑھ گیا اور ظلم کیا **ف** وضو میں ہر عضو کا ایک بار یا دو بار یا تین بار دھونا درست ہے اور تین سے زیادہ مکروہ ہے اس لیے کہ خلاف ہے سنت کے اور اسراف ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا اتباع بہتر ہے اور اپنی عقل سے گھٹانا بڑھانا بدعت اور مذموم ہے **کامس** بِاسْبَاغِ الْوُضُوْءِ وضو پورا کرنے کا حکم **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا خَصَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ دُوْنَ النَّاسِ اِلَّا بِثَلٰثٍ اَسْبَاغُ الْوُضُوْءِ وَاَنْ لَّا نَاْكُلَ الصَّدَقَةَ وَاَنْ لَّا نَنْزِيَ الْحُمُرَ عَلَى الْخَيْلِ

ترجمہ عبداللہ بن عبید اللہ بن عباس سے روایت ہے ہم عبداللہ بن عباس پاس بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے کہا قسم خدا کی ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یعنی بنی ہاشم کو) خاص نہیں کیا کسی بات سے (یعنی دین کی باتیں جیسے سب کو بتائیں ویسی ہی ہم کو بتائیں) مگر تین باتوں سے ایک تو حکم کیا ہم کو وضو پورا کرنے کا دوسری زکوۃ نہ کھانے کا تیسری گدھے کو نہ کہانے کا گھوڑیوں پر نہ کودانے کا **ف** ان باتوں کی بنی ہاشم کو زیادہ تاکید فرمائی لیکن پہلی بات یعنی وضو کا پورا کرنا تو وہ سب مسلمانوں کے لیے ہے اور زکوۃ کا حرام ہونا بنی ہاشم اور بنی مطلب سے خاص ہے اور گدھوں کا گھوڑیوں پر کودانا مکروہ ہے اسلیے کہ گدھے کی نسل کم ہوگی حالانکہ گھوڑے کی نسل بڑھانا چاہیے کیونکہ وہ آلہ جہاد ہے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورا کرو وضو کو **باب** اَلْفَضْلُ فِيْ ذٰلِكَ وضو پورا کرنے کی فضیلت **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو نہ بتاؤں وہ چیز جو مٹاوے گناہوں کو اور بلند کرے درجوں کو وہ کیا ہے پورا کرنا وضو کا تکلیف کے وقت (جیسے سردی ہو) اور بہت سے قدم ہونا مسجد تک اور انتظار کرنا دوسری نماز کا ایک نماز کے بعد یہی رباط ہے یہی رباط ہے **ف** جل اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اس آیت میں یٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ **ثواب** مَنْ تَوَضَّاَ كَمَا اُمِرَ موافق حکم کے وضو کرنے کا ثواب **عن** عَاصِمِ بْنِ سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ اَنَّهُمْ غَزَوْا غَزْوَةَ السَّلَاسِلِ فَاَتَاهُمُ الْغَزْوُ فَرَابَطُوْا ثُمَّ رَجَعُوْا اِلٰى مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهُ اَبُوْاَيُّوْبَ وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ فَقَالَ عَاصِمٌ يَا اَبَا اَيُّوْبَ فَاتَنَا الْغَزْوُ وَالْعَامَ وَقَدْ اُخْبِرْنَا اَنَّهُ مَنْ صَلّٰى فِي الْمَسَاجِدِ الْاَرْبَعَةِ غُفِرَ

لَهُ ذَنْبَهُ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي أَدُلُّكَ عَلَى أَيْسَرَ مِنْ ذَلِكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ مَنْ تَوَضَّأَ مِمَّا أُمِرَ وَصَلَّى كَمَا أُمِرَ غُفِرَ لَهُ مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلٍ أَكَذَلِكَ يَا عُقْبَةُ قَالَ نَعَمْ

ترجمہ عاصم بن سفیان ثقفی سے روایت ہے ہم لوگ جہاد کو نکلے سلاسل کیطرف (جو ایک پانی کا نام ہے) لیکن جہاز ہمارا
پہرہ میں مستعد رہے یہانتک کہ لوٹ کر معاویہ کے پاس آئے اور ان کے پاس ابو ایوب اور عقبہ بن عامر بیٹھے تھے عاصم نے
کہا ای ابا ایوب اس سال ہم کو جہاد نہ ملا اور ہم نے سنا ہے کہ جو شخص نماز پڑھے چار سجدوں میں اوس کے گناہ بخشدیے
جاوینگے ابو ایوب نے کہا ای میری بھائی کے بیٹے ہم تجھکو اس سے سہل تدبیر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص وضو کرے وضو کو جیسا حکم کیا ہے اور نماز پڑھے جیسا حکم کیا ہے یعنی سب شرائط اور ارکان کو جیسی طرح ہے
ادا کرے) تو وہ بخشدیا جاویگا چاہے جو عمل کر چکا ہو عاصم نے کہا ہے عقبہ کیا ایسا ہی عقبہ نے کہا ہاں عن
عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَتَمَّ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللهُ
عَزَّ وَجَلَّ فَالصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ ترجمہ عثمان سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص پورا کرے وضو کو جیسا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے تو پانچوں نمازیں کفارہ
ہو جاوینگی اون گناہوں کی جو اون کے درمیان میں سرزد ہوں عن عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنِ امْرِئٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ ثُمَّ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ إِلَّا غُفِرَ
لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الْأُخْرَى حَتَّى يُصَلِّيَهَا ترجمہ حضرت عثمان سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو اچھی طرح سے وضو کرے پھر نماز پڑھے مگر اللہ اوس کو بخش دیتا ہے درمیان
نماز تک جبتک اوسکو پڑھے یعنی دونوں نمازوں کے بیچ میں جتنے گناہ اوسکے ہوتے ہیں سب معاف ہو جاتے ہیں عن
عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ الْوُضُوءُ قَالَ أَمَّا الْوُضُوءُ فَإِنَّكَ إِذَا تَوَضَّأْتَ
فَغَسَلْتَ كَفَّيْكَ فَأَنْقَيْتَهُمَا خَرَجَتْ خَطَايَاكَ مِنْ بَيْنِ أَطْفَارِكَ وَأَنَامِلِكَ فَإِذَا مَضْمَضْتَ
وَاسْتَنْشَقْتَ مِنْخَرَيْكَ وَغَسَلْتَ وَجْهَكَ وَيَدَيْكَ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَمَسَحْتَ رَأْسَكَ وَغَسَلْتَ
رِجْلَيْكَ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قُمْتَ فَاغْتَسَلْتَ مِنْ عَامَّةِ خَطَايَاكَ فَإِنَّكَ وَضَعْتَ وَجْهَكَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
خَرَجْتَ مِنْ خَطَايَاكَ كَيَوْمِ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ قَالَ أَبُو أُمَامَةَ فَقُلْتُ يَا عَمْرَو بْنَ عَبَسَةَ انْظُرْ
مَا تَقُولُ أَكُلُّ هَذَا يُعْطَى فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ قَالَ أَمَا وَاللهِ لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّي وَدَنَا أَجَلِي وَمَا
بِي مِنْ فَقْرٍ فَأَكْذِبَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ
قَلْبِي مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عمرو بن عبسہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
وضو کا کیا ثواب ہے آپ نے فرمایا وضو جب تو نے کیا اور دونوں ہاتھ پہنچے دھوئے صاف کر کے تو تیرے گناہ نکل گئے

(حاشیہ) یہ حدیث مسند احمد بن حنبل میں بھی ہے

ناخنون اور پوروں میں سے پھر جب تو نے کلی کی اور دونوں نتھنوں کو صاف کیا اور منہ دھویا اور ہاتھ دھوئے کہنیوں تک اور مسح کیا سر پر اور دونوں پاؤں دھوئے ٹخنوں تک تو اگر تو گناہوں سے دھل گیا اب اگر تو نے اپنا منہ (زمین پر) رکھا اللہ جل جلالہ کو لیے (یعنی نماز پڑھی اور سجدہ کیا) تو ہو گناہ تو نے ایسا نکل گیا جیسے اس روز تھا جبکہ تیری ماں نے تجھ کو جنا تھا۔ ابو امامہ نے (جو اس حدیث کو عمرو بن عبسہ سے روایت کرتے ہیں) کہا اے عمرو بن عبسہ دیکھ کیا کہتا ہے تو اس شخص کو جو کہتا ہے اس مجلس میں کہ میں نے کہا اے ابو امامہ میں بوڑھا ہو گیا اور میرے ہڈیاں نرم ہو گئیں ہیں میں محتاج ہوں اس بات کا کہ جلدی مروں جیسے کہ مرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولوں بیشک اس کو میرے کانوں نے سنا اور دل نے یاد رکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **اَلْقَوْلُ** بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْوُضُوْءِ وضو کے بعد کلمہ **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ فُتِحَتْ لَهُ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ **ترجمہ** حضرت عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اچھے طرح وضو کرے (مطابق سنت کے) پھر کہے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ کھولدیے جاویں گے اوسکے لیے آٹھوں دروازے بہشت کے (قیامت کے روز) جس دروازے سے چاہے اندر چلا جاوی **حِلْيَةُ الْوُضُوْءِ** وضو کا دیور **ف** قیامت کے روز مومنین کے اعضاء وضو سے زیور بنائے جاویں گے جو شخص وضو کو پورا ادا کریگا اوسکو دیور بھی پورا ملیگا **عَنْ** أَبِيْ حَازِمٍ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ وَكَانَ يَغْسِلُ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْلُغَ إِبْطَيْهِ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا هٰذَا الْوُضُوْءُ فَقَالَ لِيْ يَا بَنِيْ فَرُّوْخَ أَنْتُمْ هٰهُنَا لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكُمْ هٰهُنَا مَا تَوَضَّأْتُ هٰذَا الْوُضُوْءَ سَمِعْتُ خَلِيْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَبْلُغُ حِلْيَةُ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوْءُ **ترجمہ** ابو حازم سے روایت ہے میں ابوہریرہ کے پیچھے تھا اور وہ وضو کر رہے تھے نماز کے لیے اور اپنی ہاتھ دھوتے تھے بغلوں تک میں نے کہا اے ابوہریرہ یہ کیسا وضو ہے تو نے کہا اے بنی فروخ **ف** فروخ بفتح فا وتشدید راء وخاء معجمہ حضرت ابراہیم کے لڑکے کا نام ہے جو بعد حضرت اسمٰعیل اور حضرت اسحاق کے پیدا ہوا تھا اوسکی نسل بہت بڑھی لوگ کہتے ہیں کہ عجم اوسی کی اولاد میں ہیں قاضی عیاض نے کہا مراد ابوہریرہ کی بنی فروخ سے موالی ہیں اور یہ خطاب ہے ابو حازم کیطرف **ف** تم اسجگہ موجود ہو اگر میں جانتا کہ تم یہاں موجود ہو تو اس طرح وضو نہ کرتا میں نے اپنے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مومن کا زیور وہیں تک ہوگا جہاں تک اوسکا وضو پہنچے **ف** جسقدر بڑا کرے مومن ہاتھ یا پاؤں اتنا ہی زیادہ ثواب ہے مگر یہ مرحوم کے سامنے نہ کرنا چاہیے تاکہ وہ اسکو لازم سمجھ لیں اور فرض میں داخل سمجھیں اسی واسطے ابوہریرہ نے کہا کہ اگر میں جانتا کہ تم لوگ یہاں موجود ہو تو اس طرح وضو نہ کرتا بلکہ مشہور طریقے پر کرتا۔ یا ابوہریرہ کی رائے تھی میری رائے یہ ہے کہ جہاں تک رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم وضو کیا کرتے تھے وہیں تک وضو کرنا بہتر ہے اور مراد حدیث کی یہ ہے کہ مسلمان کو زیور اوس حد تک پہنایا جاویگا جہانتک وضو میں پانی پہونچتا ہے یعنی ہاتھوں کا زیور کہنیوں تک اور پاؤں کا ٹخنوں تک اور منہ کا کانوں تک واللہ اعلم

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَی الْمَقْبُرَةِ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ وَدِدْتُّ اَنِّیْ قَدْ رَاَیْتُ اِخْوَانَنَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَسْنَا اِخْوَانَکَ قَالَ بَلْ اَنْتُمْ اَصْحَابِیْ وَاِخْوَانِیَ الَّذِیْنَ لَمْ یَاْتُوْا بَعْدُ وَاَنَا فَرَطُهُمْ عَلَی الْحَوْضِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ تَعْرِفُ مَنْ یَّاْتِیْ بَعْدَکَ مِنْ اُمَّتِکَ قَالَ اَرَاَیْتَ لَوْ کَانَ لِرَجُلٍ خَیْلٌ غُرٌّ مُّحَجَّلَةٌ فِیْ خَیْلٍ بُهْمٍ دُهْمٍ اَلَا یَعْرِفُ خَیْلَهٗ قَالُوْا بَلٰی قَالَ فَاِنَّهُمْ یَاْتُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ غُرًّا مُّحَجَّلِیْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَاَنَا فَرَطُهُمْ عَلَی الْحَوْضِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقبرہ (بقیع) کیطرف نکلے اور فرمایا سلامتی ہو تمپر گھر والو مسلمان یا سلامتی ہو تم پر گھر ہمسلمان لوگوں کا اور ہم انشاء اللہ تمسے ملنے والے ہین (یعنی اگر خدا چاہے تو خاتمہ ہمارا ایمان پر ہوگا اور ہم مومنین سے ملینگے) مجھوآرزو ہی اپنے بھائیون کو دیکھون صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ کو بھائی نہین آپنے فرمایا تمہارا درجہ تو اوس سے زیادہ ہی تم صحابی ہو میری (اور صحابی کا درجہ برادر ایمانی سے زیادہ ہے اسلیے کہ بھائی تو سب مسلمان ہین اور جب آپکو یہ کہا تو یہ کہا المومنون اخوۃ اور صحابیت کا درجہ اوسپر زیادہ ہی) اور میری بھائی (جو صحاب نہین ہین) وہ لوگ ہین جو ابھی دنیا مین نہین آئے ہین قیامت کے روز انکا فرط ہونگا (فرط اوس شخص کو کہتے ہین جو ساتھیون سے آگے بڑھکر چلا جاتا ہی اور اون کے کھانے اور پینے کے سامان کرلیتا ہی) حوض کوثر پر (یعنی پہلے ہی سے جاکر اونکی راحت کا سامان کرونگا اور اون کے آنے کا منتظر رہونگا حوض کوثر پر) صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اون لوگون کو کیونکر پہچانینگے قیامت مین جو دنیا مین آپکے بعد آوینگے آپ نے فرمایا دیکھو اگر کسی شخص کے سفید منہ اور سفید پاؤن کے گھوڑے خالص سیاہ مشکی گھوڑون مین مل جاوین تو وہ اپنے گھوڑون کو نہ پہچانے گا صحابہ نے عرض کیا کیون نہین پہچانیگا آپنے فرمایا پس اسیطرح وہ بھائی میرے قیامت کے روز آوینگے اور اون کے موہنہ اور ہاتھ پاؤن چمکتے ہونگے وضو کی اور مین اونکا فرط ہونگا حوض کوثر پر

باب ثواب من احسن الوضوء ثم صلی رکعتین جو شخص اچھی طرح وضو کرکے دو رکعتین پڑہے اوسکا ثواب کیا ہی

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ یُقْبِلُ عَلَیْهِمَا بِقَلْبِهٖ وَوَجْهِهٖ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ ترجمہ عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اچھی طرح وضو کرکے دو رکعتین پڑہی منہ اور دل سے متوجہ ہو کے (یعنی اور ہر سمت سے ذہن ہٹاکر قبلہ کیطرف دیکھتا ہی اور دل بھی لگاوے ایسی تابہی خیال دل مین نہ لاوے) تو واجب ہوجاویگی جنت اوسکیلیے

باب ما ینقض الوضوء وما لا ینقض الوضوء من الدابۃ جو چیز سے وضو ٹوٹ جاتا ہی اور جو سے نہین ٹوٹتا ہی

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً وَكَانَتْ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتِي فَاسْتَحْيَيْتُ اَنْ اَسْاَلَهُ فَقُلْتُ لِرَجُلٍ جَالِسٍ اِلٰى جَنْبِي سَلْهُ فَسَاَلَهُ فَقَالَ فِيْهِ الْوُضُوْءُ ترجمہ ابوعبدالرحمن سے روایت ہے حضرت علی نے کہا مجھ کو مذی بہت آیا کرتی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی (فاطمہ زہرا) میری نکاح میں تھیں مجھے شرم آئی آپ سے یہ مسئلہ پوچھتے ہوئے میں نے ایک شخص سے کہا جو میرے پاس بیٹھا تھا تو پوچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلہ کو اوس نے پوچھا آپ نے فرمایا مذی میں وضو ہے منی نکلنے سے غسل کرنا ضرور ہے صرف وضو کافی ہے (مذی وہ پانی ہے جو ابتدا ہی شہوت میں نکلتا ہے اور منی کے نکلنے سے شہوت تیز ہو جاتی ہے)

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قُلْتُ لِلْمِقْدَادِ اِذَا بَنٰى الرَّجُلُ بِاَهْلِهٖ فَاَمْذٰى وَلَمْ يُجَامِعْ فَسَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَاِنِّيْ اسْتَحْيِيْ اَنْ اَسْاَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ وَابْنَتُهُ تَحْتِيْ فَسَاَلَهُ فَقَالَ يَغْسِلُ مَذَاكِيْرَهُ وَيَتَوَضَّاُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے میں نے مقداد بن الاسود سے کہا جب کوئی شخص اپنی عورت پاس بیٹھے اور اوسکی مذی نکل آوے لیکن وہ جماع نہ کرے تم اس مسئلہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو میں اس لیے کہ مجھ کو شرم آتی ہے یہ مسئلہ آپ سے پوچھتے ہوئے اور صاحبزادی آپ کی میری نکاح میں ہیں مقداد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا اپنی ذکر کو دھو ڈالے اور وضو کرلے جیسے نماز کے لیے وضو کرتا ہے

عَنْ عَائِشَ بْنِ اُنَيْسٍ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَاَمَرْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَجْلِ ابْنَتِهٖ عِنْدِيْ فَقَالَ يَكْفِيْ مِنْ ذٰلِكَ الْوُضُوْءُ ترجمہ عائش بن انس سے روایت ہے حضرت علی نے کہا مجھ کو مذی بہت آتی تھی میں نے عمار بن یاسر کو کہا تم یہ مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو اسواسطے کہ میرے پاس آپکی صاحبزادی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافی ہے وضو جب مذی نکلی

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ عَلِيًّا اَمَرَ عَمَّارًا اَنْ يَّسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ يَغْسِلُ مَذَاكِيْرَهُ وَيَتَوَضَّاُ ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے حضرت علی نے حکم کیا عمار کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کا مسئلہ پوچھیں آپ نے فرمایا دھو ڈالے ذکر کو اور وضو کرلے

عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ اَنَّ عَلِيًّا اَمَرَهُ اَنْ يَّسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ اِذَا دَنَا مِنْ اَهْلِهٖ فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذْيُ مَاذَا عَلَيْهِ فَاِنَّ عِنْدِيْ ابْنَتَهٗ وَاَنَا اَسْتَحْيِيْ اَنْ اَسْاَلَهُ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهُ وَيَتَوَضَّاْ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ ترجمہ مقداد بن الاسود سے روایت ہے حضرت علی نے اوسکو حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھے کہ جب کوئی شخص اپنی بی بی کو پاس بیٹھے اور اوسکی مذی نکل آوے تو اوسپر کیا واجب ہوا (وضو یا غسل) اور کہا میرے پاس آپکی صاحبزادی ہیں اسسے بھی میں شرم کرتا ہوں اسمسئلہ کو پوچھنے میں مقداد نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو ایسا ہو تو اپنے شرمگاہ

کردہ ہو ڈالے اور نماز کے لیے جیسے وضو کرتے ہیں ویسی ہی وضو کرلیوے **عَنْ عَلِیٍّ** قَالَ اسْتَحْیَیْتُ اَنْ اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْیِ مِنْ اَجْلِ فَاطِمَۃَ فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ فَسَاَلَہٗ فَقَالَ فِیْہِ الْوُضُوْءُ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شرم کی مذی کے مسئلہ پوچھنے میں بسبب فاطمہ رضی اللہ عنہا کے تو حکم کیا میں نے مقداد کو پوچھنے کا انہوں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسمیں وضو ہے **بَابُ** الْوُضُوْءِ مِنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ پیشاب یا پائخانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے **عَنْ** زِرِّ بْنِ حُبَیْشٍ بِحَدِیْثٍ قَالَ اَتَیْتُ رَجُلًا یُدْعٰی صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ فَقَعَدْتُ عَلٰی بَابِہٖ فَخَرَجَ فَقَالَ مَا شَاْنُکَ قُلْتُ اَطْلُبُ الْعِلْمَ قَالَ اِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ تَضَعُ اَجْنِحَتَھَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا یَطْلُبُ فَقَالَ عَنْ اَیِّ شَیْءٍ تَسْاَلُ قُلْتُ عَنِ الْخُفَّیْنِ قَالَ کُنَّا اِذَا کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ اَمَرَنَا اَنْ لَّا نَنْزِعَ ثَلٰثًا اِلَّا مِنْ جَنَابَۃٍ وَلٰکِنْ مِّنْ غَائِطٍ وَّبَوْلٍ وَّنَوْمٍ ترجمہ زر بن حبیش سے روایت ہے میں ایک شخص پاس گیا جسکو صفوان بن عسال کہتے ہیں تو میں اوس کے دروازے پر بیٹھا جب وہ نکلا تو پوچھنے لگا کیا کام ہے میں نے کہا میں علم چاہتا ہوں اوس نے کہا فرشتے اپنے پر بچھاتے ہیں طالب علم کیواسطے خوشی سے پھر کہا تو کیا پوچھتا ہے میں نے کہا موزوں کا مسئلہ پوچھتا ہوں اوس نے کہا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے سفر میں آپکو حکم کرتے موزے نہ اوتارنیکا تین دن تک جنابت سے (یعنی اگر نہانیکی حاجت ہے تو موزے اوتار کر غسل کریں لیکن پائخانہ یا پیشاب یا سوکر اوٹھنے سے موزے نہ اوتارنے کا حکم کرتے تو بلکہ موزوں کا حکم کرتے اور وضو میں مسح کرنیکی اجازت تھی) **اَلْوُضُوْءُ** مِنَ الْغَائِطِ پائخانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے **عَنْ** زِرٍّ قَالَ قَالَ صَفْوَانُ بْنُ عَسَّالٍ کُنَّا اِذَا کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ اَمَرَنَا اَنْ لَّا نَنْزِعَ ثَلٰثًا اِلَّا مِنْ جَنَابَۃٍ وَلٰکِنْ مِّنْ غَائِطٍ وَّبَوْلٍ وَّنَوْمٍ ترجمہ صفوان بن عسال نے کہا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے سفر میں تو آپ حکم کرتے ہم کو موزے نہ اوتارنے کا مگر جنابت سے لیکن پیشاب یا پائخانے سے یا سوکر اوٹھنے سے نہ اوتارتے **اَلْوُضُوْءُ** مِنَ الرِّیْحِ جب ریح نکلی تو وضو ٹوٹ جاتا ہے **عَنْ** عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ شُکِیَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ یَجِدُ الشَّیْءَ فِی الصَّلٰوۃِ قَالَ لَا یَنْصَرِفُ حَتّٰی یَجِدَ رِیْحًا اَوْ یَسْمَعَ صَوْتًا ترجمہ عبد اللہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس شکایت ہوئی کہ ایک شخص کو نماز میں وہم ہوتا ہے (یعنی ریح نکلنے کا مگر یقین نہیں کہ نکلی) آپ نے فرمایا وہ نماز چھوڑ کر نہ چلے جبتک بدبو نہ سونگھے (یا آواز نہ سنے حاصل یہ کہ جب یقین ہو جاوے ریح نکلنے کا اور وقت نماز تو رہے اور وضو کرے وہم کا کچھ خیال نہ کرے) **اَلْوُضُوْءُ** مِنَ النَّوْمِ سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِنْ مَّنَامِہٖ فَلَا یُدْخِلْ یَدَہٗ فِی الْاِنَاءِ حَتّٰی یَغْسِلَھَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَاِنَّہٗ لَا یَدْرِیْ اَیْنَ بَاتَتْ یَدُہٗ ترجمہ ابو ہریرہ سے

روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص تم مین سے سوکر اوٹھے تو اپنا ہاتھہ برتن مین نہ ڈالے جبتک اوسپر تین بار پانی نہ ڈال لے کیونکہ وہ نہین جانتا کہان ہاتھہ اوسکا **ف** شاید ہاتھہ دبر پر پڑا ہوا ہو یا پسینے وغیرہ سے نجاست لگ جاوے کیونکہ عربون کی عادت تہی کہ وہ صرف ڈھیلون سے استنجا کرکے سو رہتے اور گرمی کی شدت سے پسینہ آتا رہتا یہ بھی تنزیہی ہی کسی علما کے نزدیک اور تحریمی ہی بعض علما کے نزدیک امام احمد سے منقول ہی کہ اگر رات کو سوکر اوٹھے تو کراہت تحریمی ہی اور دن کو سوکر اوٹھے تو کراہت تنزیہی ہی جب ہی کہ شک ہو جاوے ہاتھہ کی نجاست مین اور جو یقین ہو اوسکی طہارت کا تو مکروہ نہین ہی ہاتھہ ڈالنا پانی مین وہونے سے پہلے اور بعضون نے کہا ہر حال مین مکروہ ہی واللہ اعلم - جب سوتیکے بعد ہاتھہ دہونے کا حکم ہوا تو اس سے معلوم ہو گیا کہ سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہی **باب** التعاس اونگھنے کا بیان **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نعس الرجل وھو یصلی فلینصرف لعلہ یذھب یستغفر فیسب نفسہ وھو لا یدری ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی اونگھی نماز پڑہتی مین تو نماز چہوڑ دے ایسا نہ ہو بخشش دعا کرنے لگی اور اپنے تئین گالی دیوے **الوضوء** من مس الذکر ذکر کے چہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہی **عن** عروۃ بن الزبیر یقول دخلت علی مروان بن الحکم فذکرنا ما یکون منہ الوضوء فقال مروان من مس الذکر الوضوء فقال عروۃ ما علمت ذلک فقال مروان اخبرتنی بسرۃ بنت صفوان انہا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا مس احدکم ذکرہ فلیتوضأ ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہی مین گیا مروان بن الحکم پاس تو ذکر کیا ہم نے اون چیزون کا جن سے وضو لازم آتا ہی تو مروان نے کہا ذکر چہونے سے بھی وضو لازم آتا ہی عروہ نے کہا مجہے نہین معلوم ہی مروان نے کہا خبر دی مجہکو بسرہ بنت صفوان نے اوس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے جب کوئی شخص تم مین سے چہوے اپنے ذکر کو تو وضو کرے **عن** عروۃ بن الزبیر یقول ذکر مروان فی امارتہ علی المدینۃ انہ یتوضأ من مس الذکر اذا قضی الیہ الرجل بیدہ فانکرت ذلک وقلت لا وضوء علی من مسہ فقال مروان اخبرتنی بسرۃ بنت صفوان انہا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر ما یتوضأ منہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویتوضأ من مس الذکر قال عروۃ فلم ازل اماری مروان حتی دعا رجلا من حرسہ فارسلہ الی بسرۃ فسالہا عما حدثت مروان فارسلت الیہ بسرۃ بمثل الذی حدثتنی عنہا مروان ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہی ان جب مدینہ کا تو اوس نے بیان کیا کہ ذکر کے چہونے سے وضو لازم آتا ہی جب آدمی اپنے ہاتھہ سے اوسکو چہوئے مین نے اسکا انکار کیا اور کہا جو کوئی ذکر کو چہوئے تو اوسپر وضو لازم نہین آتا مروان نے کہا مجہ سے بسرہ بنت صفوان نے بیان کیا اوس نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے بیان فرمایا اون چیزون کا جن سے وضو کرنا چاہیے تو فرمایا کہ وضو کر ذکر کے چھوئے عروہ نے کہا میں برابر جگر مارتا رہا مروان سے یہانتک کہ مروان نے اپنے سپاہیون سے سپاہی ایک شخص کو بلانے اور بسرہ پاس بھیجا اوس سپاہی نے بسرہ سے پوچھا جو مروان سے بیان کیا تھا تو بسرہ نے اوس سے وہی کہلا بھیجا جو مروان نے مجھ سے بیان کیا تھا **باب ترک الوضوء من مس ذکرہ** ذکر کے چھونے سے وضو نہین ٹوٹتا **عن** طلق بن علی قال خرجنا وفدا حتی قدمنا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبایعناہ وصلینا معہ فلما قضی الصلوۃ جاء رجل کانہ بدوی فقال یا رسول اللہ ما تری فی رجل مس ذکرہ فی الصلوۃ قال وھل ھو الا مضغۃ منک او بضعۃ منک ترجمہ طلق بن علی سے روایت ہے ہم نکلے اپنی قوم کیطرف سے یہانتک کہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بیعت کی آپ سے اور نماز پڑھی آپ کے ساتھ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک شخص آیا جنگل کا رہنے والا اور بولا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہین اوس شخص کے بارہ مین جو پہنچے ذکر کو نماز مین چھو لے آپ نے فرمایا ذکر کیا چیز ہے وہ بھی تو ایک ٹکڑا ہے گوشت کا تیرے بدن سے **عن** طلق بن علی قال سئل رجل عن مس الذکر فقال لیس فیہ وضوء **عن** بسرۃ بنت صفوان قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من مس ذکرہ فلا یصل حتی یتوضا **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مس فرجہ فلیتوضا **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مس احدکم ذکرہ فعلیہ الوضوء **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افضی احدکم بیدہ الی ذکرہ لیس بینہ وبینہا حجاب ولا ستر فقد وجب علیہ الوضوء **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مس احدکم ذکرہ فلیتوضا

عُمَرَ فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ فَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا وَالْبُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سوتے اور میرے پاؤں آپ کے سامنے قبلی کی طرف تھی تو آپ جب سجدہ کرتی میرے پاؤں کو ہاتھ سے میں پاؤں سمیٹ لیتی پھر جب آپ کھڑے ہو جاتے تو میں پاؤں پھیلا لیتی اور دنوں چراغ گھر میں نہ تھا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَجَعَلْتُ أَطْلُبُهُ بِيَدِي فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَى قَدَمَيْهِ وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ وَهُوَ سَاجِدٌ يَقُولُ أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے ایک رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا تو میں اپنے ہاتھ سے آپ کو ٹٹولنے لگی میرا ہاتھ آپ کے پاؤں پر پڑا آپ پاؤں کھڑے کیے ہوئے تھے سجدہ کر رہے تھے آپ فرماتے ہیں یا اللہ پناہ مانگتا ہوں تیری رضامندی کی تیرے غصے سے اور تیری عافیت کی تیری عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے (یعنی تیری عذاب کی پناہ کہیں نہیں ہے سوا تیرے) میں تیری تعریف نہیں کر سکتا تو جیسا ہی ہے تو نے اپنی تعریف کی **ف** ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ مرد عورت کو چھوئے تو وضو نہیں ٹوٹتا **بَابُ** تَرْكِ الْوُضُوءِ مِنَ الْقُبْلَةِ مرد اپنی عورت کو چومی تو وضو نہیں جاتا **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ بَعْضَ أَزْوَاجِهِ ثُمَّ يُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بی بیوں میں سے کسی کو پیار کرتی پھر نماز پڑھتے اور وضو کرتے **ف** امام نسائی نے کہا یہاں میں اس سے بہتر کوئی حدیث نہیں اگرچہ یہ مرسل ہے (کیونکہ ابراہیم تیمی نے حضرت عائشہ سے نہیں سنا) اور دانیت کہا اس حدیث کو اعمش نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ سے لیکن یحیی القطان نے کہا کہ حبیب کے یہ حدیث اور ایک دوسری حدیث عروہ کی عائشہ سے کہ نماز پڑھی وہ عورت جسکو استحاضہ ہو اگرچہ خون بوریئے پر ٹپکے کوئی چیز نہیں ہے (یعنی قابل اعتماد کے نہیں ہیں) **بَابُ** الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ آگ کی پکی ہوئی چیز کھا کر وضو کرنا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے وضو کرو اون چیزوں کو کھا کر جو آگ سے پکی ہوں **ف** جمہور صحابہ تابعین اور ائمہ بعد اسکے خلاف ہیں وہ کہتے ہیں یہ حدیث اور جو اسکے موافق حدیثیں آئی ہیں وہ منسوخ ہیں دوسری باب کی حدیثوں سے اور ایک طائفہ علما سلف ہیں کہ وضو کرنا چاہیے اون چیزوں کو کھانے سے جو آگ سے پکی ہوں اور یہی قول ہے عمر بن عبد العزیز اور حسن بصری اور زہری اور ابو قلابہ اور ابو مجلز کا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے وضو کرو

اون چیزون سے جو آگ سے پکی ہوون یعنے آگ سے پکی ہوئی چیزون کو کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن ابی ہند بن فارظ قال رایت ابا ہریرۃ یتوضاء علی ظہر المسجد فقال کلت اقواراً قط فتوضات منہا انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامر بالوضوء مما مست النار ترجمہ عبید اللہ بن ابراہیم بن قارظ سے روایت ہے میں نے ابوہریرہ کو دیکھا مسجد کی اوپر وضو کرتے ہوئے انہون نے کہا میں نے پنیر کچھ پنیر سے کھالیا تھا اسلیئے وضو کیا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ حکم کرتے تھے وضو کرنیکا اون چیزون کو کھانے سے جو آگ سے پکی ہون عن المطلب بن عبد اللہ بن حنطب یقول قال ابن عباس اتوضاء من طعام احلہ فی کتاب اللہ حلالا ام لا ان النار مستہ فجمع ابوہریرۃ حصی فقال اشہد علی ہذا الحصی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال توضاء وا مما مست النار ترجمہ مطلب بن عبد اللہ بن حنطب سے روایت ہے ابن عباس نے کہا کیا وضو کرون اوس کھانے کو کہا کہ جسکو اللہ کی کتاب مین حلال پایا ہون اسوجہ سے کہ وہ آگ سے پکا ہے ابوہریرہ نے یہ سنکر کنکریان جمع کین اور کہا میں گواہی دیتا ہون ان کنکریون کے شمار سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کرو اون چیزون سے جو آگ سے پکی ہون عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال توضاوا مما مست النار ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرو اون چیزونکو کھاکر جنکو آگ نے بدلا ہو یعنے آگ کا اوسمین عمل اور تصرف ہوا ہو عن ابی ایوب قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضاوا مما غیرت النار ترجمہ ابوایوب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کرو اون چیزونکو کھاکر جنکو آگ نے بدلا ہو یعنے آگ کا اوسمین عمل اور تصرف ہوا ہو عن ابی طلحۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال توضاوا مما غیرت النار ترجمہ ابوطلحہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کرو اون چیزونکو کھاکر جنکو آگ نے بدلا ہو عن ابی طلحۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال توضاوا مما انضجت النار ترجمہ ابوطلحہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کرو اون چیزونکو کھاکر جنکو آگ نے پکایا ہو عن زید بن ثابت قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول توضاوا مما مست النار ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے وضو کرو اون چیزونکو کھاکر جن مین آگ لگی ہو عن ابی سفیان بن سعید بن المغیرۃ بن الاخنس بن شریق انہ دخل علی ام حبیبۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہی خالتہ فسقتہ سویقا ثم قالت لہ توضا یا ابن اختی فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال توضاوا مما مست النار ترجمہ ابوسفیان بن سعید بن مغیرہ بن شریق سے روایت ہے وہ ام حبیبہ بی بی گئی جو بی بی تھین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور خالہ تھین ابوسفیان کی انہون نے ابوسفیان کو ستو پلائے پھر اون سے کہا وضو کرو اے بھانجے میرے

کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وضو کرو ان چیزوں کو کھا کر جنکو آگ لگی ہو **عَنْ** اَبِیْ سُفْیَانَ بْنِ سَعِیْدِ بْنِ الْاَخْنَسِ اَنَّ اُمَّ حَبِیْبَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَهٗ وَشَرِبَ سَوِیْقًا یَا بْنَ اُخْتِیْ تَوَضَّاْ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تَوَضَّاُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ **ترجمہ** ابوسفیان بن سعید بن اخنس سے روایت ہے انہوں نے سنا پیا تو ام المومنین ام حبیبہ نے ان سے کہا اے بھانجے میری وضو کر اسلیے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتی تھے وضو کرو ان چیزوں سے جن کو آگ لگی ہو **بَابُ** تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ آگ سے پکی ہوئی چیزوں کو کھا کر وضو نہ کرنیکا بیان **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ كَتِفًا ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوةِ وَلَمْ یَمَسَّ مَاءً **ترجمہ** ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دست کا گوشت کھایا پھر نماز کو گئے اور پانی کو ہاتھ بھی نہیں لگایا **عَنْ** سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ سَلَمَةَ فَحَدَّثَتْنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ غَیْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ یَصُوْمُ وَحَدَّثَنَا مَعَ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّهَا حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا قَرَّبَتْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِیًّا فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ وَلَمْ یَتَوَضَّاْ **ترجمہ** سلیمان بن یسار سے روایت ہے میں ام المومنین ام سلمہ پاس گیا انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو جنب اوٹھتے تھے احتلام سے نہیں (بلکہ جماع اور صحبت سے) پھر روزہ رکھتے تھے اور ایک حدیث بیان کی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک بھنی ہوئی بکری آپ نے اور میں سے کھایا پھر نماز کو کھڑے ہوئے اور وضو نہیں کیا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ جُنْبًا وَلَحْمًا ثُمَّ قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ وَلَمْ یَتَوَضَّاْ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوا آپ نے روٹی اور گوشت کھایا پھر نماز کو کھڑے ہوئے اور وضو نہ کیا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ اٰخِرُ الْاَمْرَیْنِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَرْكُ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے دونوں باتوں میں یعنی آگ سے پکی ہوئی چیز کھا کر وضو کرنا اور نہ کرنا) اخیر بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تھی آگ کی پکی ہوئی چیز کھا کر وضو نہ کرنا اور یہی مختار ہے کثر ائمہ اور علما کا) **اَلْمَضْمَضَةُ** مِنَ السَّوِیْقِ ستو کھا کر کلی کرنیکا بیان **عَنْ** سُوَیْدِ بْنِ النُّعْمَانِ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَیْبَرَ حَتّٰی اِذَا كَانُوْا بِالصَّهْبَاءِ وَهِیَ مِنْ اَدْنٰی خَیْبَرَ صَلَّی الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْاَزْوَادِ فَلَمْ یُؤْتَ اِلَّا بِالسَّوِیْقِ فَاَمَرَ بِهٖ فَثُرِّیَ فَاَكَلَ وَاَكَلْنَا ثُمَّ قَامَ اِلَی الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّاْ **ترجمہ** سوید بن النعمان سے روایت ہے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلی جس سال خیبر کی لڑائی ہوئی جب صہبا میں پہونچے جو ایک موضع ہے پھر گیا جانب خیبر سے
مدینہ کیطرف اور ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تو شہ منگوایا تو فقط ستو سامنے آیا آپنے فرمایا اسکو گھولو وہ گھولا
گیا پھر آپنے کھایا اور ہم لوگون نے بھی کھایا بعد اوسکے آپ مغرب کے نماز کو کھڑے ہوئے اور کلی کی ہم لوگون نے بھی کلی
کی آپنے نماز پڑھی اور وضو نہین کیا **المضمضة من اللبن** دودھ پی کر کلی کرنا **عن** ابن عباس
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم شرب لبنا ثم دعا بماء فمضمض ثم قال ان له دسما ترجمہ
عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا پھر پانی منگوا کر کلی کی اور فرمایا اس مین
چکنائی ہوتی ہے **ذکر** ما یوجب الغسل وما لا یوجبه کن باتون سے غسل واجب ہوتا ہے اور کن سے
واجب نہین ہوتا **عن** قتیبة بن عاصم انه اسلم فامره النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یغتسل
بماء وسدر ترجمہ قتیبہ بن عاصم سے روایت ہے وہ مسلمان ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اون کو
غسل کرنیکا پانی اور بیری کے پتے سے **ف** یہ غسل مستحب ہے اکثر علما کے نزدیک اور بعضون کے نزدیک واجب ہے
تقدیم غسل الکافر اذا اراد ان یسلم جب کافر مسلمان ہونیکا قصد کرے تو غسل کرے **عن**
ابی هریرة یقول ان ثمامة بن اثال الحنفی انطلق الی نخل قریب من المسجد فاغتسل
ثم دخل المسجد فقال اشهد ان لا اله الا اللہ وان محمدا عبده ورسوله یا محمد واللہ
ما کان علی وجه الارض وجه ابغض الی من وجهك فقد اصبح وجهك احب الوجوه
کلها الی وان خیلك اخذتنی وانا ارید العمرة فماذا ترى فبشره النبی صلی اللہ
علیه وسلم وامره ان یعتمر مختصرا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے ثمامہ بن اثال حنفی مسجد نبوی کے
پاس ایک کھجور کے درخت کی طرف گئے اور غسل کیا پھر مسجد مین آئے اور کہا مین گواہی دیتا ہون اسبات کی کہ نہین ہے کوئی
لائق پوجنے کی سوا اللہ کے اور بیشک حضرت محمد اوس کے بندے ہین اور بھیجے ہوئے ہین اے محمد قسم خدا کی ساری روئے زمین پر
تمہارے منہ سے زیادہ مجھکو کوئی منہ ناپسند نہ تھا اب تمہارا منہ سب مونہون سے زیادہ مجھکو پسند ہو گیا تمہارے رسولون
نے مجھکو پکڑ لیا اور مین قصد رکھتا تھا عمرے کا تو اب کیا فرماتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کو خوشخبری دی
اور حکم کیا عمرہ ادا کرنے کا **الغسل** من مواراة المشرك مشرک کو گاڑنے سے غسل واجب ہونا **عن**
علی انه اتی النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال ان اباك الضال مات فقال اذهب فواره
قال انه مات مشركا قال اذهب فواره فلما واریته رجعت الیه فقال لی اغتسل ترجمہ
حضرت علی سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور عرض کیا کہ ابو طالب گئے آپ نے فرمایا جاؤ اون کو
گاڑ آؤ مین نے کہا وہ تو مشرک مرے ہین پس اونکا دفن کرنا کیا ضرور ہے آپنے فرمایا جاؤ گاڑ آؤ جب مین اونکو

اکا ذکر آپ پاس آتو آپ نے فرمایا غسل کر **باب وجوب الغسل اذا التقی الختان** جب مرد کا ختنہ عورت
کے ختنہ سے ملجاوے (یعنے دخول ہوجاوے) تو غسل واجب ہوجاویگا اگرچہ انزال نہ ہو **عن ابی هریرة ان رسول الله**
صلی الله علیه وسلم قال اذا جلس بین شعبها الاربع ثم اجتهد فقد وجب الغسل
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت کے چوشاخ (یعنے دونوں ران اور دونوں رانوں) میں بیٹھے پھر زور کرے (یعنے ذکر کو فرج میں داخل کردے) تو غسل واجب ہوگیا **عن ابی هریرة**
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا قعد بین شعبها الاربع ثم اجتهد فقد وجب
الغسل ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت کے چاروں کونوں میں
بیٹھے (یعنے دونوں ہاتھ اور پانوں کے بیچ میں یا دونوں پانوں اور رانوں کے بیچ میں یا فرج کے چاروں کونوں
میں) پھر زور کرے تو غسل واجب ہوگیا **الغسل من المنی** جب منی نکلے تو غسل کرنا چاہیے **عن**
علی قال کنت رجلا مذاء فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رأیت المذی
فاغسل ذکرک وتوضأ وضوءک للصلوة واذا فضخت الماء فاغتسل ترجمہ حضرت علی رض
سے روایت ہے اوکو مذی بہت آتی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا جب تو مذی دیکھے تو ذکر دھوڈال اور
جیسے نماز کیلیے وضو کرتے ہیں ویسے وضو کرلے اور جب تو پانی کودتا ہوا نکالے (یعنے منی) تو غسل کر **عن علی**
قال کنت رجلا مذاء فسألت النبی صلی الله علیه وسلم فقال اذا رأیت المذی فتوضأ واغسل
ذکرک واذا رأیت فضخ الماء فاغتسل ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے مجھ کو بہت مذی آتی تھی تو میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا جب تو مذی دیکھے تو وضو کر اور ذکر دھوڈال اور جب کودتا ہوا پانی (یعنے منی) تو غسل کر **غسل المرأة ترى في منامها ما يرى الرجل** عورت کو احتلام ہو تو کیا حکم ہے
عن انس ان ام سليم سألت رسول الله صلی الله علیه وسلم عن المرأة ترى في منامها
ما يرى الرجل قال اذا انزلت الماء فلتغتسل ترجمہ انس سے روایت ہے ام سلیم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچھا اگر عورت سوتے میں دیکھے جو مرد دیکھتا ہے (یعنے احتلام) آپ نے فرمایا اگر پانی نکلے تو غسل کرے (جیسے مرد پانی نکلنے
تو غسل کرے خالی خواب غسل نہ ہوگا) **عن عائشة ان ام سليم كلمت رسول الله صلی الله علیه وسلم وعائشة**
جالسة فقالت له يا رسول الله ان الله لا يستحيي من الحق اذا رأيت المرأة ترى في النوم ما يرى
الرجل اتغتسل من ذلك فقال لها رسول الله صلی الله علیه وسلم نعم فقالت عائشة فضحت
لها انت وهل ترى المرأة ذلك فالتفت الى رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال تربت
يمينك فمن اين يكون الشبه ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے ام سلیم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اور

عائشہ بیٹھ رہی تہیں یا رسول اللہ نہیں شرم کرتا ہی حق بات سی جب عورت خواب مین دیکھو جو مرد دیکھتا ہی کیا وہ
غسل کرہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان غسل کرہی عائشہ نے کہا افسوس ہی تجھپر کیا عورت بہی ایسا دیکھتی
ہی رسول اللہ صلعم نے فرمایا خاک لگی تیری ہاتہہ کو پہر صورت کیسی ملتی ہی (یعنی اگر عورت کو انزال نہین ہوتا تو بچہ صورت
کیصورت پر کیون ہوتا ہی دوسری حدیث مین ہی جب مرد کی منی غالب ہوتی ہی تو بچہ باپ کی شکل پر ہوتا ہی اور جب عورت
کی منی غالب ہوتی ہی تو ماں کی شکل پر ہوتا ہی) **عن** اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّ امْرَاَۃً قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ
لَا یَسْتَحْیِیْ مِنَ الْحَقِّ ھَلْ عَلَی الْمَرْاَۃِ غُسْلٌ اِذَا احْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ اِذَا رَاَتِ الْمَاءَ فَضَحِکَتْ اُمُّ سَلَمَۃَ
فَقَالَتْ اَتَحْتَلِمُ الْمَرْاَۃُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبِمَ یُشْبِھُھَا الْوَلَدُ **ترجمہ**
ام المؤمنین ام سلمہ رضہ سی روایت ہی ایک عورت نی کہا یا رسول اللہ اللہ نہیں شرم کرتا ہی سچی بات سے (یعنی سچی بات کہنی سے
نہین رکتا ہی اچہی بات کہنی مین شرم کو جائز نہین کہتا ہے) کیا عورت کو غسل کرنا ہوگا جب اوسکو احتلام ہو آپ نے
فرمایا ہان جب پانی دیکہے یہ سنکر ام سلمہ ہنسین اور کہنی لگین کیا عورت کو بہی احتلام ہوتا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اگر انزال نہین ہوتا تو صورت کہان سی ملتی ہے **ف** اور جب انزال ہونا ثابت ہوا تو احتلام ہونا بہی ممکن ہی **عن**
خَوْلَۃَ بِنْتِ حَکِیْمٍ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرْاَۃِ تَحْتَلِمُ فِیْ مَنَامِھَا
فَقَالَ اِذَا رَاَتِ الْمَاءَ فَلْتَغْتَسِلْ **ترجمہ** خولہ بنت حکیم سی روایت ہی مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی پوچہا عورت
کو سوتے مین احتلام ہو تو کیا کرہی آپ نے فرمایا جب پانی دیکہی تو غسل کرے **باب** الَّذِیْ یَحْتَلِمُ وَلَا یَرَی الْمَاءَ
کسی شخص کو احتلام ہو مگر تری نہ دیکہے **عن** اَبِیْ اَیُّوْبَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ
ترجمہ ابو ایوب سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی پانی سے ہوگا **ف** یعنی نہانا پانی نکلنے سے
(منی ہی) لازم ہوگا اگر خالی احتلام ہوا اور تری نہ دیکہی تو غسل لازم نہ ہوگا - یہ حدیث انما الماء من الماء محمول ہی ہر حالت احتلام
پر یا منسوخ ہی اگر سلق مراد ہو کیونکہ دخول سی غسل واجب ہوجاتا ہی اگرچہ انزال نہ ہو جیسے اوپر گزرا **باب** مَاءِ الرَّجُلِ
وَمَاءِ الْمَرْاَۃِ مرد اور عورت کی منی کا بیان **عن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَاءُ
الرَّجُلِ غَلِیْظٌ اَبْیَضُ وَمَاءُ الْمَرْاَۃِ رَقِیْقٌ اَصْفَرُ فَاَیُّھُمَا سَبَقَ کَانَ الشَّبَہُ **ترجمہ** انس سی روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منی مرد کی (بحالت صحت مین) غلیظ اور سفید ہوتی ہی اور منی عورت کی پتلی زرد
ہوتی ہی جو کوئی آگے نکلے بچہ اوسی کو مشابہ ہوتا ہی **ذکر** الاغتسال من الحیض حیض سی غسل کرنی کا بیان
عن فَاطِمَۃَ بِنْتِ قَیْسٍ مِنْ بَنِیْ اَسَدِ قُرَیْشٍ اَنَّھَا اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَتْ اَنَّھَا
تُسْتَحَاضُ فَتَمْکُثُ اَیَّامًا کَمْ قَالَ لَھَا ذٰلِکِ عِرْقٌ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَیْضَۃُ فَدَعِی الصَّلٰوۃَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ
فَاغْسِلِیْ عَنْکِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّیْ **ترجمہ** فاطمہ بنت قیس جو قریش بنے اسد مین سی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس

آئی اور عرض کیا مجھ کو استحاضہ ہوا ہے (استحاضہ کہتے ہیں خون ہو وقت آنیکو اور وہ ایک رگ سے آتا ہو جسکو عاذل کہتے ہیں اور حیض کا خون رحم کے اندر سے نکلتا ہے) آپنے فرمایا یہ ایک رگ ہو تو جب حیض کو دن سے نماز چھوڑدے اور جب حیض کے دن گزر جاویں تو خون دھوڈال پھر نماز پڑھ (اگرچہ استحاضہ کا خون آیا کرے) **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِي الصَّلٰوةَ فَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِي **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حیض آوے تو نماز چھوڑدے اور جب حیض کے دن ختم ہو جاویں تو غسل کر **ف** حیض سے پاک ہونیکا پھر غسل نہ کرے ہر نماز کے لیے اگرچہ استحاضے کا خون آیا کرے بلکہ وضو کرے ہر نماز کے لیے اور یہی مذہب ہے جمہور علماء سلف اور خلف کا اور بعض علما کا یہ مذہب ہے کہ ہر نماز کے لیے غسل کرے اور حضرت عائشہ سے منقول ہو کہ ہر روز ایکبار غسل کرے اور ابن سیب اور حسن سے منقول ہو کہ ظہر سے لیکر عصر تک غسل کرے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتُحِيْضَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ سَبْعَ سِنِيْنَ فَاشْتَكَتْ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهٖ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلٰكِنْ هٰذَا عِرْقٌ فَاغْتَسِلِيْ ثُمَّ صَلِّيْ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہو ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ ہوا سات برس تک انہوں نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا یہ حیض نہیں ہو بلکہ ایک رگ کا خون ہو تو غسل کر لے پھر نماز پڑھ **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتُحِيْضَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ اِمْرَاَةُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَهِيَ اُخْتُ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ فَاسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهٖ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلٰكِنْ هٰذَا عِرْقٌ فَاِذَا اَدْبَرَتِ الْحَيْضَةُ فَاغْتَسِلِيْ وَصَلِّيْ وَاِذَا اَقْبَلَتْ فَاتْرُكِيْ لَهَا الصَّلٰوةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَتُصَلِّيْ وَكَانَتْ تَغْتَسِلُ حِيَالَ فِيْ مِرْكَنٍ فِيْ حُجْرَةِ اُخْتِهَا زَيْنَبَ وَهِيَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَنَّ حُمْرَةَ الدَّمِ لَتَعْلُوا الْمَاءَ وَتَخْرُجُ فَتُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَيْمَنُعُهَا ذٰلِكَ مِنَ الصَّلٰوةِ **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہو کہ ام حبیبہ بنت جحش کو جو عبدالرحمن بن عوف کی بی بی تھیں اور ام المؤمنین زینب بنت جحش کے بہن تھیں استحاضہ ہوا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا آپنے فرمایا یہ حیض نہیں ہے۔ بلکہ ایک رگ ہو جسمیں سے یہ خون آتا ہو تو جب حیض کے دن گزر جاویں غسل کر اور نماز پڑھ اور جب پھر حیض کے دن آویں تو نماز چھوڑ دے حضرت عائشہ نے کہا پھر وہ ام حبیبہ غسل کرتیں تھیں ہر نماز کو لیے پنجگانہ نماز پڑھتیں **ف** امام شافعی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسی پر فرمایا تھا کہ جب حیض ختم ہو جاوے تو غسل کر اور نماز پڑھ اور یہ حکم نہیں دیا تھا کہ ہر نماز کو لیے غسل کرے پس غسل اونکا ہر نماز کو لیے بطریق نفل ہوگا **ف** اور کبھی وہ غسل کرتیں تھیں ایک کوٹھری میں اپنی بہن زینب کی کوٹھری میں جو رسول اللہ صلعم کے پاس تھیں تو سرخی خون کی پانی کے

اوپر آجاتی پہر وہ نکلکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ نماز پڑھتیں اور یہ خون انکو نماز سے نہ روکتا عن عائشۃ
ان ام حبیبۃ حتنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھی بنت جحش ان عوف استحیضت
سبع سنین استفتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان ھذہ لیست بالحیضۃ ولکن ھذا عرق فاغتسلی وصلی ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت
ہے ام حبیبہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی اور عبدالرحمن بن عوف کی بی بی تھیں انکو سات برس تک
استحاضہ آیا انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا آپنے فرمایا حیض نہیں ہے ایک رگ ہے تو غسل کر اور نماز
پڑھ عن عائشۃ قالت لستفتنا ام حبیبۃ بنت جحش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت
یا رسول اللہ انی استحاض فقال انما ذلک عرق فاغتسلی وصلی فکانت تغتسل لکل
صلوۃ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے ام حبیبہ بنت جحش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو کہا مجھے
استحاضہ ہے آپنے فرمایا یہ ایک رگ ہے تو غسل کر اور نماز پڑھ وہ غسل کیا کرتیں ہر نماز کے لیے عن عائشۃ ان
ام حبیبۃ سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدم قالت عائشۃ رایت مرکنھا ملاء
دما فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امکثی قدر ما کانت تحبسک حیضتک ثم
اغتسلی ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے ام حبیبہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا خون کا مسئلہ (یعنی جب بہت خون
آیا کرے تو کیا کرنا چاہیے) حضرت عائشہ نے کہا میں نے انکا ہنانی کا کرتہ دیکھا خون سے بھرا ہوا تھا (یعنی اس قدر کثرت خون
آتا تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ٹھہری رہ (یعنی نماز روزہ نہ کر) حساب سے اوتنے دنوں جتنے دنوں تجھے حیض آیا
کرتا تھا (اس بیماری سے پہلے) پھر غسل کر لے اور نماز پڑھ اگر چہ خون بہا کرے) عن ام سلمۃ تعنی ان امراۃ
کانت تھراق الدم علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستفتت لھا ام سلمۃ النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فقال لتنظر عدد اللیالی والایام التی کانت تحیض من الشھر
قبل ان یصیبھا الذی اصابھا فلتترک الصلوۃ قدر ذلک من الشھر فاذا خلفت ذلک
فلتغتسل ثم لتستثفر ثم لتصلی ترجمہ ایک عورت کا خون بہا کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے
میں تو فتوی پوچھا اوسکی واسطے ام سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپنے کہ شمار کرلے اون دنوں اور راتوں کا جنمیں
حیض آیا کرتا تھا اس بیماری سے پہلے تو چھوڑ دے نماز کو اوتنے دنوں ہر مہینے میں پھر جب اتنے دن گزر جاویں تو غسل کر اور
لنگوٹ باندھ (ایک کپڑا مادہ کا پہنا یا فرج پر کر کے) پھر نماز پڑھ ذکر الاقراء قرء کسکو کہتے ہیں حیض
کو یا حیض سے پاک ہونیکو اسکا بیان عن عائشۃ ان ام حبیبۃ بنت جحش التی کانت تحت عبدالرحمن
بن عوف وانھا استحیضت کانت تطهر فذکرت شانھا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال

إِنَّهَا لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلَكِنَّهَا رَكْضَةٌ مِنَ الرَّحِمِ فَلْتَنْظُرْ قَدْرَ قُرْئِهَا الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ لَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ ثُمَّ لْتَنْظُرْ مَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے ام حبیبہ بنت جحش جو عبدالرحمن بن عوف کی بی بی تھیں انکو استحاضہ ہو گیا کہ طرح ناپاک ہوتی تھیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اونکا ذکر آیا آپنے فرمایا یہ حیض نہیں ہے بلکہ ایک چوٹ ہے رحم کی تو دیکھ لیوے شمار اپنی قرء کا جتنے دنون اوسکو حیض آتا تھا پھر چھوڑ دی نماز اون دنون مین بعد اوسکے غسل کرے ہر نماز پر ف الحدیث سے معلوم ہوا کہ قرء حیض کو کہتے ہین ابوحنیفہ کا بھی قول ہے اور شافعی کے نزدیک قرء سے طہر مراد ہے عن عَائِشَةَ اَنَّ اُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ سَبْعَ سِنِينَ فَسَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ اِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ فَاَمَرَهَا اَنْ تَتْرُكَ الصَّلٰوةَ قَدْرَ اَقْرَائِهَا وَحَيْضَتِهَا وَتَغْتَسِلَ وَتُصَلِّيَ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ ہاسات برس تک اُنہون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپنے فرمایا یہ حیض نہین ہے بلکہ ایک رگ ہے پھر حکم کیا آپنے اونکو نماز چھوڑ دینے کا اپنے قرء یعنی حیض کے دنون تک پھر غسل کر کے نماز پڑھنے کا تو وہ غسل کیا کرین ہر نماز کے لیے عن فَاطِمَةَ بِنْتِ اَبِي حُبَيْشٍ اَنَّهَا اَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَتْ اِلَيْهِ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ فَانْظُرِي اِذَا اَتَاكِ قُرْؤُكِ فَلَا تُصَلِّي فَاِذَا مَرَّ قُرْؤُكِ فَتَطَهَّرِي ثُمَّ صَلِّي مَا بَيْنَ الْقُرْءِ اِلَى الْقُرْءِ ترجمہ فاطمہ بنت ابی حبیش رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور شکایت کی خون آنیکی آپنے فرمایا یہ ایک رگ ہے تو دیکھتی رہ جب تیرا قرء یعنی حیض کا آوے تو نماز مت پڑھ پھر جب چلا جاوے اور تو پاک ہو جاوے (حیض کے خون سے) تو نماز پڑھ دوسری حیض تک (پھر جب دوسرا حیض آوے تو چھوڑ دی) عن عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِي حُبَيْشٍ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّي امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے فاطمہ بنت ابی حبیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئین اور عرض کیا مجھے استحاضہ ہتا ہے تو پاک نہیں ہوتے کیا نماز چھوڑ دون آپنے فرمایا نہین یہ رگ ہے حیض نہین ہے جب حیض آوے تو نماز چھوڑ دی پھر جب حیض کے دن گزر جاوین تو خون دھو ڈال اور نماز پڑھ **ذکر** اغتسال المستحاضة

مستحاضہ کے غسل کا بیان عن عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً مُسْتَحَاضَةً عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهَا اِنَّهُ عِرْقٌ عَانِدٌ وَاُمِرَتْ اَنْ تُؤَخِّرَ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلَ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَاحِدًا وَتُؤَخِّرَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلَ الْعِشَاءَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلَ لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ غُسْلًا وَاحِدًا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے ایک مستحاضہ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین کہا گیا کہ یہ ایک رگ ہے

جو بند نہیں ہوتی اور حکم کیا گیا اوسکو ظہر میں دیر کرنیکا اور عصر میں جلدی کرنیکا اور دونوں نمازوں کو ایسی ایک غسل کرنیکا
پھر فجر کے واسطے ایک غسل کرنیکا **باب** الاغتسال من النفاس نفاس کے بعد غسل کرنیکا بیان نفاس اوس خون کو کہتے
ہیں جو بعد جنے کے عورت کو آتا ہے **عن** جابر بن عبد اللہ فی حدیث اسماء بنت عمیس حین نفست بذی
الحلیفۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لابی بکر مرہا ان تغتسل و تہل ترجمہ جابر بن عبد اللہ
سے روایت ہے اسماء بنت عمیس کے حال میں جب اونکو نفاس آیا ذوالحلیفہ میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیق سے
کہا حکم کرو اونکو غسل کرنیکا اور احرام باندھنے کا **باب** الفرق بین الحیض والاستحاضۃ حیض کے خون اور استحاضے
کے خون میں کیا فرق ہے **عن** فاطمۃ بنت ابی حبیش انہا کانت تستحاض فقال لہا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اذا کان دم الحیض فانہ دم اسود یعرف فامسکی عن الصلوۃ واذا کان
الاخر فتوضئی فانما ہو عرق ترجمہ فاطمہ بنت ابی حبیش سے روایت ہے اونکو استحاضہ ہو گیا تھا تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا جب حیض کا خون آوے اور وہ سیاہ ہوتا ہے پہچان لیا جاتا ہے تو نماز چھوڑ دے پھر جب دوسری طرح کا خون آوے
تو وضو کر کیونکہ وہ ایک رگ ہے **عن** عائشۃ ان فاطمۃ بنت حبیش کانت تستحاض فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ان دم الحیض دم اسود یعرف فاذا کان ذلک فامسکی عن الصلوۃ واذا کان
الاخر فتوضئی وصلی ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ ہوا تو رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیض کا خون سیاہ ہوتا ہے پہچان لیا جاتا ہے جب ایسا خون آوے تو نماز چھوڑ دے پھر جب دوسری طرح کا
خون آوے تو وضو کر اور نماز پڑھ **عن** عائشۃ قالت استحیضت فاطمۃ بنت ابی حبیش فسالت النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی استحاض فلا اطہر افادع الصلوۃ قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انما ذلک عرق ولیست بالحیضۃ فاذا اقبلت الحیضۃ فدعی الصلوۃ
واذا ادبرت فاغسلی عنک الدم وتوضئی فانما ذلک عرق ولیست بالحیضۃ فقیل لہا
فالغسل قال ذلک لا یشک فیہ احد ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے فاطمہ بنت ابی حبیش کو
استحاضہ ہوا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا اور کہا یا رسول اللہ مجھ کو استحاضہ ہو گیا پاک ہی نہیں
ہوتی کیا نماز چھوڑ دوں آپنے فرمایا یہ ایک رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے جب حیض آیا کرے تو نماز چھوڑ دیا کر پھر جب حیض گھٹ
ہو تو خون کا دھبا دھو اور وضو کر کیونکہ یہ ایک رگ ہے حیض نہیں ہے کسی نے کہا کیا غسل نہ کرے انہوں نے کہا غسل میں
کیا شک ہے کسی کو اسمیں شک نہیں (یعنی حیض سے پاک ہونے کے بعد غسل تو کرنا ضرور ہے) **عن** عائشۃ قالت قالت
فاطمۃ بنت ابی حبیش یا رسول اللہ لا اطہر افادع الصلوۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم انما ذلک عرق ولیست بالحیضۃ فاذا اقبلت الحیضۃ فدعی الصلوۃ فاذا ذہب

۴۴ اسیطرح مغرب میں دیر کرنیکا اور عشاء میں جلدی کرنیکا اور دونوں نمازوں کے لیے ایک غسل کرنیکا

قَالَتْهَا فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے فاطمہ بنت ابی حبیش نے کہا یا رسول اللہ میں پاک نہیں ہوتی ہوں تو کیا چھوڑ دوں نماز کو فرمایا آپ نے یہ خون ایک رگ کا ہے اور حیض نہیں ہے تو جب حیض آوے (یعنی وہ دن آویں جن دنوں میں قبل اس بیماری کے حیض آیا کرتا تھا) چھوڑ دے نماز کو پھر جب وہ مدت گزر جاوے تو خون دھو کر نماز پڑھ (یعنی بعد غسل کے جیسا کہ بخاری کی روایت میں مصرح ہے) **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِي حُبَيْشٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَا اَطْهُرُ اَفَاَتْرُكُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا اِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي ترجمہ ام المومنین عائشہ صدیقہ سے روایت ہے ابوحبیش کی بیٹی نے کہا یا رسول اللہ میں پاک ہی نہیں ہوتی کیا نماز چھوڑ دوں آپ نے فرمایا نہیں یہ ایک رگ ہے حیض نہیں ہے جب حیض آوے تو نماز چھوڑ دے پھر جب حیض رخصت ہو تو خون دھو ڈال (اور غسل کر) اور نماز پڑھ

بَابُ النَّهْيِ عَنِ اغْتِسَالِ الْجُنُبِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ

جنبی کو ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل کرنے کی ممانعت

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کرے کوئی تم میں ہرگز ٹھہرے ہوئے پانی میں جب کہ جنب ہو **ف** یہ کراہت تنزیہی ہے نہ تحریمی پھر اگر وہ پانی کثیر ہے (یعنی دو قلے شافعیہ کے نزدیک اور دہ در دہ حنفیہ کے نزدیک) تو اندر گھس کر نہانے سے نجس نہ ہوگا بے مستعمل ورنہ نجس یا مستعمل ہو جاوے گا۔ اور اہل حدیث کے نزدیک پانی قلیل ہو یا کثیر کسی طرح نجس نہ ہوگا جبتک اوس کا مزہ یا رنگ یا بو نہ بدلے۔ الحدیث سے نکلتا ہے کہ اگر پانی جاری ہو یا نہانے والا جنب نہ ہو تو اندر گھس کر نہانا منع نہیں ہے

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ وَالِاغْتِسَالِ مِنْهُ

ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا پھر اوس پانی سے نہانا منع ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ پیشاب کرے کوئی تم میں سے بند پانی میں پھر غسل کرے اوس سے **ف** کیونکہ بند پانی اگر قلیل ہو تو پیشاب کرنے سے نجس ہو جاوے گا اور جو کثیر ہو تب بھی خراب ہوگا اور اوسکے پینے سے لوگوں کو ضرر پہنچیگا اسی واسطے یہ نہی تحریمی ہے کما شرحہ علما۔ کہ تنزیہی جب پانی قلیل ہو اور تنزیہی ہے جب پانی کثیر ہو

بَابُ ذِكْرِ الِاغْتِسَالِ اَوَّلَ اللَّيْلِ

اول رات میں غسل کرنیکا بیان

عَنْ عُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ اَيَّ اللَّيْلِ كَانَ يَغْتَسِلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ رُبَّمَا اغْتَسَلَ اَوَّلَ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ اٰخِرَهٗ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً ترجمہ عضیف بن حارث سے روایت ہے انہوں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول رات میں غسل کرتے تھے یا اخیر رات میں حضرت عائشہ نے کہا کبھی اول رات میں غسل کرتے کبھی اخیر رات میں میں نے کہا شکر ہے اوس پروردگار کا جس نے گنجایش کی **عَنْ**

غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا قُلْتُ أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ أَوْ مِنْ آخِرِهِ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ رُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ أَوَّلِهِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ آخِرِهِ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً ترجمہ غضیف بن الحارث سے روایت ہے مین ام المؤمنین حضرت عائشہ پاس گیا اور اون سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع رات مین غسل کرتے تھے یا اخیر رات مین انہون نے کہا سب طرح کرتے تھے کبھی اول رات مین کبھی اخیر رات مین مینے کہا شکر ہے اوس پروردگار کا جسنے گنجایش رکھی **باب** ذِكْرِ الِاسْتِتَارِ عِنْدَ الِاغْتِسَالِ غسل کیوقت آڑ کرلینا **عَنْ** أَبِي السَّمْحِ قَالَ كُنْتُ أَخْدِمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَ وَلِّنِي قَفَاكَ فَأُوَلِّيهِ قَفَايَ فَأَسْتُرُهُ بِهِ ترجمہ ابو السمح سے روایت ہے مین خدمت کیا کرتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ جب غسل کا ارادہ کرتے تو مجھسے فرماتے پیٹھ پھیر کر کہڑا ہو مین پیٹھ پھیر کر کہڑا ہوتا آپ کو چھپا لیتا **عَنْ** أُمِّ هَانِئٍ أَنَّهَا ذَهَبَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَوَجَدَتْهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قُلْتُ أُمُّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فِي ثَوْبٍ مُلْتَحِفًا بِهِ ترجمہ ام ہانی سے روایت ہے جسدن مکہ فتح ہوا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئین آپ کو دیکہا غسل کرتے ہین اور فاطمہ زہرا ایک کپڑے کی آڑ کیہوئی تہین آپ پر مینے سلام کیا آپنے فرمایا کون ہے مین نے کہا ام ہانی پھر جب آپ غسل سے فارغ ہوئے تو کہڑے ہوکر آٹھ رکعتین پڑہین ایک کپڑے مین جسکو لپیٹے ہوئی تہے **باب** ذِكْرِ الْقَدْرِ الَّذِي يَكْتَفِي بِهِ الرَّجُلُ مِنَ الْمَاءِ لِلْغُسْلِ کتنے پانی مین غسل ہوسکتا ہے **عَنْ** مُوسَى الْجُهَنِيِّ قَالَ أُتِيَ مُجَاهِدٌ بِقَدَحٍ حَزَرْتُهُ ثَمَانِيَةَ أَرْطَالٍ فَقَالَ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ بِمِثْلِ هٰذَا ترجمہ موسی جہنی سے روایت ہے مجاہد ایک کٹورا لیکر آئے مین نے اوسکا اندازہ کیا تو اوسمین آٹہ رطل پانی آتا (ایک صاع جو قریب چار سیر کے ہوتا ہے) پہر حدیث بیان کی مجہسے انہون نے سنا حضرت عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تہے اسقدر پانی سے **ف** غسل اور وضو مین کوئی اندازہ پانی کا مقرر نہین جس سے زیادتی یا کمی نا درست ہو مگر اسراف (بیفائدہ پانی اللہ تعالیٰ نے) منع ہے **عَنْ** أَبِي سَلَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ مِنْ إِنَاءٍ صُفْرٍ فَسَأَلْتُهَا عَنْ غُسْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَتْ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ قَدْرُ صَاعٍ فَسَتَرَتْ سِتْرًا فَاغْتَسَلَتْ فَأَفْرَغَتْ عَلَى رَأْسِهَا ثَلَاثًا ترجمہ ابو سلمہ سے روایت ہے مین اور حضرت عائشہ کا دودہیالی دونون حضرت عائشہ پاس گئے اوس نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر غسل کرتے تہے انہون نے ایک برتن منگوایا جس مین ایک صاع پانی تہا پہر ایک پردہ ڈالکر غسل کیا تہے سر مین پانی ڈالا **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ فِي الْقَدَحِ وَهُوَ

الْفَرَقُ وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَهُوَ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کرتے جسمیں ایک فرق پانی آتا (فرق سولہ رطل کا ہوتا ہے جو قریب آٹھ سیر کے ہوتا) اور میں اور آپ دونوں ملکر ایک برتن سے غسل کرتے (یعنی دونوں اوسمیں ہاتھ ڈالکر پانی لیتے جاتے) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِمَكُّوكٍ وَيَغْتَسِلُ بِخَمْسَةِ مَكَاكِيَّ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے ایک مکوک سے اور غسل کرتے تھے پانچ مکوک سے (مکوک سے مراد ایک مد ہے جو ایک رطل اور تہائی رطل ہوتا ہے اہل حجاز کے نزدیک اور دو رطل اہل عراق کے نزدیک لیکن سب کے نزدیک چار مد کا ہوتا ہے تو صاع عراقی آٹھ رطل کا ہے اور صاع حجازی پانچ رطل اور ایک ثلث رطل کا احادیث میں سب جگہ صاع اور مد سے صاع اور مد حجازی مراد ہے لیکن غسل کے باب میں بعضوں نے کہا صاع عراقی مراد ہے واللہ اعلم) عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ تَمَارَيْنَا فِي الْغُسْلِ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ جَابِرٌ يَكْفِي مِنَ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ صَاعٌ مِنْ مَاءٍ قُلْنَا مَا يَكْفِي صَاعٌ وَلَا صَاعَانِ قَالَ جَابِرٌ قَدْ كَانَ يَكْفِي مَنْ كَانَ خَيْرًا مِنْكُمْ وَأَكْثَرَ شَعْرًا ترجمہ ابوجعفر سے روایت ہے ہم نے بحث کے غسل کے باب میں جابر بن عبداللہ پاس تو جابر نے کہا کافی ہے غسل جنابت کو ایک صاع پانی ہم نے کہا ایک صاع دو صاع تو کافی نہیں ہو سکتا جابر نے کہا کافی ہوتا تھا اون شخص کو جو تم سے بہتر تھی اور تم سے زیادہ بال رکھتے تھے (مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں)

بَابُ ذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى بِمَا وَقَتَ فِي ذَلِكَ

(غسل کے لیے کوئی مقدار پانی معین نہ ہونا) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَهُوَ قَدْرُ الْفَرَقِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے ایک برتن سے جسمیں ایک فرق پانی آتا تھا (یعنی سولہ رطل اور اوپر کی روایت میں ہے کہ آنحضرت غسل کرتی تھی پانچ مکوک سے یعنی پانچ مد سے اور ایک روایت میں ہے کہ ایک صاع سے پس ان سب روایتوں کو ملانے سے معلوم ہوا کہ غسل کے پانی کی کوئی حد مقرر نہیں ہے بلکہ جتنے پانی میں طہارت ہو جاوے اور سب بدن پر پانی پہنچ جاوے وہ کافی ہے)

بَابُ ذِكْرِ اغْتِسَالِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مِنْ نِسَائِهِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ

(مرد اپنی عورت کے ساتھ ایک برتن سے غسل کر سکتا ہے) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ وَأَنَا مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ نَغْتَرِفُ مِنْهُ جَمِيعًا ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میں دونوں ملکر ایک برتن سے غسل کرتے تھے یعنی دونوں اوسمیں سے چلو لیتے تھے (ہاتھ ڈالکر) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں غسل کرتے تھے جنابت کا ایک برتن سے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أُنَازِعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِنَاءَ أَغْتَسِلُ أَنَا وَهُوَ مِنْهُ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے برتن میں جھگڑتے تھے (یعنی میں بھی اوسمیں سے پانی لیتی تھی اور آپ بھی اوسمیں سے لیتے تو میں چاہتی کہ میرے لوں آپ چاہتے

سلسلہ ابدال الکلاف کا طبر من مکوک ابدال ۱۲

کیا ہے نفی الفاظ وہ ہوا کمال پسند فیصلہ مفرد وہی اختلاف مفرد وتفرقہ اصح مفرد اول المجاز وتحلیل الفرق اقسام الاقسط نصف صاع ۱۲ مرتبات الصعود

کر میں لے لوں کیونکہ میں اور آپ ایک ہی برتن سے غسل کرتے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کرتے تھے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَتْنِي خَالَتِي مَيْمُونَةُ أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے مجھ سے میری خالہ میمونہ نے بیان کیا کہ وہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کرتے تھے عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ سُئِلَتْ أَتَغْتَسِلُ الْمَرْأَةُ مَعَ الرَّجُلِ قَالَتْ نَعَمْ إِذَا كَانَتْ كَيِّسَةً رَأَيْتُنِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَغْتَسِلُ مِنْ مِرْكَنٍ وَاحِدٍ نُفِيضُ عَلَى أَيْدِينَا حَتَّى نُنَقِّيَهَا ثُمَّ نُفِيضُ عَلَيْهَا الْمَاءَ قَالَ الْأَعْرَجُ كَانَتْ تَذْكُرُ فَرْجًا وَكَانَتْ تُبَالِغُ فِيهِ ترجمہ نافع مولی ام سلمہ سے روایت ہے جو مولی تھا ام سلمہ کا کہ ام المومنین ام سلمہ سے کسی نے پوچھا کیا عورت مرد کے ساتھ غسل کرے انہوں نے کہا ہاں جب عقل رکھتی ہو تم دیکھو میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ایک کرتی سے غسل کرتی پہلے ہم اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالتی یہاں تک کہ اوسکو صاف کرتی پھر اون پر پانی ڈالتی (پھر ہاتھ پانی میں ڈالکر پانی نکالتی) اعرج نے کہا کہ ام المومنین ام سلمہ نے شرمگاہ کا ذکر نہیں کیا نہ اوسکی پرواہ کی **باب** ذِكْرِ النَّهْيِ عَنِ الِاغْتِسَالِ بِفَضْلِ الْجُنُبِ جنب کے نہانے سے جو پانی بچ رہے اوس سے نہانا منع ہے عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَحِبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ أَرْبَعَ سِنِينَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَغْتَسِلَ أَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ أَوْ يَبُولَ فِي مُغْتَسَلٍ أَوْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ أَوِ الْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ وَلْيَغْتَرِفَا جَمِيعًا ترجمہ حمید بن عبدالرحمن سے روایت ہے میں ایک شخص سے ملا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں ہاتھا چار برس تک جیسے ابوہریرہ رہی تھی اوسنے کہا منع کیا رسول اللہ صلعم نے ہر روز کہنگی کرنیسے (بلکہ ایک دن بیچ کرنا بہتر ہے) اور جہانپر نہاتا ہو وہاں پیشاب کرنیسے اور منع کیا اسبات سے کہ غسل کرے مرد عورت کے (غسل سے) بچ رہی پانی سے یا عورت مرد کے بچ رہی پانی سے بلکہ دونوں ساتھ ہی پانی لیویں اگر ایک ہی برتن ہو یہ بھی تنزیہی ہے اور بطور ادب کے ہے صحیح مسلم میں ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا میمونہ کے بچے ہوئے پانی سے) **باب** الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ اس امر کی اجازت عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ يُبَادِرُنِي وَأُبَادِرُهُ حَتَّى يَقُولَ دَعِي لِي وَأَقُولُ أَنَا دَعْ لِي قَالَ سُوَيْدٌ يُبَادِرُنِي وَأُبَادِرُهُ فَأَقُولُ دَعْ لِي دَعْ لِي ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ایک برتن سے غسل کرتے تھے آپ چاہتے تھے جلدی سے غسل کر لینا میں چاہتی تھی میں جلدی سے کر لوں تو آپ فرماتے تھے میری لیے پانی چھوڑ دے اور میں کہتی تھی میرے لیے چھوڑ دیجیے سوید کی روایت میں ہے کہ آپ مجھ سے جلدی کرتے تھے اور میں آپ پر جلدی کرتی

تھی تو مین کہنے لگتی تھی میرے لیے پانی چھوڑ دیجیے میرے لیے پانی چھوڑ دیجیے ف پھر جب ایک غسل کر چکتا تو دوسرا اوسکے بچے ہوئے پانی سے اپنا غسل پورا کرتا پس حدیث سے اجازت نکلی جنب کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنے کی **باب** ذِكْرِ الْاِغْتِسَالِ فِي الْقَصْعَةِ ایک کونڈے سے غسل کرنا **عَنْ** اُمِّ هَانِئٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَمَيْمُوْنَةُ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ فِيْ قَصْعَةٍ فِيْهَا اَثَرُ الْعَجِيْنِ ترجمہ ام ہانی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میمونہ (آپ کی بی بی) نے غسل کیا ایک کونڈے سے جس مین آٹے کا نشان تھا اغتسل

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پاک شے پانی مین ملجانے سے کچھ ضرر نہین ہے) **باب** ذِكْرِ تَرْكِ الْمَرْاَةِ نَقْضَ ضَفْرِ رَاْسِهَا عِنْدَ اغْتِسَالِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ جب عورت غسل کرے جنابت کا تو اپنی سر کی چوٹیان کھولنا ضرور نہین ہے **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ امْرَاَةٌ شَدِيْدَةٌ ضَفِيْرَةُ رَاْسِيْ اَفَاَنْقُضُهَا عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ اِنَّمَا يَكْفِيْكِ اَنْ تَحْثِيْ عَلٰى رَاْسِكِ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ مِنْ مَّاءٍ ثُمَّ تُفِيْضِيْنَ عَلٰى جَسَدِكِ ترجمہ ام المؤمنین ام سلمہ سے روایت ہے مین نے کہا یا رسول اللہ مین اپنے سر کی چوٹیان مضبوط باندھتی ہون (یعنے بال خوب مضبوطی سے گوندھتی ہون) کیا غسل جنابت کے وقت اوسکو کھولون آپنے فرمایا تجھ کو کافی ہے سر پر تین چلو ڈال لینا پانی کے (تاکہ پانی بالون کی جڑ تک مین پہونچ جاوے) پھر ساری بدن پر پانی ڈالنا **باب** ذِكْرِ الْاَمْرِ بِذٰلِكَ لِلْحَائِضِ عِنْدَ الْاِغْتِسَالِ لِلْاِحْرَامِ جب عورت حائضہ حج کا احرام باندھا چاہے اور اوسکو پہلے غسل کرے تو چوٹی کھولنا ضرور ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَاَهْلَلْتُ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ مَكَّةَ وَاَنَا حَائِضٌ فَلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِيْ رَاْسَكِ وَامْتَشِطِيْ وَاَهْلِيْ بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ اَرْسَلَنِيْ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هٰذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے حجۃ الوداع مین تو مین نے عمرے کا احرام باندھا (میقات سے تمتع کی نیت سے) جب مین مکہ پہونچی تو حیض مین تھی پس نہ طواف کیا مینے خانہ کعبہ کا اور نہ سعی کی صفا اور مروے کے بیچ مین (یعنے عمرہ ادا نہین کر سکی بوجہ حیض کے) مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی (کہ حج آن پہونچا اور ابھی عمرہ ہوا نہین ہوا حیض کی وجہ سے تو میرا حج جاتا رہیگا) آپ نے فرمایا اپنا سر کھولڈال اور کنگھی کر لی اور حج کا احرام باندھ اور عمرہ چھوڑ دی مین نے ایسا ہی کیا جب حج ادا کر چکی تو آپ نے مجھ کو عبد الرحمن بن ابی بکر کے ساتھ تنعیم کو بھیجا مینے عمرے کا احرام باندھا اور آپنے فرمایا یہ عمرہ تیرے عمرے کی (یعنے یہان سے عمرے کا احرام باندھ سکتی ہے) **ذِكْرُ** غَسْلِ الْجَنَابَةِ يَدَهٗ قَبْلَ اَنْ يُّدْخِلَهَا الْاِنَاءَ

جنب برتن میں ہاتھہ ڈالنے سے پہلے اپنا ہاتھہ دھولیوے **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان
اذا اغتسل من الجنابۃ وضع لہ الاناء فیصب علی یدیہ قبل ان یدخلہما الاناء حتی اذا
غسل یدیہ ادخل یدہ الیمنی فی الاناء ثم صب بالیمنی وغسل فرجہ بالیسری حتی اذا فرغ
صب بالیمنی علی الیسری فغسلہما ثم تمضمض واستنشق ثلثا ثم یصب علی رأسہ ملاء
کفیہ ثلث مرات ثم یفیض علی جسدہ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم جب غسل کرتے تھے جنابت کا تو آپ کو لیے برتن میں پانی رکھا جاتا آپ اپنی دونو ہاتھون پر پانی ڈالنے برتن میں ہاتھ
ڈالنے سے پہلے جب دونون ہاتھون کو دھو چکتے تو داہنے ہاتھہ کو برتن میں ڈالتے اور پانی لیکر بائین ہاتھہ سے اپنی شرمگاہ
کو دھوتے جب اس سے فارغ ہوتے تو داہنے ہاتھہ سے پانی بائین ہاتھہ پر ڈالتے اور دونون ہاتھون کو دھوتے پھر کلی کرتے اور
ناک مین پانی ڈالتے تین بار پھر سر پر پانی ڈالتے دونو ہتھیلیان بھر کر تین بار پھر سارے بدن پر پانی بہاتے **باب**
ذکر عدد غسل الیدین قبل ادخالہما الاناء ہاتھون کو کتنی بار دھوے دی برتن مین ڈالنے سے پہلے **عن**
ابی سلمۃ قال سألت عائشۃ عن غسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الجنابۃ فقالت
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفرغ علی یدیہ ثلثا ثم یغسل فرجہ ثم یغسل
یدیہ ثم یمضمض ویستنشق ثم یفرغ علی رأسہ ثلثا ثم یفیض علی سائر جسدہ **ترجمہ**
ابو سلمہ سے روایت ہے مین نے حضرت عائشہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کا غسل کیونکر کرتی تھی انہون نے
کہا رسول اللہ صلعم اپنے دونون ہاتھون پر تین بار پانی ڈالتے پھر شرمگاہ دھوتی پھر دونون ہاتھہ دھوتے پھر کلی کرتے
اور ناک مین پانی ڈالتے پھر سر پر تین بار پانی ڈالتے پھر سارے بدن پر پانی بہاتے **ازالۃ الجنب الاذی**
عن جسدہ بعد غسل یدیہ دونون ہاتھہ دھوکر بدن کی ناپاکی کو دور کرنا **عن** ابی سلمۃ انہ دخل علی
عائشۃ فسألہا عن غسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الجنابۃ فقالت کان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یؤتی بالاناء فیصب علی یدیہ ثلثا فیغسلہما ثم یصب بیمینہ علی
شمالہ فیغسل ما علی فخذیہ ثم یغسل یدیہ ویتمضمض ویستنشق ویصب علی رأسہ
ثلثا ثم یفیض علی سائر جسدہ **ترجمہ** ابو سلمہ سے روایت ہے وہ حضرت عائشہ پاس گئی اور اون سے پوچھا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کا غسل کیونکر کرتی تھی انہون نے کہا آپ پاس ایک برتن آتا پانی کا آپ دونون
ہاتھون پر تین بار پانی ڈال کے اونکو دھوتے پھر داہنے ہاتھہ سے بائین پر پانی ڈالکر رانون کو دھوتے اور شرمگاہ کو
جہان نجاست معلوم ہوتی) پھر دونون ہاتھہ دھوتے اور کلی کرتے اور ناک مین پانی ڈالتے اور سر پر تین بار پانی ڈالتے
پھر سارے بدن پر پانی بہاتے **باب اعادۃ الجنب غسل یدیہ بعد ازالۃ الاذی عن جسدہ**

ناپاکی کو دھو کر پھر دونوں ہاتھ دھوئے عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن قال وصفت عائشۃ غسل النبی صلی اللہ
علیہ وسلم من الجنابۃ قالت کان یغسل یدیہ ثلثا ثم یفیض بیدہ الیمنی علی الیسری فیغسل
فرجہ وما اصابہ قال عمر ولا اعلمہ الا قال یفیض بیدہ الیمنی علی الیسری ثلث مرات ثم
یتمضمض ثلثا ویغسل وجہہ ثلثا ثم یفیض علی راسہ ثلثا ثم یصب علیہ الماء ترجمہ ابو
بن عبد الرحمن سے روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل جنابت کا حال بیان کیا کہا پہلے
آپ اپنا ہاتھ تین بار دھوتی پھر داہنے ہاتھ سے پانی ڈالتے بائیں ہاتھ پر اور شرمگاہ دھوتی اور جو ناپاکی لگا ہوتا۔ عمر عن عبید
کہا میں سمجھتا ہوں عطا نے یوں کہا پھر داہنی ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے تین بار پھر کلی کرتے تین بار ناک
میں پانی ڈالتے تین بار اور منہ دھوتے تین بار پھر سر پر پانی ڈالتے تین بار پھر سارے بدن پر پانی بہاتے ف اس روایت
سے اوپر کی روایت سے یہ بات ثابت ہوئی کہ ہاتھ دو بار دھوئے ایک تو شروع میں دوسرے بعد صاف کرنے نجاست کے

ذکر وضوء الجنب قبل الغسل غسل سے پہلی وضو کرنا **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم کان اذا اغتسل من الجنابۃ بدا فغسل یدیہ ثم توضا کما یتوضا للصلوۃ ثم یدخل
اصابعہ الماء فیخلل بہا اصول شعرہ ثم یصب علی راسہ ثلث غرف ثم یفیض الماء علی
جسدہ کلہ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتی پہلے دونوں ہاتھ
دھوتی پھر وضو کرتے جیسے نماز کی سی وضو کرتے پھر انگلیاں پانی میں ڈالکر اپنے بالوں کی جڑوں کا خلال کرتی پھر
تین چلو ڈالتے پھر سارے بدن پر بہاتے **باب** تخلیل الجنب راسہ جنبی اپنے سر کے بالوں میں خلال کرے
عن عروۃ قال حدثتنی عائشۃ عن غسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الجنابۃ انہ کان
یغسل یدیہ ویتوضا ویخلل راسہ حتی یصل الی شعرہ ثم یفرغ علی سائر جسدہ ترجمہ
عروہ سے روایت ہے انہوں سے حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غسل جنابت بیان کیا اسطرح کہ پہلے دونوں
ہاتھ دھوتے اور وضو کرتے اور خلال کرتے سر میں تا کہ پانی بالوں میں پہونچے پھر سارے بدن پر پانی بہاتے **عن** عائشۃ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یشرب راسہ ثم یحتثی علیہ ثلثا ترجمہ ام المؤمنین عائشہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے تر کرتے تھی سر کو پھر تین تین چلو بھر کر پانی ڈالتے سر پر **باب** جنبی
بن مطعم قال تماروا فی الغسل عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال بعض القوم انی لا
اغتسل کذا وکذا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امّا انا فافیض علی راسی ثلث افراغ
ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے لوگوں نے بحث کی غسل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کسی نے کہا میں اسطرح غسل
کرتا ہوں آپ نے فرمایا میں تو اپنے سر پر تین لپ پانی ڈالتا ہوں **باب** ذکر العمل فی الغسل من الحیض حیض سے

پاک ہو کر کیونکر غسل کرے عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِهَا
مِنَ الْحَيْضِ فَاَخْبَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ ثُمَّ قَالَ خُذِيْ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَطَهَّرِيْ بِهَا قَالَتْ وَ
كَيْفَ اَتَطَهَّرُ بِهَا فَاسْتَتَرَ بِكُمِّهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَطَهَّرِيْ بِهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَجَذَبْتُ الْمَرْاَةَ
وَقُلْتُ تَتَبَّعِيْنَ بِهَا اَثَرَ الدَّمِ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک عورت (اسماء بنت شکل) نے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم سے پوچھا حیض سے کیونکر غسل کرنا چاہیے آپنے بتلایا کہ اسطرح غسل کرنا چاہیے پھر فرمایا کہ غسل کے بعد) ایک ٹکڑا
لی (کپڑے یا روئی یا اون کا) جسمیں مشک لگی ہو (اسے) اس سے طہارت کرو عورت بولی مین کیونکر اس سے طہارت کرون
آپنے اپنی منہ پر (یا تہہ کی) آڑ کرلی (شرم سے) اور فرمایا (تعجب سے) سبحان اللہ طہارت کر اس سے حضرت عائشہ نے کہا
مین نے اوس عورت کو پکڑ کر کھینچا اور (چپکی سے) کہا خون کے مقام پر اوسکو رکھ ف یعنے شرمگاہ مین اوس کپڑے کو رکھ تاکہ
بدبوئی رفع ہو اور خوشبو پیدا ہو یہ حکم بطریق استحباب کے ہے ہر عورت کے لیے جو پاک ہو حیض یا نفاس سے کہ بعد غسل کے ایسا کرے
اور جو مشک نہ ملی تو اور خوشبو استعمال کرے **باب** تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِنْ بَعْدِ الْغُسْلِ غسل کے بعد وضو کی حاجت
نہین عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَضَّاُ بَعْدَ الْغُسْلِ ترجمہ ام
المؤمنین عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو نہین کرتے تھے غسل کے بعد **باب** غَسْلِ الرِّجْلِ
فِيْ غَيْرِ الْمَكَانِ الَّذِيْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ جہان غسل کرے وہان سے ہٹ کر اور جگہ پاون دھوے عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ
اَدْنَيْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلَهُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا ثُمَّ اَدْخَلَ
يَمِيْنَهُ فِي الْاِنَاءِ فَاَفْرَغَ بِهَا عَلٰى فَرْجِهِ ثُمَّ غَسَلَهُ بِشِمَالِهِ ثُمَّ ضَرَبَ بِشِمَالِهِ الْاَرْضَ فَدَلَكَهَا
دَلْكًا شَدِيْدًا ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اَفْرَغَ عَلٰى رَاْسِهِ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ مِلْاَ كَفَّيْهِ ثُمَّ حفیات
غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحّٰى عَنْ مَقَامِهِ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ قَالَتْ ثُمَّ اَتَيْتُهُ بِالْمِنْدِيْلِ فَرَدَّهُ ترجمہ ام
المؤمنین میمونہ رضی سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے غسل جنابت کے لیے پانی رکھا آپ نے دونون
ہاتھون کو دو بار یا تین بار دھویا پھر داہنا ہاتھ برتن مین ڈال کر (پانی لیا) اپنی شرمگاہ پر پانی بہایا پھر شرمگاہ کو دھویا
بائین ہاتھ سے بعد اوس کے بائین ہاتھ کو زمین پر مارا اور خوب زور سے رگڑا پھر وضو کیا جیسے نماز کے لیے وضو کرتے ہین پھر
دونو چلو بھر بھر کر تین بار پانی سر پر ڈالا پھر سارے بدن کو دھویا پھر اوس جگہ سے سرک گئے اور دونون پاؤن دھوئے میمونہ نے
کہا پھر مین کپڑا لائی پانی پونچھنے کا آپ نے اوسکو نہین لیا **باب** تَرْكِ الْمِنْدِيْلِ بَعْدَ الْغُسْلِ غسل کے بعد کپڑے سے
نہ پونچھنا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ فَاُتِيَ بِمِنْدِيْلٍ فَلَمْ يَمَسَّهُ وَجَعَلَ
يَقُوْلُ بِالْمَاءِ هٰكَذَا ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا تو آپ پاس کپڑا لائے
(بدن پونچھنے کو) آپنے اوسکو نہین لیا اور پانی جھٹکنے لگے ف نووی نے کہا ہے علمانی اختلاف کیا ہے کہ وضو اور غسل کے

بعد وضو کا پونچھنا کیسا ہی سب میں مشہور یہ قول ہی کہ وضو پونچھنا مستحب ہے اور یہ نہیں کہسکتے کہ پونچھنا مکروہ ہی۔ دوسرا قول یہ ہی کہ پونچھنا مکروہ ہی۔ تیسرا یہ کہ مباح ہی اور کرنا نہ کرنا برابر ہی چوتھا قول یہ ہی کہ مستحب ہے کیونکہ پونچھنے سی بدن صاف ہو جاتا ہی میل وغیرہ سے۔ پانچوین یہ کہ مکروہ ہے گرمی مین نہ جاڑے مین۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے تین قول ہین ایک تو یہ ہی کہ پونچھنے مین کچھ قباحت نہین وضو کی بعد ہو یا غسل کے یہی مذہب ہے انس بن مالک اور سفیان ثوری کا دوسرے یہ کہ مکروہ ہی دونون کے بعد اور یہ ابن عمر اور ابن ابی لیلی کا قول ہی تیسرے یہ کہ مکروہ ہی وضو کی بعد نہ غسل کے اور یہ ابن عمر کا قول ہے اور نہ پونچھنے مین ایک حدیث ہی اور ایک دوسری صحیح حدیث ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کر کے نکلے اور آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا لیکن پونچھنا بدنکا تو نقل کیا ہی اور سکو ایک جماعت صحابہ نے لیکن سب سندین اون کی ضعیف ہین ترمذی نے کہا رسول اللہ صلعم سی اسباب مین کچھ صحیح نہین ہی اب رہا پانی کا جھٹکنا بدن سی تو یہ حدیث سی ثابت ہی اور بعضون نے اسکو مکروہ کہا مگر وہ صحیح نہین ہی بلکہ صحیح اوسکی اباحت ہی انتہی مختصراً

باب وُضُوْءِ الْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ جنب جب کہانیکا قصد کرہی (اور غسل کا موقع نہ ہو) تو وضو کرلی

عن عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ زَادَ عُمَرُ فِيْ حَدِيْثِهٖ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رض سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت مین جب کہانے یا سونیکا قصد کرتی تو وضو کرتی جیسے نماز کی لیی وضو کرتے

باب اِقْتِصَارِ الْجُنُبِ عَلٰى غَسْلِ يَدَيْهِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اگر جنب کہانی کا قصد کرہی اور فقط ہاتھ ہی دہولے تو بھی کافی ہی

عن عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ غَسَلَ يَدَيْهِ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رض سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حالت جنابت مین سونیکا قصد کرتے تو وضو کرلیتے اور جب کہانے کا قصد کرتی تو دونون ہاتھ دہو لیتے

باب اِقْتِصَارِ الْجُنُبِ عَلٰى غَسْلِ يَدَيْهِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْ يَشْرَبَ جنب جب کہانی یا پینیکا قصد کرہی تو فقط ہاتھ دہو لینا ہی کافی ہی

عن عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْ يَشْرَبَ قَالَتْ غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَاْكُلُ اَوْ يَشْرَبُ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سی روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حالت جنابت مین سونی کا قصد کرتے تو وضو کرلیتے اور جب کہانے یا پینیکا ارادہ کرتی تو دونون ہاتھ دہو لیتی پھر کہاتے پیتے

باب وُضُوْءِ الْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ جنب جب سونی کا ارادہ کرہی (اور غسل کا موقع نہ ہو) تو وضو کرلیوی

عن عَائِشَةَ قَالَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ قَبْلَ اَنْ يَّنَامَ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رض سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ کرتی اور جنب ہوتی تو وضو کرلیتے جیسے نماز کی لیی وضو کرتے سونے سے پہلے

عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

اَنَّ عُمَرَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیَنَامُ اَحَدُنَا وَھُوَ جُنُبٌ قَالَ اِذَا تَوَضَّاَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم میں سے کوئی سو سکتا ہے حالت جنابت میں آپ نے فرمایا ہاں جب وضو کر لیوے **باب** وُضُوْءِ الْجُنُبِ وَغَسْلِ ذَکَرِہٖ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّنَامَ جنب جب سونے کا ارادہ کرے تو وضو کرلے اور اپنی شرمگاہ کو دھولے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذُکِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ یُصِیْبُہُ الْجَنَابَۃُ مِنَ اللَّیْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاْ وَاغْسِلْ ذَکَرَکَ ثُمَّ نَمْ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ مجھ کو جنابت ہوتی ہے رات کو (اور اوسوقت نہانے کا موقع نہیں ہوتا) آپ نے فرمایا وضو کرلی اور ذکر دھو ڈال پھر سو رہ **باب** فِی الْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّتَوَضَّاَ جنب جب وضو کرے تو کیا ہوگا **عَنْ** عَلِیٍّ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ صُوْرَۃٌ وَّلَا کَلْبٌ وَّلَا جُنُبٌ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اوس گھر میں نہیں جاتے جس میں مورت ہو یا کتا یا جنب ہو (مراد فرشتے رحمت کے ہیں) **باب** فِی الْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّعُوْدَ اگر جنب دوبارہ جماع کا قصد کرے تو کیا کرے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَرَادَ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّعُوْدَ تَوَضَّاَ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی قصد کرے دوبارہ جماع کرنیکا (اور وہ جنب ہو) تو وضو کرلیوے **باب** اِیْتَازِ النِّسَاءِ قَبْلَ اِحْدَاثِ الْغُسْلِ کئی عورتوں سے جماع کرنا ایک ہی غسل سے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَافَ عَلٰی نِسَائِہٖ فِیْ لَیْلَۃٍ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عورتوں پاس گئے ایک ہی غسل سے (یعنی جب سے صحبت کی اوپر ہی میں غسل کر لیا) **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَطُوْفُ عَلٰی نِسَائِہٖ فِیْ غُسْلٍ وَّاحِدٍ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھیر کرتی تھے اپنی عورتوں پر ایک ہی غسل سے **باب** حَجْبِ الْجُنُبِ مِنْ قِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ جنب کو قرآن پڑھنا درست نہیں ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَمَۃَ قَالَ اَتَیْتُ عَلِیًّا اَنَا وَرَجُلَانِ فَقَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَیَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَیَاْکُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ وَلَمْ یَکُنْ یَحْجُبُہُ عَنِ الْقُرْاٰنِ شَیْءٌ لَیْسَ الْجَنَابَۃَ ترجمہ عبداللہ بن سلمہ سے روایت ہے میں اور دو آدمی اور حضرت علی پاس گئے اُنہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پائخانے سے نکلکر قرآن پڑھتے اور ہمارے ساتھ بیٹھکر گوشت کھاتے اور قرآن پڑھنے سے کوئی چیز آپ کو نہ روکتے سوا جنابت کے (یعنی جب جنب ہوتی تو قرآن نہ پڑھتے جبتک غسل نہ کرلیتے) **عَنْ** عَلِیٍّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اِلَّا الْجَنَابَۃَ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کو پڑھا کرتے ہر وقت اور ہر حالت میں سوا جنابت کی **باب** مُمَاسَّۃِ الْجُنُبِ مُجَالَسَتِہٖ جنب کے ساتھ بیٹھنا اور اوسکو

سہ [illegible] نقل کی ہے [illegible] نقل کی ہے [illegible] نقل کی ہے

چھونا کیسا ہے عن حذیفۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا لقی الرجل من اصحابہ مسحہ ودعا لہ قال فرایتہ یوما بکرۃ فحدت عنہ ثم اتیتہ حین ارتفع النہار فقال انی رایتک فحدت عنی فقلت انی کنت جنبا فخشیت ان تمسنی فقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المسلم لا ینجس ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت یہ تھی جب کسی اپنے صحابی سے ملتے تو اوسکے سر پر ہاتھ پھیرتے اور اوسکے لیے دعا کرتے ایک روز صبح کو میں نے آپ کو دیکھا تو میں کترا گیا (یعنی الگ ہو کر چلا گیا) پھر دن چڑھے میں آپ پاس آیا آپ نے فرمایا میں نے تجھے دیکھا تو الگ ہو کر چلا گیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں جنب تھا میں ڈرا کہیں آپ مجھکو چھو نہ لیں آپ نے فرمایا مسلمان ناپاک نہیں ہوتا (جنابت سے کیونکہ جنابت ایک نجاست حکمی ہے اور مسلمان کی طہارت حقیقی ہے البتہ اگر نجاست حقیقی لگی ہو تو اوسکی وجہ سے ناپاک ہو جاویگا مگر اپنی ذات سے پاک ہے گا) عن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقیہ وھو جنب فاھوی الیہ فقلت انی جنب فقال ان المسلم لا ینجس ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو ملے اور میں جنب تھا آپ میری طرف جھکے میں نے عرض کیا میں جنب ہوں آپنے فرمایا مسلمان ناپاک نہیں ہوتا عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقیہ فی طریق من طرق المدینۃ وھو جنب فانسل عنہ فاغتسل ففقدہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما جاء قال این کنت یا ابا ھریرۃ قال یا رسول اللہ انک لقیتنی وانا جنب فکرھت ان اجالسک حتی اغتسل فقال سبحان اللہ ان المؤمن لا ینجس ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو مدینے کے ایک راستے میں اور وہ جنب تھی تو جھپکے نکل گئی اور غسل کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو نہ پایا جب لوٹ کر آئی پوچھا تو کہاں تھا اے ابا ہریرہ ابوہریرہ نے کہا یا رسول اللہ جب آپ مجھکو ملے تھے تو میں جنب تھا مجھکو معلوم ہوا آپکے پاس بیٹھنا جبتک غسل نہ کروں آپنے فرمایا سبحان اللہ مومن ناپاک نہیں ہوتا

باب استخدام الحائض حائضہ عورت سے کام لینا کیسا ہے

عن ابی ھریرۃ بینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد اذ قال یا عائشۃ ناولینی الثوب فقالت انی لا اصلی قال انہ لیس فی یدک فناولتہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے تھے آپنے کہا اے عائشہ مجھکو کپڑا اٹھا دے وہ بولیں میں نماز نہیں پڑھتی (یہ کنایہ ہے حیض آنے کا) آپنے فرمایا وہ تیرے ہاتھ میں نہیں ہے (یعنی تیرا حیض نہیں ہے) ہر ایک عضو کی کپڑا اوٹھا دیا (یعنی حیض آنے سے اسکا بدن پلید نہیں ہوتا ہے کہ کسی چیز میں ہاتھ نہ لگا سکے نہ کوئی کام کر سکے) عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناولینی الخمرۃ من المسجد قالت انی حائض فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیست حیضتک فی یدک ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مسجد میں سے مجھ کو بوریا اوٹھا دے میں نے کہا حائضہ ہوں آپ نے فرمایا تیرا حیض ہاتھ میں تو نہیں ہے ف مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے اور حضرت عائشہ اپنے حجرے میں تھیں آپ نے بوریہ مانگا تو حضرت عائشہ نے خیال کیا کہ حالت حیض میں میرا ہاتھ مسجد میں کیونکر بڑھاؤں آپ نے فرمایا کہ ہاتھ بڑھا کر دیدے کچھ قباحت نہیں کیونکہ حیض ہاتھ میں نہیں ہوتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حائضہ کو ہاتھ بڑھا کر مسجد میں کوئی چیز رکھ دینا یا مسجد سے کوئی چیز لے لینا درست ہے **باب** لِبَسْطِ الْحَائِضِ الْخُمْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ حائضہ عورت کا مسجد میں بوریا بچھا دے تو کیسا ہے **عَنْ** مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ رَأْسَهُ فِي حَجْرِ اَحَدِنَا فَيَتْلُو الْقُرْاٰنَ وَهِيَ حَائِضٌ وَتَقُومُ اَحَدُنَا بِالْخُمْرَةِ اِلَى الْمَسْجِدِ فَتَبْسُطُهَا وَهِيَ حَائِضٌ ترجمہ میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر ہم میں سے کسی کی گود میں رکھ کر قرآن پڑھا کرتے اور وہ عورت حائضہ ہوتی اور ہم میں سے کوئی اوٹھا کر مسجد میں بوریا بچھا دیتے اور وہ حائضہ ہوتی (یعنے باہر سے کھڑی ہو کر ہاتھ بڑھا کر بوریا بچھا دیتی) **باب** فِي الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ فَرَاْسُهُ فِي حَجْرِ امْرَاَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ کوئی شخص اپنے بی بی کی گود میں سر رکھ کر قرآن شریف پڑھے اور وہ حائضہ ہو تو کیسا ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَاْسُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجْرِ اَحَدِنَا وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ يَتْلُو الْقُرْاٰنَ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک ہم میں سے کسی کی گود میں ہوتا اور وہ حائضہ ہوتی آپ قرآن پڑھتے **باب** غَسْلِ الْحَائِضِ رَاْسَ زَوْجِهَا حائضہ عورت اپنے خاوند کا سر دھوے تو کیسا ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْنِي اِلَيَّ رَاْسَهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَاَغْسِلُهُ وَاَنَا حَائِضٌ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر میری طرف جھکا دیتے اور آپ اعتکاف میں ہوتے میں آپکا سر دھوتی اور میں حائضہ ہوتی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ اِلَيَّ رَاْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُجَاوِرٌ فَاَغْسِلُهُ وَاَنَا حَائِضٌ ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مسجد کے باہر نکالتے اور آپ اعتکاف میں ہوتے میں اسکو دھوتی حالانکہ میں حائضہ ہوتی **باب** مُوَاكَلَةِ الْحَائِضِ وَالشُّرْبِ مِنْ سُؤْرِهَا حائضہ عورت کو ساتھ کھلانا اور اسکا جھوٹا پینا درست ہے **عَنْ** شُرَيْحٍ عَنْ عَائِشَةَ سَاَلْتُهَا هَلْ يَاْكُلُ الرَّجُلُ مَعَ زَوْجِهَا وَهِيَ طَامِثٌ قَالَتْ نَعَمْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونِي فَاَاْكُلُ مَعَهُ وَاَنَا عَارِكٌ وَكَانَ يَاْخُذُ الْعَرْقَ فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيهِ فَاَعْتَرِقُ مِنْهُ ثُمَّ اَضَعُهُ فَيَاْخُذُهُ فَيَعْتَرِقُ مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِي مِنَ الْعَرْقِ وَيَدْعُو بِالشَّرَابِ فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيهِ قَبْلَ اَنْ يَشْرَبَ مِنْهُ فَاَخُذُهُ فَاَشْرَبُ مِنْهُ ثُمَّ اَضَعُهُ فَيَاْخُذُهُ فَيَشْرَبُ مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِي مِنَ الْقَدَحِ ترجمہ ابن شریح سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا کیا عورت اپنی خاوند کے ساتھ کھا سکتی ہے جبکہ حالت میں انہوں نے کہا ہاں کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو بلاتے تھے میں

آپ کے ساتھ کھاتی اور میں حیض سے ہوتی آپ ہڈی اٹھاتے اور میرا حصہ بھی اوسمیں لگاتے پہلے میں اوسکو چوستی پھر رکھدیتی بعد اوسکو آپ اوسکو چوستے اور وہیں منہ لگاتے جہاں میں نے لگایا تھا ہڈی پر آپ پانی نہ لگواتے اوسمیں بھی میرا حصہ لگاتے پہلے میں لیکر پیتی پھر رکھدیتی پھر آپ اوسکو دھاکر پیتے اور پیالہ پر وہیں منہ لگاتے جہاں میں نے لگایا تھا **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضع فاہ علی الموضع الذی اشرب منہ فیشرب منہ فضل سورۃ وانا حائض ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا منہ (برتن) میں اسی جگہ لگاتے جہاں سے میں نے لگاکر پیا تھا اور میرا جھوٹا پانی پیتے حالانکہ میں حائضہ ہوتی **باب** الاتقاء یفضل الحائض حائضہ عورت کا جھوٹا پانی پینا درست ہے **عن** عائشۃ تقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یناولنی الاناء فاشرب منہ وانا حائض ثم اعطیہ فیضع موضعی فیضع علی فیہ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے برتن دیتے میں اوسمیں سے پانی پیتی اور میں حیض سے ہوتی پھر میں وہ برتن آپ کو دیتی آپ ڈھونڈھ کر اوسی جگہ منہ لگاتے جہاں میں نے منہ لگایا تھا **عن** عائشۃ قالت کنت اشرب وانا حائض وانا لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیضع فاہ علی موضع فی یشرب والعرق العرق وانا حائض وانا لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یضع فاہ علی موضع فی ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں پانی پیتی تھی حیض کی حالت میں پھر وہ برتن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدیتی آپ اپنا منہ اوسی مقام پر لگاتے جہاں میں نے لگایا تھا اور میں ہڈی چوستی حیض کی حالت میں پھر وہ ہڈی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدیتی آپ اپنا منہ اوسی مقام پر لگاتے جہاں میں نے لگایا تھا ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ حائضہ عورت کا پسینا اور اوسکا جھوٹا پاک ہے اسی طرح لعاب اوسکا منہ کا) **باب** مضاجعۃ الحائض حائضہ عورت کو ساتھ لٹانا درست ہے **عن** ام سلمۃ قالت بینما انا مضطجعۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الخمیلۃ اذ حضت فانسللت فاخذت ثیاب حیضتی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انفست قلت نعم فدعانی فاضطجعت معہ فی الخمیلۃ ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لیٹی ہوئی تھی ایک چادر میں اتنے میں مجھکو حیض آگیا تو میں نکل گئی اور اپنے حیض کے کپڑے اوٹھائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تجھکو حیض آگیا میں نے کہا ہاں آپنے مجھے بلایا میں اوسکے ساتھ لیٹی چادر میں **عن** وعائشۃ قالت کنت انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیت فی الشعار الواحد وانا طامث او حائض فان اصابہ منی شیء غسل مکانہ لم یعد اہ وصلی فیہ ثم یعود فان اصابہ منی شیء فعل مثل ذلک لم یعد اہ وصلی فیہ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک لحاف میں سوتی تھے اور میں حائضہ ہوتی تو اگر میرے بدن سے کچھ آپکے کپڑے میں لگجاتا آپ اوسی مقام کو دھوڈالتے

اوس سے زیادہ نہ دھوے پھر نماز پڑھتے بعد اوسکے پھر لیٹتے پھر اگر لگ جاتا تو ایسا ہی کرتے رہتے اور کبھی کبھی ہم کو جہاں خون لگا ہوتا وہ اتنی ہی کپڑے کو دھو ڈالتی) اوس سے زیادہ نہ دھوتی پھر نماز پڑھتی اوس کپڑے میں **باب** مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ حائضہ کے ساتھ لیٹنا اور مساس کرنا درست ہے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ اِحْدٰنَا اِذَا كَانَتْ حَائِضًا اَنْ تَشُدَّ اِزَارَهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے ہم میں سے کسیکو جب وہ حائضہ ہوتی کہ تہبند لیوے پھر اوسکے ساتھ مباشرت کرتے اوس سے (مباشرت کے معنے لیٹنا اور پیار کرنا اور ساتھ ہونا ہیں باتیں کرنا سونا جماع کے) **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ اِحْدٰنَا اِذَا كَانَتْ حَائِضًا اَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَتَّزِرَ ثُمَّ يُبَاشِرُهَا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے جو حائضہ ہوتی اوسکو حکم کرتے تہبند باندھنے کا پھر اوس سے مباشرت کرتے **عن** مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُ الْمَرْاَةَ مِنْ نِسَائِهٖ وَهِيَ حَائِضٌ اِذَا كَانَ عَلَيْهَا اِزَارٌ يَبْلُغُ اَنْصَافَ الْفَخِذَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ فِيْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ مُحْتَجِزَةً بِهٖ **ترجمہ** ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مباشرت کرتی تھی اپنی عورتوں میں کسی عورت سے اور وہ حائضہ ہوتی بشرطیکہ ایک ازار پہنی ہوتی جو رانوں کی نصف اور گھٹنوں تک پہونچتی (یعنی ناف سے شروع ہوتے اور نصف رانوں یا گھٹنوں تک ہوتی) لیث کی روایت میں ہے کہ اوس ازار کو خوب مضبوط باندھی ہوتی) **ف** علما نے اتفاق کیا ہے کہ مباشرت حائضہ کے ساتھ درست ہے بشرطیکہ ناف کے نیچے سے گھٹنوں تک بدن پر کوئی کپڑا ہو اور بعضوں کے نزدیک صرف فرجہ کپڑا ہونا کافی ہے **باب** تَاوِيْلِ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ آیہ کریمہ ویسالونک عن المحیض کے تفسیر **عن** اَنَسٍ قَالَ كَانَتِ الْيَهُوْدُ اِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَةُ مِنْهُمْ لَمْ يُؤَاكِلُوْهُنَّ وَلَمْ يُشَارِبُوْهُنَّ وَلَمْ يُجَامِعُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ فَسَاَلُوْا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى اِلَى الْاٰيَةِ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُؤَاكِلُوْهُنَّ وَيُشَارِبُوْهُنَّ وَيُجَامِعُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ وَاَنْ يَصْنَعُوْا بِهِنَّ كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا النِّكَاحَ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے یہودیوں میں جب کسی عورت کو حیض آتا تو اوسکو اپنے ساتھ نہ کھلاتے نہ پلاتے نہ ایک گھر میں اوسکے ساتھ رہتے تو صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسباب میں پوچھا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری ویسالونک عن المحیض اخیر تک یعنی پوچھتے ہیں تجھ سے حیض کا حکم تو کہہ حیض ایک پلیدی ہے تو جدا رہو عورتوں سے حیض میں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا صحابہ کو کہ کھلاویں اور پلاویں اوسکو اپنے ساتھ اور ایک گھر میں اوسکے ساتھ رہیں اور سب باتیں کریں سوا جماع کے **باب** مَا يَجِبُ عَلٰى مَنْ اَتٰى حَلِيْلَتَهٗ فِيْ حَالِ حَيْضَتِهَا بَعْدَ عِلْمِهٖ بِنَهْيِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ ذٰلِكَ جو شخص اپنے عورت سے جو میں کہ حالت میں

جماع کرے اور وہ جانتا ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع کیا ہے تو اس کا کفارہ کیا ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ بِنِصْفِ دِينَارٍ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوس شخص کو جو جماع کرے اپنی عورت سے حیض کی حالت میں کہ صدقہ دیوے ایک دینار یا آدھا دینار **بَابُ** مَا تَفْعَلُ الْحُرْمَةُ إِذَا حَاضَتْ جو عورت احرام باندھے ہوا ور اوسکو حیض آجاوے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كَانَ بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا لَكِ أَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هٰذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ وَضَحَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے حج کے ارادہ سے جب سرف میں (سرف ایک مقام ہے مکہ کے قریب) پہنچے تو مجھ حیض آگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس گئے اور میں روہی تھی آپنے پوچھا کیا ہوا تجھکو کیا حیض آگیا میں نے کہا ہاں آپنے فرمایا یہ تو وہ چیز ہے جو لکھدی ہے اللہ نے آدم کی بیٹیوں پر اب کر جتنے کام حاجی کرتے ہیں مگر طواف نہ کر خانہ کعبہ کا (کیونکہ حیض سے پاک ہو کر کیجیو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی اپنی عورتوں کیطرف سے ایک گائی کی **بَابُ** مَا تَفْعَلُ النُّفَسَاءُ عِنْدَ الْإِحْرَامِ احرام باندھتے وقت عورتیں کیا کریں عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَصْنَعُ قَالَ اغْتَسِلِي وَاسْتَثْفِرِي ثُمَّ أَهِلِّي ترجمہ حضرت امام جعفر صادق سے روایت ہے مجھسے بیان کیا میری والد امام محمد باقر علیہما السلام نے کہ ہم جابر بن عبد اللہ انصاری پاس گئے اور اون سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیونکر حج کیا انہوں نے کہا آپ نکلے مدینہ سے حج کے لیے ۵ جب پانچ روز ذیقعدہ کی باقی تھی ہم بھی آپکے ساتھ نکلے جب آپ ذوالحلیفہ میں پہنچے تو اسما بنت عمیس (ابوبکر صدیق کی بی بی) نے محمد بن ابی بکر کو جنا تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کسی کو بھیجا اور دریافت کیا کہ اب میں کیا کروں آپنے فرمایا غسل کرو اور لنگوٹ باندھ لے پھر لبیک پکار **بَابُ** دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ حیض کا خون اگر کپڑے میں لگ جاوے تو کیا کرنا چاہیے عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ قَالَ حُكِّيهِ وَاغْسِلِيهِ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ ترجمہ ام قیس بنت محصن سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا حیض کا خون کپڑے میں لگجاوے تو کیا کرنا چاہیے آپ نے فرمایا کھرچ ڈال اوسکو ایک جھبی (لکڑی کی چیز) سے اور دھو ڈال پھر پانی اور بیری کے پتے سے عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ امْرَأَةً اسْتَفْتَتْ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ فَقَالَ حُتِّيْهِ ثُمَّ اقْرُصِيْهِ بِالْمَاءِ ثُمَّ انْضَحِيْهِ وَصَلِّيْ فِيْهِ ترجمہ اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ حیض کا خون کپڑے میں لگ جاوے تو کیا کرنا چاہیے آپنے فرمایا کہ چرڈال اوسکو پھر ملکر دھو پانی سے پھر دھو ڈال اور نماز پڑھ اوسمیں ف نووی نے کہا اسحدیث میں دلیل ہے کہ نجاست پانی سے دھونا چاہیے اور جو شخص دھووے نجاست کو اور کسی ان چیز سے جیسے سرکہ وغیرہ تو کافی نہ ہوگا اسلیے کہ پانی کا حکم ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ خون نجس ہے اور نجاست دور کرنی میں کوئی شمار مقرر نہیں بلکہ صاف کرنا کافی ہے اگر نجاست حکمی ہے یعنے آنکھ سے نہیں ہوتی جیسے پیشاب وغیرہ تو اوسکا ایک بار دھونا واجب ہے اور دوسری تیسری بار دھونا مستحب ہے اور جو نجاست عینی ہے یعنی آنکھ سے محسوس ہوتی ہے جیسے خون وغیرہ تو اوسکا ازالہ کرنا واجب ہے اور جو ایک دفعہ کے دھونے میں زائل ہوجاوے تو دوسری تیسری بار دھونا مستحب ہے اور کپڑا نچوڑنا ہر بار ضرور ہے یا نہیں اسمیں اختلاف ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ ضرور نہیں ہے اور جب نجاست عینی کو دھو ڈالے لیکن اوسکا رنگ باقی رہے تو کچھ ضرر نہیں کیونکہ طہارت حاصل ہوگئی البتہ اگر مزہ باقی رہے تو کپڑا نجس ہے اوس کو دور کرنا چاہیے اور بو باقی ہے تو اسمیں اختلاف ہے شافعی کے دو قول ہیں مگر صحیح یہ ہے کہ پاک ہوجاویگا۔ انتہی مختصرا

بَابُ الْمَنِيِّ يُصِيْبُ الثَّوْبَ منی اگر کپڑے میں لگجاوے تو کیا کرنا چاہیے **عَنْ** مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ حَبِيْبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِي الثَّوْبِ الَّذِيْ كَانَ يُجَامِعُ فِيْهِ قَالَتْ نَعَمْ اِذَا لَمْ يَرَ فِيْهِ اَذًى ترجمہ معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے انہوں نے پوچھا ام المؤمنین ام حبیبہ سے کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اوس کپڑے میں جسکو پہنکر جماع کرتے تھے انہوں نے کہا ہاں جب اوسمیں نجاست معلوم نہ ہوتی

بَابُ غَسْلِ الْمَنِيِّ مِنَ الثَّوْبِ کپڑے میں منی لگجاوے تو اوسکو دھونا چاہیے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَاِنَّ بُقَعَ الْمَاءِ لَفِيْ ثَوْبِهٖ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رض سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھوتی پھر آپ نماز کو جاتے اور پانی کے نشان آپکے کپڑے میں ہوتے ف اختلاف کیا ہے علما نے آدمی کی منی میں مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک وہ نجس ہے لیکن ابو حنیفہ کے نزدیک اوسکا زائل کرنا کافی ہے اگر سوکھ جاوے اور غلیظ ہو اور مالک کے نزدیک حال میں دھونا ضرور ہے اور اکثر علما کے نزدیک منی پاک ہے اور یہی مروی ہے علی اور سعد بن ابی وقاص اور ابن عمر اور عائشہ سے اور یہی قول ہے داؤد اور احمد اور شافعی اور اصحاب الحدیث کا)

بَابُ فَرْكِ الْمَنِيِّ مِنَ الثَّوْبِ مل ڈالنا بھی کافی ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْرُكُ الْجَنَابَةَ وَقَالَتْ مَرَّةً اُخْرٰى الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رض سے روایت ہے میں مل ڈالتی تھی منی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے (جب وہ خشک ہوجاتی) اسحدیث سے معلوم ہوا کہ منی کا دھونا ضرور نہیں ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْرُكُهٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

ف عن عائشة قالت كنت افرك الجنابة من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رض سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو مل ڈالتی (جب وہ خشک ہوجاتی) اسحدیث سے معلوم ہوا کہ منی کا دھونا ضرور نہیں ہے

اللہ علیہ وسلم ترجمہ حضرت عائشہ نبی کہا میں خود ملتی تھی منی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے (اور جونکہ وہ غلیظ اور خشک ہوتی تو ملنے سے چھوٹ جاتی اور کپڑا صاف ہو جاتا) **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُدَلِّكُ فِي ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحُكُّهُ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں دیکھتی تھی منی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے میں تو کھرچ ڈالتی تھی اوسکو **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَفْرُكُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے انہوں نے اوسے کہا تو فی دیکھا ہوتا میں ملتی تھی منی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَحُكُّهُ فِي ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحُتُّهُ مِنْهُ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے انہوں نے کہا اوسے تو نے دیکھا ہوتا میں پاتی تھی منی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے میں تو چھیل ڈالتی تھی اوسکو **بَابُ** بَوْلِ الصَّبِيِّ الَّذِي لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ جو لڑکا کھانا نہ کھاتا ہو اوسکا پیشاب کیسا ہے **عَنْ** أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيرٍ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْلَسَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِهِ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ ترجمہ ام قیس بنت محصن سے روایت ہے وہ اپنے چھوٹے لڑکے کو لیکر آئیں جو ابھی کھانا نہ کھاتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے اوسکو اپنی گود میں بٹھایا اوس نے پیشاب کیا آپ کے کپڑے پر آپنے پانی منگوا کر اوسپر چھڑک دیا یہا دیا اور دھویا نہیں **ف** نووی نے کہا چھڑکنے سے یہ نہیں نکلتا کہ ابھی کم سن لڑکے کا پیشاب پاک ہے بلکہ تخفیف کی نسبت ایسا کیا اور اختلاف کیا ہے علما نے اسباب میں بعضوں کے نزدیک پانی چھڑکنا لڑکے کے پیشاب کو دھونا چاہیے اور بعضوں کے نزدیک دونوں کو چھڑکنا کافی ہے اور بعضوں کے نزدیک دونوں کو دھونا ضرور ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ إِيَّاهُ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک لڑکا آیا اوس نے آپ پر پیشاب کر دیا آپنے اوسی مقام پر پانی بہا دیا **بَابُ** بَوْلِ الْجَارِيَةِ لڑکی کے پیشاب کا بیان **عَنْ** أَبِي السَّمْحِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ وَيُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ ترجمہ ابو السمح سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دھویا جاوی کپڑا لڑکی کے پیشاب سے اور پانی چھڑک دیا جاوی لڑکے کے پیشاب سے **بَابُ** بَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ جن جانوروں کا گوشت حلال ہے اونکا پیشاب پاک ہے **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أُنَاسًا أَوْ رَجُلًا مِنْ عُكْلٍ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمُوا بِالْإِسْلَامِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أَهْلُ ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رِيفٍ وَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ وَرَاعٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فِيهَا فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَلَمَّا صَحُّوا وَكَانُوا بِنَاحِيَةِ الْحَرَّةِ كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ

ترجمہ حضرت انس سے روایت ہے عکل کے کچھ لوگ یا ایک شخص آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اسلام کی بات کی پھر کہا یا رسول اللہ ہم لوگ دیہات کے رہنے والے ہیں شہر کے نہیں اور مدینہ کی آب و ہوا ہمیں موافق نہیں آئی آپنے اونکو اونٹنی اور چرواہا دینے کا حکم کیا اور فرمایا کہ تم لوگ اونٹنی کے ساتھ جنگل میں جاؤ اور اونکا دودھ اور پیشاب پیو جب وہ اچھے ہو گئے تو اسلام سے پھر گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو مار ڈالا اور اونٹنی ہانک لے گئے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ الطَّلَبَ فِي آثَارِهِمْ فَأُتِيَ بِهِمْ فَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ وَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَتَرَكَهُمْ
فِي نَاحِيَةِ الْحَرَّةِ عَلَى حَالِهِمْ حَتَّى مَاتُوا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے چند آدمی عکل کے رعل یا قبیلے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور زبان سے اسلام قبول کیا پھر کہنے لگے یا رسول اللہ ہم چارپائے والے ہیں زمیندار نہیں (خبکا گذر دودھ
پر ہوتا ہے) کہتی بار ہمی وے لے انہیں ہیں اور موافق نہ آئی اونکو ہوا مدینے کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے لیے کئی اونٹ
اور ایک چرواہی کا حکم دیا اور اونسے کہا تم مدینے سے باہر جاکر رہو اور ان جانوروں کا دودھ یا اوصوت پیو وہ گئی اور باہر جاکر
رہی) جب اچھے ہوگئی اور وہ حرہ کے ایک جانب تھی (حرہ ایک زمین ہے پتھریلی مدینے سے تھوڑی فاصلے پر) تو کافر ہوگئی مسلمان
ہوکر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہی کو قتل کرکے اونٹ ہانک لی جب یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی
آپنے وہ لگائینوالوں کو اونکے پیچھے بھیجا وہ لوگ گرفتار ہوکر آئے تو اونکی آنکھیں پھوڑیں گئیں (سلائی پھیرکر) اور اونکو تپتے ہوئے
پاتوں کاٹے گئے پھر پھینکوا دیا آپ نے اونکو حرہ میں (جو جلتی پتھریلی زمین تھی) اپنی حالت پر یہانتک کہ مرگئی ترتیب
ترتیب کر ف آپنے ایسی سخت سزا اسلیے دی کہ انہوں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہی کو ویسی ہی مارا تھا جیسا
مسلم کی روایت میں ہے۔ دوسری یہ کہ انہوں نے جرم بھی ایسا ہی سخت کیا تھا علاوہ اسلام سے پھر جانے کی بوجھ احسان اور
سلوک کے یہ حرکت پس ایسے احسان فراموش لوگوں کی یہی سزا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جن جانوروں کا گوشت حلال ہے اونکا
موت اور گوہ پاک ہے یہی قول ہے مالک اور احمد کا اور جو لوگ اسکو نجس کہتے ہیں وہ دوا کے لیے ایسی چیزوں کا استعمال جائز کہتے ہیں

جب سوا اوسکی اور کوئی دوا نہ ہو اور حکیم حاذق اوسکو بتلاوے عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ أُنَاسٌ مِنْ عُرَيْنَةَ إِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمُوا فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ حَتَّى اصْفَرَّتْ أَلْوَانُهُمْ وَعَظُمَتْ بُطُونُهُمْ
فَبَعَثَ بِهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى لِقَاحٍ لَهُ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَ
أَلْبَانِهَا حَتَّى صَحُّوا فَقَتَلُوا رَاعِيَهَا وَاسْتَاقُوا الْإِبِلَ فَبَعَثَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي طَلَبِهِمْ فَأُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَبْدُ الْمَلِكِ
لِأَنَسٍ وَهُوَ يُحَدِّثُهُ هَذَا الْحَدِيثَ بِكُفْرٍ أَمْ بِذَنْبٍ قَالَ بِكُفْرٍ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے چند
لوگ عرینہ (ایک قبیلہ ہے) کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور اسلام قبول کیا اون کو مدینے کی ہوا موافق نہ آئی پیٹ
رنگ زرد ہوگیا اور پیٹ بڑھ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو اونٹنی زکوٰۃ والی دیکر حکم کیا کہ اوسکا دودھ اور پیشاب پیئیں
(انہوں نے پینا شروع کیا) یہانتک کہ اچھے ہوگئے تو چرواہے کو قتل کرکے اونٹ ہانک لیگئے آپنے لوگوں کو اون کی گرفتاری کے
لیے بھیجا وہ گرفتار ہوکر آئے تو اون کے ہاتھ اور پاتوں کاٹے اور آنکھوں میں سلائیاں پھیریں عبدالملک بن مروان نے جو انس سے
کہا اس سے حدیث کا بیان کرتے وقت پوچھا آپنے یہ سنا کفر کی وجہ سے دی یا قصور کی وجہ سے انس نے کہا کفر کی وجہ سے (یعنی علاوہ اس
قصور کے کہ چرواہے کو قتل کیا پانی اونٹ ہانک لیگئے یہ بھی بڑا جرم کیا کہ مسلمان ہوکر پھر اسلام سے پھر گئے جسکی سزا قتل کے اوپر

باب ذبح ما یؤکل لحمہ یعنی ذبح جانور کا گوشت کھانا درست ہے اور کا کو کپڑے میں لگا دو تو کیا کرنا چاہیے **عن** عبد اللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی عند البیت وملاء من قریش جلوس وقد نحروا جزورا فقال بعضہم ایکم یاخذ ھذا الفرث ثم یمھلہ حتی یضع وجھہ ساجدا فیضعہ بین کتفی ظھرہ قال عبد اللہ فانبعث اشقاھا فاخذ الفرث فذھب بہ ثم امھل فلما خر ساجدا وضعہ علی ظھرہ فاجثرت فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھی جاریۃ فجاءت تسعی فاخذتہ من ظھرہ فلما فرغ من صلوتہ قال اللھم علیک بقریش ثلث مرات اللھم علیک بابی جھل بن ھشام وشیبۃ بن ربیعۃ وعتبۃ بن ربیعۃ وعقبۃ بن ابی معیط حتی عد سبعۃ من قریش قال عبد اللہ فوالذی انزل علیہ الکتاب لقد رایتھم صرعی یوم بدر فی قلیب واحد ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کعبے کے پاس اور ایک جماعت قریش کے لوگوں کی بیٹھی تھی انہوں نے ایک اونٹ کا مانگا تھا اون میں سے کسی نے کہا وہ ابوجہل تھا تم میں سے کون ایسا ہے جو اس پلیدی کو (یعنی اونٹ کی مینگنی کو) لیکر دھرا رہی جب یہ شخص (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) سجدہ کریں تو اون کی پیٹ پر رکھدے ایک بدبخت اون میں سے اٹھ کھڑا ہوا اور پلیدی لیکر تمہارا جب آپ سجدے میں گئے تو اوس بدبخت نے وہ پلیدی آپ کی پشت مبارک پر رکھدی یہہ خبر فاطمہ رضی اللہ عنہا کو۔ جو اوس وقت میں لڑکی زبانہ تھیں پہنچی وہ دوڑتی ہوئی آئیں اور پلیدی آپ کی پیٹ سے اٹھالی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا یا اللہ تو قریش سے سمجھ لے تین بار یا اللہ تو ابوجہل بن ہشام اور شیبہ بن ربیعہ اور عتبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ابی معیط اسی طرح سات آدمیوں کا قریش میں سے نام لیا ان سب نے عبد اللہ نے کہا قسم اوس شخص کی جس نے آپ پر قرآن اتارا میں نے اون سب لوگوں کو بدر کے دن ایک اندھی کنوئی میں گرا ہوا پایا **ف** اللہ تعالی نے آپ کی یہہ دعا قبول کی اور یہ سب بدبخت جنگ بدر میں بکمال ذلت اور خواری مارے گئے **مصنف** نے اس حدیث سے یہہ نکالا کہ اونٹ کی مینگنی نجس نہیں ہے ورنہ آپ نماز توڑ دیتے اسی طرح اور جانوروں کی جنکا گوشت حلال ہے **الثراق** یصیب الثوب کپڑے میں لگ جاوے تو کیسا ہے **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بطرف ردائہ فبصق فیہ ثم قال بعضہ علی بعض ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر کے کونے میں تھوکا پھر اوس کو مسکوڑ ڈالا **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال اذا صلی احدکم فلا یبزق بین یدیہ ولا عن یمینہ ولیکن عن یسارہ او تحت قدمہ الیسری ثم قبض وکیع علی طرف ردائہ فبزق فیہ ثم رد بعضہ علی بعض وقال ھکذا فی ثوبہ ودلکہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز میں کھڑا ہو تو اپنی سامنے نہ تھوکے نہ داہنی طرف بلکہ بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے تھوکے یہی نہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح تھوکنے کی اوسطرح تھوکے وہ یہہ کہ اپنی کپڑے

مین تہ کتے اور اوسکول ڈالتے **باب** بدء التیمم یہ تیمم کے شروع ہونے کا **عن** عائشۃ قالت خرجنا مع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض اسفارہ حتی اذا کنا بالبیداء او ذات الجیش انقطع عقد لی فاقام رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی التماسہ واقام الناس معہ ولیسوا علی ماء ولیس معہم ماء فاتی الناس
ابا بکر فقالوا الا ترای ما صنعت عائشۃ اقامت برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبالناس و
لیسوا علی ماء ولیس معہم ماء فجاء ابو بکر ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واضع رأسہ علی فخذی
وقد نام فقال حبست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس ولیسوا علی ماء ولیس معہم ماء
قالت عائشۃ فعاتبنی ابو بکر وقال ما شاء اللہ ان تقول وجعل یطعن بیدہ فی خاصرتی فما
منعنی من التحرک الا مکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی فخذی فنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم حتی اصبح علی غیر ماء فانزل اللہ عز وجل ایۃ التیمم فقال اسید بن حضیر ما ہی اول برکتکم
یا آل ابی بکر قالت فبعثنا البعیر الذی کنت علیہ فوجدنا العقد تحتہ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ
سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ تہے کسی سفر مین جب بیداء یا ذات الجیش مین پہونچے دونون مقام کے نام ہین
درمیان مین مدینہ آنے کے تو میرا گلوبند ٹوٹ کر گر پڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو ڈہونڈہنے کے لیے ٹہہر گئے اور لوگ بہی
آپ کے ساتہ ٹہہر گئے لیکن وہان پانی نہ تہا نہ لوگون کے ساتہ پانی تہا لوگ ابوبکر صدیق پاس آئے اور اون سے کہا دیکہتے ہو تم
عائشہ نے کیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپکے ساتہ لوگون کو بہی ٹہہرا دیا ایسے مقام پر جہان پانی نہین ہی نہ اون کے
پاس پانی ہی یہ سنکر ابوبکر مجہ پر آئے اوس وقت رسول اللہ صلعم میری ران پر سر رکہکر سو گئے تہے اونہون نے کہا تو نے روک دیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور لوگون کو ایسے مقام پر جہان پانی نہین ہی نہ اون کے ساتہ پانی ہی اور غصہ ہوئے مجہ پر اور اپنا ہاتہ میری
کوکہ مین کہونچنے لگی لیکن مین نے ہل چل نہین کی صرف اسی وجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری ران پر تہا
آپ سوتے رہے جب صبح کو اوٹہے تو پانی نہ تہا بعض صحابہ نے بغیر وضو کے نماز پڑہ لی جیسی دوسری روایت مین ہی تب اللہ
تعالی نے تیمم کی آیت اوتاری اسید بن حضیر نے کہا یہ تمہاری پہلی برکت نہین ہی اے ابوبکر کے گہر والو یعنی تمہاری مجہ پر یہ
سی برکتین اور حسنین مسلمانون کو ہوئی ہین حضرت عائشہ نے کہا پہر ہمنے اپنا اونٹ اوٹہایا جسپر مین سوار تہی تو گلوبند اوسکے
نیچے پایا **باب** التیمم فی الحضر وغیر سفر کے تیمم کرنیکا بیان **عن** عمیر مولی ابن عباس یقول اقبلت انا
وعبد اللہ بن یسار مولی میمونۃ حتی دخلنا علی ابی جہیم بن الحارث بن الصمۃ الانصاری فقال
فقال ابو جہیم اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نحو بئر الجمل ولقیہ رجل فسلم
علیہ فلم یرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیہ حتی اقبل علی الجدار فمسح بوجہہ
ویدیہ ثم رد علیہ السلام ترجمہ عمیر سے روایت ہی جو مولی تہا ابن عباس کے مین اور عبداللہ بن یسار جو مولی تہا میمونہ

کا دونون ابوجہیم بن حارث پاس گئے انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیر جمل (جو ایک مقام کا نام ہی) سے تشریف لائے راہ مین ایک شخص ملا اوس نے سلام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا جواب نہین دیا یہانتک کہ آپ دیوار پاس گئے اور منہ اور دونون ہاتھون پر مسح کیا پھر سلام کا جواب دیا **ف** نووی نے کہا یہ حدیث محمول ہی اسبات پر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسوقت پانی نہ پایا کیونکہ پانی ہوتے ہوئے تیمم درست نہین جب وہ اسکی استعمال پر قادر ہو اگرچہ نماز کا وقت تنگ ہو اور ایسی ہی نماز جنازہ اور عید مین یہ ہمارا اور جمہور علما کا مذہب ہی اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک پانی ہوتے ہوئے تیمم جائز ہی عید کی یا جنازہ کی نماز کے لیے وضو کرنین اونکو قضا ہو جانیکا خوف ہو (اور بنوی نے ہمارے بعض اصحاب سے نقل کیا ہے کہ جب فرض نماز کے قضا ہو جانیکا خوف ہو وقت کی تنگی کیوجہ سے تو تیمم کرکے پڑھ لیوے پھر وضو کرکے اوسکی قضا کر لیوے اور اسحدیث مین دلیل ہی دیوار پر تیمم درست ہونیکی جب اوسپر غبار ہو اور یہ ہمارے نزدیک درست ہی اور جمہور سلف اور خلف کا یہی قول ہی اور جس شخص نے سواہٹی کے اور چیزون پر تیمم جائز رکھا ہی اوس نے اسحدیث سے استدلال کیا ہی لیکن اوسکا جواب یہ ہی کہ اس دیوار پر مٹی ہوگی اور یہ حدیث دلیل ہی تیمم جائز ہونیکی واسطے نوافل اور فضائل جیسے سجدہ تلاوت اور شکر اور مس مصحف اور جواب سلام کی جیسے درست ہی واسطے فرائض کے لیوے اور یہی مذہب ہی اکثر علما کا مگر ایک قول شاذ یہ ہی کہ تیمم سوا فرض نماز کے اور کسی چیز کے لیے درست نہین ہی اور اسحدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو شخص پاخانے یا پیشاب یا استنجا مین مشغول ہو اوسکو سلام نہ کرنا چاہیے اور جو کوئی کرے تو اوسکو جواب دینا فرض نہین ہی انتہی مختصرا

التیمم فی الحضر بغیر سفر کے تیمم کرنیکا بیان

عن عبد الرحمن بن ابزی ان رجلا اتی عمر فقال انی اجنبت فلم اجد الماء قال عمار لا تصل فقال عمار اذکر یا امیر المؤمنین اما تذکر اذ انا وانت فی سریۃ فاجنبنا فلم نجد الماء فاما انت فلم تصل واما انا فتمعکت فی التراب فصلیت فاتینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرنا ذلک لہ فقال انما کان یکفیک فضرب النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدیہ الی الارض ثم نفخ فیھما ثم مسح بھما وجھہ وکفیہ وسلمۃ شک لا یدری فیہ الی المرفقین او الکفین فقال عمر نولیک ما تولیت ترجمہ عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہی کہ ایک شخص حضرت عمر رض پاس آیا اور پوچھا کہ مین جنب ہوا اور پانی نہ پایا حضرت عمر نے کہا نماز نہ پڑھ (یعنی قضا کردی جب پانی ملے اوسوقت غسل کرکے پڑھ) عمار نے کہا اے امیر المؤمنین تجکو یاد نہین ہی جب مین اور تم دونون ایک لشکر مین تھے اور ہم کو جنابت ہوئی تھی اور پانی نہ ملا تھا تو تم نے تو نماز ہی نہین پڑہی تھی اور مین نے مٹی مین لوٹ کر نماز پڑھ لی تھی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو آپ سے بیان کیا آپنے فرمایا (مٹی مین لوٹنا کیا ضرور تھا) تجھکو کافی تھا یہ اور آپ نے اپنے دونون ہاتھ مین پر ماری پھر اونمین پھونکا اور منہ اور دونون ہاتھون پر پھیرے سلمہ نے شک کی ہی کہ ہاتھون کا مسح دونون پہونچون تک کیا یا دونون کہنیون تک (مسلم کی روایت مین دونون پہونچون کا مسح ہی) حضرت عمر نے کہا ہم تمہارے ہی سپرد کرتے ہین جو تم فرمایا کیا **ف** یعنی تم ہی پر عمل کرو حضرت عمار و عبداللہ بن مسعود کا یہی قول تھا کہ جب کو تیمم درست نہین ہے مگر سوا اون کے

تمام صحابہ اور کثیر علماء اور مجتہدین کا یہ قول ہے کہ تیمم محدث اور جنب دونوں کو کیسی ہے اور اسکی تائید میں کئی صحیح مشہور حدیثیں آئی ہیں ابوموسیٰ نے کہا کہ حضرت عمر اور عبداللہ بن مسعود نے اس قول سے رجوع کیا وَاللہ اعلم عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ اجْتَنَبْتُ وَأَنَا فِي الْإِبِلِ فَلَمْ أَجِدْ مَاءً فَتَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ تَمَعُّكَ الدَّابَّةِ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يُجْزِيكَ مِنْ ذَلِكَ التَّيَمُّمُ ترجمہ عمار بن یاسر سے روایت ہے مجھ نہانے کی حاجت ہوئی اور میں اونٹوں میں تھا تو مجھ کو پانی نہ ملا میں مٹی میں لوٹا جیسے جانور لوٹتا ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا کافی تھا تجھ کو تیمم کرنا **بَابُ** التَّيَمُّمِ فِي السَّفَرِ سفر میں تیمم کرنیکا بیان عَنْ عَمَّارٍ قَالَ عَرَّسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُولَاتِ الْجَيْشِ وَمَعَهُ عَائِشَةُ زَوْجَتُهُ فَانْقَطَعَ عِقْدُهَا مِنْ جَزْعِ أَظْفَارٍ فَحَبَسَ النَّاسَ فِي ابْتِغَاءِ عِقْدِهَا ذَلِكَ حَتَّى أَضَاءَ الْفَجْرُ وَلَيْسَ مَعَ النَّاسِ مَاءٌ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ حَبَسْتِ النَّاسَ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ رُخْصَةَ التَّيَمُّمِ بِالصَّعِيدِ قَالَ فَقَامَ الْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبُوا بِأَيْدِيهِمْ الْأَرْضَ ثُمَّ رَفَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَلَمْ يَقْبِضُوا مِنَ التُّرَابِ شَيْئًا فَمَسَحُوا بِهَا وُجُوهَهُمْ وَأَيْدِيَهُمْ إِلَى الْمَنَاكِبِ وَمِنْ بُطُونِ أَيْدِيهِمْ إِلَى الْآبَاطِ ترجمہ عمار سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اتری اولات الجیش میں (ایک مقام کا نام ہے) اور آپ کے ساتھ تھیں بی بی آپ کے ام المومنین عائشہ رضہ اونکا گلوبند جزظفار کا گگن کا تھا ٹوٹ کر گر پڑا (ظفار ایک موضع ہے سوحل یمن میں وہاں کی گھاس یعنے دانے جیسے ہوتے ہیں) لوگ اس گلوبند کے ڈھونڈھنے میں اٹک گئے یہانتک کہ فجر کی روشنی ہوگئی اور لوگوں پاس پانی نہ تھا تو ابوبکر صدیق حضرت عائشہ پر غصہ ہوئی اور کہا تو نے اٹکا دیا لوگوں کو اور اون کے ساتھ پانی نہیں ہے جب اللہ تعالے نے مٹی پر تیمم کرنیکی اجازت اوتاری اوسوقت مسلمان کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور زمین پر ہاتھ مارے پھر ہاتھ اوٹھالیے اور مٹی کو جھٹکا نہیں اور سمیٹ لیے منہ اور ہاتھوں پر منہ پر ہونٹوں تک اور اندر کیطرف سے بغلوں تک **الْاِخْتِلَافُ** فِي كَيْفِيَّةِ التَّيَمُّمِ تیمم کیونکر کرے عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ تَيَمَّمْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحْنَا بِوُجُوهِنَا وَأَيْدِينَا إِلَى الْمَنَاكِبِ ترجمہ عمار بن یاسر سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تیمم کیا تو مسح کیا منہ پر اور ہاتھوں پر منہ پر ہونٹوں تک **ف** اختلاف کیا ہے علماء نے تیمم کی ترکیب میں تو شافعیہ اور حنفیہ اور کثیر علماء کا یہ قول ہے کہ دو بار مارنا چاہیے ایک مرتبہ کے لیے دوسری دونوں ہاتھوں کے لیے کہنیوں تک اور ایک طائفہ یہ کہتا ہے کہ ایک بار مارنا کافی ہے منہ اور دونوں ہاتھوں کے لیے اور یہی مذہب ہے عطا اور مکحول اور زہری اور اسود اور اسحاق اور ابن المنذر اور اکثر اہل حدیث کا اور زہری سے منقول ہے کہ ہاتھوں کا مسح بغلوں تک چاہیے اور ابن سیرین سے منقول ہے کہ تین بار مارنا چاہیے ایک بار منہ کے لیے دوسری دونوں پہنچوں کے لیے تیسرے دونوں ہاتھوں کے لیے **نَوْعٌ** آخَرُ مِنَ التَّيَمُّمِ وَالنَّفْخُ فِي الْيَدَيْنِ تیمم کی

دوسری ترکیب بین الجنابت کا ذکر ہے عن عبد الرحمن بن ابزی قال کنا عند عمر فاتاہ رجل فقال یا امیر المؤمنین رُبّما مکثت الشهر والشهرین ولا اجد الماء فقال عمر اما انا اذا انا لم اجد الماء لم اکن لاصلی حتی اجد الماء فقال عمار بن یاسر اما تذکر یا امیر المؤمنین حیث کنت انا وانت بمکان کذا وکذا ونحن نرعی ابل فتعلم انا اجنبنا قال نعم فاما انا فمرغت فی التراب فاتینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فضحک فقال ان کان الصعید لکافیک وضرب بکفیہ الی الارض ثم نفخ فیہما ثم مسح وجہہ وبعض ذراعیہ فقال اتق اللہ یا عمار فقال یا امیر المؤمنین ان شئت لم اذکرہ قال لا ولکن نولیک من ذلک ما تولیت ترجمہ عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے ہم حضرت عمر کے پاس تھے تو ان میں ایک شخص آیا اور بولا اے امیر المؤمنین کبھی ایک ایک دو مہینہ تک ہم کو پانی (وضو یا غسل کیلئے) نہیں ملتا حضرت عمر نے کہا مجھ کو پانی نہ ملے تو میں نماز نہ پڑھوں جبتک پانی نہ پاؤں عمار بن یاسر نے کہا اے امیر المؤمنین تمکو یاد ہے جب ہم تم فلاں فلاں مقام پر تھے اور اونٹ چراتے تھے تم جانتے ہو ہم کو نہانے کی حاجت ہوئی تھی میں مٹی میں لوٹا تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے بیان کیا آپ ہنسے اور فرمایا مٹی تجھ کو کافی تھی اور اپنے دونوں ہتھیلیوں کو زمین پر مارا پھر اوس پر پھونکا اور منہ پر اور ہتھیلیوں پر ہاتھوں پر حضرت عمر نے کہا خدا سے ڈر اے عمار اگر تو میں اسحدیث کو بیان نہ کرونگا حضرت عمر نے کہا نہیں بلکہ جو تم بیان کروگے اوسکو ہم تمہاری ہی سپرد کرینگے (یعنی تم خود ہی اوسپر عمل کرنا ہم نہ کرینگے جبتک دوسرے شخص کے گواہی بھی نہ پہنچے حضرت عمر کا قاعدہ تھا کہ حدیث کی روایت میں بہت احتیاط کرتے اور ایک شخص کی روایت کو کافی نہ سمجھتے جبتک دوسرا شخص اوسکی تصدیق نہ کرتا مقصود یہ تھا کہ لوگ جھوٹی حدیثیں نہ بنالیں اور حدیث کو بیان کرنے میں حتیاط رکھیں ورنہ حضرت عمر عمار یا ابو موسیٰ کو جھوٹا نہیں سمجھتے تھے اور خاص تیمم کے بارے میں حضرت عمر کی یہی رائے تھی کہ جنب کو تیمم درست نہیں مگر اور صحابہ اسکے مخالف تھے اور حدیثیں بھی اسکے خلاف وارد ہوئیں پس عمل کیا مجتہدین نے اوپر اقوال اکثر صحابہ اور احادیث صحیحہ کے اور چھوڑ دیا قول حضرت عمر کا اور نہ خیال کیا اوس پر)

نوع اخرس التیمم اور ایک طرح کا تیمم عن عبد الرحمن بن ابزی ان رجلا اتی عمر فقال انی اجنبت فلم اجد الماء قال فلا تصل فقال عمار اما تذکر یا امیر المؤمنین اذ کنا فی سریۃ فاجنبت فتمعکت فی التراب فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انما کان یکفیک ھکذا وضرب شعبۃ بیدیہ علی الارض ونفخ فی یدیہ ومسح بہما وجہہ وکفیہ مرۃ واحدۃ ترجمہ عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے ایک شخص نے حضرت عمر سے جو اپنے تیمم کا مسئلہ دریافت کیا تھا عمار نے کہا تم کو یاد ہے جب ہم تم ایک لشکر میں تھے اور مجھ کو نہانے کی حاجت ہوئی تھی میں مٹی میں لوٹا تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا تجھ کو کافی تھا اسطرح اور مارا شعبہ نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو زمین پر پھر پھونکا اوس میں اور منہ پر اور دونوں ہتھیلیوں پر ایک بار عن عبد الرحمن بن ابزی قال اجنب رجل

فَاَتَى عُمَرَ رض فَقَالَ اِنِّیْ اَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدْ مَاءً قَالَ لَا تُصَلِّ قَالَ لَهٗ عَمَّارٌ اَمَا تَذْكُرُ اَنَّا كُنَّا فِیْ سَرِيَّةٍ
فَاَجْنَبَّا فَاَمَّا اَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَاَمَّا اَنَا فَاِنِّیْ تَمَعَّكْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ اَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ وَضَرَبَ شُعْبَةُ بِكَفَّيْهِ ضَرْبَةً وَّنَفَخَ فِيْهِمَا ثُمَّ ذَكَرَ
اِحْدٰى يَدَيْهِ بِالْاُخْرٰى ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ فَقَالَ عُمَرُ شَيْئًا لَا اَدْرِیْ مَا هُوَ فَقَالَ اَرَاَيْتَ لَوْ شِئْتَ لَا
حَدَّثْتُهٗ وَذَكَرَ شَيْئًا سَلَمَةُ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ وَزَادَ سَلَمَةُ قَالَ بَلْ نُوَلِّيْكَ مِنْ
ذٰلِكَ مَا تَوَلَّيْتَ ترجمہ عبدالرحمن بن ابزی سے روایت ہے ایک شخص کو نہانے کی حاجت ہوئی وہ حضرت عمر رض پاس آیا
اور کہا کہ میں جنب ہوا اور مجھکو پانی نہ ملا تو کیا کروں حضرت عمر رض نے کہا نماز نہ پڑھ عمار نے کہا کیا تم کو یاد نہیں ہے جب ہم
ایک لشکر میں تھے ہم کو نہانے کی حاجت ہوئی تم نے نماز نہیں پڑھی لیکن میں نے مٹی میں لوٹ کر نماز پڑھی پھر رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا کافی تھا تجھ یہ اور مارا شعبہ نے اپنی ایک ہتھیلی زمین پر پھر اوسکو پھونکا
پھر دونو ہتھیلیوں کو ملا ایک کو دوسری سے پھر مسح کیا اپنے منہ پر حضرت عمر نے کہا مجھ نہیں معلوم عمار نے کہا خیر اگر تمہاری مرضی نہ ہو
تو میں اس حدیث کو بیان نہ کروں حضرت عمر نے کہا نہیں بلکہ جو تم بیان کروگے وہ تمہاری ہی اوپر ہوگا **نوع آخر**
ایک اور طرح کا تیمم **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلٰى عُمَرَ رض فَقَالَ اِنِّیْ اَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدِ
الْمَآءَ فَقَالَ عُمَرُ لَا تُصَلِّ فَقَالَ عَمَّارٌ اَمَا تَذْكُرُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ اَنَا وَاَنْتَ فِیْ سَرِيَّةٍ فَاَجْنَبْنَا
فَلَمْ نَجِدْ مَآءً فَاَمَّا اَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَاَمَّا اَنَا فَتَمَعَّكْتُ فِی التُّرَابِ ثُمَّ صَلَّيْتُ فَلَمَّا اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اِنَّمَا يَكْفِيْكَ وَضَرَبَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِيَدَيْهِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيْهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ شَكَّ سَلَمَةُ وَقَالَ لَا اَدْرِیْ فِی الذِّرَاعَيْنِ
اَوِ الْكَفَّيْنِ قَالَ عُمَرُ نُوَلِّيْكَ مِنْ ذٰلِكَ مَا تَوَلَّيْتَ قَالَ شُعْبَةُ كَانَ يَقُوْلُ الْكَفَّيْنِ وَالْوَجْهَ وَالذِّرَاعَيْنِ
فَقَالَ لَهٗ مَنْصُوْرٌ مَا تَقُوْلُ فَاِنَّهٗ لَا يَذْكُرُ الذِّرَاعَيْنِ اَحَدٌ غَيْرُكَ فَشَكَّ سَلَمَةُ فَقَالَ لَا اَدْرِیْ ذَكَرَ
الذِّرَاعَيْنِ اَمْ لَا ترجمہ عبدالرحمن بن ابزی سے روایت ہے ایک شخص حضرت عمر رض پاس آیا اور کہنے لگا میں جنب ہوا اور پانی نہ ملا
تو کیا کروں حضرت عمر نے کہا نماز نہ پڑھ عمار نے کہا کیا تم کو یاد نہیں ہے ای امیرالمومنین جب ہم اور تم ایک لشکر میں تھے ہم کو جنابت
ہوئی اور پانی نہ ملا تم نے تو نماز نہ پڑھی اور میں مٹی میں لوٹا پھر نماز پڑھ لی جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے بیان
کیا آپ نے فرمایا تجھ کو کافی تھا اسطرح اور مارا اپنے دونو ہاتھ کو زمین پر پھر پھونکا اونکو پھر مسح کیا منہ اور دونوں ہتھیلیوں پر شک کیا سلمہ
نے حدیث میں اور کہا مجھ کو یاد نہیں ہے کہ بیشتر تک کہا یا صرف پہنچوں تک حضرت عمر نے کہا جو تم نے بیان کیا اوسکی ذمہ تم ہی ہو شعبہ
نے کہا پہلے سلمہ حدیث میں دونو پہنچوں اور منہ اور دونو ہاتھوں کا مسح بیان کرتے تھے منصور نے اون سے کہا کیا کہتے تھے ہونگے
کا ذکر کوئی راوی نہیں کرتا سوا تمہارے جب انہوں نے شک کیا اور کہا مجھ کو یاد نہیں ہے کہ ہاتھوں کا ذکر کیا یا نہیں **باب**

تیمم الجنب جنب کو تیمم درست ہے عن شقیق قال کنت جالسا مع عبد اللہ وابی موسیٰ فقال ابو موسیٰ ارأیت لم تسمع قول عمار بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حاجۃ فاجنبت فلم اجد الماء فتمرغت بالصعید ثم اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فقال انما کان یکفیک ان تقول ھکذا وضرب بیدیہ علی الارض ضربۃ فنفخ فیھا ثم مسح بھا وجھہ وکفیہ ثم ضرب بیدیہ الارض ضربۃ فنفخ فیھا ثم مسح بھا ذراعیہ وکفیہ علی شمالہ علی کفیہ ووجھہ فقال عبد اللہ اولم تر عمر لم یقنع بقول عمار ترجمہ شقیق سے روایت ہے میں عبد اللہ بن مسعود اور ابو موسیٰ کے پاس بیٹھا تھا ابو موسیٰ نے کہا عبد اللہ بن مسعود سے کیا تم نے عمار کا قول نہیں سنا جب انہوں نے عمر سے کہا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کو بھیجا وہاں مجھ نہانے کی حاجت ہوئی اور پانی نہ ملا تو میں مٹی میں لوٹا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپنے فرمایا کافی تھا تجھ اسطرح کرنا اور مارا آپنے دونوں ہتھیلیاں زمین پر ایکبار اور مسح کیا دونوں ہتھیلیوں پر پھر پھونکا اون کو پھر مارا بایاں ہاتھ داہنی پر اور داہنا بائیں پر آپنے دونوں پہونچوں پر اور منہ پر مسح کیا عبد اللہ نے کہا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت عمر نے قناعت نہیں کی عمار کے کہنے پر **باب التیمم بالصعید** مٹی سے تیمم کرنا **عن** عمران بن حصین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا معتزلا لم یصل مع القوم فقال یا رسول اللہ اصابتنی جنابۃ ولا ماء قال علیک بالصعید فانہ یکفیک ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا لوگوں سے الگ نماز میں شریک نہیں ہوا آپنے فرمایا کیوں ہے تو نماز میں شریک نہیں ہوا لوگوں کے ساتھ اس نے کہا یا رسول اللہ مجھ جنابت ہوئی ہے اور پانی نہیں ہے آپنے فرمایا لازم کر لے تو اوپر مٹی کو وہ کافی ہے تجھ (جب پانی نہ ملے تو تیمم کر لو اوپر) **باب الصلوات بتیمم واحد** ایک تیمم سے کئی نمازیں پڑھنے کا بیان **عن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصعید الطیب وضوء المسلم وان لم یجد الماء عشر سنین ترجمہ ابو ذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پاک مٹی وضو ہے مسلمان کے لیے (یعنی تیمم کرنا پاک مٹی سے وضو کی قائم مقام ہے اور ایک جنوب سے کئی نمازیں درست ہیں تیمم سے بھی کئی نمازیں درست ہونگی) اگرچہ نہ پاوے پانی دس برس تک **باب من تیمم لا یجد الماء والصعید** جو شخص تیمم کرے اور مٹی دونوں نہ پاوے **عن** عائشۃ قالت بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسید بن حضیر ناسا یطلبون فلادۃ کانت لعائشۃ نسیتھا فی منزل نزلتہ فحضرت الصلوۃ ولیسوا علی وضوء ولم یجدوا ماء فصلوا بغیر وضوء فذکروا ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانزل اللہ عز وجل آیۃ التیمم فقال اسید بن حضیر جزاک اللہ خیرا فواللہ ما نزل بک امر تکرھینہ الا جعل اللہ لک ولنا فیہ خیرا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسید بن حضیر اور کئی آدمیوں کو بھیجا

۱۲ تیمم کا بیان جو نماز کے لئے وضو کے قائم مقام ہے

اور نکالے کا مادہ نہو نہ ہی کو جسکو وہ کسی منزل مین بھول گئین تہین تو نماز کا وقت آگیا اور اون لوگون کو وضو تہا پانی ملا
اُنہون نے نماز پڑہ لی پہر وضو پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تب تیمم کی آیت اوتری سید حضیر نے کہا اللہ
تم کو جزائی خیر دیوے جب تمہاری اوپر کوئی ایسی بات آئی جسکو تم برا جانتی تہین تو اللہ نے اوسمین تمہری کردی تہی اور سے
اور مسلمانون کو لیی **عن** طارق ان رجلا اجنب فلم یصل فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذالک
لہ فقال اصبت فاجنب رجل اخر فتیمم وصلی فاتاہ فقال نحو ما قال للاخر یعنی اصبت ترجمہ
طارق سے روایت ہی ایک شخص کو جنابت ہوئی اوس نے نماز نہین پڑہی دیکہا پانی کی تلاش مین رہا اور پانی ملنے کا انتظار کیا اور وقت نماز
کا باقی تہا) پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور بیان کیا آپنے فرمایا تو نے اچہا کیا پہر ایک اور شخص کو جنابت ہوئی
اوس نے تیمم کرکے نماز پڑہ لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے اوس سے بہی ایسا ہی فرمایا یعنی تو نے
اچہا کیا **ف** جب نماز کا وقت آجاوے اور پانی نہ ملے تو نماز کو اختیار ہی چاہیے انتظار کرے پانی ملنے کا خیر وقت تک رہ جاوے
اختیار نہ کرے بلکہ تیمم کرکے پڑہ لیوے **کتاب المیاہ من المجتبی** یہ کتاب پانی
کی احکام مین جو ایک جزو ہی اصل کتاب کے یعنے سنن مجتبی کی **ف** یہان سے لیکر کتاب الصلوۃ تک کل شمہ مکرر حدیثین
مذکور ہین جنکا ترجمہ اوپر گزر چکا۔ ہر چند پہر ترجمہ کرنا اون احادیث کا ضرور نہ تہا لیکن مؤلف علیہ الرحمۃ کے اتباع سے ہم نے مکرر ترجمہ
کیا **قال اللہ تعالی** وانزلنا من السماء ماء طہورا **وقال عز وجل** وینزل علیکم من
السماء ماء لیطہرکم بہ **وقال** فلم تجدوا ماء فتیمموا صعیدا طیبا فرمایا اللہ تعالی نے اوتارا
ہم نے آسمان سے پانی پاک کرنیوالا اور فرمایا اوتارتا ہی تمپر آسمان سے پانی تاکہ پاک کرے تم کو اوس سے اور فرمایا نہ پاؤ تم پانی
تو تیمم کرو پاک مٹی سے ان آیتون سے معلوم ہوا کہ طہارت کے لیے پاک پانی ضرور ہی اور سوا پانی کے اور چیزون سے وضو اور
غسل شروع نہین ہے) **عن** ابن عباس ان بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اغتسلت من
الجنابۃ فتوضا النبی صلی اللہ علیہ وسلم بفضلہا فذکرت ذالک لہ فقال ان الماء لا ینجسہ
شیء ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بی بی نے غسل کیا جنابت سے پہر اوس
بچی ہوئی پانی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اوس بی بی نے آپ سے بیان کیا کہ یہ غسل کا بچا ہوا پانی ہی آپ نے
فرمایا پانی کو کوئی چیز ناپاک نہین کرتی (جبتک اوسکا مزہ یا رنگ یا بو ناپاک چیز کے ملنے سے نہ بدلے خواہ پانی قلیل ہو یا کثیر
یہ مذہب بعض علمون سے زیادہ قوی اور معتبر ہے) **ذکر بئر بضاعۃ** یہ بضاعہ ایک کنوئی کا نام ہی مدینہ
طیبہ مین) کا بیان **عن** ابی سعید الخدری قال قیل یا رسول اللہ انتوضا من بئر بضاعۃ و
ہی بئر یطرح فیہا لحوم الکلاب والمحائض والنتن فقال الماء طہور لا ینجسہ شیء ترجمہ
ابو سعید خدری سے روایت ہی لوگون نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم وضو کرین ہم بیر بضاعہ کے کنوئے سے اور اوس کنوئے مین کتون کے

گوشت اور حیض کی شے اور بدبودار چیز پینے والی عادتی ہیں آپ نے فرمایا پانی پاک ہے اوسکو کوئی چیز نجس نہیں کرتی **عَنْ** ابی سعید الخدری قال قلت یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انک لتتوضأ من بئر بضاعۃ وھی یطرح فیھا ما یکرہ من النتن فقال الماء لا ینجسہ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ وضو کرتے ہیں بیر بضاعہ سے جس کنوئیں میں اس کنوئیں اور ڈالی جاتی ہیں بدبودار چیزیں آپ نے فرمایا پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی **بَابُ** التوقیت فی الماء پانی کا اندازہ جو نجاست پڑنے سے ناپاک ہو **عَنْ** عبد اللہ بن عمر قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الماء وما ینوبہ من الدواب والسباع فقال اذا کان الماء قلتین لم یحمل الخبث ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا پانی کا حال اور جانوروں اور درندوں کا بار بار آنا اسپر (پانی پینے کے لیے) آپ نے فرمایا جب پانی دو قلے (یعنی دو کہال جسکو مٹکا بھی کہتے ہیں یا پانچ من) ہو تو وہ نجاست کو نہ اٹھا دیگا (یعنی نجاست پڑنے سے نجس نہ ہوگا) **عَنْ** انہ ان اعرابیا بال فی المسجد فقام الیہ بعض القوم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزرموہ فلما فرغ دعا بدلو من ماء فصبہ علیہ ترجمہ انس سے روایت ہے ایک گنوار نے مسجد میں پیشاب کر دیا لوگ اسکی طرف جھپٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بند کرو پیشاب اوسکا جب پیشاب کر چکا تو آپ نے ایک ڈول پانی کا منگوایا اور وہاں پر بہا دیا **عَنْ** ابی ھریرۃ قال قام اعرابی فبال فی المسجد فقام الناس الیہ لیقعوا بہ فقال لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوہ واھریقوا علی بولہ دلوا من ماء فانما بعثتم میسرین ولم تبعثوا معسرین ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایک گنوار کھڑا ہوا اوس نے مسجد میں پیشاب کر دیا لوگ اسکو پکڑنے چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دو اسکو اور جہاں اس نے پیشاب کیا ہے وہاں پر ایک ڈول پانی کا ڈالدو کیونکہ تم بھیجے گئے ہو آسانی کے لیے اور نہیں بھیجے گئے ہو دشواری کے لیے **النھی عن** اغتسال الجنب فی الماء الدائم تھی ہوئی پانی میں جب کو غسل کرنے کی ممانعت **عَنْ** ابی ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغتسل احدکم فی الماء الدائم وھو جنب ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ غسل کرے کوئی تم میں سے ٹھہری ہوئی پانی میں جب وہ جنب ہو **الوضوء** بماء البحر سمندر کے پانی سے وضو کرنا **عَنْ** ابی ھریرۃ یقول سأل رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انا نرکب البحر ونحمل معنا القلیل من الماء فان توضأنا بہ عطشنا افنتوضأ من ماء البحر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو الطھور ماؤہ الحل میتتہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ ہم سمندر میں سوار ہوتے ہیں اور تھوڑا پانی پینے کو لیتے ہیں اپنے ساتھ کہ اگر ہم میں ہم اوس سے وضو کریں تو پیاسے رہیں کیا سمندر کے پانی سے وضو کریں آپ نے فرمایا سمندر کا پانی پاک کرنیوالا ہے اوسکا مردہ حلال ہے

باب الوضوء بماء الثلج والبرد برف اور اولے کے پانی سے وضو کرنا **عن** عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم اغسل خطاياي بالثلج والبرد ونق قلبي من الخطايا كما نقيت الثوب الأبيض من الدنس ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا اللہ دھو ڈال میرے گناہوں کو برف اور اولے کے پانی سے اور صاف کر دے میرا دل برائیوں سے جیسے صاف کیا تو نے سفید کپڑے کو میل سے **عن** ابی هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم اغسلني من خطاياي بالثلج والماء والبرد ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ دھو دے مجھکو میرے گناہوں سے برف اور پانی اور اولے سے **ف** ہذہ عصمۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد نبوت اتمام گناہوں سے محفوظ تھے لیکن قبل نبوت کے محفوظ نہ تھے پس مراد دعا سے گناہ ہونگے جو نبوت کے پہلے آپ سے سرزد ہوئے ہوں یا مصنف نے کہا اپنے حق سے پہلی ہی تمام گناہ سے محفوظ تھے اور زیادہ پکا راہ ظاہر حدیث اور عجز بالطریق تعلیم امت تھا یا مصنف نے کہا یہ عصمت کبائر سے محفوظ ہیں صغائر سے محفوظ نہیں یہ بعض نے کہا صغائر اور کبائر سے محفوظ ہیں لیکن بعض اوقات قیاس اور اجتہاد میں لغزش اور خطا ہو جاتی ہے اور چونکہ وحی نازل ہوتی ہے بلند ہوس اتنی لغزش اور خطا بھی گئی کو درجہ کو پہنچ جاتی ہے تو دیگر امتیوں کو چہ جائی **باب** سؤر الكلب كتے کا جوٹا کیسا ہے **عن** ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ولغ الكلب في اناء احدكم فليغسله سبع مرات ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کتا تم میں کسی کے برتن میں منہ ڈالکر چپڑ چپڑ کرے تو اوسکو لنڈھا کر پھر دھووے سات بار **باب** تعفير الاناء بالتراب من ولوغ الكلب فيه مٹی سے مانجھنا اوسن برتن کو جس میں کتا منہ ڈالکر پیے **عن** عبد الله بن مغفل ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر بقتل الكلاب ورخص في كلب الصيد والغنم وقال اذا ولغ الكلب في الاناء فاغسلوه سبع مرات وعفروه الثامنة بالتراب ترجمہ عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کتوں کو مار ڈالنے کا مگر اجازت دی شکاری کتے اور گلہ کے کتے کی (یعنی جو کہ بریوں کی حفاظت کرتا ہے) اور فرمایا جب منہ ڈالکر چپڑ چپڑ کرے کتا برتن میں تو دھو اوسکو سات بار اور آٹھویں بار مٹی سے مانجھ **عن** عبد الله بن مغفل قال امر رسول الله صلى الله عليه وسلم بقتل الكلاب قال ما بالهم وبال الكلاب ثم رخص في كلب الصيد وكلب الغنم وقال اذا ولغ الكلب في الاناء فاغسلوه سبع مرات وعفروه الثامنة بالتراب الحديث فقال ابو المغفل التراب ترجمہ عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے حکم کیا کتوں کو مار ڈالنے کا اور فرمایا کیا مطلب ہے ان کو کتوں سے اور رخصت دی شکاری کتے اور بریوں کی نگہبانی کرنے والے کتے میں اور فرمایا کتا جب برتن میں منہ ڈالکر چپڑ چپڑ کرے تو اوسکو سات بار دھووے اور آٹھویں بار مٹی سے دھووے ابو ہریرہ نے اسکے خلاف زیادہ کیا انہوں نے کہا ایک مٹی سے دھووے اور ایک روایت میں ہے **عن** ابی هريرة ان رسول الله صلعم قال اذا ولغ الكلب في اناء احدكم فليغسله سبع مرات او اكثر من ذلك بالتراب ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب کتا برتن میں منہ ڈالکر چپڑ چپڑ کرے تو اوسکو سات بار دھووے پہلی بار مٹی ملکر دھووے **عن** ابی هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا ولغ الكلب في اناء احدكم فليغسله سبع مرات اولاهن بالتراب ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کتا تم میں کسی کے برتن میں منہ ڈالکر چپڑ چپڑ کرے تو اوسکو سات بار دھووے پہلی بار مٹی ملکر دھووے **باب** سؤر الهرة بلی کا جوٹا کیسا ہے **عن** كبشة بنت كعب بن

مَرَّ بِاللَّيْلِ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا ثُمَّ ذَكَرَتْ كَلِمَةً مَعْنَاهَا فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوْءًا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَشَرِبَتْ
مِنْهُ فَاَصْغَى لَهَا الْاِنَاءَ حَتّٰى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَاٰنِيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ اَتَعْجَبِيْنَ يَا ابْنَةَ اَخِيْ
قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِيْنَ
عَلَيْكُمْ وَالطَّوَّافَاتِ **ترجمہ** کبشہ بنت کعب سے روایت ہے کہ ابوقتادہ میرے پاس آئے پھر کوئی ایسی بات کہی جسکا معنے
یہ ہے میں نے انکے لیے وضو کا پانی ڈالا انہوں نے اس میں سے بلی کو اور اس سے پینے لگی ابوقتادہ نے برتن اور جھکا دیا یہانتک کہ اس نے
اچھی طرح پی لیا پھر ابوقتادہ نے جو میری طرف دیکھا تو میں انکی طرف دیکھ رہی تھی (تعجب سے) ابوقتادہ نے کہا میری بھائی کی
بیٹی تو تعجب کرتی ہے میں نے کہا ہاں ابوقتادہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلی پاک نہیں ہے وہ تو رات دن
تمہاری اوپر گھومنی والوں میں سے ہے **باب** سُؤْرِ الْحَائِضِ حائضہ کا جوٹھا کیسا ہے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ
اَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ فَيَضَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهُ حَيْثُ وَضَعْتُهُ وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ كُنْتُ
اَشْرَبُ مِنَ الْاِنَاءِ فَيَضَعُ فَاهُ حَيْثُ وَضَعْتُ وَاَنَا حَائِضٌ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے میں ہڈی چوستی
تھی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا منہ وہیں لگاتے جہاں میں نے لگایا تھا (اور ہڈی چوستی) اور میں حیض سے ہوتی میں برتن
میں سے پانی پیتی پھر آپ وہیں منہ لگاتے جہاں میں نے لگایا تھا (اور پانی پیتی) اور میں حیض سے ہوتی **باب** الرُّخْصَةِ
فِيْ فَضْلِ الْمَرْاَةِ عورت کے وضو سے جو پانی بچے اس سے وضو درست ہے **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ
يَتَوَضَّؤُوْنَ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيْعًا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے مرد اور عورت
سب ملکر وضو کیا کرتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو ایک کا بچی ہوئی پانی سے دوسرا وضو کرتا **باب** النَّهْيِ
عَنْ فَضْلِ وَضُوْءِ الْمَرْاَةِ اسکی ممانعت **عن** الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ
يَّتَوَضَّاَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ وَضُوْءِ الْمَرْاَةِ **ترجمہ** حکم بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مرد کو عورت
کے وضو سے جو پانی بچے اس سے وضو کرنے سے **الرُّخْصَةُ** فِيْ فَضْلِ الْجُنُبِ جنب کے غسل سے جو پانی بچے اس سے غسل کرنیکی
اجازت **عن** عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ **ترجمہ**
حضرت عائشہ سے روایت ہے وہ غسل کرتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک برتن سے تو ہر ایک دوسرے کا بچا ہوا پانی
استعمال کرتا **باب** الْقَدْرِ الَّذِيْ يَكْتَفِيْ بِهِ الْاِنْسَانُ مِنَ الْمَاءِ لِلْوُضُوْءِ وَالْغُسْلِ کس قدر پانی وضو اور غسل
غسل کو کفایت کرتا ہے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ بِمُكُّوْكٍ
وَيَغْتَسِلُ بِخَمْسِ مَكَاكِيَّ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مکوک سے وضو کرتی اور پانچ
مکوک سے غسل کرتے ف مکوک ایک پیمانہ ہے جس میں ایک مد پانی آتا ہے اور اسکا بیان گزر چکا **عن** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّاُ بِمُدٍّ وَّيَغْتَسِلُ بِخَمْسِ اَمْدَادٍ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

ف یہ مکوک مدینہ کا ہے اور مد ہمارے دو سیر کا ہوتا ہے

ف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مرد اور عورت سب ملکر وضو کیا کرتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ عورت کے وضو سے جو پانی بچے اس سے مرد کو وضو کرنا جائز ہے اور عورت کے وضو سے جو پانی بچے اس سے مرد کو وضو کرنا منع ہے اور اس میں تطبیق یہ ہے کہ ممانعت کراہت پر محمول ہے اور جواز کراہت کے نہ ہونے پر محمول ہے

علیہ وسلم ایک مد پانی سے وضو کرتے تھے اور ایک صاع کے قریب پانی سے غسل کرتے تھے عن عائشۃ قالت کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ بالمد ویغتسل بالصاع ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد سے وضو کرتی تھے اور ایک صاع سے غسل کرتے تھے **کتاب بدء الحیض و**
الاستحاضۃ من المجتبیٰ حیض اور استحاضہ کی کتاب سنن مجتبیٰ سے **باب بدء الحیض وھل یسمی الحیض**
نفاسا حیض کا بیان اور حیض کو نفاس کہنا عن عائشۃ قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لا نری الا الحج فلما کنا بسرف حضت فدخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وانا ابکی فقال مالک انفست قلت نعم قال ان ھذا امر کتبہ اللہ عز وجل علی بنات آدم
فاقضی ما یقضی الحاج غیر ان لا تطوفی بالبیت ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ہم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے حج کے قصد سے جب سرف میں پہنچے تو مجھ حیض آگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے
پاس تشریف لائے میں رو رہی تھی آپ نے فرمایا تجھ کو کیا ہوا شاید نفاس آگیا میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا یہ تو وہ امر ہے جو لکھ
دیا ہے اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں پر تو سب کام کر جنکو حاجی لوگ کرتے ہیں مگر طواف نہ کر خانہ کعبہ کا **ذکر**
الاستحاضۃ واقبال الدم وادبارہ استحاضہ کا بیان اور خون شروع ہونے اور ختم ہونیکا ذکر **ف**
اس باب میں اکثر حدیثیں اوپر مذکور ہو چکی ہیں مگر مصنف نے اونکو مکرر بیان کیا ہم نے بھی ترجمہ اونکا مکرر کر دیا لیکن جو
فوائد اوپر لکھ چکے ہیں وہ دوبارہ طول کے خوف سے نہیں لکھے عن فاطمۃ بنت قیس من بنی اسد قریش
انھا اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت انھا تستحاض فزعمت انہ قال لھا انما
ذلک عرق فاذا اقبلت الحیضۃ فدعی الصلوٰۃ واذا ادبرت فاغتسلی واغسلی عنک الدم
ثم صلی ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے (جو قبیلہ قریش بنی اسد میں سے تھی) وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس آئی اور عرض کیا مجھ استحاضہ ہے آپ نے فرمایا یہ ایک رگ ہے تو جب حیض آوے نماز چھوڑ دے اور جب حیض ختم ہو جاوے غسل کر
اور خون دھو ڈال اور نماز پڑھ (اگرچہ استحاضہ کا خون آیا کرے) عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
اذا اقبلت الحیضۃ فدعی الصلوٰۃ واذا ادبرت فاغتسلی ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حیض آوے تو نماز چھوڑ دے اور جب حیض ختم ہو جاوے تو غسل کر عن عائشۃ قالت استفتت
ام حبیبۃ بنت جحش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی استحاض فقال
ان ذلک عرق فاغتسلی ثم صلی فکانت تغتسل عند کل صلوٰۃ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ام حبیبہ بنت جحش نے مسئلہ پوچھا یا رسول اللہ مجھ استحاضہ ہے آپ نے فرمایا یہ ایک رگ ہے تو
غسل کر پھر نماز پڑھ سو وہ غسل کیا کرتی تھیں ہر نماز کے لیے **المرأۃ تکون لھا ایام معلومۃ تعتضھا**

كُلِّ شَهْرٍ جس عورت کو حیض کے دن ہر مہینہ میں مقرر ہوں اور اسکو استحاضہ ہو جاوے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ سَأَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّمِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَأَيْتُ مِرْكَنَهَا مَلَانَ دَمًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْكُثِيْ قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحْبِسُكِ حَيْضَتُكِ ثُمَّ اغْتَسِلِيْ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے ام حبیبہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا خون کا مسئلہ جب بہت بہنے خون آیا کہ حضرت عائشہ نے کہا میں نے انکو کہتا کا کڑہ دیکھا خون سے بھرا ہوا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھہری رہ جتنے دن پہلی رہ سکتا تھا تجھکو حیض تیرا (نماز روزہ سے) قبل اس بیماری کے پھر غسل کر ڈال عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ سَأَلَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اِنِّيْ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا وَلٰكِنْ دَعِيْ قَدْرَ تِلْكَ الْاَيَّامِ وَاللَّيَالِيْ الَّتِيْ كُنْتِ تَحِيْضِيْنَ فِيْهَا ثُمَّ اغْتَسِلِيْ وَاسْتَثْفِرِيْ وَصَلِّيْ ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھ کو استحاضہ ہو گیا ہے تو پاک ہی نہیں ہوتی کیا نماز چھوڑ دوں آپ نے فرمایا نہیں لیکن جتنے دن اور رات تجھ پہلے حیض آیا کرتا تھا اتنے میں نماز چھوڑ دی پھر غسل کر اور لنگوٹ باندھ اور نماز پڑھ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهْرَاقُ الدَّمَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَفْتَتْ لَهَا اُمُّ سَلَمَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِتَنْظُرْ عَدَدَ اللَّيَالِيْ وَالْاَيَّامِ الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيْضُ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ اَنْ يُصِيْبَهَا الَّذِيْ اَصَابَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ قَدْرَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَاِذَا خَلَفَتْ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ بِالثَّوْبِ ثُمَّ تُصَلِّيْ ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک عورت کو ایسی جسکا خون بہا کرتا تھا تو آپ نے فرمایا شمار کرے دن اور راتوں کا جتنے ہر مہینہ اوسکو حیض آیا کرتا تھا اس بیماری سے پہلے پھر اوتنی دنوں نماز چھوڑ دی جب وہ دن گزر جاویں تو غسل کرے اور لنگوٹ باندھے ایک کپڑے کا پھر نماز پڑھے

ذِكْرُ الْاِقْرَاءِ قرء کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ الَّتِيْ كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهَا اسْتُحِيْضَتْ لَا تَطْهُرُ فَذَكَرَ شَاْنَهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلٰكِنَّهَا رَكْضَةٌ مِنَ الرَّحِمِ لِتَنْظُرْ قَدْرَ قُرْئِهَا الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيْضُ لَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ ثُمَّ تَنْظُرُ مَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے ام حبیبہ بنت جحش جو عبدالرحمن بن عوف کے نکاح میں تھیں انکو استحاضہ ہو گیا کسی طرح پاک نہ ہوتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انکا ذکر آیا آپ نے فرمایا حیض نہیں ہے یہ رحم کی ایک چوٹ ہے تو دیکھ لیوے شمار اپنے قرء کا جتنے دنوں کا حیض کیا کرتا تھا اتنے میں نماز چھوڑ دی پھر بعد اسکے غسل کرے ہر نماز کے لیے عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ ابْنَةَ جَحْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ سَبْعَ سِنِيْنَ فَسَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ اِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ فَاَمَرَهَا اَنْ تَتْرُكَ الصَّلٰوةَ قَدْرَ اَقْرَائِهَا وَحَيْضَتِهَا

وَتَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي وَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ کا سات برس تک آنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپنے فرمایا یہہ حیض نہین ہے بلکہ ایک رگ ہے پھر حکم کیا آپنے اونکو نماز چھوڑ دینے کا اپنے فور یعنے حیض کے دنون تک پھر غسل کرکے نماز پڑھنے کا تو وہ غسل کیا کرین ہر نماز کے لیے عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَتْ إِلَيْهِ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ فَانْظُرِي إِذَا أَتَاكِ قُرْؤُكِ فَلَا تُصَلِّي وَإِذَا مَرَّ قُرْؤُكِ فَتَطَهَّرِي ثُمَّ صَلِّي مَا بَيْنَ الْقُرْءِ إِلَى الْقُرْءِ ترجمہ فاطمہ بنت ابی حبیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئین اور شکایت کی خون آنیکی آپنے فرمایا یہہ ایک رگ ہے تو دیکھتی رہ جب تیرا قرء (حیض) آوے تو نماز چھوڑ دے پھر جب چلا جاوے اور تو پاک ہو جاوے حیض کے خون سے تو نماز پڑھ دوسرے حیض تک عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے فاطمہ بنت ابی حبیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئین اور عرض کیا مجھکو استحاضہ ہے پاک نہین ہوتی کیا نماز چھوڑ دون آپنے فرمایا نہین یہہ رگ ہے حیض نہین ہے جب حیض آوے تو نماز چھوڑ دے پھر جب حیض کے دن گزر جاوین تو خون دھو ڈال اور نماز پڑھ جَمْعُ الْمُسْتَحَاضَةِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ وَغُسْلُهَا إِذَا جَمَعَتْ جب استحاضہ دو نمازونکو جمع کرکے پڑھے تو دونون کے لیے ایک غسل کرے عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ اسْتُحِيضَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهَا إِنَّهُ عِرْقٌ عَانِدٌ وَأُمِرَتْ أَنْ تُؤَخِّرَ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلَ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَاحِدًا وَتُؤَخِّرَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلَ الْعِشَاءَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ غُسْلًا وَاحِدًا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے ایک عورت مستحاضہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین کہا گیا کہ یہ ایک رگ ہے جو بند نہین ہوتے اور حکم کیا گیا اوسکو ظہر مین دیر کرنیکا اور عصر مین جلدی کرنیکا اور دونون نمازون کے لیے ایک غسل کرنیکا اسی طرح مغرب مین دیر کرنیکا اور عشا مین جلدی کرنیکا اور دونون نمازون کے لیے ایک غسل کرنیکا پھر فجر کی نماز کے لیے ایک غسل کرنیکا عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَقَالَ تَجْلِسُ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلُ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي وَتُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلُ الْعِشَاءَ وَتَغْتَسِلُ وَتُصَلِّيهِمَا جَمِيعًا وَتَغْتَسِلُ الْفَجْرَ ترجمہ زینب بنت جحش سے روایت ہے مینے عرض کیا یا رسول اللہ وہ مستحاضہ ہے آپنے فرمایا بیٹھی رہے اپنے حیض کے دنون مین (یعنے نماز روزہ نہ کرے) پھر غسل کرے اور ظہر مین دیر کرے اور عصر مین جلدی اور دونونکو ایک ہی غسل سے پڑھ لی پھر مغرب مین دیر کرے اور عشا مین جلدی اور غسل کرکے دونونکو ایک ساتھ پڑھ لے اور غسل کرے فجر کے لیے

باب الفرق بین دم الحیض والاستحاضۃ حیض اور استحاضہ کے خون میں کیا فرق ہے **عن** فاطمۃ بنت ابی حبیش انہا کانت تستحاض فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان دم الحیض فانہ دم اسود یعرف فامسکی عن الصلوٰۃ واذا کان الآخر فتوضئی فانما ہو عرق **ترجمہ** فاطمہ بنت ابی حبیش سے روایت ہے وہ کو استحاضہ تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا جب حیض کا خون آوے وہ سیاہ ہوتا ہے پہچان لیا جاتا ہے تو نماز مت پڑہ پھر جب سری طرح کا خون آوے تو وضو کر (اور نماز پڑہ) کیونکہ وہ خون ایک رگ کا ہے **عن** عائشۃ ان فاطمۃ بنت ابی حبیش کانت تستحاض فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دم الحیض دم اسود یعرف فاذا کان ذلک فامسکی عن الصلوٰۃ واذا کان الآخر فتوضئی وصلی **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیض کا خون سیاہ ہوتا ہے پہچان لیا جاتا ہے جب ایسا خون آوے تو نماز چہوڑ دے پھر جب دوسری طرح کا خون آوے تو وضو کر اور نماز پڑہ **عن** عائشۃ قالت استحیضت فاطمۃ بنت ابی حبیش فسألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی استحاض فلا اطہر افادع الصلوٰۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ذلک عرق ولیست بالحیضۃ فاذا اقبلت الحیضۃ فدعی الصلوٰۃ واذا ادبرت فاغسلی عنک الدم وصلی وتوضئی فانما ذلک عرق ولیست بالحیضۃ فاذا اقبلت الحیضۃ فدعی الصلوٰۃ واذا ادبرت فاغسلی عنک الدم وصلی **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ ہوا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا یا رسول اللہ مجھے استحاضہ ہو گیا پاک ہی نہیں ہوتی نماز چہوڑ دوں آپ نے فرمایا یا ایک رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے جب حیض آوے تو نماز چہوڑ دی پھر جب حیض گئی ہو تو خون دہو ڈال اور نماز پڑہ اور وضو کر (ہر نماز کے لیے) کیونکہ یہ خون ایک رگ کا ہے حیض کا نہیں ہے کسی نے کہا کیا غسل نہ کرے فرمایا غسل میں کسکو شک ہے (یعنی حیض سے پاک ہونیوقت ایکمرتبہ تو غسل کرنا ضرور ہے پھر استحاضے میں ہر نماز کو الگ غسل کرنا ضرور نہیں ہے وضو کرنا کافی ہے) **عن** عائشۃ ان فاطمۃ بنت ابی حبیش اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی استحاض فلا اطہر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ذلک عرق ولیست بالحیضۃ فاذا اقبلت الحیضۃ فامسکی عن الصلوٰۃ فاذا ادبرت فاغسلی عنک الدم وصلی **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے فاطمہ بنت ابی حبیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو استحاضہ ہے میں پاک نہیں ہوتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے جب حیض آوے تو نماز موقوف کر پھر جب حیض گئی ہو تو خون دہو ڈال اور نماز پڑہ **عن** عائشۃ قالت قالت فاطمۃ بنت ابی حبیش لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لا اطہر افادع الصلوٰۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ذلک عرق ولیست بالحیضۃ فاذا اقبلت الحیضۃ فدعی الصلوٰۃ واذا ذہب قدرہا

فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا فاطمہ بنت ابی حبیش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں پاک نہیں ہوتی کیا نماز چھوڑ دوں آپ نے فرمایا یہ رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے جب حیض آوے تو نماز چھوڑ دے جب حیض کے دن گزر جاویں تو خون دھو ڈال اور نماز پڑھ **باب الصفرة والكدرة** زردی یا تیرگی (خاکی رنگ) حیض میں داخل نہیں ہیں **عن** محمد قال قالت ام عطية كنا لا نعد الصفرة والكدرة شيئا ترجمہ محمد سے روایت ہے ام عطیہ نے کہا ہم زردی یا تیرگی کو کچھ نہ سمجھتی تھیں **ف** یعنی حیض میں جب سرخی اور سیاہی موقوف ہو جاتی تو سمجھتی کہ حیض سے پاک ہو گئی اور زردی یا تیرگی خاکی رنگ کا خون حیض میں داخل نہ جانتے بعض علما کا یہی قول ہے اور بعض کا قول ہے کہ حیض کی مدت میں یہ سب رنگ حیض میں داخل ہیں یہانتک کہ سفیدی خالص دیکھلائی دیوے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہی منقول ہے

باب ما يحل من الحائض وما يحرم قول الله عز وجل ويسئلونك عن المحيض قل هو اذى فاعتزلوا النساء في المحيض الآية حائضہ عورت سے کیا فائدہ اوٹھانا درست ہے اور تفسیر آیہ کریمہ ویسئلونک عن المحیض کی

عن انس قال كانت اليهود اذا حاضت المراة منهم لم يواكلوها ولا يشاربوها ويجامعوها في البيوت فسالوا النبي صلى الله عليه وسلم فانزل الله عز وجل ويسئلونك عن المحيض قل هو اذى الآية فامرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يواكلوهن ويشاربوهن ويجامعوهن في البيوت وان يصنعوا كل شيء ما خلا الجماع ترجمہ انس سے روایت ہے یہودی لوگ جب اون میں کسی عورت کو حیض آتا تو اپنے ساتھ نہ سلاتے اور نہ پلاتے نہ ایک کو ہنڈی میں اوسکے ساتھ ہنتے صحابہ نے اس باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری ویسئلونک عن المحیض اخیر تک پھر حکم کیا اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ سلانے اور پلانے کا اور ایک کو ہنڈی میں بیٹھنے کا اور سب باتیں اون سے کرنیکا (جیسے بوسہ اور کنار وغیرہ) سوا جماع کے **ذكر** ما يجب على من اتى حليلته في حال حيضها مع علمه بنهي الله تعالى جو شخص اپنی عورت سے جماع کرے حیض کی حالت میں حالانکہ وہ جانتا ہو کہ اللہ نے منع کیا ہے تو اوسکا کفارہ کیا دینا ہے **عن** ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم في الرجل ياتي امراته وهي حائض يتصدق في دينارا او نصف دينار ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جماع کرے اپنی عورت سے حیض کی حالت میں تو ایک دینار تصدق کرے یا ادھا دینار **مضاجعة** الحائض في ثياب حيضتها حائضہ کو اوسکی حیض کے کپڑوں میں اپنے ساتھ لٹانا درست ہے **عن** ام سلمة قالت بينما انا مضطجعة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فاسللت فاخذت ثياب حيضتي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انفست قلت نعم فدعاني فاضطجعت معه في الخميلة ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لیٹی ہوئی تھی یکایک نکل پڑی اور میں نے اپنے حیض کے کپڑے پہنے آپ نے فرمایا تجھ کو حیض

---

۲ دھوڈال اور نماز پڑھ **عن** عائشة ان ابنة ابي حبيش اتت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله اني لا اطهر افادع الصلوة فقال لا انما ذلك عرق وليست بالحيضة فاذا اقبلت حيضتك فدعي الصلوة واذا ادبرت فاغسلي عنك الدم وصلي ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ابو حبیش کی بیٹی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں پاک نہیں ہوتی کیا نماز چھوڑ دوں آپ نے فرمایا یہ رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے جب حیض آوے تو نماز چھوڑ دے جب حیض کے دن گزر جاویں تو خون دھو ڈال اور نماز پڑھ

کیا تجھکو حیض آگیا یعنی کہا ہاں اسنے مجھکو بلایا پھر میں آپکے ساتھ لیٹی چادر میں **باب** نَوْمِ الرَّجُلِ مَعَ حَلِيلَتِهِ فِي الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَهِيَ حَائِضٌ کوئی شخص اپنی عورت کے ساتھ ایک لحاف میں سووے اور وہ حائضہ ہو **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَمَا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيتُ فِي الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَأَنَا طَامِثٌ حَائِضٌ فَإِنْ أَصَابَهُ شَيْءٌ مِنِّي غَسَلَ مَكَانَهُ لَمْ يَعْدُهُ وَصَلَّى فِيهِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک لحاف میں سوتے حالانکہ میں حائضہ ہوتی اگر آپکے کچھ بدن میں لگ جاتا تو اتنا ہی دھو ڈالتے اوس سے زیادہ نہ دھوتے اور نماز پڑھتے اوسی کپڑے میں **مباشرة الحائض** حائضہ کو ساتھ لیٹنا اور اوسکو بوسہ دینا **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ أَحَدَنَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَنْ تَشُدَّ إِزَارَهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے جب ہم میں سے کوئی حائضہ ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو حکم کرتے مضبوط تہبند باندھنے کا پھر اوس سے مباشرت کرتے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ أَحَدُنَا إِذَا حَاضَتْ أَمَرَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَتَّزِرَ ثُمَّ يُبَاشِرُهَا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے ہم میں سے جب کسی عورت کو حیض آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو حکم کرتے تہبند باندھنے کا پھر مباشرت کرتی اوس سے **ذكر** مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ إِذَا حَاضَتْ إِحْدَى نِسَائِهِ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بی بی کو حیض آتا تو آپ کیا کرتے **عن** جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ مَعَ أُمِّي وَخَالَتِي فَسَأَلَتَاهَا كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ إِذَا حَاضَتْ إِحْدَاكُنَّ قَالَتْ كَانَ يَأْمُرُنَا إِذَا حَاضَتْ إِحْدَانَا أَنْ تَتَّزِرَ بِإِزَارٍ عَلَى أَسْفَلَ ثُمَّ يَلْتَزِمُ صَدْرَهَا [redacted] ترجمہ جمیع بن عمیر سے روایت ہے میں اپنی ماں اور خالہ کے ساتھ حضرت عائشہ پاس گیا اونہوں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے جب تم میں سے کسی کو حیض آتا حضرت عائشہ نے کہا جب ہم میں سے کسی کو حیض آتا تو آپ اوسکو حکم کرتے اچھی طرح بی تہبند باندھنے کا پھر چمٹتے اوسکے سینے [redacted] **عن** مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَائِهِ وَهِيَ حَائِضٌ إِذَا كَانَ عَلَيْهَا إِزَارٌ يَبْلُغُ أَنْصَافَ الْفَخِذَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ تَحْتَجِزُ بِهِ ترجمہ ام المومنین میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بی بیوں میں سے کسی بی بی سے مباشرت کرتی اور وہ حائضہ ہوتی جب وہ ازار پہنی ہوتی جو اوسکی ران یا گھٹنی تک پہونچتی اوسکی ڈر کر لیتی **باب** مُؤَاكَلَةِ الْحَائِضِ وَالشُّرْبِ مِنْ سُؤْرِهَا حائضہ کو اپنے ساتھ کھلانا اور اوسکا جوٹا پانی پینا **عن** شُرَيْحٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ هَلْ أَكَلَ الْمَرْأَةُ مَعَ زَوْجِهَا وَهِيَ طَامِثٌ قَالَتْ نَعَمْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونِي فَآكُلُ مَعَهُ وَأَنَا عَارِكٌ كَانَ يَأْخُذُ الْعَرْقَ فَيَقْسِمُ عَلَيَّ فِيهِ فَأَعْتَرِقُ مِنْهُ ثُمَّ أَضَعُهُ فَيَأْخُذُهُ فَيَعْتَرِقُ مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فِي الْعَرْقِ وَيَدْعُو بِالشَّرَابِ فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَشْرَبَ مِنْهُ فَآخُذُهُ فَأَشْرَبُ مِنْهُ

ثُمَّ اَضَعُهُ فَيَاْخُذُهُ فَيَشْرَبُ مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِيْ مِنَ الْقَدَحِ ترجمہ شریح کی روایت ہے مجھ سے حضرت عائشہ سے پوچھا کیا عورت اپنے خاوند کو سانتہ کہا وہ حیض کی حالت میں انہوں نے کہا ہاں کہا وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھ کو بلاتے تھے میں اپکو پاس کہاتی اور میں حیض سے ہوتی آپ ہڈی اوہاتے اور میرا حصہ بھی اوس میں لگاتے پہلے میں اوسکو چوستی پھر دیتی بعد اوس کے آپ اوسکو چوستے اور میں منہ لگاتے جہاں میں نے لگایا ہاتھا ہمسی پر آپ پانی منگواتے اور پیتے بھی سیر احصہ لگاتے پہلے میں لیکر پیتی پھر رکھ دیتی پھر آپ اوسکو اوہاکر پیتے اور پیالی پر میں منہ لگاتے جہاں میں نے لگایا ہاتھا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فِيَّ لِاَشْرَبَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِنْ فَضْلِ شَرَابِيْ وَاَنَا حَائِضٌ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنا منہ اوسی جگہ رکھتے جہاں سے میں پیتی اور میرا جھوٹا پانی پیتے اور میں حیض سے ہوتی **الانتفاع** بفضل الحائض حائضہ کا جھوٹا کام میں لانا درست ہے **عَنْ** عَائِشَةَ تَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَاوِلُنِي الْاِنَاءَ فَاَشْرَبُ مِنْهُ وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ اُعْطِيْهِ فَيَتَحَرَّى مَوْضِعَ فِيَّ فَيَضَعُهُ عَلٰى فِيْهِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھ کو برتن دیتے میں اوس میں سے پانی پیتی اور میں حیض سے ہوتی پھر میں وہ برتن پھیر دیتی آپ ڈھونڈھ کر اوسی جگہ منہ لگاتے جہاں میں نے منہ لگایا ہاتھا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَشْرَبُ مِنَ الْقَدَحِ وَاَنَا حَائِضٌ فَاُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ فَيَشْرَبُ مِنْهُ وَاَتَعَرَّقُ مِنَ الْعَرْقِ وَاَنَا حَائِضٌ وَاُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں پانی پیتی تھی حیض کی حالت میں پھر وہ برتن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیتی آپ اپنا منہ اوسی مقام پر لگاتے جہاں میں نے لگایا ہاتھا اور میں ہڈی چوستی حیض کی حالت میں پھر وہ ہڈی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیدیتی آپ اپنا منہ اوسی مقام پر لگاتے جہاں میں نے لگایا ہاتھا **باب** الرَّجُلِ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَرَاْسُهُ فِيْ حَجْرِ امْرَاَتِهٖ وَهِيَ حَائِضٌ ایک شخص اپنے بی بی کی گود میں سر رکھکر قرآن پڑھے اور وہ حائضہ ہو تو کیسا ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَاْسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجْرِ اَحَدِنَا وَهِيَ حَائِضٌ وَيَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک ہم میں سے کسی کی گود میں ہوتا اور وہ حائضہ ہوتی اور قرآن پڑھا کرتے **باب** سُقُوْطِ الصَّلٰوةِ عَنِ الْحَائِضِ حائضہ کے ذمہ سے نماز ساقط ہو جاتی ہے **عَنْ** مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ قَالَتْ سَاَلْتُ امْرَاَةً عَائِشَةَ اَتَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلٰوةَ فَقَالَتْ اَحَرُوْرِيَّةٌ اَنْتِ قَدْ كُنَّا نَحِيْضُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَاْمُرُنَا اَوْ قَالَتْ فَلَا نَفْعَلُ فَاَمَرَ بِقَضَاءِ ترجمہ معاذہ عدویہ روایت ہے ایک عورت نے حضرت عائشہ سے پوچھا کیا حائضہ نماز کی قضا کرے انہوں نے کہا کیا تو حروریہ ہے **ف** حروریہ نسبت ہے حروراء کی طرف جو ایک گاؤں کا نام ہے کوفے سے دو میل پر پہلے خارجی لوگ وہاں جمع ہوئے تھے حضرت عائشہ کا مطلب یہ تھا کیا تو بھی خارجی ہے کیونکہ خارجی لوگ حائضہ پر

نماز کی قضا دو جب حائضہ ہوتی ہیں اور خلاف ہے جماع کے **ت** ہم کو حیض آتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر نماز کی قضا نہ کرتی تھی نہ ہم کو حکم ہوتا تھا قضا کرنے کا **باب** استخدام الحائض حائضہ عورت سے کام خدمت لینے کا بیان **عن** أبي هريرة كان رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد إذ قال يا عائشة ناوليني الثوب فقالت إني لا أصلي فقال إنه ليس في يدك فناولته **ترجمہ** ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف رکھتے تھے آپ نے فرمایا اے عائشہ مجھکو کپڑا اٹھا دے انہوں نے کہا میں نماز نہیں پڑھتی ہوں (یعنی حائضہ ہوں یہ عمدہ اشارہ ہے حیض کا) آپ نے فرمایا وہ تیری ناپاکی میں نہیں ہے پھر آپ نے کپڑا اٹھا دیا **عن** عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ناولني الخمرة من المسجد فقلت إني حائض فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليست حيضتك في يدك **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو بوریا اٹھا دے مسجد سے میں نے کہا میں حائضہ ہوں آپ نے فرمایا تیرا حیض ہاتھ میں نہیں ہے **بسط** الحائض الخمرة في المسجد حائضہ عورت مسجد میں بوریا بچھا دے تو کیسا ہے **عن** ميمونة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يضع رأسه في حجر إحدانا فيتلو القرآن وهي حائض وتقوم إحدانا بخمرته إلى المسجد فتبسطها وهي حائض **ترجمہ** میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک ہم میں کسی کی گود میں رکھتے اور قرآن پڑھتے وہ حائضہ ہوتی اور ہم میں سے کوئی اٹھ کر مسجد میں بوریا بچھا دیتی اور وہ حائضہ ہوتی **ترجیل الحائض** رأس زوجها وهو معتكف في المسجد حائضہ عورت اپنے خاوند کا سر دھوئے وہ مسجد میں اعتکاف سے ہو **عن** عائشة أنها كانت ترجل رأس رسول الله صلى الله عليه وسلم وهي حائض وهو معتكف فتناول إليها رأسه وهي في حجرتها **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں کنگھی کیا کرتی تھیں اور حائضہ ہوتیں اور آپ اعتکاف میں ہوتے آپ اپنا سر انکو دیتے اور وہ اپنی حجرہ میں ہوتیں (یعنی حجرہ تو مسجد سے ملا ہوا تھا آپ مسجد سے سر حجرہ کی طرف کر دیتے حضرت عائشہ کنگھی کرتیں) **غسل** الحائض رأس زوجها حائضہ عورت اپنے خاوند کا سر دھوئے **عن** عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدني إلي رأسه وهو معتكف فأغسله وأنا حائض **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر میری طرف جھکا دیتے اور آپ اعتکاف میں ہوتے میں اسکا سر دھوتی اور میں حائضہ ہوتی **عن** عائشة قالت كنت أرجل رأس رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا حائض **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں کنگھی کرتی تھی اور میں حائضہ ہوتی **باب** شهود الحيض العيدين ودعوة المسلمين حائضہ عورتیں عیدگاہ میں جائیں اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں **عن** حفصة قالت كانت أم عطية لا تذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم إلا قالت بأبا فقلت أسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول كذا وكذا قالت نعم

یا بابا قال لتخرج العواتق وذوات الخدور والحیض فیشهدن الخیر ودعوة المسلمین ویعتزل الحیض المصلی ترجمہ حفصہ سے روایت ہی ام عطیہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتین تو بابا کہتین ہی بابا قسم ہی بیچے بابی قسم ہی میری باپ کی) مین نے کہا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی آپ ایسا ایسا فرماتے تھے ام عطیہ نے کہا ہان بابا (یعنی قسم ہی میری باپ کی) آپنے فرمایا نکلنا چاہیے جوان لڑکیون اور پردی والیون اور حیض والی عورتون کو (عید گاہ کیطرف تاکہ مسلمانونکا مجمع زیادہ معلوم ہو اور نماز کی رونق ہو اور خوشی پیدا ہو) تو حاضر ہون یہ عورتین نیکی مین اور شریک ہون مسلمانونکی دعا مین لیکن حیض والی عورتین الگ رہین مسجد سے (یعنی نماز مین شریک نہ ہون اور مسجد کو اندر نہ آوین مگر باہر سے دعا مین شریک رہین) ف احادیث سے نماز عیدین کیلیے جوان عورتون کو نکلنے کی اجازت ہوئی بلکہ حکم ہوا بعضون نے یہ کہا اگر یہ حکم ابتدا ہی اسلام مین تہا جب مسلمانون کی تعداد کم تہی تو آپنے عورتونکو بہی نکلنے کے لیے حکم کیا تہا اس لیے کہ اون کی تعداد زیادہ معلوم ہو اب مسلمان بہت ہوگئے مرد ونکا نکلنا کافی ہی عورتونکا نکلنا ضرور نہین ہے مگر یہ صرف قیاس ہی نماز عید ہی مقصود عبادت الہی اور شکر اور اظہار تجمل اور شوکت اسلام ہی اور یہ اوسی صورت مین زیادہ ہوگا جب مجمع زیادہ ہو اس لیے علی العموم سب کا نکلنا مناسب ہے مگر عورتین اچہا ساتر پردہ پوش لباس پہنکر نکلین جیسے دوسری روایت مین ہی ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ کسی عورت پاس چادر نہین ہوتی وہ کیونکر نکلے آپنے فرمایا اوسکو دوسری عورت اپنی فاضل چادر دیدے **المرأة تحیض** بعد الافاضة (یعنی طواف الافاضہ (طواف الزیارۃ) کے بعد عورت کو حیض آوے تو کیا کرے **عن** عائشة انها قالت لرسول الله صلى الله عليه وسلم ان صفية بنت حيي قد حاضت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلها تحبسنا الا قد كنت طافت معكن بالبيت قالت بلى قال فاخرجي ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہی انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ صفیہ بنت حی کو حیض آگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاید انہون نے ہم کو روکدیا ہی کیا انہون نے طواف نہین کیا خانہ کعبہ کا (یعنی طواف الزیارت جو رکن ہی حج کا) حضرت عائشہ نے کہا طواف کرچکین ہین آپنے فرمایا تو پھر نکلو ف یعنی طواف الزیارۃ فرض ہے وہ ادا ہوچکا اب طواف الوداع کی لیے حائضہ کو ٹہہرنا ضرور نہین ہے **ما تفعل النفساء** عند الاحرام احرام کیوقت حائضہ عورت کیا کرے **عن** جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لاسماء بنت عميس لما نفست بذي الحليفة تغتسل وتهل ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی اسماء بنت عمیس کو جب نفاس ہوا ذوالحلیفہ مین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اونکے خاوند) ابوبکر صدیق سے کہا کہ اونکو غسل کرینگی اور احرام باندہینگی ف یعنی حیض یا نفاس کا ہرجانا احرام کو مانع نہین ہی جس عورت کو میقات پر حیض یا نفاس ہوجاوے تو وہ غسل کرکے احرام باندہ لی لبیک کہہ لیکن وہ گناہ احرام تو پڑہی طواف کرے خانہ کعبہ کا باقی مناسک ادا کرے **باب** الصلوة على النفساء نفاس والی عورت پر نماز جنازہ پڑہی جاوے **عن** سمرة قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم على امرأة ماتت في نفاسها فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم في الصلوة في وسطها ترجمہ

سمرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اگر جب پڑا وہ کہ گئیں ہیں نفاس میں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کپڑے ہوئے اون کی مرکب سامنی **باب** حکم الحیض یصیب الثوب حیض کا خون کپڑے میں لگجاوے تو کیا کرنا چاہیے **عن** اسمآء بنت ابی بکر ان امرأۃ سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن دم الحیض یصیب الثوب فقال حتیہ ثم اقرصیہ بالماء ثم انضحیہ وصلی فیہ ترجمہ اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا حیض کا خون کپڑے میں لگجاوے تو کیا کرنا چاہیے آپنے فرمایا پہلے اوس کو چھیل ڈال پھر چھیل ڈال پھر دھو ڈال اوسکو اور نماز پڑھ اوس کپڑے میں **عن** ام قیس بنت محصن انہا سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن دم الحیض یصیب الثوب قال حکیہ بضلع ثم اغسلیہ بماء وسدر ترجمہ ام قیس بنت محصن سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا حیض کا خون کپڑے میں لگجاوے تو کیا کرنا چاہیے آپنے فرمایا کھرچ ڈال اوسکو ایک چھپٹی سے اور دھو ڈال پانی اور بیری سے **کتاب الغسل والتیمم من السنن المجتبیٰ** کتاب غسل اور تیمم کی سنن مجتبیٰ سے **باب** النہی الجنب عن الاغتسال فی الماء الدائم جنب کو تھہری ہوئی پانی میں غسل کرنے کی ممانعت **عن** ابی ہریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغتسل احدکم فی الماء الدائم وھو جنب ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ غسل کرے کوئی تم میں سے تھہری ہوئی پانی میں جب وہ جنب ہو **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبولن الرجل فی الماء الدائم ثم یغتسل فیہ او یتوضأ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ پیشاب کرے کوئی شخص تم میں سے تھہری ہوئی پانی میں پھر غسل کرے اوسمیں یا وضو کرے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یبال فی الماء الدائم ثم یغتسل فیہ من الجنابۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھہری ہوئی پانی میں پیشاب کرکے پھر اوسمیں غسل جنابت کرنے سے **عن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یبال فی الماء الراکد ثم یغتسل منہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھہری ہوئی پانی میں پیشاب کرنے سے پھر اوسمیں غسل کرنے سے **عن** ابی ہریرۃ قال لا یبولن احدکم فی الماء الدائم الذی لا یجری ثم یغتسل منہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نہ پیشاب کرے کوئی تم میں سے تھہری ہوئی پانی میں جو بہتا نہیں ہے پھر اوس میں غسل کرے **باب** الرخصۃ فی دخول الحمام حمام میں جانیکی اجازت **عن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یدخل الحمام الا بمئزر ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یقین رکھتا ہے اللہ پر اور قیامت کے دن پر وہ حمام میں جاوے بغیر تہ بند باندھے ہوئے اور نہ چاہیے اپنا ستر دوسرے کے سامنے نہ کھولے **ف** پس وہ جو حنفیہ کی بعض فتاوی میں لکھا ہے کہ حمامی کی عورت کہولنا درست ہے غلط ہوگیا **باب** الاغتسال بالثلج والبرد یعنی اولوں سے غسل کرنیکا بیان **عن** عبد اللہ بن ابی اوفی

يُجْزِئُ مِنَ الْجَنَابَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا اَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنْهَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ ترجمہ عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے یا اللہ پاک کر دے مجھ کو گناہوں سے اور خطاؤں سے یا اللہ صاف کر دے مجھ کو ان سے جیسے صاف کیا جاتا ہے سفید کپڑا میل سے یا اللہ پاک کر مجھ کو برف اور اولے اور ٹھنڈے پانی

سو باب الاغتسال قبل النوم سونے سے پہلے غسل کرنے کا بیان عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ نَوْمُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَابَةِ أَيَغْتَسِلُ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ أَوْ يَنَامُ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ وَرُبَّمَا تَوَضَّأَ فَنَامَ ترجمہ عبداللہ بن ابی قیس سے روایت ہے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں کیونکر سوتی تھے کیا سونے سے پہلے غسل کرتے تھے یا غسل سے پہلے سو جاتے تھے حضرت عائشہ نے کہا ہر طرح کرتے تھے کبھی غسل کر کے سو جاتے تھے کبھی وضو کر کے سو جاتے (اور غسل نہ کرتے لیکن وضو ضرور کر لیتے)

باب الاغتسال أول الليل پہلی رات کو غسل کرنا عَنْ عُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ أَوْ مِنْ آخِرِهِ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ رُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ أَوَّلِهِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ آخِرِهِ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً ترجمہ عضیف بن حارث سے روایت ہے میں حضرت عائشہ کے پاس گیا اور ان سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے اوّل حصہ میں غسل کرتے تھے یا اخیر رات میں انہوں نے کہا ہر طرح سے کرتے کبھی اول رات میں غسل کرتے اور کبھی اخیر رات میں میں نے کہا شکر ہے اس خدا کا جس نے دین میں گنجائش رکھی

باب الاستتار عند الغسل غسل کے وقت آڑ کرنا عَنْ يَعْلَى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَغْتَسِلُ بِالْبَرَازِ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَلِيمٌ حَيِيٌّ سِتِّيرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسَّتْرَ فَإِذَا اغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ ترجمہ یعلی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ننگا نہاتے ہوئے دیکھا سامنے (یعنی پہنچ آڑ کے) تو آپ منبر پر چڑھے اور اللہ کا شکر کیا اور اس کی تعریف بیان کی پھر فرمایا بیشک اللہ حلم اور شرم والا ہے پردہ میں رہتا ہے اور دوست رکھتا ہے شرم اور پردہ کو تو جب کوئی تم میں سے غسل کرے تو پردہ کرے

عَنْ يَعْلَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ سِتِّيرٌ فَإِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَغْتَسِلَ فَلْيَتَوَارَ بِشَيْءٍ ترجمہ یعلی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ عزوجل پردہ والا ہے تو جب کوئی تم میں سے غسل کرنا چاہے تو چاہیے کہ آڑ کر لے کسی چیز کی عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ وَضَعْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً قَالَتْ فَسَتَرْتُهُ فَذَكَرَ بِمَعْنَاهُ قَالَتْ ثُمَّ نَحَّيْتُهُ بِخِرْقَةٍ فَلَمْ يُرِدْهَا ترجمہ میمونہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پینے کا پانی رکھا نہانے کو اور میں نے

پردہ کیا آپ پر بعد اوسکے غسل کو بیان کیا پھر کہا میں ایک کپڑا لیکر آئی (بدن پونچھنے کو آپنے) اوسکا خیال نہ کیا **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا أَيُّوبُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ أَيُّوبُ يَحْتَثِي فِي ثَوْبِهِ قَالَ فَنَادَاهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ قَالَ بَلَى يَا رَبِّ وَلَكِنْ لَا غِنَاءَ بِي عَنْ بَرَكَاتِكَ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایوب علیہ السلام ننگے نہا رہے تھے تو ان پر سونے کی ٹڈی گری تو وہ اپنے کپڑے میں سمیٹنے لگے اوسوقت اللہ تعالے نے اونکو پکارا اور فرمایا اے ایوب کیا میں نے تجھکو غنی نہیں کیا ایوب نے عرض کیا کیوں نہیں (ب میرے رب تو نے مجھکو بیشک غنی کیا ہے) لیکن میں تیری برکتوں سے غنی نہیں ہو سکتا (یعنی میں کتنا ہی غنی ہو جاؤں تو بھی تیری نعمتوں کا محتاج ہونگا) **باب** اللَّهُ لَا يُكَلِّفُ عَلَى أَنْ لَا تَوَضَّأَ فِي الْمَاءِ پانی میں کوئی حد مقرر نہ ہونا **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ فِي الْإِنَاءِ وَهُوَ الْفَرَقُ وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَهُوَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے ایک برتن سے جو فرق تھا (فرق ایک پیمانہ ہے جس میں سولہ رطل پانی آتا ہے) اور میں اور آپ ایک ہی برتن سے غسل کرتے (یعنی دونوں ہاتھ ڈالکر اوس میں سے پانی لیتے جاتے) **باب** اغْتِسَالِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مرد اور عورت ملکر غسل کریں **عن** عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ وَأَنَا مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ نَغْتَرِفُ مِنْهُ جَمِيعًا وَقَالَ سُوَيْدٌ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میں ایک برتن سے غسل کیا کرتے دونو اوسمیں سے چلو لیتے جاتی **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ایک برتن سے غسل کرتے جنابت کا **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أُنَازِعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِنَاءَ أَغْتَسِلُ أَنَا وَهُوَ مِنْهُ ترجمہ حضرت عائشہ نی سو دسی کہا تو نے مجھے دیکھا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چھینا چھینی کرتی برتن میں آپ اور میں دسی ایک برتن سے غسل کرتے **باب** الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ مرد اور عورت کو ایک برتن سے غسل کرنیکی اجازت **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ أُبَادِرُهُ وَيُبَادِرُنِي حَتَّى يَقُولَ دَعِي لِي دَعِي لِي قَالَ سُوَيْدٌ يُبَادِرُنِي وَأُبَادِرُهُ فَأَقُولُ دَعْ لِي دَعْ لِي ترجمہ حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ایک برتن سے غسل کرتے تھے میں جلدی کرتی یہانتک کہ آپ فرماتے مجھ سے پہلے غسل کر لیں یہانتک کہ آپ فرماتے تو میرے لیے پانی رہنے دے سوید نے کہا آپ جلدی کرتے تھے اور میں جلدی کرتی تھی میں جلدی غسل کر لوں تو میں کہتی دیکھ میرے لیے پانی رہنے دے پانی رہنے دے **باب** الِاغْتِسَالِ فِي قَصْعَةٍ فِيهَا أَثَرُ الْعَجِينِ جس برتن میں آٹا لگا ہوا ہو اوس میں پانی بھر کر غسل کرنا **عن** أُمِّ هَانِئٍ أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَهُوَ يَغْتَسِلُ قَدْ سَتَرَتْهُ

فَرَمَتْهُ بِثَوْبٍ دُونَهُ فِي قَصْعَةٍ فِيهَا أَثَرُ الْعَجِينِ قَالَتْ فَصَلَّى الضُّحَى فَأَدْرَجَ كَفَضْلِ جِنَّ فَقَضَى حَاجَتَهُ

ترجمہ ام مانی سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئیں جبکہ آپ غسل کر رہے تھے اور حضرت فاطمہ آپ پر آڑ کیے ہوئی تھیں ایک کپڑے کی اور آپ غسل کر رہے تھے ایک کونڈے سے جس میں آٹے کا لگا تھا پھر آپ نے چاشت کی نماز پڑھی میں ام مانی کہتی ہیں مجھ کو یاد نہیں ہے آپ نے کتنی رکعتیں پڑھیں جب غسل کر چکے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی پاک چیز جیسے میں بلجاری یہ شرط ہے کہ پانی کی رقت قائم رہے تو اس سے وضو اور غسل درست ہے **باب** نَزْلِ الْمَرْأَةِ نَقْضُ رَأْسِهَا عِنْدَ الْاِغْتِسَالِ غسل کے وقت عورت کو اپنا سر کھولنا (جب چوٹیاں گندھی ہوئی ہوں) ضرور نہیں ہے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذَا فَإِذَا نَحْنُ مَوْضِعُ مِثْلِ الصَّاعِ أَوْ دُونَهُ فَنَشْرَعُ فِيهِ جَمِيعًا فَأُفِيضُ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَمَا أَنْقُضُ شَعْرًا

ترجمہ عبید بن عمیر سے روایت ہے حضرت عائشہ نے کہا تم نے دیکھا میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں اس برتن سے غسل کرتے تھے درمیان ایک کٹورہ کہا تا صاع کے برابر یا اوس سے کم ہم دونوں شروع کرتے تھے ایک ساتھ ملکر تو میں اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتی اپنے ماتھے سے اور بال نہ کھولتی **باب** إِذَا تَطَيَّبَ وَاغْتَسَلَ وَبَقِيَ أَثَرُ الطِّيبِ اگر کسی شخص نے احرام کے لیے غسل کیا اور خوشبو لگائی پھر بعد احرام کے اوس خوشبو کا اثر رہا تو کیسا ہے **عن** ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ لَأَنْ أُصْبِحَ مُطَلِّيًا بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْتَشِرِ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِهِ فَقَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا

ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے وہ کہتے تھے اگر میں گندک لگا کر صبح کروں تو مجھ کو پہلا معلوم ہوتا ہے اس سے کہ میں احرام میں ہوں اور صبح کروں اوس حال میں کہ خوشبو پھیلاتا ہوں (یعنی میری بدن یا کپڑے سے خوشبو آتی ہو) محمد بن المنتشر نے کہا یہ سنکر میں حضرت عائشہ پاس گیا اور اون سے بیان کیا اونہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی آپ نے اپنی عورتوں پاس گئے پھر اوسکی صبح کو احرام باندھا تو خوشبو کا اثر احرام کی حالت میں پایا معلوم ہوا کہ عبداللہ بن عمر کا یہ قول اونکا قیاس تھا اور وہ جو خوشبو کا اثر احرام کے بعد باقی رہا اوسکا لگانا، احرام سے پہلے درست ہے **باب** إِزَالَةِ الْجَنَابَةِ أَوَّلَ مَا يُبْدَأُ بِهِ عِنْدَ غُسْلِ الْمَاءِ عَلَيْهِ جنب اپنے سارے بدن پر پانی ڈالنے سے پہلے جو نجاست بدن میں لگی ہو اوسکو دھو کر کرے **عن** مَيْمُونَةَ قَالَتْ وَضَّأْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ غَيْرَ رِجْلَيْهِ وَغَسَلَ فَرْجَهُ وَمَا أَصَابَهُ ثُمَّ أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثُمَّ نَحَّى رِجْلَيْهِ فَغَسَلَهُمَا قَالَتْ هٰذِهِ غُسْلُهُ مِنَ الْجَنَابَةِ

ترجمہ میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا جیسے نماز کی لیے وضو کرتے تھے لیکن پاؤں نہ دھوئے اور شرمگاہ دھوئی اور جو اوس میں لگا تھا اوسکو دھویا پھر پانی اپنے بدن پر بہایا بعد اوسکے اپنے پاؤں کو وہاں سے سرکایا اور دونوں پاؤں دھوئے میمونہ نے کہا آپ کا غسل جنابت یہی تھا **باب** مَسْحِ الْيَدِ بِالْأَرْضِ بَعْدَ غَسْلِ الْفَرْجِ شرمگاہ دھونے کے بعد زمین پر ہاتھ پھیرنا **عن**

مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ ثُمَّ يَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَمْسَحُهَا ثُمَّ يَغْسِلُهَا ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُفْرِغُ عَلَى رَأْسِهِ وَعَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ يَتَنَحَّى فَيَغْسِلُ رِجْلَيْهِ ترجمہ میمونہ بنت حارث سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کا غسل کرتے تو پہلے دونوں ہاتھ دھوتے پھر داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے اور شرمگاہ کو دھوتے پھر اپنا ہاتھ زمین پر مارتے اور اوپر پھیرتے پھر وضو کرتے اور جیسی نماز کا وضو ہوتا ہے ویسی ہی وضو کرتے پھر اپنے سر پر اور سارے بدن پر پانی ڈالتے پھر اس جگہ سے سرک جاتے اور دونوں پاؤں دھوتے **باب** الْإِبْتِدَاءِ بِالْوُضُوءِ فِي غُسْلِ الْجَنَابَةِ غسل جنابت وضو سے شروع کرنا **عن** عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ ثُمَّ يُخَلِّلُ بِيَدِهِ شَعَرَهُ حَتّٰى إِذَا ظَنَّ أَنَّهُ قَدْ رَوَّى بَشَرَتَهُ أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتے تو پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھوتے پھر جیسے نماز کا وضو ہوتا ہے ویسے وضو کرتے پھر غسل کرتے پھر اپنے ہاتھوں سے بالوں میں خلال کرتے جب یقین ہو جاتا کہ جسم میں پانی پہنچ گیا اور تین بار پانی اپنے اوپر ڈالتے پھر سارا بدن دھوتے **باب** التَّيَمُّنِ فِي الطَّهُورِ طہارت میں داہنی جانب سے شروع کرنا **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي طُهُورِهِ وَتَنَعُّلِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَقَالَ بِوَاسِطٍ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داہنی طرف سے شروع کرنا پسند کرتے تھے جہاں تک ہو سکتا اپنی طہارت میں اور جوتا پہننے میں اور کنگھی کرنے میں۔ مسروق جو اس حدیث کے راوی ہیں انہوں نے واسط (ایک قریہ ہے مضافات بصرہ میں) میں اس حدیث کی روایت کرتے وقت اتنا زیادہ کیا کہ آپ ہر کام میں داہنی طرف سے شروع کرنا پسند کرتی تھیں **باب** تَرْكِ مَسْحِ الرَّأْسِ فِي الْوُضُوءِ مِنَ الْجَنَابَةِ جنابت کے غسل میں وضو کرتے وقت سر پر مسح کرنا ضرور نہیں کیونکہ سر کو دھونا ضرور ہے اور وہ کافی ہے **عن** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ وَاسْتَفْتَتِ الْأَحَادِيثُ عَلٰى هٰذَا يَبْدَأُ فَيُفْرِغُ عَلٰى يَدِهِ الْيُمْنٰى مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلٰثًا ثُمَّ يُدْخِلُ يَدَهُ الْيُمْنٰى فِي الْإِنَاءِ فَيَصُبُّ بِهَا عَلٰى فَرْجِهِ وَيَدُهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَرْجِهِ فَيَغْسِلُ مَا هُنَالِكَ حَتّٰى يُنَقِّيَهُ ثُمَّ يَضَعُ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلَى التُّرَابِ إِنْ شَاءَ ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى حَتّٰى يُنَقِّيَهَا ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَيَسْتَنْشِقُ وَيَتَمَضْمَضُ وَيَغْسِلُ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا حَتّٰى إِذَا بَلَغَ رَأْسَهُ لَمْ يَمْسَحْ وَأَفْرَغَ عَلَيْهِ الْمَاءَ فَهٰكَذَا كَانَ غُسْلُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا ذُكِرَ ترجمہ عبداللہ بن سعد سے روایت ہے حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غسل جنابت کو پوچھا (کیونکہ جاننا چاہیے) اور بہت روایتیں اسی مضمون کی

ا ئیں پہلے اپنے دونوں ہاتھ پر دو یا تین بار پانی ڈالے پھر اپنا داہنا ہاتھ برتن میں ڈالے اور پانی لیکر اپنی شرم گاہ پر بہاوے اور بائیں ہاتھ سے شرمگاہ دھووے یہانتک کہ جو اوس میں لگا ہو وہ صاف ہو جاوے پھر بائیں ہاتھ کو اگر چاہے مٹی سے رگڑ ہے بعد اوسکی بائیں ہاتھ پر پانی ڈالے یہانتک کہ صاف ہو جاوے پھر دونوں ہاتھ برتن میں نہ ڈبوے اور کلی کرے اور ناک میں پانی ڈالے اور منہ دھووے اور دونوں ہاتھ تین تین بار جب سر کی باری آوے تو اوس پر مسح نہ کرے بلکہ پانی بہالے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غسل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا **باب** اسْتِبْرَاءِ الْبَشَرَةِ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ غسل جنابت میں بدن کو صاف کرنا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُخَلِّلُ رَأْسَهُ بِأَصَابِعِهِ حَتَّى إِذَا خَيَّلَ إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدِ اسْتَبْرَأَ الْبَشَرَةَ غَرَفَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا ثُمَّ سَائِرَ جَسَدِهِ **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتی تو دونوں ہاتھوں کو دھوتے پھر نماز کا سا وضو کرتی پھر سر کے بالوں کا خلال کرتے اور خلیوے سے یہانتک کہ یقین ہو جاتا سر کو صاف ہو گیا اوسوقت دونوں چلو بھر کر سر پر تین بار پانی ڈالتے پھر ساری بدن پر پانی ڈالتے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا بِشَيْءٍ نَحْوَ الْحِلَابِ فَأَخَذَ بِكَفِّهِ بَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ ثُمَّ أَخَذَ بِكَفَّيْهِ فَقَالَ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل کرتے جنابت کا تو ایک برتن منگواتے حلاب کے موافق **ف** حلاب کسر حاء مہملہ و تخفیف لام ایک برتن ہے جس میں دودھ دوہا جاتا ہے خطابی نے کہا حلاب وہ برتن جسمیں ایک اونٹنی کا دودھ سما جاوے یہی مشہور ہے اور صحیح ہے روایت میں زہری نے کہا یہ لفظ جُلاب ہے بضم جیم معجمہ اور تشدید لام مراد اس سے گلاب ہے یعنی خوشبو کے لیوے آپ گلاب منگواتے سر میں لگانے کو اور بخاری نے شاید یہی معنی سمجھے کیونکہ انہوں نے ترجمہ باب یوں کیا ہے باب اوس شخص کے بیان میں جسنے جلاب اور خوشبو سے غسل شروع کیا بعضوں نے کہا یہ لفظ حلاب ہے جسکے حاء مہملہ پہلے ظرف اور مراد خوشبو کا ظرف ہے اور یہی صحیح ہے **ف** اور داہنا ہاتھ میں لیکر پہلے داہنی طرف سر کے شروع کرتی پھر بائیں طرف پھیرے دونوں ہاتھوں سے لیتے اور سر پر ملتے **باب** مَا يَكْفِي الْجُنُبَ مِنْ إِفَاضَةِ الْمَاءِ عَلَى رَأْسِهِ جنب کو سر پر کتنا پانی ڈالنا کافی ہے **عَنْ** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ عِنْدَهُ الْغُسْلُ فَقَالَ أَمَّا أَنَا فَأُفْرِغُ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثًا **ترجمہ** جبیر بن مطعم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں غسل کا ذکر آیا آپنے فرمایا میں تو اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتا ہوں **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ أَفْرَغَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل کرتے تو اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتے **باب** الْعَمَلِ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْحَيْضِ حیض سے غسل کرنیوالی کیا کرے **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَغْتَسِلُ عِنْدَ الطُّهْرِ قَالَ خُذِي فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَوَضَّئِي بِهَا قَالَتْ

كَيْفَ تَوَضَّأُ بِهَا قَالَ تَوَضَّأْتُ فِيهَا فَقَالَتْ كَيْفَ تَوَضَّأْتُ بِهَا قَالَتْ ثُمَّ قَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلِيمٌ وَأَعْرَضَ عَنْهَا فَغَضِبَتْ عَائِشَةُ لِمَا يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ فَأَخَذَتْهَا إِلَى فَأَجْبَرَتْهَا بِمَا يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی
سے روایت ہے کہ حضورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ میں حیض سے پاک ہو کر کیونکر غسل کروں آپ نے فرمایا ایک
ٹکڑا کپڑے یا روئی کا جس میں مشک لگی ہو اس سے طہارت کرو وہ عورت بولی یا رسول اللہ میں کیونکر اس سے طہارت کروں آپ نے
فرمایا طہارت کرو اس سے وہ بولی میں کیونکر طہارت کروں یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بجان اللہ کہا اور اسکی طرف سے
منہ پھیر لیا حضرت عائشہ سمجھ گئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد کو انہوں نے کہا میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچ لیا پھر جو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد تھا اسے بتلا دیا (آپکا مقصد یہ تھا کہ غسل کے بعد اس جگہ سے کوشرمگاہ میں رکھ کر مل دیں)

(رفع سوم) **بَابُ** الْغُسْلِ مَرَّةً وَاحِدَةً ایک ایک بار بدن کو دھونا غسل میں **عَنْ** مُعَيْقِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ اغْتَسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ وَدَلَكَ يَدَهُ
بِالْأَرْضِ أَوِ الْحَائِطِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ وَسَائِرِ جَسَدِهِ ترجمہ ام
المومنین میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا جنابت کا تو اپنی شرمگاہ کو دھویا اور زمین پر ہاتھ مگر اور دیوار
پر پھر نماز کا سا وضو کیا بعد اس کے سر اور تمام بدن پر پانی ڈالا **بَابُ** اغْتِسَالِ الْمَرْأَةِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ عورت
جنبی ہو وہ احرام کیونکر باندھے **عَنْ** جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ
الْوَدَاعِ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَ
خَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَصْنَعُ فَقَالَ اغْتَسِلِي ثُمَّ اسْتَثْفِرِي ثُمَّ أَهِلِّي ترجمہ ام جعفر صادق
سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے والد ماجد امام محمد باقر سے اور انہوں نے کہا ہم جابر بن عبد اللہ کے پاس گئے اور ان سے پوچھا
حجۃ وداع کا حال انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے نکلے جب ذی قعدہ کے پانچ روز رہ گئے تھے اور ہم بھی آپکے
ساتھ نکلے جب ذوالحلیفہ میں پہنچے تو اسماء بنت عمیس (ابوبکر صدیق کی بی بی) جنہوں نے محمد بن ابی بکر کو انہوں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس کیسکو بھیجا کہ اب میں کیا کروں آپ نے فرمایا غسل کے پھر لنگوٹ باندھ لے بعد اس کے لبیک پکار (یعنی احرام باندھ لے)

بَابُ تَرْكِ الْوُضُوءِ بَعْدَ الْغُسْلِ غسل کے بعد وضو نہ کرنا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
غسل کے بعد پھر وضو نہ کرتے تھے (اسلیے کہ غسل کافی ہی وضو کیطرف نہیں ہی) **بَابُ** الطَّوَافِ عَلَى النِّسَاءِ فِي غُسْلٍ
وَاحِدٍ کئی عورتوں سے صحبت کرنا پھر بجائے غسل کر لینا **عَنْ** عَائِشَةَ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَطُوْفُ عَلٰی نِسَائِہٖ ثُمَّ یُصْبِحُ مُحْرِمًا یَنْضَحُ طِیْبًا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگاتی آپ اپنی عورتوں پاس ہو آتے پھر صبح کو احرام باندھے ہوتے اور خوشبو آپ میں سے مہکتی ہوتی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کبھی تو ناپاس رہ کر ایک دفعہ غسل کر سکتی ہیں۔ دوسری یہ نکلا کہ احرام باندھنے کے بعد اگر خوشبو کا اثر رہا وے جو قبل احرام کے لگائی ہو تو کچھ قباحت نہیں ہے **بَابُ** التَّیَمُّمِ بِالصَّعِیْدِ مٹی پر تیمم کرنا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُعْطِیْتُ خَمْسًا لَمْ یُعْطَھُنَّ اَحَدٌ قَبْلِیْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِیْرَۃَ شَھْرٍ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَھُوْرًا فَاَیُّمَا اَدْرَکَ الرَّجُلَ مِنْ اُمَّتِیِ الصَّلٰوۃُ یُصَلِّیْ وَاُعْطِیْتُ الشَّفَاعَۃَ وَلَمْ یُعْطَ نَبِیٌّ قَبْلِیْ وَبُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ کَافَّۃً وَکَانَ النَّبِیُّ یُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِہٖ خَاصَّۃً ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو پانچ باتیں عنایت ہوئیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں ملی تھیں۔ ایک تو مدد کیا گیا میں ساتھ رعب کے ایک مہینہ کی راہ سے (یعنی میں کافروں سے ایک مہینہ کی راہ پر ہوتا ہوں لیکن میری ہیبت انکے دلوں میں پڑ جاتی ہے) دوسری زمین میرے لیے مسجد بنائی گئی (یعنے ہر جگہ نماز درست ہے) تیسری میں میرے لیے طہارت بنائی گئی (یعنے تیمم مٹی سے درست ہوا) اب میری اُمت میں سے جس شخص کو جہاں نماز کا وقت آجاوے نماز پڑھ لی چوتھی مجھکو شفاعت عنایت ہوئی (یعنے شفاعت عظمیٰ جو خصوص ہے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے وہ لوگوں کو راحت اور آرام دینے کے لیے اور طول روز حشر سے خلاص دینے کے لیے ہوگی) پانچویں میں تمام لوگوں کیطرف بھیجا گیا مجھ سے پہلے ہر ایک نبی خاص اپنی قوم کیطرف بھیجا جاتا **بَابُ** التَّیَمُّمِ لِمَنْ تَجِبُ الْمَاءَ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ ایک شخص تیمم کر کے نماز پڑھ لیوے پھر پانی ملی اور وقت باقی ہو **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ نِ رَجُلَیْنِ سَافَرَا فَحَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ وَلَیْسَ مَعَھُمَا مَاءٌ فَتَیَمَّمَا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَصَلَّیَا ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ فِی الْوَقْتِ فَتَوَضَّاَ اَحَدُھُمَا وَاَعَادَ صَلٰوتَہٗ وَلَمْ یَتَوَضَّاْ الْاٰخَرُ فَاَتَیَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلَّذِیْ لَمْ یُعِدْ اَصَبْتَ السُّنَّۃَ وَاَجْزَاَتْکَ صَلٰوتُکَ وَقَالَ لِلْاٰخَرِ لَکَ الْاَجْرُ مَرَّتَیْنِ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے دو شخصوں نے تیمم کیا اور نماز پڑھ لی پھر وقت کے اندر پانی پایا ایک نے وضو کیا اور نماز کو لوٹایا اور دوسرا نہیں لوٹایا پھر دونوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا اوس شخص سے جس نے نماز نہیں لوٹائی تو سنت پر چلا (یعنے شریعت کا حکم یوں ہی ہے کہ نماز کا لوٹانا ضرور نہیں) اور تیری نماز ہو گئی اور دوسرے سے فرمایا تیرے لیے دونا حصہ ہے یا تیرے لیے ایک شکر کا حصہ ہے (یعنے جیسے شکر کو مال غنیمت میں سے حصہ ملتا ہے ویسا ثواب تجھکو ہے) **عَنْ** عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ اَنَّ رَجُلَیْنِ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ ترجمہ عطا بن یسار سے مرسلاً ایسی ہی روایت ہے جیسے اوپر گزری **بَابُ** الْوُضُوْءِ مِنَ الْمَذْیِ منی سے وضو کرنا۔ **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَقَدْ اَمَرْتُ الْمِقْدَادَ وَعَمَّارًا فَقَالَ عَلِیٌّ اَنَا اَسْاَلُ لِیْ اَنَا اَسْاَلُ لِیْ اَمْرَ مُحَمَّدٍ اَنَا وَاِنِّیْ اَسْتَحْیِیْ اَنْ اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَنَّ کَانَ ابْنَتُہٗ مِنِّیْ فَسَاَلْتُہٗ اَحَدُھُمَا فَذَکَرَ لِیْ اَنَّ اَحَدَھُمَا وَاسْتَحْیَیْتُ اَنْ اَسْاَلَہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذٰلِکَ الَّذِیْ اِذَا وَجَدَہٗ اَحَدُکُمْ فَلْیَغْسِلْ ذٰلِکَ مِنْہُ وَلْیَتَوَضَّاْ

وضوءہ للصلوٰۃ اذا کان وضوء الصلوٰۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے حضرت علی اور مقداد اور عمار نے آپس میں شکوہ کی تو حضرت علی نے کہا مجھ مذی بہت آتی ہے اور میں شرم کرتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا مسئلہ پوچھنے میں کیونکہ آپ کے صاحبزادی میری نکاح میں ہیں لیکن تم دونوں میں سے کوئی پوچھ لے تو میں نے سنا کہ اندونوں میں سے (یعنے مقداد اور عمار میں سے کسی نے آپ سے پوچھا لیکن میں بھول گیا کہ وہ کون تھا یعنی مقداد تھا یا عمار) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میں سے کسی کو ایسا اتفاق ہو (یعنے مذی نکلے) تو اوسکو وہ ڈالے پھر نماز کا سا وضو کرلے عن علی قال کنت رجلا مذاء فامرت رجلا فسال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال فیہ الوضوء ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے مجھ بہت مذی آتی تھی میں نے ایک شخص سے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کرو اوس نے ذکر کیا آپنے فرمایا مذی میں وضو کافی ہے عن علی استحییت ان اسال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المذی من اجل فاطمۃ فامرت المقداد فسالہ فقال فیہ الوضوء ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے میں نے شرم کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کا مسئلہ پوچھنے میں بسبب حرمت فاطمہ کے تو میں نے مقداد سے کہا انہوں نے بھی پوچھا آپنے فرمایا اوسمیں وضو ہے عن ابن عباس قال قال علی ارسلت المقداد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسالہ عن المذی فقال توضا وانضح فرجک ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے میں نے مقداد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا مذی کا مسئلہ پوچھنے کو آپنے فرمایا وضو کر ڈال اور شرمگاہ پر چھڑک ڈال عن سلیمان بن یسار قال ارسل علی بن ابی طالب المقداد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسالہ عن الرجل یجد المذی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغسل ذکرہ ثم یتوضا ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے حضرت علی نے مقداد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجا مذی کا حکم پوچھنے کو آپنے فرمایا دھو ڈالے ذکر کو پھر وضو کرلیوے عن سلیمان بن یسار عن المقداد بن الاسود عن علی بن ابی طالب امرہ ان یسال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الرجل اذا دنا من المراۃ فخرج منہ المذی فان علی بنتہ وانا استحیی ان اسالہ فسال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال اذا وجد احدکم ذلک فلینضح فرجہ فلیتوضا وضوءہ للصلوٰۃ ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے حضرت علی نے مقداد بن الاسود سے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو جب کوئی شخص اپنی عورت کے نزدیک جاوے اور اوسکی مذی نکل آوے تو کیا کرے میری پاس آپکی صاحبزادی ہیں اسلیے میں شرم کرتا ہوں آپ سے یہ مسئلہ پوچھنے میں مقداد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپنے فرمایا جب کیسیکو تم میں سے ایسا اتفاق ہو تو شرمگاہ کو دھو ڈالی پھر وضو کرے جیسے نماز کیلیے کرتا ہے باب الامر بالوضوء من النوم جب سو کر اوٹھے تو وضو کرے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام احدکم من اللیل فلا یدخل یدہ فی الاناء حتی یفرغ علیھا مرتین او ثلثا فان احدکم لا یدری این باتت یدہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی

رات کو اٹھے تو اپنا ہاتھ برتن کے اندر نہ ڈالے جبتک اسپر دو یا تین بار پانی نہ بہالے کیونکہ معلوم نہیں کہاں اسکا ہاتھ رہا ہو

عَنِ ابن عباس قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَمُتُّ عَنْ يَسَارِهِ فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ وَنَامَ حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ ثُمَّ أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ مخصوص ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک رات میں نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو میں آپکی بائیں طرف کھڑا ہوا آپنے مجھے داہنی طرف کرلیا پھر آپنے نماز پڑھی جتنی اللہ کو منظور تھی پھر سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے اور جب سوتے تھے تو خراٹے لیتے تھے پھر مؤذن آیا آپ نے نماز پڑھائی اور وضو نہ کیا ف یہ خاصہ آپکا تھا کہ آپ سوتے میں بھی ہوشیار رہتے اور سونے سے آپکا وضو نہ جاتا یا صرف آپ لیٹے ہوں گے اور سوئے نہ ہوں گے ابن عباس یہ سمجھ کر سو گئے

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيَنْصَرِفْ وَلْيَرْقُدْ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص تم میں سے نماز میں اونگھنے لگے تو چلا جاوے اور سو رہے (اونگھ کی حالت میں نماز پڑھنا بہتر نہیں ایسے لئے کہ معلوم نہیں زبان سے کیا نکلے اور اوسکو خبر نہ ہو دعا کو بدلی بددعا کرنے لگے)

بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

عَنْ بُسْرَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ ترجمہ بسرہ بنت صفوان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھوئے وہ وضو کرے

عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَفْضٰى أَحَدُكُمْ بِيَدِهِ إِلَى فَرْجِهِ فَلْيَتَوَضَّأْ ترجمہ بسرہ بنت صفوان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سے کوئی اپنا ہاتھ شرمگاہ تک پہنچا دے تو وضو کرے

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ قَالَ الْوُضُوءُ مِمَّنْ مَسَّ الذَّكَرَ فَقَالَ مَرْوَانُ أَخْبَرَتْنِي بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ فَأَرْسَلَ عُرْوَةُ فَسَأَلَهَا فَقَالَتْ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُتَوَضَّأُ مِنْهُ فَقَالَ مَنْ مَسَّ الذَّكَرَ ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ مروان بن الحکم نے کہا ذکر چھونے سے وضو لازم آتا ہے اور کہا مجھ سے بسرہ بنت صفوان نے اسکو بیان کیا عروہ نے بسرہ کے پاس کسیکو بھیجا بسرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا اون باتوں کا جن سے وضو لازم آتا ہے تو فرمایا ذکر کے چھونے سے بھی وضو لازم آتا ہے

عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلَا يُصَلِّي حَتّٰى يَتَوَضَّأَ ترجمہ بسرہ بنت صفوان سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص اپنے ذکر کو چھوئے وہ نماز نہ پڑھے جبتک وضو نہ کرلے ف یہ روایت منقطع ہے اسلئے کہ روایت کیا اسکو شام نے عروہ سے ابو عبد الرحمن نسائی نے کہا ہشام بن عروہ نے حدیث کو اپنے باپ سے نہیں سنا

اٰخِرُ كِتَابِ الْغُسْلِ وَالتَّيَمُّمِ مِنَ السُّنَنِ الْمُجْتَبٰى تمام ہوئی کتاب غسل اور تیمم کی سنن مجتبیٰ سے +

كِتَابُ الصَّلٰوةِ

شروع ہوئی کتاب نماز کے بیان میں

فَرْضُ الصَّلٰوةِ وَذِكْرُ اخْتِلَافِ الرَّاوِينَ فِي إِسْنَادِ حَدِيثِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي صِفَتِهَا أَنَّ

ف یہ حدیث ثابت ہوئی نماز ظہر کی اول وقت میں پڑھنے کی اور یہ حدیث منسوخ ہوئی اس حدیث سے جو ابو داؤد میں ہے کہ ظہر ٹھنڈی کرکے پڑھو

عَنْ أَنَسٍ

النبي صلى الله عليه وسلم قال بينا انا عند البيت بين النائم واليقظان واذا قبل احد الثلثة بين الرجلين
فاتيت بطست من ذهب ممتلئ حكمة وايمانا فشق من النحر الى المراق البطن فغسل القلب بماء زمزم ثم حشي
ملئ حكمة وايمانا ثم اتيت بدابة دون البغل وفوق الحمار ثم انطلقت مع جبريل عليه السلام فاتينا
السماء الدنيا فقيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم فلما فتح
وجاء فاتيت على ادم عليه السلام فسلمت عليه قال مرحبا بك من ابن وبني ثم اتينا الى السماء
الثانية قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد مثل ذلك فاتيت على يحيى وعيسى فسلمت
عليهما فقالا مرحبا بك من اخ وبني ثم اتينا الى السماء الثالثة قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك
قال محمد مثل ذلك فاتيت على يوسف فسلمت عليه قال مرحبا بك من اخ وبني ثم اتينا الى السماء
الرابعة مثل ذلك فاتيت على ادريس عليه السلام فسلمت عليه قال مرحبا بك من اخ وبني ثم اتينا
الى السماء الخامسة مثل ذلك فاتيت على هارون عليه السلام فسلمت عليه قال مرحبا بك من اخ ونبي
ثم اتينا السماء السادسة مثل ذلك ثم اتيت على موسى عليه السلام فسلمت عليه قال مرحبا بك من
اخ ونبي فلما جاوزته بكى قيل ما يبكيك قال يا رب هذا الغلام الذي بعثته بعدي يدخل من
امته الجنة اكثر وافضل مما يدخل من امتي ثم اتينا السماء السابعة مثل ذلك فاتيت على
ابراهيم عليه السلام فسلمت عليه قال مرحبا بك من ابن وبني ثم رفع الي البيت المعمور فسالت
جبريل فقال هذا البيت المعمور يصلي فيه كل يوم سبعون الف ملك فاذا خرجوا منه لم
يعودوا اخر ما عليهم ثم رفعت الى السدرة المنتهى فاذا نبقها مثل قلال هجر واذا
ورقها مثل اذان الفيلة واذا في اصلها اربعة انهار نهران باطنان ونهران ظاهران
فسالت جبريل فقال اما الباطنان ففي الجنة واما الظاهران فالفرات والنيل ثم فرضت علي
خمسون صلوة فاتيت على موسى فقال ما صنعت قلت فرضت علي خمسون صلوة قال انا اعلم
بالناس منك اني عالجت بني اسرائيل اشد المعالجة وان امتك لن يطيقوا ذلك فارجع الى ربك
فاسأله ان يخفف عنك فرجعت الى ربي فسألته ان يخفف عني فجعلها اربعين ثم رجعت
الى موسى عليه السلام فقال ما صنعت قلت جعلها اربعين فقال لي مثل مقالته الاولى
فرجعت الى ربي عز وجل فجعلها ثلثين فاتيت على موسى عليه السلام فاخبرته فقال لي مثل
مقالته الاولى فرجعت الى ربي فجعلها عشرين ثم عشرة ثم خمسة فاتيت على موسى عليه السلام
فقال لي مثل مقالته الاولى فقلت اني استحيي من ربي عز وجل ان ارجع اليه فنودي اني قد

قد امتلئت فرفضتی وخفقت عن یمینی وشمالی بالحکمۃ عشرا مقدار العاتر ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے انہون نے سنا مالک بن صعصعہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نزدیک کعبہ کے پاس تہا سوتے اور جاگتے کے بیچ مین تین شخص مجھکو دو شخصون کے بیچ مین آیا (یعنی فرشتہ) اور ایک طشت سونے کا لایا گیا جو بھرا ہوا تہا حکمت اور ایمان سے ف حکمت کہتے ہین اوس علم کو جسکی وجہ سے انسان کا قول اور فعل درست اور ٹہیک ہو اور سکی دو قسمین ہین ایک حکمت عملیہ دوسری حکمت نظریہ حکمت عملیہ کے شعبے تدبیر منزل تہذیب اخلاق سیاست مدن وغیرہ حکمت نظریہ کے شعبے الہیات ریاضیات طبعیات آنحضرت دونو قسم کی حکمتون کی تکمیل کے لیے بہیجی گئی تہی اوسکے ساتہ ایمان اور یقین بہی اسکے احکام پر لگا ہوا تہا پس جسنے صرف حکمت اختیار کی اور ایمان چہوڑ دیا وہ بہی گمراہ ہے بڑی حکمت یہ ہے کہ حکیم مطلق کا کہنا مانے اوسکے احکام بلا تامل بعضون نے کہا ہے کہ مراد حکمت سے وہی علم شریعت اور احکام ہے واللہ اعلم ف تو چاک کیا گیا میرا سینہ جگنو سے پیٹ تک اور دہویا گیا دل زمزم کے پانی سے پہر بہر دیا حکمت اور ایمان سے بعد اوسکے میرے سامنے ایک جانور آیا جو خچر سے چہوٹا اور گدہے سے بڑا تہا اور مین جبرئیل کے ساتہ چلا تو پہلے آسمان پر جو دنیا سے دکہلائی دیتا ہے پہونچا دربانون نے کہا کون ہے جبرئیل نے کہا مین ہون جبرئیل انہون نے پوچہا تمہارے ساتہ کون ہے جبرئیل نے کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) انہون نے کہا کیا بلائے گئے ہین جبرئیل نے کہا (یہ عرب کا لفظ ہے جب کوئی مہمان آتا ہے تو کہتے ہین مرحبا اہلا وسہلا یعنی تم اچہی کشادہ جگہ مین آئے) اچہی آمد سے آئے پہر مین آدم کے پاس آیا اور اونکو سلام کیا انہون نے کہا مرحبا ای بیٹے اور نبی پہر ہم دوسرے آسمان پر گئے وہان بہی پوچہا گیا کون ہے کہا جبرئیل پوچہا تمہارے ساتہ کون ہے کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پہر ایسا ہی کہا (یعنی پوچہا کہ وہ بلائے گئے ہین جبرئیل نے کہا ہان بلائے گئے ہین پہر انہون نے مرحبا کہا اور کہا اچہا آنا آئے) پہر ہم یحیی اور عیسی علیہما السلام پاس آیا اور اون کو سلام کیا انہون نے کہا مرحبا ای بہائی اور نبی پہر ہم تیسرے آسمان پر گئے وہان بہی پوچہا کون ہے کہا جبرئیل کہا تمہارے ساتہ کون ہے کہا محمد صلعم ایسا ہی کہا مین یوسف علیہ السلام پاس گیا اور اونکو سلام کیا انہون نے کہا مرحبا بہائی اور نبی پہر ہم چوتہے آسمان پر گئے وہان بہی ایسا ہی ہوا مین ادریس علیہ السلام پاس گیا اور اون کو سلام کیا انہون نے کہا مرحبا ای بہائی اور نبی پہر ہم پانچوین آسمان پر گئے وہان بہی ایسا ہی ہوا اور مین ہارون علیہ السلام پاس گیا اونکو سلام کیا انہون نے کہا مرحبا ای بہائی اور نبی پہر ہم چہٹے آسمان پر گئے وہان بہی ایسا ہی ہوا مین موسی علیہ السلام پاس گیا اور اونکو سلام کیا انہون نے کہا مرحبا ای بہائی اور نبی جب مین نے چلا تو وہ رونے لگے اون سے پوچہا گیا کیون روتے ہو کہا اے پروردگار یہ لڑکا جسکو تو نے میرے بعد دنیا مین بہیجا اسکی امت مین سے میری امت سے زیادہ اور بہتر لوگ جنت مین جاوین گے ف یہ رونا حضرت موسی علی نبینا وعلیہ السلام کا بطور حسد کے نہا کیونکہ نبیا علیہم السلام ایسے ہون سے پاک ہین بلکہ تاسف اور رنج سے نہا کہ میری امت نے اسقدر میری پیروی نہین کی اور بہت مخالفت کی اللہ کے احکام کی ف یہانتک کہ ہم ساتوین آسمان پر پہونچے وہان بہی ایسا ہی سوال جواب ہوا پہر مین حضرت ابراہیم پاس گیا اور اونکو سلام کیا انہون نے کہا مرحبا ای بیٹے اور نبی پہر دکہایا گیا مجھکو بیت معمور (آباد گہر) مین نے جبرئیل سے پوچہا یہ کیا ہے جبرئیل نے کہا

بیت معمور ہے اسمین ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہین پھر جب یہ نماز پڑھ کر باہر جاتے ہین تو کبھی اس مین انہین آتے (یعنی ہر روز نئے فرشتے ستر ہزار آیا کرتے ہین اس سے کثرت فرشتہ کی خیال کرنا چاہیے) پھر وہ کہا لایا گیا جسکو سدرۃ المنتہی (یعنی بیری کا درخت جو ساتوین آسمان کے اوپر ہے اور منتہی اوسکو اسلیے کہتے ہین کہ وہان پر پہنچ جاتے ہین بڑی بڑی فرشتے اور کوئی اوس سے آگے بڑھ نہین سکتا یا بدون اجازت الٰہی کے) تو یہ اوسکی خبر (ایک شہر ہے) کہ شکون کہ برابر تھے اور اوسکے پتے ہاتھی کے کانون کے برابر تھے اور اوسکی جڑ سے چار نہرین نکلتی تھین دو چھپی ہوئین اور دو کھلی ہوئین میں نے جبرئیل سے پوچھا انہون نے کہا چھپی ہوئین نہرین تو جنت مین گئین ہین اور کھلی ہوئین نہرین فرات اور نیل ہین ف یعنی جنت مین بھی دو نہرین کھلی ہین جنکو فرات اور نیل کہتے ہین یا مراد دنیا کی فرات اور نیل ہین اس صورت مین بھی کلام بطریق تشبیہ ہے یعنی ان دو نہرون کا پانی مشابہ ہے جنت کے پانی سے لطافت اور شیرینی مین واللہ اعلم ف پھر مجھپر پچاس نمازین فرض ہوئین جب مین لوٹ کر موسیٰ علیہ السلام پاس آیا تو انہون نے کہا تم نے کیا کیا میں نے بیان کیا کہ مجھپر پچاس نمازین فرض ہوئین موسیٰ علیہ السلام نے کہا مین لوگون کا حال تم سے زیادہ جانتا ہون مین نے بہت کوشش کی بنی اسرائیل کے درستی مین اور تمھاری اُمت سے مقدور نمازین ادا نہ کرسکیگی تو تم پھر جاؤ اپنے پروردگار پاس اور تخفیف چاہو اوس سے مین پھر اپنے پروردگار پاس گیا اور تخفیف چاہی پروردگار نے چالیس نمازین کم کین جب مین لوٹ کر موسیٰ پاس آیا انہون نے پوچھا تم نے کیا کیا میں نے کہا پروردگار نے پچاس کی چالیس نمازین کردین موسیٰ علیہ السلام نے پھر ویسا ہی کہا (یعنی تمہاری اُمت اتنی نمازین ادا نہ کرسکیگی تم اپنے پروردگار پاس جاؤ اور تخفیف کراؤ) مین پھر لوٹ کر اپنے پروردگار پاس گیا اوسنے چالیس نمازین کردین جب مین لوٹ کر موسیٰ علیہ السلام پاس آیا اور اوسے بیان کیا انہون نے پھر ویسا ہی کہا پھر مین لوٹ کر اپنے پروردگار پاس گیا اوس نے بیس نمازین کردین پھر آیا تو مجھسے ویسا ہی کہا مین پھر پانچ ہوئین تب مین موسیٰ علیہ السلام پاس آیا انہون نے پھر ویسا ہی کہا (یعنی جاؤ اور تخفیف کراؤ) مینے کہا مجھکو شرم آتی ہے اب پھر پروردگار پاس جانے مین اوسوقت پکارا گیا پروردگار کیطرف سے کہ جاری کیا مین نے فرض اپنا اور تخفیف کی مینے اپنے بندون سے اور بدلہ دونگا ایک نیکی کا دس گنا اوسکا (تو پانچ نمازون کا ثواب پچاس نمازون کے برابر ہوگا) عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض اللہ عز وجل علی امتی خمسین صلوٰۃ فرجعت بذلک حتی امر بموسیٰ علیہ السلام فقال ما فرض ربک علی امتک قلت فرض علیھم خمسین صلوٰۃ قال لی موسیٰ فارجع ربک عز وجل فان امتک لا تطیق ذلک فرجعت ربی عز وجل فوضع شطرھا فرجعت الی موسیٰ فاخبرتہ فقال ارجع ربک فان امتک لا تطیق ذلک فرجعت ربی عز وجل فقال ھی خمس وھی خمسون لا یبدل القول لدی فرجعت الی موسیٰ فقال ارجع ربک فقلت استحییت من ربی عز وجل ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے میری اُمت پر پچاس نمازین فرض کین مین لوٹ کر آیا تو موسیٰ علیہ السلام پاس سے گزرا انہون نے کہا کیا فرض کیا تمہارے رب نے تمہاری اُمت پر مینے کہا پچاس نمازین فرض کین حضرت موسیٰ نے کہا پھر جاؤ اپنے پروردگار پاس کیونکہ اُمت تمہاری اتنی نمازون کی طاقت نہ کریگی مین اپنے پروردگار پاس گیا اور اوس سے عرض کیا پروردگار نے اوسی معاف کردین پھر مین لوٹ کر

موسی علیہ السلام پاس آیا اور اون سے بیان کیا انہوں نے کہا جاؤ اپنے پروردگار پاس کیونکہ تمہاری اُمت اتنی نمازوں کی طاقت نہ رکھیگی پھر لوٹ کر پروردگار پاس گیا اوس نے فرمایا پانچ نمازیں ہیں اور وہ پچاس کے برابر ہیں میرے یہاں بات نہیں ملتی میں لوٹ کر موسی علیہ السلام پاس آیا اور اون سے بیان کیا حضرت موسی نے کہا پھر جاؤ اپنے پروردگار پاس مینے کہا مجھے شرم آتی ہے اپنے پروردگار

سے عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اُتیت بدابۃ فوق الحمار ودون البغل خطوھا عند منتھی طرفھا فرکبت ومعی جبریل علیہ السلام فسرت فقال انزل فصل ففعلت فقال اتدری این صلیت صلیت بطیبۃ والیھا المھاجر ثم قال انزل فصل ففعلت فقال اتدری این صلیت صلیت بطور سیناء حیث کلم اللہ موسی علیہ السلام ثم قال انزل فصل ففعلت فقال اتدری این صلیت صلیت ببیت لحم حیث ولد عیسی علیہ السلام ثم دخلت الی بیت المقدس فجمع لی الانبیاء علیھم السلام فقدمنی جبریل حتی امتھم ثم صعد بی الی السماء الدنیا فاذا فیھا ادم علیہ السلام ثم صعد بی الی السماء الثانیۃ فاذا فیھا ابنا الخالۃ عیسی ویحیی علیھما السلام ثم صعد بی الی السماء الثالثۃ فاذا فیھا یوسف علیہ السلام ثم صعد بی الی السماء الرابعۃ فاذا فیھا ھارون علیہ السلام ثم صعد بی الی السماء الخامسۃ فاذا فیھا ادریس علیہ السلام ثم صعد بی الی السماء السادسۃ فاذا موسی علیہ السلام ثم صعد بی الی السماء السابعۃ فاذا ابراھیم علیہ السلام ثم صعد بی فوق سبع سموات فاتیت سدرۃ المنتھی فغشیتنی ضبابۃ فخررت ساجدا فقیل لی انی یوم خلقت السموت والارض فرضت علیک وعلی امتک خمسین صلوۃ فقم بھا انت وامتک فرجعت الی ابراھیم فلم یسألنی عن شیء ثم اتیت علی موسی فقال کم فرض علیک وعلی امتک قلت خمسین صلوۃ قال فانک لا تستطیع ان تقوم بھا انت ولا امتک فارجع الی ربک فاسألہ التخفیف فرجعت الی ربی فخفف عنی عشرا ثم اتیت الی موسی فقام فی بال خروج فرجعت خفف عنی عشرا ثم مرقت الی خمس صلوۃ قال فارجع الی ربک فاسألہ التخفیف فانہ فرض علی بنی اسرائیل صلوتین فقاموا بھما فرجعت الی ربی عز وجل فسألتہ التخفیف فقال انی یوم خلقت السموت والارض فرضت علیک وعلی امتک خمسین صلوۃ فخمس بخمسین فقم بھا انت وامتک فعرفت انھا من اللہ عز وجل حزم فرجعت الی موسی علیہ السلام فقال ارجع فعرفت انھا من اللہ حزم یقول حتم فلم ارجع

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس ایک جانور لایا گیا جو گدھے سے بڑا تھا اور خچر سے چھوٹا تھا اور اسکا قدم جہانتک اسکی نگاہ پہنچتی تھی پڑتا تھا میں اوپر سوار ہوا اور میرے ساتھ جبرئیل علیہ السلام تھے تو میں چلا

جبرئیل علیہ السلام نے کہا وتر واجب نہیں ہے میں وتر اور نماز پڑھی جیسے تم نماز پڑھتے ہو پھر جبرئیل نے کہا تم جانتے ہو تم نے کہاں نماز پڑھی تم نے نماز پڑھی یثرب (مدینہ منورہ کا) میں تمہاری طرف ہجرت ہوگی پھر جبرئیل نے کہا وتر واجب نہیں ہے میں نے نماز پڑھی جبرئیل نے پوچھا تم جانتے ہو تم نے کہاں نماز پڑھی پھر بیت اللحم میں جہاں پر عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تھے پھر میں بیت المقدس میں پہونچا وہاں تمام پیغمبر اکٹھا کیے گئے جبرئیل نے مجھ کو آگے کیا میں نے سب کا امام بنایا پھر جبرئیل مجھکو چڑھا کر پہلے آسمان پر لیگئے وہاں پر آدم علیہ السلام ملے پھر دوسرے آسمان پر لیگئے وہاں پر دو نو خالہ زاد بھائی حضرت عیسیٰ اور یحییٰ علیہما السلام ملے پھر تیسری آسمان پر لیگئے وہاں پر یوسف علیہ السلام ملے پھر چوتھے آسمان پر لیگئے وہاں پر ہارون علیہ السلام ملے پھر پانچویں آسمان پر لیگئے وہاں پر ادریس علیہ السلام ملے پھر چھٹے آسمان پر لیگئے وہاں پر موسیٰ علیہ السلام ملے پھر ساتویں آسمان پر لیگئے وہاں پر ابراہیم علیہ السلام ملی پھر ساتوں آسمانوں کے اوپر لیگئے یہانتک کہ میں سدرۃ المنتہیٰ کے پاس پہونچے وہاں پر مجھکو ایک ابر کے ٹکڑے نے ڈھانپ لیا اور میں جا کر سجدہ میں گر پڑا پھر مجھسے کہا گیا کہ جسدن میں نے آسمان زمین پیدا کیا تھا اسی دن تجھپر اور تیری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں نہیں جا تو اور اکرا دنکو اور تیری امت بھی ادا کریگی میں لوٹ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام پاس آیا وہنوں نے مجھسے کچھ نہیں پوچھا پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پاس آیا اُنہوں نے کہا کتنی نمازیں فرض ہوئیں تیرے اور تمہاری امت پر میں نے کہا پچاس نمازیں حضرت موسیٰ نے کہا اتنی طاقت نہ تم میں ہے نہ تمہاری امت میں ہے تو پھر لوٹ کر جاؤ اپنے پروردگار پاس اور تخفیف کراؤ میں لوٹ کر اپنے پروردگار پاس آیا اور اس نے دس نمازیں کم کردیں پھر موسیٰ علیہ السلام پاس آیا اُنہوں نے کہا لوٹ جاؤ اور تخفیف کراؤ میں لوٹ گیا پھر پروردگار نے دس کم کردیں یہانتک کہ پانچ نمازیں رہگئیں موسیٰ علیہ السلام نے کہا لوٹ جاؤ اور تخفیف کراؤ کیونکہ بنی اسرائیل پر دو نمازیں فرض ہوئیں نہیں وہ اوسکو ادا نہ کرسکی میں پھر گیا اپنے پروردگار پاس اور اوس سے تخفیف چاہی پروردگار نے فرمایا میں نے جسدن آسمان زمین پیدا کیا اوسی دن تجھپر اور تیری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں تھیں اب پانچ پچاس کے برابر ہیں تو انکو ادا کر اور تیری امت بھی ادا کریگی (یعنی پانچ سو کم نہیں ہوسکتیں) اوسوقت میں نے جان لیا کہ اسکا یہ حکم قطعی ہے (اسمیں کمی بیشی نہ ہوگی) پھر میں لوٹ کر موسیٰ علیہ السلام پاس آیا اُنہوں نے کہا جاؤ پھر جاؤ (اسمیں پاس) میں سمجھ چکا تھا کہ یہ حکم قطعی ہے اسلیئے نہیں گیا **عن** عبد اللہ قال لما اسری برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتھی بہ الی سدرۃ المنتھی وھی فی السماء السادسۃ الیھا ینتھی ما عرج بہ من تحتھا الیھا ینتھی ما یھبط بہ من فوقھا حتی یقبض منھا قال اذ یغشی السدرۃ ما یغشی قال فراش من ذھب فاعطی ثلثا الصلوات الخمس وخواتیم سورۃ البقرۃ ویغفر لمن مات من امتہ لا یشرک باللہ شیئا المقحمات ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا تو آپکو سدرۃ المنتہیٰ تک لیگئے اور وہ چھٹے آسمان میں ہے جو چیز زمین سے اوپر چڑھتی ہے وہ وہاں پر تھم جاتے ہیں اسیطرح جو چیز اوپر سے اترتی ہے وہ بھی وہاں آکر تھم جاتی ہے یہانتک کہ اوپر والی جاتیں ہیں اوس سے (یعنی ملائکہ وہاں سے لیکر حکم جہاں ہوتا ہے وہاں پہونچاتے ہیں) پھر آپ پر عبداللہ نے اس آیت کو اذ یغشی السدرۃ ما یغشی جب ڈھانپ لیا سدرۃ المنتہیٰ کو جس چیز نے جسنے ڈھانپا عبداللہ نے کہا مراد اس سے

پروانے ہیں سو یکی (انوار الٰہی کو تشبیہ دی سونے کے تغیر یکیوں سے ایک روایت میں ہی جبرائیل نے سب غیوب تیرہ بیان سنوکی) تو دی گئیں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات میں (تین چیزیں ایک تو پانچوں نمازیں دوسری خیر آیتیں سورہ بقر کی (یعنی آمن
الرسول سے خیر تک تیسرے جو شخص آپکی امت میں سے مرجاوے لیکن اللہ کے ساتھ اس نے کسی چیز کو شریک نہ کیا ہو اسکو کبیرہ گناہ
بخشدے جاوینگے) **باب** اَیْنَ وُضِعَتِ الصَّلٰوۃُ نماز کہاں پر فرض ہوئی **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ الصَّلٰوتِ
فُرِضَتْ بِمَکَّۃَ وَاَنَّ مَلَکَیْنِ اَتَیَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَھَبَا بِہٖ اِلٰی زَمْزَمَ فَشَقَّا بَطْنَہٗ وَاَخْرَجَا
حَشْوَہٗ فِیْ طَسْتٍ مِّنْ ذَھَبٍ فَغَسَلَاہُ بِمَآءِ زَمْزَمَ ثُمَّ کَبَسَا جَوْفَہٗ حِکْمَۃً وَّعِلْمًا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت
ہے نمازیں فرض ہوئیں مکے میں اور دو فرشتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ کو لیگئے زمزم پر وہاں آپکا پیٹ چاک کیا اور
آنتیں باہر نکالکر سونے کے طشت میں کہیں باہر کا دھوکر دھویا زمزم کے پانی سے پھر بھر دیا دین کے اندر حکمت اور علم کو **باب** کَیْفَ
فُرِضَتِ الصَّلٰوۃُ نماز کیونکر فرض ہوئی **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ اَوَّلُ مَا فُرِضَتِ الصَّلٰوۃُ رَکْعَتَیْنِ فَاُقِرَّتْ صَلٰوۃُ
السَّفَرِ وَاُتِمَّتْ صَلٰوۃُ الْحَضَرِ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے پہلی نماز دو ہی رکعتیں تھیں پھر سفر کی نماز جس
حال پر ہی (یعنی سفر میں دو ہی رکعتیں ہیں ظہر اور عصر اور عشا اور فجر کی) اور پوری کی گئی حضر کی نماز (یعنی اوس میں چار
رکعتیں ظہر اور عصر اور عشا میں لیکن مغرب تو وہ برابر ہی سفر اور حضر میں اسیطرح فجر) **عَنْ** اَبِیْ عَمْرٍو یَعْنِی الْاَوْزَاعِیَّ اَنَّہٗ سَاَلَ
الزُّھْرِیَّ عَنْ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَکَّۃَ قَبْلَ الْھِجْرَۃِ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَۃُ
عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ فَرَضَ اللّٰہُ الصَّلٰوۃَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّلَ مَا فَرَضَھَا رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ
ثُمَّ اُتِمَّتْ فِی الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَاُقِرَّتْ صَلٰوۃُ السَّفَرِ عَلَی الْفَرِیْضَۃِ الْاُوْلٰی **ترجمہ** ابو عمرو اوزاعی سے روایت ہے انہوں
نے پوچھا ابن شہاب زہری سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہجرت سے پہلے مکے میں کیونکر تھی انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا
عروہ نے انہوں نے سنا حضرت عائشہ سے کہ اللہ جل جلالہ نے پہلے اپنے رسول پر دو دو رکعتیں فرض کیں پھر حضر میں چار پوری کر دیں
اور سفر میں وہی دو رکعتیں رہیں **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلٰوۃُ رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ فَاُقِرَّتْ صَلٰوۃُ السَّفَرِ وَ
زِیْدَ فِیْ صَلٰوۃِ الْحَضَرِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے نماز کی دو دو رکعتیں فرض ہوئیں تھیں پھر سفر کی نماز اپنی
حال پر ہی اور حضر کی نماز بڑھا دی گئی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فُرِضَتِ الصَّلٰوۃُ عَلٰی لِسَانِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فِی الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَّفِی السَّفَرِ رَکْعَتَیْنِ وَفِی الْخَوْفِ رَکْعَۃً **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اللہ تعالی نے حضر میں چار رکعتیں فرض کیں اور سفر میں دو رکعتیں اور خوف میں ایک رکعت **ف**
ایک طائفہ علما نے اسحدیث کے ظاہر پر عمل کیا ہے اور خوف میں ایک ہی رکعت پڑھنا تجویز کیا ہے یہی قول ہے حسن بصری اور ضحاک
اور اسحاق بن راہویہ کا اور شافعی اور مالک، اور جمہور علما کے نزدیک صلوۃ الخوف برابر ہے صلوۃ الامن کے رکعتوں کی تعداد میں
اور اسحدیث کی تاویل یوں کی ہے کہ امام کے ساتھ ایک ہی رکعت پڑھی جاتی ہے **عَنْ** اُمَیَّۃَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ خَالِدِ بْنِ

اسنادہ انہ قال لابن عمر کیف تقصر الصلوٰۃ وانما قال اللہ عزوجل لیس علیکم جناح ان تقصروا
من الصلوٰۃ ان خفتم فقال ابن عمر یا ابن اخی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانا ونحن ضلال
فعلمنا فکان فیما علمنا ان اللہ عزوجل امرنا ان نصلی رکعتین فی السفر ترجمہ یعلی بن امیہ بن عبداللہ سے روایت
ہے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے کہا تم کیونکر قصر کرتے ہو نماز کا حالانکہ اللہ تعالے فرماتا ہے پس گناہ نہیں ہے تم پر نماز کا قصر کرنا اگر خوف کرو
کی فساد کا (تو قصر موقوف تھا خوف پر اور اب خوف نہیں ہے) عبداللہ بن عمر نے جواب دیا اے بھتیجی بھائی کے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ہمارے پاس آئے حالت میں کہ جب ہم گمراہ تھے (دین کی کوئی بات نہ جانتے تھے) آپ نے ہم کو سکھلایا تو آپ ہی نے یہ بھی سکھلایا
کہ اللہ جل جلالہ کا حکم ہے کہ دو رکعتیں پڑھو سفر میں (خواہ خوف ہو یا نہ ہو تو کلام اللہ سے قصر حالت خوف میں ثابت ہوتا ہے
اور حدیث سے سفر میں قصر ثابت ہوتا ہے پس جیسے عمل کلام اللہ پر ضرور ہے ویسے ہی حدیث شریف پر بھی ضرور ہے **باب**
کم فرضت فی الیوم واللیلۃ کتنی نمازیں رات دن میں فرض ہیں **عن** طلحۃ بن عبید اللہ یقول جاء رجل
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اھل نجد ثائر الرأس نسمع دوی صوتہ ولا نفقہ ما یقول
حتی دنا فاذا ھو یسأل عن الاسلام فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس صلوات فی
الیوم واللیلۃ قال ھل علی غیرھن قال لا الا ان تطوع قال وصیام شھر رمضان قال ھل علی
غیرہ قال لا الا ان تطوع وذکر لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الزکوٰۃ قال ھل علی غیرھا
قال لا الا ان تطوع فادبر الرجل وھو یقول واللہ لا ازید علی ھذا ولا انقص منہ قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افلح ان صدق ترجمہ طلحہ بن عبیداللہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نجد کا رہنے والا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا جسکے بال پریشان تھے اوسکی آواز سنتے تھے لیکن اوسکی بات نہ سمجھتے تھے یہانتک کہ وہ نزدیک
آیا معلوم ہوا کہ اسلام کے معنی پوچھتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام یہ ہے پانچ نمازیں پڑھنا دن اور رات میں
اوسنے کہا اسکے سوا اور تو کوئی نماز مجھ پر ضرور نہیں ہے آپنے فرمایا نہیں مگر نفل تو چاہے تو پڑھ اور روزے کہنا رمضان کے اوس نے کہا
اوسکے سوا تو کوئی روزہ مجھ پر نہیں ہے آپنے فرمایا نہیں مگر نفل تیرا جی چاہے تو رکھ پھر آپنے زکوٰۃ کو بیان کیا اوس نے کہا اسکے سوا
تو اور کچھ مجھکو دینا ضرور نہیں آپنے فرمایا نہیں مگر نفل طور سے تیرا جی چاہے دے پھر وہ شخص پیٹھ پھیر کر چلا اور کہتا جاتا تھا قسم خدا کی
میں اس سے نہ زیادہ کروں گا نہ کم کروں گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نجات پائی اس نے (جنہ سے) اگر سچ بولا **عن**
انس قال سأل رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ کم افترض اللہ عزوجل علی عبادہ
من الصلوٰۃ قال افترض اللہ علی عبادہ صلوات خمس قال یا رسول اللہ ھل قبلھن او بعدھن شیئا
قال افترض اللہ علی عبادہ صلوات خمس فحلف الرجل لا یزید علیہ شیئا ولا ینقص منہ شیئا
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان صدق لیدخلن الجنۃ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ ایک شخص نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اللہ نے اپنے بندوں پر کتنی نمازیں فرض کیں ہیں آپ نے فرمایا اللہ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کیں ہیں وہ شخص بولا یا رسول اللہ ان نمازوں کے آگے یا پیچھے اور کوئی نماز فرض ہے آپ نے فرمایا اللہ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کیں ہیں اوس شخص نے قسم کھائی کہ میں ان نمازوں میں نہ بڑھاؤنگا نہ گھٹاؤنگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس نے سچ کہا تو جنت میں جاویگا

باب المحافظة على الصلوات الخمس پانچوں نمازوں کے ادا کرنے پر تاکید کرنا

عن عبادة بن الصامت قال كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ألا تبايعون رسول الله صلى الله عليه وسلم فرفعها ثلث مرات فقال منا أيديا فما يعتنا فقلنا يا رسول الله قد بايعناك فعلام قال على أن تعبدوا الله ولا تشركوا به شيئا والصلوات الخمس وأسر كلمة خفية لا تسألوا الناس شيئا ترجمہ عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے آپ نے تین بار یہی ارشاد فرمایا کیا تم بیعت نہیں کرتے اللہ کے رسول سے ہمنے اپنے ہاتھ بڑھائے اور آپ سے بیعت کی پھر ہم نے کہا یا رسول اللہ بیعت تو ہم آپسے کر چکے لیکن بیعت کس بات پر ہے آپنے فرمایا اس بات پر کہ اللہ کو پوجو اوس کے ساتھ کسیکو شریک مت کرو اور پانچوں نمازیں ادا کرو اور پھر آہستہ سے ایک کلمہ کہا کہ کسی سے سوال مت کرو ف کیونکہ سوال نہایت ذلت اور مذمت کی بات ہے

باب المحافظة على الصلوات الخمس پانچوں نمازوں کی محافظت کرنا

عن أبي محمد يزيد أن رجلا من بني كنانة يدعى المخدجي سمع رجلا بالشام يكنى أبا محمد يقول الوتر واجب قال المخدجي فرحت إلى عبادة بن الصامت فاعترضت له وهو رائح إلى المسجد فأخبرته بالذي قال أبو محمد فقال عبادة كذب أبو محمد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول خمس صلوات كتبهن الله على العباد من جاء بهن لم يضيع منهن شيئا استخفافا بحقهن كان له عند الله عهد أن يدخله الجنة ومن لم يأت بهن فليس له عند الله عهد إن شاء عذبه وإن شاء أدخله الجنة ترجمہ ابن محیریز سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بنی کنانہ میں سے جسکو مخدجی کہتے ہیں سنا ایک شخص سے شام میں جسکی کنیت ابو محمد تھی وہ کہتا تھا وتر واجب ہے مخدجی نے کہا میں یہ سنکر عبادہ بن صامت پاس گیا میں انکے راستے آگیا وہ مسجد کو جا رہے تھے میں نے ابو محمد کا قول بیان کیا عبادہ نے کہا غلط کہا ابو محمد نے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنا آپ فرماتے تھے پانچ نمازیں ہیں جنکو اللہ نے فرض کیا ہے بندوں پر جو شخص اونکو ادا کریگا اور اون پانچوں نمازوں میں سے کسی کو ہلکا سمجھکر چھوڑیگا تو اللہ جل جلالہ نے اوسکے لیے عہد کر رکھا ہے اوسکو جنت میں لیجاویگا اور جو شخص اونکو ادا نہ کرے تو اللہ پر اوسکا کچھ عہد نہیں ہے چاہے اوسکو عذاب دیوے چاہے جنت میں لیجاوے ف حدیث سے معلوم ہوگیا کہ وتر واجب نہیں ہے بلکہ نفل ہے مثل اور نوافل کے اور غلط ہوگیا قول ابو محمد کا

فضل الصلوات الخمس پانچوں نمازوں کی فضیلت

عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أرأيتم لو أن نهرا بباب أحدكم يغتسل منه كل

يَقُولُ هَلْ تَرَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْئًا قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالَ فَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللَّهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بتلاؤ مجھکو اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ اوسمیں ہر روز پانچ بار نہایا کرے کیا اوسپر کچھ میل رہیگا صحابہ نے عرض کیا نہیں کچھ میل نہیں رہیگا آنحضرت نے فرمایا ایسی ہی مثال ہے پانچوں نمازوں کی اللہ انکے وسیلہ سے گناہوں کو مٹاتا ہے **باب الحکم فی تارک الصلوۃ** تارک نماز کا کیا حکم ہے **عن** بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَهْدَ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے اور منافقوں کے درمیان جو عہد ہے (کہ ہم اونکو قتل نہیں کرتی ہمارے احکام اون پر جاری کرتی ہیں) وہ نماز ہے جسنے نماز چھوڑ دی وہ کافر ہوگیا (اب اوسکا شمار کافروں میں ہوگا اور اوسکا قتل کرنا درست ہو جاویگا) **عن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ إِلَّا تَرْكُ الصَّلَاةِ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندے میں اور کفر میں ملاپ کی کوئی چیز نہیں ہے مگر نماز چھوڑ دینا (یعنے نماز ہی اوسے کفر تک نہیں پہنچنے دیتی جب نماز کو چھوڑ دیا آجاتی رہی کفر سے ملاپ ہوگیا) **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز یوں کی تکفیر بوجہ اختلافات کے خوب نہیں ہے **باب المحاسبۃ علی الصلوات** نماز پر محاسبہ ہونا **عن** حُرَيْثِ بْنِ قَبِيصَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ قَالَ قُلْتُ اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَجَلَسْتُ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ قُلْتُ إِنِّي دَعَوْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُيَسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَحَدِّثْنِي بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَنْفَعَنِي بِهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَلَاتُهُ فَإِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ قَالَ تَمَّامٌ لَا أَدْرِي هَذَا مِنْ كَلَامِ قَتَادَةَ أَوْ مِنَ الرِّوَايَةِ فَإِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيضَتِهِ شَيْءٌ قَالَ انْظُرُوا هَلْ لِعَبْدِي هَذَا مِنْ تَطَوُّعٍ فَيُكَمَّلُ بِهِ مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ يَكُونُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلَى نَحْوِ ذَلِكَ ترجمہ حریث بن قبیصہ سے روایت ہے میں مدینہ میں آیا اور میں نے کہا یا اللہ تو عنایت فرما مجھپر ایک نیک ہمنشین (نیک بخت مصاحب اور ساتھی) تو میں بیٹھا ابوہریرہ کے پاس اور میں نے کہا میں نے اللہ سے دعا کی تھی کہ مجھکو نیک بخت ساتھی دیوے پس مجھسے کوئی حدیث بیان کر جو تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو شاید اللہ اوسکی وجہ سے مجھکو نفع دیوے اونہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے سب سے پہلے (قیامت کے روز) نماز کا محاسبہ ہوگا اگر نماز اچھی نکلی (یعنے موافق شرائط اور ارکان کے اپنے وقت پر) تو اوسنے جھٹکارا پایا اور مطلب پر پہنچا اگر نماز بری نکلی تو ٹوٹے میں پڑا اور برباد ہوا اگر فرض نماز میں کچھ کمی ہوگی تو کہا جاویگا دیکھو میرے بندے کے پاس کچھ نفل نمازیں ہیں اون میں سے فرض کو پورا کرینگے پھر باقی اعمال کا یہی حال ہوگا **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَلَوٰتُهُ فَإِنْ وُجِدَتْ تَامَّةً وَإِنْ كَانَ انْتَقَصَ مِنْهُ شَيْءٌ قَالَ انْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ لَهُ مِنْ تَطَوُّعٍ يُرْسَلُ لَهُ مَا ضَيَّعَ مِنْ فَرِيضَةٍ مِنْ تَطَوُّعِهِ ثُمَّ

مسائل الاعمال تجزی علی حسب ذلک ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلی چیز کا روز بندہ سے نماز کا حساب لیا جاویگا اگر وہ پوری نکلی تو پوری لکھی جاویگی اور جو ادھوری نکلی تو کہا جاویگا دیکھو اس کے پاس نفل نماز ہے اسمیں سے فرض کا نقصان پورا کیا جاویگا پھر باقی عملوں کا بدلہ بھی اسیطرح ہوگا عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اول ما یحاسب بہ العبد صلوتہ فان کان اکملھا والا قال اللہ عز وجل انظروا ھل للعبد من تطوع فان وجد لہ تطوع قال اکملوا بھا الفریضۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے بندے کے کئے کا حساب دینا ہوگا اگر وہ پوری ہے تو بہتر نہیں تو پروردگار فرمادیگا دیکھو میرے بندے کے پاس کچھ نفل نماز ہے پھر اگر نفل نکل ہوگئی تو اسکے فرض پوری کیجاوینگی باب ثواب من اقام الصلوۃ نماز پڑھنے والے کا ثواب عن ابی ایوب ان رجلا قال یا رسول اللہ اخبرنی بعمل یدخلنی الجنۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعبد اللہ ولا تشرک بہ شیئا وتقیم الصلوۃ وتؤتی الزکوۃ وتصل الرحم ذرھا کاتہ کان علی راحلتہ ترجمہ ابوایوب سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یارسول اللہ مجھ ایسا عمل بتلادیجئے جو جنت میں لیجاوے آپ نے فرمایا اللہ کو پوج اور کسیکو اسکا شریک مت بنا اور ادا کر نماز کو اور زکوۃ کو اور ملانا تے کو چھوڑ دے اونٹنی کی باگ کو آپ اپنی اونٹنی کی باگ کو آپ اپنی اونٹنی پر سوار رہنے ف سفر میں جارہے تھے اتنے میں ایک اعرابی سامنے آگیا اور اونٹنی کی باگ تھام کر آپ سے یہ پوچھا جب آپ جواب دے چکے تو فرمایا باگ چھوڑ دی باب علۃ صلوۃ الظھر فی الحضر حضر میں ظہر کے کتنی رکعتیں پڑھے عن انس قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الظھر بالمدینۃ اربعا وبذی الحلیفۃ العصر رکعتین ترجمہ انس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینے میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذوالحلیفہ (جو ایک مقام ہے مدینے سے تین کوس پر) میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں یعنے قصر کیا بوجہ سفر کے) باب صلوۃ الظھر فی السفر سفر میں ظہر کی کتنی رکعتیں ہیں عن ابن جحیفۃ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالھاجرۃ قال ابن التلعۃ الی البطحاء فتوضأ وصلی الظھر رکعتین والعصر رکعتین وبین یدیہ عنزۃ ترجمہ ابوجحیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کو بطحا کیطرف گئے وہاں آپنے وضو کیا اور ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں پڑھیں اور آپ کے سامنے ایک لکڑی کھڑی تھی (ستر ہوگی) باب فضل صلوۃ العصر عصر کی نماز کی فضیلت عن عمارۃ بن رویبۃ الثقفی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لن یلج النار من صلی قبل طلوع الشمس وقبل غروبھا ترجمہ عمارہ بن رویبہ ثقفی سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کبھی نہ میں جاویگا وہ شخص جسنے نماز پڑھی آفتاب نکلنے سے پہلے (یعنے فجر کی) اور آفتاب ڈوبنے سے پہلے (یعنے عصر کی) باب المحافظۃ علی صلوۃ العصر عصر کی نماز کی محافظت عن ابی یونس مولی عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال امرتنی عائشۃ ان اکتب لھا مصحفا فقالت اذا بلغت

هٰذِهِ الْآيَةَ فَاذِنِّي حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَلَمَّا بَلَّغَتْهَا اٰذَنَتْهَا فَسَأَلْتُ عَلَى مَ حَافَظُوا
عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ ثُمَّ قَالَتْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** ابو یونس سے روایت ہے جو مولی ہیں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے عائشہ نے مجھ کو حکم کیا ایک مصحف لکھنے کا
اور کہا جب اس آیت پر پہنچیو حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی تو مجھ کو خبر کر دینا جب میں اس آیت تک پہونچا میں نے کہدیا انہوں نے
یوں لکھوایا حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی وصلوۃ العصر وقوموا للہ قانتین یعنے محافظت کرو نمازوں پر اور بیچ والی نماز پر اور
عصر کی نماز پر پھر کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کو یوں سنا ہے **ف** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ بیچ والی نماز عصر کی نماز نہیں ہے
بلکہ اور کوئی نماز ہے اور تاکید نکلی عصر کی نماز کی البتہ اگر عطف تفسیری ہو یا بغیر واو کی ہو جیسی بعض روایات میں منقول ہے تو عصر کی نماز
مراد ہو سکتی ہے **عن** علی رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال شغلونا عن صلوۃ الوسطی حتی غربت الشمس **ترجمہ**
امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (جنگ خندق میں) فرمایا یا نہ کہا ہم کو کافروں نے بیچ والی نماز سے
یہانتک کہ آفتاب ڈوب گیا (حدیث سے نکلا کہ بیچ والی نماز عصر ہے جیسا اکثر علما کا قول ہے) **باب** من ترک صلوۃ العصر
جو شخص عصر کی نماز چھوڑ دی **عن** ابی الملیح قال کنا مع بریدۃ فی یوم ذی غیم فقال بکروا بالصلوۃ فان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ترک صلوۃ العصر فقد حبط عملہ **ترجمہ** ابو الملیح سے روایت ہے ہم بریدہ کے ساتھ
تھے ایک دن دھندلا بہت تھا تو انہوں نے کہا جلدی کرو نماز میں یعنی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے چھوڑ دی عصر کی نماز
اسکے اعمال نیک سو گئے (یعنے اور اعمال صالحہ کا بھی ثواب نہ ملیگا معاذ اللہ) **باب** عدد صلوۃ العصر فی الحضر حضر میں
عصر کی کتنیں رکعتیں ہیں **عن** ابی سعید الخدری قال کنا نحزر قیام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی الظہر والعصر فحزر نا قیامہ فی الظہر قدر ثلثین اٰیۃ قدر سورۃ السجدۃ فی الرکعتین
الاولیین وفی الاخریین علی النصف من ذالک وحزر نا قیامہ فی الرکعتین الاولیین من العصر علی قدر
الاخریین من الظہر وحزر نا قیامہ فی الرکعتین الاخریین من العصر علی النصف من ذالک
ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قیام کا اندازہ کیا کرتے تھے ظہر اور عصر میں ایک بار ہم نے
آپ کا کھڑے ہونیکا اندازہ کیا ظہر کی نماز میں تو پہلے دو رکعتوں میں تیس ۳۰ آیتوں کے موافق جیسے سورہ سجدہ ہے تھا اور دوسری دو رکعتوں
میں اسکا آدھا اور اندازہ کیا ہم نے اپکے قیام کا عصر میں تو پہلی دو رکعتوں میں ظہر کی پہلی دو رکعتوں کی برابر تھا اور پچھلی دو رکعتوں
میں اسکا آدھا تھا **ف** اس حدیث سے معلوم ہو گیا کہ ظہر اور عصر کی حضر میں چار رکعتیں ہیں **عن** ابی سعید الخدری
قال کان رسول اللہ یقوم فی الظہر فیقرأ قدر ثلثین اٰیۃ فی کل رکعۃ ثم یقوم فی العصر فی
الرکعتین الاولیین قدر خمس عشرۃ اٰیۃ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر میں کھڑے
ہوتے تو تیس آیتوں کے موافق ہر رکعت میں پڑھتے پھر عصر کی پہلی دو رکعتوں میں پندرہ آیتوں کے موافق پڑھتے **باب** صلوۃ العصر

فِي السَّفَرِ سفر میں عصر کی نماز کتنی رکعتیں پڑھے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں چار رکعتیں پڑھیں ظہر کی پھر ذوالحلیفہ میں (جو مدینہ سے تین میل ہے) جا کر عصر کی دو رکعتیں پڑھیں (یعنی قصر کی) **عَنْ** نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ فَاتَتْهُ صَلٰوةٌ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهٗ وَمَالَهٗ ترجمہ نوفل بن معاویہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس شخص کی ایک نماز جاتی رہے تو گویا اوس کا گھر بار لٹ گیا۔ اس حدیث کے راوی عراک بن مالک کہتے ہیں اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ فَاتَتْهُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهٗ وَمَالَهٗ یعنی بیان کیا مجھ سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے جو سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جس شخص کی عصر کی نماز قضا ہو جاوے تو گویا اوس کا گھر بار لٹ گیا **عَنْ** عِرَاكٍ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ نَوْفَلَ بْنَ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ فَاتَتْهُ صَلٰوةٌ مَنْ فَاتَتْهُ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهٗ وَمَالَهٗ قَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هِيَ صَلٰوةُ الْعَصْرِ ترجمہ عراک بن مالک سے روایت ہے نوفل بن معاویہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے نماز دن میں ایک نماز ایسی ہے اگر کسی کی وہ نماز قضا ہو جاوے تو گویا اوس کا گھر بار لٹ گیا ابن عمر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے وہ عصر کی نماز ہے **بَابُ** صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ مغرب کی نماز کا بیان **عَنْ** سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ رَاَيْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ بِجَمْعٍ اَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلٰثَ رَكْعَاتٍ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى يَعْنِي الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَنَعَ بِهِمْ مِثْلَ ذٰلِكَ فِيْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ وَذَكَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ فِيْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ ترجمہ سلمہ بن کہیل سے روایت ہے میں نے سعید بن جبیر کو مزدلفہ میں دیکھا انہوں نے تکبیر کہی اور مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں پھر تکبیر کہی اور عشا کی دو رکعتیں پڑھیں پھر بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر نے ایسا ہی کیا تھا اسجگہ میں اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا تھا اسجگہ میں (یعنی مزدلفہ میں) **بَابُ** فَضْلِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ عشا کی نماز کی فضیلت **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ حَتّٰى نَادَاهُ عُمَرُ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَيْسَ اَحَدٌ يُصَلِّيْ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ غَيْرُكُمْ وَلَمْ يَكُنْ يُصَلّٰى يَوْمَئِذٍ اِلَّا بِالْمَدِيْنَةِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیر کی عشا کی نماز میں یہانتک کہ پکارا اوسکو حضرت عمر نے انہوں نے کہا سو گئے بچے اور عورتیں تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور فرمایا سو تم تمہاری اس نماز کو کوئی نہیں پڑھتا (کیونکہ اوسوقت تک اسلام پھیلا نہ تھا صرف مدینہ میں تھا) اون دنوں میں کہیں کوئی نماز نہیں پڑھتا تھا سوا مدینہ والوں کے) **بَابُ** صَلٰوةِ الْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ سفر میں عشا کی نماز کا بیان **عَنِ** الْحَكَمِ قَالَ صَلّٰى لَنَا سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ بِجَمْعٍ الْمَغْرِبَ ثَلٰثًا

بِإِقَامَةٍ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فَعَلَ ذَلِكَ وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذَلِكَ **ترجمہ** حکم سے روایت ہے سعید بن جبیر نے ہمارے ساتھ مزدلفہ میں مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں تکبیر کے ساتھ پھر سلام پھیرا پھر عشا کی دو رکعتیں پڑھیں پھر بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر نے ایسا ہی کیا اور انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا **عن** سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ صَلَّى بِجَمْعٍ

فَأَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَصْنَعُ فِي هَذَا الْمَكَانِ **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عمر کو دیکھا انہوں نے نماز پڑھی مزدلفہ میں تو تکبیر کہی اور مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں پھر عشا کی دو رکعتیں پڑھیں پھر بعد اسکے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اسجگہ ایسا ہی کرتے تھے **باب** فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ جماعت کی فضیلت **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ

الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ

تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برابر تمہارے پاس فرشتے آتے جاتے ہیں کچھ رات کو اور کچھ دن کو اور اکٹھا ہوجاتے ہیں فجر کی نماز میں اور عصر کی نماز میں پھر جو فرشتے رات کو تمہارے پاس رہے تھے وہ اوپر چڑھ جاتے ہیں جب پروردگار ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہے تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا وہ کہتے ہیں جب ہم نے انکو چھوڑا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے (فجر کی) اور جب ہم ان کے پاس گئے تھے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے (عصر کی) **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَفْضُلُ صَلَاةُ الْجَمِيعِ عَلَى صَلَاةِ

أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ بِخَمْسٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا وَتَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَاقْرَءُوا إِنْ

شِئْتُمْ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز اکیلی کی نماز پر پچیس حصے زیادہ ہوتی ہے **ف** یعنی جماعت میں پچیس گنا ثواب زیادہ ہے ایک روایت میں ہے کہ ستائیس درجے زیادہ ہوتی ہے **ف** اور رات اور دن کے فرشتے اکٹھا ہوجاتے ہیں فجر کی نماز میں اگر تمہارا جی چاہے تو اس آیت کو پڑھو قرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشہودا **ف** پوری آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ ٹھہری رکھ نماز سورج کے ڈھلنے سے رات کی اندھیری تک اور قرآن پڑھنا فجر کا بیشک قرآن پڑھنا فجر کا ہوتا ہے روبرو (یعنی اور سوقت تمام فرشتے رات اور دن کے جمع ہوتے ہیں **عن** عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَلِجُ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ

الشَّمْسِ وَقَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ **ترجمہ** عمارہ بن رویبہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص نماز پڑھا کریگا آفتاب نکلنے کی پہلی (یعنی فجر کی) اور آفتاب ڈوبنے سے پہلے (یعنی عصر کی) وہ جہنم میں نہ جاویگا **باب** فَرْضِ

الْغُسْلِ قبلہ کیطرف منہ کرنا فرض ہے **عن** الْبَرَاءِ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ بَيْتٍ

الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا شَكَّ سُفْيَانُ وَصُرِفَ إِلَى الْقِبْلَةِ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے کہ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی بیت المقدس کی طرف سولہ مہینے تک یا سترہ مہینے تک پھر پھیر دیگئی آپ قبلہ کی طرف دینے خانہ کعبہ کی طرف مہینہ کر نیکا حکم ہوا **عَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَصَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ إِنَّهُ وُجِّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ ثُمَّ رَجُلٌ قَدْ كَانَ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وُجِّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَانْحَرَفُوا إِلَى الْكَعْبَةِ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو بیت المقدس کی طرف سولہ مہینے تک نماز پڑھا کیے پھر آپ کو حکم ہوا کعبہ کی طرف منہ کرنیکا ایک شخص انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ کر انصار کی ایک جماعت پاس گیا اور وہ نماز پڑھ رہے تھے اوس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوگیا کعبہ کی طرف منہ کرنیکا وہ لوگ اوسی وقت کعبہ کی طرف پھر گئے **بَابُ** الْحَالِ الَّتِي يَجُوزُ فِيهَا اسْتِقْبَالُ غَيْرِ الْقِبْلَةِ کس حال میں کعبہ کے سوا اور کسی طرف منہ کر سکتا ہے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفل نماز اونٹنی پر پڑھا کرتے تھے قبل اسکے کہ کعبہ کی طرف حکم ہوا منہ کرنے کا اور وتر بھی اوسی پر پڑھ لیتے تھے مگر فرض نہیں پڑھتے تھے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ وَهُوَ مُقْبِلٌ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَفِيهِ أُنْزِلَتْ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکے سے مدینے کو آرہے تھے تو اپنی جانور پر نماز پڑھ لیتے اور اسی باب میں یہ آیت اتری فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ جدہر تم منہ پھیرو اوسی طرف اللہ کا منہ ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ فِي السَّفَرِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ قَالَ مَالِكٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر نماز پڑھتے تھے سفر میں جس طرف رخ کرتی مالک نے کہا عبداللہ بن دینار نے کہا ابن عمر بھی ایسا کیا کرتے تھے **بَابُ** اسْتِبَانَةِ الْخَطَإِ بَعْدَ الِاجْتِهَادِ اگر کسی شخص نے سوچ سمجھکر ایک طرف منہ کیا پھر معلوم ہوا کہ اوسطرف قبلہ نہ تھا (تو نماز ہو جاویگی) **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے ایکبار لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا کہ رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کا کلام اترا اور آپ کو حکم ہوا کعبہ کی طرف منہ کرنیکا پس لوگو تم بھی اوسی وقت (نماز ہی کی حالت میں) کعبہ کی طرف منہ کرلیا اور پہلے اوس کے منہ شام کی طرف تھے سو گھوم گئے کعبہ کی طرف **ف** مدینہ سے بیت المقدس اتر کی طرف ہے اور کعبہ دکھن کی طرف تو وہ

لوگ اندر سو کہن گرگہوم گئے **کتاب المواقیت** نماز کے وقتوں کا بیان **عمر** ابن شہاب

ان عمر بن عبد العزیز اخر العصر شیئا فقال له عروة اما ان جبریل علیه السلام قد نزل فصلی
امام رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال عمر اعلم ما تقول یا عروة فقال سمعت بشیر بن ابی
مسعود یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول نزل جبریل علیه السلام فامنی فصلیت
معه ثم صلیت معه ثم صلیت معه ثم صلیت معه ثم صلیت معه یحسب باصابعه خمس صلوات

ترجمہ شہاب کی روایت ہے عمر بن عبد العزیز نے عصر کی نماز میں دیر کی تو عروہ بن الزبیر نے اس سے کہا تم نہیں جانتے کہ جبرئیل اترے اور انہوں نے نماز پڑھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے **ف** دو دن تک ایک دن سب نمازوں کو اول وقت پڑھیں اور دوسرے دن اخیر وقت پھر بیان کر دیا کہ نماز کا وقت ان دونوں وقتوں کے درمیان میں ہے جیسے ابو داؤد و ترمذی کی روایت میں ہے۔ اگرچہ اس روایت میں وقت کا ذکر نہیں ہے مگر چونکہ وہ حدیث مشہور تھی عمر بن عبد العزیز کو بھی معلوم ہوگی اسلیے عروہ نے صرف اوس حدیث کی طرف اشارہ کر دیا یا شبہ یہ ہے کہ عروہ کا استدلال احدیث سے ہے کیونکہ خود اسی حدیث سے نماز کی تاخیر جائز ہوتی ہے جو یہ اوسکا یہ ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے عصر کی نماز میں دوسرے وقت سے بھی زیادہ دیر کی ہوگی یعنی سایہ دو مثل ہو گیا ہوگا **ف** عمر بن عبد العزیز نے کہا سچ کہا عروہ نے کیا کہتے ہو عروہ نے کہا میں نے بشیر بن ابی مسعود سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابو مسعود سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جبرئیل علیہ السلام اوترے انہوں نے میری امامت کی میں نے اون کے ساتھ نماز پڑھی پھر نماز پڑھی دوسری پھر تیسری پھر چوتھی پھر پانچویں آپ نے بطور ابو مظلیون پر پانچوں نماز کا شمار کیا فقط

اول وقت الظہر ظہر کا اول وقت کیا ہے **عن** شعبة حدثنا سیار بن سلامة قال سمعت
ابی یسأل ابا برزة عن صلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم قلت انت سمعته قال لما اسمعک الناس
فقال سمعت ابی یسأل عن صلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم قال کان لا یبالی بعض تاخیرها یعنی
العشاء الی نصف اللیل ولا یحب النوم قبلها ولا الحدیث بعدها قال شعبة ثم لقیته بعد فسألته
قال کان یصلی الظهر حین تزول الشمس والعصر ثم یذهب الرجل الی اقصی المدینة والشمس حیة
والمغرب لا ادری ای حین ذکر ثم لقیته بعد ذلک فسألته قال وکان یصلی الصبح فینصرف
الرجل فینظر الی وجه جلیسه الذی یعرفه فیعرفه قال وکان یقرأ فیها بالستین الی المائة

ترجمہ شعبہ سے روایت ہے محمد بن بیان کیا سیار بن سلامہ نے انہوں نے کہا میں نے سنا پنے باپ سے وہ پوچھتے تھے ابا برزہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا حال شعبہ نے کہا میں نے سیار سے کہا تم نے اوسکو سنا انہوں نے کہا ہاں سنا جیسے میں تم کو سنا رہا ہوں پھر کہا میں نے اپنے باپ سے وہ پوچھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا حال تو کہا ابو برزہ نے آپ نہیں پرواہ کرتے تھے عشا میں کچھ دیر کرنے کی یعنی وہی رات تک لیکن نہیں پسند کرتے تھے سو جانا عشا سے پہلے اور نہ عشا کے بعد باتیں کرنا شعبہ نے

کہا پھر میں سیدھا پاس آیا اور دن ہی پوچھا انہوں نے کہا آپ ظہر پڑھتے جب آفتاب ڈھل جاتا اور عصر اوس وقت پڑھتے کہ ابھی بہت گرمی ہوتی مدینہ کے کنارے پہونچ جاتا اور آفتاب زندہ ہوتا (یعنی زرد نہ ہوتا) اور مغرب کا وقت تعین نہیں بتاتا کیا بیان کیا پھر میں ان سے ملا اور پوچھا انہوں نے کہا فجر کی نماز اوس وقت پڑھتے کہ نماز پڑھ کر ایک شخص جاتا پاس دوست کے پہچان آواز دیکھتا تو پہچان لیتا اور تیر میں ساٹھ آیتوں سے لیکر سو آیتوں تک پڑھتے **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِیْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰی بِهِمِ الظُّهْرَ صَلٰوةَ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جو وقت آفتاب ڈھلا پھر نماز پڑھی اون کے ساتھ ظہر کی **عَنْ** خَبَّابٍ قَالَ شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا قُلْتُ لِاَبِیْ اِسْحَاقَ فِیْ تَعْجِیْلِهَا قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** خباب سے روایت ہے ہم نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دمین جلنے کی آپنے اوپر لحاظ نکیا (یعنے ظہر مین دیر کرنیکی اجازت نہ دی) **بَابُ تَعْجِیْلِ الظُّهْرِ فِی السَّفَرِ** سفر مین ظہر جلدی پڑہنا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا لَمْ يَرْتَحِلْ مِنْهُ حَتّٰى يُصَلِّیَ الظُّهْرَ قَالَ رَجُلٌ وَاِنْ كَانَتْ بِنِصْفِ النَّهَارِ قَالَ وَاِنْ كَانَتْ بِنِصْفِ النَّهَارِ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر مین کسی مقام پر اوترتے تو وہان سے کوچ نہ کرتے جبتک ظہر پڑہ نہ لیتے ایک شخص نے کہا اگرچہ دوپہر ہوتی انہون نے کہا اگرچہ دوپہر ہوتی (یعنے دوپہر ڈھلتے ہی ظہر پڑہ لیتے پہر کوچ کرتے) **تَعْجِیْلُ الظُّهْرِ فِی الْبَرْدِ** جاڑے مین ظہر کی نماز جلد پڑہنا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلٰوةِ وَاِذَا كَانَ الْبَرْدُ عَجَّلَ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب گرمی ہوتی تو ظہر کو ٹھنڈا کرکے پڑہتے اور جب سردی ہوتی تو جلدی پڑہتے **اَلْاِبْرَادُ بِالظُّهْرِ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ** جب گرمی بہت ہو تو ظہر ٹھنڈا کرکے پڑہنا **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرمی بہت ہو ٹھنڈا کرکے نماز کو اسلیے کہ گرمی کا زور جہنم کے جوش مارنے سے ہے **ف** اختلاف کیا ہے علماء نے کہ جب گرمی زیادہ ہو تو ظہر کی تاخیر کرنا بہتر ہے یا جلدی پڑہنا اکثر علما اسطرف ہین کہ تاخیر بہتر ہے بدلیل احادیث صحیحہ کے اور بعضون نے کہا کہ جلدی پڑہنا بہتر ہے لیکن ٹھنڈے وقت پڑہنا رخصت ہے بدلیل حدیث خباب کے جو اوپر گزری **عَنْ** اَبِیْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبْرِدُوْا بِالظُّهْرِ فَاِنَّ الَّذِیْ تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ **ترجمہ** ابوموسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھنڈے وقت پڑہو ظہر کو جو تم گرمی دیکھتے ہو جہنم کا جوش ہے **اٰخِرُ وَقْتِ الظُّهْرِ** ظہر کا اخیر وقت کیا ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ هٰذَا جِبْرِيْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ جَاءَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ فَصَلَّى الصُّبْحَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ وَصَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ رَاٰى الظِّلَّ مِثْلَهُ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَحَلَّ فِطْرُ الصَّائِمِ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِيْنَ ذَهَبَ شَفَقُ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَهُ الْغَدَ فَصَلّٰى بِهِ

الصُّبْحَ حِيْنَ اَسْفَرَ قَلِيْلًا ثُمَّ صَلَّى بِهِ الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ الْفَيْءُ مِثْلَ مَكَانِهِ الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ الْفَيْءُ مِثْلَيْهِ ثُمَّ صَلَّى بِهِ الْمَغْرِبَ بِوَقْتٍ وَاحِدٍ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَحَلَّ فِطْرُ الصَّائِمِ ثُمَّ صَلَّى بِهِ الْعِشَاءَ حِيْنَ ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ الصَّلٰوةُ مَا بَيْنَ صَلٰوتِكَ اَمْسِ وَصَلٰوتِكَ الْيَوْمَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جبرئیل ہین جو تم کو دین سکھلانے آئے ہین انہون نے فجر کی جب صبح صادق ہوئی (یعنے ایک عریض روشنی جو مشرق کیطرف آسمان کے کنارہ پر دکھلائی دیتی ہی) اور ظہر کی نماز پڑہی جب آفتاب ڈہل گیا پہر عصر کی نماز پڑہی جب ہر ایک چیز کا سایہ اوسکے برابر ہوگیا (سوا سایہ زوال کے) پھر مغرب کی نماز پڑہی جب آفتاب ڈوب گیا اور روزہ کہولنے کا وقت آگیا پھر عشا کی نماز پڑہی جب شفق غائب ہوگئی پھر دوسرا دن ہوا تو فجر کی نماز پڑہی جب خوب اجالا ہوگیا تہا پھر ظہر کی نماز پڑہی جب سایہ ہر چیز کا اوسکے برابر ہوا (سایہ اصلی سمیت) پہر عصر کی نماز پڑہی جب ہر ایک چیز کا سایہ اوسکا دونا ہوگیا پہر مغرب کی نماز اوسی وقت پڑہی جب آفتاب ڈوبا اور روزہ کہولنے کا وقت آگیا پھر عشا کی نماز پڑہی جب ایک حصہ رات کا گزر گیا بعد اوسکے کہا کہ نمازون کا وقت یہی ہے کل اور آجکی نمازون کے بیچ مین **ف** تو ہر ایک نماز کا اول اور آخر وقت بتلا دیا اسحدیث سے معلوم ہوا کہ ظہر کا اخیر وقت ایک مثل سایہ تک ہی سوا سایہ اصلی کے اور یہی قول ہے تمام علما اور صحابہ کرام کا اور نہین مخالفت کی اسمین کسینے مگر ایک روایت ہی ابوحنیفہ سے کہ ظہر کا اخیر وقت دو مثل تک ہی اور عصر کا وقت دو مثل کے بعد شروع ہوتا ہی اور وہ کرتی ہین اسکا احادیث صحیحہ پس وہ قابل اعتماد کے نہین ہی

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ قَدْرُ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرِ فِي الصَّيْفِ ثَلٰثَةَ اَقْدَامٍ اِلٰى خَمْسَةِ اَقْدَامٍ وَفِي الشِّتَاءِ خَمْسَةَ اَقْدَامٍ اِلٰى سَبْعَةِ اَقْدَامٍ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظہر کا اندازہ گرمیون مین تین قدم سے پانچ قدم تک اور جاڑون مین پانچ قدم سے سات قدم تک تہا **ف** قدم سات ون حصہ ہی آدمی کے قد کا اور گرمی مین سایہ کم ہونیکی وجہ یہ ہی کہ سایہ اصلی گرمی مین کم پڑتا ہی کیونکہ آفتاب قریب سمت الراس کے ہوتا ہی گرمیون مین اون ملکون مین جو اقلیم دوم مین واقع ہین جیسے مکہ معظمہ وغیرہ مین اور جاڑون مین سمت الراس سے ہٹا ہوا ہی پس سایہ اصلی جاڑون مین زیادہ ہوگا اسوجہ سے جاڑے اور گرمی کی ظہر ایک ہی وقت مین قریب قریب ہوگی اور حاصل حدیث کا یہ ہی کہ آپ ظہر جاڑے اور گرمی مین ہر چیز کا سایہ اوسکے برابر ہوجانے سے پہلے پڑہتے تہے اور یہ مرجانا بعد اور قرب کے ہے خط استوا سے اس اقلیم مین اسکا لحاظ نہین ہوسکتا کیونکہ اقلیم سوم یا چہارم مین جاڑے کے دنون مین جب آفتاب قوس یا جدی مین ہو سایہ اصلی ۸ یا ۹ قدم کے برابر ہوتا ہی البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ ہر اقلیم یا ملک کا سایہ اصلی دریافت کرکے جب دو دو قدم یا تین قدم اوس سے زیادہ ہو تو نماز ظہر کی پڑہین اس صورت مین حدیث کی پیروی ہوجاویگی کیونکہ مکے مین سایہ اصلی کے مقدار کم سے کم گرمیون مین نصف قدم تک ہوجاتی ہی بلکہ آدہی سرطان کو معدوم ہوجاتا ہی اور آپ تین قدم سایہ تک نماز پڑہتے تو ۲ یا ۳ یا ۴ قدم زیادہ سایے پر پڑہتے بسیط جاڑون مین کم سے کم مقدار سایہ اصلی کے مکے مین ۳ قدم ہوتی ہی اور آپ پانچ قدم پر نماز پڑہتے پس اگر اول وقت پڑہی تو سایہ اصلی سمیت دو قدم پر پڑہی اور جو دیر کری تو چار پانچ قدم تک دیر کرسکتا ہے لیکن یہ نہین ہوسکتا کہ سوا سایہ اصلی کے ایک مثل سے زیادہ دیر ہی اگر اتنی دیر کریگا تو عصر کا وقت

اسکا بیان کیا **اَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ** عصر کا اول وقت کیا ہے **عَنْ** جابرؓ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ صَلِّ مَعِيْ فَصَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ
فَيْءُ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ وَالْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ قَالَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ كَادَ
فَيْءُ الْاِنْسَانِ مِثْلَهُ وَالْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ فَيْءُ الْاِنْسَانِ مِثْلَيْهِ وَالْمَغْرِبَ حِيْنَ كَانَ قَبْلَ يَغِيْبُ الشَّفَقُ قَالَ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ ثُمَّ قَالَ فِي الْعِشَاءِ اُرٰى اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ایک شخص نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا نماز کے وقتوں کو آپنے فرمایا میرے ساتھ نماز پڑہ پھر آپنے ظہر کی نماز پڑہی جب آفتاب ڈہل گیا
اور عصر کی نماز پڑہی جب سایہ ہر چیز کا اوسکے برابر ہوگیا (سوا سایہ اصلی کے جو صرف پھر کو ہوتا ہے) اور مغرب کی نماز پڑہی جب آفتاب
ڈوب گیا اور عشا کی نماز پڑہی جب شفق ڈوب گئی راوی نے کہا پھر دوسری روز آپنے ظہر کی نماز پڑہی جب آدمی کا سایہ اوس کے
برابر ہوگیا (سوا سایہ اصلی سمیت ایک مثل پر پڑہی) اور عصر کی نماز پڑہی جب سایہ آدمی کا اوسکا دونا ہوگیا (سایہ اصلی سمیت تو ایک
مثل سایہ کے بعد پڑہی) اور مغرب کی نماز پڑہی شفق ڈوبنے سے کچھ پہلے عبد اللہ بن الحارث نے کہا میں سمجھتا ہوں راوی نے کہا
عشا کی نماز پڑہی جب تہائی رات گزر گئی **ف** تو عصر کی نماز میں یہ فرق ہوا کہ پہلے روز سوا سایہ اصلی کے جب ایک مثل سایہ
ہوگیا تو پڑہی فرض کیجیں کہ گرمیوں میں ایک قدم سایہ اصلی تہا تو جب آہٹہ قدم سایہ ہوگیا اوسوقت عصر کی نماز پڑہی اور دوسرے روز
جب چودہ قدم سایہ ہوگیا تو پڑہی **تَعْجِيْلُ الْعَصْرِ** عصر کی نماز جلدی پڑہنا **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ فِيْ حُجْرَتِهَا لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا **ترجمہ** حضرت عائشہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑہی اور دہوپ حجرہ کے اندر تہی ابہی سایہ حجرہ کے اوپر دیوار پر نہیں
چڑہا تہا **ف** نووی نے کہا مراد یہ ہے کہ جلدی نماز پڑہے عصر کی یعنی اول وقت میں جب سایہ ایک مثل ہو (سوا سایہ زوال کے)
کیونکہ حجرہ کی اندر کی زمین تنگ ہتی اور اوسکی دیوارین بھی چہوٹی تہیں اسقدر کہ دیوار کا طول زمین سے کچھ کم تہا پس جب
دیوار کا سایہ اوسکے برابر ہوگیا تو عصر کا وقت آگیا اوسوقت دہوپ زمین کے کنارے پر ہوگی اور سایہ شرقی دیوار پر چڑہا نہوگا
عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَى الْعَوَالِيْ فَيَاْتِيْهِمْ
وَهِيَ تُصَلَّوْنَ اَوْ بَعْدَمَا تُصَلَّوْنَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑہتی
پہر جانیوالا قبا کو جاتا اور وہاں کے لوگوں سے ملتا تو وہ نماز پڑہتے ہوتے یا آفتاب بلند ہوتا (حالانکہ قبا مدینے سے تین میل کے
فاصلے پر ہے) **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ
مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ وَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَى الْعَوَالِيْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑہ چکتے اور آفتاب بلند اور روشن ہوتا اور جانیوالا جاتا (نماز پڑہ کر) عوالی کو اور آفتاب بلند رہتا
ف یعنی جانیوالا عوالی کو پہونچ جاتا اور آفتاب بلند رہتا جیسے بخاری و مسلم کی روایت میں ہے عوالی جمع ہے عالیہ کی مدینے کے

سو وہ گاؤن اور دیہات ہین جو مدینہ سے ملے ہوئے ہین تو وہی ہے کہا ان گاؤن اور دیہات مین دو سے دو ڈھائی میل ہین
مدینہ سے اور نزدیک سو نزدیک دو میل پر ہین اور بعضے تین میل پر ہین **عن** انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یصلی بنا العصر والشمس مرتفعۃ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ہمارے ساتھ عصر کی نماز پڑھتے اور آفتاب سفید اور بلند ہوتا **عن** ابی امامۃ بن سہل یقول صلینا مع عمر بن
عبد العزیز الظہر ثم خرجنا حتی دخلنا علی انس بن مالک فوجدناہ یصلی العصر قلت یا عم ما ھذہ
الصلوٰۃ التی صلیت قال العصر وھذہ صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التی کنا نصلی
ترجمہ ابو امامہ بن سہل سے روایت ہے وہ کہتے تھے ہمنے نماز پڑھی ظہر کی عمر بن عبد العزیز کے ساتھ پھر گیا میں انس بن مالک
پاس دیکھا تو وہ عصر پڑھ رہے ہین مین نے کہا اے چچا یہ کونسی نماز پڑھی ہے تم نے کہا عصر کی اور یہی وقت ہماری نماز کا جب
وقت ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتے تھے **عن** ابی سلمۃ قال صلینا فی زمان عمر بن عبد العزیز ثم
انصرفنا الی انس بن مالک فوجدناہ یصلی فلما انصرف قال انا صلیتم فلنا صلینا الظہر
قال انی صلیت العصر فقالوا لہ عجلت فقال انما اصلی کما رایت اصحابی یصلون **ترجمہ** ابو سلمہ سے
روایت ہے ہم نے عمر بن عبد العزیز کے زمانے مین نماز پڑھی پھر ہم گئے انس بن مالک پاس انکو نماز پڑھتے دیکھا جب وہ پڑھ چکے تو انہون نے
پوچھا تم نماز پڑھ چکے ہم نے کہا ہان ظہر پڑھ چکے انہون نے کہا مین نے عصر پڑھ چکا لوگون نے کہا آپ نے جلدی پڑھی انہون نے کہا
مین تو اسی وقت پڑھتا ہون جس وقت اپنے ساتھیون کو پڑھتے دیکھا (یعنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو) **باب** التشدید فی
تاخیر العصر عصر کی نماز مین دیر کرنا کیسا ہے **عن** العلاء انہ دخل علی انس بن مالک فی داریہ بالبصرۃ حین
انصرف من الظہر وداریہ بجنب الحجر فلما دخلنا علیہ قال صلیتم العصر فلنا انما انصرفنا الساعۃ
من الظہر قال فصلوا العصر قال فقمنا فصلینا فلما انصرفنا قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول تلک صلوٰۃ المنافق یقعد یرقب الشمس حتی اذا کانت بین قرنی الشیطان قام فنقر
اربعا لا یذکر اللہ عز وجل فیہا الا قلیلا **ترجمہ** علاء بن عبد الرحمن سے روایت ہے ہم انس بن مالک پاس بصرہ
مین اون کے گھر پر گئے ظہر کی نماز سے فارغ ہو چکے تھے اور انکا گھر مسجد سے ملا ہوا تھا جب انس پاس ہمکو پہنچا انہون نے کہا تم نے عصر کی نماز
پڑھی ہم نے کہا نہین ابھی تو ہم ظہر پڑھ کر آئے ہین انس نے کہا تو عصر کی نماز پڑھ لو ہم گھر کو گئے اور عصر کی نماز پڑھی جب پڑھ چکے
تو انس نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے یہ منافق کی نماز ہے کہ بیٹھا انتظار کرتا ہے عصر کا یہانتک
کہ جب سورج کا کنارہ شیطان کے دونو سینگون مین ہو گیا **ف** یعنے غروب کے وقت شیطان آفتاب پاس جاتا ہے اور اپنا سر نیچا
رکھتا ہے تو آفتاب اوسکے سر کے دونو کنارون یا دونون سینگون کے بیچ مین آجاتا ہے اب جو لوگ آفتاب کو سجدہ کرتے ہین گویا شیطان کو
سجدہ کرتے ہین۔ اور بعضون نے کہا مراد شیطان سے خود وہی شخص ہے جو آفتاب کو پوجتا ہے اسلیے کہ آفتاب پوجنے والا غروب کے وقت

اوسکی پرستش کرتا ہی اور اوسوقت آفتاب اوسکی زانوں کے بیچ کے دونوں کناروں کے درمیان میں ہوتا ہی وقت تو اوسکا یہی ہی اور یا تین گھنٹے کے لیبھ جلدی سے چار گھنٹے میں پڑھلیں اور دو دو سجدوں کے درمیان اچھی طرح سے بیٹھا ہی نہیں تو ہر ایک رکعت میں گویا ایک سجدہ ہوا اور ہر ہر ایک سجدے میں ہڑبڑی نہیں تو سجدہ کیا ہوا جانور کی نہوک ہوئی اسکی یاد نہیں کیے اون میں گھڑی تھوڑی سی

عَنْ اَنَسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِیْ تَفُوْتُهٗ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهٗ وَمَالَهٗ

ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی عصر کی نماز جاتی رہی گویا اوسکا گھر بار لٹ گیا

اٰخِرُ وَقْتِ الْعَصْرِ عصر کا اخیر وقت کیا ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ جِبْرِيْلَ اَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهٗ مَوَاقِيْتَ الصَّلٰوةِ فَقَدَّمَ جِبْرِيْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهٗ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَاَتَاهُ حِيْنَ كَانَ الظِّلُّ مِثْلَ شَخْصِهٖ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ فَقَدَّمَ جِبْرِيْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهٗ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ اَتَاهُ حِيْنَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدَّمَ جِبْرِيْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهٗ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَتَاهُ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ فَقَدَّمَ جِبْرِيْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهٗ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ اَتَاهُ حِيْنَ اسْتَبَقَ الْفَجْرُ فَقَدَّمَ جِبْرِيْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهٗ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الْغَدَاةَ ثُمَّ اَتَاهُ الْيَوْمَ الثَّانِیْ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ مِثْلَ شَخْصِهٖ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ بِالْاَمْسِ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَتَاهُ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ مِثْلَ شَخْصَيْهِ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ بِالْاَمْسِ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ اَتَاهُ حِيْنَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ بِالْاَمْسِ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ فَمَكَثْنَا سَاعَةً ثُمَّ نِمْنَا ثُمَّ مَكَثْنَا فَاَتَاهُ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ بِالْاَمْسِ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ اَتَاهُ حِيْنَ امْتَدَّ الْفَجْرُ وَاَصْبَحَ وَالنُّجُوْمُ بَادِيَةٌ مُشْتَبِكَةٌ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ بِالْاَمْسِ فَصَلَّى الْغَدَاةَ ثُمَّ قَالَ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ وَقْتٌ

ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہی حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس نماز کا وقت بتلانے کو آئے تو جبرئیل آگے ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکے پیچھے اور لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تو نماز پڑہائی اونہوں نے ظہر کی جب آفتاب ڈھل گیا پھر جبرئیل آئے جب سایہ ہر چیز کا اوسکے برابر ہو گیا (سوا سایہ اصلی کے) اور ویسا ہی کیا جیسا جبرئیل آگے ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پیچھے اور لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تو نماز پڑہائی اونہوں نے عصر کی پھر جبرئیل آئے جب آفتاب ڈوب گیا اور جبرئیل آگے ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پیچھے اور لوگ آپ کے پیچھے تو نماز پڑہائی مغرب کی پھر جبرئیل آئے جب شفق ڈوب گئی تو جبرئیل آگے کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پیچھے اور لوگ آپ کے پیچھے

تو نماز پڑھائی عشا کی پھر جبرئیل آئے صبح صادق ہوتی ہی اور وہ آگے کھڑے ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگ آپ کے پیچھے تو نماز پڑھائی فجر کی پھر دوسری روز جبرئیل اوسوقت آئے جب سایہ ہر چیز کا اوسکے برابر ہوگیا (سایہ اصلی سمیت) اور ویسا ہی کیا جیسے کل کیا تھا ظہر کی نماز پڑھائی پھر اوسوقت آئی جب سایہ ہر چیز کا اوس کے دونا ہوگیا اور جیسے کل کیا تھا ویسے ہی کیا عصر کی نماز پڑھائی پھر اوسوقت آئے جب آفتاب ڈوب گیا اور جیسے کل کیا تھا ویسے ہی کیا مغرب کی نماز پڑھائی پھر ہم گئے اور سو رہے پھر اوٹھے (رات گئی) تو جبرئیل آئے اور جیسے کل کیا تھا ویسے ہی کیا عشا کی نماز پڑھائی پھر اوسوقت آئے جب فجر کی روشنی پھیل گئی اور صبح ہوگئی لیکن تارے صاف نہ ہوئے تھے اور ویسا ہی کیا جیسے کل کیا تھا صبح کی نماز پڑھائی بعد اوسکے فرمایا دونوں نمازوں کے بیچ میں وقت نماز کا (یعنی ایک دن اول وقت پڑھیں اور دوسری دن آخر وقت بس یہی وقت ہی نماز کا) **مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَتَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ** جس شخص نے آفتاب ڈوبنے سے پہلے دو رکعتیں عصر کی پڑھ لیں تو عصر کی نماز اوس نے پائی **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَتَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ اَوْ رَكْعَةً مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ

ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے عصر کی دو رکعتیں پالیں آفتاب ڈوبنے سے پہلے یا ایک رکعت فجر کی پالی آفتاب نکلنے سے پہلے تو اوس نی پالیا عصر اور فجر کو **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ اَوْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ فَقَدْ اَدْرَكَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جس شخص نے ایک رکعت پالی عصر کی آفتاب ڈوبنے سے پہلے یا ایک رکعت پالی فجر کی آفتاب نکلنے سے پہلے تو اوس نے پالیا نماز کو **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَدْرَكَ اَحَدُكُمْ اَوَّلَ سَجْدَةٍ مِّنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ وَاِذَا اَدْرَكَ اَوَّلَ سَجْدَةٍ مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پالیوی تم مین سی کوئی پہلا سجدہ عصر کی نماز کا آفتاب ڈوبنے سے پہلے تو پورا کرلیوی اپنی نماز کو اور جب پالیوی پہلا سجدہ فجر کی نماز کا آفتاب نکلنے سی پہلے تو پورا کرلیوی اپنی نماز کو **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْعَصْرَ

ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جس شخص نے فجر کی نماز کی ایک رکعت پالی آفتاب نکلنے سی پہلے تو اوس نے فجر کی نماز پالی اور جس شخص نے عصر کی ایک رکعت پالی آفتاب ڈوبنے سی پہلے تو اوس نے عصر کی نماز

پلی **ف** یعنے وہ نماز ادا سکی ادا ہو گی نہ قضا ان حدیثون سے صاف معلوم ہو گیا کہ جس شخص نے نماز فجر کی شروع کی یا عصر کی اور ایک رکعت پڑہی تھی کہ آفتاب نکل آیا یا ڈوب گیا تو نماز اوسکی صحیح ہو گئے وہ پوری کرلیوے اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور علما کا اور امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک عصر مین بھی حکم ہے اور فجر کی نماز مین کہتے ہین کہ وہ باطل ہو جاوے گی مگر حدیث سے اوسپر کوئی دلیل نہین کہتے اور جو وجہ قیاسی بیان کرتے ہین وہ صریح حدیث کے مقابلے مین مقبول نہین ہو سکتی **عن** مُعَاذٍ اَنَّهٗ طَافَ مَعَ مُعَاذِ بْنِ عَفْرَآءَ فَلَمْ يُصَلِّ فَقُلْتُ اَلَا تُصَلِّيْ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ **ترجمہ** معاذ سے روایت ہے اُنہون نے طواف کیا معاذ بن عفراء کے ساتھ تو اُنہون نے نماز نہ پڑہی تب مین نے کہا تم نے نماز کیون نہین پڑہی معاذ نے کہا تم نے کیون نہین پڑہا معاذ بن عفراء نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عصر کے بعد کوئی نماز نہین ہے جبتک آفتاب ڈوب نہ جاوے اور فجر کے بعد کوئی نماز نہین ہے جبتک آفتاب نکل نہ آوے

اَوَّلُ وَقْتِ الْمَغْرِبِ مغرب کا اول وقت کیا ہے **عن** بُرَيْدَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ اَقِمْ مَعَنَا هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ وَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ عِنْدَ الْفَجْرِ فَصَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ اَمَرَهٗ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَمَرَهٗ حِيْنَ رَاَى الشَّمْسَ بَيْضَآءَ فَاَقَامَ الْعَصْرَ ثُمَّ اَمَرَهٗ حِيْنَ وَقَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَقَامَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَمَرَهٗ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ فَاَقَامَ الْعِشَآءَ ثُمَّ اَمَرَهٗ مِنَ الْغَدِ فَوَّرَ بِالْفَجْرِ ثُمَّ اَبْرَدَ بِالظُّهْرِ وَاَنْعَمَ اَنْ يُّبْرِدَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَآءُ وَاَخَّرَ هٗ فَوْقَ الَّذِيْ كَانَ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ اَنْ يَّغِيْبَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْعِشَآءَ حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَصَلّٰهَا ثُمَّ قَالَ اَيْنَ السَّآئِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ وَقْتُ صَلَاتِكُمْ فِيْمَا بَيْنَ رَاَيْتُمْ **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے ہر ایک نماز کا وقت پوچھا آپنے فرمایا دو دن تک ہمارے ساتھ نماز پڑہ (تجھ اول اور آخر ہر نماز کے وقت کا جیسی طرح معلوم ہو جاویگا) اور آپ نے حکم دیا بلال رض کو اُنہون نے تکبیر کہی فجر ہوتی ہی پھر نماز پڑہی آپ نے فجر کے بعد اوسکو حکم دیا اُنکو جب آفتاب ڈہل گیا ظہر کی نماز پڑہی پھر حکم دیا اوسکو اوقت تک کہ آفتاب سفید تھا اُسنے دیر نہ کی اور عصر کی نماز پڑہی حکم دیا اُنکو جب آفتاب ڈوب گیا اور شفق کے نماز پڑہی پھر حکم دیا اوسکو جب شفق ڈوب گئی اور عشا پڑہی پھر دوسرے دن حکم کیا اوسکو تو فجر روشنی مین پڑہی اور ظہر کو جی ٹہنڈا کر کے پڑہا اور بہت ٹہنڈا کر کے پڑہا یعنے عصر کی نماز پڑہی اور آفتاب اُس سے دیر کی پھر مغرب کی نماز پڑہی شفق ڈوبنے سے پہلے پھر حکم کیا تو اُنہون نے تکبیر کہی عشا کی جب تہائی رات گزر گئی اور صبح عشا کی نماز پڑہی بعد اوس کے فرمایا کہان ہے وہ شخص جو نماز کے وقت پوچھتا تہا دیکھو تمہارے لیئے یہ بیچ مین وقت ہے

تَعْجِيْلُ الْمَغْرِبِ مغرب کی نماز مین جلدی کرنا **عن** رَجُلٍ مِّنْ اَسْلَمَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انهم كانوا يصلون مع النبي صلى الله عليه وسلم المغرب ثم يرجعون الى اهاليهم الى اقصى المدينة ويبصرون مواقع سهامهم ترجمہ ایک شخص سے روایت ہی جو قبیلہ اسلم سی تہا اور صحابہ مین سی تہا رسول خدا صلے اسد علیہ وسلم کے کہ لوگ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کی ساتہ مغرب کی نماز پڑہ کر اپنے گہرون کو جاتے تہے شہر کے کنارے تیر مارتے تہی اور جہان تیر گرتا تہا اوسکو دیکہہ لیتے تہے ف یعنی اسقدر روشنی مین آپ مغرب کی نماز پڑہتے تہی - نووی نے کہا یہہ امر اجماعی ہے کہ مغرب کی نماز آفتاب ڈوبتی ہی پڑہنا چاہیے اور یہی افضل وقت ہی اور وہ جو بعض حدیثون مین شفق ڈوبنے تک مغرب کی تاخیر مذکور ہی تو بیان جواز کیواسطے ہی

تاخیر المغرب مغرب کی نماز مین دیر کرنا **عن** ابی بصرة الغفاري قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم العصر بالمخمص قال ان هذه الصلوة عرضت على من كان قبلكم فضيعوها ومن حافظ عليها كان له اجره مرتين ولا صلوة بعدها حتى يطلع الشاهد والشاهد المنجم ترجمہ ابوبصرہ غفاری سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑہی ہمارے ساتہ مخمص مین (ایک مقام کا نام ہے) پہر فرمایا کہ یہ نماز پیش کی گئی اگلے لوگون پر جو تم سے پہلے گزر گئے انہون نے اوسکو ضائع کیا (یعنی ادا نہ کر سکے) جو شخص محافظت کریگا اس نماز کی اوسکو دوہرا ثواب ملیگا اور کوئی نماز اس نماز کے بعد نہین ہی حتیکہ ستارہ نہ نکلے ف مراد وہ تارہ ہی جو غروب سے کچہ دیر بعد دکہلائی دیتا ہے بہت چمکتا ہوا یہ مقصود نہین ہی کہ سب تارے نکل آوین اسلیے کہ روایت کیا ابو داؤد نے ابو ایوب سی اور دارمی نے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول اسد صلعم نے میری اُمت ہمیشہ خیریت سی رہیگی یا فطرۃ پر رہیگی جبتک دیر نہ کریگی مغرب کی نماز مین یہانتک کہ گہن جاوین ستارے

آخر وقت المغرب مغرب کا اخیر وقت کیا ہی **عن** عبد الله بن عمرو (قال شعبة كان قتادة ينعته احيانا ولحيانا لا يرفعه) قال وقت صلوة الظهر ما لم يحضر العصر ووقت صلوة العصر ما لم تصفر الشمس ووقت المغرب ما لم يسقط ثور الشفق ووقت العشاء ما لم ينتصف الليل ووقت الصبح ما لم تطلع الشمس ترجمہ عبد اسد بن عمرو سی روایت ہی (شعبہ نے کہا کہ قتادہ نے کبھی اسحدیث کو مرفوع کیا (یعنی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کا فرمودہ بیان کیا) اور کبھی مرفوع نہین کیا) ظہر کی نماز کا وقت جبتک ہی کہ عصر کا وقت نہ آوے اور عصر کا وقت جبتک ہی کہ آفتاب زرد نہ ہو اور مغرب کا وقت جبتک ہی کہ شفق کے تیسری جانی نہ رہی اور عشا کا وقت جبتک ہی کہ آدہی رات نہ گزر جاوے اور فجر کا وقت جبتک ہی کہ آفتاب نہ نکلے **عن** ابی موسى قال اتى النبي صلى الله عليه وسلم سائل يسأله عن مواقيت الصلوة فلم يرد عليه شيئا فامر بلالا فاقام الفجر حين انشق الفجر والناس لا يكاد يعرف بعضهم بعضا ثم امره فاقام الظهر حين زالت الشمس والقائل يقول انتصف النهار وهو اعلم ثم امره فاقام بالعصر والشمس مرتفعة ثم امره فاقام بالمغرب حين غربت الشمس ثم امره فاقام بالعشاء حين غاب الشفق ثم امره فاقام بالفجر حين انصرف

وَالْقَائِلُ يَقُولُ طَلَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰى قَرِيْبٍ مِّنْ وَقْتِ الْعَصْرِ بِالْاَمْسِ ثُمَّ اَخَّرَ الْعَصْرَ حَتّٰى انْصَرَفَ وَالْقَائِلُ يَقُوْلُ اِحْمَرَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى كَانَ عِنْدَ سُقُوْطِ الشَّفَقِ ثُمَّ اَخَّرَ الْعِشَاءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ اَيْنَ الْوَقْتُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ ترجمہ ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص نماز کیوقت پوچھتا ہوا آیا آپنے کچھ جواب نہ دیا۔ اور حکم کیا بلال کو انہون نے تکبیر کہی فجر کی جب صبح صادق ہوئی پھر حکم کیا اون کو اونہون نے تکبیر کہی ظہر کی جب آفتاب ڈہل گیا اور کہنیوالا کہتا تہا ابہی دوپہر ہے لیکن آپ خوب جانتے ہے (کہ آفتاب ڈہل گیا ہی) پھر حکم کیا اونکو اونہون نے تکبیر کہی عصر کی اور آفتاب بلند تہا پھر حکم کیا اون کو اونہون نے تکبیر کہی مغرب کی جب آفتاب ڈوب گیا پھر حکم کیا اونکو اونہون نے تکبیر کہی عشا کی جب شفق غائب ہوگئی پھر حکم کیا اونکو دوسرے دن فجر کی نماز کا اور جب نماز سے فارغ ہوئے تو کہنیوالا کہتا تہا آفتاب نکل آیا (یعنی بہت دیر کر کی پڑہی) پھر دیر کے ظہر مین یہانتک کہ کل جسوقت عصر پڑہی تہی اوسکے قریب ہوگیا پھر دیر کی عصر مین یہانتک کہ جب عصر پڑہ چکے تو کہنیوالا کہتا تہا آفتاب سرخ ہوگیا پھر دیر کی مغرب مین یہانتک کہ شفق ڈوبنے کا وقت قریب آگیا پھر دیر کی عشا مین تہائی رات تک پھر فرمایا کہ نماز کا وقت ان دونون وقتون کے بیچ مین ہے **عن** بشیر بن سلام قال دخلت انا ومحمد بن علی علی جابر بن عبد اللہ الانصاری فحدثنا عن صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وذاک زمن الحجاج بن یوسف قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی الظہر حین زالت الشمس وکان الفیء قدر الشراک ثم صلی العصر حین کان الفیء قدر الشراک وظل الرجل ثم صلی المغرب حین غابت الشمس ثم صلی العشاء حین غاب الشفق ثم صلی الفجر حین طلع الفجر ثم صلی من الغد الظہر حین کان الظل طول الرجل ثم صلی العصر حین کان ظل الرجل مثلیہ قدر ما یسیر الراکب سیر الغنق الی ذی الحلیفۃ ثم صلی المغرب حین غابت الشمس ثم صلی العشاء الی ثلث اللیل او نصف اللیل شک زید ثم صلی الفجر فاسفر ثم ترجمہ بشیر بن سلام سے روایت ہے مین اور امام محمد باقر بن علی بن حسین جابر بن عبد اللہ انصاری پاس گئے اور اون سے کہا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز بیان کرو اور وہ زمانہ تہا حجاج بن یوسف (ظالم) کا جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور آپ نے ظہر کی نماز پڑہی جب آفتاب ڈہل گیا اور سایہ (اصلی) جوتی کے تسمے برابر تہا پھر نماز پڑہی عصر کی جب سایہ آدمی کا اوسکے برابر ہوگیا سوا اوسکے جو تسمے کے برابر تہا پھر نماز پڑہی مغرب کی جب آفتاب ڈوب گیا پھر نماز پڑہی عشا کی جب شفق ڈوب گئی پھر نماز پڑہی فجر کی جب صبح صادق نکلی پھر دوسرے دن ظہر کی نماز پڑہی جب سایہ آدمی کا اوس کے برابر ہوگیا (سایہ اصلی سمیت) پھر نماز پڑہی عصر کی جب سایہ آدمی کا اوسکے دوبرابر ہوگیا اتنا دن تہا کہ اگر آدمی مدینہ سے اونٹ پر سوار ہوکر متوسط چال سے چلے

تو شام تک ذوالحلیفہ پہونچ جاوی (ذوالحلیفہ مدینہ سے چھ میل ہے) پھر نماز پڑہی مغرب کی جب آفتاب ڈوب گیا پھر نماز پڑہی عشا کی تہائی رات کو یا آدہی رات کو شک ہے راوی کو پھر نماز پڑہی فجر کی روشنی مین **کراہیۃ النوم بعد صلوۃ المغرب** مغرب کی نماز پڑہ کر سو جانا (عشا سے پہلے) مکروہ ہے **عن** سیار بن سلامۃ قال دخلت علی ابی برزۃ فسالہ ابی کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی المکتوبۃ قال کان یصلی الہجیر التی تدعونہا الاولی حین تدحض الشمس وکان یصلی العصر حین یرجع احدنا الی رحلہ فی اقصی المدینۃ والشمس حیۃ ونسیت ما قال فی المغرب وکان یستحب ان یؤخر العشاء التی تدعونہا العتمۃ وکان یکرہ النوم قبلہا والحدیث بعدہا وکان ینفتل من صلوۃ الغداۃ حین یعرف الرجل جلیسہ وکان یقرأ بالستین الی المائۃ **ترجمہ** سیار بن سلامہ سے روایت ہے مین ابوبرزہ کے پاس گیا تو میرے باپ نے ان سے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نمازین کیونکر پڑہتے تہے انہون نے کہا ظہر کی نماز جسکو تم پہلی نماز کہتے ہو اوسوقت پڑہتے جب آفتاب ڈہل جاتا اور عصر اوسوقت پڑہتے کہ ہم مین سے کوئی اپنے مکان کو پہونچ جاتا اور وہ کنارے مدینہ کی عصر پڑہ کر اور آفتاب صاف اور بلند رہتا اور بہول گیا مین جو ابوبرزہ نے مغرب کے باب مین کہا اور آپ پسند کرتے تہے عشا مین دیر کرنا جسکو تم عتمہ کہتے ہو اور برا جانتے تہے عشا سے پہلے سو جانے کو اور عشا کی نماز کے بعد باتین کرنیکو اور صبح کی نماز آپ اوس وقت پڑہتے جبکہ جب ایک ہر شخص اپنے دوست کو پہچانتا تہا اور پڑہتے دسمین ساٹہ آیتون سے ستر آیتون تک **اول وقت العشاء** عشا کا اول وقت کیا ہے **عن** جابر بن عبد اللہ قال جاء جبرئیل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین زالت الشمس فقال قم یا محمد فصل الظہر حین مالت الشمس ثم مکث حتی اذا کان فیء الرجل مثلہ جاءہ فقال قم یا محمد فصل العصر ثم مکث حتی اذا غابت الشمس جاءہ فقال قم فصل المغرب فقام فصلاہا حین غابت الشمس سواء ثم مکث حتی اذا ذہب الشفق جاءہ فقال قم فصل العشاء فقام فصلاہا ثم جاءہ حین سطع الفجر او قال الصبح فقال قم یا محمد فصل فقام فصلی الصبح ثم جاءہ من الغد حین کان فیء الرجل مثلہ فقال قم یا محمد فصل فصلی الظہر ثم جاءہ حین کان فیء الرجل مثلیہ فقال قم یا محمد فصل فصلی العصر ثم جاءہ للمغرب حین غابت الشمس وقتا واحدا لم یزل عنہ فقال قم فصل فصلی المغرب ثم جاءہ للعشاء حین ذہب ثلث اللیل الاول فقال قم فصل فصلی العشاء ثم جاءہ حین اسفر جدا فقال قم فصل فصلی الصبح فقال ما بین ہذین وقت کلہ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے جب آفتاب ڈہل گیا اور کہا اوٹہو یہ محمد ظہر کی نماز پڑہو

جب آفتاب جھک گیا پھر ٹھہرے رہے جب سایہ ہر ایک آدمی کا اوسکے برابر ہو گیا تو جبرئیل آئے اور کہا اوٹھو اے محمدؐ عصر کی نماز پڑھو پھر آپ ٹھہرے رہے جب آفتاب ڈوب گیا تو جبرئیل آئے اور کہا اوٹھو اے محمد مغرب کی نماز پڑھو آپ اوٹھے اور مغرب کے نماز ادا کی جب آفتاب ڈوب گیا تھا پورا پھر آپ ٹھہرے رہے یہانتک کہ جب شفق ڈوب گئی تو جبرئیل آئے اور کہا اوٹھو اے محمدؐ نماز پڑھو عشا کی آپ کھڑے ہوئے اور عشا کی نماز پڑھی پھر جبرئیل جو ظہر کی (اندھیری منہ) آئے اور کہا اوٹھو اے محمد نماز پڑھو آپ کھڑے ہوئے اور صبح کی نماز ادا کی پھر دوسرے دن جبرئیل آئے جب سایہ آدمی کا اوسکے برابر ہو گیا اور کہا اوٹھو اے محمد نماز پڑھو آپ نے ظہر کی نماز پڑھی پھر جبرئیل اوسوقت آئے جب سایہ ہر چیز کا اوسکے دوبرابر ہو گیا اور کہا اوٹھو اے محمد نماز پڑھو آپ نے عصر کی نماز پڑھی پھر مغرب کے لیے جبرئیل اوسوقت آئے جب آفتاب ڈوب گیا اوسی وقت بیشک پہلے روز آئے تھے اور کہا اوٹھو اے محمد نماز پڑھو آپ نے مغرب کی نماز پڑھی پھر عشا کے لیے اوسوقت آئے جب ثلث رات کا گذر گیا اور کہا اوٹھو اے محمد نماز پڑھو پھر جبرئیل عشا اوسوقت آئے جب خوب روشنی ہو گئی اور کہا اوٹھو اے محمد نماز پڑھو پھر صبح کی نماز پڑھی پھر جبرئیل نے کہا اندھیرا اور اجالا کے بیچ میں نماز کا وقت ہے **باب تعجیل العشاء** عشا کی نماز جلدی پڑھنا

عن جابر بن عبد اللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الظھر بالھاجرۃ والعصر والشمس بیضاء نقیۃ والمغرب اذا وجبت الشمس والعشاء احیانا کان اذا راٰھم قد اجتمعوا عجل واذا راٰھم قد ابطؤا اخر ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کو پڑھتے تھے (یعنی آفتاب ڈھلتے ہی) اور عصر کی نماز اوسوقت پڑھتے تھے کہ آفتاب سفید اور صاف ہوتا اور مغرب کی نماز جب آفتاب ڈوب جاتا اور عشا کی جب دیکھتے کہ لوگ جمع ہو گئے تو جلدی پڑھ لیتے اور جب دیکھتے کہ لوگوں نے دیر کی تو آپ بھی دیر کرتے **باب** شفق ڈوبنے کا وقت

عن النعمان بن بشیر قال انا اعلم الناس بوقت ھذہ الصلوٰۃ صلوٰۃ العشاء الاٰخرۃ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلیھا لسقوط القمر لثالثۃ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے انہوں نے کہا میں سب لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں عشا کا وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کا اتنی وقت پڑھتے جتنے وقت تیسری رات کا چاند ڈوب جاتا ہے **ف** تیسری رات کا چاند دو گھنٹہ رات تک رہتا ہے پس اگر چہ بجے شام ہو تو بھی بجے پر گویا عشا کی نماز پڑھے

عن النعمان بن بشیر قال واللہ انی لاعلم الناس بوقت ھذہ الصلوٰۃ صلوٰۃ العشاء الاٰخرۃ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلیھا لسقوط القمر لثالثۃ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے انہوں نے کہا قسم خدا کی میں سب لوگوں سے زیادہ اس نماز کا وقت کو جانتا ہوں یعنی عشا کا وقت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نماز کو اوسوقت پڑھتے جب تیسری رات کا چاند ڈوبتا ہے **ما** **یستحب** من تاخیر العشاء عشا کی تاخیر مستحب ہے

عن سیار بن سلامۃ قال دخلت انا وابی علی ابی برزۃ الاسلمی فقال لہ ابی کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی المکتوبۃ قال کان یصلی الھجیر التی تدعونھا الاولی حین تدحض الشمس وکان یصلی العصر ثم یرجع

أحدنا إلى رحله في أقصى المدينة والشمس حية قال فنسيت ما قال في المغرب قال وكان يستحب أن تؤخر صلوة العشاء التي تدعون العتمة قال وكان يكره النوم قبلها والحديث بعدها وكان ينفتل من صلوة الغداة حين يعرف الرجل جليسه وكان يقرأ بالستين إلى المائة ترجمہ ستیار سلام سے روایت ہے میں اور باپ میرے دونو ابوبرزہ اسلمی پاس گئے میرے باپ نے اون سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نمازیں کیسی پڑھتے تھے انہون نے کہا دوپہر کی نماز جسکو تم پہلی نماز کہتے ہو وہ تو آفتاب ڈھلی پڑھتے تھے اور عصر کی نماز وہ وقت پڑھتے تھے کہ ہم میں سے کوئی شخص عصر پڑھ کر اپنے گھر کو شہر کے کنارے پہونچ جاتا اور آفتاب صاف اور بلند رہتا سیار نے کہا میں بھول گیا ابوبرزہ نے مغرب کی باب میں کیا کہا پھر سیار نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اچھا جانتے تھے عشا کی نماز میں پیچھے کرنا تمکو جسکو تم عتمہ کہتے ہو اور برا جانتے تھے عشا کی نماز سے پہلے سونے کو اور عشا کی نماز کے بعد باتیں کرنے کو اور صبح کی نماز آپ وہ وقت پڑھتے کہ آدمی اپنے جان پہچان کو پہچاننے لگتا اور ساٹھ آیتون سے ستر آیتون تک اوسمین پڑھتے **عن** ابن جریج قال قلت لعطاء أيّ حين أحب إليك أن أصلي العتمة إماما أو خلوا قال سمعت ابن عباس يقول أعتم رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة بالعتمة حتى رقد الناس واستيقظوا ورقدوا واستيقظوا فقام عمر فقال الصلوة الصلوة قال عطاء قال ابن عباس فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم كأني أنظر إليه الآن يقطر رأسه ماء واضعا يده على شق رأسه قال وأشار فاستثبت عطاء كيف وضع النبي صلى الله عليه وسلم يده على رأسه فأومأ إلي كما أشار ابن عباس فمد علي عطاء بين أصابعه يشير تبديدا ثم وضعها فانتهى طرف أصابعه إلى مقدم الرأس ثم ضمها يمر بها كذلك على الرأس حتى مست إبهاماه طرف الأذن مما يلي الوجه ثم على الصدغ وناحية الجبين لا يقصره ولا ينهش شيئا إلا كذلك ثم قال لولا أن أشق على أمتي لأمرتهم أن يصلوها هكذا ترجمہ ابن جریج سے روایت ہے میں نے عطا سے کہا تمہارے نزدیک کونسا وقت بہتر ہے عشا پڑھنے کا لیے خواہ میں امام ہو کر پڑھون یا اکیلا پڑھون عطا نے کہا میں نے ابن عباس سے سنا ہے وہ کہتے تھے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا کی نماز میں دیر کی یہانتک کہ لوگ سو گئے اور جاگے پھر سو گئے اور جاگے تو عمر بن خطاب کھڑے ہوئے اور کہنے لگے الصلوۃ الصلوۃ عطا نے کہا ابن عباس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ آواز سنکر) نکلے گویا میں ابھی دیکھ رہا ہون آپکو آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا اور ایک ہاتھ اپنا آپنے سر پر ایک طرف رکھے ہوئے تھے ابن جریج نے کہا میں نے عطا سے مضبوطی سے دریافت کیا عطا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیونکر ہاتھ اپنا اپنے سر پر رکھا تھا انہون نے بتلایا جیسے ابن عباس نے بتلایا تھا تو عطا نے اپنی انگلیون کو ذرا کھولکر سر پر رکھا پہانتک کہ کنارے انگلیون کے سر کے آگے آگئے پھر انگلیون کو ملا کر رکھا تھا کہ کنپٹی پر یہانتک کہ دونون انگوٹھے کان کے اوس کنارے پر آگئے جو منہ سے قریب ہے پھر کنپٹی پر اور پیشانی لیا دونون ہی جیسے مسلم کی روایت میں ہی گئے ایک کو لے پر لیگئے اور نہیں انہون نے

(دھلیو نکو) لیکن بالو نکوا دھلیو نسے پکڑا نہیں (یعنی صرف بالوں کو دبا کر پانی نکالدیا) بس ایسی ہی کیا (یعنی دھویا) پھر آپ نے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا اگر میری اُمت پر مشکل نہ گزرتا تو میں اونکو حکم کرتا اسی وقت نماز پڑھنے کا (یعنی عشا کی نماز اتنی رات گئی پڑھا کریں) **عَنِ** ابن عباس قال اخر النبی صلی اللہ علیہ وسلم العشاء ذات لیلۃ حتی ذھب من اللیل فقام عمر فقال الصلوٰۃ یا رسول اللہ رقد النساء والولدان فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والماء یقطر من رأسہ ویقول انہ الوقت ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات عشا کی نماز میں دیر کی یہانتک کہ رات کا ایک حصہ گزر گیا تب عمرؓ کھڑے ہوئے اور پکارا الصلوٰۃ یا رسول اللہ سو گئی بچے اور عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر نکلے اور پانی انکے سر سے ٹپک رہا تھا آپ نے فرمایا نہیں یہی وقت ہے نماز کا **عَنْ** جابر بن سمرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤخر العشاء الاخرۃ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیر کرتی تھے عشا کی نماز میں **عَنْ** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لولا ان اشق علی امتی لامرتھم بتاخیر العشاء والسواک عند کل صلوٰۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مشکل نہ گزرتا میری اُمت پر تو میں اونکو حکم کرتا عشا کی نماز میں دیر کرنیکا اور ہر نماز کے لیے مسواک کرنیکا **عَنْ** عائشۃ قال اعتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ بالعتمۃ فنادا عمر فقال نام النساء والصبیان فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال ما ینتظرھا غیرکم ولم یکن یصلی یومئذ الا بالمدینۃ ثم قال صلوھا فیما بین ان یغیب الشفق الی ثلث اللیل ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایکرات عشا کی نماز میں دیر کی تو عمرؓ نے آپ کو پکارا اور عرض کیا یا رسول اللہ بچے اور عورتیں سو گئے آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا اس نماز کا انتظار (روئے زمین پر) تمہارے سوا کوئی نہیں کرتا اون دنوں میں سوا مدینہ کے اور کہیں نماز نہیں ہوتی تھی (کیونکہ اسلام پھیلا نہیں تھا) پھر آپ نے فرمایا پڑھا کرو اس نماز کو شفق ڈوبنے سے تہائی رات تک **عَنْ** عائشۃ ام المؤمنین قالت اعتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ حتی ذھب عامۃ اللیل وحتی نام اھل المسجد ثم خرج فصلی وقال انہ لوقتھا لولا ان اشق علی امتی ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکرات عشا کی نماز میں دیر کی یہانتک کہ زیادہ رات گزر گئی اور مسجد کے لوگ سو رہے پھر آپ نکلے اور نماز پڑھی اور فرمایا کہ یہ نماز اپنے وقت پر ہے اگر میری اُمت پر مشقت نہ ہوتا (تو میں عشا کا یہی وقت مقرر کرتا) **عَنِ** ابن عمر قال کنا ذات لیلۃ ننتظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لصلوٰۃ العشاء الاخرۃ فخرج علینا حین ذھب ثلث اللیل او بعدہ فقال حین خرج انکم لتنتظرون صلوٰۃ ما ینتظرھا اھل دین غیرکم ولولا ان یثقل علی امتی لصلیت بھم

هٰذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ اَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاَقَامَ ثُمَّ صَلّٰى ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے ایک رات ہم شہر سے رہ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرتے تھے عشا کی نماز کے لیے آپ تشریف لائے جب تہائی رات گزر گئی یا زیادہ پھر آپ نے فرمایا تم لوگ جس نماز کا انتظار کرتے ہو تو اس کا انتظار کوئی مذہب والا نہیں کرتا سوا تمہارے اور اگر میری امت پر بار دشوار نہ گزرتا تو میں اپنے ساتھ اسی وقت یہ نماز پڑھا کرتا پھر بعد اسکے اپنی حکم دیا مؤذن کو اس نے تکبیر کہی آپ نے نماز پڑھائی **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ ثُمَّ لَمْ یَخْرُجْ اِلَیْنَا حَتّٰی ذَهَبَ شَطْرُ اللَّیْلِ فَخَرَجَ فَصَلّٰی بِهِمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوْا وَاَنْتُمْ لَمْ تَزَالُوْا فِیْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ وَلَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِیْفِ وَسَقَمُ السَّقِیْمِ لَاَمَرْتُ بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ اَنْ تُؤَخَّرَ اِلٰی شَطْرِ اللَّیْلِ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ہمارے ساتھ مغرب کی پھر اپنے نکلے یہانتک کہ آدھی رات گزر گئی اوسوقت آپ نکلے اور نماز پڑھائی اور فرمایا کہ لوگ نماز پڑھ چکے اور سو رہے اور تم کو نماز کا ثواب ملا کرتا ہی رہیگا گویا نماز ہی پڑھ رہی ہو جبتک نماز کا انتظار کرتے رہو اور اگر مجھکو ضعیف کے ضعف کا اور بیمار کی بیماری کا خیال نہ ہوتا تو میں حکم کرتا اس نماز کو آدھی رات کیوقت پڑھنے کا **عَنْ** حُمَیْدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ اَلَمْ یَکُنِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَافَ قَالَ نَعَمْ اَخَّرَ لَیْلَةً صَلٰوةَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ اِلٰی قَرِیْبٍ مِّنْ شَطْرِ اللَّیْلِ فَلَمَّا اَنْ صَلّٰی اَقْبَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیْنَا بِوَجْهِهٖ قَالَ اِنَّکُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِیْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوْهَا قَالَ اَنَسٌ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی وَبِیْصِ خَاتَمِهٖ فِیْ خِنْصَرِ عَلِیٍّ اِلٰی شَطْرِ اللَّیْلِ ترجمہ حمید سے روایت ہے انس بن مالک سے سوال ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی پہنی ہے انہوں نے کہا ہاں آپنے ایک رات عشا کی نماز میں دیر کی قریب آدھی رات کے پڑھی پھر جب نماز پڑھ چکے تو ہماری طرف منہ کیا اور فرمایا تم گویا نماز ہی میں ہو جبتک نماز کا انتظار کرتے رہو انس نے کہا گویا میں دیکھ رہا ہوں آپکی انگوٹھی کی چمک کو علی بن حجر کی روایت میں ہے کہ آپ نے عشا کی نماز میں دیر کی آدھی رات تک **اَلرُّخْصَةُ** فِیْ اَنْ یُّقَالَ لِلْعِشَاءِ الْعَتَمَةُ عشا کی نماز کو عتمہ کہنے کی اجازت **قوله** کنوار مغرب کے نماز کو عشا اور عشا کو عتمہ کہا کرتے تھے عتمہ کہتے میں تاریکی کو وہ لوگ اس نماز کو اندھیری اور تاریکی میں پڑھتے کیونکہ بعد شفق ڈوبنے کے اونٹنی جانوروں کا دودھ دہتی ایک حدیث میں ہے کہ آپنے منع کیا عشا کی نماز کو عتمہ کہنے سے کیونکہ یہ گنواروں کی اصطلاح ہے اور جاہلوں کی پس کیا ضرور ہے کہ اہل علم بھی انکی اصطلاح پر عمل کریں بلکہ عشا کی نماز کہیں جیسے اللہ اور رسول نے کہا ہے قرآن میں بعد صلوٰۃ العشا کلام اللہ میں اور جو جواب بعض حدیثوں میں اس نماز کو عتمہ کہا ہے اوسکی تاویل کئی طور پر کی ہے ایک تو یہ کہ یہ اطلاق نہی سے پہلے ہوگا دوسری یہ کہ نہی تنزیہی ہے پس جائز ہے اطلاق عتمہ کا عشا پر تیسری یہ کہ یہ اطلاق اون گنواروں کے بھاتی کی ہوگا جو عشا کو عتمہ کہتے تھے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَغْلِبَنَّکُمُ النَّاسُ عَلٰی اسْمِ صَلٰوتِکُمْ اَلَا وَاِنَّهُمْ یُعْتِمُوْنَ بِاِبِلِهِمْ فَلَا یَغْلِبَنَّکُمْ

التهجير لاستهموا اليه ولو يعلمون ما في العتمة والصبح لأتوهما ولو حبوا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ جانتے کیا کچھ ثواب ہے اذان دینے میں اور اول صفین کھڑے ہونے میں پھر نہ پاتے اذان دینا نہ ہو سکتا یا صف اول میں نہ ہو سکتا) بغیر قرعہ ڈالے (بوجہ ہجوم اور کثرت کے) تو ضرور قرعہ ڈالتے (یعنی اسقدر جھگڑا کرتے کہ اوسکا فیصلہ بغیر قرعے کے نہیں ہو سکتا اور جس کے نام پر قرعہ نکلتا وہ اذان دیتا اور اول صفین شریک ہوتا) اور اگر لوگ جانتے کہ ظہر (یا جمعہ) کے لیے سویرے جانیمیں جو کچھ ثواب ہے (یا ہر نماز کے اول وقت پڑھنے میں) تو جلدی کرتے اوسطرف اور اگر جانتے جو کچھ ثواب ہے عتمہ (یعنے عشا کی نماز) اور فجر کی نماز میں آنی کا البتہ آتے سرین گھسیٹتے ہوئے (یعنے اگر اپاہج بھی ہوتی چلنے کی طاقت نہ ہوتی تو چوتڑوں کے بھل آتے) **الکراھیۃ**

وقت عشا کی نماز کو عتمہ کہنا مکروہ ہے **عن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تغلبنكم الأعراب على اسم صلوتكم هذه فانهم يعتمون على الإبل وانها العشاء ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غالب آویں تم پر گنوار اس نماز کے نام میں (یعنے نسیانہ ہووے اس نماز کو عتمہ کہنے میں بھی اون کی پیروی کر کے عتمہ عتمہ کہنے لگو یہ نکرو بلکہ تم عشا کی نماز کہا کرو) وہ تو اونٹ پیر اکر دیتے ہیں اپنے اونٹوں پر (یعنے اونٹوں کو دودھ نہیں مصروف رہتے ہیں) اس نماز کا نام عشا ہے **عن** ابن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول على المنبر لا تغلبنكم الأعراب على اسم صلوتكم الا انها العشاء ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ منبر پر فرماتے تھے دیکھو غالب نہ آجاویں تم پر گنوار اس نماز کے نام میں اسکا نام عشا ہے **اول وقت الصبح** صبح کی نماز کا اول وقت کیا ہے **عن** جابر بن عبد الله قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الصبح حين سبين له الصبح ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز اوسوقت پڑھی جب معلوم ہو گیا آپ کو کہ صبح ہو گئی (یعنے روشنی صبح صادق کی دکھلائی دی) **عن** انس ان رجلا اتى النبي صلى الله عليه وسلم فسأله عن وقت الغداة فلما اصبحنا من الغد امر حين انشق الفجر ان تقام الصلوة فصلى بنا فلما كان من الغد اسفر ثم امر فاقيمت الصلوة فصلى بنا ثم قال اين السائل عن وقت الصلوة ما بين هذين وقت ترجمہ انس سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پاس آیا اور صبح کی نماز کا وقت پوچھا جب دوسرے دن صبح ہوئی تو آپ نے حکم کیا فجر کھلتی ہی نماز کا اور آپ نے نماز پڑھائی پھر دوسرے دن جب روشنی ہو گئی تو آپ نے حکم کیا نماز کا اور نماز پڑھائی بعد اوس کے فرمایا کہاں ہے وہ شخص جو نماز کا وقت پوچھتا تھا اندونوں وقتوں کے بیچمیں نماز کا وقت ہے **التغليس في الصبح** جب سفر نہ ہو تو صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھنا **عن** عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليصلي الصبح فتنصرف النساء متلففات بمروطهن ما يعرفن من الغلس ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی

نماز پڑھتی تھیں پھر عورتیں اپنی چادریں لپیٹ جاتیں تہیں (نماز پڑھ کر) پھر لوٹ جاتیں اندھیری سے **عَنْ عَائِشَةَ قَالَ كُنَّ** متعلقات
النِّسَاءُ يُصَلِّينَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ ثُمَّ يَرْجِعْنَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَا يُعْرَفُ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا مِنَ الْغَلَسِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتی تھیں صبح کی اپنی چادریں لپیٹی ہوئیں پھر لوٹ کر جاتیں تو انکو کوئی پہچانتا نہ تھا اندھیرے کے سبب سے **التَّغْلِيسِ فِي** السَّفَرِ سفر میں فجر کی نماز اندھیرے منہ پڑھنا **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ صَلَّيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِغَلَسٍ وَهُوَ قَرِيبٌ مِّنْهُمْ فَاَغَارَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ مَرَّتَيْنِ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز (یعنی جسدن خیبر پر حملہ کیا تھا) صبح کی نماز اندھیرے منہ پڑھی اور آپ قریب تھے خیبر والوں سے پھر حملہ کیا اون پر اور فرمایا اللہ بہت بڑا ہے خراب ہوگیا خیبر دوبارہ ہم جب اوترینگے کسی قوم کے میدان مین تو بری ہوگی صبح اون لوگون کی جو ڈرائے گئے (یعنی خراب اور تباہ ہونگے اور ہم فتح پاوینگے ایسا ہی ہوا اللہ تعالی نے خیبر فتح کرادیا اور تمام مال اسباب کافرونکا مسلمانون کو ہاتھ لگا اور کچھ کافر قتل کیے گئے کچھ جلاوطن ہوگئے کچھ وہین مسلمانون کی رعایا بنکر رہنے لگے)۔ **بَابٌ**
الْاِسْفَارِ فجر کی نماز روشنی مین پڑھنا **عَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْفِرُوا **بِالْفَجْرِ** ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روشن کرو فجر کی نماز کو **ف** امام طحاوی حنفی نے اسکے یہ معنی بیان کیے ہین کہ شروع کرو نماز فجر کی اندھیرے مین لیکن اوسمین قرأت اتنی کرو کہ نماز تمام ہوتے ہوتے روشنی ہوجاوے اور یہ وجہ اچھی ہے واسطے مطابقت کے اون حدیثونکے ساتھ جنمین فجر کی نماز اندھیرے مین پڑھنا منقول ہے **عَنْ** مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رِّجَالٍ مِّنْ قَوْمِهٖ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْفِرُوا **بِالصُّبْحِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ** ترجمہ محمود بن لبید اپنی قوم کے کئی انصاریون سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روشن کروگے تم فجر کی نماز کو اوتنا ہی ثواب زیادہ ہوگا **بَابُ** مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ جس شخص نے فجر کی ایک رکعت پائی کہ آفتاب نکل آیا اوسکا کیا حکم ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ سَجْدَةً مِّنَ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَهَا وَمَنْ اَدْرَكَ سَجْدَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَهَا ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے فجر کی نماز کا ایک سجدہ پالیا سورج نکلنے سے پہلے تو اوس نے پالیا فجر کی نماز کو اور جس شخص نے عصر کی نماز کا ایک سجدہ پالیا سورج ڈوبنے سے پہلے تو اوس نے پالیا عصر کی نماز کو **عَنْ** عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْفَجْرِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَهَا وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَهَا ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

نے فرمایا جس نے فجر کی ایک رکعت پائی آفتاب طلوع سے پہلے تو اوس نے فجر کی نماز پالی اور جس نے عصر کی ایک رکعت پائی سورج ڈوبنے سے پہلے تو اوس نے عصر کی نماز پالی **اٰخِرُ وَقْتِ** الصُّبْحِ صبح کا اخیر وقت کیا ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعَصْرَيْنِ صَلٰوتَيْكُمْ هَاتَيْنِ وَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعِشَاءَ اِذَا غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ عَلٰى اِثْرِهٖ وَيُصَلِّي الصُّبْحَ اِلٰى اَنْ يَنْفَسِحَ الْبَصَرُ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز اوس وقت پڑھتے تھے جب آفتاب ڈھل جاتا اور عصر کی نماز تمہارے ظہر اور عصر کے بیچمیں پڑھتے تھے (یعنے عصر تم سے پہلے پڑھتے تھے) اور مغرب آفتاب ڈوبتے ہی پڑھتے تھے اور عشا جب شفق ڈوب جاتی تو پڑھتے اور فجر کی نماز یہانتک پڑھتے کہ نگاہ پھیلجاتی (یعنے روشنی ہوجاتی اور سب چیزیں دکھلائی دینے لگتیں) **مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً** مِّنَ الصَّلٰوةِ جس نے ایک رکعت کسی نماز کی پالی **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے نماز کی ایک رکعت پالی تو اوس نے وہ نماز پالی **ف** اس حدیث سے کئی مسائل نکلتے ہین۔ ایک یہ کہ جس نے نماز کا وقت ایک رکعت کے موافق پالیا جیسے حائضہ پاک ہوگئی یا لڑکا بالغ ہوگیا یا دیوانہ ہوش میا ہوگیا تو وہ نماز اوسکو ادا کرنا لازم ہوگئی دوسری یہ کہ جسنے ایک رکعت وقت کے اندر پڑھ لی پھر وقت گزر گیا جیسے فجر کی ایک رکعت پڑھ چکا تھا کہ آفتاب نکل آیا یا عصر کی ایک رکعت پڑھ چکا تھا کہ آفتاب ڈوب گیا تو وہ اپنی نماز پوری کرلیوے اور نماز اوسکی ادا ہوئی نہ قضا تیسری یہ کہ جو شخص امام کو سجدہ کی رکعت پالیوے تو اوس نے جماعت کا ثواب پالیا) **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ اَدْرَكَهَا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ایک رکعت کسی نماز کی پالی تو اوس نے وہ نماز پالی **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے نماز کی ایک رکعت پائی اوس نے وہ نماز پالی **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَهَا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے نماز کی ایک رکعت پائی اوس نے نماز پالی **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُهٗ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے جمعے کی یا اور کسی نماز کی ایک رکعت پائی تو اوسکی نماز پوری ہوگئی (یعنے وہ نماز اوسکو ملگئی اب اگر ایک جمعہ کی ایک رکعت پائی تو گویا جمعہ ملگیا ایک رکعت **عَنْ** سَالِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنْ صَلٰوةٍ مِّنَ الصَّلَوَاتِ فَقَدْ اَدْرَكَهَا اِلَّا اَنَّهٗ يَقْضِيْ مَا فَاتَهٗ **ترجمہ** سالم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے

مِنَ الصَّلٰوةِ

ایکرکعت پڑھی کسی نماز کی تو وہ سب نے وہ نماز پڑھی مگر جسقدر جاتی رہی وسکو ادا کرلے **السَّاعَاتِ الَّتِي** وہی **عَنِ الصَّلٰوةِ فِيهَا** جن اوقات مین نماز پڑھنا منع ہی اونکا بیان **عَنْ** عبداللہ **الصُّنَابِحِيِّ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ تَطْلُعُ وَمَعَهَا قَرْنُ الشَّيْطَانِ فَاِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَهَا فَاِذَا اسْتَوَتْ قَارَنَهَا فَاِذَا زَالَتْ فَارَقَهَا فَاِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوْبِ قَارَنَهَا فَاِذَا غَرَبَتْ فَارَقَهَا وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ تِلْكَ السَّاعَاتِ **ترجمہ** عبداللہ صنابحی ہی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آفتاب نکلتا ہے اور اوس کے ساتھ شیطان کی چوٹیان ہوتی ہین (یعنی شیطان اپنا سر اوسپر رکھدیتا ہی چوٹیان اوسکی) آفتاب کے دونون طرف ہوتی ہین غرض اوسکی یہ ہوتی ہے کہ جو لوگ آفتاب کو پوجین اونکا پوجنا اور سجدہ میرے لیے ہو پھر جب آفتاب بلند ہوجاتا ہی تو شیطان الگ ہوجاتا ہی پھر جب سیدھا ہوتا ہی دوپھر کو تو شیطان اوسکے نزدیک ہوجاتا ہی پھر جب ڈھلجاتا ہے تو الگ ہوجاتا ہے پھر جب ڈوبنے لگتا ہی تو اوسکے نزدیک ہوجاتا ہی پھر جب ڈوب جاتا ہے تو الگ ہوجاتا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان وقتون مین نماز پڑھنے سے **ف** یعنی طلوع اور غروب اور دوپھر کو اب یہ ممانعت عام ہے ہر ایک نماز کی یعنی فرض ہو یا نفل بشرطیکہ وہ فرض نہ ہو جسکا وقت جاتا ہو تو بالاتفاق درست ہی یہ امام ابوحنیفہ کا قول ہی اور شافعی اور ایک طائفہ علما کا یہ قول ہی کہ ان سب وقتون مین نماز پڑھنا جائز ہی بلا کراہت کے اور امام احمد کے نزدیک طلوع کا دوگانہ ادا کرنا جائز ہی بسبب حدیث جبیر بن مطعم کے جو آگے آتی ہی **عَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ يَقُوْلُ ثَلٰثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا اَنْ نُصَلِّيَ فِيْهِنَّ اَوْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ وَحِيْنَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ **ترجمہ** عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو منع کرتے تھے تین وقتون مین نماز پڑھنے سے یا جنازہ دفن کرنے سے **ف** بعضون نے کہا ہی کہ مراد دفن کے نہی سے نماز جنازہ ہے ورنہ دفن ہر وقت جائز ہی اور **نووی** نے کہا یہ تاویل بھی ضعیف ہی اسلیے کہ نماز جنازہ ان اوقات مین جائز ہے بلا کراہت بالاجماع پس ٹھیک یہ ہی کہ مضمون ممانعت ہی دفن سے ان اوقات مین جب قصد ان اوقات کا انتظار کیا جاوی لیکن اگر بغیر قصد کے اتفاقی یہ اوقات آجاوین تو دفن مین کوئی کراہت نہین ہی مین کہتا ہون کہ حنفیہ کے نزدیک نماز جنازہ بھی ان اوقات مین مکروہ ہے جب قصد ہو پس وہ سے اجماع کا سلم نہین ہوسکتا **ف** یعنی جب تک آفتاب نکل کر بلند ہوجاوے اور دوسرے حیوٹ ٹھیک پھر ہو یہانتک کہ آفتاب ڈھل جاوے تیسرے حیوٹ آفتاب چمک جاوے اور ڈوبنے کو یہانتک کہ ڈوب جاوے **اَلنَّهْيُ** عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ نماز **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نماز پڑھنے سے عصر کے بعد یہانتک کہ آفتاب ڈوب جاوے اور فجر کے بعد یہانتک کہ آفتاب نکل آوے **عَنِ** ابْنِ حُبَابٍ قَالَ سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ

وَكَانَ مَنْزِلُهُمْ إِلَى أَنْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی اصحاب سے سنا اور میں عمر رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ جانتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ نے منع کیا نماز پڑھنے سے بعد فجر کے یہاں تک کہ آفتاب نکل آوے اور بعد عصر کے یہاں تک کہ آفتاب ڈوب جاوے **بَابُ** النَّهْيِ عَنِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ آفتاب نکلتے نماز پڑھنے کی ممانعت **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَحَرَّى أَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيَ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی قصد نماز نہ پڑھے جب آفتاب نکلتا ہو یا ڈوبتا ہو **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُصَلِّيَ مَعَ طُلُوعِ الشَّمْسِ أَوْ غُرُوبِهَا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نماز پڑھنے سے آفتاب نکلتے یا ڈوبتے **اَلنَّهْيُ عَنِ الصَّلٰوةِ** نِصْفَ النَّهَارِ ٹھیک دوپہر کو نماز پڑھنے کی ممانعت **عَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ يَقُولُ ثَلٰثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ حَتّٰى تَمِيلَ وَحِينَ تَضَيَّفُ لِلْغُرُوبِ حَتّٰى تَغْرُبَ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے تین وقتوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو منع کرتے تھے نماز پڑھنے سے یا مردوں کو دفنانے سے ایک تو جب آفتاب نکلے یہاں تک کہ بلند ہو جاوے دوسری جب ٹھیک دوپہر کی ہو یہاں تک کہ ڈھل جاوے تیسرے جب ڈوبنے کو ہو یہاں تک کہ ڈوب جاوے **اَلنَّهْيُ عَنِ الصَّلٰوةِ** بَعْدَ الْعَصْرِ عصر کے بعد نماز پڑھنے کی ممانعت **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى الطُّلُوعِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى الْغُرُوبِ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے بعد صبح کے آفتاب نکلنے تک اور نماز سے بعد عصر کے آفتاب ڈوبنے تک **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَبْزُغَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے فجر کے بعد نماز نہیں ہے جبتک آفتاب نکلے اور عصر کے بعد نماز نہیں ہے جبتک آفتاب ڈوبے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نماز سے بعد عصر کے **عَنْ** عَائِشَةَ نَعَمْ قَالَتْ أَوَهِمَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَحَرَّوْا بِصَلٰوتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ ترجمہ حضرت ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے وہم ہو گیا حضرت عمر کو (کہ منع کرنے لگے عصر کے بعد دو رکعت پڑھنے سے) حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اس سے کہ قصد اتم اپنی نماز کو آفتاب نکلنے یا ڈوبنے

نہ پڑھو کیونکہ وہ نکلتا ہے شیطان کے دو سینگوں میں **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا طلع حاجب الشمس فاخروا الصلوٰۃ حتی ترتفع واذا غاب حاجب الشمس فاخروا الصلوٰۃ حتی تغرب

ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت نکل آوے کنارہ آفتاب کا تو دیر کرو نماز پڑھنے میں یہانتک کہ بلند اور روشن ہو جاوے اور جب ڈوب جاوے کنارہ آفتاب کا تو دیر کرو نماز میں یہانتک کہ بالکل ڈوب جاوے

عن عمرو بن عبسۃ یقول قلت یا رسول اللہ ھل من ساعۃ اقرب من الاخری او ھل من ساعۃ یبتغی ذکرھا قال نعم ان اقرب ما یکون الرب عزوجل من العبد جوف اللیل الاخر فان استطعت ان تکون ممن یذکر اللہ عزوجل فی تلک الساعۃ فکن فان الصلوٰۃ محضورۃ مشھودۃ حتی الطلوع الشمس فانھا تطلع بین قرنی شیطان وھی ساعۃ صلوٰۃ الکفار فدع الصلوٰۃ حتی ترتفع قید رمح ویذھب شعاعھا ثم الصلوٰۃ محضورۃ مشھودۃ حتی تعتدل الشمس اعتدال الرمح بنصف النھار فانھا ساعۃ تفتح فیھا ابواب جھنم وتسجر فدع الصلوٰۃ حتی یفیئ الفیٔ ثم الصلوٰۃ محضورۃ مشھودۃ حتی تغیب الشمس فانھا تغیب بین قرنی شیطان وھی صلوٰۃ الکفار

ترجمہ عمرو بن عبسہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا کوئی وقت ایسا ہی ہیں اللہ سے نزدیکی زیادہ ہو یا اوس وقت میں اللہ کی یاد کیجاوے آپ نے فرمایا ہاں ان سب وقتوں سے زیادہ بندہ اللہ کے نزدیک ہوتا ہے پچھلی رات کو کیونکہ اوسوقت پروردگار عالم جلشانہ اوترتا ہے پہلے آسمان پر پس اگر تجھ سے ہو سکے کہ تو اللہ کی یاد کرنیوالوں میں سے ہو اوسوقت میں تو ہو جا کیونکہ اوسوقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں نماز میں رحمت (امید ہے کہ وہ جلدی قبول ہو) آفتاب نکلنے تک اسلیے کہ آفتاب نکلتا ہے شیطان کی دو چوٹیوں کے بیچ میں اور یہ وقت ہے کافروں کی نماز کا تو اوسوقت (جب آفتاب نکل رہا ہو) نماز نہ پڑھ یہانتک کہ ایک نیزہ کے برابر بلند ہو جاوے اور اوسکی شعاع جاتی رہے پھر فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور شریک رہتے ہیں نماز میں یہانتک کہ آفتاب سیدھا ہو جاتا ہے دوپہر کو (یعنی کسی طرف اوسکا سایہ نہیں پڑتا) جیسے نیزہ سیدھا ہو جاتا ہے اوسوقت جہنم کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور وہ پہر نکالا جاتا ہے تو اوسوقت نماز نہ چھوڑ دے یہانتک کہ سایہ پڑنے لگے (آفتاب کے ڈھل جانے سے) پھر نماز میں فرشتے حاضر اور شریک رہتے ہیں آفتاب ڈوبنے تک کیونکہ وہ ڈوبتا ہے شیطان کے دو چوٹیوں کے بیچ میں اور یہ وقت کافروں کی نماز کا ہے **الرخصۃ** فی الصلوٰۃ بعد العصر عصر کے بعد نماز

عن علی قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صلوٰۃ بعد العصر الا ان تکون الشمس بیضاء نقیۃ ثم تقعۃ

ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد نماز پڑھنے سے مگر جب آفتاب سفید صاف اور اونچا ہو **عن** عائشۃ ما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرکعتین بعد العصر عندی قط

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی پیچھے دو رکعتیں جو میرے پاس آکر پڑھا کرتے تھے کبھی نہیں چھوڑیں **عن** عائشۃ قالت ما دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد العصر الا

صَلَّاهُمَا ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عصر کے بعد میرے پاس آئے تو دو رکعتیں پڑھیں عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ عِنْدِي بَعْدَ الْعَصْرِ صَلَّاهُمَا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عصر کے بعد میرے یہاں ہوتے تو دو رکعتیں پڑھتے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّوْتَانِ مَا تَرَكَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي سِرًّا وَلَا عَلَانِيَةً رَكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَرَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ ترجمہ حضرت عائشہ نے کہا دو نمازوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ناغہ نہیں کیا میرے گھر میں چھپ اور کھلے دو رکعتیں فجر سے پہلے اور دو رکعتیں عصر کے بعد عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَتْ إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّيهِمَا قَبْلَ الْعَصْرِ ثُمَّ إِنَّهُ شُغِلَ عَنْهُمَا أَوْ نَسِيَهُمَا فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَثْبَتَهَا ترجمہ ابوسلمہ سے روایت ہے انہوں نے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان دو رکعتوں کو جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد پڑھا کرتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا آپ ان دو رکعتوں کو عصر سے پہلے پڑھا کرتے تھے ایکبار ایکبار کچھ کام ہو گیا یا بھول گئے تو ان دو رکعتوں کو عصر کے بعد پڑھ لیا اور آپ جب کوئی نماز پڑھتے تو مضبوطی سے پڑھتے (یعنی ہمیشہ اسکو پڑھا کرتے) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي بَيْتِهَا بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ مَرَّةً وَاحِدَةً وَأَنَّهَا ذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ هُمَا رَكْعَتَانِ كُنْتُ أُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الظُّهْرِ فَشُغِلْتُ عَنْهُمَا حَتَّى صَلَّيْتُ الْعَصْرَ ترجمہ ام المؤمنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے گھر میں عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں انہوں نے آپ سے ذکر کیا (کہ یہ رکعتیں خلاف معمول آپنے کیسی پڑھیں) آپنے فرمایا یہ وہ دو رکعتیں ہیں جنکو ظہر کے بعد میں پڑھتا تھا آج میں انکو پڑھ نہ سکا یہانتک کہ عصر پڑھ لی (تو میں نے عصر کے بعد انہیں رکعتوں کو پڑھ لیا) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شُغِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ ترجمہ ام سلمہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کام ہو گیا آپ عصر کے پہلے دو رکعتیں پڑھ نہ سکے تو آپ نے عصر کے بعد پڑھ لیں **الرُّخْصَةُ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ** آفتاب ڈوبنے سے پہلے نماز پڑھنے کی اجازت عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَوْ سُئِلَ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَقَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يُصَلِّيهِمَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ مَا هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَاضْطَرَّ الْحَدِيثُ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ فَشُغِلَ عَنْهُمَا فَرَكِعَهُمَا حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ فَلَمْ أَرَهُ يُصَلِّيهِمَا قَبْلَ وَلَا بَعْدُ ترجمہ عمران بن حدیر سے روایت ہے میں نے لاحق سے پوچھا ان دو رکعتوں کو جو پڑھی جاتی ہیں آفتاب ڈوبنے سے پہلے انہوں نے کہا عبداللہ بن زبیر ان کو پڑھا کرتے تھے تو معاویہ نے ان سے کہلا بھیجا یہ دو رکعتیں کیسی آفتاب ڈوبنے کی وقت (یعنی تم کیوں پڑھتے ہو) انہوں نے ام سلمہ رضہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتی تھے

ایک مسافر کو کام ہو گیا تو آپ نے آفتاب ڈوبے اور مغرب پڑھنے میں اتنی دیر کی کہ ستارے نکل آئے پھر اس سے پہلے **الرخصة** نماز پڑھنا

الصلوٰة قبل المغرب مغرب سے پہلے نماز پڑھنا **عن** ابی الخیر ان ابا تمیم الجیشانی قام لیرکع رکعتین قبل المغرب فقلت لعقبة بن عامر انظر الی هذا ای صلوٰة یصلی فالتفت الیه فقال لهذین صلوٰة کنا نصلیها علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم ترجمہ ابوالخیر سے روایت ہے ابوتمیم جیشانی کھڑے ہوئے مغرب سے پہلے دو رکعت (نفل) پڑھنے کو میں نے عقبہ بن عامر سے کہا دیکھو یہ کونسی نماز پڑھتے ہیں انہوں نے دیکھا تو انہوں نے کہا یہ وہ نماز ہے جسکو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پڑھا کرتے تھے **الصلوٰة بعد** طلوع الفجر بعد فجر ہو جانیکے نماز پڑھنا **عن** حفصة انها قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا طلع الفجر لا یصلی الا رکعتین خفیفتین ترجمہ ام المومنین حفصہ رض سے روایت ہے جب فجر ہو جاتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز نہیں پڑھتے تھے مگر دو رکعتیں ہلکی ہلکی (یعنے فجر کی سنتیں) پڑھتے تھے اور کوئی نفل نہیں پڑھتے تھے **اباحة** الصلوٰة الی ان یصلی الصبح بعد فجر ہو جانے کے نماز پڑھنا (یعنے نفل) فرض پڑھنے تک **عن** عمرو بن عبسة قال اتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت یا رسول الله من اسلک معک قال حر و عبد قلت هل من ساعة اقرب الی الله عز وجل من اخری قال نعم جوف اللیل الاخر فصل ما بدا لک حتی تصلی الصبح ثم انته حتی تطلع الشمس وما دامت وقال ایوب فما دامت کانها جفنة حتی تنتشر ثم صل ما بدا لک حتی یقوم العمود علی ظله ثم انته حتی تزول الشمس فان جهنم تسجر یومئذ فان اقبل الفیء فصل ما بدا لک حتی تصلی العصر ثم انته حتی تغرب الشمس فانها تغرب بین قرنی شیطان ویطلع بین قرنی شیطان ترجمہ عمرو بن عبسہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلعم اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا آپ کے ساتھ کون کون لوگ اسلام لائے آپنے فرمایا ایک آزاد شخص (یعنے ابوبکر صدیق رض) اور ایک غلام (یعنے بلال رض) میں نے عرض کیا کیا کوئی گھڑی ایسی ہے جسمیں دوسری وقتوں سے زیادہ اللہ کا قرب ہو آپنے فرمایا ہاں رات کا آخیر حصہ اسوقت جتنی مناسب سمجھو نفل نماز پڑھ فجر کی نماز تک پھر ٹھہر جا یہانتک کہ آفتاب نکلے اور ڈھال کیطرح رہے (یعنے اوسکی روشنی پھیلے) یہانتک کہ پھیل جاوے پھر جتنی تجھ سے ہو سکیں نفل پڑھ یہانتک کہ ستون اپنے سایے پر کھڑا ہو (یعنے اوسکا سایہ نہ پڑے ادھر نہ ادھر) تب تک دوپہر کو بعض ملکوں میں بلکہ کہے میں ایسا ہو جاتا ہے) پھر ٹھہر جا یہانتک کہ آفتاب ڈھل جاوے کیونکہ جہنم سلگایا جاتا ہی دوپہر کو پھر نماز پڑھ (نفل) عصر کی نماز تک پھر ٹھہر جا یہانتک کہ آفتاب ڈوب جاوے کیونکہ وہ ڈوبتا ہے شیطان کے دو چوٹیوں میں اور نکلتا ہے شیطان کی دو چوٹیوں میں **اباحة** الصلوٰة فی الساعات کلها بعد کے میں ہر وقت نماز کا درست ہونا (خواہ دوپہر ہو یا آفتاب نکلتا ہو یا ڈوبتا ہو) **عن** جبیر بن مطعم ان النبی صلی الله علیه وسلم قال یا بنی عبد مناف لا تمنعوا احدا طاف بهذا البیت وصلی ای ساعة شاء من

لیل او نہار ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اولاد عبد مناف کسی سے منع نہ کرو کسی رات کو طواف کرنے اور نماز پڑھنے سے جس وقت چاہے رات یا دن کو ف یہی حدیث ہے مستدلال کیا ہے امام شافعی رح نے اس کا جائز ہونے پر ہر وقت میں خواہ طلوع کا وقت ہو یا غروب کا یا دوپہر کا **اَلْوَقْتُ الَّذِیْ یُجْمَعُ فِیْہِ الْمُسَافِرُ بَیْنَ الظُّہْرِ وَ** **الْعَصْرِ** سافر ظہر اور عصر کو کس وقت جمع کرے ف امام شافعی اور اکثر علما کے نزدیک ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا میں جمع کرنا جائز ہے دور دراز سفر میں اور مختصر سفر میں اس کے دو قول ہیں اور دور دراز سفر کی مقدار اڑتالیس میل ہے یعنی چوبیس کوس جس کی مسافت دو منزلیں ہوتی ہیں اور افضل یہ ہے کہ اگر منزل میں اترا ہو تو ظہر کو وقت عصر ہی پڑھ لیوے اور جو چل رہا ہو تو ظہر میں دیر کرے اور عصر کو وقت دونوں کو پڑھ لیوے اور جائز ہے جمع کرنا بارش کی حالت میں ظہر عصر اور مغرب عشا میں لیکن امام مالک کے نزدیک فقط مغرب اور عشا میں جمع درست ہے کیونکہ بارش میں تکلیف ہوتی ہے عشا اور مغرب علحدہ علحدہ پڑھنے میں نہ ظہر اور عصر علحدہ علحدہ پڑھنے میں اور بیمار کو (یعنی بیمار کو) جمع کرنا شافعی اور اکثر علما کے نزدیک درست نہیں اور امام احمد اور ایک جماعت شافعیہ کے نزدیک درست ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک جمع بالکل درست نہیں ہے سفر میں نہ بارش میں نہ بیماری میں مگر مزدلفہ میں اور عرفات میں جو دونوں میں اور حدیث صحیحہ حجت ہیں اوپر جن کے جائز ہونا جمع کا ہر سفر میں معلوم ہوتا ہے اور ایک جماعت اہل حدیث کے نزدیک جائز ہے جمع کرنا حضر میں بھی کسی حاجت دینی یا دنیوی کے لیے بشرطیکہ عادت نہ کرلیوے فقط

عَنْ انس بن مالک قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَاِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سفر میں) جب کوچ کرتی آفتاب ڈھلنے سے پہلے تو دیر کرتے ظہر کی نماز میں عصر کے وقت تک پھر اترتے اور دونوں نماز کو ملا کر پڑھ لیتے اگر آفتاب کوچ کرنے سے پہلی ہی ڈھل جاتا تو ظہر پڑھ لیتے پھر سوار ہوتے **عَنْ** معاذ بن جبل اَنَّهُمْ خَرَجُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ تَبُوْكَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَاَخَّرَ الظُّهْرَ يَوْمًا ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہ نکلے جس سال تبوک کی لڑائی ہوئی تو آپ جمع کرتے تھے ظہر عصر اور مغرب عشا کو ایک وقت میں پھر ایک دن آپ نے ظہر کی نماز میں دیر کی پھر نکلے تو ظہر اور عصر ملا کر پڑھی پھر اندر گئے پھر نکلے تو مغرب اور عشا ملا کر پڑھی **بَيَانُ ذٰلِكَ** **عَنْ كَثِيْرِ** جمع کرنے کا بیان بن فارند قَالَ سَاَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ صَلٰوةِ النَّبِيِّ فِي السَّفَرِ وَسَاَلْنَاهُ هَلْ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ شَيْءٍ مِّنْ صَلٰوتِهِ فِي سَفَرِهِ فَذَكَرَ اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ اَبِيْ عُبَيْدٍ كَانَتْ شَكَتْهُ فَكَتَبَتْ اِلَيْهِ وَهُوَ بِمَكَّةَ اَنِّيْ فِيْ اٰخِرِ يَوْمٍ مِّنْ اَيَّامِ الدُّنْيَا وَاَوَّلِ يَوْمٍ مِّنَ الْاٰخِرَةِ فَرَكِبَ فَاَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى اِذَا حَانَتْ صَلٰوةُ الظُّهْرِ قَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ اَلصَّلٰوةَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَلَمْ يُلْتَفِتْ حَتّٰى اِذَا كَانَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ نَزَلَ فَقَالَ اَقِمْ وَاِذَا سَلَّمْتُ فَاَقِمْ فَصَلّٰى ثُمَّ رَكِبَ

ف یہ حدیث ظاہر ہے کہ سفر میں جمع کرنا بغیر خوف و بارش کے بھی جائز ہے اور ایک جماعت اہل حدیث کا مذہب یہی ہے

حَتّٰى إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ كَفِعْلِكَ فِي صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ثُمَّ سَارَ حَتّٰى إِذَا اشْتَبَكَتِ النُّجُومُ نَزَلَ ثُمَّ قَالَ لِلْمُؤَذِّنِ أَقِمْ فَإِذَا سَلَّمْتُ فَأَقِمْ فَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْأَمْرُ الَّذِي يَخَافُ فَوْتَهُ فَلْيَصْنَعْ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ

ترجمہ کثیر بن قاوند سے روایت ہے مین نے سالم بن عبد اللہ بن عمر سے پوچھا اوسکے باپ کی نماز کا حال اور یہ پوچھا کہ وہ کبھی جمع کرتے تھے نماز دو نمازون کو سفر مین انہون نے کہا کہ صفیہ بنت ابی عبید میرے باپ (عبد اللہ بن عمر) کو نکاح مین تھین انہون نے بھیجا میرے باپ کو اور وہ اپنی کھیتی مین تھی کہ مین دنیا کی خیر روز مین ہون اور آخرت کی پہلے روز مین ہون (یعنی قریب موت کے ہو رہی ہون) یہ دیکھکر عبد اللہ بن عمر سوار ہوئے اور جلدی چلے جب ظہر کا وقت آیا تو مؤذن نے اون سے کہا الصلوۃ (یعنی نماز کا وقت آگیا) اونہون نے کچھ خیال نہین کیا جب وہ وقت اگیا جو ظہر اور عصر کے درمیان مین ہوتا ہے (یعنے ظہر کا آخر وقت جسکے بعد عصر کا وقت شروع ہوتا ہے) تو اتری اور مؤذن سے کہا تکبیر کہہ (ظہر کی) پھر جب مین سلام پھیرون تو تکبیر کہہ (عصر کی) پھر دونون نمازین پڑھین جب آفتاب ڈوب گیا تو مؤذن نے کہا الصلوۃ انہون نے کہا ایسا ہی کر جیسے ظہر اور عصر مین کیا ہے اور چلے گئے جب تارے گھر گئے تو اوترے اور مؤذن سے کہا تکبیر کہہ (مغرب کی) پھر جب مین سلام پھیرون تو تکبیر کہہ (عشا کی) پھر دونون نمازین پڑھین اور فرغت پاکر ہماری طرف منہ کیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم مین سے کسی کو ایسا کام درپیش ہو جسکی بجا آوری کا خوف ہو تو اسطرح نماز پڑھے **الوقت** الذی یجمع وقتہ المقیم موقت یعنی مقیم بھی جمع کر سکتا ہے اور کا بیان **عن** ابن عباس قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ ثمانیا جمیعا وسبعا جمیعا اخر الظہر وعجل العصر واخر المغرب وعجل العشاء

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی مدینے مین آٹھ رکعتین (ظہر اور عصر کی) ملا کر دیر کی آپ نے ظہر مین اور جلدی کی عصر مین اور سات رکعتین (مغرب اور عشا کی) ملا کر دیر کی آپ نے مغرب مین اور جلدی کی عشا مین **ف** صحیح مسلم مین ہے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملا کر پڑھا ظہر اور عصر کو مدینے مین بغیر خوف اور سفر کے اور ایک روایت مین ہے کہ بغیر خوف اور بارش کے سعید بن جبیر نے ابن عباس سے اسکی وجہ پوچھی (یعنی ان کہا آپ کی غرض یہ تھی کہ میری امت پر حرج نہ ہو (عبد اللہ بن شقیق سے روایت ہے کہ ابن عباس نے ایک دن عصر کے بعد ہم کو خطبہ سنایا جبتک کہ آفتاب ڈوب گیا اور تارے نکل آئے لوگ نماز نماز پکارنے لگے ایک شخص بنی تمیم مین سے آیا جو نہ رکتا تھا نہ جھکتا تھا اور الصلوۃ الصلوۃ کہی جاتا تھا ابن عباس نے کہا کیا تو مجھکو سنت کا طریقہ سکھلاتا ہے تیری ماں نہین (ایک افسوس کا کلمہ ہے عرب کہا کرتے ہین لا اب لک لا ام لک جب کسی کی جہالت اور حماقت کی بات کرتا ہے یعنی تیرا باپ نہین ہے جو تجھکو تربیت کرتا) مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اپنے جمع کیا ظہر اور عصر مین اور جمع کیا مغرب اور عشا مین عبد اللہ بن شقیق نے کہا مجھکو شبہ ہوا اس امر مین تو مین ابو ہریرہ پاس گیا انہون نے کہا سچ ہے۔ دوسری روایت مین ہے کہ ابن عباس نے کہا ہم پوچھا کہ قرتے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دو نمازوں کو۔ نووی نے کہا علما نے ہر مقام پر کہی تاویلیں کی ہیں اور ترمذی نے اپنی اخیر کتاب میں کہا ہے کہ میری کتاب میں کوئی حدیث ایسی نہیں ہے جسکی ترک پر است نے اتفاق کیا ہو مگر حدیث ابن عباس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا مدینہ میں بغیر خوف کے اور نہ بارش کے اور حدیث شراب پینے والیکی کہ چوتھی مرتبہ اوسکو قتل کرو اخیر حدیث پینے والی کے قتل کے حدیث تو منسوخ ہے ہمت کے اتفاق ہے اور لیکن حدیث ابن عباس کے تو نہیں اتفاق کیا ہے امت نے اوسکو ترک پر بلکہ اون کے اقوال مختلف ہیں احدیث میں بعض کہتے ہیں کہ یہ جمع بارش کے عذر کیوجہ سے تھا اور باطل کرتی ہے اسکو دوسری روایت جسمیں ہے بغیر خوف ولا مطر اور بعض کہتے ہیں کہ یہ واقعہ ابر کیحالت کا تھا اپنے ظہر کی نماز پڑھی پھر ابر کھل گیا تو معلوم ہوا کہ عصر کا وقت آگیا اپنے عصر کی بھی نماز پڑھ لی اور یہ باطل ہے اسوجہ سے کہ اسی حدیث میں ہے کہ جمع کیا اپنے درمیان مغرب اور عشا کے پس دونوں وہموں کا ہونا مغرب و عشا میں ہی حالانکہ وہموں کا مغرب و عشا میں ممکن نہیں ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد جمع صوری ہے یعنے ظہر کو آخر وقت پر اور عصر کو اول وقت ادا کیا ہے مغرب و عشا میں کیا جیسا کہ نسائی کی روایت میں ہے کہ آپنے ظہر کی نماز میں دیر کی اور عصر کی نماز میں جلدی کی پس ظاہر جمع مراد فی الحقیقت جمع نہ تھا لیکن یہ تاویل بھی ضعیف ہے یا باطل ہے اسلیے کہ بظاہر مخالف ہے اور ابن عباس کا قول جب انہوں نے خطبہ پڑھا اور دلیل لانا اونکا حدیث سے اور تصدیق کرنا ابو ہریرہ کا اون کے قول کو رد کرتا ہے اس تاویل کو علاوہ اسکے ابن عباس کا یہ کہنا کہ مقصود اس جمع سے یہ تھا کہ آپ کی امت پر حرج نہ ہو اسی وقت بن سکتا ہے جب جمع حقیقی مراد ہو اور اگر جمع صوری مراد ہو تو بعوض رفع حرج کی زیادتی حرج لازم آتی ہے اسلیے کہ بجائے ایک حرج اخر اور اول وقت کا بطرح اسکے کہ جیسا ایک نماز کا سلام پھیرنا تو دوسری نماز کا وقت آجاوے جرم پر کیا خاص اس پر بھی دشوار ہے اور بعضوں نے یہ تاویل کی ہے کہ یہ حدیث محمول ہے بیماری کیحالت پر یا اور کسی عذر پر اور یہی قول ہے امام احمد اور قاضی میں کا اور اسی کو اختیار کیا ہے خطابی اور متولی اور رویانی نے اور یہی مختار ہے تاویل میں لیکن رد کرتا ہے اسکو فعل ابن عباس کا اور اگر مرض یا عذر مسلم جماعت ساقط ہوتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو ثبوت نہ ہوسکا اور صحابہ کے لیے جو جمع میں شریک تھے دشوار ہے تو نووی نے کہا ایک جماعت علما مین کی اسطرف گئی ہے کہ جمع کرنا دو نمازوں میں جائز ہے حضر میں بشرطیکہ اسکی عادت نہ کرلے اور یہی قول ہے ابن سیرین اور اشہب کا اصحاب میں سے امام مالک کے اور نقل کیا ہے اور اسکو خطابی نے قفال شاشی سے وہنوں نے ابو اسحاق مروزی سے انہوں نے ایک جماعت سے اہل حدیث کی اور اسی کو اختیار کیا ہے ابن منذر نے اور سویدی ہے اسکو ظاہر قول ابن عباس کا کہ حرج نہ ہو اب کسی کی

پر تو نہیں بیان کیا مرض اور غیر مرض کو (نووی مع زیادہ) **عن** ابن عباس انہ صلی بالبصرۃ الاولی والعصر لیس بینہما شیء والمغرب والعشاء لیس بینہما شیء فعل ذلک من شغل ودخل ابن عباس انہ صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ الاولی والعصر فقام رجل الصلاۃ لیس بینہما شیء **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے انہوں نے بصرہ میں پہلی نماز (یعنے ظہر کی نماز) اور عصر کی نماز پڑھی بیچمیں کوئی نماز نہیں پڑھی (یعنے نفل نہیں پڑھا) اور مغرب اور عشا کی اسی طرح پڑھی بیچ میں کوئی نماز نہیں پڑھی کسی کام کیوجہ سے ایسا کیا ابن عباس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ میں ظہر اور عصر کی آٹھ رکعتیں بیچ میں ان کے کوئی نماز نہ پڑھی **الوقت الذی**

یجمع فیہ المسافر بین المغرب والعشاء مسافر مغرب اور عشا کو وقت جمع کرسکی **عن** اسمٰعیل بن عبدالرحمن شیخ من
قریش قال صحبت ابن عمر الی الحمی فلما غربت الشمس رھبت ان اقول لہ الصلوٰۃ فسار حتی ذھب بیاض
الافق وحمرۃ العشاء ثم نزل فصلی المغرب ثلث رکعات ثم صلی رکعتین علی اثرھا ثم قال ھکذا
رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعل ترجمہ اسمٰعیل بن عبدالرحمن سے روایت ہے میں عبداللہ بن عمر کے
ساتھ ہوا حمی تک (جو ایک مقام کا نام ہے قریب کے) جب آفتاب ڈوب گیا تو میں ڈرا اون سے یہ کہنے میں کہ نماز کا وقت آ
گیا وہ چلے گئے یہانتک کہ سفیدی آسمان کے کنارے کی جاتی رہی اور سیاہی چھاگئی عشا کی اوسوقت اوترے اور مغرب کی تین
رکعتیں پڑھیں پھر (عشا کی) دو رکعتیں اوسکے بعد پڑھیں پھر کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے
دیکھا **عن** عبداللہ بن عمر قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا عجلہ السیر فی السفر
یؤخر صلوٰۃ المغرب حتی یجمع بینھا وبین العشاء ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کو جلدی ہوتی چلنے کی سفر میں تو آپ دیر کرتی مغرب کے نماز میں یہانتک کہ جمع کرتے مغرب
اور عشا کو **عن** جابر قال غابت الشمس ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ فجمع بین الصلوٰتین
بسرف ترجمہ جابر سے روایت ہے آفتاب ڈوب گیا اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں تھے پھر جمع کیا دونوں
نمازوں کو سرف میں جاکر سرف ایک موضع ہے مکے سے سولہ میل کے فاصلہ پر **عن** انس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان اذا عجل بہ
السیر یؤخر الظھر الی وقت العصر فیجمع بینھما ویؤخر المغرب حتی یجمع بینھما وبین العشاء حین یغیب الشفق
ترجمہ انس رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی ہوتی چلنے کی تو آپ دیر کرتے ظہر میں عصر کے وقت تک پھر جمع کرلیتے دونوں کو اور دیر کرتے
مغرب میں پھر جمع کرلیتے مغرب اور عشا کو جب شفق ڈوب جاتی **عن** نافع قال خرجت مع عبداللہ بن عمر فی سفر یرید ارضا لہ
فاتاہ ات فقال ان صفیۃ بنت ابی عبید اہا فانظر ان تدرکھا فخرج مسرعا ومعہ رجل من قریش یسایرہ
وغابت الشمس فلم یصل الصلوٰۃ وکان عھدی بہ وھو یحافظ علی الصلوٰۃ فلما ابطاء قلت الصلوٰۃ یرحمک اللہ
فالتفت الیہ ومضی حتی اذا کان فی اٰخر الشفق نزل فصلی المغرب ثم اقام العشاء وقد توارای الشفق فصلی بنا
اقبل علینا فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا عجل بہ السیر صنع ھکذا ترجمہ نافع سے روایت ہے میں عبداللہ
عمر کے ساتھ نکلا ایک سفر میں اپنی زمین میں جانے کو تھے تو کہنے لگا صفیہ بنت ابی عبید بیمار ہیں کہ موت کے ہورہے ہیں تو تم جلکر
زندگی میں اونسے مل لو وہ بی بی تھیں عبداللہ بن عمر کی پہلی بیوی جو وہ جلدی چلے اور انکے ساتھ ایک شخص تھا قریش میں سے جو برابر برابر چلتا
تھا تو آفتاب ڈوب گیا اور انہوں نے نماز نہیں پڑھی اور میں سمجھتا تھا کہ نماز کا بہت خیال رکھتے ہیں جب انہوں نے دیر کی تو میں نے کہا الصلوٰۃ یرحمک اللہ
انہوں نے میری طرف دیکھا اور چلے گئے (یعنی کچھ جواب نہیں دیا) یہانتک کہ شفق ڈوبنے کو ہوگئی اوسوقت اترے اور مغرب کے نماز پڑھی پھر عشا کی نماز پڑھی
اور کہا شفق غائب ہوگئی ہے ہماری طرف متوجہ ہوکر اور کہا کہ رسول اللہ کو جب جلدی ہوتی چلنے کی تو ایسا ہی **عن** نافع قال اقبلنا مع ابن عمر من

لشدۃ مرض ابن صفیۃ
التلک ۱۲

ف

اللَّيْلَةُ سَارَ بِنَا حَتَّى أَمْسَيْنَا فَظَنَنَّا أَنَّهُ نَسِيَ الصَّلٰوةَ فَقُلْنَا لَهُ الصَّلٰوةَ فَسَكَتَ وَسَارَ حَتَّى كَادَ الشَّفَقُ
أَنْ يَغِيبَ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى وَغَابَ الشَّفَقُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ هٰكَذَا كُنَّا نَصْنَعُ مَعَ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ ترجمہ نافع سے روایت ہے ہم عبداللہ بن عمر کے ساتھ مکے
سے آئے جب شام ہوئی تو وہ چلتے رہے یہاں تک کہ رات ہوگئی ہم سمجھے وہ نماز کو بھول گئے تو ہم نے کہا الصلوٰۃ وہ چپ رہے اور چلتے رہے
یہاں تک کہ شفق قریب ہوگئی ڈوبنے کے پھر اترے اور نماز پڑھی انتظار میں شفق غائب ہوگئی تو عشا کی نماز پڑھی پھر ہماری
طرف متوجہ ہوئے اور کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے تھے جب آپ کو جلدی چلنا ہوتا

عن نافع

قَالَ وَنَا قَالَ سَأَلْنَا سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ نَعَمْ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَجْمَعُ بَيْنَ شَيْءٍ مِنَ الصَّلٰوةِ
فِي السَّفَرِ قَالَ إِلَّا بِجَمْعٍ ثُمَّ أَنْشَأَ فَقَالَ كَانَتْ عِنْدَهُ صُفِيَّةُ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ إِنِّي فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنَ
الدُّنْيَا وَأَوَّلِ يَوْمٍ مِنَ الْآخِرَةِ فَرَكِبَ وَأَنَا مَعَهُ فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى حَانَتِ الصَّلٰوةُ فَقَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلٰوةَ
يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَسَارَ حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ نَزَلَ فَقَالَ لِلْمُؤَذِّنِ أَقِمْ فَإِذَا سَلَّمْتُ مِنَ الظُّهْرِ
فَأَقِمْ مَكَانَكَ فَأَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ أَقَامَ مَكَانَهُ فَصَلَّى الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ
فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلٰوةُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ كَذَا فَعَلَ إِلَّا أَوَّلَ فَسَارَ حَتَّى
إِذَا اشْتَبَكَتِ النُّجُومُ نَزَلَ فَقَالَ أَقِمْ فَإِذَا سَلَّمْتُ فَأَقِمْ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلٰثًا ثُمَّ أَقَامَ مَكَانَهُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ
الْآخِرَةَ ثُمَّ سَلَّمَ وَاحِدَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ
الْأَمْرُ يَخْشٰى فَوْتَهُ فَلْيُصَلِّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ ترجمہ کثیر بن فرقد سے روایت ہے ہم نے سالم بن عبداللہ بن عمر سے پوچھا سفر
کی نماز کو تو ہم نے کہا کیا عبداللہ بن عمر جمع کرتے تھے نماز کو سفر میں انہوں نے کہا نہیں مگر مزدلفے میں (جمع کے دنوں میں مغرب
عشا کو جمع کرتی تھی) پھر آگاہ ہوا تو کہا کہ عبداللہ بن عمر کو نکاح میں صفیہ بنت ابی عبید تھیں انہوں
نے کہلا بھیجا عبداللہ بن عمر کو کہ میرا دنیا میں آخری دن ہے اور آخرت کا پہلا دن ہے (یعنی مرنے والی ہوں) یہ سنکر عبداللہ بن عمر
سوار ہوئے میں بھی ان کے ساتھ تھا بہت جلد چلے جب نماز کا وقت آیا تو مؤذن نے کہا الصلوٰۃ یا ابا عبدالرحمن (ابو عبدالرحمن
کنیت تھی عبداللہ بن عمر کی) وہ چلتے رہے جب دونوں نمازوں کے بیچ کا وقت آگیا (یعنی وہ وقت جس کے بعد دوسری نماز
کا وقت ہوتا) تو اتری اور مؤذن سے کہا تکبیر کہہ پھر جب سلام پھیرا تو مؤذن نے اسی جگہ تکبیر کہی اونٹ بٹھا کر عبداللہ بن عمر
نے ظہر پڑھی دو رکعتیں پھر سلام پھیرا مؤذن نے اسی جگہ تکبیر کہی عبداللہ بن عمر نے عصر کی دو رکعتیں پڑھیں پھر اونٹ پر
سوار ہوئے اور جلدی چلے یہاں تک کہ آفتاب ڈوب گیا پھر مؤذن نے کہا نماز ہے یا عبدالرحمن انہوں نے کہا جیسے پہلے کیا ویسا ہی
کرو (یعنی پہلی نماز میں دیر کرو جب وقت آجاوے تو دونوں کو ایک ساتھ پڑھ لو) پھر چلے یہاں تک جب تارے گھن کر نکل آئے تو اترے
اور کہا تکبیر کہہ پھر جب سلام پھیرا تو تکبیر کہہ بعد اسکی انہوں نے مغرب کے تین رکعتیں پڑھیں پھر اسی جگہ ٹھہرے ہوئے عشا کی نماز پڑھی

اور فقط ایک سلام کیا اپنے مونہہ کے سامنے دینے ایک بار السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہدیا اور منہ داہنی بائیں نہ پھیرا) اعتماد اوسکے
کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو مین کیسکو ایسا کام پیش آوے جسکی بگڑ جانے کا ڈر ہو تو اسی طرح نماز پڑھے
الحال الثانی یجمع فیھا بین الصلوتین نماز دونکو کسحالت مین جمع کرے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا جدّ بہ السیر جمع بین المغرب والعشاء **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی چلنا ہوتا تو جمع کر لیتے مغرب اور عشا کو **عن** ابن عمر قال کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جدّ بہ السیر او حزبہ امر جمع بین المغرب والعشاء **ترجمہ** عبد اللہ بن
عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی ہوتی چلنے کی یا کوئی ضرورت پیش آتی تو ملا کر پڑھ لیتے مغرب اور عشا کو **عن**
عبد اللہ بن عمر قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا جدّ بہ السیر جمع بین المغرب والعشاء **ترجمہ**
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے مینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپکو جلدی چلنا ہوتا تو ملا کر پڑھ لیتے مغرب اور عشا کو۔
الجمع بین الصلوتین فی الحضر حضر مین نماز دونکا ملا کر پڑھنے کا بیان **عن** ابن عباس قال صلی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الظھر والعصر جمیعا والمغرب والعشاء جمیعا من غیر خوف ولا سفر **ترجمہ** عبد اللہ
بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر ملا کر پڑھی اور مغرب اور عشا ملا کر پڑھی نہ کچھ ڈر تھا نہ سفر
تھا **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی بالمدینۃ یجمع بین الصلوتین الظھر
والعصر والمغرب والعشاء من غیر خوف ولا مطر قیل لہ لم قال لئلا یکون علی امتہ حرج **ترجمہ** عبد اللہ
بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین ملا کر پڑھتے تھے ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشا کو نہ کچھ ڈر ہوتا نہ
مینہ برستا تھا لوگون نے کہا پھر کیا باعث تھا ابن عباس نے کہا اسی وجہ سے کہ آپ کی امت کو تکلیف نہ ہو **عن** ابن عباس
قال صلیت وراء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثمانیا جمیعا وسبعا جمیعا **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے
روایت ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آٹھ رکعتین ملا کر پڑھین (ظہر اور عصر کی) اور سات رکعتین ملا کر پڑھین (مغرب اور
عشا کی) **الجمع بین الظھر والعصر بعرفۃ** عرفات مین ظہر اور عصر ملا کر پڑھنے کا بیان **عن** جابر بن
عبد اللہ قال سار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اتی عرفۃ فوجد القبۃ قد ضربت لہ
بنمرۃ فنزل بھا حتی اذا زالت الشمس امر بالقصواء فرحلت لہ حتی اذا اتی بطن الوادی
خطب الناس ثم اذن بلال ثم اقام فصلی الظھر ثم اقام فصلی العصر ولم یصل بینھما شیئا

ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (منا) سے چلے یہانتک کہ پہونچے عرفات کے (یعنی قریب عرفات کے)
دیکھا تو خیمہ آپ کے لیے نمرہ مین لگا ہوا ہے (نمرہ ایک مقام ہے متصل عرفات کے لیکن عرفات مین داخل نہین ہے) اترے وان ایک
مسجد بنگئی ہے) آپ وہین اوترے جب آفتاب ڈھل گیا تو حکم کیا قصوا (آپ کی اونٹنی کا نام ہے) کے لیے وہ کسی گئی جب آپ

داخل ہوئے وادی میں (یعنی وادی عرفہ میں) تو خطبہ سنایا لوگوں کو پھر بلال نے اذان دی پھر تکبیر کہی ظہر ادا کی پھر بلال نے تکبیر کہی
پھر عصر ادا کی اور بیچ میں اور نہ تو کچھ نفل پڑھا نہ سنتیں نہیں پڑھیں) **اَلْجَمْعُ بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَ**
الْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ مزدلفہ میں مغرب اور عشا کو جمع کرنے کا بیان **عَنْ** اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّهٗ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِیْعًا **ترجمہ** ابو ایوب انصاری سے
روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں اور مغرب اور عشا کو ملا کر پڑھا مزدلفہ میں **عَنْ** سَعِیْدِ
بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ کُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ حَیْثُ اَفَاضَ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا اَتٰی جَمْعًا جَمَعَ بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ
فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَا الْمَکَانِ مِثْلَ هٰذَا **ترجمہ** سعید بن جبیر سے
روایت ہے میں عبد اللہ بن عمر کے ساتھ تھا جب وہ لوٹے عرفات سے تو مزدلفہ میں آئے اور مغرب اور عشا کو ملا کر پڑھا جب پڑھ چکے
تو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی جگہ ایسا ہی کیا تھا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَّی الْمَغْرِبَ
وَالْعِشَآءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشا کو ملا کر پڑھا۔
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ (بین) الصَّلٰوتَیْنِ اِلَّا بِجَمْعٍ وَصَلّٰی
الصُّبْحَ یَوْمَئِذٍ قَبْلَ وَقْتِهَا **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا
دو نمازوں کو ملا کر پڑھتے مگر مزدلفہ میں (کہ وہاں مغرب اور عشا کو ملا کر پڑھا) اور اس دن فجر کی نماز کو بھی معمولی وقت سے پہلے
پڑھا (یعنی صبح صادق نکلتی ہی اندھیرے منہ نماز پڑھ لی تاکہ فراغت ہو جاوے اور کاموں کے لیے) **ف** حنفیہ اسی حدیث سے
استدلال کرتے ہیں جمع بین الصلوتین کی ممانعت پر سفر اور حضر میں حالانکہ یہ استدلال تام نہیں سلیم کہ نہ دیکھنا عبد اللہ بن
مسعودؓ کا مستلزم نہیں ہر نفی جمع کو خصوصاً جب عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن عمر اور اکابر صحابہ سے بروایات صحیحہ جمع
منقول ہو **کَیْفَ الْجَمْعُ** جمع کیونکر کرے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ وَکَانَ
رِدْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْدَفَهٗ مِنْ عَرَفَةَ فَلَمَّا اَتَی الشِّعْبَ نَزَلَ قَبَالَ وَلَمْ یَقُلْ اَهْرَاقَ الْمَآءَ قَالَ
فَصَبَبْتُ عَلَیْهِ مِنْ اِدَاوَةٍ فَتَوَضَّاَ وُضُوْءًا خَفِیْفًا فَقُلْتُ لَهُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ الصَّلٰوةُ اَمَامَکَ فَرَکِبَ حَتّٰی
اَتَی الْمُزْدَلِفَةَ صَلَّی الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَنَاخَ کُلُّ اِنْسَانٍ بَعِیْرَهٗ فِیْ مَنْزِلِهٖ ثُمَّ اُقِیْمَتِ الْعِشَآءُ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے انہوں نے
سنا اسامہ بن زید سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوٹنی پر اپنے ساتھ بٹھا لیا عرفات سے جب آپ گھاٹی میں آئے تو اترے اور پیشاب کیا
اور پانی سے استنجا کر لیا (اسامہ نے کہا) میں نے چاہا کہ پانی ڈالوں آپ نے ایک ہلکا سا وضو کیا میں نے
عرض کیا یا رسول اللہ نماز آپ نے فرمایا نماز آگے چل کر جب آپ مزدلفہ میں پہنچے تو سب نے اپنے اپنے کجاوے اونٹوں سے **فَضْلُ**
الصَّلٰوةِ لِوَاقِتِهَا نماز اپنے وقت پر پڑھنے کی فضیلت **عَنْ** اَبِیْ عَمْرٍو الشَّیْبَانِیِّ یَقُوْلُ حَدَّثَنَا صَاحِبُ هٰذِهِ
الدَّارِ وَاَشَارَ اِلٰی دَارِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ

۱۲ اذان سے نماز تک جو کچھ مسنون ہے اس کا بیان ہو چکا

قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰى وَقْتِهَا وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ وَالْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ ابو عمرو شیبانی سے روایت ہے کہ مجھ
اس گھر والے نے بیان کیا اور اشارہ کیا عبد اللہ بن مسعود رضہ کے گھر کی طرف کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا
کونسا عمل زیادہ پسند ہے اللہ جل جلالہ کو آپنے فرمایا ایک تو نماز پڑھنا اپنی وقت پر (یعنی اول وقت پر) دوسری ماں باپ کے ساتھ
سلوک کرنا (یعنی اون سے محبت کرنا اور اون کی اطاعت کرنا بشرطے کہ وہ شرع کے خلاف حکم نہ کریں) تیسری اللہ جل جلالہ کی
راہ میں جہاد کرنا (یعنے کافرون سے لڑنا دین کیواسطے نہ دنیا کے طمع سے) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَأَلْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ اِقَامُ الصَّلٰوةِ لِوَقْتِهَا وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ
وَالْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا
کونسا کام اللہ جل جلالہ کو بہت پسند ہے آپنے فرمایا نماز آپنے وقت پر پڑھنا اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا اور اللہ کی راہ میں جہاد
کرنا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ فِيْ مَسْجِدِ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَجَعَلُوْا يَنْتَظِرُوْنَهٗ
فَقَالَ اِنِّيْ كُنْتُ اُؤَذِّنُ فَقَالَ وَسْئَلْ عَبْدَكَ هٰذَا هَلْ بَعْدَ الْاَذَانِ وِتْرٌ قَالَ نَعَمْ وَبَعْدَ الْاِقَامَةِ وَحَدَّثَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَامَ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى ترجمہ محمد بن المنتشر
سے روایت ہے وہ عمرو بن شرحبیل کے مسجد میں تھے اتنے میں نماز کی تکبیر ہوئی لوگ اونکا انتظار کرنے لگے انہون نے کہا میں تو
پڑھ رہا تھا راوی نے کہا عبد اللہ سے پوچھا کیا جب اذان ہو جاوی تو وتر پڑھنا درست ہے انہون نے کہا ہاں اذان کیا تکبیر
بیشک درست ہے اور حدیث بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ سو گئے یہانتک کہ آفتاب نکل آیا پھر نماز پڑھی
فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا فَمَنْ نَسِيَ صَلٰوةً جو شخص نماز بھولجاوے عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
بھولجاوے نماز کو تو پڑھ لے اوسکو جب یاد کرے فَمَنْ نَامَ عَنْ صَلٰوةٍ جو شخص سو جاوے نماز سے یا غافل ہو
جاوی اوس سے آپ نے فرمایا کفارہ اوسکا یہ ہے کہ جب یاد آوی تو پڑھ لیوی عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرُوْا لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوْمَهُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ اِنَّهٗ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِيْطُ فِي الْيَقْظَةِ
فَاِذَا نَسِيَ اَحَدُكُمْ صَلٰوةً اَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے صحابہ نے بیان
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا سو جانا اور نماز کا وقت گزر جانا آپنے فرمایا سوتے میں کچھ قصور نہیں قصور تو جاگتے میں ہے
(کہ نماز نہ پڑھی یہانتک کہ وقت گزر جاوی) جب تم میں سے کوئی نماز بھولجاوے یا سوتا رہے اور نماز کا وقت گزر جاوی تو
جب یاد آوی اوسی وقت پڑھ لیوی عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِي
النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِيْطُ فِيْمَنْ لَمْ يُصَلِّ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يَجِيْئَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ الْاُخْرٰى حَيْثُ يَنْبَغِيْ
لَهَا ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوتے میں کچھ قصور نہیں ہے (اگر نماز میں پڑھ جاوے

یا قضا ہو جاوے) قصہ تو یہ ہے کہ نماز ڈوبے سے پہلے تک کہ دوسری نماز کا وقت آ جاوے اور ہر شبانہ روز جتنا ہو سکے **اعادہ**

صَلَاۃٌ عَنْہُ مِنَ الصَّلٰوۃِ لِوَقْتِہَا مِنَ الْغَدِ جو نماز سو گئے سے یا بھول جانے سے قضا ہو جاوے تو دوسرے روز وقت پر پڑھ لیوے **عَنْ**

اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَامُوْا عَنِ الصَّلٰوۃِ حَتّٰی طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَالَ رَسُوْلُ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلْیُصَلِّہَا اَحَدُکُمْ مِنَ الْغَدِ لِوَقْتِہَا ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لوگ سو گئے ہیں فجر کی نماز سے یہاں تک کہ آفتاب نکل آیا کہ پڑھ لینا اس نماز کو کل اپنے وقت پر **عَنْ**

اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَتِ الصَّلٰوۃُ فَصَلِّ اِذَا ذَکَرْتَ فَاِنَّ

اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو بھول جاوے نماز کو تو پڑھ لے جب یاد آوے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پڑھ نماز کو جب میری یاد آوے **عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ**

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِیَ صَلٰوۃً فَلْیُصَلِّہَا اِذَا ذَکَرَھَا فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھول جاوے نماز کو تو پڑھ لیوے اوسکو جب یاد کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد فرماتا ہے اقم الصلوۃ لذکری یعنے پڑھ نماز کو میری یاد کیوقت **عَنْ**

اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِیَ صَلٰوۃً فَلْیُصَلِّہَا اِذَا ذَکَرَھَا فَاِنَّ اللّٰہَ

تَعَالٰی یَقُوْلُ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ قُلْتُ لِاِبْرٰھِیْمَ ھٰکَذَا قَرَاَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

قَالَ نَعَمْ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھول جاوے کسی نماز کو تو پڑھ لیوے اوس کو جب یاد آوے اسلیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اقم الصلوۃ للذکری یعنے قائم کر نماز کو جب یاد آوے معمر نے کہا میں نے زہری سے جیسا (جو حدیث کی راوی ہیں کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو یوں ہی پڑھا ہے یعنے للذکری انہوں نے کہا ہاں (اور قرات مشہورہ لذکری ہے)

کَیْفَ یَقْضِی اِذَا فَاتَتْ مِنَ الصَّلٰوۃِ جو نماز قضا ہو جاوے اوسکو کیونکر پڑھے

عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ مَرْیَمَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَاَسْرَیْنَا

لَیْلَۃً فَلَمَّا کَانَ فِیْ وَجْہِ الصُّبْحِ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَامَ وَنَامَ النَّاسُ ثُمَّ اسْتَیْقَظَ

اَلْحَدِیْثَ اَیْ بِالتَّمْسِ قَدْ طَلَعَتْ عَلَیْنَا فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُؤَذِّنَ فَاَذَّنَ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ

قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَمَرَہٗ فَاَقَامَ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ ثُمَّ حَدَّثَنَا مَا ھُوَ کَائِنٌ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَۃِ ترجمہ یزید بن ابی مریم سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے رات بھر ہم چلے جب صبح ہونے لگی تو آپ اتر پڑے اور سو گئے لوگ بھی سو گئے پھر جاگے [illegible] اور سب لوگ اٹھے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا مؤذن کو اور [illegible] پھر دو رکعتیں فجر کی [illegible] اور سب کو حکم کیا لوگوں کو اوس نے تکبیر کہی پھر آپ نے نماز پڑھائی بعد اسکے ہمیں بیان کیا ہم سے جو جو ہونے والا تھا **عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ**

قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحُبِسْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَاَقَامَ فَصَلَّى بِنَا الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى بِنَا الْعَصْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى بِنَا الْعِشَاءَ ثُمَّ طَافَ عَلَيْنَا فَقَالَ مَا عَلَى الْاَرْضِ عِصَابَةٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ غَيْرُكُمْ

ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے (غزوہ احزاب میں جسکو غزوہ خندق بھی کہتے ہیں جو ۵ھ یا ۶ھ ہجری میں واقع ہوا) تو ہم کو گھیر لیا ہم دشمنوں کا فروں نے مہلت نہ دی) ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا سے (تو ظہر اور عصر اور مغرب کا وقت تو گزر گیا اور عشا کا صرف کچھ وقت گزرا تھا) میرے دل پر نہایت سخت گزرا (یعنی نماز کا قضا ہونا) لیکن میں اپنی ہی کہتا ہم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہیں اور اللہ کے راہ میں ہیں (پس یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ ہم پر مواخذہ نہ کریگا) پھر آپ نے حکم کیا بلال کو انہوں نے تکبیر کہی آپ نے ظہر کی نماز پڑھی پھر انہوں نے تکبیر کہی آپ نے عصر کی نماز پڑھی پھر انہوں نے تکبیر کہی آپ نے مغرب کی نماز پڑھی پھر انہوں نے تکبیر کہی آپ نے عشا کی نماز پڑھی بعد اسکے آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ روئے زمین پر کوئی جماعت ایسی نہیں ہے جو اللہ کی یاد کرتی ہو سوا تمہارے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَاْخُذْ كُلُّ رَجُلٍ بِرَاْسِ رَاحِلَتِهٖ فَاِنَّ هٰذَا مَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِيْهِ الشَّيْطَانُ قَالَ فَفَعَلْنَا ثُمَّ دَعَا بِالْمَاءِ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ صَلّٰى سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّى الْغَدَاةَ

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رات کو اتری سفر میں تو نہیں جاگے یہانتک کہ آفتاب نکل آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے چاہیے ہر شخص کو کہ اپنے اونٹ کا سر تھامے (اور اس مقام سے آگے چلا جاوے) کیونکہ یہ وہ مقام ہے جہاں شیطان ہمارے پاس آیا (اور اس نے نماز قضا کرائی) ابوہریرہ نے کہا ہم نے ایسا ہی کیا (یعنے وہاں سے ہٹ گئے) پھر آپ نے پانی منگوایا اور وضو کیا اور دو رکعتیں پڑھیں (یعنے فجر کی سنتیں) پھر تکبیر ہوئی آپ نے فجر کی نماز پڑھی **ف** اگر کوئی کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسے نماز سے غافل ہو گئے حالانکہ آپ نے فرمایا دو سے حدیث میں سوتی ہیں آنکھیں میرے اور نہیں سوتا ہے دل میرا تو جواب اسکا یہ ہے کہ دل ادراک کرتا ہے معقولات کا اور ان محسوسات کا جنکا اثر دل پر ہو جیسے بھوک اور پیاس وغیرہ نہ ان محسوسات کا جنکا ادراک صرف آنکھ کے ذریعے سے ہو سکتا ہے جیسے فجر نکلنا دن ہونا شام ہونا یا سورج کا نکلنا ہی سو معلوم ہے کہ آنکھیں اور آنکھیں آپ کی غنودگی حالت میں غافل ہوتی تھیں اور بعضوں نے یہ جواب دیا ہے کہ ہوتا آپکا وہ طرح کا نہانا ایسے کہ دل غافل نہ ہو دوسری یہ کہ دل بھی غافل ہو جاوے پس ہر وقت میں ہر سری طرح کا سوتا ہوگا لیکن یہ جواب ضعیف ہے اور صحیح دوسرا جواب ہے (نووی)

عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ سَفَرٍ لَهٗ مَنْ يَكْلَؤُنَا اللَّيْلَةَ لَا نَرْقُدُ عَنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَالَ بِلَالٌ اَنَا فَاسْتَقْبَلَ مَطْلَعَ الشَّمْسِ فَضُرِبَ عَلٰى اٰذَانِهِمْ حَتّٰى ابْهَمُوْا حَرُّ الشَّمْسِ فَقَامُوْا فَقَالَ تَوَضَّاُوْا ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّوْا رَكْعَتَيْنِ

الفجر ثم صلوا الفجر ترجمہ نافع بن جبیر سے روایت ہے انہوں نے ابو بابہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر میں فرمایا دیکھو آج رات کو کون حفاظت کریگا ہماری یعنی ایسا نہ ہو کہ ہم فجر کی نماز کو نہ جاگیں بلال نے کہا میں خیال رکھونگا پھر انہوں نے منہ کیا پورب کیطرف (جدہر سے آفتاب نکلتا تھا) تو ان کی آنکھ جھپک دیے گئے (یعنی غافل ہو کر سو رہے) جب آفتاب گرم ہوا تو جاگے اور کہا سے ہوئے آپ نے فرمایا وضو کرو پھر بلال نے اذان دی آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور سب لوگوں نے دو دو رکعتیں پڑھیں (فجر کی سنتیں) پھر فجر کی نماز پڑھی عن ابن عباس قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعرس فلم یستیقظوا حتی طلعت الشمس او بعضها فلم یصل حتی ارتفعت الشمس فصلی وهی صلوة الموسطی ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پچھلی رات کو چلے پھر اتر پڑے (تو لوگ سو گئے) پھر جاگے نہیں یہانتک کہ آفتاب نکل آیا پورا کچھ حصہ اوسکا آپنے نماز نہیں پڑھی یہانتک کہ آفتاب بلند ہو گیا پھر نماز پڑھی اور یہی صلوة الوسطے ہے (جسکا ذکر کلام اللہ میں ہے۔ حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوة الوسطی

کتاب الاذان

کتاب اذان کے بیان میں

عن عبد الله بن عمر انه كان يقول كان المسلمون حين قدموا المدينة يجتمعون فيتحينون الصلوة وليس ينادي بها احد فتكلموا يوما في ذلك فقال بعضهم اتخذوا ناقوسا مثل ناقوس النصارى وقال بعضهم بل قرنا مثل قرن اليهود وقال عمر اولا تبعثون رجلا ينادي بالصلاة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا بلال قم فناد بالصلوة ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے مسلمان جب مدینہ میں آئے تو وقت کا اندازہ کر کے نماز کے لیے آتے تھے کوئی نماز کی لیے پکارتا نہ تھا ایک روز انہوں نے گفتگو کی اس باب میں تو بعضوں نے کہا ایک ناقوس بنا لو جیسے نصاری کا ناقوس ہوتا ہے رنا قوس ایک بڑی لکڑی ہے جو چھوٹی لکڑی پر ماری جاتی ہے اور اوسمیں سے آواز پیدا ہوتی ہے (اور بعضوں نے کہا) یہود کیطرح ایک سینگ بنا لو حضرت عمر نے کہا (اسکی ضرورت کیا ہے) کیا تم نہیں بھیج سکتے ایک شخص کو پکار دے نماز کو لیے بھیجا رسول اللہ نے فرمایا اے بلال اٹھ اور پکار دی نماز کے لیے عن انس قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر بلالا ان يشفع الاذان ويوتر الاقامة ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا انکو کہ کلمے دو دو بار کہیں اذان کے اور ایک ایک بار کہیں سوا قامت قامت الصلوة کے کہ وہ دو بار کہنا چاہیے جیسے دوسری روایت میں ہے عن ابن عمر قال كان الاذان على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم مثنى مثنى والاقامة مرة مرة الا انك تقول قد قامت الصلوة قد قامت الصلوة ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے اذان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دو دو بار ہی اور تکبیر ایک ایک بار مگر قد قامت الصلوة کو دو بار کہنا چاہیے ف امام شافعی اور احمد اور جمہور علما کا یہ قول ہے کہ تکبیر میں گیارہ کلمے

ہیں اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح
فان قامت الصلوٰۃ قد قامت الصلوٰۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ آور امام مالک کے نزدیک قد قامت الصلوٰۃ
کو بھی ایک بار کہے تو دس کلمے ہوئے اور بعضوں کے نزدیک اللہ کبیر کو بھی ایک ایک بار کہے تو آٹھ کلمے ہوئے اور بعضوں کے نزدیک کل کلمے کو
ایک ایک بار کہے مگر قد قامت الصلوٰۃ دو بار کہے تو نو کلمے ہوئے اور ابو حنیفہ کے نزدیک مکبیر من عشرہ کلمہ ہیں نووی نے کہا صحیح اور مختار
اول ہے کہ تکبیر میں گیارہ کلمے ہیں **خفض الصوت فی الترجیع فی الاذان** اذان میں شہادتین کو پھر آہستہ سے
کہنا **ف** یعنی پہلے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اسکو آہستہ کہنا پھر جہاں جہاں کلمے کو
بلند کر کہنا اسکو ترجیع کہتے ہیں اور یہ سنت ہے نزدیک امام مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور علما کے سوائے امام ابو حنیفہ کے کہ ان کے نزدیک
اذان میں ترجیع نہیں ہے بدلیل حدیث عبد اللہ بن زید کے اور جمہور کی دلیل حدیث ابو محذورہ کی ہے جس میں ترجیع موجود ہے اور وہ
متاخر ہے حدیث سے عبد اللہ بن زید کے کیونکہ وہ شہ ہجری کی حکایت ہے اور عبد اللہ بن زید کی روایت اوائل ہجرت کی ہے موجود
اسکی کہ زیادت ثقہ کی مقبول اور واجب العمل ہے خصوصاً اوس صورت میں کہ عمل اہل مکہ اور مدینہ کا اوسپر ہو (نووی) **عن**
ابی محذورۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم علمہ الاذان حرفا حرفا ابو محذورہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو اذان سکھلائی حرفا حرفا قال ابراہیم
هو مثل اذاننا هذا قلت له اعد علی قال اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الٰہ الا اللہ مرتین
اشہد ان محمدا رسول اللہ مرتین قال بصوت دون ذلک الصوت یسمع من خلفه اشہد ان لا
الٰہ الا اللہ مرتین اشہد ان محمدا رسول اللہ مرتین حی علی الصلوٰۃ مرتین حی علی الفلاح مرتین
اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ ترجمہ ابو محذورہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو سکھایا اور حرفا حرفا
اذان سکھلاتے ابراہیم نے کہا جو حدیث کو راوی ہیں کہ وہ ایسی ہی اذان تھی جیسے ہماری وقت میں ہوتے ہے بشر بن معاذ کہتے ہیں میں نے
ابراہیم سے کہا وہ اذان مجھکو پھر سنا دو انہوں نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الٰہ الا اللہ دو بار اشہد ان محمدا رسول اللہ دو بار پھر
وہ اذان مجھکو اوسی آواز سے جسکو پاس والے سن لیں اشہد ان لا الٰہ الا اللہ دو بار اشہد ان محمدا رسول اللہ دو بار حی علی الصلوٰۃ دو بار
حی علی الفلاح دو بار اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ **ف** اس طور سے اذان کے سترہ کلمے ہوئے لیکن صحیح مختار یہ ہے کہ شروع
میں اللہ اکبر چار بار کہے تو اذیس کلمے ہوں گے اور یہی قول ہے شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور جمہور علما کا لیکن امام مالک کے نزدیک
دو بار کہے **کم الاذان من کلمۃ** اذان کے کتنے کلمے ہیں **عن ابی محذورۃ ان رسول اللہ**
صلی اللہ علیہ وسلم علمہ الاذان تسع عشرۃ کلمۃ والاقامۃ سبع عشرۃ کلمۃ فذکرها ابو محذورۃ
تسع عشرۃ کلمۃ فی سبع عشرۃ ترجمہ ابو محذورہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو اذان سکھلائی اور فرمایا
کلمے اور تکبیر کے سترہ کلمے ہوگئے اوسکو ابو محذورہ نے جیسا اذیس اور سترہ کلمے کو **ف** اذان میں اذیس کلمے جب ہی ہوسکتے کہ شہادتین
میں ترجیع ہو پس یہ حدیث حجت ہے حنفیہ پر **کیف الاذان** اذان کیونکر دینا چاہیے **عن ابی محذورۃ**

قَالَ عَلَّمَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَذَانَ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ
اللّٰهِ ثُمَّ يَعُوْدُ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ
اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ترجمہ ابو محذورہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اذان کے کلمات
اسطرح سکھلائے اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ اشہد ان محمد
رسول اللہ پھر بھی پکار کر) اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ اشہد ان محمد رسول
اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ عن عبد اللہ
بن محیریز وکان یتیما فی حجر ابی محذورۃ حتی جھزہ الی الشام قال قلت لابی محذورۃ ان ابی
خارج الی الشام واخشی ان اسأل عن اذانک فاخبرنی ان اباک محذورۃ قال له خرجت فی نفر
کنا ببعض طریق حنین مقفل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حنین فلقینا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض الطریق فاذن مؤذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالصلوۃ
عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسمعنا صوت المؤذن وخرجنا نحاکیه ونصرخ به فسمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصوت فارسل الینا حتی وقفنا بین یدیه فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایکم الذی سمعت صوته قد ارتفع فاشار القوم الی وصدقوا
فارسلهم کلهم وحبسنی فقال قم فاذن بالصلوۃ فقمت فالقی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
التاذین هو بنفسه قال قل اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشهد ان لا الہ الا اللہ
اشهد ان لا الہ الا اللہ اشهد ان محمدا رسول اللہ اشهد ان محمدا رسول اللہ ثم قال
ارجع فامدد من صوتک ثم قال اشهد ان لا الہ الا اللہ اشهد ان لا الہ الا اللہ اشهد ان محمدا
رسول اللہ اشهد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی
علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ ثم دعانی حین قضیت التاذین فاعطانی صرۃ فیها
شیء من فضۃ فقلت یا رسول اللہ مرنی بالتاذین بمکۃ فقال قد امرتک به فقمت علی عتاب
بن اسید عامل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ فاذنت معه بالصلوۃ حین امرنی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عبد اللہ بن محیریز سے روایت ہے وہ یتیم تھے اور پرورش ابی محذورہ کے یہاں کی تھی ابو محذورہ نے ان کو شام کی طرف بھیجا انہوں نے کہا میں ڈرتا ہوں کہ جاتا ہوں مجھ سے کوئی شخص تمہاری اذان کو

(اور مین نے بنا سکون) تو ابو محذورہ نے کہا مین چند ساتھیون کے ساتھ نکلا تو حنین کے راستے مین ہو پہنچے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حنین سے آرہے تھے (حنین ایک مقام کا نام ہے تو اہل طائف مین) راہ مین ہم کو ملے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مؤذن نے اذان دی آپکے سامنے ہم نے جو مؤذن کی آواز سنی اور ہم اذان سے دور تھے تو اوس کے نقل کرنے لگے ہنسی سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آواز سنکر ہم کو بلا بھیجا ہم آپکے سامنے کھڑے ہوے آپ نے فرمایا وہ کون ہے تم مین جسکی آواز مین نے سنی تھی لوگون نے میری طرف اشارہ کردیا اور اونہون نے سچ کہا (کیونکہ مین ہی چلایا تھا اور مین نے نقل کیے تھے) آپ نے سب لوگون کو چھوڑ دیا اور مجھے روک لیا پھر فرمایا اوٹھ اور اذان دی نماز کی مین اوٹھا آپ نے مجھے اذان سکھلائی اپنی ذات سے فرمایا کہ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہدان لا الٰہ الا اللہ اشہدان لا الٰہ الا اللہ اشہدان محمدا رسول اللہ اشہدان محمدا رسول اللہ پھر فرمایا بلند آواز کرو اور فرمایا کہ اشہدان لا الٰہ الا اللہ اشہدان لا الٰہ الا اللہ اشہدان محمدا رسول اللہ اشہدان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ پھر جب مین اذان سے چکا تو مجھے بلایا اور ایک تھیلی دی جسمین چاندی تھی مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے مقرر کیجیے مکے مین اذان کہنے پر آپنے فرمایا مین نے مقرر کیا تو مین عتاب بن اسید پاس گیا جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عامل تھے مکے مین اور اون کے ساتھ اذان دی نماز کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ف یہ آپکا کمال اخلاق تھا اور نہایت عمدہ تعلیم تھی کہ ناواقف شخص کو جسنے دین کی بات پر ہنسی سے ہنسا تھا کیا احسان کے بدلہ سے شرمندہ کردیا اور اوسکو دین کی بات بتلادی اور کوئی ہوتا تو جھڑکتا گھرکتا اس مین مطلب نکلتا

الاذان فی السفر سفر مین اذان دینے کا بیان

عن ابی محذورۃ قال لما خرج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من حنین خرجت عاشر عشرۃ من اھل مکۃ بطلبھم فسمعناھم یؤذنون بالصلوۃ فسمعناھم ونحن نستھزئ بھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد سمعت قولھم فمن سمع منھم فاجئنی فجئت الساعۃ حسن الصوت فارسل الینا فاذکا رجل رجل وکنت اٰخرھم فقال حین اذنت تعال فاجلسنی بین یدیہ فمسح علی ناصیتی وبرک علی ثلاث مرات ثم قال اذھب فاذن عند البیت الحرام قلت کیف یا رسول اللہ فعلمنا کما تؤذنون الان بھا اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشھد ان لا الٰہ الا اللہ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح خیر من النوم الصلوۃ خیر من النوم فی اولہ وفی الصبح قال وعلمنی الاقامۃ مرتین اللہ اکبر اللہ اکبر اشھد ان لا الٰہ الا اللہ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح قد قامت الصلوۃ قد قامت

الصلوٰۃ اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الٰہ الا اللہ ترجمہ ابو محذورہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنین سے نکلے تو ہم میں سے کوئی نکلے آپکے تلاش میں ہم نے دیکھا آپ کے ساتھ جو لوگ تھے وہ اذان دے رہے تھے ہم بھی کھڑے ہوکر اذان دینے لگے اذان سے پہلے کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگوں میں سے ایک شخص کی اذان میں نے سنی اسکی آواز اچھی تھی اپنے ہم کو بلا بھیجا تو ہر ایک شخص نے باری باری اذان کہی میں سب سے اخیر میں تھا جب میں اذان دے چکا تو آپنے بلایا اور آپ نے میرے سامنے بٹھلایا اور میری پیشانی پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا تین بار بعد اوس کے فرمایا جاؤ اذان دو کعبہ کے پاس جا کر کہا کیونکر اذان دوں یا رسول اللہ آپ نے مجھکو اذان سکھلائی جیسے تم اب اذان دیا کرتے ہو اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمد ا رسول اللہ اشہد ان محمد ا رسول اللہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمد ا رسول اللہ اشہد ان محمد ا رسول اللہ حیّ علی الصلوٰۃ حیّ علی الصلوٰۃ حیّ علی الفلاح حیّ علی الفلاح (اور فجر کی اذان میں اتنا زیادہ) الصلوٰۃ خیر من النوم الصلوٰۃ خیر من النوم اور تکبیر مجھ کو دو دو بار بتلائی اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمد ا رسول اللہ اشہد ان محمد ا رسول اللہ حیّ علی الصلوٰۃ حیّ علی الصلوٰۃ حیّ علی الفلاح حیّ علی الفلاح قد قامت الصلوٰۃ قد قامت الصلوٰۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ

اَذَانُ الْمُنْفَرِدَيْنِ فِي السَّفَرِ جو لوگ سفر میں تنہا ہوں وہ بھی اذان کہیں

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ اَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِّيْ وَقَالَ مَرَّةً اُخْرٰى اَنَا وَصَاحِبٌ لِّيْ فَقَالَ اِذَا سَافَرْتُمَا فَاَذِّنَا وَاَقِيْمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا ترجمہ مالک بن الحویرث سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور میری ساتھ میرا چچازاد بھائی یا اور کوئی ساتھی تھا آپ نے فرمایا جب تم سفر کرو تو اذان دو اور تکبیر کہو (نماز کے لیے سفر میں) اور چاہیے کہ امامت وہ کرے جو تم دونوں میں بڑا ہو

اِجْتِزَاءُ الْمَرْءِ بِاَذَانِ غَيْرِهٖ دوسرے کی اذان پر قناعت کرنا

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ فَاَقَمْنَا عِنْدَهٗ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيْمًا رَفِيْقًا فَظَنَّ اَنَّا قَدِ اشْتَقْنَا اِلٰى اَهْلِنَا فَسَاَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا مِنْ اَهْلِنَا فَاَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ ارْجِعُوْا اِلٰى اَهْلِيْكُمْ فَاَقِيْمُوْا عِنْدَهُمْ وَعَلِّمُوْهُمْ وَمُرُوْهُمْ اِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ ترجمہ مالک بن الحویرث سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور سب کے سب جوان ہم سن تھے تو بیس راتوں تک میں رہے آپ بڑی رحم کرنیوالے اور نہایت نرم دل تھے آپ یہ سمجھے کہ ہم کو اپنے گھر جانے کا اشتیاق ہوگا تو آپنے پوچھا ہم اپنے گھر میں اپنے کون کون لوگوں کو چھوڑ کر آئے ہیں ہم نے بیان کیا آپ نے فرمایا تم اپنے گھر کو جاؤ اور وہیں رہو اور لوگوں کو سکھلاؤ (دین کی باتیں) اور کہا دیکھو جب نماز کا وقت آوے تو ایک شخص اذان کہدیوے اور جو سب میں بڑا ہو وہ امامت کرے

عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ هُوَ شَيْخٌ اَفَلَا تَلْقَاهُ قَالَ اَيُّوْبُ فَلَقِيْتُهُ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ وُفُوْدُ الْعَرَبِ يَاْتُوْنَ

فوجدنا رهطا من بني سلامان اهل حوائط فلما قدمنا استقبلناه فقال جئتكم والله من عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال صلوا صلوة كذا في حين كذا وصلوة كذا في حين كذا فاذا حضرت الصلوة فليؤذن لكم احدكم وليؤمكم اكثركم قرانا ترجمہ ابو سلمہ سے روایت ہے انہوں نے سنا ابو قلابہ سے انہوں نے سنا عمر بن سلمہ سے ابو قلابہ نے کہا عمر بن سلمہ نے وہ میں تم ایسی جگہ ایوب نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ ابو قلابہ نے کہا میں جا کر ملا انہوں نے کہا جب مکہ فتح ہو گیا تو ہر ایک قوم نے اسلام لانے میں جلدی کی میرے باپ بھی اپنی قوم کیطرف گئے تھے اسلام کی خبر لیکر جب لوٹ کر آئے تو ہم سب اون کے استقبال کو گئے انہوں نے کہا قسم خدا کی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے آتا ہوں آپنے فرمایا فلانی نماز فلاں وقت میں پڑھو اور یہ نماز اوس وقت میں پڑھو پھر جب نماز کا وقت آجاوے تو تم میں سے ایک شخص اذان دیوے اور امامت وہ کرے جسکو قرآن زیادہ یاد ہو **المؤذنان للمسجد الواحد** ایک مسجد کے لیے دو مؤذن کا ہونا

عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان بلالا يؤذن بليل فكلوا واشربوا حتى يؤذن ابن ام مكتوم ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال رات رہتے اذان دیتا ہے تو تم کھایا پیا کرو جبتک ابن ام مکتوم کا بیٹا اذان نہ دے **ف** کیونکہ وہ اندھا ہے اوسی وقت اذان دیتا ہے جب تک کہنے لگتے فجر ہو گئی فجر ہو گئی

عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان بلالا يؤذن بليل فكلوا واشربوا حتى تسمعوا اذان ابن ام مكتوم ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال رات رہتے اذان دیدیا کرتے ہیں تو تم کھایا پیا کرو یہانتک کہ ابن ام مکتوم کے بیٹے کی اذان سنو **هل يؤذنان جميعا** او فرادى اگر دو مؤذن ہوں تو ایک ساتھ ملکر اذان دیویں یا ایک کے بعد دوسرا اذان دیوے **عن** عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اذن بلال فكلوا واشربوا حتى يؤذن ابن ام مكتوم قالت ولم يكن بينهما الا ان ينزل هذا ويصعد هذا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بلال اذان دیوے تو کھایا پیا کرو یہانتک کہ ابن ام مکتوم کا بیٹا اذان دیوے حضرت عائشہ نے کہا ان دونوں کی اذانوں میں بہت فاصلہ نہ تھا مگر اتنا ہی کہ ایک اذان دیکر اوترتا تو دوسرا اذان کو کھڑا ہوتا

عن انيسة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اذن ابن ام مكتوم فكلوا واشربوا واذا اذن بلال فلا تاكلوا ولا تشربوا ترجمہ انیسہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ابن ام مکتوم کا بیٹا اذان دیوے تو کھایا پیا کرو اور جب بلال اذان دیوے تو نہ کھاؤ نہ پیو اسحدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بلال کی اذان خبر میں تھی اور پہلی دو حدیثوں سے معلوم ہوا کہ بلال کے اذان اول میں ہوتی پھر ابن مکتوم کی اور یہی صحیح ہے

الاذان في غير وقت الصلوة نماز کا وقت نہ ہو اور اذان دیوے تو کیسا

عن ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان بلالا يؤذن بليل ليوقظ نائمكم وليرجع قائمكم وليس ان يقول هكذا ينفي الصبح ترجمہ عبداللہ بن مسعود دوسری روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال رات رہتے اذان دیتا ہے تاکہ تم میں کا سوتا

کو جگانا دین اور تہجد پڑھنے والے کو لوٹا دین کہانا کہانے کے لیے) اور فجر ہوئی پر اذان نہیں دیتے (پس تم اونکی اذان پر کہانا نہ چھوڑو)

وَقْتُ أَذَانِ الصُّبْحِ فجر کی اذان کا وقت **عَنْ** اس کہ ایک سائل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا

وَهُمَا صَبِيحٌ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ وَكُلَّمَا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَخَّرَ الْفَجْرَ حَتَّى أَسْفَرَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ

ثُمَّ قَالَ هٰذَا وَقْتُ الصَّلَاةِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا فجر کی نماز کا وقت

کیسے کہم دیا بلال کو انہوں نے اذان دی جب صبح کی روشنی دکھلائی دی پھر دوسرے دن دیر کی نماز میں یہانتک کہ اوجالا ہوگیا

بعد اوس کے حکم کیا بلال کو انہوں نے تکبیر کہی آپ نے نماز پڑہائی پھر فرمایا یہ وقت ہے نماز کا **كَيْفَ يَصْنَعُ**

الْمُؤَذِّنُ فِي أَذَانِهِ اذان دینے وقت کیا کرے **عَنْ** ابی جحیفہ **قَالَ** آئے میں **النَّبِيَّ** صلی اللہ علیہ وسلم

فَجَعَلَ بِلَالٌ فَأَذَّنَ فَجَعَلَ يَقُولُ فِي أَذَانِهِ هٰكَذَا يَلْفِتُ رَأْسَهُ يَمِينًا وَشِمَالًا **ترجمہ** ابوجحیفہ سے روایت ہے میں رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا تو بلال نکلے اور انہوں نے اذان دی وہ اذان دیتے وقت داہنی اور بائیں پھرتے تھے

بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْأَذَانِ اذان دیتے وقت آواز کو بلند کرنا **عَنْ** عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی صعصعہ انصاری

الْمَازِنِيِّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ لَهُ إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ أَوْ

بَادِيَتِكَ فَأَذَّنْتَ بِالصَّلَاةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلَا إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ

إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** عبدالرحمان سے روایت ہے ابوسعید خدری نے اون سے کہا میں دیکھتا ہوں تمہیں بہت چاہتے ہو جنگل کو اور بکریوں کو تو جب تم جنگل میں اپنے

بکریوں میں ہو اور نماز کے لیے اذان دو تو بلند آواز سے دو کیونکہ مؤذن کی آواز جہانتک پہونچتی ہے وہانتک کے جن اور آدمی اور جو چیز اوسکی گواہ

ہونگے قیامت کو سو ابوسعید نے کہا میں نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا **ف** یعنی جن اور آدمی اور جہانتک مؤذن کی آواز

پہونچیگی وہانتک کی سب چیزیں مؤذن کی ایمان کی گواہی دینگی قیامت میں اسی واسطے مستحب ہے کہ خوب زور سے بلند آواز سے اذان کہے

عَنْ ابی ہریرۃ **سَمِعَهُ** سنا **مِنْ فَمِ** منہ سے **رَسُولِ اللَّهِ** صلی اللہ علیہ وسلم **يَقُولُ** کہتے تھے **الْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ** مؤذن کی بخشش کی جاتی ہے **مَدَى صَوْتِهِ**

وَيَشْهَدُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ **ترجمہ** ابوہریرۃ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے سنا آپ فرماتے تھے مؤذن

کی بخشش کیجاتی ہے جہانتک اوسکی آواز پہنچے (یعنی جتنی آواز بلند کریگا اوتنی مغفرت زیادہ ہوگی اگر اپنی طاقت بہر آواز بلند کردی تو

مغفرت پوری ہوگی) اور گواہی دینگی اوس کے لیے ہر تر اور خشک (یعنی زندہ اور مردہ درخت اور آدمی وغیرہ) **عَنِ الْبَرَاءِ**

بْنِ عَازِبٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ وَ

الْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ بِمَدِّ صَوْتِهِ وَيُصَدِّقُهُ مَنْ سَمِعَهُ مِنْ رَطْبٍ وَيَابِسٍ لَهُ شَاهِدُ أَجْرٍ مَنْ صَلَّى مَعَهُ **ترجمہ**

براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالی رحمت بھیجتا ہے اور اوسکے فرشتے دعا کرتے

ہیں پہلی صف کے لیے اور مؤذن کی بخشائش ہوتی ہے جہانتک اوسکی آواز بلند ہو اور سچا کہتے ہیں اوسکو جو سنتا ہے اوسکی اذان کو تر اور

خشک اور اسکو ثواب ملتا ہی ہر ایک نماز کی کے برابر جو اوسکو ساتھ نماز پڑہے **اَلتَّثْوِيْبُ فِي اَذَانِ الْفَجْرِ** فجر کی اذان
مین تثویب کا بیان **ف** یہان تثویب سے مراد الصلوۃ خیر من النوم کا کہنا ہی دو بار بعد حی علے الفلاح کی فجر کی اذان مین ❊
عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ قَالَ كُنْتُ اُؤَذِّنُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ اَقُوْلُ فِيْ اَذَانِ الْفَجْرِ
الْاَوَّلِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ ترجمہ ابو محذورہ سے روایت ہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اذان کہتا تھا تو فجر کے پہلے اذان مین (پہلی اذان
سے اذان مراد ہے اور تکبیر کو دوسری اذان کہتے ہین) بعد حی علے الفلاح کے مین کہتا الصلوۃ خیر من النوم الصلوۃ خیر من النوم اللہ اکبر
اللہ اکبر لا الہ الا اللہ **اٰخِرُ الْاَذَانِ** اذان کے اخیر مین کیا کلمے ہین **عَنْ بِلَالٍ قَالَ اٰخِرُ الْاَذَانِ اَللّٰهُ**
اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ترجمہ بلال سے روایت ہی انہون نے کہا اذان کا آخر یہ ہے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ
عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ كَانَ اٰخِرُ اَذَانِ بِلَالٍ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ترجمہ اسود سے روایت ہی بلال کے
اذان کا اخیر یہ تہا اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ **عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّ اٰخِرَ الْاَذَانِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** ترجمہ
ابو محذورہ سے روایت ہی انہون نے کہا اذان کا آخری کلمہ لا الہ الا اللہ ہے **اَلْاَذَانُ فِي التَّخَلُّفِ** من شہود
الْجَمَاعَةِ فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيْرَةِ اگر رات کو بارش ہو رہی ہو تو جماعت مین آ سکتا ہے **عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ يَقُوْلُ**
اَخْبَرَنِيْ رَجُلٌ مِّنْ ثَقِيْفٍ اَنَّهٗ سَمِعَ مُنَادِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ فِيْ لَيْلَةٍ مَّطِيْرَةٍ فِي السَّفَرِ
يَقُوْلُ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ ترجمہ عمرو بن اوس سے روایت ہی مجھ سے ایک شخص نے
بیان کیا جو ثقیف کے قبیلے کا تہا اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی منادی کو سنا ایک رات سفر مین اور پانی برس رہا تہا
وہ کہتا تہا مے علے الصلوۃ حی علے الفلاح پڑہ لو نماز اپنی اپنی ٹہکانون مین **عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَذَّنَ بِالصَّلٰوةِ**
فِيْ لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيْحٍ فَقَالَ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ
اِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ ذَاتُ مَطَرٍ يَقُوْلُ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ ترجمہ نافع سے روایت ہی عبداللہ بن عمر نے اذان
دی نماز کی ایک رات کو جسمین سردی بہت تہی اور ہوا چل رہی تہی انہون نے پکار دیا سب لوگ نماز پڑہ لو اپنے اپنے ٹہکانون مین
کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تہے مؤذن کو جب ٹہنڈی رات ہوتی اور پانی برستا کہ پکار دیوے سب لوگ نماز پڑہ
لو اپنے اپنے ٹہکانون مین **اَلْاَذَانُ لِمَنْ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِيْ وَقْتِ اِحْدٰهُمَا** جو شخص دو نماز کو
ملا کر پڑہے پہلی نماز کے وقت مین تو وہ اذان دیوے **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتٰى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهٗ بِنَمِرَةٍ فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰى اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ
فَرُحِلَتْ لَهٗ حَتّٰى اِذَا اَتٰى بَطْنَ الْوَادِيْ خَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ
فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے جب عرفات

مین پہونچکر تو دیکھا آپکے لیے خیمہ لگایا گیا ہے ہمنے مین آپ اونٹنی اوسمین جب آفتاب ڈھل گیا تو مجھ کو کہا قصوا (آپ کی اونٹنی کا نام ہے) کے گھنٹو کا جب وادی کے اندر پہونچکر تو خطبہ پڑہا لوگون کو سامنے جھ بلال نے اذان دی اور ظہر کی نماز پڑہی پھر تکبیر کہی تو عصر کی نماز پڑہی اور بیچ مین کوئی نماز نہین پڑہی (یعنے نفل یا سنت نہین پڑہی) **الاذان لمن یجمع بین الصلوتین بعذر** **باب** وقت الاولی منہما جو شخص دو نمازون کو ملاکر پڑہے پہلے نماز کے وقت گزر جانے کے بعد تو وہ اذان دیوی **عن** جابر بن عبد اللہ قال دفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اتی المزدلفۃ فصلی بہا المغرب والعشاء باذان واقامتین ولم یسبح بینہما شیئا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹی جب مزدلفہ مین آئے تو وہان مغرب اور عشا ملاکر پڑہی ایک اذان اور دو تکبیرون سے اور بیچ مین کوئی نماز نہین پڑہی **عن** سعید بن جبیر عن ابن عمر قال کنا معہ بجمع فاذن ثم اقام فصلی بنا المغرب ثم قال الصلوۃ فصلی بنا العشاء رکعتین فقلت ما ہاتہ الصلوۃ قال ہکذا صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ہذا المکان **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہے ہم عبد اللہ بن عمر کے ساتھ تھے مزدلفہ مین انہون نے اذان دی پھر تکبیر کہی اور مغرب کی نماز پڑہائی پھر کہا الصلوۃ اور عشا کی دو رکعتین پڑہین مین نے کہا یہ کیسی نماز ہے انہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس مقام مین اسی طرح نماز پڑہی **الاقامۃ لمن یجمع بین الصلوتین** جو شخص دو نمازین ملاکر پڑہی تو تکبیر ایک بار کہے یا دو بار **عن** سعید بن جبیر انہ صلی المغرب والعشاء بجمع باقامۃ واحدۃ ثم حدث عن ابن عمر انہ صنع مثل ذلک وحدث ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صنع مثل ذلک **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہے انہون نے مغرب اور عشا کی نماز پڑہی مزدلفہ مین ایک تکبیر سے پھر نقل کیا عبد اللہ بن عمر سے کہ انہون نے بھی ایسا ہی کیا تھا اور ابن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تہا **عن** ابن عمر انہ صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بجمع باقامۃ واحدۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مزدلفہ مین ایک تکبیر سے نماز پڑہی (یعنے دونو نمازین ادا کین) **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جمع بینہما بالمزدلفۃ صلی کل واحدۃ منہما باقامۃ ولم یسبح قبل واحدۃ منہما ولا بعد **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونو نمازین ملاکر پڑہین مزدلفے مین ہر ایک نماز کو ایک ایک تکبیر کہی اور نفل نہین پڑہا کسی نماز سے پہلے اور نہ کسی نماز کے بعد **الاذان للفائتۃ من الصلوۃ** جو نماز قضا ہو جاوے اوسکے لیے اذان کہنے کا بیان **عن** ابن سعید قال شغلنا المشرکون یوم الخندق عن صلوۃ الظہر حتی غربت الشمس وذلک قبل ان ینزل فی القتال ما نزل فانزل اللہ عز وجل وکفی اللہ المؤمنین القتال فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلالا فاقام لصلوۃ الظہر فصلاہا کما کان یصلیہا لوقتہا **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے کہا

ہم کو مشرکون نے خندق کی لڑائی میں عصر کی نماز سے یہانتک کہ آفتاب ڈوب گیا اور یہ وہ وقت کا ذکر ہے جبتک لڑائی کی نمازیں منسوخ نہیں اتری تھیں (یعنی صلوۃ الخوف کا حکم پھر اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری وکفی اللہ المؤمنین القتال یعنی آپ اور مسلمانوں کے اللہ نے مسلمانوں کی لڑائی ف اللہ جل جلالہ نے ایک پروائی ہوا بھیجی جس سے کافروں کے خیموں کی رسیاں ٹوٹ گئیں میخیں اکھڑ گئیں گھوڑوں نے لشکر میں چھوٹ کر دندمچایا ہانڈیاں الٹ گئیں سردی کی شدت جداگانہ کا وہ پھر کر بھاگ نکلے ف تو حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو انہوں نے تکبیر کہی ظہر کی اور آپ نے پڑھی اور سکو جسطرح وقت پر پڑھتے تھے **لا باختزاء** لذلک کلہ باذان واحد والاقامۃ لکل واحدۃ منہما اگر کئی نمازیں قضا ہو گئی ہوں تو ایک اذان سب کے لیے کافی ہے مگر تکبیر ہر ایک نماز کی لیے جدا جدا کہی **عن** ابی عبیدۃ قال قال عبداللہ ان المشرکین شغلوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن اربع صلوات یوم الخندق فامر بلالا فاذن ثم اقام فصلی الظہر ثم اقام فصلی العصر ثم اقام فصلی المغرب ثم اقام فصلی العشاء **ترجمہ** ابوعبیدہ سے روایت ہے عبداللہ مسعود نے کہا مشرکون نے بازرکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چار نمازون سے خندق کے روز پھر آپ نے حکم کیا بلال کو انہوں نے اذان دی پھر تکبیر کہی آپنے ظہر کی نماز پڑھی پھر تکبیر کہی آپ نے عصر کی نماز پڑھی پھر تکبیر کہی آپ نے مغرب کی نماز پڑھی پھر تکبیر کہی آپنے عشا کی نماز پڑھی **الا اکتفاء** بالاقامۃ لکل صلوۃ ہر نماز کے لیے صرف تکبیر کہہ لینا بھی کافی ہے **عن** عبداللہ بن مسعود قال کنا فی غزوۃ حسبنا المشرکون عن صلوۃ الظہر والعصر والمغرب والعشاء فلما انصرف المشرکون امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منادیا فاقام لصلوۃ الظہر فصلیناہا واقام لصلوۃ العصر فصلیناہا واقام لصلوۃ المغرب فصلیناہا واقام لصلوۃ العشاء فصلیناہا ثم طفقنا علینا فقال ما علی الارض عصابۃ یذکرون اللہ عز وجل غیرکم **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود نے کہا ہم ایک لڑائی میں تھے تو مشرکون نے روکدیا ہم کو ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کی نماز سے جب وہ بھاگ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اذان دینے والے کو اوس نے تکبیر کہی ظہر کی نماز کی ہم نے ظہر کی نماز پڑھی پھر تکبیر کہی عصر کی نماز کو ہمنے عصر کی نماز پڑھی پھر تکبیر کہی مغرب کی نماز کی ہم نے مغرب کی نماز پڑھی پھر تکبیر کہی عشا کی نماز کے ہم نے عشا کی نماز پڑھی بعد اوس کے آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ زمین پر کوئی جماعت ایسی نہیں ہے جو اللہ کی یاد کرتے ہوں (سوقت میں) سوا تمہاری **الاقامۃ لمن نسی** رکعۃ من صلوۃ جو شخص ایک رکعت بھول گیا (اور سلام پھیر کر چلدیا) پھر اوس کو رکعت کو ادا کرنا چاہیے تو تکبیر کہی **عن** معاویۃ بن خدیج ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی یوما فسلم وقد بقیت من الصلوۃ رکعۃ فاذکرہ رجل فقال نسیت من الصلوۃ رکعۃ فدخل المسجد فامر بلالا فاقام الصلوۃ فصلی للناس رکعۃ فاخبرت بذلک الناس فقالوا الی اتعرف الرجل قلت لا الا ان اراہ فمر فی فقلت ہذا ہو قالوا ہذا طلحۃ بن عبیداللہ **ترجمہ** معاویہ بن حیدہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز نماز پڑہی تو ایک رکعت باقی تہے آپ نے سلام پہیر دیا اور مسجد سے باہر چلے گئے ایک شخص لپکا اور کہا یا رسول اللہ آپ ایک رکعت بہول گئے آپ مسجد کے اندر آئی اور بلال کو حکم کیا انہون نے تکبیر کہی آپ نے ایک رکعت ادا کی مین نی لوگون سے یہ قصہ بیان کیا انہون نے کہا تم پہچانتے ہو اس شخص کو جس نے لپک کر آپ سے کہا تہا کہ آپ ایک رکعت بہول گئے مین نے کہا مین جانتا نہین مگر دیکہون تو البتہ پہچان لون وہ شخص میری سامنی سے نکلا مین نے کہا وہ یہی ہے لوگون نے کہا یا طلحہ بن عبید اللہ مین **اَذَانُ الرَّاعِیْ** چرواہے جنگل مین اذان دیوے **عَنْ** عبد اللہ بن ربیعۃ انہ کان مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فسمع صوت رجل یؤذن حتی اذا بلغ اشہد ان محمدا رسول اللہ قال الحکم لما سمع ہذا من ابن ابی لیلی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ہذا الراعی عن غنمہ یعنی عاد عن اہلہ فہبط الوادی فاذا ہو براعی غنم فاذا ہو شاۃ تیعنۃ قال ترون ہذہ ہینۃ علی اہلہا قالوا نعم قال للدنیا اہون علی اللہ من ہذہ الی اہلہا

ترجمہ عبد اللہ بن ربیعہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ تہے ایک سفر مین آپ نے ایک شخص کے آواز سنی جو اذان دے رہا تہا جب شہد ان محمدا رسول اللہ پر پہونچا تو آپ نے فرمایا یہ بکری کا چرواہا ہے یا اپنے گہر بار سے جدا ہے آپ وادی مین اوتری دیکہا تو وہ بکری کا چرواہا ہے پہر آپ نے ایک بکری دیکہی جو مری ہوئی پڑی تہی آپ نے فرمایا دیکہو یہ اس کے مالک کے نزدیک کسقدر ذلیل ہے صحابہ نے عرض کیا ہان آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ کے نزدیک دنیا اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے **اَلْاَذَانُ** لمن یصلی وحدہ جو شخص اکیلے نماز پڑہی وہ اذان دیوے **عَنْ** عقبۃ بن عامر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یعجب ربک من راعی غنم فی رأس شظیۃ الجبل یؤذن بالصلوۃ ویصلی فیقول اللہ عز وجل انظروا الی عبدی ہذا یؤذن ویقیم الصلوۃ یخاف منی قد غفرت لعبدی وادخلتہ الجنۃ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے اللہ تعجب کرتا ہے اس شخص سے جو کریان چراتا ہے پہاڑ کی چوٹی کے کنارے مین اذان دیتا ہے نماز کے لیے اور نماز پڑہتا ہے پروردگار فرماتا ہے دیکہو میری اس بندی کو اذان دیتا ہے اور نماز پڑہتا ہے میری ڈر سے مین نی اسکو بخشدیا اور جنتی کردیا **اَلْاِقَامَۃُ** لمن یصلی وحدہ جو شخص اکیلے نماز پڑہی وہ تکبیر کہے **عَنْ** رفاعۃ بن رافع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینما ہو جالس فی صف الصلوۃ الحدیث ترجمہ رفاعہ بن رافع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہے ہوئے تہے نماز کی صف مین

کَیْفَ الْاِقَامَۃُ تکبیر کیونکر کہنا چاہیے **عَنْ** ابی الثنی مؤذن مسجد الجامع قال سألت ابن عمر عن الاذان فقال کان الاذان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثنی مثنی والاقامۃ مرۃ مرۃ الا انک اذا قلت قد قامت الصلوۃ قلتہا مرتین فاذا سمعنا قد قامت

الصَّلٰوۃُ تَوَضَّأَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوۃِ ترجمہ ابوالمثنی سے روایت ہی جو جامع مسجد کے مؤذن تھے کہ میں نے عبداللہ بن عمر سے اذان کو پوچھا انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اذان اکٹھی دو دو بار کہی جاتی اور تکبیر کے ایک ایک بار مگر قد قامت الصلوٰۃ کو دو بار کہ جب ہم قد قامت الصلوٰۃ سنتے تو وضو کرتے اور نماز کو لیے باہر نکلتے **اِقَامَۃُ کُلِّ وَاحِدٍ بِنَفْسِہٖ** ہر شخص اپنے لیے جدا جدا تکبیر کہے **عَنْ** مَالِکِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلِصَاحِبٍ لِّیْ اِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ فَاَذِّنَا ثُمَّ اَقِیْمَا ثُمَّ لِیَؤُمَّکُمَا اَکْبَرُکُمَا ترجمہ مالک بن الحویرث سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور میری ایک رفیق سے فرمایا جب نماز کا وقت آوی تو تم دونوں اذان دینا پھر تکبیر کہنا پھر نماز وہ پڑھاوے جو تم دونوں میں بڑا ہو (عمر میں) **فَضْلُ التَّاذِیْنِ** اذان کی فضیلت **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ اَدْبَرَ الشَّیْطَانُ وَلَہٗ ضُرَاطٌ حَتّٰی لَا یَسْمَعَ التَّاذِیْنَ فَاِذَا قُضِیَ النِّدَاءُ اَقْبَلَ حَتّٰی اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوۃِ اَدْبَرَ حَتّٰی اِذَا قُضِیَ التَّثْوِیْبُ اَقْبَلَ حَتّٰی یَخْطِرَ بَیْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِہٖ فَیَقُوْلُ اُذْکُرْ کَذَا اُذْکُرْ کَذَا لِمَا لَمْ یَکُنْ یَذْکُرُ حَتّٰی یَظَلَّ الْمَرْءُ اَنْ لَّا یَدْرِیَ کَمْ صَلّٰی ترجمہ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اذان ہوتی ہی نماز کی لیے تو شیطان پیٹ موڑ کر بادتا ہوا بھاگتا ہی جس لیے کہ اذان کی آواز نہ سنے پھر جب اذان ہو چکتی ہے تو لوٹ آتا ہی جب تکبیر ہوتی ہی پھر بھاگ جاتا ہی جب تکبیر ہو چکتی ہے پھر لوٹ آتا ہی یہانتک کہ خطرہ ڈالتا ہی آدمی اور اوس کے دل کی بیچ میں (پس الگ کر دیتا ہے آدمی کو دل سے یعنی ظاہر میں جسم آدمی کا نماز میں ہوتا ہے لیکن دل سے وہاں نہیں ہوتا دل اور خیالات میں پھنس جاتا ہے) تو وہ وہ باتیں یاد دلاتا ہے جو کا نماز سے پہلے خیال نہ رہتا یہانتک کہ بھول جاتا ہی آدمی کتنی رکعتیں پڑھیں **اَلْاِسْتِہَامُ عَلَی التَّاذِیْنِ** اذان کہنے پر قرعہ ڈالنا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ یَجِدُوْا اِلَّا اَنْ یَّسْتَہِمُوْا عَلَیْہِ لَاسْتَہَمُوْا عَلَیْہِ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی التَّہْجِیْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَیْہِ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی الْعَتَمَۃِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْھُمَا وَلَوْ حَبْوًا ترجمہ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی رسول اللہ نے فرمایا اگر لوگ جانیں جو کچھ ثواب کہ اذان دینے اور جماعت کے اول صف میں ہی پھر جو کچھ نہ حاصل ہو سکا کوئی رستہ زیادہ دینے سوائے قرعہ ڈالنے کے البتہ قرعہ ڈالتے اگر جانیں کیا ثواب ہے ظہر کو اوّل وقت پڑھنے میں تو جلدی کریں اوسکے اور اگر جانیں کیا ثواب ہے عشا اور فجر کی جماعت کا تو آویں سرین کے بل گھسٹتے ہوئے (یعنی اگر چلنے کی طاقت نہو تب بھی چوتڑوں کے بل گھسٹتے آویں **اِتِّخَاذُ الْمُؤَذِّنِ الَّذِیْ لَا یَاْخُذُ عَلٰی اَذَانِہٖ اَجْرًا** مؤذن ایسے شخص کو کرنا چاہیے جو اذان پر اجرت نہ لیوے **عَنْ** عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اجْعَلْنِیْ اِمَامَ قَوْمِیْ فَقَالَ اَنْتَ اِمَامُہُمْ وَاقْتَدِ بِاَضْعَفِہِمْ وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا یَاْخُذُ عَلٰی اَذَانِہٖ اَجْرًا ترجمہ عثمان بن ابی العاص سے روایت ہی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھو امام بنا دیجیو اپنی قوم کا آپ نے فرمایا تو امام ہی اپنی قوم کا لیکن اقتدا کر اوس شخص کے جو سب سے زیادہ ضعیف ہو اور مؤذن ایسا

(یعنی رعایت کرو ضعیف اور بیمار کی اتنا نماز کو طول مت دو کہ یہ لوگ جماعت سے گھبرا جاویں) مقرر کرا دیں مؤذن کو جو اذان پر اجرت
نہ لیوے **ثواب ذلک** اذان کا ثواب **عن** ابی ہریرۃ یقول کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقام بلال ینادی فلما سکت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال مثل ھذا یقینا دخل
الجنۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو بلال کھڑے ہوئے اذان دینے کو جب اذان دے چکے
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ایسا ہی کہا دل سے یقین کر کے وہ جنت میں جاوے گا **القول مثل**
ما یقول المؤذن جو مؤذن کہے وہی سننے والا بھی کہے **عن** محمد بن یحیی الانصاری قال کنت جالسا عند
ابی امامۃ بن سھل بن حنیف فاذن المؤذن فقال اللہ اکبر اللہ اکبر فکبر اثنتین فقال اشھد ان لا
الہ الا اللہ فقال اشھد ان لا الہ الا اللہ فقال اشھد ان محمدا رسول اللہ فقال اشھد ان محمدا رسول اللہ ثم قال حدثنی
معاویۃ بن ابی سفیان عن قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** محمد بن یحیی انصاری سے روایت ہے
میں بیٹھا تھا ابوامامہ بن سہل بن حنیف میں مؤذن نے اذان دی تو اللہ اکبر اللہ اکبر کہا انہوں نے بھی دو بار اللہ اکبر کہا پھر مؤذن نے اشہد ان
لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا انہوں نے بھی دو بار اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا پھر مؤذن نے اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد
ان محمدا رسول اللہ کہا انہوں نے بھی دو بار اشہد ان محمدا رسول اللہ کہا پھر مجھ سے معاویہ بن ابی سفیان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا قول بیان کیا **عن** ابی امامۃ بن سھل قال سمعت معاویۃ یقول سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وسمع المؤذن فقال مثل ما قال **ترجمہ** ابوامامہ بن سہل سے روایت ہے وہ کہتے تھے میں نے معاویہ سے سنا
وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے مؤذن کو اذان دیتے سنا تو جیسا مؤذن کہتا جاتا تھا ویسا ہی آپ بھی
کہتے جاتے تھے **القول الذی** یقال اذا قال المؤذن حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح جب مؤذن حی
علی الصلوۃ حی علی الفلاح کہے تو سننے والا کیا کہے **عن** عبید اللہ بن علقمۃ بن وقاص قال کنت عند معاویۃ
اذ اذن مؤذنہ فقال معاویۃ کما قال المؤذن حتی اذا قال حی علی الصلوۃ قال لا حول ولا
قوۃ الا باللہ فلما قال حی علی الفلاح قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ وقال بعد ذلک ما قال
المؤذن ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مثل ذلک **ترجمہ** عبید اللہ بن علقمہ بن
وقاص سے روایت ہے میں معاویہ بن ابی سفیان کی پاس تھا اتنے میں اونچے مؤذن نے اذان دی تو معاویہ نے بھی ویسا ہی کہا جیسے
مؤذن نے کہا جب مؤذن نے حی علی الصلوۃ کہا تو انہوں نے لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہا جب اس نے حی علی الفلاح کہا تو انہوں نے
لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہا پھر وہی کہا جو مؤذن نے کہا بعد اوسکے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا آپ بھی
ایسا ہی کہا کرتے تھے **باب** الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد الاذان اذان کے بعد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا **عن** عبد اللہ بن عمرو یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول

إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ وَصَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللَّهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ أَرْجُو أَنْ أَكُونَ
أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب تم اذان سنو تو جو اذان دینے والا کہے وہ تم بھی کہو اور میرے اوپر درود
بھیجو یہ سمجھ لو کہ جو کوئی میرے اوپر ایک بار درود بھیجے گا اللہ جل جلالہ اس پر دس بار رحمت بھیجے گا پھر اللہ سے اپنے
لیے وسیلہ کا سوال کرو کہ وسیلہ ایک درجہ ہے جنت میں جو کسی کو لائق نہیں ہے سوا ایک بندے کے اللہ کے بندوں میں سے اور مجھے
امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہونگا تو جو شخص میرے لیے وسیلہ کو مانگیگا ضرور ہو جاوے گی اوس کے لیے میری شفاعت **ف**
وسیلہ مانگنے کی دعا کرنی ہے **الدُّعَاءُ عِنْدَ الْأَذَانِ** اذان کے بعد دعا کا بیان **عَنْ** سعد بن ابی وقاص
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَ
بِمُحَمَّدٍ رَسُولًا غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
اذان سنتے وقت یہ کہے میں بھی گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ سوا اللہ کے کوئی سچا معبود نہیں ہے وہ اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک
نہیں ہے اور بیشک محمد اوس کے بندے اور بھیجے ہوئے میں اوسی ہوں میں اللہ جل جلالہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر
اور محمد کے رسول ہونے پر اوسکا گناہ بخشدیا جاویگا **عَنْ** جابر قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ
مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ إِلَّا حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي
يَوْمَ الْقِيَامَةِ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذان سنکر یہ کہے اللھم رب ہذہ الدعوۃ التامۃ
والصلوۃ القائمۃ آت محمدا الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما محمودا الذی وعدتہ تو ضرور ہو جاوے گی شفاعت اوسکی میری **ف**
اس دعا کے معنے یہ ہیں یا اللہ جو پوری پکار کا (یعنی اذان کا) اور رب ہے نماز کا جو قائم رہنیوالی ہے قیامت تک وہ تو
محمد کو وسیلہ اور بزرگی اور پہونچا اونکو مقام محمود میں (یعنی اوس مقام میں جسکی سب تعریف کرتے ہیں اور وہ مقام شفاعت ہے
جہاں پر کسی کی پہونچ نہوگی) جسکا تو نے وعدہ کیا ہے (اس آیت میں عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا بھیغہ کی وعدہ ہے
میں نے زیادہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ وعدہ خلاف نہیں ہوتا اور یہ لفظ جو بعد فضیلہ کے بڑھاتے ہیں واللہ اعلم نفع
اور خیر میں اور ارزقنا شفاعتہ یوم القیامۃ حدیث میں نہیں ہیں **الصَّلَاةُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ**
اذان اور اقامت کے بیچ میں نماز پڑھنا **عَنْ** عبداللہ بن مغفل قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ **ترجمہ** عبداللہ

بن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دو اذانوں کے بیچ میں نماز ہے ہر دو اذانوں کے بیچ میں نماز ہے جسکا جی چاہے (وہ نفل پڑھے) اذان اور تکبیر کے بیچ میں **عن** انس بن مالک قال کان المؤذن اذا اذن قام ناس من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیبتدرون السواری یصلون حتی یخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھم کذلک یصلون قبل المغرب ولم یکن بین الاذان والاقامۃ شیء **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے مؤذن جب اذان سے چکتا (بعضے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ستونوں کیطرف چلے جاتے اور نماز پڑھا کرتے (یعنی سنتیں) یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لاتے اسی طرح مغرب سے پہلے بھی وہ لوگ نماز پڑھتے (یعنے نفل) اور مغرب کے اذان اور اقامت میں کچھ فاصلہ نہ ہوتا **التشدید فی الخروج من المسجد بعد الاذان** جب مسجد میں اذان ہوجاوے تو بغیر نماز پڑھے نکلنا کیسا ہے **عن** ابی الشعثاء قال رایت ابا ھریرۃ ومر رجل فی المسجد بعد النداء حتی قطعہ فقال ابو ھریرۃ اما ھذا فقد عصی ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابو الشعثا سے روایت ہے میں نے ابو ہریرہ کو دیکھا ایک شخص مسجد میں سے جانے لگا اذان کے بعد یہاں تک کہ باہر چلا گیا انہوں نے کہا اس شخص نے تو نافرمانی کی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی (کیونکہ آپ کا فرمان یہ تھا کہ جب مسجد میں اذان ہوجاوے تو بغیر نماز پڑھے باہر نہ جاوے) **عن** ابی الشعثاء قال خرج رجل من المسجد بعد ما نودی بالصلوۃ فقال ابو ھریرۃ اما ھذا فقد عصی ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابو الشعثا سے روایت ہے ایک شخص مسجد سے نکلا جب اذان ہوچکی تھی۔ ابو ہریرہ نے کہا اس نے نافرمانی کی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی **ایذان المؤذنین الائمۃ بالصلوۃ** مؤذن امام کو آگاہ کرے جب نماز ہونی لگے **عن** عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فیما بین ان یفرغ من صلوۃ العشاء الی الفجر احدی عشرۃ رکعۃ یسلم بین کل رکعتین ویوتر بواحدۃ ویسجد سجدۃ قدر ما یقرأ احدکم خمسین آیۃ قبل ان یرفع راسہ فاذا سکت المؤذن من صلوۃ الفجر وتبین لہ الفجر وجاءہ المؤذن قام فرکع رکعتین خفیفتین ثم اضطجع علی شقہ الایمن حتی یاتیہ المؤذن للاقامۃ فیخرج معہ **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز سے فارغ ہوکر فجر تک گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے ہر دو رکعتوں کے بیچ میں سلام پھیرتے تھے اور ایک رکعت وتر کی پڑھتے تھے اور ایک سجدہ کرتے تھے جتنی دیر تک تم میں سے کوئی پچاس آیتیں پڑھے پھر سر اوٹھاتے تھے جب مؤذن فجر کی اذان سے خاموش ہوجاتا اور آپ کو معلوم ہوجاتا کہ فجر ہوگئی تو ہلکی ہلکی دو رکعتیں پڑھتے تھے پھر داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے یہانتک کہ مؤذن آپکے پاس آتا تکبیر کے خبر کرنیکو آپ اوسکے ساتھ نکلتے (تو اذان کے بعد مؤذن آپ کو آکر خبر کرتا کہ اب تکبیر ہوتی ہے اس حدیث سے یہ بات نکلی کہ مؤذن امام بعضے حاکم کو دوبارہ مطلع کردیوے نماز کو اپنیکو لیے ہر چہ ہے کہ وہ مشغول رہتے ہیں اور کاموں میں) **عن** عریب مولی ابن عباس قال سئلت

ابن عباس کیف کانت صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باللیل فوصف انہ صلی احدی عشر رکعۃ بالوتر ثم نام حتی استثقل فرایتہ ینفخ وکان یقول یا رسول اللہ ثم قام فصلی رکعتین وصلی بالناس ولم یتوضأ ترجمہ کریب سے روایت ہے جو مولی تھے عبد اللہ بن عباس کے مینے ابن عباس سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کیونکر نماز پڑھتے تھے انہون نے بیان کیا کہ آپ گیارہ رکعتین پڑھتے وتر سمیت پھر سو رہے یہانتک کہ دستا ہو گئی اور مین نے دیکھا آپ کو خراٹے لیتے ہوئے تب مین بلال آئے اور عرض کیا نماز یا رسول اللہ آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتین پڑھین پھر خاندپڑی لوگون کے ساتھ اور وضو نہین کیا ف اس حدیث سے کہ آپ ظاہر مین سوتے تھے لیکن دل ہوشیار رہتا اور خاصہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا **اقامۃ المؤذن عند خروج الامام** جب امام باہر نکلے تو مؤذن تکبیر کہے **عن** ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوۃ فلا تقوموا حتی تروننی خرجت ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی تکبیر ہو تو مت کھڑے ہو یہانتک کہ دیکھو مجھکو باہر نکلتے ہوئے **کتاب المساجد** کتاب مسجدون کے بیان مین **فضل فی بناء المسجد** مسجد بنانے کی فضیلت **عن** عمرو بن عنبسۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من بنی مسجدا یذکر اللہ عز وجل فیہ بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ ترجمہ عمرو بن عنبسہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسجد بنا کر اللہ کی یاد (نماز) کی جس مین اسکی یاد کیجاوے) تو اللہ اوسکی لیے ایک گھر بنا دیگا جنت مین ف مگر یہ فضیلت اوسحالت مین ہے جب نمازیونکو تکلیف ہو اور مسجد ان کی بڑی نہ ہو اگر اور مسجدین موجود ہون تو اونہی کی مرمت اور درستی کرنا نئی مسجد بنانے سے بہتر ہے اور جو اون مسجدون مین مرمت کی حاجت نہو نئی مسجد نہ بنادی بلکہ اور مقدر روپیہ ضروری کامون مین دین کے صرف کرے جیسے مدرسہ بنانا کنوان بنانا سرائے دیہ کے کنا مین جیونا **المباھاۃ فی المساجد** مسجد بنانے مین فخر اور بڑائی کرنا کیسا ہے **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اشراط الساعۃ ان یتباھی الناس فی المساجد ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی نشانی یہ ہی ہے کہ لوگ فخر کرینگے مسجدون مین ف یعنے اپنی نامور ی اور بڑائی کی نیت سے مسجدین بناوین گے اور ایک دوسری کے حرص سے اوسکی آراستگی اور زینت کرینگے مطلب یہ ہے کہ نیک کامونمین خدا کی رضی کا خیال کم ہوگا **ذکر ای مسجد وضع اولا** کون سی مسجد پہلے بنای گئی ہے **عن** الاعمش ان ابراھیم قال قلت اقرأ علی ابی فی القرآن فی السکۃ فاذا قرأت السجدۃ سجد قلت یا ابت تسجد فی الطریق فقال انی سمعت اباذر یقول سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای مسجد وضع اولا قال المسجد الحرام قلت ثم ای قال المسجد الاقصی قلت وکم بینھما قال اربعون عاما والارض لک مسجد فحیث ما ادرکتک الصلوۃ فصل ترجمہ اعمش سے روایت ہے ابراہیم نے مجھ سے کہا مین اپنے باپ

سامنے قرآن پڑھ رہا تھا سکہ مین (ایک مقام کا نام ہے) جب مین سجدہ کی آیۃ پڑھتا تو وہ سجدہ کرتے مین نے کہا یا رسول اللہ سجدہ کرتے ہوا نہون نے کہا میں ابوذر سے سنا وہ کہتے تھے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون سی مسجد پہلی بنائی گئی ہے انہون نے کہا مسجد حرام (یعنی خانہ کعبہ) مین نے کہا پھر کون سی آپنے فرمایا مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) مین نے کہا ان دونون مسجدون مین کتنا فاصلہ تھا آپنے فرمایا چالیس برس اور ساری زمین تیرے لیے مسجد ہی جہان تجھ نماز کا وقت آجاوی وہان پڑھ

فَضْلُ الصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

کعبہ مین نماز پڑھنی کی فضیلت

عَنْ ابراہیم بن عبداللہ بن معبد بن عباس اَنَّ مَيْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَنْ صَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الصَّلٰوةُ فِيْهِ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ **ترجمہ** ابراہیم بن عبداللہ سے روایت ہے ام المؤمنین میمونہ نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے (یعنی مسجد نبوی) مین نماز پڑھنا اور مسجدون مین ہزار نماز پڑھنی سے زیادہ ہے مگر خانہ کعبہ کی مسجد مین (روہان نماز پڑھنا مسجد نبوی سے بھی افضل ہے)

اَلصَّلٰوةُ فِي الْكَعْبَةِ

خانہ کعبہ مین نماز پڑھنا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ هُوَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَاَغْلَقُوْا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا فَتَحُوْا كُنْتُ اَوَّلَ مَنْ وَلَجَ فَلَقِيْتُ بِلَالًا فَسَاَلْتُهُ هَلْ صَلّٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ صَلّٰى بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے اندر گئے اور آپ کے ساتھ اسامہ بن زید اور بلال اور عثمان بن طلحہ تھے دروازہ بند کر لیا جب دروازہ آپنے کھولا تو سب سے پہلی مین اندر گیا اور بلال سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ہے انہون نے کہا ہان نماز پڑھی ہے دو ستونون یمانی کی

بَابُ الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى وَالصَّلٰوةِ فِيْهِ

بیت المقدس کے مسجد کا بیان اور اوس مین نماز پڑھنی کا ذکر

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا بَنٰى بَيْتَ الْمَقْدِسِ سَاَلَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ خِلَالًا ثَلٰثَةً سَاَلَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حُكْمًا يُصَادِفُ حُكْمَهُ فَاُوْتِيَهُ وَسَاَلَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ مُلْكًا لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِنْ بَعْدِهٖ فَاُوْتِيَهُ وَسَاَلَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حِيْنَ فَرَغَ مِنْ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ اَنْ لَا يَاْتِيَهُ اَحَدٌ لَا يَنْهَزُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ فِيْهِ اَنْ يَخْرُجَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے جب بیت المقدس کو بنایا (یعنی اوسکی مرمت کی اور وہان عمارت بنائی) تو سلیمان نے کہا بیت المقدس اور کعبہ کی حضرت آدم علیہ السلام ڈال چکے تھے) تو سے جل جلالہ سے تین باتون کے لیے دعا کی ایک تو یہ کہ اللہ جل جلالہ اونکو ایسی حکومت عنایت فرماوی (کہ ہوا اور پانی اور جانورون کے مسخر اور تا بعدار ہون) اللہ نے ایسی ہی حکومت دی دوسری یہ کہ اللہ اونکو ایسی سلطنت دیوے جو بعد اون کے کسی کو نہ ملے اللہ نے ایسی ہی سلطنت اون کو دی

تیسری یہ کہ جب مسجد بنانے سے فارغ ہو تو اللہ سے دعا کی یا اللہ جو کوئی اس مسجد میں نمازی کے لیے آوے تو اسکو گناہوں سے ایسا پاک کر دے جیسی وہ پاک نہا پیدا ہوئے کیوقت **فضل مسجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم** **عَنْ** أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْأَغَرِّ مَوْلَى الْجُهَنِيِّيْنَ وَكَانَا مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ صَلٰوةٌ فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَمَسْجِدُهُ آخِرُ الْمَسَاجِدِ

ترجمہ ابوسلمہ بن عبدالرحمن اور ابوعبداللہ اغر سے روایت ہے اور وہ دونوں ابوہریرہ کے رفیقوں میں سے تھے اون دونوں نے ابوہریرہ سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں ایک نماز پڑھنا اور مسجدوں میں ہزار نمازوں سے بہتر ہے مگر مسجد حرام سے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب پیغمبروں کے بعد ہیں اور آپ کی مسجد سب مسجدوں کے بعد ہے (یعنی جیسے آپ سب پیغمبروں سے افضل ہیں ایسی ہی آپ کی مسجد بھی اگلے تمام پیغمبروں کی مسجدوں سے افضل ہے) قَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ وَأَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ لَمْ نَشُكَّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُوْلُ عَنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَخْشَى أَنْ نَسِيَتْ أَبَا هُرَيْرَةَ فِي ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ حَتّٰى إِذَا تُوُفِّيَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ وَتَلَاوَمْنَا أَنْ لَا نَكُوْنَ كَلَّمْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فِي ذٰلِكَ حَتّٰى يُسْنِدَهُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ كَانَ سَمِعَهُ مِنْهُ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ جَالِسَانِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ قَارِظٍ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ الْحَدِيْثَ وَالَّذِيْ قُلْنَا فِيْهِ مِنْ نَقْصِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ لَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ أَشْهَدُ أَنِّيْ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّيْ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّهُ آخِرُ الْمَسَاجِدِ

ترجمہ ابوسلمہ اور ابوعبداللہ نے کہا ہم کو اسمیں کچھ شک نہیں کہ ابوہریرہ ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے تھے سو جیسی ہم نے اون سے صاف نہ کیا اسحدیث کو (کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یا تمہارا قول ہے) جب ابوہریرہ مر گئے تو ہم نے اسکا ذکر کیا اور ایک نے دوسری کو ملامت کی اس بات پر کہ ابوہریرہ سے کیوں نہ پوچھا تاکہ وہ نسبت کر دیتے اسحدیث کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک اگر انہوں نے سنا ہو تو اپ سے تو ہم اسی تردد میں تھے کہ عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ کے پاس بیٹھے اور اون سے بیان کیا اسحدیث کو اور ذکر کیا اپنے قصور کا جو ابوہریرہ سے نہ پوچھنے میں ہوا عبداللہ بن ابراہیم نے کہا میں گواہی دیتا ہوں اسبات کی کہ میں نے ابوہریرہ سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اسی حدیث کو) اس لیے کہ میں سب پیغمبروں کے آخر میں ہوں اور میری مسجد بھی سب مسجدوں کی اخیر میں ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ

ترجمہ عبداللہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے

اور منبر کے درمیان بہشت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے ف بعضے روایتوں میں گھر ہے اور بعض میں حجرہ اور سب سے قریب روایتوں کا ایک ہی مطلب ہے کیونکہ آپکا گھر حضرت عائشہ کا حجرہ تھا آپ اسی گھر میں رہتے اور وہیں دفن ہوئے حضرت کی قبر شریف اور منبر کے درمیان چند گز کا فاصلہ ہے مطلب یہ ہے کہ اتنی جگہ بہشت میں اوپر سے ایک کیاری ہو جاوے گی یا کچھ وہاں عبادت کریگا وہ بہشت میں جاویگا اور ایک کیاری پاویگا یا درحقیقت اتنی زمین بہشت میں سے آئی ہے یا خود بہشت ہے واللہ اعلم

الاقوال **عَنْ** اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ قَوَائِمَ مِنْبَرِیْ ھٰذَا رَوَاتِبُ فِی الْجَنَّۃِ

ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے منبر کے پائوں جنت میں گڑے ہوئے ہیں **ذِکْرُ**

الْمَسْجِدِ الَّذِیْ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی وہ کون سی مسجد ہے جسکا ذکر کلام اللہ میں ہے کہ وہ بنائی گئی ہے پرہیزگاری پر **عَنْ**

اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ تَمَارٰی رَجُلَانِ فِی الْمَسْجِدِ الَّذِیْ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ فَقَالَ رَجُلٌ

ھُوَ مَسْجِدُ قُبَا وَقَالَ الْاٰخَرُ ھُوَ مَسْجِدُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُوَ مَسْجِدِیْ ھٰذَا ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے دو شخصوں نے بحث کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی سامنے اس مسجد میں جسکو شان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا **لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ**

فِیْہِ یعنی جو مسجد کہ اوسکی بنیاد دھری گئی پرہیزگاری پر پہلے دن سے وہ لائق ہے کہ تو کھڑا ہو اوسمیں - ایک شخص بولا وہ مسجد قبا

ہے (جو مدینہ کے باہر بنی ہوئی ہے اور جب آپ پہلی ہجرت کر کے گئے تھے تو وہیں اترے تھے) دوسرا بولا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کی مسجد ہے آپ نے فرمایا وہ میری مسجد ہے (یعنی مسجد نبوی) **فَضْلُ مَسْجِدِ قُبَا** وَالصَّلٰوۃُ فِیْہِ مسجد قبا میں نماز

پڑھنے کی فضیلت **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْتِیْ قُبَاءً رَاکِبًا وَّمَاشِیًا

ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں سوار ہو کر اور پیدل آتے ف یحییٰ کے روایت میں

اتنا زیادہ ہے کہ آپ ہر ہفتہ کو مسجد قبا میں آتے اور وہاں دو رکعتیں پڑھتے **عَنْ** سَھْلِ بْنِ حُنَیْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ حَتّٰی یَاْتِیَ ھٰذَا الْمَسْجِدَ مَسْجِدَ قُبَاءَ فَصَلّٰی فِیْہِ کَانَ لَہٗ عَدْلَ عُمْرَۃٍ ترجمہ

سہل بن حنیف سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے گھر سے نکلے پھر مسجد قبا میں آوے اور وہاں نماز پڑھے تو اوسکو ایک عمرہ کا ثواب ملے گا **مَا تُشَدُّ الرِّحَالُ** اِلَیْہِ مِنَ الْمَسَاجِدِ کن کن مسجدوں کیطرف سفر کرنا درست ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَۃِ مَسَاجِدَ

مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِیْ ھٰذَا وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

نہ باندھو سامان پالان (یعنی سفر نہ کیا جاوے) مگر تین مسجدوں کیطرف ایک مسجد الحرام (یعنی خانہ کعبہ کے لیے) دوسری میری

مسجد (یعنی مسجد نبوی جو مدینہ میں ہے) تیسری مسجد الاقصیٰ (یعنی بیت المقدس) کیطرف ف مراد وہ سفر ہے جو بطریق

تقرب الی اللہ اور عبادت کے ہو نہ مطلق سفر سے یہ کہ فرض ہے سفر واسطے تحصیل علم کے جب اوسکی احتیاج ہو اسی طرح ہر سفر واسطے

تجارت کے اور عزیزوں اور دوستوں کی ملاقات کے۔ پس ان تین مسجدوں کے سوا اور مسجدوں کی طرف سفر کرنا بالاتفاق ممنوع ہے کیونکہ سوا ان تین مسجدوں کے باقی سب مسجدیں فضیلت اور ثواب میں برابر ہیں پس ایسا سفر کرنا انبیاء اور اولیا کی قبروں کی زیارت کو یہی اوسمیں اختلاف ہے ایک جماعت محققین کا یہ قول ہے کہ وہ ناجائز ہے پہلے کہ حدیث مطلق ہے ممانعت سفر میں سوا ان تین مسجدوں کے اور ایک جماعت علما کا یہ قول ہے کہ مراد حدیث میں خاص ہے یعنی سفر مساجد جیسا احمد کی روایت میں ہے لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ شاہ ولی اللہ صاحب نے حجۃ اللہ البالغہ میں اول قول کو اختیار کیا ہے اور روایت احمد کی ضعیف ہے بسبب شہر بن حوشب کے واللہ علم **اِتِّخَاذُ الْبِيَعِ** مَسَاجِدَ نصاری کی گرجا کو مسجد بنا لینا درست ہے **عَنْ** طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ خَرَجْنَا وَفْدًا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَاَخْبَرَنَاهُ اَنَّ بِاَرْضِنَا بِيْعَةً لَنَا فَاسْتَوْهَبْنَاهُ مِنْ فَضْلِ طَهُوْرِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ وَمَضْمَضَ ثُمَّ صَبَّهُ فِيْ اِدَاوَةٍ وَاَمَرَنَا فَقَالَ اخْرُجُوْا فَاِذَا اَتَيْتُمْ اَرْضَكُمْ فَاكْسِرُوْا بِيْعَتَكُمْ وَانْضَحُوْا مَكَانَهَا بِهٰذَا الْمَاءِ وَاتَّخِذُوْهَا مَسْجِدًا قُلْنَا اِنَّ الْبَلَدَ بَعِيْدٌ وَالْحَرُّ شَدِيْدٌ وَالْمَاءُ يَنْتِنُ فَقَالَ مُدُّوْهُ مِنَ الْمَاءِ فَاِنَّهُ لَا يَزِيْدُهُ اِلَّا طِيْبًا فَخَرَجْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا بِلَادَنَا فَكَسَرْنَا بِيْعَتَنَا ثُمَّ نَضَحْنَا مَكَانَهَا وَاتَّخَذْنَاهَا مَسْجِدًا فَاَذَّنَّا فِيْهِ بِالْاَذَانِ قَالَ وَالرَّاهِبُ رَجُلٌ مِنْ طَيِّءٍ فَلَمَّا سَمِعَ الْاَذَانَ قَالَ دَعْوَةٌ حَقٌّ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ تَلْعَةً مُرْتَلًا عِنْدَهَا فَلَمْ نَرَهُ بَعْدُ (ترجمہ) طلق بن علی سے روایت ہے ہم اپنی قوم کیطرف سے پیام لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور آپ سے بیعت کی اور آپکے ساتھ نماز پڑھی اور ہم نے بیان کیا آپ سے کہ ہماری بستی میں ایک گرجا ہے ہم سے مانگا آپ سے وضو کا بچا ہوا پانی (برکت کے لیے) آپ نے پانی منگوایا اور کلی کی پھر وضو کیا اور کلی کی پھر وضو کے پانی کو ایک ڈول میں ڈالدیا اور فرمایا جاؤ جب تم اپنی بستی کو پہونچو تو گرجا کو توڑ ڈالو اور وہاں پر یہ پانی چھڑک دو اور اوس کے مسجد بنالو ہم نے کہا یا رسول اللہ ہمارا شہر دور ہے اور گرمی بہت پڑتی ہے اور پانی سوکھ جاتا ہے آپنے فرمایا تو سکو مدد دیتے ہوئے اور پانی سے (یعنی ڈول کو دو پانی میں تر کر لیا کرو یا تھوڑا پانی اور اوسمیں ڈالدیا کرو جتنا سوکھے اوسکا بدل ہو جاوے) کیونکہ جتنا پانی اوسکا پہونچیگا اسکی خوشبو اور خوبی زیادہ ہوگی خیر ہم روانہ ہوئے یہانتک کہ اپنی شہر پہونچے اور گرجا کو توڑا پھر اوسجگہ وہ پانی چھڑکا اور وہاں مسجد بنائی پھر ہم نے اذان دی تو وہاں ایک راہبی تھا بنی طی میں سے اوس نے جب اذان سنی تو کہنے لگا یہ سچی پکار ہے پھر ایک طرف بلندی پر چلا گیا اوسکو پھر کسی نے دیکھا نہیں یا

نَبْشُ الْقُبُوْرِ وَاتِّخَاذُ اَرْضِهَا مَسْجِدًا قبروں کو کھود کر وہاں مسجد بنا دینا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فِيْ عُرْضِ الدَّيْنَةِ فِيْ حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُوْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَاَقَامَ فِيْهِمْ اَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوْا مُتَقَلِّدِيْ سُيُوْفِهِمْ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَاَبُوْ بَكْرٍ رِدْفُهٗ وَمَلَاُ مِنْ بَنِي

النجار حوله حوالي بفناء ابي ايوب وكان يصلي حيث ادركته الصلوة ويصلي في مرابض الغنم وانه امر بالمسجد فارسل الى ملاء من بني النجار فجاؤا فقال يا بني النجار ثامنوني بحائطكم هذا قالوا والله ما نطلب ثمنه الا الى الله عزوجل قال انس وكان فيه ما اقول لكم قبور المشركين وكان فيه خرب وكان فيه نخل فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم بقبور المشركين فنبشت وبالخرب فسويت فصفوا النخل قبلة المسجد وجعلوا عضادتيه الحجارة وجعلوا ينقلون الصخر وهم يرتجزون ورسول الله صلى الله عليه وسلم معهم وهم يقولون اللهم لا خير الا خير الاخرة فانصر الانصار والمهاجرة **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے تو ایک کنارہ پر اوتری ایک محلہ میں جسکا نام بنو عمرو بن عوف تھا اور چودہ راتوں تک وہیں رہے پھر آپنے بنو النجار کے لوگوں کو بلا بھیجا وہ اپنی تلوار میں لٹکائے ہوئے آئے گویا میں اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں آپ اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور ابوبکر صدیق رضہ آپکے خوہی میں تھے اور بنو النجار کے لوگ آپ کے گرداگرد تھے یہانتک کہ آپ اوتری ابوایوب کے زمین میں (یعنی اون کے مکان میں جو صحن میں تھا) اور آپ نماز پڑھ لیتے تھے جہاں پر وقت آجاتا نماز کا یہانتک کہ پڑھ لیتے تھے بکریوں کی رہنے کی جگہ میں پھر آپنے حکم کیا یا آپ کو حکم ہوا مسجد بنانے کا آپنے بنو النجار کے چند رئیسوں کو بلا بھیجا وہ آئے آپنے اون سے فرمایا تم مجھ سے اس زمین کی قیمت لے لو انہوں نے کہا قسم خدا کی ہم کبھی اسکی قیمت نہ لینگے مگر خدا سے (یعنی خدا سے اسکا ثواب لینگے) انس نے کہا اوس میں مشرکوں کی قبریں تھیں اور کہنڈر تھی اور ایک درخت تھا کھجور کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا تو مشرکوں کی قبریں کھود ڈالی گئیں اور درخت کاٹا گیا اور کہنڈر سب برابر کی گئی پھر درخت قبلہ کیجانب رکھا گیا اور چوکھٹ پتھر کی بنائی گئی صحابہ سب پتھر ڈھونے لگے اور شعر پڑھتے جاتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اون کے ساتھ تھے وہ کہتے تھی اللھم لا خیر الا خیر الاخرة فانصر الانصار والمهاجرة یا اللہ خوبی نہیں ہے مگر آخرت کی خوبی تو بخشدے انصار اور مہاجرین کو **اللغی**

عن اتخاذ القبور مساجد قبر کو مسجد بنانے کی ممانعت **عن** عائشة وابن عباس قالا لما نزل برسول الله صلى الله عليه وسلم فطفق يطرح خميصة له على وجهه فاذا اغتم كشفها عن وجهه قال وهو كذلك لعنة الله على اليهود والنصارى اتخذوا قبور انبيائهم مساجد **ترجمہ** حضرت عائشہ اور ابن عباس سے روایت ہے دونوں نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے (یعنی قریب وفات کے) تو آپ ایک چادر ڈال لیتے اپنے منہ پر جب دم گھٹنے لگتا تو منہ کھولتے اور فرماتے اسی حال میں لعنت ہو اللہ کی یہود اور نصاری پر انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنا لیا **ف** یعنی وہاں پر عبادت کرنا شروع کیا جیسے مسجد میں عبادت کرتے ہیں یا وہ طرف سجدہ شروع کیا یا وہاں روشنی اور آرایش کی جیسے مسجدوں کی کرتے ہیں اللہ اعلم **عن** عائشة ان ام حبيبة وام سلمة ذكرتا كنيسة رأتاها بالحبشة فيها تصاوير فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اولئك اذا كان

فَهُمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ أُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللهِ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے ام حبیبہ اور ام سلمہ نے ذکر کیا ایک گرجا کا ملک حبش مین جسمین تصویرین تھین رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگون کا قاعدہ تھا (یعنی یہود اور نصاری کا) جب انمین کوئی نیک بخت آدمی مرجاتا تو اسکی قبر پر
ایک مسجد بنا دیتے اور اوس مین یہ مورتین بنا کر رکھتے یہ لوگ بڑی ہون گے سب مخلوقات مین اللہ کے نزدیک قیامت کے روز +

اَلْفَضْلُ فِي اِتْيَانِ الْمَسْجِدِ مسجد مین آنے کا ثواب **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ حِينَ يَخْرُجُ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ اِلَى مَسْجِدِهِ فَرِجْلٌ تَكْتُبُ حَسَنَةً وَرِجْلٌ تَمْحُو سَيِّئَةً
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی اپنے گھر سے مسجد کی طرف نکلتا ہے پہر ایک قدم
رکھتا ہے تو ایک نیکی لکھی جاتی ہے پھر دوسری قدم پر ایک برائی معاف ہوتی ہے **اَلنَّهْيُ** عَنْ مَنْعِ النِّسَاءِ مِنْ
اِتْيَانِهِنَّ الْمَسَاجِدَ عورتون کو مسجد مین آنے جانے سے منع نہ کرنا چاہیے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَأْذَنَتْ اِمْرَأَةُ اَحَدِكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے
روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کسی کی عورت مسجد مین (نماز کے لیے) جانے کی اجازت
مانگے تو اسکو منع نہ کرے (دوسری روایت ہے کہ اجازت دو انکو بخاری) **مَنْ يَمْنَعُ** مَنَ الذَّهَابِ مسجد مین آنا
کب منع ہے **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ قَالَ اَوَّلَ
يَوْمِهِ الثُّوْمَ ثُمَّ قَالَ الثُّوْمَ وَالْبَصَلَ وَالْكُرَّاثَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسَاجِدَنَا فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ
تَتَاَذَّى مِمَّا يَتَاَذَّى مِنْهُ الْاِنْسُ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس درخت
مین سے کھاوے پہلے لہسن کو فرمایا یا پہر فرمایا لہسن یا پیاز یا گندنا تو وہ ہماری پاس مسجدون مین نہ آوے اس لیے کہ فرشتے
تکلیف پاتے ہین اوس چیز سے جس سے آدمی تکلیف پاتے ہین **ف** پیاز لہسن کا کچا کھانا اس لیے علما نے مکروہ لکھا ہے اور
اوسکو کھاکر مسجد مین جانا براہی امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہے کہ مولی بھی پیاز لہسن کے برابر ہے اوسکی دھکار مین
بدبو آتی ہے اگر ان چیزون کو پکا کر کھاوے یا سرکے مین ڈالکر ان کی بو دفع کرے تو کھانا درست ہے **مَنْ يَخْرُجُ** مِنَ الْمَسْجِدِ
کونسا شخص مسجد سے نکالا جاوی **عَنْ** مَعْدَانَ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَبْلَ اَنْ يَّخْطُبَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ
تَاْكُلُوْنَ مِنْ شَجَرَتَيْنِ مَا اُرَاهُمَا اِلَّا خَبِيْثَتَيْنِ هٰذَا الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ وَلَقَدْ رَاَيْتُ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِذَا وَجَدَ رِيْحَهُمَا مِنَ الرَّجُلِ اَمَرَ بِهِ فَاُخْرِجَ اِلَى الْبَقِيْعِ فَمَنْ اَكَلَهُمَا فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا ترجمہ
معدان بن ابی طلحہ سے روایت ہے حضرت عمر نے کہا اے لوگو تم اندوناپاک درختون مین سے کھاتے ہو مینے پیاز اور لہسن کو اور مین نے
دیکھا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب آپ کسی کے منہ سے ان کی بو پاتے تو حکم کرتے وہ نکالا جاتا بقیع کی طرف جو کوئی کھاے
انکو تو چاہیے طرح پکاکر کھاوے **ضَرْبُ الْخِبَاءِ** فِي الْمَسْجِدِ مسجد مین خیمہ لگانے کا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّعْتَکِفَ صَلَّی الصُّبْحَ ثُمَّ دَخَلَ فِی الْمَکَانِ الَّذِیْ یَرِیْدُ
اَنْ یَّعْتَکِفَ فِیْہِ فَاَرَادَ اَنْ یَّعْتَکِفَ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ فَاَمَرَ فَضُرِبَ لَہٗ خِبَاءٌ وَاَمَرَتْ
حَفْصَۃُ فَضُرِبَ لَھَا خِبَاءٌ فَلَمَّا رَاَتْ زَیْنَبُ خِبَاءَھَا اَمَرَتْ فَضُرِبَ لَھَا خِبَاءٌ فَلَمَّا رَاٰی ذٰلِکَ فِی الْمَسْجِدِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْتُوْنِیْ بِخِبَاءٍ فَلَمْ یَعْتَکِفْ فِیْ رَمَضَانَ وَاعْتَکَفَ عَشْرًا مِّنْ شَوَّالٍ

ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کا قصد کرتے تو فجر کی نماز پڑھ کر اس مقام میں جاتے
جہاں اعتکاف کرتی آپ نے رمضان کے اخیر دہے میں اعتکاف کا ارادہ کیا تو حکم کیا ایک ڈیرہ لگانیکا (مسجد میں) ڈیرہ لگایا
گیا اور ام المومنین حفصہ نے بھی حکم کیا اون کے لیے بھی ڈیرہ لگایا گیا جب ام المومنین زینب نے یہ دیکھا تو انہوں نے بھی حکم کیا
ون کو لیے بھی ڈیرہ لگایا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ دیکھا (کہ مسجد میں ڈیرے ڈیرے ہیں) تو آپ نے فرمایا کیا ان کے
نیت ثواب کی ہے ظاہر تو معلوم ہوتا ہے کہ ایک نے دوسری کی دیکھا دیکھی اور حرص سے یہ ڈیرے لگائے ہیں) پھر آپ نے رمضان
میں اعتکاف نہ کیا اور شوال میں دس دن تک اعتکاف کیا **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَ اُصِیْبَ سَعْدٌ یَوْمَ الْخَنْدَقِ
رَمَاہُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَیْشٍ یُقَالُ لَہٗ حِبَّانُ بْنُ الْعَرِقَۃِ فِی الْاَکْحَلِ فَضَرَبَ عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْمَۃً فِی
الْمَسْجِدِ لِیَعُوْدَہٗ مِنْ قَرِیْبٍ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے سعد بن معاذ خندق کی جنگ میں زخم پہونچا ایک
تیر کا جو قریش کے ایک شخص نے مارا تھا اکحل میں (اکحل ایک رگ ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا خیمہ مسجد میں لگایا
تاکہ ان کی عیادت (بیمار پرسی) قریب سے کر لیا کریں **اِدْخَالُ الصِّبْیَانِ فِی الْمَسَاجِدِ** لڑکوں کا مسجد میں لانا **عَنْ**
اَبِیْ قَتَادَۃَ بَیْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ فِی الْمَسْجِدِ اِذْ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحْمِلُ اُمَامَۃَ بِنْتَ
اَبِی الْعَاصِ بْنِ الرَّبِیْعِ وَاُمُّھَا زَیْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھِیَ صَبِیَّۃٌ یَحْمِلُھَا فَصَلّٰی
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھِیَ عَلٰی عَاتِقِہٖ یَضَعُھَا اِذَا رَکَعَ وَیُعِیْدُھَا اِذَا قَامَ حَتّٰی قَضٰی صَلٰوتَہٗ
یَفْعَلُ ذٰلِکَ بِھَا **ترجمہ** ابو قتادہ سے روایت ہے ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے امامہ
بنت ابی العاص کو لیے ہوئے اور ان کی ماں زینب تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی اور وہ (یعنی امامہ) بچی
تھیں آپ ان کو اوٹھائے ہوئی تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور وہ آپ کے کاندھے پر تھیں جب آپ رکوع فرماتے (اور سجدہ
کرتی تو انکو زمین پر بٹھا دیتے پھر جب کھڑے ہوتے تو انکو اوٹھا لیتے اور کاندھے پر بٹھا لیتے) ایسا ہی کرتے رہے نماز کے ختم ہونے
تک **رَبْطُ الْاَسِیْرِ بِسَارِیَۃِ الْمَسْجِدِ** قیدی کو مسجد کے ستون سے باندھ دینا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ بَعَثَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ حَنِیْفَۃَ یُقَالُ لَہٗ ثُمَامَۃُ
بْنُ اُثَالٍ سَیِّدُ اَھْلِ الْیَمَامَۃِ فَرَبَطُوْہُ بِسَارِیَۃٍ مِّنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ (مختصر) **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند سواروں کو نجد کی طرف بھیجا وہ بنی حنیفہ میں سے ایک شخص کو لائے جسکو ثمامہ بن اثال

کہتے ہے اور وہ سر و اسپتا یا سر کا گودہ باندھا گیا مسجد کے ایک ستون سے یہ حدیث مختصر ہے اور پوری حدیث طویل ہے **بَابُ الْبَعِيرِ الْمُنَخَّسِ** اونٹ کو مسجد کے اندر لیجانا **عَنْ** عبداللہ بن عباس **أَنَّ** رسول اللہ **صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** طَافَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا حجۃ الوداع میں ایک اونٹ پر آپ چھوتے تھے حجر اسود کو ایک لکڑی سے **النَّهْيِ عَنِ الْبَيْعِ** والشراء فِي الْمَسْجِدِ وَعَنِ الصَّلَاةِ قَبْلَ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ مسجد میں خرید و فروخت کی ممانعت اور جمعہ سے پہلے حلقہ باندھ کر بیٹھنے کی ممانعت **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ **أَنَّ** النَّبِيَّ **صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** نَهَى عَنِ التَّحَلُّقِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَعَنِ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا حلقہ باندھ کر بیٹھنے سے جمعہ کی روز نماز سے پہلے اور منع کیا خریدنے اور بیچنے سے مسجد میں **النَّهْيِ عَنْ تَنَاشُدِ** الْأَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ مسجد میں شعر پڑھنے کی ممانعت **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ **أَنَّ** النَّبِيَّ **صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** نَهَى عَنْ تَنَاشُدِ الْأَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے سنا انہوں نے اپنے دادا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا شعر پڑھنے سے مسجد میں **ف** مراد وہی شعر ہیں جن میں مبالغہ اور کذب ہو یا فحش ہو ورنہ نہیں اور عمدہ مضمون کی شعر مسجد میں پڑھنا درست ہے اور دلیل اس کے وہ حدیث ہے جو آگے آتی ہے **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ مَرَّ عُمَرُ بِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ وَهُوَ يُنْشِدُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ أَنْشَدْتُ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَسْمَعْتَ رَسُولَ اللَّهِ **صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** يَقُولُ أَجِبْ عَنِّي اللَّهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گذر حسان بن ثابت پر ہوا اور وہ شعر پڑھ رہے تھے مسجد میں تو حضرت عمر نے ان کی طرف دیکھا (یعنی ناگوار سمجھا) انہوں نے کہا میں نے تو مسجد میں اس وقت شعر پڑھے ہیں جب اس میں تم سے بہتر شخص موجود تھا (یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) پھر حسان نے ابوہریرہ کی طرف دیکھا اور کہا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا جب میں شعر پڑھتا تھا آپ کی تعریف میں (آپ فرماتے تھے یا اللہ قبول کر میرے لیے فی یا مدد کر ان کی جبرئیل سے ابوہریرہ نے کہا ہاں - **النَّهْيِ عَنْ إِنْشَادِ** الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ گمی ہوئی چیز مسجد میں ڈھونڈنے کی ممانعت **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ **صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** لَا وَجَدْتَ ترجمہ جابر سے روایت ہے ایک شخص نے مسجد میں اپنی گمی ہوئی چیز ڈھونڈتا ہوا آپ نے فرمایا خدا کرے تو نہ پاوے **ف** مسلم کی روایت میں ہے کہ اونٹ گم ہو گیا تھا وہ پوچھتا پوچھتا مسجد میں آیا اور کہنے لگا کوئی بتا دے میری سرخ اونٹ کا پتا لگا دے آپ نے فرمایا خدا کرے تو نہ پاوے مسجد میں بنا دی گئی ہیں جیسے بنائی گئی ہیں بغرض مسجد کی بار کی دنیا کے کاروبار کے لیے **إِظْهَارِ السِّلَاحِ** فِي الْمَسْجِدِ مسجد میں ہتیار نکالنا کیسا ہے **عَنْ** سُفْيَانَ قَالَ قُلْتُ لِمِقْسَمٍ أَسَمِعْتَ جَابِرًا يَقُولُ مَرَّ رَجُلٌ بِسِهَامٍ

فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُخْرُجْ فَاصِلْهَا قَالَ ثُمَّ ترجمہ سفیان سے روایت ہے
یعنی عمرو سے کہا کیا تم نے جابر سے سنا ہے وہ کہتے تھے ایک شخص تیر لیکر مسجد میں آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسکو پکڑا نہیں
پکڑے انہوں نے کہا ہاں ف مقصود یہ تھا کہ کسی کے لگ نہ جاوے کیونکہ مسجد میں لوگ جمع رہتے ہیں پس تاں ہتیار نکالنا احتیاط
کے خلاف ہے تَشْبِيكُ الْأَصَابِعِ فِي الْمَسْجِدِ انگلیاں انگلیوں میں ڈالنا مسجد میں عَنِ الْمَسْعُودِيِّ قَالَ
دَخَلْتُ أَنَا وَعَلْقَمَةُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَنَا أَصَلَّى هٰؤُلَاءِ قُلْنَا لَا قَالَ قُومُوا فَصَلُّوا
فَذَهَبْنَا لِنَقُومَ خَلْفَهُ فَجَعَلَ أَحَدُنَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ فَصَلَّى بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ
فَجَعَلَ إِذَا رَكَعَ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَجَعَلَهَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ترجمہ اسود سے روایت ہے میں اور علقمہ دونوں عبداللہ بن مسعود پاس گئے انہوں نے کہا کیا نماز پڑھ چکے
ہم نے کہا نہیں انہوں نے کہا کھڑے ہو اور نماز پڑھو ہم چلے اون کے پیچھے کھڑے ہوئے ایک آدمی کو اپنے داہنی طرف
کیا اور ایک کو بائیں طرف پھر نماز پڑھی بغیر اذان اور تکبیر کے جب وہ رکوع کرتے تو ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسری ہاتھ کے
انگلیوں میں ڈال لیتے دونو گھٹنو کے بیچ میں اور کہتے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا اِسْتِلْقَاءُ
فِي الْمَسْجِدِ مسجد میں چت لیٹنا عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى ترجمہ عباد بن تمیم سے روایت ہے انہوں نے اپنے چچا (عبداللہ
بن زید بن عاصم) سے سنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا آپ پیر پر پیر کئے ہوئے تھے اَلنَّوْمُ
فِي الْمَسْجِدِ مسجد میں سونے کا بیان عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَنَامُ وَهُوَ شَابٌّ عَزَبٌ لَا أَهْلَ لَهُ عَلَى عَهْدِ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت
ہے وہ جوان تھے اور مجرد تو سویا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں اَلْبُصَاقُ فِي الْمَسْجِدِ مسجد میں تھوکنے
کا بیان عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبُصَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا
دَفْنُهَا ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور کفارہ اوسکا یہ ہے کہ اوسکو زمین
میں داب دیوے (یعنی مٹی اوپر سے ڈالکر دبا دیوے) اَلنَّهْيُ عَنْ أَنْ يَتَنَخَّمَ الرَّجُلُ فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ مسجد میں
قبلہ کیطرف تھوکنے کی ممانعت عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى بُصَاقًا فِي جِدَارِ
الْكَعْبَةِ فَحَكَّهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَبْصُقَنَّ قِبَلَ وَجْهِهِ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ
قِبَلَ وَجْهِهِ إِذَا صَلَّى ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی دیوار پر تھوک (بلغم) دیکھا آپ نے
اوسکو کھرچ دیا پھر متوجہ ہوئے لوگوں کی طرف اور فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہو تو اپنے منہ کے سامنے نہ تھوکے کیونکہ اللہ جل جلالہ اوسکے
منہ کے سامنے ہوتا ہے جب وہ نماز پڑھتا ہے (یعنی اوسکیطرف متوجہ ہوتا ہے پس سامنے تھوکنا بڑی بے ادبی ہے) ذِكْرُ مَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

علیہ وسلم عن ان یبصق الرجل بین یدیہ او عن یمینہ وھو فی صلاتہ ترجمہ نماز میں سامنے یا داہنی طرف تھوکنے سے حضرت نے ممانعت کی **عن** ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای نخامۃ فی قبلۃ المسجد فحکھا بحصاۃ ونھی ان یبصق الرجل بین یدیہ او عن یمینہ وقال یبصق عن یسارہ او تحت قدمہ الیسری ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلہ کیطرف بلغم دیکھا آپ نے اسکو کنکر سے کھرچ دیا اور منع کیا تھوکنے سے سامنے اور داہنی طرف اور فرمایا تھوکے بائیں طرف یا بائیں قدم کے تلے **الرخصۃ للمصلی** ان یبصق خلفہ او تلقاء شمالہ نمازی کو اجازت ہے پیچھے یا بائیں طرف تھوکنے کی **عن** طارق بن عبد اللہ المحاربی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کنت تصلی فلا تبزق عن یمینک ولا عن یسارک وابصق خلفک او تلقاء شمالک ان کان فارغا وانما ھو فعلکذا وبزق تحت رجلہ وحکہ ترجمہ طارق بن عبد اللہ محاربی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو نماز پڑھتا ہو تو نہ تھوک سامنے اپنی اور نہ داہنی طرف لیکن تھوک پیچھے اپنے یا بائیں تو اسطرح کر آپ نے اپنے بائیں پاؤں کے تلے تھوکا پھر اوسکو ملدیا **باب ای الرجلین یمسح بصاقہ** کس پاؤں سے تھوک کو ملے **عن** العلاء بن الشخیر قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بصق فدلک برجلہ الیسری ترجمہ علاء بن شخیر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپنے تھوکا پھر اوسکو ملدیا بائیں پیر سے **تخلیق المساجد** مسجدوں میں خوشبو لگانا **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نخامۃ فی قبلۃ المجلس فغضب حتی احمر وجھہ فقامت امراۃ من الانصار فحکتھا وجعلت مکانھا خلوقا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احسن ھذا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلہ کیجانب بلغم دیکھا آپ غصے ہوئے یہانتک کہ چہرہ آپکا سرخ ہو گیا ایک عورت انصار میں سے کھڑے ہوئے اوسکو رگڑکر اوسکی جگہہ خوشبو لگادی آپنے فرمایا یہ کیا اچھا کام ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجدوں میں خوشبو لگانا اور عود و لوبان جلانا عمدہ کام ہے علاوہ معنون ہونے کے ایک یہ فائدہ ہے کہ جہاں مجمع ہو وہاں لوبان جلانے سے ہوا کی سمیت دفع ہوتی ہے **القول عند دخول المسجد وعند الخروج منہ** مسجد میں جاتے اور نکلتے وقت کیا کہے **عن** ابی حمید و ابی اسید یقولان قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل احدکم المسجد فلیقل اللھم افتح لی ابواب رحمتک واذا خرج فلیقل اللھم انی اسالک من فضلک ترجمہ ابو حمید اور ابو سعید روایت ہے دونوں کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی مسجد میں جاوے تو کہے یا اللہ کھولدے مجھپر اپنی رحمت کے دروازے اور جب مسجد سے نکلے تو کہے یا اللہ میں مانگتا ہوں فضل تیرا **الامر بالصلوۃ قبل الجلوس** جب مسجد میں جاوے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لیوے **عن** ابی قتادۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دخل احدکم

الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ ترجمہ ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں جاوے تو دو رکعتیں بیٹھنے سے پہلے پڑھ لیوے **الرُّخْصَةُ فِي الْخُرُوجِ مِنْهُ بِغَيْرِ صَلٰوةٍ** ترجمہ مسجد میں سے نکلنے کی اجازت بغیر نماز پڑھے ہوئے اور سجدہ سہو نکلنے کی اجازت بغیر نماز پڑھے ہوئے **عَنْ كَعْبِ** بْنِ مَالِكٍ بِحَدِيثِهِ حِينَ خُلِّفَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَالَ وَصَحَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ ذٰلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُونَ فَطَفِقُوا يَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ وَيَحْلِفُونَ لَهُ وَكَانُوا بِضْعًا وَثَمَانِينَ رَجُلًا فَقَبِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَانِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَوَكَلَ سَرَائِرَهُمْ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى جِئْتُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ تَعَالَ فَجِئْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي مَا خَلَّفَكَ أَلَمْ تَكُنِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي وَاللّٰهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ أَنِّي سَأَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ وَلَقَدْ أُعْطِيتُ جَدَلًا وَلٰكِنِّي وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ لَتَرْضَى بِهِ عَنِّي لَيُوشِكَنَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُسْخِطَكَ عَلَيَّ وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ إِنِّي لَأَرْجُو فِيهِ عَفْوَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا كَانَ قَطُّ أَقْوٰى مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِيكَ فَقُمْتُ وَصَنَعْتُ (مختصر) ترجمہ کعب بن مالک سے روایت ہے وہ اپنا قصہ بیان کرتے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک میں نہیں گئی تھی انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو تشریف لائے اور آپ جب سفر سے تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں جاتے وہاں آپ دو رکعتیں پڑھتے پھر بیٹھ لوگوں کے سامنے اب وہ لوگ آنے لگے جو پیچھے رہ گئے تھے (جہاد میں) نہیں گئے تھے بلکہ پیچھے رہ گئے تھے (مدینہ میں) اور طرح طرح کے عذر کرنے لگے اور قسمیں کھانے لگے وہ سب لوگ شمار میں اسّی پر کئی آدمی تھے آپ نے ان کا ظاہری بیان قبول فرمایا اور ان سے بیعت کی اور ان کی لیے دعا مغفرت کی اور ان کے دل کی باتیں اللہ جل جلالہ پر رکھ دیں یہاں تک کہ میں آیا (اور میں بھی ان لوگوں میں تھا جو جہاد کے لیے نہیں گئے تھے) آپ سے جھوٹ دیکھکر تبسم کیا جیسا کوئی غصہ میں تبسم کرتا ہے پھر فرمایا آؤ میں آکر سامنے بیٹھ گیا آپ نے فرمایا تم کیوں پیچھے رہ گئے کیا تم نے اونٹ نہیں خریدا تھا (سواری کے لیے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں کسی اور دنیا دار کے لیے بیٹھا ہوتا تو میں جانتا ہوں کہ ضرور اس کے غصہ سے نکل جاتا (یعنی اس کا غصہ دور کر دیتا) اور مجھ باتیں بنانا خوب آتی ہیں لیکن قسم خدا کی میں جانتا ہوں کہ اگر میں آج آپ سے جھوٹ کہہ دونگا تو آپ مجھ سے راضی ہو جاوینگے لیکن اللہ عزوجل پھر آپ کو ناراض کر دیگا مجھ پر اس لیے کہ اللہ جل جلالہ جھوٹ کھلوا دیگا آپ کو جانتا ہوگا کہ میری دلگاہی ہے پر کھول دیگا اور آپ کو معلوم ہو جاویگا کہ میں نے جھوٹی باتیں کی ہیں) اور جو میں آج ہی آپ سے سچ سچ کہہ دوں تو آپ مجھ پر غصہ کرینگے لیکن امید ہے کہ اللہ جل جلالہ میرا قصور معاف کر دیوے (اور آپ کو مجھ پر مہربان کر دیوے)

قسم خدا کی جب میں بچہ سا تھا نہ رہ گیا تو مجھ سے زیادہ کمزور اور مالدار نہ تھا (یعنی مجھے کچھ عذر نہ تھا نہ میں بیمار تھا نہ میں مقروض تھا اگر شامت نفس سے رہ گیا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رسن سے سر کہا اب جایا تک کہ اللہ فیصلہ کرے تیری باب میں میں کہتا ہوا اور چلا گیا (یہ حدیث مختصر ہے) آگے اور قصہ اسکا طویل ہے ف تو کعب مسجد میں آئے اور پھر مسجد میں سے بغیر نماز پڑھے چلے گئے اور یہی مقصود ہے باب کا **صَلٰوةُ الَّذِيْ يَمُرُّ عَلَى الْمَسْجِدِ** جو شخص مسجد پر سے گزرے تو دو رکعت نماز وہاں پڑھ لیوے اگر ہو سکے **عَنْ** ابی سعید بن المعلی قال کنا نغدو الی السوق علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنمر علی المسجد فنصلی فیہ **ترجمہ** ابو سعید بن المعلی سے روایت ہے ہم صبح کو بازار جایا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو مسجد پر سے گذرتے وہاں نماز پڑھتے **اَلتَّرْغِيْبُ فِي الْجُلُوْسِ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ** مسجد میں بیٹھکر نماز کا انتظار کرنا کیسا ہے **عَنْ** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الملائکۃ تصلی علی احدکم ما دام فی مصلاہ الذی صلی فیہ ما لم یحدث اللھم اغفر لہ اللھم ارحمہ **ترجمہ** ابو ہریرۃ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک فرشتے دعا کرتے ہیں تم میں سے اوس شخص کی جو بیٹھا رہتا ہے اوسی جگہ جہاں اوس نے نماز پڑھی جبتک اوسکا وضو نہ ٹوٹے وہ کہتے ہیں - یا اللہ بخش دے اوسکو - یا اللہ رحم کر اوسپر **عَنْ** سہل الساعدی یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کان فی المسجد ینتظر الصلوٰۃ فھو فی الصلوٰۃ **ترجمہ** سہل ساعدی سے روایت ہے وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو شخص مسجد میں نماز کا انتظار کرتا رہے وہ گویا نماز ہی میں ہے **ف** یعنی اوسکو نماز کا ثواب ملتا رہے گا **ذِكْرُ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي اَعْطَانِ الْاِبِلِ** ممانعت نماز پڑھنے کی اونٹوں کے باندھنے کی جگہ میں **عَنْ** عبد اللہ بن مغفل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الصلوٰۃ فی اعطان الابل **ترجمہ** عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نماز پڑھنے سے اونٹوں کے باندھنے کی جگہ میں **ف** یہ ممانعت نجاست کیوجہ سے نہیں ہے بلکہ اسواسطے کہ جہاں اونٹ باندھے جاتے ہیں وہاں ہجوم ہوتا ہے پس خوف ہے نمازی کو صدمہ پہنچنیکا **اَلرُّخْصَةُ فِيْ ذٰلِكَ** نماز پڑھنے کی اجازت **عَنْ** جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحلت الی ارض کثیر بھا فھود ایما ادرک رجل من امتی الصلوٰۃ صلی **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری لیے ساری زمین مسجد بنائی گئی اور پاک کرنیوالی (تیمم میں) بنائی گئی ہے جہاں کوئی شخص میری امت میں سے نماز کو پالیوے (یعنی نماز کا وقت آجاوے) تو نماز پڑھ لیوے (اگرچہ وہ جگہ اونٹوں کے باندھنے کی ہو کیونکہ حدیث میں کوئی قید نہیں ہے) **اَلصَّلٰوةُ عَلَى الْحَصِيْرِ** چٹائی پر نماز پڑھنے کا بیان **عَنْ** ام سلیم ان ام سلیم سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یاتیھا فیصلی فی بیتھا فتتخذہ مصلی فاتاھا فبدت الحصیر فنضحتہ بماء فصلی علیہ فصلوا معہ **ترجمہ** ام سلیم سے روایت ہے

روایت ہے ام سلیم (انس کی ماں) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چاہا کہ آپ میری گھر پر تشریف لائیں تو میں آپ کے لیے کھانا پکاؤں (رکعت کو لمبی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر پر تشریف لائے اور آپ نے ایک بورا یا دستر خوان بچھایا اور وہاں پانی چھڑکا گیا پھر آپ نے اس پر نماز پڑھی اور آپ کے ساتھ انس اور ام سلیم نے بھی نماز پڑھی **الصلوٰۃ علی الخمرۃ** سجدہ گاہ پر نماز پڑھنا **عن** میمونہ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی علی الخمرۃ ترجمہ ام المومنین میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے خمرہ پر **ف** خمرہ اس چیز کو کہتے ہیں جس پر آدمی سجدہ کرتا ہے نماز میں اور وہ ایک ٹکڑا ہوتا ہے پوریے کا یا کھجور کی چھال کا یا اور کسی گھاس کا مجمع البحار میں ہے کہ خمرہ وہ سجدہ گاہ ہے جس پر اس زمانہ میں شیعہ سجدہ کیا کرتے ہیں دوسری حدیث میں ہے کہ جو ہم نے بنی گھسیت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خمرہ پر ڈالتی سر میں سے ایک روپیہ برابر نکل گیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خمرہ بڑا بنا ہوا چھوٹا جیسے سجدہ گاہ ہوتی ہے واللہ علم **الصلوٰۃ علی المنبر** منبر پر نماز پڑھنے کا بیان **عن** ابی حازم بن دینار ان رجالا اتوا سھل بن سعد یدین الساعدی وقد امتروا فی المنبر مما عودہ فسالوہ عن ذلک فقال واللہ انی لاعرف مما ھو ولقد رایتہ اول یوم وضع واول یوم جلس علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی فلانۃ امراۃ قد سماھا سھل ان مری غلامک النجار ان یعمل لی اعوادا اجلس علیھن اذا کلمت الناس فامرت فعملھا من طرفاء الغابۃ ثم جاء بھا فارسلت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامر بھا فوضعت ھھنا ثم رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی علیھا وکبر وھو علیھا ثم رکع وھو علیھا ثم نزل القھقری فسجد فی اصل المنبر ثم عاد فلما فرغ اقبل علی الناس فقال یا ایھا الناس انما صنعت ھذا لتاتموا بی ولتعلموا صلوتی ترجمہ ابو حازم بن دینار سے روایت ہے کچھ لوگ سہل بن سعد ساعدی پاس آئے اور وہ بحث کر رہے تھے منبر میں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) کہ کس لکڑی کا ہے آخر انہوں نے سہل سے پوچھا سہل نے کہا قسم خدا کی میں خوب جانتا ہوں جس لکڑی کا ہے ہو اور میں نے دیکھا ہے اسے پہلے دن یہ منبر رکھا گیا اور جب پہلی بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر بیٹھے میں نے آپ نے ایک عورت پاس جس کا نام سہل نے لیا کھلا بھیجا کہ تو اپنے غلام سے جو بڑھئی ہے کہہ کہ میری لیے چند لکڑیاں بنا دے جن پر میں بیٹھا کروں لوگوں سے باتیں کرنے کو (یعنی بفصاحت کرنے کو) اس عورت نے اپنے غلام کو حکم کیا اور اس نے بنا یا منبر کو غابہ (ایک مقام کا نام ہے) کے جھاڑ سے اور اس عورت پاس لے آیا اس عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجا یا آپ نے حکم دیا وہیں رکھا گیا پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اس پر نماز پڑھی اور تکبیر کہی پھر رکوع کیا اسی پر پھر اتری آئے پاؤں اور سجدہ کیا منبر کی جڑ پاس پھر جب سجدہ سے فارغ ہوئی تو منبر پر چلے گئے جو بنا تھا پہلے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئی اور فرمایا اے لوگو میں نے یہ کام اس لیے کیا تاکہ تم میری پیروی کرو اور میری نماز سیکھ لو **الصلوٰۃ علی الحمار** گدھے پر نماز پڑھنے کا بیان **عن** ابن عمر قال رایت رسول

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی عَلٰی حِمَارٍ وَھُوَ مُتَوَجِّہٌ اِلٰی خَیْبَرَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا گدھے پر نماز پڑھتے ہوئے اور آپ کا منہ خیبر کی طرف تھا (تو رکوع اور سجود اشارہ سے کرتے تھے خیبر سے شمال کی جانب میں ہے اور قبلہ مدینہ میں جنوب کی طرف ہے) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّہٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ عَلٰی حِمَارٍ وَھُوَ رَاكِبٌ یُصَلِّیْ اِلٰی خَیْبَرَ وَالْقِبْلَۃُ خَلْفَہٗ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا گدھے پر نماز پڑھتے ہوئے آپ سوار تھے اور نماز پڑھ رہے تھے منہ آپکا خیبر کی طرف تھا اور قبلہ اور کعبہ پیچھے تھا

كِتَابُ الْقِبْلَۃِ

کتاب قبلے کے بیان میں عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ فَصَلّٰی نَحْوَ بَیْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّۃَ عَشَرَ شَھْرًا ثُمَّ اِنَّہٗ وُجِّہَ اِلَی الْكَعْبَۃِ فَمَرَّ رَجُلٌ قَدْ كَانَ صَلّٰی مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی قَوْمٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَشْھَدُ لَقَدْ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قِبَلَ الْكَعْبَۃِ فَانْحَرَفُوْا اِلَی الْكَعْبَۃِ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو بیت المقدس کی طرف سولہ مہینے تک نماز پڑھی پھر کعبہ کی طرف منہ کیا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ کر انصار کے ایک قوم پاس گیا اور وہ نماز پڑھ رہے تھے بیت المقدس کی طرف) اوس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبے کی طرف منہ کیا وہ لوگ (یہ سنتے ہی نماز ہی میں) کعبہ کی طرف پھر گئے

بَابُ الْحَالِ الَّتِیْ یَجُوْزُ عَلَیْھَا اسْتِقْبَالُ غَیْرِ الْقِبْلَۃِ

کس قسم قبلے کی طرف منہ کرنا ضروری نہیں ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ فِی السَّفَرِ حَیْثُ مَا تَوَجَّھَتْ بِہٖ قَالَ مَالِكٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ دِیْنَارٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ یَفْعَلُ ذٰلِكَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر نماز پڑھتے سفر میں جا رہے جدھر اور کا منہ ہوتا عبداللہ بن دینار نے کہا کہ عبداللہ بن عمر بھی ایسا ہی کرتے ف نفل سواری پر پڑھنا سفر میں باجماع علماء درست ہے اگرچہ منہ قبلے کی طرف نہ ہو لیکن شہر میں سواری پر نفل پڑھنا درست نہیں ہے شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک اور ایک روایت میں درست ہے اور یہی قول ہے انس بن مالک اور ابو یوسف کا اور فرض نماز سواری پر پڑھنا درست نہیں ہے اکثر علماء کے نزدیک مگر ضرورت سے جیسے خوف ہو چور کا یا درندے کا یا ڈاکو جانی کا یا قافلے چلے جانے کا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ قِبَلَ اَیِّ وَجْہٍ تَوَجَّھَ بِہٖ وَیُوْتِرُ عَلَیْھَا غَیْرَ اَنَّہٗ لَا یُصَلِّیْ عَلَیْھَا الْمَكْتُوْبَۃَ ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے اونٹنی پر چاہے جدھر منہ ہوتا اوسکا اور وتر بھی اوسی پر پڑھ لیتے مگر فرض نہ پڑھتے اوسپر

اِسْتِبَانَۃُ الْخَطَاءِ بَعْدَ الْاِجْتِھَادِ

اگر ایک شخص نے سوچ کر قبلے کی طرف نماز پڑھی پھر معلوم ہوا کہ اوسطرف قبلہ نہ تھا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَیْنَمَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِیْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ جَاءَھُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ عَلَیْہِ اللَّیْلَۃَ قُرْاٰنٌ وَقَدْ اُمِرَ

ف نفل سواری پر پڑھنا سفر میں بعد ۲ درست ہے اور فرض اور واجب درست نہیں ہے مگر ضرورت سے

اَنْ يَّسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ فَاسْتَقْبَلُوْهَا وَكَانَتْ وُجُوْهُهُمْ اِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوْا اِلَى الْكَعْبَةِ ترجمہ
عبداللہ بن عمر سے روایت ہے لوگ مسجد قبا میں فجر کی نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا رات رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پر قرآن اترا اور حکم ہوا آپ کو کعبہ کیطرف منہ کرنیکا پس تم بھی (نماز ہی میں) کعبہ کیطرف پھر گئے پہلے اونکے
منہ شام کیطرف تھے پھر گھوم گئے کعبہ کیطرف ف اور جسقدر نماز پڑھ چکے تھے اوسکا اعادہ نہ کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر سمت بجائے
قبلہ کیطرف نماز پڑھے پھر معلوم ہو کہ قبلہ اوسطرف نہ تھا تو نماز کا لوٹانا ضرور نہیں **سُتْرَةُ الْمُصَلِّيْ** نمازی
کے ستر یکا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ رض قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ عَنْ
سُتْرَةِ الْمُصَلِّيْ فَقَالَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا
تبوک کی لڑائی میں کہ نماز یکا ستر کسقدر ہونا چاہیے آپنے فرمایا جتنی پالان کی لکڑی ہوتی ہے یعنی ایک ہاتھ کی برابر اگر اس قدر
ستر نمازی کے سامنے ہو تو اوس پاس سے آدمی کا گزرنا منع نہیں ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
كَانَ يُؤْتَى بِالْحَرْبَةِ فَتُنْصَبُ اِلَيْهَا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سامنے نیزہ گاڑ
لیتے پھر نماز پڑھتے اوسطرف **اَلْاَمْرُ بِالدُّنُوِّ** مِنَ السُّتْرَةِ ستر سے نزدیک ہونا چاہیے تاکہ کوئی گزرنیوالا نمازی اور ستر
کے بیچمیں سے نہ گزر سکے **عَنْ** سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ
اِلَى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلٰوتَهُ ترجمہ سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے
فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے ستر کیطرف تو ستر سے نزدیک رہے ایسا نہ ہو کہ شیطان یعنی وہ آدمی یا گدھا یا کتا جو نمازی کے سامنے
سے گزرے اوسکی نماز توڑ دے **مِقْدَارُ** ذٰلِكَ سُتْرَةٍ سے کتنے فاصلے پر کھڑا ہو **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ فَاَغْلَقَهَا
عَلَيْهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَسَاَلْتُ بِلَالًا حِيْنَ خَرَجَ مَاذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ جَعَلَ عَمُوْدًا عَنْ يَسَارِهِ وَعَمُوْدَيْنِ عَنْ يَمِيْنِهِ وَثَلَاثَةَ اَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ
عَلٰى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَجَعَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ نَحْوًا مِّنْ ثَلٰثَةِ اَذْرُعٍ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے اندر تشریف لیگئے اور آپکے اسامہ بن زید و بلال اور عثمان بن طلحہ تھے آپ نے دروازہ
بند کر لیا عبداللہ بن عمر نے کہا جب آپ نکلے تو میں نے بلال سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا بلال نے کہا آپنے ایک ستون
کو بائیں طرف کیا اور دو ستونوں داہنی طرف اور تین ستون پیچھے اوس زمانے میں خانہ کعبہ چھ ستونوں پر تھا پھر آپنے نماز پڑھی دیوار سے
تین ہاتھ کے فاصلے پر پس اسی قدر ستر کی فاصلہ چاہیے **اِذْكُرْ مَا يَقْطَعُ** الصَّلٰوةَ **وَمَا لَا يَقْطَعُ** اِذَا لَمْ
يَكُنْ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ سُتْرَةٌ جب نمازی کے سامنے سترہ ہو تو کس چیز کے سامنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور کس سے نہیں ٹوٹتی
عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ قَائِمًا يُصَلِّيْ فَاِنَّهُ يَسْتُرُهُ

إِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ فَإِنَّهُ يَقْطَعُ صَلَاتَهُ الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ قُلْتُ مَا بَالُ الْأَسْوَدِ مِنَ الْأَحْمَرِ مِنَ الْأَصْفَرِ مِنَ الْأَحْمَرِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھڑے ہوئے نماز پڑھتا ہو تو اگر ہو جاوے گے اوس کے لیے کوئی چیز اوسکی سامنے جو پالان کی لکڑی برابر ہو اگر اوس کے سامنے اتنی بڑی کوئی چیز نہ ہو تو توڑ دیں گے اوس کے نماز کو عورت اور گدھا اور کالا کتا رجب میں نے کہا (عبداللہ بن صامت نے کہا میں نے ابوذر سے پوچھا کالی کتی کی کیا خصوصیت ہے اگر وہ کتا یا لال کتا ہو تو نہوں نے کہا میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا جسطرح تم نے مجھ سے پوچھا آپنے فرمایا کالا کتا شیطان ہوتا ہے عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِيَحْيَى بْنِ زَيْدٍ مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ الْمَرْأَةُ الْحَائِضُ وَالْكَلْبُ قَالَ يَحْيَى رَفَعَهُ شُعْبَةُ ترجمہ قتادہ نے کہا میں نے جابر بن زید سے پوچھا نماز کس چیز کے سامنے نکلنے سے ٹوٹ جاتی ہے اونہوں نے کہا ابن عباس کہتے ہیں حائضہ عورت اور کتے کے سامنے نکلنے سے ٹوٹ جاتی ہے یحیے نے کہا شعبہ نے اس حدیث کو مرفوع کیا (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول بیان کیا) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جِئْتُ أَنَا وَالْفَضْلُ عَلَى أَتَانٍ لَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِمِنًى فَمَرَرْنَا كَذَا وَكَذَا فَعَنَاهَا فَمَرَّتْ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْنَا وَتَرَكْنَاهَا فَرَتَعَتْ فَلَمْ يُغَيِّرْ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ہم اور فضل بن عباس دونو ایک گدہی پر سوار ہو کر آئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے تو ہم گزر گئے تھوڑے صف کے سامنے پھر اوتری اور گدہی کو چھوڑ دیا وہ چرتی رہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو کچھ نہ کہا عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ زَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبَّاسًا فِي بَادِيَتِهِ لَنَا وَلَنَا كُلَيْبَةٌ وَحِمَارَةٌ تَرْعَى فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ وَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمْ يَزْجُرْ أَوْ لَمْ يُؤَخِّرْ ترجمہ فضل بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباس کے ملاقات کو آئے ایک جنگل میں جو ہم لوگون کا ٹہرا ہوا تھا ہماری پاس ایک گدہی تھی اور ایک کتیا تھی گدہی چر رہی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے عصر کی نماز پڑہی اور وہ دونو آپکے سامنے تھین اونکو ہنکایا یا ہٹایا نہین عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّتْ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَغُلَامٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ عَلَى حِمَارَيْنِ فَمَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَنَزَلُوا وَدَخَلُوا مَعَهُ فَصَلَّوْا وَلَمْ يَنْصَرِفْ فَجَاءَتْ جَارِيَتَانِ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَأَخَذَتَا بِرُكْبَتَيْهِ فَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَنْصَرِفْ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے وہ اور ایک لڑکا بنی ہاشم میں سے گدہے پر سوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرے اور آپ نماز پڑھ رہے تھے پھر اوترے اور نماز میں شریک ہو گئے سب لوگ نماز پڑھا کیے اور آپ بھی پڑھا کیے اتنے میں دو لڑکیاں بنی عبدالمطلب کے

اطلاع دیں سے دوشنے ہوئیں اور آپ کے گھٹنوں سے لپٹ گئیں آپنے ان دونوں کو جھڑکا اور نماز توڑی اور کہا کہ ہی اور عورت کی سامنے نکلنے سے نماز نہیں ٹوٹتی **عن** عائشۃ قالت کنت بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی فاذا اردت ان اقوم کرھت ان اقوم فامر بین یدیہ انسللت انسلالا ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوتی تھی اور آپ نماز پڑھا کرتے تھے جب میں اوٹھنا چاہتی تو مجھے یہ معلوم ہوتا کہ اوٹھ کر آپ کے سامنے سے نکلوں میں آہستہ سے نکل جاتی **التشدید فی المرور بین یدی المصلی وبین سترتہ** سترہ کے اور نمازی کے بیچ میں سے نکل جانے کی برائی **عن** بشر بن سعید ان زید بن خالد ارسلہ الی ابی جھیم یسالہ ماذا سمع من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی المار بین یدی المصلی فقال ابو جھیم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیہ لکان ان یقف اربعین خیرا لہ من ان یمر بین یدیہ ترجمہ بسر بن سعید سے روایت ہے زید بن خالد نے انکو ابوجہیم پاس بھیجا یہ پوچھنے کو کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے اوس شخص کے باب میں جو نمازی کے سامنے سے گزر جاوے ابوجہیم نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نمازی کے سامنے سے گزرے اگر وہ جانے جو اوسپر عذاب ہوگا تو چالیس (دن یا برس) تک کھڑا رہنا اچھا سمجھے سامنے نکلنے سے **عن** ابی سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان احدکم یصلی فلا یدع احدا ان یمر بین یدیہ فان ابی فلیقاتلہ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تمہیں سے نماز پڑھتا ہو تو کسی کو اپنے سامنے سے نکلنے نہ دی اگر وہ نہ مانے تو اوس سے لڑے **ف** یعنی کہ وہ شیطان ہے کیونکہ دیدہ و دانستہ باوجود ممانعت کے خلاف شرع کرتا ہے **الرخصۃ فی ذالک** اس کی اجازت کا بیان **عن** کثیر عن ابیہ عن جدہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طاف بالبیت سبعا ثم صلی رکعتین بحذاء ھا فی حاشیۃ المقام ولیس بینہ وبین الطوافین احد ترجمہ کثیر سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے سنا انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے خانہ کعبہ کا سات بار طواف کیا پھر دو رکعتیں بیت اللہ کے سامنے مقام ابراہیم کے کنارے پڑھیں اور آپکے اور طواف کے بیچ میں کوئی حائل نہ تھا (یعنی لوگ طواف کرتی تھے اور سامنے سے گزر جاتی تھے) اسی حدیث سے بعضوں نکا قول ہے کہ مسجد الحرام میں نمازی کے سامنے سے گزرنا منع نہیں ہے بوجہ عذر کے **الرخصۃ فی الصلوۃ خلف النائم** سوتے کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل وانا راقدۃ معترضۃ بینہ وبین القبلۃ علی فراشہ فاذا اراد ان یوتر ایقظنی فاوترت ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھا کرتے اور میں آپکے سامنے قبلے کیطرف لیٹی رہتی آپکے بستر پر جب آپ وتر پڑھنے لگتے تو مجھ کو جگا دیتے

میں دو پڑھ یعنی **النَّهْيُ عَنِ الصَّلٰوةِ إِلَى الْقَبْرِ** قبر کیطرف نماز پڑھنے کی ممانعت **عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ** الْغَنَوِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَلُّوْا إِلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تَجْلِسُوْا عَلَيْهَا

ترجمہ ابو مرثد غنوی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت نماز پڑھو قبروں کی طرف اور مت بیٹھو قبر پر **الصَّلٰوةُ إِلَى الثَّوْبِ** فِيْهِ تَصَاوِيْرُ جس کپڑے میں تصویریں ہوں اور نماز پڑھنے کی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِيْ ثَوْبِيْ تَصَاوِيْرُ فَجَعَلْتُهُ إِلَى سَهْوَةٍ فِي الْبَيْتِ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَخِّرِيْهِ عَنِّيْ فَأَخَّرْتُهُ فَجَعَلْتُهُ

وَسَائِدَ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میری گھر میں ایک کپڑا تھا جس میں تصویریں تھیں میں نے اسکو رکھا طاق میں پس کہہ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نماز پڑھا کرتے تھے آپ نے فرمایا اے عائشہ ہٹا دے اس کپڑے کو میرے اوسکو دو تکیہ کر اوس کے تکیے بنا ڈالے **الْمُصَلِّيْ يَكُوْنُ** بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَمَامِهِ سُتْرَةٌ نمازی اور امام کے بیچ میں آڑ ہو تو کیسا ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصِيْرٌ يَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ وَيَحْتَجِرُهَا بِاللَّيْلِ فَيُصَلِّيْ فِيْهَا فَظَنَّ لَهُ النَّاسُ فَصَلَّوْا بِصَلٰوتِهِ وَبَيْنَهُ وَبَيْنَهُمُ الْحَصِيْرَةُ فَقَالَ اكْلَفُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا وَإِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ

أَدْوَمُهُ وَإِنْ قَلَّ وَكَانَ إِذَا تَرَكَ صَلَاةَ ذٰلِكَ أَوْ عَادَ لَهُ حَتّٰى يَقْضِيَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَكَانَ إِذَا عَمِلَ عَمَلًا

أَثْبَتَهُ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک بوریا تھا آپ دنکوا اوسکو بچھاتے اور رات کو اوسکی آڑ کر لیتے اور نماز پڑھا کرتے لوگوں کو معلوم ہوا تو وہ آپ کے پیچھے نماز پڑھنے لگے اور اون کے اور آپ کے درمیان بوریا تھا آپ نے فرمایا اتنا عمل کرو جتنے کی طاقت رکھتے ہو کیونکہ اللہ عمل جلا لہ ثواب دینے سے نہیں تھکتا اور تم ہی تھک جاتے ہو بیشک اللہ کو وہ عمل بہت پسند ہے جو ہمیشہ کیا جاوے اگرچہ تھوڑا ہو پھر آپ نے وہاں نماز پڑھنا چھوڑ دیا اور کبھی نہ پڑھی یہانتک کہ اللہ نے آپ کو دنیا سے اوٹھا لیا اور آپ جب کوئی کام کرتے تو استقلال اور مضبوطی سے کرتے (یعنی نہیں کہ ہمیشہ کیا پھر چھوڑ دیا **الصَّلٰوةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ** ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا بیان **عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ** أَنَّهُ سَأَلَهُ سَائِلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ أَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کسیشخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا ایک کپڑے میں فقط (تہبند) میں نماز درست ہے (اگر چادر نہ ہو) آپ نے فرمایا کیا تم میں سے ہر شخص کے پاس دو کپڑے ہیں (اور نماز سے کونسا جاتا ہے پھر ایک کپڑے میں بھی نماز درست ہوگی **عَنْ** عُمَرَ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ فِيْ بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ ترجمہ عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ام سلمہ کے گھر میں دیکھا ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے اور اوس کے دونوں کناروں سے

آپ کے کندھے پر پڑے ہے **اَلصَّلٰوۃُ** فِیْ قَمِیْصٍ وَّاحِدٍ فقط کرتے میں نماز پڑھنے کا بیان جب بچا ہوا وقت
کم ستر چھپا رہے **عَنْ** سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَکُوْنُ فِی الصَّیْدِ وَلَیْسَ عَلَیَّ اِلَّا
الْقَمِیْصُ اُصَلِّیْ فِیْہِ قَالَ وَازْرُرْہُ عَلَیْکَ وَلَوْ بِشَوْکَۃٍ ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے میں نے
عرض کیا یا رسول اللہ میں شکار میں فقط کرتا پہنی ہوتا ہوں کیا اوسی طرح نماز پڑھ لوں آپنے فرمایا (پڑھ لے) اور دو سمیر بھی
لگا لے اگرچہ ایک کانٹے کا ہو (تاکہ ستر نہ کھلے) **اَلصَّلٰوۃُ** فِی الْاِزَارِ تہ بند میں نماز پڑھنا **عَنْ** سَہْلِ بْنِ سَعِیْدٍ
قَالَ کَانَ رِجَالٌ یُصَلُّوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَاقِدِیْنَ اُزُرَہُمْ کَہَیْئَۃِ الصِّبْیَانِ
فَقِیْلَ لِلنِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُءُوْسَکُنَّ حَتّٰی یَسْتَوِیَ الرِّجَالُ جُلُوْسًا ترجمہ سہل بن سعید سے روایت ہے کہ لوگ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں پڑھا کرتے تھے تہ بند باندھے ہوئے لڑکوں کی طرح (یعنی جب سجدے میں جاتے تو یہی ستر کا
ستر نظر آتا) تو حکم ہوا عورتوں کو کہ سر نہ اٹھاویں جبتک مرد سیدھے نہ کھڑے ہو جاویں **عَنْ** عَمْرِو بْنِ سَلِمَۃَ
قَالَ لَمَّا رَجَعَ قَوْمِیْ مِنْ عِنْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالُوْا اِنَّہٗ قَالَ لِیَؤُمَّکُمْ اَکْثَرُکُمْ قُرْاٰنًا
لِلْقُرْاٰنِ قَالَ فَدَعَوْنِیْ فَعَلَّمُوْنِیْ الرُّکُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَکُنْتُ اُصَلِّیْ بِہِمْ وَکَانَتْ عَلَیَّ بُرْدَۃٌ مُفْتُوْقَۃٌ
فَکَانُوْا یَقُوْلُوْنَ لِاَبِیْ اَلَا تُغَطِّیْ عَنَّا اِسْتَ ابْنِکَ ترجمہ عمرو بن سلمہ سے روایت ہے جبکی قوم رسول اللہ صلے
اللہ علیہ کے پاس سے لوٹ کر آئی انہوں نے کہا آپنے فرمایا ہے تمہاری امامت کرے وہ شخص جو قرآن زیادہ جانتا ہو لوگوں نے مجھی بلایا
(کیونکہ مجکو قرآن سب سے زیادہ یاد تھا) اور رکوع سجدہ سکھلایا میں نماز پڑھایا کرتا تھا اوسوقت میرے بدن پر ایک پھٹی سی چادر
تھی لوگ میرے باپ سے کہا کرتے تم اپنی بیٹی کا ستر ہم سے نہیں چھپاتے **صَلٰوۃُ الرَّجُلِ** فِیْ ثَوْبٍ بَعْضُہٗ
عَلٰی امْرَأَتِہٖ ایک کپڑا کچھ نمازی کے بدن پر ہو اور کچھ اوس کی عورت پر **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ بِاللَّیْلِ وَاَنَا اِلٰی جَنْبِہٖ وَاَنَا حَائِضٌ وَعَلَیَّ مِرْطٌ بَعْضُہٗ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے
اور میں آپ کے پاس ہوتی حیض کی حالت میں اور ایک چادر مجھ پر ہوتی جس میں سے کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ہوتے
صَلٰوۃُ الرَّجُلِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَیْسَ عَلٰی عَاتِقِہٖ مِنْہُ شَیْءٌ ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھنا جب کاندھوں
پر کچھ نہ ہو مکروہ ہے **عَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُصَلِّیْ اَحَدُکُمْ
فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَیْسَ عَلٰی عَاتِقِہٖ مِنْہُ شَیْءٌ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
نماز پڑھے کوئی تم میں سے ایک کپڑے میں جب اوس کے کاندھے پر کچھ نہ ہو **اَلصَّلٰوۃُ** فِی الْحَرِیْرِ ریشمی کپڑے میں نماز پڑھنا **عَنْ**
عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَھْدٰی لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرُّوْجُ حَرِیْرٍ فَلَبِسَہٗ ثُمَّ صَلّٰی فِیْہِ
ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَہٗ نَزْعًا شَدِیْدًا کَالْکَارِہِ لَہٗ ثُمَّ قَالَ لَا یَنْبَغِیْ ھٰذَا لِلْمُتَّقِیْنَ ترجمہ عقبہ بن عامر سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نے حریر (ریشمی کپڑے) کی ایک قبا تحفہ بھیجی آپ نے اوسکو پہنکر نماز پڑھی
پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو زور سے اوسکو اوتار کر پھینکا جیسے کوئی برا جانتا ہے پھر فرمایا یہ کپڑا پہننا پرہیزگاروں کو نہیں چاہیے
(کیونکہ یہ لباس عورتوں کا ہے یا ادنیٰ مرد وں کا جو عورتوں کیطرح بناؤ سنگار میں مصروف اور خدا سے غافل رہتے ہیں)
اَلرُّخْصَةُ فِي الصَّلٰوةِ فِي خَمِيْصَةٍ لَهَا اَعْلَامٌ (جس چادر میں نقش و نگار بنے ہوں (پہنے میں حرج نہیں)
اوسکو اوڑھ کر نماز پڑھنا درست ہے **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ خَمِيْصَةٍ
لَهَا اَعْلَامٌ ثُمَّ قَالَ شَغَلَتْنِيْ اَعْلَامُ هٰذِهٖ اِذْهَبُوْا بِهٰذِهٖ اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ وَاْتُوْنِيْ بِاَنْبِجَانِيَّتِهٖ
ترجمہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ایک چادر میں جسمیں بیل بوٹے
تھے پھر (نماز پڑھ کر) فرمایا مجکو ان بوٹوں نے (نماز میں دل لگنے سے) لی جاؤ یہ ابوجہم پاس اور لے آؤ (اسکے
بدلے میں) کمل (اونکا) **اَلصَّلٰوةُ فِي الثِّيَابِ الْحُمْرِ** (لال کپڑے پہنکر نماز پڑھنا **عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ اَنَّ**
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ فَرَكَزَ عَنَزَةً فَصَلّٰى اِلَيْهَا يَمُرُّ مِنْ وَرَائِهَا
اَلْكَلْبُ وَالْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ ترجمہ ابوجحیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لال جوڑا پہنکر نکلے اور ایک برچھی
سامنی گاڑدی پھر نماز پڑھی اور اوس برچھی کے اوس پار سے کتا اور گدھا نکلتا تھا اور عورت بھی نکلتی تھی **اَلصَّلٰوةُ**
فِي الشِّعَارِ (کس کپڑے میں نماز پڑھنا جو بدن سے لگا رہتا ہے **عَنْ** عَائِشَةَ تَقُوْلُ كُنْتُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبُو الْقَاسِمِ فِي الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَاَنَا حَائِضٌ طَامِثٌ فَاِنْ اَصَابَهٗ مِنِّيْ شَيْءٌ غَسَلَ
مَا اَصَابَهٗ ثُمَّ يَعُوْدُ اِلَى الْمَكَانِ وَصَلّٰى فِيْهِ ثُمَّ يَعُوْدُ مَعِيْ فَاِنْ اَصَابَهٗ مِنِّيْ شَيْءٌ فَعَلَ مِثْلَ
ذٰلِكَ ثُمَّ عَادَ اِلَى الْمَكَانِ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رضہ سے روایت ہے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ایک
کپڑا اوڑھ کر سوتے اور میں حائضہ ہوتی اگر آپکے کپڑے میں میرے طرف سے کچھ لگ جاتا تو آپ اوتنا ہی مقام (جہاں لگ جاتا) دھو
ڈالتے اوس سے زیادہ نہ دھوتے پھر نماز پڑھتے اوس میں پھر اگر میرے پاس لیٹتے اور اگر کچھ لگ جاتا تو اوتنا ہی مقام دھو ڈالتے
اوس سے زیادہ نہ دھوتے **اَلصَّلٰوةُ فِي الْخُفَّيْنِ** موزے پہنے ہوئے نماز پڑھنا **عَنْ** هَمَّامٍ قَالَ رَاَيْتُ
جَرِيْرًا بَالَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَاَيْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ هٰذَا ترجمہ ہمام سے روایت ہے میں نے جریر کو دیکھا انہوں نے پیشاب
کیا پھر پانی منگوایا اور وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی کسی نے اوس سے پوچھا (کہ تم نے موزوں
سے نماز پڑھی) انہوں نے کہا ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا **اَلصَّلٰوةُ فِي النَّعْلَيْنِ**
جوتے پہنکر نماز پڑھنا **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ الْبَصْرِيِّ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِي النَّعْلَيْنِ قَالَ نَعَمْ ترجمہ سعید بن یزید سے روایت ہے میں نے انس بن مالک سے پوچھا

کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوتی پہنے ہوئی نماز پڑھتے تھے انہوں نے کہا ہاں **اَیْنَ یَضَعُ الْاِمَامُ عَلَیْهِ اِذَا** صَلّٰی بِالنَّاسِ جب امام نماز پڑھاوے تو اپنے جوتے کہاں رکھے **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشَّائِبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ** عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی یَوْمَ الْفَتْحِ فَوَضَعَ نَعْلَیْهِ عَنْ یَسَارِهٖ ترجمہ عبداللہ بن السائب سے روایت ہے جس دن مکہ فتح ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو جوتیاں اپنی بائیں طرف رکھیں **کِتَابُ الْاِمَامَةِ** کتاب امامت کے بیان میں **اِمَامَةُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَالْاَفْضَلِ** علم اور بزرگی والے لوگوں کو امامت کرنا چاہئے **عَنْ** عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ قَالَ لَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَلَّتِ الْاَنْصَارُ مِنَّا اَمِیْرٌ وَمِنْكُمْ اَمِیْرٌ فَاَتَاهُمْ عُمَرُ فَقَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَ اَبَا بَكْرٍ اَنْ یُّصَلِّیَ بِالنَّاسِ فَاَیُّكُمْ تَطِیْبُ نَفْسُهٗ اَنْ یَّتَقَدَّمَ اَبَا بَكْرٍ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ نَّتَقَدَّمَ اَبَا بَكْرٍ ترجمہ عبداللہ بن سلمہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو انصار نے کہا ایک امیر ہم لوگوں میں سے ہونا چاہیے اور ایک امیر تم میں سے (یعنی مہاجرین میں سے) تو عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور کہا کیا تم کو نہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا تھا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا پھر تم میں سے کس کا جی خوش ہوگا ابوبکر سے آگے بڑھنے پر انصار نے کہا ہم پناہ مانگتے ہیں اللہ کی ابوبکر سے آگے بڑھنے پر **ف** بعد اس کے انصار بھی راضی ہو گئے ابوبکر صدیق کی امامت پر اور خلافت اونکی باجماع مہاجرین و انصار منعقد ہوئی اگرچہ اس حدیث میں ذکر ہے امامت کبری یعنے خلافت کا مگر امامت صغری یعنی نماز کی امامت وہ بھی ذریعہ ہے امامت کبری کی نمازیوں کو چاہیئے کہ اپنے میں جو شخص زیادہ علم اور فضیلت رکھتا ہو اسکو پیش نماز مقرر کریں **اَلصَّلٰوةُ خَلْفَ اَئِمَّةِ الْجَوْرِ** ظالم حاکموں کے پیچھے نماز پڑھنا **عَنْ اَبِی الْعَالِیَةِ** الْبَرَّاءِ قَالَ اَخَّرَ ابْنُ زِیَادٍ الصَّلٰوةَ فَاَتَانِیْ ابْنُ صَامِتٍ فَاَلْقَیْتُ لَهٗ كُرْسِیًّا فَجَلَسَ عَلَیْهِ فَذَكَرْتُ لَهٗ صُنْعَ زِیَادٍ فَعَضَّ عَلٰی شَفَتَیْهِ وَضَرَبَ عَلٰی فَخِذِیْ وَقَالَ اِنِّیْ سَاَلْتُ اَبَا ذَرٍّ كَمَا سَاَلْتَنِیْ فَضَرَبَ فَخِذِیْ كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ وَقَالَ اِنِّیْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَاَلْتَنِیْ فَضَرَبَ فَخِذِیْ كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ فَقَالَ عَلَیْكَ الصَّلٰوةَ وَالسَّلَامَ صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَاِنْ اَدْرَكْتَ مَعَهُمْ فَصَلِّ وَلَا تَقُلْ اِنِّیْ صَلَّیْتُ فَلَا اُصَلِّیْ ترجمہ ابوالعالیہ سے جنکا نام براء ہے روایت ہے کہ زیاد نے (جو عامل تھے) ایک دن نماز میں دیر کی تو ابن صامت میری پاس آئے میں نے اونکو کرسی دی وہ اس پر بیٹھے پھر میں نے ان سے زیاد کا حال بیان کیا (کہ وہ نماز میں دیر کرتا ہے) انہوں نے انگلی دانتوں کے تلے رکھی اور میری ران پر ہاتھ مارا اور کہا کہ میں نے ابوذر سے یہی بات پوچھی جیسی تو نے مجھ سے پوچھی انہوں نے میری ران پر ہاتھ مارا جیسے میں نے تیری ران پر ہاتھ مارا اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کو پوچھا جیسے تو نے مجھ سے پوچھا آپ نے میری ران پر ہاتھ مارا جیسے میں نے تیری ران پر ہاتھ مارا آپ نے فرمایا تو اپنی نماز وقت پر پڑھ لیا کر (یعنی اول وقت) پھر اگر ان کے ساتھ ہو اور نماز کھڑی ہو تو پھر پڑھ لے (وہ نفل ہو جاوے گی) اور یہ نہ کہو کہ میں نے

چکا نہیں بیٹھونگا اس لیے کہ وہ ظالم حاکم تجھے ایذا نہ پہنچا دیں عن زر عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم لعلکم ستدرکون اقواما یصلون الصلوٰۃ لغیر وقتہا فان ادرکتموھم فصلوا الصلوٰۃ لوقتہا وصلوا معھم واجعلوھا سبحۃ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بیشک ایسے لوگوں کو پاؤ گے جو نماز کو اوسکے وقت پر ادا نہ کرینگے پھر اگر تم انکو لوگوں کو پاؤ تو نماز اپنے وقت پر پڑھو اور اون کے ساتھ بھی پڑھ لو اوسکو نفل کر لو من احق بالامامۃ امامت کا زیادہ حقدار کون ہے عن ابی مسعود الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤم القوم اقرأھم لکتاب اللہ فان کانوا فی القرأۃ سواء فاعلمھم بالسنۃ فان کانوا فی السنۃ سواء فاقدمھم ھجرۃ فان کانوا فی الھجرۃ سواء فاقدمھم سلما ولا یؤم الرجل فی سلطانہ ولا یقعد علی تکرمتہ الا ان یاذن لک ترجمہ ابو مسعود انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امامت کرے لوگون کی وہ شخص جو سب سے بہتر کلام اللہ کو پڑھتا ہو اگر کلام اللہ پڑھنے مین برابر ہون تو جس نے پہلی ہجرت کی ہو وہ امامت کرے اگر ہجرت مین بھی برابر ہون تو جو شخص سنت کو یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو زیادہ جانتا ہو وہ امامت کرے اگر اسمین بھی برابر ہون تو جس شخص کا سن زیادہ ہو وہ امامت کرے اور کسی شخص کو نہین چاہیے کہ وہ دوسری کی امامت کیجگہ مین جاکر امامت کرے یا اوس کی عزت کیجگہ پر جاکر بیٹھ جاوے مگر اوسکی اجازت سے تقدیم ذوی السن جسکی عمر زیادہ ہو اوسکو امامت کرنا چاہیے عن مالک بن الحویرث قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا وابن عم لی وقال مرۃ انا وصاحب لی فقال اذا سافرتما فاذنا واقیما ولیؤمکما اکبرکما ترجمہ مالک بن الحویرث سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور میری ساتھ میری چچا کا بیٹا تھا اور کبھی یہ کہا کہ میرا ایک ساتھی تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سفر کرو تو اذان دو اور تکبیر کہو اور امامت تم دونون مین وہ کرے جو عمر مین بڑا ہو اجتماع القوم فی موضع ھم فیہ سواء جب چند لوگ برابر کے جمع ہون تو کون امامت کرے عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کانوا ثلثۃ فلیؤمھم احدھم واحقھم بالامامۃ اقرأھم ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تین آدمی اکٹھے ہون تو ایک امام ہو جاوے اور سب سے زیادہ حقدار امامت کا وہ ہے جو کلام اللہ زیادہ پڑھا ہوا چاہے پڑھتا ہو اجتماع القوم وفیھم الوالی جب چند آدمی جمع ہون اور اون مین وہ شخص ہے ہو جو سب کا حاکم ہو عن ابی مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤم الرجل فی سلطانہ ولا یجلس علی تکرمتہ الا باذنہ ترجمہ ابو مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ امامت کرے دوسرے کی حکومت مین اور نہ بیٹھے اوس کے عزت کے

جگہ پر کھڑا ہونے کی اجازت ہی **إِذَا تَقَدَّمَ** الرَّجُلُ مِنْ رَكْعَةٍ ثُمَّ جَاءَ الْإِمَامُ تَأَخَّرَ حَيْثُ يَرَى أَنَّهُ يَسَعُهُ

سے کوئی شخص نماز پڑھتا ہو پھر حاکم آجاوے تو کیا پیچھے چلا آوے (یعنی امامت چھوڑ کر مقتدیوں میں شامل ہو جاوے یا امامت کرتا رہے)

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ أَنَّ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فِي أُنَاسٍ مَعَهُ فَحُبِسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَانَتِ الْأُولَى فَجَاءَ بِلَالٌ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حُبِسَ وَقَدْ حَانَتِ الصَّلَاةُ فَهَلْ لَكَ أَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ فَأَقَامَ بِلَالٌ وَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَكَبَّرَ النَّاسُ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ وَأَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيقِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ الْتَفَتَ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُهُ أَنْ يُصَلِّيَ وَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَجَعَ الْقَهْقَرَى وَرَاءَهُ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَا لَكُمْ حِينَ نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلَاةِ أَخَذْتُمْ فِي التَّصْفِيقِ إِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللَّهِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ حِينَ يَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ إِلَّا الْتَفَتَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ لِلنَّاسِ حِينَ أُشِيرَ إِلَيْكَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا كَانَ يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہونچی کہ بنی عمرو بن عوف آپس میں لڑتے ہیں تو آپ تشریف لے گئے اور ہمیں صلح کرانیکو اور کئی آدمی آپکے ساتھ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں روک لیگئی (یعنی آپ کو دیر ہوگئی) اور ظہر کا وقت آگیا تو بلال ابوبکر صدیق کے پاس گئے اور کہا ای ابوبکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیر ہوگئے اور نماز کا وقت آگیا تم نماز پڑھا سکتے ہو ابوبکر نے کہا ہاں اگر تم چاہو بلال نے تکبیر کہی اور ابوبکر آگے بڑھے لوگوں نے بھی تکبیر کہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے صفوں کو اندر آپ چلے آہستہ سے یہانتک کہ صف میں کھڑے ہوگئے (اور آپنے قصد کیا کہ نماز میں شریک ہو جاویں ابوبکر صدیق کے پیچھے) لوگوں نے دستک دینا شروع کی لیکن ابوبکر نماز میں کسی طرف خیال نہیں کرتے تھے جب بہت دستک دی تو انہوں نے دیکھا تو معلوم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں آپنے لوگوں کو اشارہ کیا کہ نماز پڑھا کرو اسوقت ابوبکر نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور اللہ جل جلالہ کا شکر کیا (اسبات پر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو امامت کے لائق سمجھا) پھر الٹے پاؤں پیچھے چلے آئے یہانتک کہ صف میں آگئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور آپنے نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کیطرف مخاطب ہوئے اور فرمایا اے لوگو تمہارا کیا حال ہے جب تم کو کوئی حادثہ پیش آتا ہے

نماز مین تو دستک دینے لگتی ہو دستک تو عورتون کے لیے ہے اب جب کوئی حادثہ پیش آوے تو سبحان اللہ کہا کرو کیونکہ جب تم سبحان اللہ کہیگا اور ہر خیال کریگا پیر ابوبکر صدیق رضی نے فرمایا تم نے نماز کیون نہ پڑہائی جب مین نے تم کو اشارہ کیا تھا انھون نے کہا ابو قحافہ کے بیٹے کو لائق نہ تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے نماز پڑہاوے (ابو قحافہ ابوبکر صدیق کے باپ کا نام تہا ابوبکر نے تو اسلام سے پہلے نام ہی نہ لیا اور ابو قحافہ کا بیٹا کہا اسحدیث سے ابوبکر صدیق رضہ کا درجہ اور اونکا سچا اخلاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے)

صَلٰوۃُ الْاِمَامِ خَلْفَ رَجُلٍ غَیْرِ رَعِیَّتِہٖ

امام اپنی رعیت مین سے کسی کے پیچھے نماز پڑہے تو درست ہے

عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ صَلّٰی لِلنَّاسِ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الصَّفِّ

ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے ابوبکر صدیق نے نماز پڑہائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صف مین تہے

اِمَامَۃُ الزَّائِرِ

جو شخص کسی قوم کی ملاقات کو جاوے تو بدون اُن کی اجازت کے اون کی امامت نہ کرے

عَنْ مَالِکِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا زَارَ اَحَدُکُمْ قَوْمًا فَلَا یُصَلِّیْنَ بِہِمْ

ترجمہ مالک بن الحویرث سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے جب تم مین سے کوئی شخص کسی قوم سے ملنے کو جاوے تو نماز نہ پڑہاوے

اِمَامَۃُ الْاَعْمٰی

اندہے کی امامت کرنا درست ہے

عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ اَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِکٍ کَانَ یَؤُمُّ قَوْمَہٗ وَھُوَ اَعْمٰی وَاَنَّہٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّھَا تَکُوْنُ الظُّلْمَۃُ وَالْمَطَرُ وَالسَّیْلُ وَاَنَا رَجُلٌ ضَرِیْرُ الْبَصَرِ فَصَلِّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فِیْ بَیْتِیْ مَکَانًا اَتَّخِذُہٗ مُصَلًّی فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّیَ فَاَشَارَ اِلٰی مَکَانٍ مِّنَ الْبَیْتِ فَصَلّٰی فِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ترجمہ محمود بن الربیع سے روایت ہے عتبان بن مالک اپنی قوم کی امامت کیا کرتے تہے اور وہ اندہے تہے اُنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کبھی مینہ بہت ہوتا ہے اور مینہ برستا ہے اور نالے چلتے ہین مین اندہا آدمی ہون تو آپ میرے گہر مین کسی جگہہ نماز پڑہ دیجیے مین وہین نماز پڑہا کرونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہان تم چاہتے ہو مین نماز پڑہون اُنہون نے کہا گہر مین ایک جگہہ بتلائی آپنے اوسجگہہ نماز پڑہی

اِمَامَۃُ الْعُلَامِ قَبْلَ اَنْ یَّحْتَلِمَ

لڑکا نابالغ امامت کرسکتا ہے

عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَۃَ الْجَرْمِیِّ قَالَ کَانَ یَمُرُّ عَلَیْنَا الرُّکْبَانُ فَنَتَعَلَّمُ مِنْھُمُ الْقُرْاٰنَ فَاَتٰی اَبِیْ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَیَؤُمُّکُمْ اَکْثَرُکُمْ قُرْاٰنًا فَجَاءَ اَبِیْ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیَؤُمُّکُمْ اَکْثَرُکُمْ قُرْاٰنًا فَنَظَرُوْا فَکُنْتُ اَکْثَرَھُمْ قُرْاٰنًا فَکُنْتُ اَؤُمُّھُمْ وَاَنَا ابْنُ ثَمَانِ سِنِیْنَ

ترجمہ عمرو بن سلمہ جرمی سے روایت ہے ہمپر سوار گذرا کرتے تہے ہم اون سے قرآن سیکہا کرتے تہے تو میرے باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے فرمایا تمہارے امامت کرے وہ شخص جو قرآن زیادہ جانتا ہو جب میرے باپ لوٹ کر آئے تو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے امامت وہ شخص کرے جسکو قرآن

زیادہ یاد ہو پھر لوگوں نے دیکھا تو سب سے زیادہ مجھ کو قرآن یاد نکلا میں دن کے امامت کرتا تھا اوسوقت میری عمر آٹھ برس کی تھی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امامت نابالغ کی جائز ہے جبکہ صاحب علم ہو اور قرآن اچھا پڑھتا ہو اور یہی قول ہے اہل حدیث کا مگر فقہا نے فرض نماز میں نابالغ کی امامت کو ناجائز کہا ہے اور نفل میں بعضوں نے جائز کہا ہے **قیام الناس**

اذا راوا الامام امام جب امام باہر نکلے نماز کے لیے اوسوقت لوگ کھڑے ہوں **عن ابی قتادۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ثوب للصلوۃ فلا تقوموا حتی ترونی ترجمہ ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی تکبیر ہو تو کھڑے مت ہو جبتک مجھ کو نہ دیکھو **الامام تعرض لہ الحاجۃ** بعد الاقامۃ اگر تکبیر ہونے کے بعد امام کو کوئی ضرورت پیش آوے **عن انس** قال اقیمت الصلوۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجی لرجل فقام الی الصلوۃ حتی نام القوم ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نماز کی تکبیر ہوئی آپ ایک شخص سے کان میں باتیں کر رہے تھے پھر نہیں کھڑے ہوئے آپ نماز میں یہانتک کہ بعض لوگ سوگئے (یعنی اونگھنے گئے اتنی آپنے دیر کی) **الامام یذکر بعد ما دخل فی صلاتہ انہ علی غیر طہارۃ** جب امام اپنی جگہہ میں نماز پڑھانے کو کھڑا ہو جاوے پھر اوسکو معلوم ہو کہ وضو نہیں ہے **عن ابی ھریرۃ** قال اقیمت الصلوۃ فصف الناس صفوفھم وخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا قام فی مصلاہ ذکر انہ لم یغتسل فقال للناس مکانکم ثم رجع الی بیتہ فخرج علینا ینطف راسہ فاغتسل ونحن صفوف ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے نماز کی تکبیر ہوئی لوگوں نے صفیں باندھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے جب اپنی جگہہ میں اکر کھڑے ہوگئے اوسوقت آپ کو یاد آیا کہ میں نے غسل نہیں کیا ہے آپنے لوگوں سے فرمایا یہیں ٹھہرے رہو آپ اپنے گھر میں گئے اور باہر نکلے سر سے آپ کے پانی ٹپک رہا تھا تو آپ نے غسل کیا جب ہم صفیں باندھی ہوئی تھی **استخلاف الامام اذا غاب** جب امام کہیں جانے لگے تو کسی کو اپنا خلیفہ کر جاوے **عن سھل بن سعد** قال کان بین بنی عمرو بن عوف شیء فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصلی الظھر ثم اتاھم لیصلح بینھم ثم قال لبلال یا بلال ان حضرت العصر ولم ات فمر ابا بکر فلیصل بالناس فلما حضرت اذن بلال ثم اقام فقال لابی بکر تقدم فتقدم ابوبکر فدخل فی الصلوۃ ثم جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی بالناس حتی قام ابوبکر فی الصف فاخذ الناس فی التصفیح وکان ابوبکر اذا دخل فی الصلوۃ لم یلتفت فلما رای ابوبکر ان التصفیح لا یمسک عنہ التفت فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاشار الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ یامرہ ان یصلی کما ھو فرفع ابوبکر یدیہ فحمد اللہ عز وجل علی ما امرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہ من ذلک ثم استاخر ابوبکر حتی استوی فی الصف وتقدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی فلما انصرف اقبل علی الناس فقال یا ایھا الناس ما لکم حین نابکم شیء فی الصلوۃ اخذتم فی التصفیح انما التصفیح للنساء من نابہ شیء فی صلاتہ فلیقل سبحان اللہ فانہ لا یسمعہ احد حین یقولہ الا التفت الصلوۃ یا ابا بکر ما منعک ان تصلی للناس حین اشرت الیک فقال ابوبکر ما کان لابن ابی قحافۃ ان یصلی بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صلوتہ قال یا ابا بکر ما منعک اذ امتک الیک ان لا تکون مصیت فقال لم یکن لابن ابی
قحافۃ ان یؤم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال للنساء اذا نابکم شیء فلیسبح الرجال
ولیصفح النساء ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے بنی عمرو بن عوف میں کچھ لڑائی ہوئی یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو پہونچی آپ ظہر پڑھ کر انکے پاس گئے صلح کرنے کو اور بلال سے فرمایا ہی بلال جب عصر کا وقت آوے اور میں نہ
آؤں تو ابو بکر سے کہنا وہ نماز پڑھاویں جب عصر کا وقت آیا بلال نے اذان دی پھر تکبیر کہے اور ابو بکر سے کہا آگے بڑھو (نماز
پڑھانے کے لیے) ابو بکر آگے بڑھے اور نماز شروع کردی جب وہ نماز شروع کر چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لائے اور لوگوں سے آگے بڑھ کر ابو بکر کے پیچھے کھڑی ہوئے لوگوں نے دستک دینا شروع کی ابو بکر کا یہ قاعدہ تھا کہ جب
نماز میں ہوتے تو کسی طرف دھیان نہ کرتے مگر جب انھوں نے دیکھا کہ برابر دستک ہو رہی ہیں کسیطرح نہیں تھمتی تو انہوں
نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا (کہ اپنی جگہ پر رہو اور نماز پڑھاؤ) ابو بکر نے اللہ جل جلالہ کا
شکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس فرمانے پر کہ نماز پڑھاؤ پھر الٹے پاؤں پیچھے آ گئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھا تو آپ آگے
بڑھے اور نماز پڑھائی جماعت کے نماز سے فارغ ہو کر فرمایا اے ابا بکر جب میں نے تمکو اشارہ کیا تو تم اپنی جگہ پر نماز کیوں نہیں پڑھتے رہے ابو بکر نے کہا ابو
کی بیٹی کی یہ مجال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کے پیرا نے لوگوں سے فرمایا جب کسی نماز میں کوئی شخص آوے تو مرد سبحان اللہ کہیں
اور عورتیں دستک دیں **الایتمام بالامام** امام کی پیروی کرنا چاہیے **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سقط من فرس علی شقہ الایمن فدخلوا علیہ یعودونہ فحضرت الصلوۃ فصلوا
فقضی الصلوۃ قال انما جعل الامام لیؤتم بہ فاذا رکع فارکعوا واذا رفع فارفعوا واذا سجد
فاسجدوا واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا ربنا لک الحمد ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم گھوڑی پر سے گرپڑے داہنی کروٹ پر تو صحابہ آپ کی عیادت کو گئے نماز کا وقت آگیا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا
امام اسی لیے ہے کہ اوسکی پیروی کیجاوے جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ سمع اللہ
لمن حمدہ کہے تم ربنا لک الحمد کہو **الایتمام بمن یأتم بالامام** جو شخص امام کی پیروی کرتا ہو اوسکی اور لوگ
پیروی کریں **عن** ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای فی اصحابہ تاخرا فقال
تقدموا فاتموا بی ولیأتم بکم من بعدکم ولا یزال قوم یتاخرون حتی یؤخرہم اللہ عز وجل
ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو دیکھا کہ وہ پیچھے کھڑے ہوتے ہیں (یعنی اول
صف میں شریک نہیں ہوتے) آپ نے فرمایا آگے بڑھو اور میری پیروی کرو اور تمہارے بعد جو لوگ ہیں وہ تمہاری پیروی کریں اور کچھ
لوگ ایسے ہیں جو پیچھے رہا کریں گے یہانتک کہ اللہ جل جلالہ بھی اونکو پیچھے ڈالدیگا (یعنی قیامت میں جب لوگ جنت میں جائینگے
تو وہ سب کے پیچھے پڑا رہیں گے) **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر ابا بکر ان یصلی

يَا النَّاسِ قَالَتْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْ أَبِي بَكْرٍ فَصَلَّى قَاعِدًا وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَالنَّاسُ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو حکم دیا نماز پڑھانے کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر کے سامنے تھے اور بیٹھکر نماز پڑھ رہے تھے اور ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے سب لوگ ابوبکر کے پیچھے تھے **عن** جَابِرٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَأَبُو بَكْرٍ خَلْفَهُ فَإِذَا كَبَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ أَبُو بَكْرٍ لِيُسْمِعَنَا ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی اور ابوبکر آپ کے پیچھے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے تو ابوبکر بھی تکبیر کہتے ہم کو سنانیکے لیے (تو ہم ابوبکر کی پیروی کرتے اور ابوبکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) **مَوْقِفُ الْإِمَامِ إِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً وَالْاِخْتِلَافُ فِيْ ذٰلِكَ** جب تین آدمی ہوں تو بعضوں کے نزدیک امام بیچمیں کھڑا ہو اور ایک مقتدی کو داہنی طرف کرے ایک کو بائیں طرف اور بعضوں کے نزدیک امام آگے بڑھ جاوے اور دونوں مقتدی ملکر اسکے پیچھے کھڑے ہوں **عن** الْأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ قَالَا دَخَلْنَا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ نِصْفَ النَّهَارِ فَقَالَ إِنَّهُ سَيَكُوْنُ أُمَرَاءُ يُشْتَغِلُوْنَ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَصَلُّوا الْوَقْتَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ فَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ترجمہ اسود اور علقمہ سے روایت ہے ہم عبداللہ بن مسعود پاس پھر کو گئے انہوں نے کہا قریب ہے وہ زمانہ جب میرے لوگ نماز کو وقت اور کاموں میں مشغول ہیں گے تو تم اپنے وقت پر نماز پڑھ لینا پھر عبداللہ بن مسعود کھڑے ہوئے اور علقمہ اور اسود کے بیچ میں کھڑے ہوکر نماز پڑھی بعد اوس کے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے **عن** مَسْعُوْدٍ قَالَ مَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ لِيْ أَبُوْ بَكْرٍ يَا مَسْعُوْدُ أَيْتِ أَبَا يَتِيْمٍ يَعْنِيْ مَوْلَاهُ فَقُلْ لَهُ يَحْمِلُنَا عَلٰى بَعِيْرٍ وَيَبِيْعُ الْيَمَانِيَ بَزًّا وَيَلِيْلَ يَدُلُّنَا فَجِئْتُ الْمَوْلَى فَأَخَذَ بَعِيْرَيْنِ وَرَطِيْبٍ مِنْ لَبَنٍ فَجَعَلْتُ أَحُثُّهُمْ فِيْ أَخْفَاءِ الطَّرِيْقِ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَقَامَ أَبُوْ بَكْرٍ عَنْ يَمِيْنِهِ وَجِئْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَدْخَلَنَا بَيْنَهُمَا فَلَمَّا فَجِئْتُ خَلْفَهُمَا قَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَدْرِ أَبِيْ بَكْرٍ فَصَفَّنَا خَلْفَهُ ترجمہ مسعود سے روایت ہے میری سامنے سے ابوبکر نے کہا تم اپنی مالک بوتیم پاس جاؤ اور اون سے کہو ہمیں ایک اونٹ دے سواری کو اور توشہ دی اور ایک شخص راہ بتلانے والا دیوی (جو ہم کو مدینے کی راہ بتلاوی) میں اپنی مالک پاس آیا اور اوسے کہا انہوں نے میری ساتھ ایک اونٹ اور ایک گٹھ دودھ کا کردیا پھر میں اون کو لیچلا پوشیدہ راستوں میں رستا کا فرون کو پتا نہ ملے) اور نماز کا وقت آگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے اور ابوبکر صدیق رضہ آپ کی داہنی طرف کھڑے ہوئے اون کی بائیں میں دین اسلام کو جان چکا تھا اور آپ کے ساتھ اس واسطے میں بھی آیا اور دونوں کے پیچھے کھڑا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیق کے سینے پر ہاتھ رکھا (وہ پیچھے چلے آئے) پھر ہم دونوں آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے

إِذَا كَانُوا ثَلٰثَةً وَّامْرَأَةً جب امام سمیت تین مردہوں اور ایک عورت ہو تو کیونکر کھڑے ہوں عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ قَدْ صَنَعَتْهُ لَهُ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَلْاُصَلِّ بِكُمْ قَالَ اَنَسٌ فَقُمْتُ اِلٰى حَصِيْرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ اَنَا وَالْيَتِيْمُ وَرَاءَهُ وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَرَائِنَا فَصَلّٰى لَنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ان کی دادی ملیکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا یا کہلانے کے لیے جو کھانا انہوں نے تیار کیا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھایا پھر فرمایا کھڑی ہو میں تم کو نماز پڑھاؤں انس نے کہا میں اٹھا اور ایک بوریا جو بچھاتے بچھاتے کالا ہو گیا تھا اوسکو پانی سے دھویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور میں اور یتیم آپ کے پیچھے تھے اور بڑھیا ہماری یعنی ملیکہ ہماری پیچھی تھی آپ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا إِذَا كَانُوْا رَجُلَيْنِ وَامْرَأَتَيْنِ جب دو مرد اور دو عورتیں ہوں کیسطرح صف باندھیں عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا هُوَ هُنَالِكَ اَنَا وَاُمِّيْ وَالْيَتِيْمُ وَاُمُّ حَرَامٍ خَالَتِيْ فَقَالَ قُوْمُوْا فَلْاُصَلِّ بِكُمْ قَالَ فِيْ غَيْرِ وَقْتِ صَلٰوةٍ قَالَ فَصَلّٰى بِنَا ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں تشریف لائے وقت کوئی نہ تھا مگر میں اور میری ماں اور یتیم لڑکا اور ام حرام میری خالہ آپ نے فرمایا کھڑی ہو میں تمہارے ساتھ نماز پڑھونگا اوسوقت نماز کا وقت نہ تھا پھر آپ نے نماز پڑھائی (یعنے نفل نماز برکت کے لیے) عَنْ أَنَسٍ اَنَّهُ كَانَ هُوَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمُّهُ وَخَالَتُهُ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ اَنَسًا عَنْ يَمِيْنِهِ وَاُمَّهُ وَخَالَتَهُ خَلْفَهُمَا ترجمہ انس سے روایت ہے وہ تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور انس کے ماں اور خالہ تو آپ نے انس کو اپنی داہنی طرف کھڑا کیا اور ماں اور خالہ کو ان کو اپنے پیچھے کھڑا کیا ف ان حدیثوں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نفل نماز جماعت سے پڑھنا درست ہے اگرچہ دن کو ہو مَوْقِفُ الْاِمَامِ اِذَا كَانَ مَعَهُ صَبِيٌّ وَّامْرَأَةٌ جب ایک لڑکا اور ایک عورت ہو تو امام کہاں کھڑا ہو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَائِشَةُ خَلْفَنَا فَصَلّٰى بِنَا وَاَنَا اِلٰى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُصَلِّيْ مَعَهُ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے میں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں اور عائشہ ہماری پیچھے تھیں تو آپ نے نماز پڑھی میں بھی آپکے پہلو میں تھا آپکے ساتھ نماز پڑھتا جاتا تھا عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلّٰى بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِمْرَأَةٌ مِّنْ اَهْلِيْ فَاَقَامَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهِ وَاَقَامَ الْمَرْاَةَ خَلْفَنَا ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ نماز پڑھی اور ہماری گھر کی عورت اور تھی آپ نے مجھے داہنی طرف کھڑا کیا اور عورت کو پیچھے کھڑا کیا مَوْقِفُ الْاِمَامِ وَالْمَاْمُوْمِ صَبِيٌّ جب ایک لڑکا امام کے ساتھ ہو تو امام کہاں کھڑا ہو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ

خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ عَنْ شِمَالِهِ فَقَالَ بِي هَكَذَا فَأَخَذَ بِرَأْسِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے میں رات کو اپنی خالہ میمونہ کے ہاں رہا رجبی بی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کو اٹھے میں بھی اٹھا اور بائیں طرف آپ کے کھڑا ہوا آپ نے میرا سر پکڑ کے مجھ کو اپنی طرف کھڑا کیا **مَنْ يَلِي الْإِمَامَ** ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ امام سے کون لوگ نزدیک ہیں **عَنْ** أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلٰوةِ وَيَقُولُ لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ لِيَلِنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ أَشَدُّ اخْتِلَافًا ترجمہ ابو مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مونڈھوں پر ہاتھ پھیرتے تھے نماز میں اور فرماتے تھے آگے پیچھے مت ہو تو نہیں تو تمہارے دلوں میں پھوٹ ہو جاوے گی اور میرے نزدیک (یعنی اول صف میں) وہ لوگ ہیں گے جو عقل والے ہیں (یعنی ہوشیار لوگ علم والے بڑی عمر کے) پھر وہ لوگ جو اون سے قریب ہیں پھر وہ لوگ جو اون سے قریب ہیں ابومسعود نے کہا اگر تو دیکھتا ہمارے تئیں ہو گئے **عَنْ** قَيْسِ بْنِ عُبَّادٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا فِي الْمَسْجِدِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ فَجَبَذَنِي رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي جَبْذَةً فَنَحَّانِي وَقَامَ مَقَامِي فَوَاللهِ مَا عَقَلْتُ صَلٰوتِي فَلَمَّا انْصَرَفَ فَإِذَا هُوَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ يَا فَتَى لَا يَسُؤْكَ اللهُ إِنَّ هٰذَا عَهْدٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا أَنْ نَلِيَهُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ هَلَكَ أَهْلُ الْعَقَدِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ وَاللهِ مَا عَلَيْهِمْ آسَى وَلٰكِنْ آسَى عَلَى مَنْ أَضَلُّوا قُلْتُ يَا أَبَا يَعْقُوبَ مَا يَعْنِي بِأَهْلِ الْعَقَدِ قَالَ الْأُمَرَاءُ ترجمہ قیس بن عباد سے روایت ہے میں مسجد میں تنہا پہلے صف میں تھا میں ایک شخص نے مجھے پیچھے سے کھینچا اور آپ میری جگہ کھڑا ہو گیا سو قسم خدا کی مجھ کو نماز کا خیال ہی نہ رہا (یعنی اسقدر غصہ مجھ کو آیا کہ میں نماز کو بھول گیا) جب نماز سے فراغت ہوئی تو معلوم ہوا وہ ابی بن کعب تھے انہوں نے کہا ہی جوان اللہ تم کو رنج نہ دے یہ وصیت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہم لوگوں کو کہ ہم آپ کے نزدیک رہیں پھر اونہوں نے قبلہ کی طرف منہ کیا اور کہا مر گئے اہل عقد (سردار) قسم ہے کعبہ کے پروردگار کی (یعنی وہ سردار جو نماز کا اہتمام کرتے تھے اور صفوں کا خیال رکھتے تھے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ) یہ تین بار کہا پھر کہا قسم خدا کی میں اونپر رنج نہیں کرتا لیکن رنج کرتا ہوں اونپر جنہوں نے لوگوں کو گمراہ کیا میں نے کہا ہی ابو یعقوب اہل عقد سے کون لوگ مراد ہیں اونہوں نے کہا سردار اور امیر **إِقَامَةُ الصُّفُوفِ** قَبْلَ خُرُوجِ الْإِمَامِ امام کے باہر آنے سے پہلے صفوں کا قائم ہو جانا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَقُمْنَا فَعَدَّلْنَا الصُّفُوفَ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ قَبْلَ أَنْ يُكَبِّرَ انْصَرَفَ فَقَالَ لَنَا مَكَانَكُمْ فَلَمْ نَزَلْ قِيَامًا نَنْتَظِرُهُ

حَتّٰی خَرَجَ اِلَیْنَا قَدِ اغْتَسَلَ یَنْطِفُ رَأْسُهٗ مَاءً فَکَبَّرَ وَصَلّٰی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے نماز کی تکبیر ہوئی ہم لوگ کھڑے ہوئے اور صفیں جم گئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باہر تشریف لانے سے پہلے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جب آپ مقام پر کھڑے ہوئے تو تکبیر نہ کہی اور فرمایا تم اپنی جگہ پر رہے ہو ہم لوگ کھڑے کھڑے آپ کا انتظار کرتے رہے یہاں تک کہ آپ باہر نکلے غسل کر کے آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا پھر آپ نے تکبیر کہی اور نماز پڑھی **کَیْفَ یُقَوِّمُ** الْاِمَامُ الصُّفُوْفَ کیونکر امام صفیں جماوے **عَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقَوِّمُ الصُّفُوْفَ کَمَا تُقَوَّمُ الْقِدَاحُ فَاَبْصَرَ رَجُلًا خَارِجًا صَدْرُهٗ مِنَ الصَّفِّ فَلَقَدْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَتُقِیْمُنَّ صُفُوْفَکُمْ اَوْ لَیُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَیْنَ وُجُوْهِکُمْ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفوں کو ایسا برابر کرتے جیسے تیر برابر کئے جاتے ہیں ایک تیر دوسرے تیر کے برابر ہوتا ہے۔ اور مسلم کی روایت میں ہے کہ صفوں کو آپ ایسا برابر کرتے کہ تیروں کو اون سے برابر کر سکیں اور یہاں سے صف کی درستی میں آپ نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنا سینہ صف سے باہر نکالے ہوئے تھا میں نے دیکھا آپ نے فرمایا تم اپنی صفوں کو برابر کرو نہیں تو اللہ خلاف ڈال دیگا تمہارے چہروں میں **عَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَخَلَّلُ الصُّفُوْفَ مِنْ نَاحِیَةٍ اِلٰی نَاحِیَةٍ یَمْسَحُ مَنَاکِبَنَا وَصُدُوْرَنَا یَقُوْلُ لَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُکُمْ وَکَانَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی الصُّفُوْفِ الْمُتَقَدِّمَةِ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفوں کے اندر ایک طرف سے دوسری طرف جاتے تھے اور ہمارے شانوں اور سینوں پر ہاتھ پھیرتے تھے آپ فرماتے تھے اختلاف مت کرو نہیں تو تمہاری لون میں ہوٹ ہو جاوے گی اور آپ فرماتے تھے کہ اللہ جل جلالہ اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر درود بھیجتا ہے اور فرشتے دعا کرتے ہیں آگے والی صفوں کے لیے **مَا یَقُوْلُ الْاِمَامُ** اِذَا تَقَدَّمَ فِیْ نَسَقِ الصُّفُوْفِ ترجمہ جب امام آگے بڑھے تو صفوں کو برابر کرنے کے لیے کیا کہے **عَنْ** اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَمْسَحُ عَوَاتِقَنَا یَقُوْلُ اسْتَوُوْا وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُکُمْ وَلْیَلِنِیْ مِنْکُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰی ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ترجمہ ابو مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے شانوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور فرماتے تھے برابر ہو جاؤ آگے پیچھے ہو نہیں تو تمہاری لون میں ہوٹ ہو جاوے گی اور نزدیک رہیں مجھ سے وہ لوگ جو عقل اور شعور والے ہیں پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہیں پھر وہ لوگ جو ان سے قریب ہیں **کَمْ مَرَّةً یَقُوْلُ** اِسْتَوُوْا امام کتنی بار کہے برابر ہو جاؤ **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اِسْتَوُوْا اِسْتَوُوْا اِسْتَوُوْا فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنِّیْ لَاَرَاکُمْ مِنْ خَلْفِیْ کَمَا اَرَاکُمْ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے برابر ہو جاؤ برابر ہو جاؤ برابر ہو جاؤ قسم اس شخص کے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم کو پیچھے سے اسطرح دیکھتا ہوں جیسے آگے سے **حَثُّ الْاِمَامِ** عَلٰی رَصِّ الصُّفُوْفِ

وَالْمُقَارَبَةِ بَيْنَهَا امام لوگون کو رغبت دیوے صفین برابر کرنے کی اور ملکر کھڑی ہونے کی عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهٖ حِيْنَ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ قَبْلَ اَنْ يُكَبِّرَ فَقَالَ اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوْا فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کو کھڑے ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہوئے تکبیر تحریمہ سے پہلے کہ فرمایا برابر کرو صفین اپنی اور ملکر کھڑے ہو کیونکہ میں تم کو پیچھے سے دیکھتا ہون عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتِمُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَقَارِبُوْا بَيْنَهَا وَحَاذُوْا بِالْاَعْنَاقِ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرَى الشَّيَاطِيْنَ تَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَاَنَّهَا الْحَذَفُ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملی ہوئی رکھو صفون کو اور نزدیک رکھو صفون کو اور برابر رکھو گردنین قسم اوس شخص کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے میں شیطان کو دیکھتا ہون وہ صفون کے بیچ مین گھس آتا ہے گویا سیاہ بچہ ہے بکری کا عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالُوْا وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالَ يُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْاَوَّلَ ثُمَّ يَتَرَاصُّوْنَ فِي الصَّفِّ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور فرمایا تم فرشتون کیطرح صف نہین باندھتے اپنے پروردگار کے سامنے لوگون نے کہا یا رسول اللہ فرشتے کیطرح صف باندھتے ہین اپنے رب کے سامنے آپنے فرمایا پورا کرتے ہین پہلی صف کو (یعنی آگے کی صف کو جب بھر جاتی ہے تو پھر پیچھے دوسری صف باندھتے ہین) اور صف مین ملکر کھڑے ہوتے ہین **فَضْلُ الصَّفِّ الْاَوَّلِ عَلَى الثَّانِيْ** صف اول دوسری صف پر کیا فضیلت رکھتی ہے عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ ثَلٰثًا وَعَلَى الثَّانِيْ وَاحِدَةً ترجمہ عرباض بن ساریہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی صف کے لیے تین بار دعا کرتے تھے اور دوسری صف کے لیے ایک بار **اَلصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ** پچھلے صف کا بیان عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتِمُّوا الصَّفَّ الْاَوَّلَ ثُمَّ الَّذِيْ يَلِيْهِ فَاِنْ كَانَ نَقْصٌ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورا کرو پہلی صف کو پھر جو اوس سے نزدیک ہے اوسکو پورا کرو اگر کچھ کمی ہو تو پچھلی صف مین رہے (نہ پہلی صف مین) **مَنْ وَصَلَ صَفًّا** جو شخص صف کو پھر دے (یعنی خالی جگہ مین کھڑا ہو جاوے) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صف کو ملاویگا اللہ بھی اوسکو ملاویگا (اپنی نعمتون سے) اور جو شخص صف کاٹے گا اللہ بھی اوسکو کاٹیگا **ذِكْرُ خَيْرِ صُفُوْفِ النِّسَاءِ وَشَرِّ صُفُوْفِ الرِّجَالِ** عورتون کے صف کون سی بری ہے اور عورتون کے صف کون سی بہتر ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کی صفوں میں بہتر وہ صف ہے جو سب سے آگے ہو (امام کے قریب) اور بدتر وہ صف ہے جو سب کے بعد ہو (عورتوں کے قریب) اور عورتوں کی صفوں میں بہتر وہ صف ہے جو سب کے بعد ہو اور بدتر وہ ہے جو سب سے آگے ہو (مردوں کے قریب)

الصَّفُّ بَيْنَ السَّوَارِيَيْنِ

عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ مَحْمُودٍ قَالَ كُنَّا مَعَ أَنَسٍ فَصَلَّيْنَا مَعَ أَمِيرٍ مِنَ الْأُمَرَاءِ فَدَفَعُونَا حَتَّى قُمْنَا وَصَلَّيْنَا بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَجُعِلَ أَنَسٌ يَتَأَخَّرُ وَقَالَ قَدْ كُنَّا نُتَّقَى هَذَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبدالحمید بن محمود سے روایت ہے ہم انس کے ساتھ تھے تو ہم نے نماز پڑھی ایک حاکم کے ساتھ لوگوں نے ہم کو ڈھکیلا یہاں تک کہ ہم کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی دو ستونوں کے بیچ میں تو انس پیچھے ہٹنے لگے اور کہتے تھے ہم ایسی بات سے بچتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں (یعنی ستونوں کے درمیان نہیں کھڑے ہوتے تھے بلکہ پہلی صف علحدہ کرتے تھے)

الْمَكَانُ الَّذِي يُسْتَحَبُّ مِنَ الصَّفِّ

صف میں کون سی جگہ کھڑی ہونا بہتر ہے

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْبَبْنَا أَنْ نَكُونَ عَنْ يَمِينِهِ ترجمہ براء سے روایت ہے ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو میں چاہتا تھا کہ آپ کے داہنی طرف رہوں

مَا عَلَى الْإِمَامِ مِنَ التَّخْفِيفِ

امام کو نماز میں کسقدر تخفیف کرنا چاہیے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ السَّقِيمَ وَالضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھاوے تو ہلکی نماز پڑھے (بسطرح کہ جماعت میں بیمار بھی ہے اور ناتوان بھی ہے اور بوڑھا بھی ہے اور جب آپ اکیلی نماز پڑھے تو جتنا چاہے طول کرے (یعنی جتنی چاہے لمبی یعنی کمتر پڑھے)

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَأَقُومُ بِالصَّلَاةِ فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأُخَفِّفُ صَلَاتِي كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ ترجمہ ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نماز میں کھڑا ہوتا ہوں پھر بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز کو مختصر کر دیتا ہوں (یعنی چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھتا ہوں) کیونکہ مجھ کو معلوم ہوتا ہے کہ اس کی ماں پر تکلیف ہو

الرُّخْصَةُ لِلْإِمَامِ فِي التَّطْوِيلِ

امام کو لمبی سورتیں پڑھنے کی اجازت

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالتَّخْفِيفِ وَيَؤُمُّنَا بِالصَّافَّاتِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے نماز ہلکی پڑھنے کا اور آپ پڑھتے تھے سورہ الصافات کو (جس میں اکیسویں آیتیں ہیں)

مَا يَجُوزُ لِلْإِمَامِ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلَاةِ

امام کو نماز میں کونسا کام کرنا درست ہے

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ثُمَّ النَّاسُ وَهُوَ حَامِلٌ اُمَامَةَ بِنْتَ اَبِی الْعَاصِ عَلٰی عَاتِقِهٖ فَاِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَاِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُوْدِ اَعَادَهَا ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ امامت کر رہے تھے اور اپنی کاندھے پر (نواسی) امامہ بنت ابی العاص کو اٹھائے ہوئے تھے جب آپ رکوع کرتے تو اسکو زمین پر بٹھا دیتے پھر جب سجدہ سے اٹھتے تو اسکو دوبارہ اٹھا لیتے (اور کاندھے پر بٹھا لیتے) **مُبَادَرَةُ الْاِمَامِ** امام سے آگے رکوع یا سجدہ کرنا امام سے پہلے رکوع اور سجدہ سے سر اٹھانا کیسا ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا يَخْشَى الَّذِيْ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يُّحَوِّلَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ رَاْسَ حِمَارٍ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ شخص جو امام سے پہلے اپنا سر اٹھاتا ہے اس سے نہیں ڈرتا کہ اللہ اسکا سر گدھے کا سر کر دیوے **عَنِ** الْبَرَاءِ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا صَلَّوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَامُوْا قِيَامًا حَتّٰى يَرَوْهُ قَدْ سَجَدَ ثُمَّ سَجَدُوْا ترجمہ براء سے روایت ہے صحابہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور آپ رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو وہ دیر کھڑے رہتے جب دیکھتے کہ آپ سجدہ میں جا چکے اور وہ سجدہ کرتے **عَنْ** حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلّٰى بِنَا اَبُوْ مُوْسٰى فَلَمَّا كَانَ فِی الْقَعْدَةِ دَخَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ بِالْبِرِّ وَالزَّكٰوةِ فَلَمَّا سَلَّمَ اَبُوْ مُوْسٰى اَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ اَيُّكُمُ الْقَائِلُ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ فَاَرَمَّ الْقَوْمُ قَالَ لَعَلَّكَ يَا حِطَّانُ قُلْتَهَا قَالَ لَا وَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ تَبْكَعَنِّیْ بِهَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُنَا صَلٰوتَنَا وَسُنَّتَنَا فَقَالَ اِنَّمَا الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعِ اللّٰهُ لَكُمْ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا فَاِنَّ الْاِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ ترجمہ حطان بن عبداللہ سے روایت ہے ابو موسیٰ اشعری نے نماز پڑھائی جب بیٹھے (نماز میں) تو ایک شخص آیا اور بولا قائم کی گئی نماز نیکی اور پرہیزگاری سے جب ابو موسیٰ نے سلام پھیرا تو لوگوں کی طرف خطاب کیا اور بولے کس نے تم میں سے یہ بات کہی تھی سب لوگ چپ ہو رہے انہوں نے کہا اے حطان شاید تم نے یہ بات کہی انہوں نے کہا نہیں مجھے ڈر ہے کہیں تم غصہ نہ ہو جاؤ ابو موسیٰ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے نماز اور سنت سکھلاتے تھے آپ نے فرمایا امام اس لئے ہے کہ اسکی اطاعت اور پیروی کیجائے جب تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تم آمین کہو اللہ تعالیٰ اسکی دعا قبول کریگا اور جب رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب سر اٹھاوے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو سنو گا تمہارے کہنے کو اور جب سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو اور سر اٹھاؤ کیونکہ امام تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور سر اٹھاتا ہے (اور تمہارا اٹھانا اس کے بعد ہوگا) اپنے فرمایا دیر کی کسر اور دیر نکل جاوے گی **خُرُوْجُ الرَّجُلِ** مِنْ صَلٰوةِ الْاِمَامِ وَقِرَاءَةُ مَنْ صَلّٰى وَرَاءَهٗ فِیْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ ایک شخص امام کو ساتھ سے نماز توڑ کر الگ نماز پڑھی **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ جَاءَ

رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَقَدْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى خَلْفَ مُعَاذٍ فَطَوَّلَ بِهِمْ فَانْصَرَفَ
الرَّجُلُ فَصَلّٰى فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَمَّا قَضٰى مُعَاذٌ الصَّلٰوةَ قِيْلَ لَهٗ اِنَّ فُلَانًا فَعَلَ كَذَا وَ
كَذَا فَقَالَ مُعَاذٌ لَئِنْ اَصْبَحْتُ لَاَذْكُرَنَّ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰى مُعَاذٌ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ
فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمِلْتُ عَلٰى نَاضِحِيْ مِنَ النَّهَارِ
فَجِئْتُ وَقَدْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْتُ مَعَهٗ فِي الصَّلٰوةِ فَقَرَأَ سُوْرَةَ كَذَا وَكَذَا
فَطَوَّلَ فَانْصَرَفْتُ فَصَلَّيْتُ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَتَّانٌ
يَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ **ترجمہ** جابر سے روایت ہی ایک شخص انصار مین سے آیا اور نماز کہڑی تھی وہ
مسجد مین گیا اور معاذ بن جبل کے پیچھے جماعت مین شریک ہوا معاذ نے لمبا کیا رکعت کو (یعنی بڑی سورت پڑہنا شروع
کی) اوس شخص نے نماز توڑ کر ایک کونے مین جاکر الگ نماز پڑہی پھر چلا گیا جب معاذ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگون نے اون سے
بیان کیا کہ فلان شخص نے ایسا کیا معاذ نے کہا صبح ہو تو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ضرور بیان کرونگا معاذ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور آپ سے سب حال بیان کیا آپ نے اوس شخص کو بلا بہیجا اور پوچھا کہ یہ تو نے کیا کیا اور
کیون کیا اوس نے عرض کیا یارسول اللہ مین نے ساری دن پانی کھینچا پھر آیا تو نماز ہو رہی تھی مین مسجد مین گیا اور جماعت
مین انکے ساتھ شریک ہوا انہون نے فلان فلان سورت پڑہنا شروع کی اور بہت طول کیا مین نے نماز توڑ کر ایک کونہ مین الگ
نماز پڑہ لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر فرمایا اے معاذ کیا تو لوگون کو تکلیف دینے والا ہی اے معاذ کیا تو تکلیف
دینے والا ہی اے معاذ کیا تو تکلیف دینے والا ہے **ف** یعنی لوگونکو پریشان کرتا ہے کہ وہ مجبور ہوکر نماز اور روزہ چہوڑ دین
جہانتک ہوسکے وہین تک تکلیف اوٹہانیکا حکم ہے جو امر ہمارے طاقت سے باہر ہے اللہ نے اوسکی تکلیف نہین دی **کل یتمام**
بالامام یصلی قاعدا امام اگر بیٹہکر نماز پڑہے تو مقتدی بہی بیٹہکر پڑہین **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکب فرسا فصرع عنہ فجحش شقہ الایمن فصلی صلوۃ من الصلوات
وھو قاعد فصلینا وراءہ قعودا فلما انصرف قال انما جعل الامام لیؤتم بہ فاذا صلی قائما
فصلوا قیاما واذا رکع فارکعوا واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا ربنا لک الحمد واذا صلی جالسا
فصلوا جلوسا اجمعون **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گہوڑی پر سوار ہوئے آپ گر پڑے
تو داہنا حصہ کہا چل گیا اسوجہ سے آپنے ایک نماز بیٹہکر پڑہی ہم لوگون نے بہی آپکے پیچہے بیٹہکر نماز پڑہی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے
تو فرمایا امام اسلیے ہے کہ اوسکی پیروی کیجاوے جب وہ کہڑی ہوکر نماز پڑہے تم بہی کہڑے ہوکر پڑہو اور جب وہ رکوع کرے تم بہی رکوع
کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم ربنا لک الحمد کہو اور جب وہ بیٹہکر نماز پڑہے تم سب بہی بیٹہکر نماز پڑہو **ف** بعض علماء

کا حمل سی پڑھی لیکن اکثر علما کے نزدیک اگر امام کو کچھ عذر ہوا ور وہ بیٹھ کر نماز پڑھی تو مقتدی کھڑے ہو کر پڑھیں اور دلیل
اسکی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض موت میں بیٹھ کر نماز پڑھی اور صحابہ نے آپکے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھی آپ نے انکو
بیٹھنے کا حکم نہیں دیا (منہ) عائشۃ قالت لما ثقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاء بلال یؤذنہ
بالصلوۃ فقال مروا ابا بکر فلیصل بالناس قلت یا رسول اللہ ان ابا بکر رجل اسیف وانہ
متی یقوم فی مقامک لا یسمع الناس فلو امرت عمر فقال مروا ابا بکر فلیصل بالناس فقلت
لحفصۃ قولی لہ فقالت لہ فقال انکن لانتن صواحبات یوسف مروا ابا بکر فلیصل بالناس فقالت
فامروا ابا بکر فلما دخل فی الصلوۃ وجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نفسہ خفۃ فقالت
فقام یہادی بین رجلین ورجلاہ تخطان فی الارض فلما دخل المسجد سمع ابو بکر حسہ فذہب
لیتاخر فاومی الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان قما انت قالت فجاء رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم حتی قام عن یسار ابی بکر جالسا فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی
بالناس جالسا وابو بکر قائما یقتدی ابو بکر برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس یقتدون
بصلوۃ ابی بکر (منہ) ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت بیمار ہوئے تو بلال آپ
آپ کو نماز کی خبر دینے کو آئے آپنے فرمایا حکم کرو ابوبکر کو نماز پڑھانے کا میں نے کہا یا رسول اللہ ابوبکر نرم دل ہیں وہ جب آپ کے
جگہ کھڑے ہونگے (اور آپ کو یاد کرینگے) تو لوگوں کو انکی آواز نہ سنائی دیگی (یعنی قرآن پڑھنے کی بوجہ گریہ وزاری کی) کاش
آپ عمر کو حکم کرتے آپنے فرمایا حکم کرو ابوبکر کو وہ نماز پڑھیں میں نے حفصہ سے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہو آپنے
فرمایا تم تو یوسف کی ساتھیاں ہو (کہ اپنا ہی کہی جاتی ہو دوسری کی نہیں سنتی) حکم کرو ابوبکر کو وہ نماز پڑھیں آخر لوگوں نے
ابوبکر سے کہا نماز پڑھانے کو جب انہوں نے نماز شروع کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طبیعت کو ذرا ہلکا پایا (یعنی مرض
کی شدت کم معلوم) آپ کھڑے ہوئے اور دو شخصوں پر تکیہ لگا کر چلے اور آپکے پاؤں گھسٹتے تھے زمین پر (بوجہ ناطاقتی کے) جب
آپ مسجد میں آئے ابوبکر نے آپ کی آہٹ پاکر پیچھے ہٹنے کا قصد کیا آپنے اشارہ کیا کہ اپنی جگہ کھڑے رہو پھر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تشریف لائے اور ابوبکر کے بائیں جانب بیٹھ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز بیٹھکر پڑھتے تھے اور ابوبکر کھڑے کھڑے
آپکی پیروی کرتے تھے اور لوگ سب ابوبکر کی پیروی کرتے تھے عن عبید اللہ بن عبد اللہ قال دخلت علی عائشۃ
قلت الا احدثک عن مرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت لما ثقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال اصلی الناس قلنا لا وھم ینتظرونک یا رسول اللہ قال ضعوا لی ماء فی المخضب ففعلوا
فاغتسل ثم ذہب لینوء فاغمی علیہ ثم افاق فقال اصلی الناس قلنا لا وھم ینتظرونک یا رسول اللہ
قال ضعوا لی ماء فی المخضب ففعلنا فاغتسل ثم ذہب لینوء ثم اغمی علیہ ثم قال فی الثالثۃ

مثل قوله والناس عكوف في المسجد ينتظرون رسول الله صلى الله عليه وسلم لصلوة العشاء
فارسل رسول الله صلى الله عليه وسلم الى ابي بكر ان صل بالناس فجاءه الرسول فقال ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم يامرك ان تصلي بالناس وكان ابو بكر رجلا رقيقا فقال يا عمر صل بالناس
فقال انت احق بذلك فصلى بهما ابو بكر تلك الايام ثم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
وجد في نفسه خفة فخرج بين رجلين احدهما العباس لصلوة الظهر فلما راه ابو بكر ذهب
لينكص فاومى اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يتاخر وقعد بحذاه فجلسا الى جنبه
فجعل ابو بكر يصلي قائما والناس يصلون بصلوة ابي بكر ورسول الله صلى الله عليه وسلم
يصلي قاعدا قال فدخلت على ابن عباس فقلت الا اعرض عليك ما حدثتني عائشة عن مرض رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال فما انكر منه شيئا غير انه قال اسمت لك الرجل الذي
كان مع العباس قلت لا قال هو علي رض ترجمہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے میں حضرت عائشہ پاس گیا
اور ان سے کہا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کا حال مجھ سے بیان کریں انہوں نے کہا جب آپ پر بیماری
کی شدت ہوئی تو آپ نے پوچھا کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہم نے کہا نہیں وہ آپکا انتظار کر رہے ہیں آپ نے فرمایا میرے لیے
کٹورہ طشت میں پانی رکھو ہم نے پانی رکھا آپ نے غسل کیا پھر اٹھنے لگے تو بیہوش ہو گئے پھر ہوش میں آئے تو پوچھا لوگ نماز پڑھ چکے ہم نے کہا نہیں
وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں آپ نے فرمایا میرے لیے پانی رکھو طشت میں پانی رکھا آپ نے غسل کیا پھر اٹھنا چاہا تو بیہوش
ہو گئے پھر تیسری بار ایسا ہی فرمایا اور لوگ جمع تھے مسجد میں آپکا انتظار کر رہے تھے عشا کی نماز کے لیے آخر آپ نے ابو بکر رض کو
کہلا بھیجا تم نماز پڑھاؤ جب ان کے پاس پیام لانے والا آیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمکو حکم کرتے ہیں نماز پڑھانیکا
وہ نرم دل آدمی تھے انہوں نے کہا اے عمر تم نماز پڑھاؤ عمر نے کہا تم زیادہ حقدار ہو امامت کے پھر ان دنوں ابو بکر نماز پڑھایا کیے
ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض میں ذرا تخفیف دیکھی تو آپ باہر تشریف لائے دو آدمی پر ٹیکا دیے ہوئے ایک
ان میں سے عباس تھے (چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور دوسرے علی بن ابی طالب تھے لیکن حضرت عائشہ نے اونکا
نام نہیں لیا) جب ابو بکر نے آپکو دیکھا تو وہ پیچھے ہٹنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا کہ نہیں پیچھے نہ ہٹو اور ان
دونوں آدمیوں کو جنکے پٹھا لگائے ہوئے تھے حکم کیا انہوں نے آپ کو بٹھا دیا ابو بکر کے پہلو میں ابو بکر کھڑے ہو کر نماز پڑھتے رہے اور لوگ
ان ہی کی پیروی کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھکر نماز پڑھ رہے تھے۔ عبید اللہ نے کہا میں یہ حدیث سنکر
عبد اللہ بن عباس پاس گیا اور ان سے کہا میں تمسے بیان کروں جو حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کا
حال بیان کیا ہے انہوں نے کہا ہاں میں نے کہا پھر میں نے سب بیان کیا انہوں نے کسی بات میں انکار نہیں کیا مگر اتنا کہا کہ کیا نام لیا حضرت عائشہ نے
اس شخص کا جو عباس کے ساتھ تھا میں نے کہا نہیں ابن عباس نے کہا وہ حضرت علی رض تھے اختلاف نیتہ الامام و

الماموم اگر امام اور مقتدی کی نیت میں اختلاف ہو **عن** جابر بن عبد اللہ یقول کان معاذ یصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یرجع الی قومہ فیؤمھم فیؤمھم ھذہ فاخرت لیلۃ الصلوٰۃ وصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم رجع الی قومہ فقرأ سورۃ البقرۃ فلما سمع رجل من القوم تاخر فصلی ثم خرج فقالوا نافقت یا فلان قال واللہ ما نافقت ولآتین النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان معاذا یصلی معک ثم ترجع فتؤمنا وانک اخرت الصلوٰۃ البارحۃ فصلی معک ثم رجع فامنا فاستفتح بسورۃ البقرۃ فلما سمعت ذلک تاخرت فصلیت وانما نحن اصحاب نواضح نعمل بایدینا فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا معاذ اما ان انت اقرأ بسورۃ کذا وکذا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے معاذ بن جبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے پھر اپنی قوم میں جاتے اور نماز پڑھاتے ایک روز نماز میں دیر ہو گئی تو معاذ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی پھر اپنی قوم میں گئے اور امامت کی اور سورہ بقرہ شروع کی ایک شخص نے مقتدیوں میں سے جب یہ دیکھا تو صف سے نکل کر الگ نماز پڑھی اور چلا گیا لوگوں نے کہا تو منافق ہو گیا اس نے کہا قسم خدا کی میں منافق نہیں ہوا اور البتہ میں ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاؤنگا اور آپ سے کہونگا پھر وہ رسول اللہ صلعم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ معاذ آپ کے ساتھ نماز پڑھتے میں پھر یہاں سے نماز پڑھ کر ہم لوگوں پاس آتے ہیں اور رات کو تو ہم اونٹ کو خود رات میں دیر کی تھی معاذ آپ کے ساتھ نماز پڑھ کر ہماری جہاں آئے اور امامت کی تو سورہ بقرہ شروع کی جب میں نے یہ سنا تو میں پیچھے نکل گیا اور نماز پڑھ لی (یعنی الگ پڑھ لی) ہم لوگ تو پانی بہرنے والے ہیں (ساری دن) اپنی ہاتھوں سے محنت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای معاذ تو فتنہ کرنیوالا (یعنی فساد پھیلا دیگا) ایسی ایسی سورتیں پڑھا کر (جیسے پورا اجر اشفت وغیرہ) **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر امام اور مقتدی کی نیت میں اختلاف ہو تو مقتدی کی نماز ہو جاوے گی اس لئے کہ معاذ نماز پڑھ کر امامت کرتے تو وہ نفل کی نیت کرتی تھی اور مقتدی فرض کی نیت کرتی تھی اور بعض علما کے نزدیک فرض پڑھنے والی کی اقتدا نفل پڑھنے والے کے صحیح درست نہیں ہے **عن** ابی بکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ صلی صلوٰۃ الخوف فصلی بالذین خلفہ رکعتین وبالذین جاؤا رکعتین فکانت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اربعا ولھؤلاء رکعتین رکعتین **ترجمہ** ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز پڑھی تو جو لوگ آپکے پیچھے تھے ان کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں پھر وہ چلے گئے اور جو لوگ انکی جگہ آئے ان کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتیں ہوئیں اور ان لوگوں کی دو دو رکعتیں

فضل الجماعۃ جماعت کے فضیلت کا بیان

عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوٰۃ الجماعۃ تفضل علی صلوٰۃ الفذ بسبع وعشرین درجۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز

اکیلی نماز سے بیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے **عَنْ** ابی ہریرۃ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوۃُ الْجَمَاعَۃِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوۃِ اَحَدِکُمْ وَحْدَہٗ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ جُزْءً ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز اکیلے نماز پڑھنے سے پچیس حصے زیادہ فضیلت رکھتی ہے **عَنْ** عَائِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوۃُ الْجَمَاعَۃِ تَزِیْدُ عَلٰی صَلٰوۃِ الْفَذِّ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً ترجمہ ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز اکیلے نماز پڑھنے سے پچیس حصے زیادہ فضیلت رکھتی ہے **اَلْجَمَاعَۃُ** اِذَا کَانُوْا ثَلٰثَۃً جب تین آدمی ہوں تو جماعت کریں **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانُوْا ثَلٰثَۃً فَلْیَؤُمَّھُمْ اَحَدُھُمْ وَاَحَقُّھُمْ بِالْاِمَامَۃِ اَقْرَؤُھُمْ ترجمہ ابوسعیدؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تین آدمی ہوں تو ایک اول ان میں سے امامت کرے اور زیادہ حقدار امامت کا وہ شخص ہے جو قرآن کو خوب پڑھا ہو **اَلْجَمَاعَۃُ** اِذَا کَانُوْا ثَلٰثَۃً رَجُلٌ وَّصَبِیٌّ وَّامْرَاَۃٌ جب تین آدمی ہوں ایک مرد اور ایک لڑکا اور ایک عورت تو جماعت کریں **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّیْتُ اِلٰی جَنْبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَائِشَۃُ خَلْفَنَا تُصَلِّیْ مَعَنَا وَاَنَا اِلٰی جَنْبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُصَلِّیْ مَعَہٗ ترجمہ عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں نماز پڑھی اور ہمارے پیچھے حضرت عائشہؓ نماز پڑھ رہی ہیں ساتھ نماز میں شریک تھا میں اور میں عبداللہ بن عباس اور لڑکے تھے **اَلْجَمَاعَۃُ** اِذَا کَانُوْا اثْنَیْنِ جب دو آدمی ہوں تو جماعت کریں **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ عَنْ یَسَارِہٖ فَاَخَذَ بِیَدِہِ الْیُمْنٰی فَاَقَامَنِیْ عَنْ یَمِیْنِہٖ ترجمہ عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہوا آپ نے بائیں ہاتھ سے مجھے پکڑ کے داہنی طرف کھڑا کر لیا **عَنْ** اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ یَقُوْلُ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا صَلٰوۃَ الصُّبْحِ فَقَالَ اَشَاھِدٌ فُلَانٌ الصَّلٰوۃَ قَالُوْا لَا قَالَ فُلَانٌ قَالُوْا لَا قَالَ اِنَّ ھَاتَیْنِ الصَّلٰوتَیْنِ مِنْ اَثْقَلِ الصَّلٰوۃِ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِیْھِمَا لَاَتَوْھُمَا وَلَوْ حَبْوًا وَالصَّفُّ الْاَوَّلُ عَلٰی مِثْلِ صَفِّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ فَضِیْلَتَہٗ لَابْتَدَرْتُمُوْہُ وَصَلٰوۃُ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ اَزْکٰی مِنْ صَلٰوتِہٖ وَحْدَہٗ وَصَلٰوۃُ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلَیْنِ اَزْکٰی مِنْ صَلٰوتِہٖ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا کَانُوْا اَکْثَرَ فَھُوَ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ترجمہ ابی بن کعبؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فجر کی نماز پڑھی پھر فرمایا کیا فلاں شخص حاضر تھا جماعت میں لوگوں نے کہا نہیں آپ نے پوچھا اور فلاں شخص لوگوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا یہ دو نمازیں (فجر اور عشا) بہت بھاری ہوتی ہیں منافقوں پر اور اگر جانیں جو ان میں فضیلت ہے تو چوتڑ پر گھسٹتے ہوئے آویں اور پہلی صف گویا فرشتوں کی صف ہے اگر تم اوسکی بزرگی جانو تو جلدی کرو پہلی صف میں شریک ہونیکی لیے

نماز پڑھنا ایک شخص کا دوسری شخص کے ساتھ ملکر جماعت سے بہتر ہے اکیلے نماز پڑھنے سے اور دو شخصوں کے ساتھ ملکر پڑھنا بہتر ہے ایک شخص کے ساتھ ملکر پڑھنے سے اسی طرح جتنی جماعت زیادہ ہو اللہ کو زیادہ پسند ہے **اَلْجَمَاعَةُ لِلنَّافِلَةِ** نفل نماز کے لیے جماعت کرنیکا بیان **عَنْ** عتبان بن مالک انہ قال یا رسول اللہ انی اشبو لحول بینی وبین مسجدی فاحب ان تاتینی فتصلی فی مکان من بیتی اتخذہ مسجدا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سافعل فغدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین ارتفع النہار فقام فصففنا خلفہ فصلی بنا رکعتین **ترجمہ** عتبان بن مالک سے روایت ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ میرے گھر سے مسجد تک نشیب میں (جو برسات میں ندی بہتی ہیں) میں حائل ہوں آپ میرے گھر تشریف لیجیے اور کسی جگہ نماز پڑھ دیجیے تو میں اسی جگہ مسجد بنا لوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چلیں گا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو پوچھا کہاں تم کو منظور ہے میں نے کہا جگہ بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دی اور ہم لوگوں نے آپکے پیچھے صف باندھی پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھیں (نفل جماعت سے) **اَلْجَمَاعَةُ لِلْقَائِتِ مِنَ الصَّلٰوةِ** جو نماز قضا ہو جاتی ہے اسکے لیے جماعت کرنیکا بیان **عَنْ** انس قال قال علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما حین قام الی الصلوۃ بل رکبتہ فقال اقیموا صفوفکم وتراصوا فانی اراکم من وراء ظہری **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے جب نماز کو کھڑی ہونے لگے آپنے فرمایا درست کرو اپنی صفوں کو اور ملکر کھڑی ہو کیونکہ میں تمکو پیچھے سے دیکھتا ہوں (دیکھنے سے مراد یہ ہے کہ جیسے سامنے سے دیکھتا ہوں ویسا ہی تمہارا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہ) **عَنْ** ابی قتادۃ قال قمنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ قال بعض القوم لو عرستنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی اخاف ان تناموا عن الصلوۃ قال بلال انا احفظکم فاضطجعوا فنام وا واسند بلال ظہرہ الی راحلتہ فاستیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد طلع حاجب الشمس فقال یا بلال ایما قلت قال ما القیت علی نومۃ مثلہا قط قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل قبض ارواحکم حین شاء وردہا حین شاء ثم قال یا بلال فاذن الناس بالصلوۃ فقام بلال فاذن فتوضا فصلی حین ارتفع الشمس ثم قام فصلی بہم **ترجمہ** ابو قتادہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے راستے میں بعض لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کاش آپ پچھلی رات میں چلتے تاکہ سب لوگ تھک گئے تھے) آپ نے فرمایا میں ڈرتا ہوں کہیں سو جاؤ اور نماز جاتی رہے بلال نے کہا میں اسکا بندوبست کرونگا لوگ سوئے اور سورج بلال نے اپنی پیٹ اونٹنی سے لگائی (وہ بھی سو گئے) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاگے جب آفتاب کا ایک کنارہ نکل آیا اور بلال سے فرمایا تم نے کیا کہا تھا (کہ میں بندوبست کرونگا) بلال نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسی نیند مجھ کبھی نہیں آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ جل جلالہ نے تمہاری

رو جین قبض کرلین پھر جب اوسکو منظور ہوا تو پھیر دین اور شیطان اور اذان و نماز کی بلال کہتا ہوا اور اذان دیتا ہوا سب لوگون نے وضو کیا اور صف بستہ آفتاب بلند ہو گیا تب جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی

اَلتَّشْدِیْدُ فِیْ تَرْکِ الْجَمَاعَۃِ جماعت مین نہ آنا کیسا ہے **عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ ثَلٰثَۃٍ فِیْ قَرْیَۃٍ وَّلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِیْھِمُ الصَّلٰوۃُ اِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَیْھِمُ الشَّیْطَانُ فَعَلَیْکُمْ بِالْجَمَاعَۃِ فَاِنَّمَا یَاْکُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِیَۃَ قَالَ اَشْعَثُ یَعْنِیْ بِالْجَمَاعَۃِ فِی الصَّلٰوۃِ **ترجمہ** ابو الدرداء سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب تین آدمی کسی بستی یا جنگل مین ہون اور وہ جماعت نہ کرین نماز کی تو سمجھو کہ شیطان انپر غالب آگیا اور لازم کرو انپر تم جماعت کو اسلیے کہ بھیڑیا اوسی بکری کو کھاتا ہے جو گلے سے الگ ہو سائب نے کہا مراد جماعت سے نماز کی جماعت ہے **اَلتَّشْدِیْدُ فِی التَّخَلُّفِ عَنِ الْجَمَاعَۃِ** جماعت مین شریک نہ ہونا کیسا ہے **عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَقَدْ ھَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ فَیُحْطَبَ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوۃِ فَیُؤَذَّنَ لَھَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَیَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰی رِجَالٍ فَاُحَرِّقَ عَلَیْھِمْ بُیُوْتَھُمْ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ یَعْلَمُ اَحَدُھُمْ اَنَّہٗ یَجِدُ عَظْمًا سَمِیْنًا اَوْ مِرْمَاتَیْنِ حَسَنَتَیْنِ لَشَھِدَ الْعِشَاءَ** **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اوس شخص کے جسکے قبضہ مین میری جان ہے مین نے قصد کیا کہ حکم کرون لکڑیان جلانے کا پھر حکم کرون نماز کے لیے اذان دیوے کوئی ایک شخص کو حکم کرون وہ نماز پڑھاوے اور مین جاؤن اون لوگون کے گھر پر جو جماعت مین نہین آتے) پھر جلا دون اونکے گھرون کو قسم اوس شخص کے جسکی ہاتھ مین میری جان ہے اگر تم مین سے کسی کو معلوم ہو کہ مسجد مین ایک موٹی گوشت کی ہڈی یا اچھے کھر ملینگے تو عشا کی جماعت مین ہے **اَلْمُحَافَظَۃُ عَلَی الصَّلَوَاتِ حَیْثُ یُنَادٰی بِھِنَّ** ہمیشہ اذان ہوتی ہو جماعت مین شریک ہونا ضرور ہے **عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّلْقَی اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ غَدًا مُسْلِمًا فَلْیُحَافِظْ عَلٰی ھٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ حَیْثُ یُنَادٰی بِھِنَّ فَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ شَرَعَ لِنَبِیِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْھُدٰی وَاِنَّھُنَّ مِنْ سُنَنِ الْھُدٰی وَلَوْ اَنَّکُمْ صَلَّیْتُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ کَمَا یُصَلِّیْ ھٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِیْ بَیْتِہٖ لَتَرَکْتُمْ سُنَّۃَ نَبِیِّکُمْ وَلَوْ تَرَکْتُمْ سُنَّۃَ نَبِیِّکُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ یَتَوَضَّاُ فَیُحْسِنُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ یَمْشِیْ اِلٰی الصَّلٰوۃِ اِلَّا کَتَبَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ لَہٗ بِکُلِّ خُطْوَۃٍ یَخْطُوْھَا حَسَنَۃً اَوْ یَرْفَعُ بِھَا دَرَجَۃً اَوْ یَحُطُّ عَنْہُ بِھَا خَطِیْئَۃً وَلَقَدْ رَاَیْتُنَا نُقَارِبُ بَیْنَ الْخُطَا وَلَقَدْ رَاَیْتُنَا وَمَا یَتَخَلَّفُ عَنْھَا اِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُوْمُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ رَاَیْتُ الرَّجُلَ یُھَادٰی بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ حَتّٰی یُقَامَ فِی الصَّفِّ** **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے انہون نے کہا جس شخص کو قیامت کے روز اللہ سے ملنا خوش ہو کہ مسلمان ہو کر ملنا ہو تو وہ ان پانچون نمازون کی محافظت کرے جہان اذان ہوتی ہو (تو اذان سنکر جماعت مین آوے) اس لیے اللہ

جل جلالہ نے اپنے نبی صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم کے لیے ہدایت کا راستہ بتایا اور انہی راستوں میں سے ایک نماز بھی ہے میں سمجھتا ہوں تمہیں سے کوئی ایسا نہ ہوگا جسکی ایک مسجد اسکے گھر میں ہو جہاں وہ نماز پڑھتا ہے پس اگر تم نماز پڑھا کرو گے اپنے گھروں میں اور مسجدوں کو چھوڑ دوگے تو تم چھوڑ دوگے اپنے پیغمبر کے طریقے کو اور جب چھوڑ دیا تم نے اپنے پیغمبر کے طریقے کو تو تم گمراہ ہوگئے اور جو بندہ مسلمان اچھی طرح وضو کرکے پھر نماز کے لیے (گھر سے) چلے تو اللہ تعالیٰ اوسکی ایسی ہر قدم پر ایک نیکی لکھیگا یا ایک درجہ اوسکا بلند کریگا یا ایک گناہ اوسکا معاف کردیگا اور تم دیکھتے ہو کہ ہم (جب نماز کو جاتے ہیں) پھوٹے چھوٹے قدم کہتے ہیں (تاکہ نیکیاں زیادہ ہوں) اور تم دیکھتے ہو کہ جماعت میں وہی شریک نہیں ہوتا جو کہ مسلم کہلاتا ہے منافق رکہتا ہوا ور میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں) ایک شخص کو دو آدمی سہارا لاتے یہانتک کہ وہ صف میں کہڑا کردیا جاتا **عن**

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ أَعْمَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ لِي قَائِدٌ يَقُودُنِي إِلَى الصَّلَاةِ فَسَأَلَهُ أَنْ يُرَخِّصَ لَهُ أَنْ يُصَلِّيَ فِي بَيْتِهِ فَأَذِنَ لَهُ فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَجِبْ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایک اندھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میرا کوئی لانیوالا نہیں ہے جو مسجد تک پہونچا دے تو اجازت دیجیو مجھکو گھر میں نماز پڑھنے کی آپ نے اجازت دی جب وہ پیٹھ پھیر کر چلا آپ نے پھر اوسکو بلایا اور فرمایا تجھکو اذان کی آواز آتی ہے اندھے نے کہا ہاں آپنے فرمایا پھر قبول کر (اذان کی دعوت کو جب وہ کہتا ہے حی علی الصلوٰۃ (نماز کے لیے) **عن** ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْمَدِينَةَ كَثِيرَةُ الْهَوَامِّ وَالسِّبَاعِ قَالَ هَلْ تَسْمَعُ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحَيَّ هَلًا وَكَذَا رَخَّصَ لَهُ ترجمہ ابن ام مکتوم سے روایت ہے اوہنوں نے کہا یا رسول اللہ مدینہ میں کثیر اور درندے ہیں (میں اندھا ہوں) تو مجھکو اجازت دیجیو گھر میں نماز پڑھنے کی) آپنے فرمایا تو حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح سنتا ہے اوہنوں نے کہا ہاں سنتا ہوں آپنے فرمایا پھر حاضر ہوا کر نہیں اجازت دی اوسکو جماعت چھوڑنے کی **الْعُذْرُ فِي تَرْكِ الْجَمَاعَةِ** (جماعت کا چھوڑنا عذر سے درست ہے) **عن** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَرْقَمَ كَانَ يَؤُمُّ أَصْحَابَهُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ يَوْمًا فَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلْيَبْدَأْ بِهِ قَبْلَ الصَّلَاةِ **ترجمہ** عروہ بن زبیر سے روایت ہے عبداللہ بن ارقم انکی جماعت کو امامت کیا کرتی تھا ایک بار نماز کا وقت آیا تو وہ حاجت کو گئی پھر لوٹ کر آئے اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی آپ فرماتی تھے جب تم میں کسی کو پاخانے کی حاجت ہو تو نماز سے پہلے ہر لیوے (اگرچہ جماعت فوت ہونے کا ڈر ہو) **عن** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شام کا کہانا سامنے آوے اور نماز کہڑی ہو (یعنی عشا کی) تو پہلے کہانا کہاؤ **عن** أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْيَيْنَ فَاصَابَنَا

مطر فنادی منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان صلوا فی رحالکم ترجمہ ابو الملیح سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے سنا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے حنین میں دہان پانی برسنے لگا تو آپ کے مؤذن نے پکارا نماز پڑھ لو اپنے اپنے ٹھکانوں میں **حد ادراک الجماعۃ** جماعت کا ثواب بغیر جماعت کے کب ملتا ہے **عن** ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من توضأ فاحسن الوضوء ثم خرج عامدا الی المسجد فوجد الناس قد صلوا کتب اللہ لہ مثل اجر من حضرھا ولا ینقص ذلک من اجورھم شیئا **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد کے قصد سے نکلا جب مسجد میں گیا دیکھا لوگ نماز پڑھ چکے تو اوسکو اتنا ہی ثواب ہوگا جتنا اوس شخص کو ہوا ہے جو جماعت میں شریک تھا اور جماعت والوں کا ثواب کچھ کم نہ ہوگا **عن** عثمان بن عفان قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من توضأ للصلوۃ فاسبغ الوضوء ثم مشی الی الصلوۃ المکتوبۃ فصلاھا مع الناس او مع الجماعۃ او فی المسجد غفر اللہ لہ ذنوبہ **ترجمہ** عثمان بن عفان سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص نماز کے لیے پورا وضو کرے (موافق سنت کے) پھر فرض نماز کو مسجد میں جاوے) اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی یا جماعت سے پڑھی یا مسجد میں پڑھی (یعنی پہلی پڑھی جماعت میں شریک ہوا یا دوسری جماعت میں یا اکیلے پڑھی بہرحال) اللہ اوسکے گناہوں کو بخشدیگا **اعادۃ الصلوۃ مع الجماعۃ** جماعت کے بعد صلوۃ الرجل لنفسہ اگر کوئی شخص اکیلے نماز پڑھ چکا ہو پھر جماعت میں بارہ پڑھ لیوے **عن** محجن انہ کان فی مجلس مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فادن بالصلوۃ فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم رجع ومحجن فی مجلسہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما منعک ان تصلی الست برجل مسلم قال بلی ولکنی کنت قد صلیت فی اھلی فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جئت فصل مع الناس وان کنت قد صلیت **ترجمہ** محجن سے روایت ہے وہ ایک مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے انہیں نماز کی اذان ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھے پھر نماز پڑھ کر آئے دیکھا تو محجن وہیں بیٹھے ہیں آپ نے فرمایا تم نے نماز کیوں نہیں پڑھی کیا تم مسلمان نہیں ہو انہوں نے کہا کیوں نہیں میں مسلمان ہوں لیکن میں نماز پڑھ چکا تھا اپنے گھر میں آپ نے فرمایا جب تم آؤ تو لوگوں کے ساتھ نماز میں شریک ہو جاؤ اگرچہ پڑھ چکے ہو **اعادۃ الفجر مع الجماعۃ** لمن صلی وحدہ جو شخص فجر کی نماز اکیلا پڑھ چکا ہو پھر جماعت ہو تو دوبارہ پڑھ لیوے **عن** یزید بن الاسود العامری قال شھدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الفجر فی مسجد الخیف فلما قضی صلوتہ اذا ھو برجلین فی اخر القوم لم یصلیا معہ قال علی بھما فاتی بھما ترعد فرائصھما فقال ما منعکما ان تصلیا معنا قالا یا رسول اللہ

إِنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا إِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا ثُمَّ أَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَإِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ ترجمہ یزید بن الاسود عامری سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز فجر کی مسجد خیف میں (جو منا میں ہے) حاضر ہوا جب آپ نماز پڑھ چکے تو دو شخص پیچھے بیٹھے ہوئے تھے میں نے نماز نہیں پڑھی آپ نے فرمایا ان دونوں شخصوں کو میرے پاس لاؤ لوگ انکو لیکر آئے اور انکی گردن کے گوشت پھڑک رہے تھے (ڈر کے مارے) آپ نے فرمایا تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنی جگہ پڑھ چکے تھے آپ نے فرمایا ایسا مت کیا کرو جب تم اپنے مکانوں میں نماز پڑھ لو پھر اس مسجد میں آؤ جہاں جماعت ہوتی ہے تو دوبارہ پڑھ لو وہ نفل ہو جاوے گے

إِعَادَةُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ ذَهَابٍ فِيهَا مَعَ الْجَمَاعَةِ اگر فضیلت کا وقت گزر جانے کے بعد جماعت ہو تب بھی دوبارہ شریک ہو جاوے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَرَبَ فَخِذِي كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ يُؤَخِّرُونَ الصَّلٰوةَ عَنْ وَقْتِهَا قَالَ مَا تَأْمُرُ قَالَ صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا ثُمَّ اذْهَبْ لِحَاجَتِكَ فَإِنْ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ وَأَنْتَ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلِّ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور میری ران پر ہاتھ مارا تم کیا کرو گے جب ایسے لوگوں میں رہ جاؤ گے جو نماز میں دیر کرینگے اوسکے وقت سے (یعنے مکروہ وقت میں پڑھینگے) میں نے کہا آپ کیا حکم فرماتے ہیں (ایسی وقت میں) آپنے فرمایا وقت پر نماز پڑھ لے پھر اپنے کام کو جا اگر تو مسجد میں ہو اور جماعت تیرے سامنے کھڑے ہو تو شریک ہو جا۔ **سُقُوطُ الصَّلٰوةِ** عَمَّنْ صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ فِي الْمَسْجِدِ جو شخص امام کے ساتھ جماعت سے نماز پڑھ چکا ہو اسکو دوسری جماعت میں شریک ہونا ضرور نہیں ہے **عَنْ** سُلَيْمَانَ مَوْلَى مَيْمُونَةَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ جَالِسًا عَلَى الْبَلَاطِ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ قُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا لَكَ لَا تُصَلِّي قَالَ إِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُعَادُ الصَّلٰوةُ فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ ترجمہ سلیمان سے روایت ہے میں عبداللہ بن عمر کو بلاط (ایک جگہ کا نام ہے مدینہ منورہ میں) پر بیٹھے ہوئے دیکھا اور لوگ نماز پڑھ رہے تھے میں نے کہا اے ابا عبدالرحمن تم کیوں نہیں نماز پڑھتے انہوں نے کہا میں پڑھ چکا اور میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے ایک نماز کو دن میں دو بار نہیں پڑھنا چاہیے (یعنے جب جماعت سے امام کے ساتھ نماز پڑھ لی اب پھر اسکو پھر نا ضرور نہیں ہے) **اَلسَّعْيُ إِلَى الصَّلٰوةِ** نماز کو کس طرح جانا چاہیے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَأْتُوهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا تَمْشُونَ عَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تم نماز کو آؤ تو دوڑتے ہوئے مت آؤ بلکہ معمولی حال سے آؤ اور اطمینان کو بھی نماز تم جماعت سے ملے اتنی جماعت سے پڑھو اور جسقدر نہ ملے اوسکو سلام کے بعد) پڑھ لو **اَلْإِسْرَاعُ إِلَى الصَّلٰوةِ** مِنْ غَيْرِ سَعْيٍ

نماز کے لیے جلدی چلنا بغیر دوڑے عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّی الْعَصْرَ ذَھَبَ اِلٰی بَنِیْ عَبْدِ الْاَشْھَلِ فَیَتَحَدَّثُ عِنْدَھُمْ حَتّٰی یَحْدُرَ لِلْمَغْرِبِ قَالَ اَبُوْ رَافِعٍ فَبَیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسِیْرُ اِلَی الْمَغْرِبِ مُرْنَا یَا بَقِیْعَ فَقَالَ اُفٍّ لَکَ اُفٍّ لَکَ قَالَ فَیُکَبِّرُ ذٰلِکَ فِیْ ذَرْعِیْ فَاسْتَاْخَرْتُ وَخَشِیْتُ اَنْ یُّرِیْدَ فِیَّ فَقَالَ مَا لَکَ اَمْشِ فَقُلْتُ اَحْدَثْتُ حَدَثًا قَالَ مَا ذَاکَ قُلْتُ اَفْشَتْ بِیْ قَالَ لٰکِنْ ھٰذَا فُلَانٌ بَعَثْتَہٗ سَاعِیًا عَلٰی بَنِیْ فُلَانٍ فَعَلَّ بَعِیْرَہٗ قَدْ رَعَی الْاٰنَ مِثْلَھَا مِنْ نَارٍ ترجمہ ابو رافع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عصر کی نماز پڑھ چکتے تو بنی عبد الاشہل کے لوگوں میں جاتے اور دیر تک وہیں باتیں کیا کرتے یہاں تک کہ مغرب کی نماز کے لیے لوٹتے ابو رافع نے کہا ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلدی جلدی مغرب کے نماز کو جا رہے تھے اور ہم بقیع کے سامنے سے نکلے آپ نے فرمایا اف اف (یہ کلمہ زجر اور افسوس کا ہے زبان عرب میں جب کسی کو گھرکتے یا جھڑکتے ہیں تو اف لک کہتے ہیں) میرے دل میں آپ کے اس فرمانے سے ایک خوف پیدا ہوا میں پیچھے ہٹ گیا اور سمجھا کہ آپ نے مجھ ہی پر اف کیا آپ نے فرمایا کیا ہوا تجھے چلتا نہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا مجھ سے کوئی قصور ہوا آپ نے فرمایا کیسے معلوم ہوا میں نے کہا کہ آپ نے مجھکو اف کہا آپ نے فرمایا میں نے تجھکو نہیں کہا میں نے اس شخص پر کہا جسکو میں نے صدقہ وصول کرنیکو بھیجا اوس نے ایک کمال چرالی اب ویسی ہی کمال اسکو جہنم میں آگ کی بنا ئی گئی ہے **التہجیر الی الصلوٰۃ** نماز کے لیے اول وقت نکلنا کیسا ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِقْتِمَاثُ مَثَلُ الْمُھَجِّرِ اِلَی الصَّلٰوۃِ کَمَثَلِ الَّذِیْ یُھْدِی الْبَدَنَۃَ ثُمَّ الَّذِیْ عَلٰی اِثْرِہٖ کَالَّذِیْ یُھْدِی الْبَقَرَۃَ ثُمَّ الَّذِیْ عَلٰی اِثْرِہٖ کَالَّذِیْ یُھْدِی الْکَبْشَ ثُمَّ الَّذِیْ عَلٰی اِثْرِہٖ کَالَّذِیْ یُھْدِی الدَّجَاجَۃَ ثُمَّ الَّذِیْ عَلٰی اِثْرِہٖ کَالَّذِیْ یُھْدِی الْبَیْضَۃَ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سب سے پہلے (مسجد میں) نماز کو آوے اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک اونٹ قربانے کو بھیجا پھر جو اوسکے بعد آوے وہ ایسا ہی ہے جیسے کسی نے ایک بیل یا گائی کو قربانے کے لیے بھیجا پھر جو اوسکے بعد آوے وہ ایسا ہے جیسے کسی نے ایک مینڈھا بھیجا پھر جو اوس کے بعد آوے وہ ایسا ہے جیسی کسی نے مرغی بھیجی پھر جو اوس کے بعد آوے وہ ایسا ہے جیسا کسی نے ایک انڈا بھیجا **مایکرہ من الصلوٰۃ عند الاقامۃ** جماعت کے لیے تکبیر ہو تو نفل یا سنت پڑھنا منع ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا صَلٰوۃَ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃَ ترجمہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب فرض کے تکبیر ہو تو کوئی نماز نہیں ہے سوا فرض کے (یعنی سنت اور نفل کچھ نہ پڑھنا چاہیے بلکہ فرض میں شریک ہونا چاہیے البتہ اگر تکبیر سے پہلے شروع کر چکا ہو تو اوسکو تمام کر لیوے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا صَلٰوۃَ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃَ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب فرض نماز

کی تکبیر ہو تو کوئی نماز نہیں پڑھنا چاہیے سوائے فرض کے **عَنِ** ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ أُقِيمَتْ صَلَاةُ الصُّبْحِ فَرَأَى رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّي وَالْمُؤَذِّنُ يُقِيمُ فَقَالَ أَتُصَلِّي الصُّبْحَ أَرْبَعًا **ترجمہ** عبداللہ بن مالک
روایت ہے کہ صبح سویرے صبح کی نماز کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا نماز پڑھتے ہوئے اور مؤذن تکبیر کہہ رہا
تھا آپ نے فرمایا کیا تو فجر کی چار رکعتیں پڑھتا ہے **فَمَنْ يُصَلِّي** رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَالْإِمَامُ فِي الصَّلَاةِ جو شخص فجر کے
سنتیں پڑھتا ہو اور امام فرض پڑھ رہا ہو **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ
قَالَ يَا فُلَانُ أَيَّتُهُمَا صَلَوَاتُكَ الَّتِي صَلَّيْتَ مَعَنَا أَوِ الَّتِي صَلَّيْتَ لِنَفْسِكَ **ترجمہ** عبداللہ بن سرجس سے
روایت ہے ایک شخص آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھا رہے تھے تو اس نے دو رکعتیں (سنت کی) پڑھیں پھر فرض
میں شریک ہوا آپ جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا اے فلاں تیری نماز کون سی تھی وہ جو ہمارے ساتھ پڑھی یا وہ جو تو نے اکیلی
پڑھی (یعنی جب فرض ہو رہے تھے تو سنت پڑھنا درست نہ تھا اب تو نے فرض ہے پڑھی ہوگی پھر جو اکیلی پڑھی وہ فرض ہے یا
جو جماعت سے پڑھی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب فرض کی جماعت کھڑی ہو تو کوئی سنت نہیں پڑھنا چاہیے اگرچہ فجر کی
سنت ہو) **الْمُنْفَرِدُ خَلْفَ الصَّفِّ** جو کوئی صف کے پیچھے اکیلی نماز پڑھے **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِنَا فَصَلَّيْتُ أَنَا وَيَتِيمٌ لَنَا خَلْفَهُ وَصَلَّتْ أُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا **ترجمہ** انس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے تو میں نے اور یتیم نے آپ کے پیچھے (صف باندھ کر) نماز پڑھی
اور ام سلیم نے ہماری پیچھے پڑھی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتِ امْرَأَةٌ تُصَلِّي خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْنَاءَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ قَالَ وَكَانَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَتَقَدَّمُ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ لِئَلَّا يَرَاهَا
وَيَسْتَأْخِرُ بَعْضُهُمْ حَتَّى يَكُونَ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ فَإِذَا رَكَعَ يَعْنِي نَظَرَ مِنْ تَحْتِ إِبْطِهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے ایک بہت
خوبصورت عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتی تھی تو بعضے لوگ اول صف میں ہو جاتے تاکہ وہ دکھلائی
نہ دیوے اور بعضے اخیر صف میں رہتے اور جب رکوع کرتی تو بغلوں میں سے اوسکو جھانکتے جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔ و
لقد علمنا المستقدمین منکم ولقد علمنا المستاخرین ہم خوب جانتے ہیں ان لوگوں کو جو آگے رہتے ہیں اور ہم خوب جانتے ہیں ان
لوگوں کو جو پیچھے رہتے ہیں **الرُّكُوعُ دُونَ الصَّفِّ** صف میں ملنے سے پہلے رکوع کرنا **عَنْ** أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ
دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ دُونَ الصَّفِّ فَقَالَ الَّذِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ **ترجمہ** ابوبکرہ سے روایت ہے وہ مسجد میں آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں تھے
انہوں نے صف میں ملنے سے پہلے رکوع کر لیا (جلدی کے مارے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تجھ کو زیادہ نماز کی

جرص دیوے گا پھر میانہ کرنا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا ثُمَّ انْصَرَفَ
فَقَالَ یَا فُلَانُ اَلَا تُصَلِّیْ صَلٰوتَكَ لَا یَنْظُرُ الْمُصَلِّیْ كَیْفَ یُصَلِّیْ لِنَفْسِهٖ فَاِنَّمَا یُصَلِّیْ عَلٰی نَفْسِهٖ مَنْ وَقَعَ اَنِّیْ
اَرٰی خَلْفَ ظَهْرِیْ كَمَا اَرٰی بَیْنَ یَدَیَّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایکدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی پھر نماز سے فارغ
ہوکر فرمایا اے فلانے تو اپنی نماز کو درست نہیں کرتا کیا نمازی خود نہیں پہچان سکتا کیونکر نماز پڑھنا چاہیے (ادب سے ٹھہر
کر) اور میں پیچھے بھی ایسا ہی دیکھتا ہوں جیسی سامنے دیکھتا ہوں اَلصَّلٰوةُ بَعْدَ الظُّهْرِ بعد ظہر کے کتنی نماز
پڑھے عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُصَلِّیْ قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَیْنِ وَبَعْدَهَا
رَكْعَتَیْنِ وَكَانَ یُصَلِّیْ بَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَیْنِ فِیْ بَیْتِهٖ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَیْنِ وَكَانَ لَا یُصَلِّیْ بَعْدَ
الْجُمُعَةِ حَتّٰی یَنْصَرِفَ فَیُصَلِّیْ رَكْعَتَیْنِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے
پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے اور بعد ظہر کے دو رکعتیں پڑھتے تھے اور بعد مغرب کے دو رکعتیں اپنے گھر میں آکر پڑھتے تھے اور بعد عشا
کی دو رکعتیں پڑھتے تھے اور بعد جمعہ کے کچھ نہیں پڑھتے تھے جب لوٹ کر آتے تو دو رکعتیں پڑھتے ف سنتوں کے باب مختلف
حدیثیں وارد ہیں مگر صحیح یہ ہے کہ چار ظہر سے پہلے پڑھی اور چار بعد ظہر کے اور چار عصر سے پہلی اور دو بعد مغرب کے اور دو بعد
عشا کے اور دو فجر سے پہلے اَلصَّلٰوةُ قَبْلَ الْعَصْرِ عصر کی پہلی سنتوں کا بیان عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَاَلْنَا
عَلِیًّا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ لَا تُطِیْقُوْنَ ذٰلِكَ فَقُلْنَا اِنْ لَمْ نُطِقْهُ سَمِعْنَا
قَالَ كَانَ اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَیْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلّٰی رَكْعَتَیْنِ فَاِذَا كَانَتْ مِنْ
هٰهُنَا كَهَیْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلّٰی اَرْبَعًا وَیُصَلِّیْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَبَعْدَهَا ثِنْتَیْنِ یُصَلِّیْ
قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا وَیَفْصِلُ بَیْنَ كُلِّ رَكْعَتَیْنِ بِتَسْلِیْمٍ عَلَی الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَالنَّبِیِّیْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ
مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ ترجمہ عاصم بن ضمرہ سے روایت ہے ہمنے حضرت علی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے
انہوں نے کہا تم میں سے کون اسکی طاقت رکھتا ہے ہم نے کہا خیر اگر طاقت نہ رکھیں تو سن تو لیں انہوں نے کہا جب آفتاب یہاں پر ہو
یعنی عصر کے وقت تو آپ دو رکعتیں پڑھتے اور جب یہاں آتا یعنی ظہر کے وقت تو چار رکعت تو پڑھتے اور ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے
اور بعد ظہر کے دو رکعتیں پڑھتے اور عصر سے پہلی چار رکعتیں پڑھتے لیکن دو دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے اور سلام کرتے
بڑے نزدیک کے فرشتوں پر اور پیغمبروں پر اور جو اوں کے پیروؤں میں مومنین اور مسلمین سے (یعنی یوں فرماتے السلام علی الملائکۃ المقربین
والانبیاء والصالحین) عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ فِی النَّهَارِ فَقَبْلَ الْمَكْتُوْبَةِ قَالَ مَنْ یُطِیْقُ ذٰلِكَ ثُمَّ اَخْبَرَنَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
یُصَلِّیْ حِیْنَ تَقَعُ الشَّمْسُ رَكْعَتَیْنِ وَقَبْلَ نِصْفِ النَّهَارِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ یَفْصِلُ التَّسْلِیْمَ فِیْ اٰخِرِهٖ ترجمہ
عاصم بن ضمرہ سے روایت ہے میں نے حضرت علی سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض سے پہلے کتنی رکعتیں پڑھتے

تھی انہوں نے کہا کس کے طاقت ہو کر اتنی مکتین پڑھ پھر کہا کہ آپ جب اٹھا سر بلند ہوتا تو دو رکعتیں پڑھتے اور دوسجدے پہلے بارہ تکبیر پڑھتی خیبر میں سلام پھیرتے دسویں دو رکعت کے بعد نہ پھیرتے **کتاب الافتتاح** نماز شروع کرنے کا بیان **عن** ابن عمر قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح التکبیر فی الصلوۃ رفع یدیہ حین یکبر حتی یجعلہما حذو منکبیہ واذا کبر للرکوع فعل مثل ذالک ثم قال سمع اللہ لمن حمدہ فعل مثل ذالک وقال ربنا ولک الحمد ولا یفعل ذالک حین یسجد ولا حین یرفع رأسہ من السجود ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ جب تکبیر کہتے نماز شروع کرتے کے تو دونوں ہاتھ اوٹھاتے تکبیر کہتے وقت یہانتک کہ مونڈھوں کے برابر ہوجاتے اور جب رکوع کے لیئے تکبیر کہتے تب بھی ایسا ہی کرتے (یعنی دونوں ہاتھ اوٹھاتے مونڈھوں تک) پھر جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ایسا ہی کرتے (یعنی دونوں ہاتھ اوٹھاتے مونڈھوں تک) اور ربنا لک الحمد کہتے پھر سجدے میں جاتے تو ہاتھ نہ اوٹھاتے اسی طرح جب سجدے سے سر اٹھاتے تب بھی ہاتھ نہ اوٹھاتے **باب** رفع الیدین قبل التکبیر جب تکبیر کہنے سے پہلے ہاتھ اوٹھاوے **عن** ابن عمر قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوۃ رفع یدیہ حتی تکونا حذو منکبیہ ثم کبر قال وکان یفعل ذالک حین یکبر للرکوع حین یرفع رأسہ من الرکوع ویقول سمع اللہ لمن حمدہ ولا یفعل ذالک فی السجود ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ جب کھڑے ہوتے نماز کیطرف اٹھاتے دونوں ہاتھ یہانتک کہ پھر تکبیر کہتے اور جب رکوع کے لیئے تکبیر کہتے تب بھی ایسا ہی کرتے (یعنی دونوں ہاتھ اوٹھاتے مونڈھوں تک) پھر جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ایسا ہی کرتے (یعنی مونڈھوں تک ہاتھ اوٹھاتے) اور جب سجدے میں جاتے تو ہاتھ نہ اوٹھاتے **رفع الیدین حذو** منکبین مونڈھوں تک ہاتھ اوٹھانا **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افتتح الصلوۃ رفع یدیہ حذو منکبیہ واذا رکع واذا رفع رأسہ من الرکوع رفعہما کذالک وقال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد وکان لا یفعل ذالک فی السجود ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کو شروع کرتے تو دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اوٹھاتے اور جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اوٹھاتے تو دونوں ہاتھ اوٹھاتے مونڈھوں تک اور کہتے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد پر سجدے میں ایسا نہ کرتے (یعنی ہاتھ نہیں اوٹھاتے) **رفع الیدین حیال اذنین** کانوں تک ہاتھ اوٹھانا **عن** وائل بن حجر قال صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما افتتح الصلوۃ کبر ورفع یدیہ حتی حاذتا اذنیہ ثم وضع یدہ الیمنی علی یسراہ فلما اراد ان یرکع رفعہما مثل ذالک ثم سجد فوضع کفیہ حذو اذنیہ ثم قعد فافترش رجلہ الیسری ووضع کفہ الیسری علی رکبتہ الیسری وساعدہ الایسر علی فخذہ ثم رفع فمکث فلما رأیتہ لم یرجع رفع یدیہ مثل ذالک ثم سجد وقعد فافترش رجلہ الیمنی ووضع یدہ الیمنی علی رکبتہ الیمنی وساعدہ الایمن علی فخذہ ثم رفع فمکث فلما رأیتہ لم یرجع رفع یدیہ مثل ذالک ثم سجد وقعد فاحتفز ثم نہض فلما فرغ من الکتاب فرغ منہا قال ہکذا یرفع بہا صوتہ ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی آپنے جب نماز شروع کی تو تکبیر کہی اور دونوں ہاتھ اوٹھائے کانوں تک پھر سورہ فاتحہ پڑھی جب اس سے فارغ ہوئی تو بلند آواز سے آمین کہی **عن** مالک بن الحویرث وکان من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم

كَانَ إِذَا صَلَّى رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يَكُونَ إِبْهَامَاهُ قَرِيبًا مِنْ شَحْمَتَيْ أُذُنَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

ترجمہ مالک بن الحویرث سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو دونوں ہاتھ کانوں تک اوٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو دونوں ہاتھ کانوں تک اوٹھاتے اسی طرح جب رکوع سے سر اوٹھاتے **عَنْ** مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَحِينَ رَكَعَ وَحِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ حَتَّى حَاذَتَا فُرُوعُ أُذُنَيْهِ ترجمہ مالک بن الحویرث سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپنے جب نماز شروع کی تو دونوں ہاتھ اوٹھائے اور جب رکوع کیا تو دونوں ہاتھ اوٹھائے پھر جب رکوع سے سر اوٹھایا تو دونوں ہاتھ اوٹھائے کانوں تک **بَابُ** مَوْضِعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ جب ہاتھ اوٹھاوے تو ہاتھوں کو کہاں تک اوٹھاوے **عَنْ** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا رَأْسَهُ تُحَاذِي شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپنے جب نماز شروع کی تو دونوں ہاتھ اوٹھائے یہانتک کہ آپ کے انگھوٹے کانوں کے لو تک پہنچگئے **رَفْعُ الْيَدَيْنِ قَدْرَ** دونوں ہاتھ بڑھا کر اوٹھانا **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ مَعْبَدٍ قَالَ جَاءَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ فَقَالَ ثَلَاثًا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ هَؤُلَاءِ النَّاسُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الصَّلَاةِ مَدًّا وَيُسَكِّتُ هُنَيْهَةً وَيُكَبِّرُ إِذَا سَجَدَ وَإِذَا رَفَعَ ترجمہ سعید بن معبد سے روایت ہے ابوہریرہ مسجد بنی زریق کے آئے اور کہا تین باتیں ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اون کو کرتے تھے اور لوگوں نے اونکو چھوڑ دیا ہے آپ دونوں ہاتھ اپنے بڑھا کر نماز میں اوٹھاتے تھے پھر تھوڑی دیر چپ رہتے تھے اور جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور سجدے سے سر اوٹھاتے وقت پر بھی تکبیر کہتے **فَرْضُ التَّكْبِيرَةِ** الْأُولَى نماز شروع کرنیوقت تکبیر کہنا فرض ہے اور جسکو تکبیر اولی اور تکبیر تحریمہ بھی کہتے ہیں **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلَّى كَمَا صَلَّى ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَحْسِنُ غَيْرَ هَذَا فَعَلِّمْنِي قَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تھے ایک شخص آیا اور اوس نے نماز پڑہی پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور سلام کیا آپ نے جواب دیا اور فرمایا جا پھر پڑہ تو نے نماز نہیں پڑہی وہ گیا اور جیسے پہلے پڑہی تھی ویسی ہی پڑہ کر پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور سلام کیا

آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا پھر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی جیسا ہی تین بار ہوا جب تو اس شخص نے کہا قسم ہے اس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا میں تو اس سے اچھی نماز نہیں جانتا آپ مجھ کو سکھلائیے آپ نے فرمایا جب تو نماز کو کھڑا ہو تو اللہ اکبر کہہ پھر جو تجھ کو قرآن سے یاد ہو پڑھ پھر رکوع کر خاطر جمع سے پھر سیدھا کھڑا ہو پھر سجدہ کر خاطر جمع سے پھر سیدھا بیٹھ اور خاطر جمع سے پھر اسی طرح ساری نماز کو ادا کر **اَلْقَوْلُ الَّذِیْ یُفْتَتَحُ بِہِ الصَّلٰوۃُ** نماز کے شروع میں کیا پڑھنا چاہیے

عَنْ عبد اللہ بن عمر قَالَ قَامَ رَجُلٌ خَلْفَ نَبِیِّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَاحِبُ الْکَلِمَۃِ فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا یَا نَبِیَّ اللّٰہِ فَقَالَ لَقَدِ ابْتَدَرَھَا اِثْنَا عَشَرَ مَلَکًا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑا ہوا اس نے کہا اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا رسول اللہ نے پوچھا کون بولا اس شخص نے کہا میں نے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اس کلمے پر بارہ فرشتے دوڑے ہر ایک چاہتا تھا کہ اس کو اللہ جل جلالہ کے پاس لیجا وے **عَنْ** ابن عمر قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ الْقَائِلُ کَلِمَۃَ کَذَا وَکَذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ عَجِبْتُ لَھَا فُتِحَتْ لَھَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا تَرَکْتُھُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُہٗ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے میں ایک شخص بولا اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا آپ نے پوچھا کس نے یہ کلمہ کہا وہ شخص بولا میں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا مجھ کو تعجب ہوا اس کلمے کے لیے آسمان کے دروازے کھولے گئے عبد اللہ بن عمر نے کہا اس دن سے میں نے کسی کلمہ کو نہیں چھوڑا جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا **وَضْعُ الْیَمِیْنِ عَلَی الشِّمَالِ فِی الصَّلٰوۃِ** نماز میں ہاتھ باندھنا

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ قَائِمًا فِی الصَّلٰوۃِ قَبَضَ بِیَمِیْنِہٖ عَلٰی شِمَالِہٖ ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر باندھتے **فِی الْاِمَامِ** اِذَا رَاٰی الرَّجُلُ مَنْ وَضَعَ شِمَالَہٗ عَلٰی یَمِیْنِہٖ اگر امام کسی کو بایاں ہاتھ داہنے کے اوپر باندھ رہا دیکھے **عَنِ** ابن مسعود قَالَ رَاٰنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَضَعْتُ شِمَالِیْ عَلٰی یَمِیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ فَاَخَذَ بِیَمِیْنِیْ فَوَضَعَھَا عَلٰی شِمَالِیْ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا میں نے بایاں ہاتھ داہنے کے اوپر باندھا ہوا ہے آپ نے میرا داہنا ہاتھ پکڑ کے بائیں کے اوپر کر دیا **بَابُ** موضع الیمین من الشمال فی الصلوۃ داہنا ہاتھ بائیں کے اوپر کہاں رکھے

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰی صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ یُصَلِّیْ فَنَظَرْتُ اِلَیْہِ فَقَامَ فَکَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی حَاذَتَا اُذُنَیْہِ

ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى عَضُدِهِ الْيُسْرَى وَالرُّسْغَ وَالسَّاعِدَ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا
قَالَ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ لَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا ثُمَّ سَجَدَ فَجَعَلَ كَفَّيْهِ
بِحِذَاءِ أُذُنَيْهِ ثُمَّ قَعَدَ وَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ وَرُكْبَتِهِ
الْيُسْرَى وَجَعَلَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الْأَيْمَنِ عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ قَبَضَ اثْنَتَيْنِ مِنْ أَصَابِعِهِ وَحَلَّقَ حَلْقَةً
ثُمَّ رَفَعَ إِصْبَعَهُ فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُو بِهَا ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے میں نے کہا میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھوں گا۔ آپ کس طرح نماز پڑھتے ہیں میں نے دیکھا آپ کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی پھر دونوں ہاتھ
اوٹھائے کانوں کے برابر پھر داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا یعنے ایک پہونچے دوسری پہونچے پر یا ایک ہاتھ دوسری ہاتھ
پر جب رکوع کرنیکا قصد کیا تو دونو ہاتھ اوٹھائے اوسی طرح (یعنے کانوں کے برابر) اور دونو ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھے پھر
جب سر اوٹھایا رکوع سے تو دونوں ہاتھ اوٹھائے اوسی طرح (یعنے کانوں کے برابر) پھر سجدہ کیا اور دونوں ہاتھوں
کو اپنے کانوں کے برابر رکھا پھر بیٹھے بایاں پاؤں بچھا کر اور بائیں ہاتھ کی ہتھیلی اپنے ران پر اور گھٹنے پر رکھی اور داہنی
ہاتھ کی کہنی داہنی ران پر جمائی پھر دو انگلیوں کو بند کر لیا اور ایک حلقہ باندھ لیا (بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے)
اور ٹکمی کی انگلی کو اوپر اوٹھایا تو میں نے دیکھا آپ ٹکمی کی انگلی کو ہلاتے تھے اور اوس سے دعا کرتی ہے **بَابُ التَّخَصُّرِ**
عَنِ التَّخَصُّرِ فِي الصَّلَاةِ کمر پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے کی ممانعت **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُصَلِّيَ
الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کہ کمر پر ہاتھ رکھکر نماز پڑھنے سے
عَنْ زِيَادِ بْنِ صُبَيْحٍ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَى خَصْرِي فَقَالَ إِنَّ هَكَذَا
كَانَ يُفْعَلُ بِهِ فَلَمَّا صَلَّيْتُ قُلْتُ لِرَجُلٍ مِنْ هَذَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَرَانِي بِكَ
مِنِّي قَالَ إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةُ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْهُ ترجمہ زیاد بن صبیح سے
روایت ہے میں نماز پڑھی عبداللہ بن عمر کے پہلو میں تو میں نے اپنا ہاتھ کمر پر رکھا انہوں نے اپنا ہاتھ کو مارا (اشارہ کیا) جب میں
نماز پڑھ چکا تو میں نے اشخص سے پوچھا یہ کون ہیں لوگوں نے کہا یہ عبداللہ بن عمر ہیں میں نے کہا اے ابا عبدالرحمن تم کو
کیا برا معلوم ہوا میری طرف سے انہوں نے کہا یہ سولی پر چڑھنے والی کے شکل (جیسے کمر پر ہاتھ رکھنا) بیشک رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے ہمکو اس سے **اَلصَّفُّ بَيْنَ الْقَدَمَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ** نماز میں دونو پاؤں ملاکر
کھڑے ہونا کیسا ہے **عَنْ** أَبِي عُبَيْدَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي قَدْ صَفَّ بَيْنَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ
خَالَفَ السُّنَّةَ وَلَوْ رَاوَحَ بَيْنَهُمَا كَانَ أَفْضَلَ ترجمہ ابوعبیدہ سے روایت ہے عبداللہ بن مسعود نے ایک شخص کو
دیکھا پاؤں جوڑے ہوئے کھڑا نماز میں تو کہا اس نے خلاف کیا سنت کے اگر ایک پاؤں کو دوسری پاؤں سے جدا رکھتا تو
بہتر ہوتا (یعنے دونو قسم کے بیچ میں کچھ فاصلہ کہتا اور کبھی ایک پاؤں پر زور دیتا دوسری پاؤں کو آرام دیتا پھر اوس طرح نماز

پر زور دیتا اور اوسکو رام دیتا تو بہتر ہوتا **عَنْ** عبداللہ انہ رای رجلا یصلی قد صف قدمیہ فقال خطا السنۃ ولو کنت
راوہ حسن صحیح کان اعجب الی ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہو انہوں نے ایک شخص کو دیکھا وہ دونوں پاؤں ملا کر نماز پڑھ رہا ہے تو کہا یہ بول
گیا سنت کو اگر فاصلہ کہتا تو بہتر ہوتا **سُکُوت** الامام بعد افتتاح الصلوٰۃ تکبیر تحریمہ کے بعد تھوڑی دیر تک چپ رہنا **عَنْ**
ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانت لہ سکتتان اذا افتتح الصلوٰۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تھوڑی دیر چپ رہتے تھے نماز شروع کرنیکے بعد دو سکتے میں جائز سمجھتا ہوں **بَابُ** الذکر بین التکبیر والقراۃ تکبیر تحریمہ اور قرات
کے بیچ میں کیا دعا پڑھنا چاہیے **عَنْ** ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلوٰۃ سکت ھنیۃ
قلت یا ابی انت وامی یا رسول اللہ ما تقول فی سکوتک بین التکبیر والقراۃ قال اقول اللھم باعد بینی
وبین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب اللھم نقنی من خطایای کما ینقی الثوب الابیض من الدنس اللھم
اغسلنی من خطایای بالثلج والماء والبرد ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اصلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھوڑی دیر تک
چپ رہتے میں نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر سے قربان ہوں آپ کیا کہا کرتے ہیں اس سکوت میں تو راوی بیان کرتے ہیں قرات کے سوا
ہو آپ نے فرمایا میں یہ کہتا ہوں اللھم باعد بینی الخ یعنی یا اللہ مجھکو میرے گناہوں سے اتنا دور کر دے جیسے پورب پچھم کو دور کر دیا
کر دے مجھکو گناہوں سے جیسے سفید کپڑا صاف ہوتا ہے میل سے یا اللہ میرے گناہ دھو ڈال برف اور پانی اور اولے سے **نَوْعٌ** **عَنْ**
اللھم باعد بینی الخ دوسری عادر میان تکبیر تحریمہ اور قرات کے **عَنْ** جابر بن عبداللہ قال کان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم اذا استفتح الصلوٰۃ کبر ثم قال ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ
وبذلک امرت وانا من المسلمین اللھم اھدنی لاحسن الاعمال ویحسن الاخلاق لا یھدی لاحسنھا الا انت واصرف
سیئ الاعمال وسیئ الاخلاق لا یصرف سیئھا الا انت ترجمہ جابر بن عبداللہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع
کرتے تکبیر کہتے پھر فرماتے ان صلوتی الخ تک یعنی میری نماز اور قربانی اور زندگی اور موت سب اللہ کی ہے جو سارے جہان کا پالنہار
ہے اوسکا کوئی ساجھی نہیں مجھ سے یہی حکم ہوا اور میں سب سے پہلے تابعدار ہوں یا اللہ تو ہی اچھے کام اور اچھے اخلاق میں کسی نہیں
لگا سکتا اور نہیں ہوا سکتا اور بچا دے مجھکو برے کاموں اور بری خلق سے کوئی نہیں بچا سکتا اور بچا سکتا سوا تیرے **نَوْعٌ** **اٰخَرُ** من الذکر بین التکبیر والقراۃ تیسری دعا درمیان تکبیر تحریمہ و قرات کے **عَنْ** علی رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا استفتح
الصلوٰۃ کبر ثم قال وجھت وجھی للذی فطر السموٰت والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلوتی ونسکی ومحیای
ومماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا من المسلمین اللھم انت الملک لا الہ الا انت انا عبدک ظلمت
نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی جمیعا انہ لا یغفر الذنوب الا انت واھدنی لاحسن الاخلاق لا یھدی لاحسنھا
الا انت واصرف عنی سیئھا لا یصرف عنی سیئھا الا انت لبیک وسعدیک والخیر کلہ فی یدیک والشر لیس
الیک انا بک وفیک تبارکت وتعالیت واستغفرک واتوب الیک ترجمہ امیر المومنین علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع

کرتے ہو فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم میں سے کسی نے جس وقت اپنی بیوی سے ہمبستری کی اور کہا بسم اللہ اے اللہ ہم کو شیطان سے دور رکھ اور شیطان کو اس چیز سے دور رکھ جو تو ہم کو عطا فرمائے پھر اگر ان دونوں کے لئے اولاد مقدر ہو تو شیطان اس بچہ کو کبھی ضرر نہ پہنچا سکے گا ۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مولود یولد الا نخسہ الشیطان فیستہل صارخا من نخسۃ الشیطان الا مریم وابنہا ثم یقول ابو ہریرۃ واقرؤا ان شئتم انی اعیذہا بک وذریتہا من الشیطان الرجیم ۔ رواہ البخاری ومسلم ۔ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بچہ جو پیدا ہوتا ہے شیطان اس کو ایک چٹکی لیتا ہے جس کی وجہ سے وہ چیختا ہے مگر مریم اور ان کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام کو شیطان کی چٹکی سے اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا ابوہریرہ کہتے ہیں اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے پناہ میں دیتا ہوں ۔ **عن** ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ان احدہم اذا اتی اہلہ قال بسم اللہ اللہم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا فقضی بینہما ولد فی ذلک لم یضرہ شیطان ابدا ۔ رواہ البخاری ومسلم ۔ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ان میں سے کوئی اپنی بیوی سے ہمبستری کرتے وقت کہے بسم اللہ اے اللہ ہم کو شیطان سے دور رکھ اور شیطان کو اس چیز سے دور رکھ جو تو ہم کو عطا فرمائے پھر اگر ان دونوں کے لئے اولاد مقدر ہو تو شیطان اس بچہ کو کبھی ضرر نہ پہنچا سکے گا ۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مولود یولد الا نخسہ الشیطان فیستہل صارخا من نخسۃ الشیطان الا مریم وابنہا ثم یقول ابو ہریرۃ واقرؤا ان شئتم انی اعیذہا بک وذریتہا من الشیطان الرجیم ۔ رواہ البخاری ومسلم ۔ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بچہ جو پیدا ہوتا ہے شیطان اس کو ایک چٹکی لیتا ہے جس کی وجہ سے وہ چیختا ہے مگر مریم اور ان کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام کو شیطان کی چٹکی سے اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا ابوہریرہ کہتے ہیں اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے پناہ میں دیتا ہوں ۔

باب البدء فی ابتداء الکتاب قبل السود کو پہلے فاتحہ (یعنی الحمد) پڑھے پھر سورت پڑھے

عن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر وعمر یستفتحون القراءۃ بالحمد للہ رب العالمین

ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ قرأت کو شروع کرتے تھے الحمد سے رب العالمین (یعنی سورت
بسم اللہ نہیں پڑھتے تھے سورت) عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعَ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ فَاَسْمَعُوْا
بِالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ترجمہ انس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کے ساتھ نماز پڑھی
انہوں نے قرأت شروع کی الحمد سے رب العلمین سے قَرَأَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بسم اللہ الرحمن الرحیم سورت کا
کا بیان عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ بَیْنَمَا ذَاتَ یَوْمٍ بَیْنَ اَظْہُرِنَا اِذْ اَغْفَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِغْفَاءَۃً
اِغْفَاءَۃً ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ مُبْتَسِمًا فَقُلْنَا لَہٗ مَا اَضْحَکَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ نَزَلَتْ عَلَیَّ اٰنِفًا سُوْرَۃٌ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ ثُمَّ
قَالَ ھَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْکَوْثَرُ قُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّہٗ نَھْرٌ وَعَدَنِیْہِ رَبِّیْ فِی الْجَنَّۃِ
اٰنِیَتُہٗ اَکْثَرُ مِنْ عَدَدِ الْکَوَاکِبِ تَرِدُہٗ عَلٰی اُمَّتِیْ فَیَخْتَلِجُ الْعَبْدُ مِنْھُمْ فَاَقُوْلُ یَا رَبِّ اِنَّہٗ مِنْ اُمَّتِیْ
فَیَقُوْلُ اِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثَتْ بَعْدَکَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ہم لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے ایک ہی ایکا آپ ذرا اونگھ گئے پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا یا ہنستے ہوئے ہم نے پوچھا آپ کیوں
ہنستے ہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا ابھی مجھ پر ایک سورت اتری ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطینا ک الکوثر فصل لربک وانحر ان
شانئک ھو الابتر (ہم نے تجھ کو کوثر دیا تو نماز پڑھ اپنے رب کے لیے اور قربانی کر بیشک تیرا دشمن بے دم کٹا ہے) تم جانتے ہو کوثر
کیا ہے ہم نے کہا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتے ہیں آپ نے فرمایا وہ نہر ہے جسکا وعدہ کیا ہے میرے رب نے جنت میں اسکے برتن
یعنے آبخورے ستاروں سے زیادہ ہیں اُمت سے کسی پر اندھیری پھیر ایک شخص اوسمیں سے باہر کھینچا جاویگا میں کہونگا اے پروردگار یہ
میری اُمت میں سے ہے پروردگار فرماویگا تم نہیں جانتے جو اس نے کیا بعد تمہارے (یعنے شریعت اسلام کے برخلاف کیا اور مرتد
ہوگیا مراد وہ لوگ ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مسلمان سے پھر گئے اور ابوبکر صدیق رضؓ نے انکو قتل کیا)
عَنْ نُعَیْمٍ الْمُجْمِرِ قَالَ صَلَّیْتُ وَرَآءَ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ فَقَرَاَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ثُمَّ قَرَاَ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ
حَتّٰی اِذَا بَلَغَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقَالَ اٰمِیْنَ فَقَالَ النَّاسُ اٰمِیْنَ وَیَقُوْلُ کُلَّمَا سَجَدَ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَاِذَا قَامَ مِنَ الْجُلُوْسِ فِی الْاِثْنَتَیْنِ قَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَاِذَا سَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ
اِنِّیْ لَاَشْبَھُکُمْ صَلٰوۃً بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ نعیم مجمر سے روایت ہے میں ابوہریرہ کے پیچھے نماز پڑھ
رہا تھا انہوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی پھر سورہ فاتحہ پڑھی جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پر پہونچے تو انہوں نے آمین کہی
لوگوں نے بھی آمین کہی اور وہ جب سجدہ کرتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب دو رکعتوں پر کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے جب سلام پھیرا
تو کہا قسم اس شخص کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم سے زیادہ مشابہ ہوں نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزک
ایہ ما بسم اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بسم اللہ الرحمن الرحیم پکار کر نہ کہنا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ عَلَیَّ نَذْرٌ اَنْ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم نسمعنا قرأ بسم اللہ الرحمن الرحیم وصلی بنا ابوبکر فی عمر فلم نسمعها منهما ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو بسم اللہ کی آواز ہم نے نہیں سنی اور ابوبکر اور عمر نے نماز پڑھی اون سے بھی ہم نے بسم اللہ کی آواز نہیں سنی (یعنی یہ سب لوگ بسم اللہ آہستہ پڑھتے تھے) **عن** ابن قال صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم فلم اسمع احدا منهم یجهر ببسم اللہ الرحمن الرحیم ترجمہ انس سے روایت ہے کہ میں نے پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان کے پیچھے پھر کسی کو میں نے نہیں سنا بسم اللہ پکار کر پڑھتے ہوئے **عن** ابن عبد اللہ بن مغفل قال کان عبد اللہ بن مغفل اذا سمع احدنا یقرأ بسم اللہ الرحمن الرحیم یقول صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وخلف ابی بکر وعمر فما سمعت احدا منهم قرأ بسم اللہ الرحمن الرحیم ترجمہ عبد اللہ بن مغفل کے بیٹے سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مغفل جب کسی کو سنتے بسم اللہ الرحمن الرحیم (پکار کر) پڑھتے ہوئے تو کہتے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر کے پیچھے نماز پڑھی اور کسی کو بسم اللہ الرحمن الرحیم (پکار کر) پڑھتے نہیں سنا **ترک قراءة** بسم اللہ الرحمن الرحیم فی فاتحة الکتاب بسم اللہ الرحمن الرحیم سورہ فاتحہ میں نہ پڑھنا **عن** ابی هریرة یقول قال سوام اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی صلوة لم یقرأ فیها بام القرآن فهی خداج هی خداج هی خداج غیر تمام فقلت یا ابا هریرة انی احیانا اکون وراء الامام فغمز ذراعی وقال اقرأ بها یا فارسی فی نفسک فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یقول اللہ عز وجل قسمت الصلوة بینی وبین عبدی نصفین فنصفها لی ونصفها لعبدی ولعبدی ما سأل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرءوا یقول العبد الحمد للہ رب العالمین یقول اللہ عز وجل حمدنی عبدی یقول العبد الرحمن الرحیم یقول اللہ عز وجل اثنی علی عبدی یقول العبد مالک یوم الدین یقول اللہ عز وجل مجدنی عبدی یقول العبد ایاک نعبد وایاک نستعین فهذه الآیة بینی وبین عبدی ولعبدی ما سأل یقول العبد اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم ولا الضالین فهؤلاء لعبدی ولعبدی ما سأل ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز پڑھی اور اوسمیں سورہ فاتحہ نہ پڑھی وہ ناقص ہے ناقص ہے ناقص ہے ہرگز پوری نہیں ابوہریرہ سے پوچھا کبھی میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں (تو کیونکر سورہ فاتحہ پڑھوں) انہوں نے میرا ہاتھ دبایا اور کہا اسی فارسی اپنے دل میں پڑھ لے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اللہ جل جلالہ فرماتا ہے نماز بٹ گئی ہے میرے اور بندے کے بیچ میں آدھوں آدھ تو وہی میری لی ہے اور آدھی

میری بندی کے لیے ہے اور میرا بندہ جو مانگے وہ اوسکے لیے موجود ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر جب بندہ کہتا ہے الحمد للہ رب العالمین سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو مالک ہے سارے جہان کا تو اللہ فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعریف کی پھر بندہ کہتا ہے الرحمن الرحیم بہت مہربان نہایت رحم والا اللہ فرماتا ہے سراہا مجھ کو میرے بندے نے پھر بندہ کہتا ہے مالک یوم الدین مالک بدلے کے دن کا اللہ جل جلالہ فرماتا ہے بزرگی بیان کی میرے بندے نے پھر بندہ کہتا ہے ایاک نعبد وایاک نستعین ہم تجھی کو پوجتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں یہ آیت میری اور بندے کے بیچ میں ہے **ف** کیونکہ آدھی آیت یعنے ایاک نعبد میں اقرار ہے اوسکی عبادت کا اور آدھی آیت یعنے ایاک نستعین میں بندہ حاجت طلب کرتا ہے اپنے پروردگار سے اور یہ بندے کا کام ہے **ت** اور میرے بندے کے لیے جو مانگے موجود ہے پھر بندہ کہتا ہے اہدنا الصراط المستقیم یعنے دکھلا ہم کو سیدھا راہ صراط الذین انعمت علیہم ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے اپنا فضل کیا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین نہ ان لوگوں کی راہ جن پر تو غصہ ہوا یا وہ گمراہ ہو گئے یہ تینوں آیتیں بندے کے لیے ہیں اور میرے بندے کی لیے جو مانگے موجود ہے **ف** پس اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سورہ فاتحہ کا جزو نہیں ہے اور صراط الذین انعمت علیہم ایک آیت ہے اور غیر المغضوب علیہم ولا الضالین دوسری آیت اسطرح اس سورت میں سات آیتیں ہونگے اور جو لوگ بسم اللہ کو سورہ فاتحہ کا جزو کہتے ہیں اون کے نزدیک ایک آیت بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے اور صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین ایک آیت ہے

قراءۃ فاتحۃ الکتاب فی الصلوٰۃ سورہ فاتحہ نماز میں پڑھنا ضروری ہے واسکے لیے جو نماز پڑھتا ہو یا امام کے پیچھے ہو

عن عبادۃ بن الصامت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب

ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورہ فاتحہ نہ پڑھی اوسکی نماز ہی نہیں ہے

عن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب فصاعدا

ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوس شخص کے نماز ہی نہیں ہے جو سورہ فاتحہ نہ پڑھی پھر اوس سے زیادہ یعنے سورت وغیرہ

فضل فاتحۃ الکتاب سورہ فاتحہ کی فضیلت

عن ابن عباس قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ جبریل اذ سمع نقیضا فوق رأسہ فرفع جبریل علیہ السلام بصرہ الی السماء فقال ہذا باب قد فتح من السماء ما فتح قط فقال فنزل منہ ملک فأتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابشر بنورین اوتیتہما لم یؤتہما نبی قبلک فاتحۃ الکتاب وخواتیم سورۃ البقرۃ لن تقرأ حرفا منہما الا اعطیتہ

ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور جبریل علیہ السلام آپکے پاس بیٹھے ہوئے تھے میں جبریل نے اسمان کے اوپر ایک دروازہ کھلنے کی آواز سنی تو اونہوں نے اپنی آنکھ اوپر اٹھا کر دیکھا پھر کہا یہ دروازہ ہے اسمان کا جو کبھی نہیں کھلا تھا پھر اوسمیں سے ایک فرشتہ اترا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہا مبارک ہو تم کو دو نور جو تم کو دیے گئے اور تم سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملے

ایک سورہ فاتحہ دوسری اخیر آیتین سورہ بقرہ کی (یعنی آمن الرسول سے آخر تک) اگر ان مین سے ایک حرف بھی چھوٹ گیا تو اوسکا
ثواب بدیہ تاویل قولہ عزوجل ولقد اٰتینٰک سبعًا من المثانی تفسیر اسکی
سبعًا من المثانی والقرآن العظیم عن ابی سعید بن المعلی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر بہ
وھو یصلی فدعاہ قال فصلیت ثم اتیتہ فقال ما منعک ان تجیبنی قال کنت اصلی قال الم
یقل اللہ عزوجل یا ایھا الذین اٰمنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم الا اعلمک
اعظم سورۃ قبل ان اخرج من المسجد قال فذھب لیخرج قلت یا رسول اللہ قولک قال
الحمد للہ رب العالمین ھی السبع المثانی التی اوتیتہ والقرآن العظیم ترجمہ ابوسعید بن معلی سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکے سامنے سے گئے وہ نماز پڑھ رہے تھے آپنے اونکو بلایا وہ نماز پڑھ کر گئی تو رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے جواب کیون نہین دیا اونہون نے کہا مین نماز پڑھتا تھا آپنے فرمایا کیا اللہ نے نہین فرمایا ای
ایمان والو جبا و دا اللہ اور اوسکے رسول کو جب بلاوی تم کو اوسکے موافق کے لیے جن سے تمہاری زندگی ہو (یعنی آخرت مین
زندگی کا لطف اوٹھی) ف تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو پکارین اوسکو جواب دینا چاہیے اگرچہ نماز مین ہو
ف مین تم کو ایک ایسی سورت بتاؤنگا مسجد سے باہر جانے سے پہلے جو بہت بڑی ہی (شان اور مرتبہ مین اگرچہ چھوٹے
ہی الفاظ مین) پھر آپ مسجد سے نکلنے لگے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے کیا فرمایا تھا آپ نے فرمایا وہ سورت الحمد
رب العالمین ہے اور یہی سورت سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے (جسکا ذکر دوسری آیت مین ہے) ف سورۂ فاتحہ کو
سبع مثانی کہتے ہین اس لیے کہ اوسمین سات آیتین ہین اور وہ دو دو بار پڑھی جاتے ہے ہر نماز مین یا دو بار اور تری ہو ایک بار
کے بعد دوسری بار یہ نہین عن ابی بن کعب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما انزل
اللہ عزوجل فی التوراۃ ولا فی الانجیل مثل ام القرآن وھی السبع المثانی وھی مقسومۃ بینی
وبین عبدی ولعبدی ما سأل ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ
نے توراۃ مین اور نہ انجیل مین کوئی سورت مثل سورہ فاتحہ کی اتاری وہ ام القرآن ہی یعنی جڑ ہے قرآن کی اور وہ سبع مثانی
ہی اللہ تعالی فرماتا ہے کہ یہ سورت بٹی ہوئی ہے تیرے اور میری بندہ یکے لیے مین اور میرے بندہ کے لیے جو مانگے سو موجود ہے۔
عن ابن عباس قال وفی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبعًا من المثانی الطول ترجمہ ابن عباس نے
کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سبع مثانی سے سات سورتین جو بڑی ہین (تورات و سبع مثانی سے یہ سات سورتین ہین اور
مثانی اونکو اسلیے کہا کہ ایک سورت کے مضامین دوسری سورت مین موجود ہین اور وہ بقرہ اور آل عمران اور نساء اور
مائدہ اور اعراف اور یونس اور ہود ہین) عن ابن عباس فی قولہ عزوجل سبعًا من المثانی قال
الرابع الطول ترجمہ عبداللہ بن عباس نے کہا سبع مثانی سے مراد وہ سات سورتین ہین جو بہت لمبی ہین تو ل

الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ فِيمَا لَمْ يَجْهَرْ فِيهِ امام کے پیچھے مقتدی (سوا سورہ فاتحہ کے) اور کوئی سورت نہ پڑھے
اگرچہ سری نماز ہو **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ صَلَّى بِنَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَرَأَ رَجُلٌ خَلْفَهُ
سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ اَيُّكُمْ قَرَأَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى قَالَ رَجُلٌ اَنَا قَالَ قَدْ عَلِمْتُ
اَنَّ بَعْضَكُمْ قَدْ خَالَجَنِيهَا ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی ایک
شخص نے آپ کے پیچھے سبح اسم ربک الاعلی پڑھا جب آپ نماز پڑھ چکے تو پوچھا کس نے اس سورت کو پڑھا ایک شخص بولا میں نے
آپ نے فرمایا میں سمجھا کوئی مجھ سے قرآن چھینے لیتا ہے **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلّٰى صَلٰوةَ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ وَرَجُلٌ يَقْرَأُ خَلْفَهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اَيُّكُمْ قَرَأَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى
قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اَنَا وَلَمْ اُرِدْ بِهَا اِلَّا الْخَيْرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَرَفْتُ اَنَّ
بَعْضَكُمْ قَدْ خَالَجَنِيهَا ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز
پڑھی ایک شخص آپ کے پیچھے پڑھ رہا تھا جب آپ نماز پڑھ چکے تو فرمایا تم میں سے کسی نے پڑھا ہے سبح اسم ربک الاعلی ایک شخص
بولا میں نے پڑھا اور میری نیت ثواب کی سوا کچھ نہ تھی آپ نے فرمایا میں سمجھا کہ تم میں سے کوئی قرآن مجھ سے چھینے لیتا ہے۔

تَرْكُ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ فِيمَا جَهَرَ بِهِ جہری نماز میں امام کے پیچھے قرات نہ کرنا **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ
اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةٍ جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ
مَعِيَ اَحَدٌ مِنْكُمْ اٰنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اِنِّي اَقُولُ مَالِيَ اُنَازَعُ الْقُرْاٰنَ فَانْتَهَى النَّاسُ
عَنِ الْقِرَاءَةِ فِيمَا جَهَرَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِرَاءَةِ مِنَ الصَّلٰوةِ حِينَ سَمِعُوا
ذٰلِكَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک نماز سے فارغ ہوئے جس میں بلند آواز سے آپ نے قرات کی
تو فرمایا کیا تم میں سے کسی میرے ساتھ قرآن پڑھا ایک شخص بولا ہاں میں نے پڑھا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جبھی میں کہتا
تھا مجھ کو کیا ہوا ہے قرآن کوئی چھینے لیتا ہے مجھ سے جب سے لوگوں نے یہ سنا تو جس نماز میں آپ پکار کر قرات کرتے کوئی آپ کے
پیچھے قرات نہ کرتا (یعنی سورت نہ پڑھتا مگر سورہ فاتحہ ضرور پڑھ لیتا کیونکہ اسکی بغیر نماز ہی نہیں ہوتی) **قِرَاءَةُ**
اُمِّ الْقُرْاٰنِ خَلْفَ الْاِمَامِ فِيمَا جَهَرَ بِهِ الْاِمَامُ جب امام جہری نماز میں قرات کرے تو مقتدی کچھ نہ پڑھیں مگر سورہ فاتحہ
پڑھ لیں **عَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ الصَّلَوَاتِ الَّتِي
يَجْهَرُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ لَا يَقْرَاَنَّ اَحَدٌ مِنْكُمْ اِذَا جَهَرْتُ بِالْقِرَاءَةِ اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ ترجمہ
عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی جہری نماز پڑھائی پھر فرمایا جب میں پکار کر قرات کروں
تو کوئی کچھ نہ پڑھے مگر سورہ فاتحہ **تَاْوِيلُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ** وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوا لَهٗ وَ
اَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ تفسیر اس آیت کی واذا قرئ القرآن الآیۃ یعنی جب قرآن پڑھا جاوے تو سنو اور سکو اور چپ رہو

تاکہ تم کیے جاؤ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام اس لیے ہے کہ اوس کے پیروی کرو جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرات کرے تم چپ ہو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم ربنا لک الحمد کہو عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام اسلیے ہے کہ اوس کے پیروی کیجاوے جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرات کرے تم چپ ہو اور سنو معلوم ہوا کہ یہہ آیت نماز کے باب میں اوتری ہے **اِکْتِفَاءُ الْمَاْمُوْمِ بِقِرَاءَةِ الْاِمَامِ** امام کی قرات مقتدی کو کافی ہے عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ یَقُوْلُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفِیْ کُلِّ صَلٰوةٍ قِرَاءَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ وَجَبَتْ هٰذِهٖ فَالْتَفَتَ اِلَیَّ وَکُنْتُ اَقْرَبَ الْقَوْمِ مِنْهُ فَقَالَ مَا اَرٰی الْاِمَامَ اِذَا اَمَّ الْقَوْمَ اِلَّا قَدْ کَفَاهُمْ - قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَطَاٌ اِنَّمَا هُوَ قَوْلُ اَبِی الدَّرْدَاءِ وَاَحَدٌ لَا یَقْرَاُ هٰذَا مَعَ الْکِتَابِ ترجمہ ابوالدرداء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کیا ہر نماز میں قرات ہے آپنے فرمایا ہاں ایک شخص انصاری بولا یہ بات واجب ہوگئی آپنے میری طرف دیکھا اور میں سب لوگوں سے زدیک تھا آپ سے نزدیک تھا آپ نے فرمایا میں جانتا ہوں جب امام لوگوں کی امامت کرے تو اوسکی قرات اونکو کافی ہے۔ ابوعبدالرحمان نسائی (اس کتاب کے مؤلف) نے کہا کہ اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول قرار دینا غلط ہے یہہ ابوالدرداء کا قول ہے۔ **مَا یُجْزِئُ مِنَ الْقِرَاءَةِ لِمَنْ لَا یُحْسِنُ الْقُرْاٰنَ** جو شخص قرآن نہ پڑھ سکے تو اوسکا بدل کیا ہے عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ لَا اَسْتَطِیْعُ اَنْ اٰخُذَ شَیْئًا مِنَ الْقُرْاٰنِ فَعَلِّمْنِیْ شَیْئًا یُجْزِئُنِیْ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَقَالَ قُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ترجمہ عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھو قرآن یاد نہیں ہوسکتا ہو ذرا سا بھی تو آپ مجھکو بتلا دیجیے ایسی چیز جو قرآن کا بدل ہوجاوے آپنے فرمایا کہو سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اگر کسی شخص کو قرآن کے اسکیوقت بھی یاد نہ ہو یا صرف سورہ فاتحہ یاد ہو تو نجائی قرات کے نماز میں یہ کلمات کہہ لیا کرے **جَهْرُ الْاِمَامِ بِاٰمِیْنَ** امام آمین کا زور سے کہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَّنَ الْقَارِیُٔ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ اَمَّنَ الْمَلٰٓئِکَةُ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَافَقَ تَاْمِیْنُهٗ تَاْمِیْنَ الْمَلٰٓئِکَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جب تم میں سے امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو اسلیے کہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں اور اسکو مغفرت قبول کرانا ہر جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے برابر ہو جاوے گی اوسکو اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال الامام غیر المغضوب علیھم ولا الضالین فقولوا آمین فان الملائکۃ تقول آمین وان الامام یقول آمین فمن وافق تامینہ تامین الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو کیونکہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں اور امام بھی آمین کہتا ہے پھر جسکی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہو جاوے گی اوسکے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا امن الامام فامنوا فانہ من وافق تامینہ تامین الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو اسلیے کہ جسکی آمین فرشتوں کی آمین سے ملجاوے گی یعنی وہ وقت ہوگی اوسکے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے **لامر بالتامین خلف امام** امام کے پیچھے آمین کہنا چاہیے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال الامام غیر المغضوب علیھم ولا الضالین فقولوا آمین فانہ من وافق قولہ قول الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو اسلیے کہ جسکا آمین کہنا فرشتوں کی آمین کے برابر ہو جاویگا اوسکے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے **فضل التامین** آمین کہنے کی فضیلت **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا حسد کم امین فانہ یوافق تامین الملائکۃ فی السماء امین فوافقت احداھما الاخری غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب کبھی زمین پر آمین کہتا ہے فرشتہ آسمان میں آمین کہتے ہیں پھر اگر تمہارا آمین کہنا فرشتوں کی آمین کے برابر ہو گیا تو تمہارے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے **قول المامور اذا عطس خلف الامام** اگر مقتدی کو چھینک آوے تو نماز میں کیا کہے **عن** رفاعۃ بن رافع قال قال صلیت خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعطست فقلت الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ مبارکا علیہ کما یحب ربنا ویرضی فلما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصرف فقال من المتکلم فی الصلوۃ فلم یتکلم احد ثم قالھا الثانیۃ من المتکلم فی الصلوۃ فقال رفاعۃ بن رافع انا یا رسول اللہ قال کیف قلت قلت الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ مبارکا علیہ کما یحب ربنا ویرضی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لقد ابتدرھا بضعۃ وثلثون ملکا ایھم یصعدھا ترجمہ رفاعہ بن رافع سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو جب جھک کر آئی میں نے کہا الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ مبارکا علیہ کما یحب ربنا ویرضی جب آپ نماز پڑھ چکے تو پوچھا کہ نماز میں کس نے بات کی تھی نماز میں مگر کسی نے جواب نہ دیا آپنے پھر پوچھا تب تو میں نے کہدیا یا رسول اللہ میں نے بات کی تھی آپنے فرمایا تو نے کیا کہا تھا میں نے کہا الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ مبارکا علیہ کما یحب ربنا ویرضی رسول اللہ صلعم

نے فرمایا تم سے اوس شخص کے جسکے قبضہ میں میری جان ہے البتہ وہ ذکر اوہ ہلایا اسکو کئی اوپر تریسٹھ شخصوں نے اور سب جس کرتے تھے اسبات کی کون اوپر لیکر جاوے ان کلموں کو ف احدیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں چھینک کا شکر کرنا درست ہے اور بعضوں نے کہا یہ عمل ابتدائی اسلام میں جائز تھا پھر ممانعت ہوگئی **سنن** وائل بن حجر قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ اِسْتَقْبَلَ مِنْ اُذُنَيْهِ فَلَمَّا قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَ اٰمِيْنَ فَسَمِعْتُهُ اَنَا وَكَانَ خَلْفَهُ فَسَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهٖ قَالَ مَنْ صَاحِبُ الْكَلِمَةِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا اَرَدْتُ بِهَا اِلَّا خَيْرًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا رَاَيْتُ اثْنَا عَشَرَ مَلَكًا اِبْتَدَرُوْهَا اَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی جب آپ نے تکبیر کہی تو دونوں ہاتھ اوٹھائے کانوں تک پھر جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہچکے تو آمین کہی تو میں نے آمین کو سنا اور میں آپکے پیچھے تھا اتنے میں آپ نے الحمد للہ سنا الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ جب آپنے سلام پھیرا تو پوچھا یہ کس نے کہا تھا ایک شخص بولا میں نے یا رسول اللہ اور میری نیت بری نہ تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک دیکھے میں بارہ فرشتے اسپر دوڑے ہر کوئی یہ کلمہ عرش تک (یعنی خدا کے مذکور جانا نہ تک گئے احدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ عرش مقدس خاص محل ہے انوار الٰہی جسجانہ وتعالے کا **جامع** ما جاء فی القرآن قال ابن عیسیٰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلَ الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ قَالَ فِيْ مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ فَيُفْصَمُ عَنِّيْ وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ وَهُوَ اَشَدُّهُ عَلَيَّ وَاَحْيَانًا يَاْتِيْنِيْ فِيْ مِثْلِ صُوْرَةِ الْفَتٰى فَيُكَلِّمُنِيْ فَاَعِيْ مَا يَقُوْلُ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے حارث بن ہشام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ پر وحی کیونکر آتی ہے آپنے فرمایا پیغمبر پر وحی آتی ہے جیسے گھنٹی کی جھنکار پھر موقوف ہو جاتی ہے جب اوسکو یاد کر لیتا ہوں اور یہ طرح نہایت سخت گزرتی ہے مجھپر اور کبھی فرشتہ ایک آدمی کی صورت بنکر آتا ہے اور مجھسے کہہ جاتا ہے **عَنْ عَائِشَةَ** اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْيَانًا يَاْتِيْنِيْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّ عَلَيَّ فَيُفْصَمُ عَنِّيْ وَقَدْ وَعَيْتُ مَا قَالَ وَاَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَاَعِيْ مَا يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَلَقَدْ رَاَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيُفْصِمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِيْنَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے حارث بن ہشام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ پر وحی کیونکر آتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبھی تو وحی اسطرح آتی ہے جیسے گھنٹی کے جھنکار اور

مجھپر وہ بات سخت گزرتی ہے پھر موقوف ہو جاتی ہے جب میں یاد کر لیتا ہوں اور کبھی فرشتہ ایک مرد کی صورت بنکر میرے
پاس آتا ہے وہ مجھ سے بات کرتا ہے میں اوسکو یاد کر لیتا ہوں حضرت عائشہ نے کہا میں نے دیکھا جب کڑاکے کی سردی میں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اترتی پھر موقوف ہو جاتی تو آپکے پیشانی سے پسینا موتی ڈھلتا (وحی کی شدت اور
زور سے) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً وَكَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ قَالَ اللهُ
عَزَّوَجَلَّ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ قَالَ جَمْعَهُ فِي صَدْرِكَ ثُمَّ
تَقْرَأَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ قَالَ فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ اسْتَمَعَ فَإِذَا انْطَلَقَ قَرَأَهُ كَمَا أَقْرَأَهُ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے آیت
میں لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ ان علینا جمعہ وقرآنہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلام اللہ اوترنے سے تکلیف اوٹھاتے
اور اپنے ہونٹوں کو ہلایا کرتے اوسکو اوترتے وقت پڑھا کرتے اس خیال سے کہ کہیں بھول نہ جاوی تب اللہ تعالی نے فرمایا لا تحرک
لسانک الآیۃ نہ چلا تو اوسکو پڑھنے پر اپنی زبان جلدی سیکھنے کے لیے وہ تو ہمارا ذمہ ہے اوسکو اکٹھا کرنا اور پڑھنا (یعنی ہمارا
کام ہے کہ تیرے دلمیں اوسکو اکٹھا کر دینگے پھر تو اوسکو پڑھنے لگے گا) تو جب ہم پڑھنے لگیں تو اوسکی پیروی کر (یعنی جب اوشا کرے
جب ہے یہ آیت اوترتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب حضرت جبرئیل علیہ السلام آتے آپ سنا کرتے (اور وہ پڑھا
کرتے) پھر جب جبرئیل چلے جاتے آپ ویسا ہی پڑھ دیتے جیسا جبرئیل نے پڑھایا تھا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ
هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فَقَرَأَ فِيهَا حُرُوفًا لَمْ يَكُنْ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِيهَا قُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَكَذَبْتَ
مَا كَذَاكَ أَقْرَأَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ أَقُودُهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ أَقْرَأْتَنِي سُورَةَ الْفُرْقَانِ وَإِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ فِيهَا حُرُوفًا
لَمْ تُكَنْ أَقْرَأْتَنِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ يَا هِشَامُ فَقَرَأَ كَمَا كَانَ يَقْرَأُ فَقَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ اقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ
ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ ترجمہ حضرت عمر سے روایت ہے
میں نے ہشام بن حکیم بن حزام کو سورہ فرقان پڑھتے سنا انہوں نے کچھ الفاظ اسطرح پر سمجھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو
اوسطرح نہیں پڑھائی تھی میں نے کہا تم کو یہ سورت کس نے پڑھائی انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے کہا تم جھوٹ
بولتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسطرح کبھی پڑھائی ہے پھر میں اوسکا ہاتھ پکڑکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
کھینچ لایا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپنے مجھ کو سورہ فرقان پڑھائی ہے اور میں نے اسکو ویسے نہیں سنا اور سیدھے الفاظ میں جو آپنے

انہیں پڑھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہشام سے کہا پڑھو انھوں نے پڑھا جسطرح پہلے پڑھا تھا آپ نے فرمایا یہ
ہی اوتری ہے پھر آپ نے فرمایا اے عمر پڑھو میں نے پڑھا آپنے فرمایا اسطرح اوتری ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن سات بولیوں میں اترا ہے
عرب کے ترش اور سہیل اور حمیر اور ہمدان اور ہذیل اور ثقیف اور بنی تمیم کے زبانوں میں پھر بہت اختلاف جو کسی لفظ
کے اعراب یا اشتقاق میں ہو صرف نہیں کرتا احدیث کے نحوی کی اقوال میں جو اپنے مقام میں مذکور ہیں عَنْ عُمَرَ
بْنِ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأُهَا عَلَيْهِ وَكَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِيهَا فَكِدْتُ أَعْجَلُ عَلَيْهِ ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتَّى انْصَرَفَ
ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي
سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اقْرَأْ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ
ثُمَّ قَالَ لِي اقْرَأْ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا
مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ترجمہ عمر بن خطاب سے روایت ہے وہ کہتے تھے میں نے ہشام بن حکیم کو سورہ فرقان دوسری طرح سے پڑھتے سنا
سوا اسطرح کے جسطرح میں پڑھتا تھا اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو یہ سورت پڑھائی تھی تو قریب تھا کہ
میں جلدی کروں اوپر دینے اوں سو گفتگو کروں اسباب میں اگر میں نے مہلت دی اونکو جب وہ پڑھچکے تو اونہی کی
چادر اون کے گردن میں ڈالکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے انکو سورہ
فرقان بیچ پڑھنے سنا اور طرح سوا اوس طرح کے جسطرح آپنے مجھے پڑھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا پڑھو
انہوں نے اوسی طرح پڑھا جسطرح میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح اوتری ہے پھر مجھسے فرمایا تم پڑھو
میں نے پڑھا آپنے فرمایا اسی طرح اوتری ہے اور قرآن سات بولیوں میں اوتارا گیا ہے تو جسطرح آسان ہو پڑھو عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ
لِقِرَاءَتِهِ فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُ
أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ فَصَبَرْتُ حَتَّى سَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ
الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ فَقَالَ أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ كَذَبْتَ فَوَاللَّهِ إِنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ أَقْرَأَنِي هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ فَانْطَلَقْتُ بِهِ أَقُودُهُ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ
لَمْ تُقْرِئْنِيهَا وَأَنْتَ أَقْرَأْتَنِي سُورَةَ الْفُرْقَانِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلْهُ يَا عُمَرُ
اقْرَأْ يَا هِشَامُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا

أنزلت ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرأ يا عمر فقرأت القراءة التي قرأني فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم هكذا أنزلت ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن هذا القرآن
أنزل على سبعة أحرف فاقرؤا ما تيسر منه ترجمہ امیر المومنین عمر رضی سے روایت ہے میں نے ہشام بن حکیم سے سنا وہ
فرقان کو پڑھتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں میں نے اونکو پڑھتے سنا اور لفظوں میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
نے مجھ کو نہیں پڑھائی تھی تو قریب تھا کہ میں حملہ کروں اون پر نماز ہی میں لیکن میں نے صبر کیا یہانتک کہ اونہوں نے سلام پھیرا جب
سلام پھیر چکے تو اونکی چادر میں نے اونکے گلے میں ڈالی اور پوچھا کہ کس نے یہ سورت پڑھائی ہے تجھ میں نے اسی طرح وہ سنی انہوں نے
کہا مجھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی ہے میں نے کہا تم جھوٹ بولتے ہو قسم خدا کی خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے
یہ سورت پڑھائی ہے پھر تم اوسکو خلاف کیونکر کہتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو پڑھائی ہے آخر میں اونکو پکڑ کر کھینچتا لایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور میں نے عرض کیا یہ رسول اللہ میں نے اونکو سورہ فرقان اوطرح پر کچھ اوسی لفظ سے پڑھتے سنا جسطرح
آپنے مجھکو نہیں پڑھائی اور مجھکو تو آپنے یہ سورت پڑھائی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑدی اونکو ہشام پڑھو فرمایا اچھا ہم
پڑھو انہوں نے اسی طرح پڑھی جسطرح میں نے اونکو پڑھتے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ سورت اسی طرح اوتری ہے پھر
آپ نے مجھسے فرمایا اے عمر تم پڑھو میں نے اوسطرح پڑھا جسطرح آپنے مجھ پڑھایا تھا آپ نے فرمایا یہ سورت اسی طرح اتری ہے پھر آپنے
فرمایا قرآن سات طرح پر اوترا ہے جسطرح آسان ہو پڑھو ف بشرطیکہ معنی اور مطلب میں تغییر نہ ہو جیسے غیر المغضوب علیہم
ولا الضالین مشہور قرات ہے اور غیر شنوءیوا ہے غیر المغضوب علیہم غیر الضالین یا جسطرح الذین انعمت علیہم میں صراط کو کوئی سین سے
پڑھتا ہے کوئی سین ہے یا مالک یوم الدین کو کوئی مالک یوم الدین پڑھتا ہے کوئی ملک یوم الدین اور اسیطرح جہاں اسمقام میں اختلاف
ہے قرات کا اور جواب اور اشتقاق اور کیفیت کلمات کا مفسرین نے تصریح کردی ہے سب بات کی کہ قرات شہورہ سبعہ میں سے جو
قرات چاہے پڑھی گو غیر شہورہ کا پڑھنا بہتر نہیں ہے عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ
أَضَاةِ بَنِي غِفَارٍ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِئَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ
عَلَى حَرْفٍ فَقَالَ أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ فَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ
عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِئَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفَيْنِ فَقَالَ أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِي
لَا تُطِيقُ ذَلِكَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِئَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى ثَلَاثَةِ
أَحْرُفٍ فَقَالَ أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ ثُمَّ جَاءَهُ الرَّابِعَةَ فَقَالَ إِنَّ
اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِئَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَأَيُّمَا حَرْفٍ قَرَءُوا عَلَيْهِ فَقَدْ
أَصَابُوا ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی غفار کے تالاب پر تھے تو میں جبریل علیہ السلام
تشریف لائے اور کہا کہ اللہ جل جلالہ آپکو حکم کرتا ہے کہ امت آپکی ایکطرح پر قرآن پڑھا کرے (یعنی باوجودیکہ عرب میں سات

قومیں ہیں اور ہر ایک کے بھیجے اور محاورے جدا ہیں تمہارے کہ سب ایک طرح اور ایک زبان پر ہیں) آپ نے فرمایا میں اسد جل جلالہ سے معافی چاہتا ہوں اور اوسکی بخشش چاہتا ہوں کیونکہ میری اُمت اسکی طاقت نہیں رکھتی پھر حضرت جبرئیل دوسری بار آئے اور کہا کہ اسد جل جلالہ حکم کرتا ہے آپکو کہ امت آپ کی قرآن کو دو طرح پر پڑھا کرے آپ نے فرمایا میں اسکی بخشش اور مغفرت چاہتا ہوں میری اُمت کو اتنی طاقت نہیں ہے پھر جو تیسری بار حضرت جبرئیل آئے اور کہنے لگے کہ اسد جل جلالہ حکم کرتا ہے آپ کی امت کو کہ قرآن تین طرح پر پڑھا کریں آپ نے فرمایا میں اسد کی بخشش اور مغفرت چاہتا ہوں میری اُمت میں اتنی طاقت نہیں ہے پھر جو تیسری بار حضرت جبرئیل آئے اور کہنے لگے اسد جل جلالہ حکم کرتا ہے کہ آپ کی اُمت قرآن کو سات طرح پر پڑھا کریں (یعنی عرب کی ساتوں زبانوں کے اپنی اپنی زبان میں پڑھیں) اور جسطرح پر یہ صحیح ہوگا **عن ابی بن کعب** قال اقرأنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ فنحن انا فی المسجد فدخل رجل فقرأ قراءۃ انکرتہا علیہ ثم دخل آخر فقرأ قراءۃ سوی قراءۃ صاحبہ فلما قضینا الصلوٰۃ دخلنا جمیعا فقلت ان ہذا قرأ قراءۃ انکرتہا علیہ ودخل آخر فقرأ سوی قراءۃ صاحبہ فامرہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقرأا فحسن النبی شانہما فسقط فی نفسی من التکذیب ولا فی الجاہلیۃ فلما رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما قد غشینی ضرب فی صدری ففضت عرقا وکأنما انظر الی اللہ عز وجل فرقا فقال لی یا ابی ارسل الی ان اقرأ القرآن علی حرف فرددت الیہ ان ہون علی امتی فرد الی الثانیۃ اقرأہ علی حرفین فرددت الیہ ان ہون علی امتی فرد الی الثالثۃ اقرأہ علی سبعۃ احرف ولک بکل رد رددتکہا مسألۃ تسألنیہا فقلت اللہم اغفر لامتی اللہم اغفر لامتی واخرت الثالثۃ لیوم یرغب الیّ الخلق حتی ابراہیم علیہ السلام۔ ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے مجھکو سورت پڑھائی ایک روز میں مسجد میں بیٹھا تھا ایک شخص نے وہی سورت پڑھی لیکن اوس نے اور طرح پڑھی میں نے کہا مجھکو یہ سورت کس نے سکھلائی وہ بولا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے سکھلائی میں نے کہا چلا جا تا نہیں جبتک ہم رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے نہ ملیں پھر میں آپ پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اسد یہ شخص میرے خلاف پڑھتا ہے اور سورت کو جو آپ نے مجھکو سکھائی ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا ای ابی تو پڑھو میں نے پڑھا آپنے فرمایا تم نے اچھا پڑھا پھر آپنے اوس شخص سے فرمایا تو پڑھ اوس نے میرے خلاف پڑھا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اچھا پڑھا پھر آپنے فرمایا اسی طرح قرآن سات طرح پر اترا ہے اور ہر ایک طرح صحیح اور کافی ہے **عن ابی** قال ما حاک فی صدری منذ اسلمت الا انی قرأت ایۃ وقرأہا اخر غیر قراءتی فقلت اقرأنیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال الاخر اقرأنیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا نبی اللہ الم تقرئنی ایۃ کذا وکذا قال بلی وقال الاخر الم تقرئنی ایۃ کذا وکذا قال بلی فوضع جبرئیل وضع میکائیل علیہما السلام فقال ایاک فاقرأ فقال جبرئیل حرف میکائیل حرف فقال جبرئیل علیہ السلام اقرأ القرآن علی حرف قال میکائیل استزدہ فاستزادہ حتی بلغ سبعۃ احرف وکل شافٍ کافٍ۔ ترجمہ ابی بن کعب سے

ہدایت ہی میری دل مین کبھی کوئی ایسی بات نہین جمی جیسے مسلمان ہوا جیسی بات اچھی کہ مین نے یہ آیت ایک طرح پڑہی ہے
اور دوسرے نے اور طرح پڑہی مین نے کہا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہایا ہے اور وہ
بولا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہایا ہے آخر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور مین نے عرض کیا
یا رسول اللہ آپنے مجھ سے یہ آیت اسطرح پڑہائی ہے آپ نے فرمایا ہان دوسرا بولا آپ نے مجھکو یہ آیت اسطرح پڑہائی ہے آپنے فرمایا
ہان جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام میرے پاس آئے تو جبرئیل میری داہنی طرف بیٹھے اور میکائیل میری بائین طرف بیٹھے جبرئیل نے
کہا قرآن ایک طرح پڑہا کر میکائیل نے کہا زیادہ کراؤ زیادہ کراؤ اون سے یہانتک کہ سات طرح تک پہونچے اور کہا کہ ہر ایک طرح شافی
کافی ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ مَثَلُ صَاحِبِ
الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَۃِ اِذَا عَاھَدَ عَلَیْھَا اَمْسَکَھَا وَاِنْ اَطْلَقَھَا ذَھَبَتْ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کے حافظ کی مثال ایسے ہے جیسے اونٹ والے کی ہو جسکے اونٹ رسی سے بندہے ہوئے
اگر اونکی نگہداشت کریگا تو وہ رہینگے اور اگر چھوڑ دیگا تو چلے جاوینگے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ بِئْسَ مَا لِاَحَدِھِمْ اَنْ یَّقُوْلَ نَسِیْتُ اٰیَۃَ کَیْتَ وَکَیْتَ بَلْ ھُوَ نُسِّیَ اِسْتَذْکِرُوا الْقُرْاٰنَ
فَاِنَّہٗ اَشَدُّ تَفَصِّیًا مِنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِہٖ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بری بات ہے کوئی کہے مین فلان آیت بہول گیا بلکہ یہ کہے کہ بہلا یا گیا (کیونکہ اسمین حسرت اور
قصور ظاہر ہوتا ہے اور بہول گیا مین بے پروائی نکلتی ہے) یاد کرتے رہو قرآن کو کیونکہ قرآن جلدی نکل جاتا ہے
سینون سے اون جانورون سے بھی زیادہ جو رسی سے بندہی ہون **اَلْقِرَاءَۃُ فِیْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ** فجر کی
سنتون مین کیا پڑہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَاُ فِیْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فِی
الْاُوْلٰی مِنْھُمَا الْاٰیَۃَ الَّتِیْ فِی الْبَقَرَۃِ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَۃِ وَفِی الْاٰخِرَۃِ مِنْھُمَا
اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَاشْھَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتون مین
پہلی رکعت مین قولوا آمنا باللہ وما انزل الینا اخیر آیت تک جو سورہ بقر مین ہے پڑہتے اور دوسری رکعت مین آمنا باللہ واشھد
باناسلمون پڑہتے **بَابُ الْقِرَاءَۃِ فِیْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ** یَا اَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ
فجر کی سنتون مین کافرون اور اخلاص پڑہنے کا بیان **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَرَاَ فِیْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ قُلْ یَا اَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی سنتون مین قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑہا **تَخْفِیْفُ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ**
فجر کی سنتین بلکی پڑہنا اور پہلی رات کو ان مین طول نہ دینا **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اُسَوِّیْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَیُخَفِّفُھُمَا حَتّٰی اَقُوْلَ اَقَرَاَ فِیْھِمَا بِاُمِّ الْکِتَابِ ترجمہ

ام المومنین عائشہ سے روایت ہے مین کہتی تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتون کو اتنا ہلکا پڑھتے تھے میں کہتی تھی کیا سورہ فاتحہ بھی پڑھی یا نہین **القراءۃ فی الصبح بالروم** فجر کی نماز مین سورہ روم پڑھنا **عن** رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ صلی صلوٰۃ الصبح فقرأ الروم فالتبس علیہ فلما صلی قال ما بال اقوام یصلون معنا لا یحسنون الطھور فانما یلبس علینا القرآن اولئک ترجمہ ایک صحابی سے روایت ہے انہون نے نماز پڑھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی آپ نے سورہ روم پڑھی اوسمین بھول گئے جب نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا کیا حال ہے لوگون کا نماز پڑھتے ہین ہمارے ساتھ اور طہارت اچھی طرح نہین کرتے وہی لوگ قرآن بھلا دیتے ہین **القراءۃ فی الصبح ما بین الستین الی المائۃ** فجر کی نماز مین ساٹھ آیتون سے لیکر سو آیتون تک پڑھنا **عن** ابی برزۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ فی صلوٰۃ الغداۃ ما بین الستین الی المائۃ ترجمہ ابو برزہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز مین ساٹھ آیتون سے لیکر سو آیتون تک پڑھتے تھے **القراءۃ فی الصبح بق** فجر کی نماز مین سورہ قاف پڑھنا **عن** ام ھشام بنت حارثۃ بن النعمان قالت ما اخذت ق والقرآن المجید الا من فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی بھا فی الصبح ترجمہ ام ہشام بنت حارثہ سے روایت ہے مین سورہ قاف نہین سیکھی مگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ پڑھ کے آپ پڑھا کرتے تھے اسکو فجر کی نماز مین **عن** زیاد بن علاقۃ قال سمعت عمی یقول صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبح فقرأ فی احدی الرکعتین والنخل باسقات لھا طلع نضید قال شعبۃ فلقیتہ فی السوق فی الزحام فقال ق ترجمہ زیاد بن علاقہ سے روایت ہے مینے اپنے چچا سے سنا وہ کہتے تھے مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی آپ نے ایک رکعت مین والنخل باسقات لھا طلع نضید پڑھا شعبہ سے کہا مین نے زیاد سے بازار مین ہجوم مین ملا انہون نے کہا سورہ قاف پڑھی **القراءۃ فی الصبح واذا الشمس کورت** فجر کی نماز مین واذا الشمس کورت پڑھنا **عن** عمرو بن حریث قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الفجر اذا الشمس کورت ترجمہ عمرو بن حریث سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فجر کے نماز مین واذا الشمس کورت پڑھتے تھے **القراءۃ فی الصبح بالمعوذتین** فجر کی نماز مین قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھنا **عن** عقبۃ بن عامر انہ سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن المعوذتین قال عقبۃ فاشار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوٰۃ الفجر ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معوذتین کو پوچھا آپ نے فجر کے نماز مین ہمکو دونون سورتون کو پڑھا **باب** **الفضل فی قراءۃ المعوذتین** قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی فضیلت کا بیان **عن**

عقبہ بن عامر قال بینما انا اسیر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو راکب فوضعت یدی علی قدمہ فقلت
اقرأنی یا رسول اللہ سورۃ ھود وسورۃ یوسف فقال لن تقرأ شیئا ابلغ عند اللہ من قل اعوذ
برب الفلق ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوا آپ سوار تھے تو میں نے اپنا ہاتھ آپ کے
پاؤں پر رکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے سورہ ہود اور سورہ یوسف سکھلائیے آپ نے فرمایا تو نہیں پڑھ سکیگا کوئی
سورت بہتر اللہ کے نزدیک قل اعوذ برب الفلق سے **عن** عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ما انزلت علی ولا رأیت مثلھن قط قل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس
ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا آج رات میں مجھ پر آیات کو اتریں جیسی کبھی نہیں دیکھیں کہیں کہ قل اعوذ برب الفلق اور سے قل
اعوذ برب الناس **القراءۃ** فی الصبح یوم الجمعۃ جمعہ کی رات کو اور جمعہ کی نماز میں کونسی سورت پڑھنا **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ کان
یقرأ فی صلوۃ الصبح یوم الجمعۃ الم تنزیل وھل اتی ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ فجر کی نماز میں جمعہ کے دن الم تنزیل السجدہ اور ھل اتی علی
الانسان حین من الدہر پڑھتے تھے **عن** ابن عباس ان النبی کان یقرأ فی صلوۃ الصبح یوم الجمعۃ تنزیل السجدۃ وھل اتی علی الانسان
ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ فجر کی نماز میں جمعہ کے دن تنزیل السجدہ اور ھل اتی علی الانسان پڑھتے تھے **باب سجود القرآن** قرآن
شریف کے سجدوں کا بیان **السجود** فی ص سورہ ص میں سجدہ کا بیان **عن** ابن عباس ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم سجد فی ص وقال سجدھا داود توبۃ ونسجدھا شکرا ترجمہ عبداللہ بن عباس
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا سورہ ص میں اور فرمایا داود علیہ السلام نے یہ سجدہ کیا تھا توبہ کے
لیے اور ہم سجدہ کرتے ہیں شکر کے لیے ارکہ اللہ جل جلالہ نے حضرت داود علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی **السجود**
فی النجم سورہ نجم میں سجدہ کا بیان **عن** المطلب بن ابی وداعۃ قال قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم بمکۃ سورۃ النجم فسجد وسجد من عندہ فرفعت رأسی وابیت ان اسجد وکانوا یومئذ
اسلم المطلب ترجمہ مطلب بن ابی وداعہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں سورہ نجم پڑھی تو آپ نے سجدہ
کیا اور جتنے لوگ تھے سب نے سجدہ کیا میں نے اپنا سر اٹھایا اور سجدہ نہیں کیا اور دنوں میں میں مسلمان
تھا **عن** عبداللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ النجم فسجد فیھا ترجمہ عبداللہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ نجم پڑھی تو سجدہ کیا اوسمیں **ترک السجود** فی النجم سورہ نجم میں سجدہ
نہ کرنا **عن** عطاء بن یسار انہ سأل زید بن ثابت عن القراءۃ مع الامام فقال لا قراءۃ مع الامام فی
شیء وزعم انہ قرأ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والنجم اذا ھوی فلم یسجد ترجمہ عطاء بن
یسار نے زید بن ثابت سے پوچھا کہ امام کے پیچھے قرأت کرنا چاہیے انہوں نے کہا امام کے پیچھے کبھی قرأت نہیں کرنا چاہیے
اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورہ والنجم پڑھی تو آپ نے سجدہ نہیں کیا **باب**

السُّجُوْدُ فِيْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ اذا السماء انشقت مین سجدہ کرنیکا بیان **عَنْ** اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَرَاَ بِهِمْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ اَخْبَرَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْهَا ترجمہ ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے ابوہریرہ نے اذا السماء انشقت پڑہا تو سجدہ کیا اوسمین پھر جب پڑہ چکے تو لوگون سے بیان کیا کہ رسول اسد صلعم نے سجدہ کیا اوسمین **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے سجدہ کیا اذا السماء انشقت مین **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ہمنے سجدہ کیا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کیساتھ اذا السماء انشقت اور اقرا باسم ربک مین **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فِيْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَمَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُمَا ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے ابوبکر اور عمر نے سجدہ کیا اذا السماء انشقت مین اور اون شخص نے جو اون دونون سے بہتر تھے (یعنی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم) **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فِيْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ابوبکر اور عمر نے سجدہ کیا اذا السماء انشقت اور اقرا باسم ربک مین **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے مین نے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے ساتھ سجدہ کیا اذا السماء انشقت اور اقرا باسم ربک مین **بَابُ** السُّجُوْدِ فِي الْفَرِيْضَةِ فرض نماز مین سجدہ تلاوت کرنیکا بیان **عَنْ** اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ صَلٰوةَ الْعَتَمَةِ فَقَرَاَ سُوْرَةَ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيْهَا فَلَمَّا فَرَغَ قُلْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ هٰذِهِ يَعْنِيْ سَجْدَةً مَا كُنَّا نَسْجُدُهَا قَالَ سَجَدَ بِهَا اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا خَلْفَهُ فَلَا اَزَالُ اَسْجُدُ بِهَا حَتّٰى اَلْقَى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابورافع سے روایت ہے مین نے ابوہریرہ کے پیچھے عشا کی نماز پڑہی انہون نے سورہ اذا السماء انشقت پڑہی اوس مین سجدہ کیا جب فارغ ہوئے تو مین نے کہا ای ابوہریرہ یہ سجدہ کیا ہم نے کبھی سجدہ نہین کیا اس سورت مین انہون نے کہا ابوالقاسم صلعم نے سجدہ کیا اس سورت مین اور مین آپکے پیچھے تہا تو مین سجدہ کرتا رہونگا ہمیشہ اس مین یہانتک کہ ملون رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے **قِرَاءَةُ** الْمُصَلِّيْ نماز مین کو قرات نماز مین آہستہ کرنا چاہیے **عَنْ** عَطَاءٍ قَالَ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ كُلُّ صَلٰوةٍ يُقْرَاُ فِيْهَا فَمَا اَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا اَخْفٰى مِنَّا اَخْفَيْنَا مِنْكُمْ ترجمہ عطا سے روایت ہے ابوہریرہ نے کہا ہر نماز مین قرات ہوتی ہے لیکن جس نماز مین رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے ہم کو قرات سنائی اوسمین ہم تمکو سناتے ہین (یعنی پکار کے پڑہتے ہین) اور جس نماز مین انہون نے آہستہ کی اوسمین ہم بھی آہستہ پڑہتے ہین

القراءۃ فی الظہر ظہر کی قرات کا بیان عن ابی وائل قال کنا نصلی خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم الظہر فنسمع منہ الآیۃ بعد الآیات من سورۃ لقمان والذاریات ترجمہ براء سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ظہر کی نماز پڑھتے تھے تو کبھی ایک آدھ آیت کئی آیتوں کے بعد سنا دیتے تھے سورہ لقمان اور والذاریات کی ف یعنی آپ آہستہ قرات کرتے ظہر کی نماز میں عن ابی بکرۃ ان النضر قال کنا بالطف عند انس فصلی بہم الظہر فلما فرغ قال انی صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ الظہر فقرأ لنا بہا ئم السورتین فی الرکعتین بسبح اسم ربک الاعلی وہل اتاک حدیث الغاشیۃ ترجمہ ابوبکر بن النضر سے روایت ہے ہم صفین انس بن مالک کے پاس تھے انہوں نے ظہر کی نماز پڑھائی جب فارغ ہوئے تو کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی آپ نے یہ دو سورتیں پہلی دو رکعتوں میں سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیۃ ف انس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہونگے اسوجہ سے انکو سنائی دیتا ہو آہستہ پڑھنے کے یہ معنی نہیں کہ خود سنی اور پاس والا سنی یہ معنے نہیں ہو کہ فقط زبان کو حرکت دیوی حروف پر اور آواز نہ دے سو اسی جیسی بعض لوگ خیال کرتے ہیں اگر اتنا آہستہ پڑھے گا تو نماز نہ ہوگی تطویل القیام فی الرکعۃ الاولی من صلوٰۃ الظہر ظہر کی پہلی رکعت میں لمبی سورت پڑھنا عن ابی سعید قال قد کان صلوٰۃ الظہر تقام فیذہب الذاہب الی البقیع فیقضی حاجتہ ثم یتوضأ ثم یجیء ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الرکعۃ الاولی یطولہا ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے ظہر کی نماز شروع ہو جاتی تھی پھر جانے والا بقیع کو جاتا اور حاجت سے فارغ ہو کر وضو کرتا پھر آتا اور وقت تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت میں ہوتے اتنی لمبی رکعت کرتے عن ابی قتادۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کان یصلی بنا الظہر فیقرأ فی الرکعتین الاولیین بثلثین الآیۃ کذلک وکان یطیل الرکعۃ الاولی من صلوٰۃ الظہر والرکعۃ الاولی یعنی فی صلوٰۃ الصبح ترجمہ ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز پڑھاتے تھے تو پہلی دو رکعتوں میں قرات کرتی تھی اور کبھی ایک آدھ آیت سنا دیتے تھی (جسکو ذرا آپ بکار کر پڑھتے تھے) اور پہلی رکعت ظہر اور فجر کی آپ لمبی پڑھتے تھے (بنسبت دوسری رکعت کے بخاری) **باب** اسماع الامام الآیۃ فی الظہر بعض نمازوں میں امام کا آیت پڑھنا سنا دینا عن ابی قتادۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ بام الکتاب وسورتین فی الرکعتین الاولیین من صلوٰۃ الظہر وصلوٰۃ العصر ویسمعنا الآیۃ احیانا وکان یطیل فی الرکعۃ الاولی ترجمہ ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورہ فاتحہ اور دو سورتیں پہلے دو رکعتوں میں ظہر کی اور عصر کی اور کبھی ایک آدھ آیت ہم کو سنا دیتے تھے اور پہلی رکعت کو آپ لمبی کرتے تقصیر القیام فی الرکعۃ الثانیۃ من

الظُّهْرِ ظہر کی دوسری رکعت میں قرارت کرنا پہلی رکعت سے **عَنْ** اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ اَحْيَانًا وَ يُطَوِّلُ فِي الْاُوْلٰى وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ يُطَوِّلُ فِي الْاُوْلٰى وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَانَ يَقْرَأُ بِنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ يُطَوِّلُ الْاُوْلٰى وَيُقَصِّرُ الثَّانِيَةَ ترجمہ ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کے پہلے دو رکعت میں قرارت کرتے کبھی ایک آدہ آیت ہم سن لیتے اور پہلی رکعت کو آپ دوسری رکعت سے لمبی کرتے اور صبح کی نماز میں بھی ایسا ہی کرتے پہلی رکعت کو دوسری سے لمبی کرتے اور عصر کی نماز میں بھی آپ پہلے دو رکعتوں میں قرارت کرتے لیکن پہلی رکعت کو دوسرے سے لمبی پڑھتے اور دوسری کو چھوٹی کرتے **اَلْقِرَاءَةُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ** ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں قرارت کرنا **عَنْ** اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَسُوْرَتَيْنِ وَفِي الْاُخْرَيَيْنِ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَكَانَ يُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ اَحْيَانًا وَكَانَ يُطَوِّلُ الرَّكْعَةَ الْاُوْلٰى مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ ترجمہ ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کے پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے اور پہلی دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے اور کبھی ایک آدہ آیت اسطرح پڑھتے کہ ہم سن لیتے اور پہلی رکعت ظہر کی لمبی پڑھتے **اَلْقِرَاءَةُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ** عصر کے پہلی دو رکعتوں میں قرارت کرنا **عَنْ** اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ اَحْيَانًا وَكَانَ يُطَوِّلُ الرَّكْعَةَ الْاُوْلٰى فِي الظُّهْرِ وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَذٰلِكَ فِي الصُّبْحِ ترجمہ ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کے پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے اور ایک آدہ آیت اسطرح سے پڑھتے کہ ہم سن لیتے اور ظہر کی پہلی رکعت بڑی کرتے اور دوسری چھوٹی اور ایسا ہی صبح کی نماز میں کرتے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ وَنَحْوِهَا ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر میں والسماء ذات البروج اور والسماء والطارق اور ان کے برابر سورتیں پڑھتے تھے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَفِي الْعَصْرِ نَحْوَ ذٰلِكَ وَفِي الصُّبْحِ بِاَطْوَلَ مِنْ ذٰلِكَ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر میں واللیل اذا یغشی اور عصر میں اسی سورت کے برابر اور صبح میں اس سے لمبی سورت پڑھتے تھے جیسے سورۂ دہر یا والمرسلات یا قاف یا رحمان **تَخْفِيْفُ الْقِيَامِ وَالْقِرَاءَةِ** قیام اور قرارت کو ہلکا کرنا **عَنْ** زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ دَخَلْنَا

عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ صَلَّيْتُمْ فَقُلْنَا نَعَمْ قَالَ يَا جَارِيَةُ هَلُمِّي لِي وَضُوءًا مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ إِمَامٍ
أَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِمَامِكُمْ هَذَا قَالَ زَيْدٌ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ
يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ وَيُخَفِّفُ الْقِيَامَ وَالْقُعُودَ ترجمہ زید بن اسلم سے روایت ہے ہم انس بن مالک پاس گئے اور ہم
نے کہا تم نماز پڑھ چکے ہمنے کہا ہاں انہوں نے اپنی لونڈی سے کہا پانی لا + پھر کہا میں نے کسی امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھی
جو زیادہ مشابہت رکھتا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز سے تمہاری امام سے زیادہ دید نے کہا عمر بن عبد العزیز رح جو
اوقت کے امام اور خلیفہ تھے رکوع اور سجود کو اچھی طرح سے ادا کرتے اور قیام اور قعود کو ہلکا کرتے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَحَدٍ أَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فُلَانٍ قَالَ سُلَيْمَانُ كَانَ
يُطِيلُ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَيُخَفِّفُ الْأُخْرَيَيْنِ وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ وَيَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ بِ
قِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَيَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِوَسَطِ الْمُفَصَّلِ وَيَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بِطُوَلِ الْمُفَصَّلِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت
ہے میں نے کسی کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مثل نماز پڑھتا ہو مگر فلان شخص (وہ البتہ مشابہ ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز میں) سلیمان نے کہا وہ لمبا کرتے تھے ظہر کی پہلی دو رکعتوں کو اور ہلکا پڑھتے تھے پچھلی دو رکعتوں
کو اور ہلکا کرتے تھے عصر کو اور مغرب میں مفصل کے چھوٹی سورتوں کو پڑھتے تھے اور صبح میں مفصل کے لمبی سورتیں پڑھتے تھے **بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ**
بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ مغرب کی نماز میں مفصل کے چھوٹی سورتیں پڑھنا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَحَدٍ
أَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فُلَانٍ صَلَّيْنَا وَرَاءَ ذَلِكَ الْإِنْسَانِ فَكَانَ يُطِيلُ
الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَيُخَفِّفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ وَيُخَفِّفُ فِي الْعَصْرِ وَيَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ
يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَأَشْبَاهِهَا وَيَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بِسُورَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ ترجمہ ابو ہریرہ سے
روایت ہے میں نے کسی کے پیچھے ایسی نماز نہیں پڑھی جو رسول اللہ صلعم کی نماز سے بہت مشابہ ہو مگر فلان شخص کے پیچھے سلیمان بن
یسار نے کہا ہم نے اوس شخص کے پیچھے نماز پڑھی وہ ظہر کی پہلی دو رکعتوں کو لمبا پڑھتا اور پچھلی دو رکعتوں کو ہلکا اور عصر کے نماز
کو ہلکا پڑھتا اور مغرب میں مفصل کے چھوٹی سورتیں پڑھتا اور عشا میں الشمس وضحیہا پڑھتا اور اسکے برابر جو سورتیں ہیں اور صبح میں
دو سورتیں لمبی پڑھتا **الْقِرَاءَةُ فِي الْمَغْرِبِ** بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى مغرب میں سبح اسم ربک الاعلی پڑھنا
عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِنَاضِحَيْنِ عَلَى مُعَاذٍ وَهُوَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ
فَصَلَّى الرَّجُلُ مُنْفَرِدًا فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ
لَا قَرَأْتَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَنَحْوِهَا ترجمہ جابر سے روایت ہے ایک شخص انصاری
ناضحین میں لے یعنی پانی کھینچنے والوں میں) معاذ بن جبل پر سے گزرا اور وہ مغرب کی نماز پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے سورۃ بقر شروع

تو وہ شخص نماز پڑھ کے چلا گیا پھر یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپنے فرمایا اسنے مجھے ایذا دی مجھے فتنہ میں ڈالنا چاہتا ہے (کہ لوگ نماز سے پھر کر جماعت میں نا پھر جاویں) کیوں نہیں پڑھتا ہے سبح اسم ربک الاعلی اور والشمس وضحٰھا اور انکے برابر سورتیں **اَلْقِرَاءَةُ فِي الْمَغْرِبِ** بالمرسلات مغرب میں سورۂ والمرسلات پڑھنا **عَنْ** ام الفضل بنت الحارث **قَالَتْ صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ الْمَغْرِبَ فَقَرَأَ الْمُرْسَلَاتِ مَا صَلَّى بَعْدَهَا** صلوٰۃ حتی قبض صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ام فضل بنت حارث سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی مرض موت میں) گھر میں مغرب کے نماز پڑھی تو سورہ والمرسلات پڑھی پھر اوس کے بعد آپ نے کوئی نماز نہیں پڑھی یہانتک کہ آپکی وفات ہوگئی **عَنِ** ابن عباس **عَنْ اُمِّهِ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ** ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے انہوں نے اپنے ماں سے سنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی والمرسلات مغرب میں **اَلْقِرَاءَةُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ** مغرب کے نماز میں سورہ والطور پڑھنا **عَنْ** جبیر بن مطعم **قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ** ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ سورۂ طور پڑھتے تھے مغرب میں **اَلْقِرَاءَةُ فِي الْمَغْرِبِ بِحٰمٓ الدُّخَانِ** مغرب میں سورہ حم دخان پڑھنا **عَنْ** عبید اللہ بن عتبہ بن مسعود **اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ بِحٰمٓ الدُّخَانِ** ترجمہ عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز میں سورہ حم دخان پڑھی **اَلْقِرَاءَةُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمَصّٓ** مغرب میں سورہ المص پڑھنا **عَنْ** زید بن ثابت **اَنَّهٗ قَالَ لِمَرْوَانَ يَا اَبَا عَبْدِ الْمَلِكِ اَتَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَاِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ لَهَا قَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيْهِمَا بِاَطْوَلِ الطُّوْلَيَيْنِ الْمَصّٓ** ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے انہوں نے مروان سے کہا ای یا عبد الملک تم مغرب میں قل ہو اللہ احد اور انا اعطیناک الکوثر پڑھتے ہو انہوں نے کہا ان زید نے کہا یہ نئی بات ہے یا یوں کہا میں قسم کہاتا ہوں بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس میں لمبی سورت پڑھتے دیکھا یعنی المص سورۂ اعراف **عَنْ** مروان **عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اِنِّيْ لَاَرَاكَ تَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيْهَا بِاَطْوَلِ الطُّوْلَيَيْنِ قُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ مَا الطُّوْلَيَيْنِ قَالَ الْاَعْرَافُ** ترجمہ مروان سے روایت ہے زید بن ثابت نے مجھ سے کہا کیا وجہ ہے کہ تم مغرب میں چھوٹی سورتیں پڑھا کرتے ہو۔ حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لمبی سورت دونوں لمبی سورتوں میں پڑھتے دیکھا میں نے کہا ای یا عبد اللہ لمبی سورت کون سی ہے انہوں نے کہا اعراف **عَنْ** عائشہ **اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ بِنَوْحَةِ الْاَعْرَافِ فَرَقَّصَهَا فِي رَكْعَتَيْنِ** ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز میں سورہ اعراف پڑھی دو رکعتوں میں **اَلْقِرَاءَةُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ** مغرب کی سنتوں میں

کون سی سورت پڑھتا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَمَقْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرِيْنَ مَرَّةً يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیس مرتبہ دیکھا مغرب کی سنتوں اور فجر کی سنتوں میں قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے ہوئے **الفضل** فی قراءۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قل ہو اللہ احد پڑھنے کی فضیلت عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰى سَرِيَّةٍ فَكَانَ يَقْرَأُ لِاَصْحَابِهِ فِيْ صَلٰوتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُوْهُ لِاَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فَسَاَلُوْهُ فَقَالَ لِاَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ عَزَّ وَجَلَّ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَاَ بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبِرُوْهُ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّهُ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بھیجا ایک لشکر پر سردار کر کے وہ اپنی لوگوں کے ساتھ نماز میں قرآن پڑھا کرتا پھر ختم میں قل ہو اللہ احد پڑھتا لوگوں نے یہ امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا اوس سے پوچھو کیوں ایسا کرتا ہے لوگوں نے پوچھا اوس نے کہا قل ہو اللہ احد میں صفت ہے اللہ جل جلالہ کی اسوجہ سے مجھ کو اچھا معلوم ہوتا ہے پڑھنا اوسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کہہ دو اوس سے کہ اللہ جل جلالہ دوست رکھتا ہے تجھ کو عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اَقْبَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقْرَاُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ فَسَاَلْتُهُ مَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْجَنَّةُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آیا آپنے ایک شخص کو قل ہو اللہ احد پڑھتے ہوئے سنا تو آپنے فرمایا ضرور ہو گئی میں نے کہا یا رسول اللہ کیا چیز ضرور ہو گئی آپنے فرمایا جنت عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَاُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے ایک شخص نے ایک شخص کو بار بار قل ہو اللہ پڑھتے دیکھا جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپنے فرمایا قسم ہے اوس شخص کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے قل ہو اللہ تہائی قرآن کے برابر ہے عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثُلُثُ الْقُرْاٰنِ ترجمہ ابوایوب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قل ہو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہے (ثواب میں) **القراءۃ** فی الرکعۃ الاخیرۃ بعد الفاتحۃ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى پڑھنا عشا کی نماز میں سبح اسم ربک الاعلی پڑھنا عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَامَ مُعَاذٌ فَصَلّٰى الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ فَطَوَّلَ فَقَالَ النَّبِيُّ اَفَتَّانٌ اَنْتَ يَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ اَنْتَ يَا مُعَاذُ اَيْنَ كُنْتَ مِنْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَالضُّحٰى اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ترجمہ جابر سے روایت ہے معاذ بن جبل کھڑے ہوئے اور انہوں نے عشا کی نماز پڑھائی اور لمبی پڑھائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کیا تم فتنہ کرنیوالے ہو سبح اسم ربک الاعلیٰ اور والضحیٰ اور اذا السماء انشقت (یعنی ان سورتوں کو کیوں نہ پڑھا)

اَلْقِرَاءَةُ فِي الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا عشا کی نماز میں والشمس وضحٰھا پڑھنا **عَنْ** جابر قال صلّٰی معاذ بن جبل لاصحابہ العشاء فطوّل علیھم فانصرف رجل منا فاخبر معاذا عنہ فقال انہ منافق فلما بلغ ذلک الرجل دخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ بما قال معاذ فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتریدان تکون فتانا یا معاذ اذا اممت الناس فاقرأ بالشمس وضحٰھا وسبح اسم ربک الاعلیٰ واللیل اذا یغشٰی واقرأ باسم ربک ترجمہ جابر سے روایت ہے معاذ بن جبل نے اپنے لوگوں کے ساتھ عشا کی نماز پڑھی اور اسکو طول دیا ایک شخص نماز توڑ کر چلا گیا معاذ نے کہا یہ منافق ہے اوس شخص کو جب یہ خبر ہوئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور بیان کیا معاذ کا کہنا آپنے معاذ سے فرمایا کیا تم فتنہ کرنا چاہتے ہو جب امامت کرو تو والشمس وضحٰھا اور سبح اسم ربک الاعلیٰ اور واللیل اذا یغشٰے اور اقرا باسم ربک پڑھو **عَنْ** بریدۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ فی صلوٰۃ العشاء الآخرۃ بالشمس وضحٰھا واشباھھا من السور ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز میں والشمس وضحٰھا پڑھتے تھے اور مانند اس کے اور سورتیں پڑھتے تھے **اَلْقِرَاءَةُ** فیھا بالتین والزیتون والتین والزیتون پڑھنا عشا کی نماز میں **عَنِ** البراء بن عازب قال صلّیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العتمۃ فما سمعت احدا اقرأ فیھا بالتین والزیتون ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشا کی نماز پڑھی آپنے اوس میں والتین والزیتون پڑھی **اَلْقِرَاءَةُ فِي الرَّكْعَةِ** الاولیٰ من صلوٰۃ العشاء الآخرۃ عشا کی پہلی رکعت میں التین والزیتون پڑھنا **عَنِ** البراء بن عازب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فقرأ فی العشاء فی الرکعۃ الاولیٰ بالتین والزیتون ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے تو عشا کی پہلی رکعت میں والتین والزیتون پڑھی **اَلرُّكُوْدُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ** الاولیین پہلے دو رکعتوں کو لمبا پڑھنا **عَنْ** جابر بن سمرۃ یقوم قال عمر لسعد قد شکاک الناس فی کل شیء حتی فی الصلوٰۃ فقال اسعد اما انا فاندّ فی الاولیین واحذف فی الاخریین وما آلوا ما اقتدیت بہ من صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ذاک الظن بک ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے حضرت عمر نے سعد سے کہا ہر بات میں لوگ تمہاری شکایت کرتے ہیں یہانتک کہ نماز میں بھی سعد نے کہا میں پہلے دو رکعتوں میں قرات کو طول دیتا ہوں اور پچھلی دو رکعتوں میں قرات نہیں کرتا اور میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیروی میں کسی طرح کمی نہیں کرتا حضرت عمر نے کہا تمہارے ساتھ یہی گمان ہے **عَنْ** جابر بن سمرۃ قال وقع ناس من اھل الکوفۃ فی سعد عند عمر فقالوا واللہ ما یحسن الصلوٰۃ فقال اما انا فاصلی بھم صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما احزم عنھا اکدّ فی الاولیین واحذف

فِي الْأُخْرَيَيْنِ قَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ کسی نے کہا کہ لوگوں نے حضرت عمر پر اس نماز کی سعد کی اور کہا قسم خدا کی وہ نماز جچی نہیں پڑھتے سعد نے کہا میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سی نماز پڑھتا ہوں اوسمیں کچھ کمی نہیں کرتا پہلے دو رکعتوں کو لمبا کرتا ہوں اور پچھلی دو رکعتوں کو مختصر کرتا ہوں حضرت عمر نے کہا یہی بھی یقین ہے تم سے (کہ تمہاری شکایت بیجا ہے اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروی کرتے ہو) **قراءۃ** سُوْرَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنا **عن** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ إِنِّي لَأَعْرِفُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ يَقْرَأُ بِهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرِيْنَ سُوْرَةً فِي عَشْرِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلْقَمَةَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا عَلْقَمَةُ فَسَأَلْنَاهُ فَأَخْبَرَنَا بِهِنَّ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے انہوں نے کہا میں جانتا ہوں اوسورتوں کو جو ایک دوسرے کے مشابہ ہیں اور وہ بیس سورتیں ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کو دس رکعتوں میں پڑھتے تھے پھر انہوں نے علقمہ کا ہاتھ پکڑا اور اندر گئے بعد اوس کے علقمہ باہر نکلے شقیق نے کہا ہم نے اون سے پوچھا اون سورتوں کو انہوں نے بیان کیا **عن** أَبِي وَائِلٍ يَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ قَالَ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرِنُ بَيْنَهُنَّ فَذَكَرَ عِشْرِيْنَ سُوْرَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ سُوْرَتَيْنِ سُوْرَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ ترجمہ ابووائل سے روایت ہے ایک شخص نے عبداللہ بن مسعود کے سامنے کہا میں نے مفصل کو (یعنی اوسکی سب سورتوں کو حجرات سے اخیر تک) ایک رکعت میں پڑھا انہوں نے کہا یہ تو شعر کا جلدی جلدی پڑھنا ہوا۔ میں پہچانتا ہوں اون سورتوں کو جو ایک دوسرے کی مشابہ ہیں جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملا کر پڑھتے تھے پھر بیان کیں اونھوں نے بیس سورتیں مفصل کی ایک ایک رکعت میں دو دو سورتیں پڑھتے تھے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَصَلَّى فِي قُبُلِ الْكَعْبَةِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ أَعْرَضَ عَنْ يَسَارِهِ فَافْتَتَحَ سُوْرَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَمَّا جَاءَ ذِكْرُ مُوْسَى وَهٰرُوْنَ أَوْ ذِكْرُ عِيْسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَخَذَتْهُ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ ترجمہ عبداللہ بن سائب سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تھا جسدن کہ فتح ہوا تو آپنے نماز پڑھی کعبہ کیطرف اور جو تیان اوتار کر بائیں طرف رکھیں اور سورہ مومنون شروع کی جب موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام

کے ذکر پہونچا (اس آیت پر تم اسنا سو) واخاہ ہارون بایاتنا وسلطان مبین) آپ کو کہانسی آئی آپ نے رکوع کر دیا
تعوذ القاری اذا مر بایۃ عذاب جب نماز میں آیت عذاب کے آوے تو اسد سے پناہ مانگنا **عن**
حذیفۃ انہ صلی الی جنب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ فقرأ فکان اذا مر بایۃ عذاب وقف
وتعوذ واذا مر بایۃ رحمۃ وقف فدعا وکان یقول فی رکوعہ سبحان ربی العظیم وفی سجودہ
سبحان ربی الاعلی ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے انہوں نے ایک رات رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے پاس کہڑی
ہوکر نماز پڑہی تو دیکھا کہ آپ قرآن پڑہتے جب عذاب کی آیت آتی ٹہرجاتے اور اسد کی پناہ مانگتے اور جب رحمت کی آیت
آتی توٹہرجاتے اور دعا کرتے اور رکوع میں سبحان ربی العظیم کہتے اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلی کہتے **مسألۃ**
القاری اذا مر بایۃ رحمۃ قاری جب رحمت کی آیت پڑہے تو اسد سے رحمت مانگے **عن** حذیفۃ ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قرأ البقرۃ وآل عمران والنساء فی رکعۃ لا یمر بایۃ رحمۃ الا سأل ولا یمر
بایۃ عذاب الا استجار ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے سورہ بقرہ اور آل عمران اور
ایک رکعت میں پڑہی جب رحمت کی آیت پڑہتے تو اسد سے رحمت مانگتے اور جب عذاب کی آیت پڑہتے تو اسکی پناہ مانگتے.....
ترديد الآیۃ ایک آیت کو کئی بار پڑہنا **عن** ابی ذر یقول قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی
اصبح بایۃ والآیۃ ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم
ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نماز میں کہڑے ہوئے اور ایک آیت میں صبح کردی وہ آیت یہ تہی)
جو حضرت عیسی علیہ السلام قیامت میں اسد جل جلالہ سے عرض کریں گے) ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لہم فانک انت العزیز
الحکیم اگر تو عذاب کرے انکو تو تیرے بندے ہیں اور جو بخشدے تو تو غالب ہے حکمت والا **قولہ عز وجل** ولا تجہر
بصلاتک ولا تخافت بہا اس آیت کی تفسیر ولا تجہر بصلوتک ولا تخافت بہا **عن** ابن عباس فی قولہ
عز وجل ولا تجہر بصلاتک ولا تخافت بہا قال نزلت ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مختف
بمکۃ وکان اذا صلی بأصحابہ رفع صوتہ وقال ابن منیع یجہر بالقرآن وکان المشرکون اذا سمعوا
صوتہ سبوا القرآن ومن انزلہ ومن جاء بہ فقال اللہ عز وجل لنبیہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا
تجہر بصلاتک ای بقراءتک فیسمع المشرکون فیسبوا القرآن ولا تخافت بہا عن اصحابک
فلا تسمعہم وابتغ بین ذلک سبیلا ترجمہ عبد اسد بن عباس سے اس آیت کی تفسیر میں ولا تجہر بصلوتک ولا
تخافت بہا میں روایت ہے جب یہ آیت اتری ہے تو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم مکے میں چہپے رہتے تہے جب اپنے یاروں کے ساتہ
نماز پڑہتے تو کلام اسد بلند آواز سے پکار کر پڑہتے مشرک جب آپ کے آواز سنتے تو کلام اسد کو (معاذ اسد) برا کہتے اور جس نے اتارا
اور جو لیکر آیا اسکو بھی برا کہتے تب اسد تعالی نے اپنے پیغام پہونچانے والی سے فرمایا مت پکار اپنی نماز میں یعنے کلام اسد بہت

پکار کے مت پڑھا ایسا نہ ہو کہ مشرک سنیں اور قرآن کو برا کہیں اور نہایت آہستہ پڑھ کہ تیرے ساتھی نہ سنیں بلکہ بیچ کا طریقہ اختیار کر
وہ یہ ہے کہ تیرے ساتھی سنیں اور باہر والے کا ذکر نہ سنیں **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ
صَوْتَهُ بِالْقُرْاٰنِ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ اِذَا سَمِعُوْا مِنْهُ سَبُّوا الْقُرْاٰنَ وَمَنْ جَاءَ بِهٖ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْفِضُ صَوْتَهُ بِالْقُرْاٰنِ مَا كَانَ يَسْمَعُهُ اَصْحَابُهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ
وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلند
آواز سے قرآن کو پڑھتے اور مشرکین جب آپ کی آواز سنتے تو قرآن کو برا کہتے اور جو شخص قرآن کو لیکر آیا اور سکو بھی برا کہتے اس لیے
آپ قرآن کو آہستہ پڑھنے لگے اتنا کہ آپ کے ساتھیوں کو بھی سنائی نہ دیتا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری یعنی اپنی نماز
نہ بالکل آہستہ پڑھ نہ بلند یہ ایک درمیانی راہ نکال **بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْقُرْاٰنِ** قرآن کو بلند آواز سے پڑھنا **عَنْ**
اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ كُنْتُ اَسْمَعُ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَلٰى عَرِيْشِيْ ترجمہ ام ہانی سے روایت
ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کو سنتی تھی (مسجد میں) اور میں اپنے چھت کے اوپر ہوتی **بَابُ**
حُسْنِ الصَّوْتِ بِالْقِرَاءَةِ قرآن بلند آواز سے پڑھنا **عَنْ** قَتَادَةَ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسًا كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَمُدُّ صَوْتَهُ مَدًّا ترجمہ قتادہ سے روایت ہے میں نے انس سے پوچھا رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر قرآن پڑھتے تھے انہوں نے کہا آپ آواز کھینچ کر پڑھتے تھے **تَزْيِيْنُ الْقُرْاٰنِ بِالصَّوْتِ**
قرآن کو خوش آوازی سے پڑھنا **عَنِ** الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ
ترجمہ براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زینت دو قرآن کو اپنی آوازوں سے **ف** یعنی خوش الحانی
سے پڑھو مگر حروف کو بنی مقدار سے گھٹاؤ بڑھاؤ نہیں ہر ایک مد کو اسکے موافق ادا کرو **عَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ قَالَ ابْنُ عَوْفٍ فَقُلْتُ كَيْفَ كُنْتَ تَصْنَعُ هٰذَا
زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ حَتّٰى يُزَيَّنَ بِهِ الضَّحَّاكُ ابْنُ مُزَاحِمٍ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا زینت دو قرآن کو اپنی آوازوں سے ابن عوجہ نے کہا میں اسکو پہونچ گیا تھا مجھ سے ابو داؤد یا ابن اخرم نے **عَنْ**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ
الصَّوْتِ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ يَجْهَرُ بِهٖ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ
فرماتے تھے اللہ جل جلالہ کسی چیز کو ایسی توجہ اور محبت سے نہیں سنتا جیسے قرآن کو سنتا ہے دس پیغمبر کی زبان سے جو خوش
آواز ہو اور پکار کر پڑھے کلام اللہ کو خوش آوازی سے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَا اَذِنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِشَيْءٍ يَعْنِيْ اَذَنَهٗ لِنَبِيٍّ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ کسی چیز کو اسطرح نہیں سنتا جیسے کلام اللہ کو سنتا ہے پیغمبر کے زبان سے جو خوش آوازی سے پڑھے **عَنْ**

أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ قِرَاءَةَ أَبِي مُوسَى فَقَالَ لَقَدْ أُوتِيَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَام ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوموسے کی قرات سنی تو فرمایا تو داؤد علیہ السلام کے خاندان کی بانسری دیا گیا ہے ف داؤد علیہ السلام بانسری بجا کر اللہ جل جلالہ کی یاد کرتے تھے لہذا نہایت خوش آواز تھے حضرت نے ابوموسی اشعری رض کی خوش آوازی کو دیکھ کر فرمایا تجھ کو بھی حضرت داؤد کے خاندان کی ایک بانسری ملی ہے یعنے ویسا ہی گلہ ملا ہے اور تو خوش آواز ہے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةَ أَبِي مُوسَى فَقَالَ لَقَدْ أُوتِيَ هَذَا مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَام ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوموسے کی قرات سنی تو فرمایا یہ داؤد علیہ السلام کے خاندان کی ایک بانسری دیا گیا ہے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةَ أَبِي مُوسَى فَقَالَ لَقَدْ أُوتِيَ هَذَا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَام ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ السلام نے ابوموسی کی قرات سنی تو فرمایا اسکو حضرت داؤد کے گھرانے کی ایک بانسری ملی ہے عَنْ هِلَالِ بْنِ مُسْلِمٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَوَتِهِ قَالَتْ مَا لَكُمْ وَصَلَوَتَهُ كَانَتْ قِرَاءَتُهُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا ترجمہ ہلال بن مسلم سے روایت ہے انہوں نے ابوسلمہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرات اور نماز کو انہوں نے کہا تم کو آپ کی نماز سے کیا مطلب بیان کیا ان سے آپ کی قرات کو وہ صاف تھی ایک ایک حرف الگ الگ معلوم ہوتا تھا **باب** التَّكْبِيرِ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رکوع کرتے وقت تکبیر کہنا عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حِينَ اسْتُخْلِفَ مَرْوَانُ عَلَى الْمَدِينَةِ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَوٰةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ يَفْعَلُ ذَلِكَ حَتَّى يَقْضِيَ صَلَوٰتَهُ فَإِذَا قَضَى صَلَوٰتَهُ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَى أَهْلِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَوٰةً بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے ابوہریرہ کو جب مروان نے حاکم مدینہ کیا دیتے میں تو وہ جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تکبیر کہتے پھر رکوع کرتے وقت تکبیر پھر جب سر اوٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہتے پھر تکبیر کہتے جب سجدہ کی لیٹتے پھر جب دو رکعتوں کے بعد تشہد پڑھ کر اوٹھتے تکبیر کہتے ایسا ہی ساری نماز میں کرتے پھر جب نماز پڑھ چکتے اور سلام پھیرتے لوگوں کی طرف مخاطب ہوتے اور کہا قسم اس کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم سب سے زیادہ مشابہ ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں **رفع الیدین** عِنْدَ الرُّكُوعِ وَعِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ رکوع کرتے وقت اور اوٹھاتے وقت رکوع سے عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا كَبَّرَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ

رأسه من الركوع حتى يعتدل قائما ووضع أذنيه ترجمہ مالک بن الحویرث سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے جب تکبیر کہتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے کانوں تک **باب** رفع الیدین للرکوع حذو المنکبین مونڈھوں تک ہاتھ اٹھانا **عن** ابن عمر قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا افتتح الصلوة رفع يديه حتى يكونا حذو منكبيه وإذا كبر ليركع وإذا رفع رأسه من الركوع ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ جب نماز شروع کرتے دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اسی طرح جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے **ترک ذلک** نہ اوٹھانا **عن** عبيد الله قال أخبرني سالم أن عبد الله بن عمر أخبره أنه رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي فكان كلما ركع رفع يديه حتى يكونا حذو منكبيه وكان يفعل ذلك كلما رفع رأسه من الركوع ترجمہ عبیداللہ سالم سے روایت ہے انہوں نے کہا مجھ کو عبداللہ بن عمر نے خبر دی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نماز پڑھتے جب رکوع کرتے دونوں ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ دونوں مونڈھوں تک اور جب رکوع سے سر اٹھاتے ایسا ہی کرتے **عن** عبيد الله قال أخبرني سالم أن عبد الله بن عمر أخبره أنه رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي فكان كلما ركع رفع يديه حتى يكونا حذو منكبيه وكان يفعل ذلك كلما رفع رأسه من الركوع ترجمہ عب

علی رکبتینا فنهینا عن ذلک فخالفت بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرکع

اسود و علقمہ سے روایت ہے دونوں نے کہا ہم نے عبداللہ بن مسعود کے ساتھ نماز پڑھی تو ہم میں سے ہر ایک گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر رکوع میں گیا ہمارے ہاتھوں پر ان کے ہاتھ کی مار پڑی اور انگلیوں کو ایک دوسرے کے اندر کر دیا اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہے **عن** عبداللہ قال علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوٰۃ فقام فکبر فلما اراد ان یرکع طبق یدیہ بفخذیہ ورکع فلما رفع ذلک سعد قال صدق اخی قد کنا نفعل هذا ثم امرنا بهذا یعنی الامساک بالرکب ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نماز سکھلائی آپ کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی جب رکوع کرنے لگے تو دونوں ہاتھ ملا کر اپنے گھٹنوں کے بیچ میں رکھ لیے اور رکوع کیا جب یہ حدیث سعد کو پہنچی تو انہوں نے کہا سچ کہا میرے بھائی نے پہلے ایسا ہی کرتے تھے پھر گھٹنوں کے پکڑنے کا حکم ہوا رکوع میں **نسخ ذلک** اس حکم کا منسوخ ہونا **عن** مصعب بن سعد قال صلیت الی جنب ابی وجعلت یدی بین رکبتی فقال اضرب بکفیک علی رکبتیک قال ثم فعلت ذلک مرۃ اخری فضرب یدی وقال انا قد نهینا عن هذا وامرنا ان نضرب بالاکف علی الرکب

ترجمہ مصعب بن سعد سے روایت ہے میں نے اپنے باپ کے پاس کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں کے بیچ میں رکھا رکوع میں میرے باپ نے کہا ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھ پھر میں نے دوسری بار ایسا ہی کیا میرے دونوں ہاتھ ملا کر گھٹنوں کے بیچ میں کہے میرے باپ نے میری ہاتھ پر مارا اور کہا ہم کو ممانعت ہوئی اس سے اور حکم ہوا ہاتھ رکھنے گھٹنوں پر جانے کا **عن** مصعب بن سعد قال رکعت فطبقت فقال انی ان هذا شیء کنا نفعله ثم امرنا بالرکب

ترجمہ مصعب بن سعد سے روایت ہے میں نے رکوع میں دونوں ہاتھ جوڑے تو میرے باپ (سعد بن ابی وقاص) نے کہا پہلے ہم ایسا ہی کیا کرتے تھے پھر حکم ہوا گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا **الامساک** بالرکب فی الرکوع رکوع میں گھٹنوں کو پکڑنا **عن** عمر قال سنت لکم الرکب فامسکوا بالرکب ترجمہ حضرت عمر سے روایت ہے انہوں نے کہا گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا سنت ہے رکوع میں تو گھٹنوں کو پکڑو **عن** ابی عبدالرحمن السلمی قال قال عمر انما السنة الاخذ بالرکب ترجمہ ابوعبدالرحمن سلمی سے روایت ہے حضرت عمر نے کہا گھٹنوں کو پکڑنا ہی سنت ہے رکوع میں **مواضع الراحتین فی الرکوع** رکوع میں اپنے دونوں ہتھیلیاں کہاں رکھے **عن** سالم قال اتینا اباموسی فسألناه حدثنا عن صلوة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام بین ایدینا وکبر فلما رکع وضع راحتیه علی رکبتیه وجعل اصابعه اسفل من ذلک وجافی بین مرفقیه حتی استوی کل شیء منه ثم قال سمع اللہ لمن حمده فقام حتی استوی کل شیء منه ترجمہ سالم سے روایت ہے ہم ابوموسیٰ پاس گئے اور ان سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح نماز پڑھتے تھے بیان کرو وہ ہمارے سامنے

کھڑی ہوئے اور کبیر کہی جب رکوع کیا تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھا اور اپنی انگلیاں اس سے نیچے کر لیں اور اپنی دونوں کہنیاں (پیٹ سے) جدا رکھیں یہانتک کہ ہر عضو سیدھا ہو گیا پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور کھڑے ہوئے یہانتک کہ ہر عضو اپنی جگہ پر جم گیا **باب** مواضع اصابع الیدین فی الرکوع رکوع میں دونوں ہاتھ کی انگلیاں کہاں ہیں **عن** عقبۃ بن عمر وقال الا اصلی لکم کما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی قال فصلی ہذا لا یتم فکما رکع وضع راحتیہ علی رکبتیہ وجعل اصابعہ من وراء رکبتیہ وجافی بضبعیہ حتی استقر کل شیء منہ ثم رفع رأسہ فقام حتی استوی کل شیء منہ ثم سجد فجافی بضبعیہ حتی استقر کل شیء منہ ثم رفع رأسہ حتی استقر کل شیء منہ ثم فعل ذلک فی الرکعۃ الثانیۃ کذلک حتی قضاہا ثم سلم ثم انصرف فقال ہکذا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی وہکذا کان یصلی ترجمہ عقبہ بن عمرو سے روایت ہے انہوں نے کہا کیا میں تمہارے سامنے وہ طریقہ نماز نہ پڑھوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے دیکھا ہے ہم نے کہا ضرور پڑھو وہ کہنے لگے میں نے جب رکوع کیا تو دونوں ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھیں اور اپنی انگلیاں گھٹنوں کے نیچے کر دیں اور اپنی بغلوں کو کھول دیا یہانتک کہ ہر عضو اپنی جگہ پر جم گیا پھر سر اٹھایا اور قیام کیا یہانتک کہ ہر عضو سیدھا ہو گیا پھر سجدہ کیا تو دونوں کہنیوں کو پہلو میں یہانتک کہ ہر ایک عضو اپنی جگہ پر جم گیا پھر بیٹھے یہانتک کہ ہر عضو اپنی جگہ پر جم گیا پھر سجدہ کیا یہانتک کہ ہر ایک عضو اپنی جگہ پر ٹھہر گیا پھر ایسا ہی کیا چار رکعتوں میں بعد اس کے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے اور آپ اسی طرح ہماری ساتھ نماز پڑھاتے تھے **باب** التجافی فی الرکوع رکوع میں بغلیں کشادہ کرنا **عن** سماک الحنفی قال قال ابو مسعود الا اریکم کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فقام فکبر فلما رکع جافی یدیہ فوضع یدیہ علی رکبتیہ حتی فعل کل شیء منہ ثم رفع رأسہ فقال سمع اللہ لمن حمدہ فقام حتی فعل کل شیء منہ ثم سجد فجافی یدیہ حتی فعل کل شیء منہ ثم رفع رأسہ حتی فعل کل شیء منہ ثم فعل ذلک فی الرکعۃ الثانیۃ کذلک حتی قضاہا ثم قال ہکذا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی ترجمہ سماک حنفی سے روایت ہے ابو مسعود نے کہا کیا میں تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دکھلاؤں ہم نے کہا ہاں ضرور دکھلاؤ کہنے لگے میں جب رکوع کیا تو اپنی ہتھیلیوں کو کشادہ رکھا یہانتک کہ جب ہر عضو اپنی جگہ پر جم گیا تو دونوں نے اپنا سر اٹھایا اور چاروں رکعتیں اسی طرح پڑھیں پھر کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح سے نماز پڑھتے دیکھا ہے **باب** الاعتدال فی الرکوع رکوع میں اعتدال کرنا **عن** ابی حمید الساعدی قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا رکع اعتدل فلم ینصب رأسہ ولم یقنع ووضع یدیہ علی رکبتیہ ترجمہ ابو حمید ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے تو اعتدال کرتے نہ سر کو نیچا کرتے نہ اونچا بلکہ پیٹھ اور سر برابر رکھتے اور دونوں ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھتے **النہی** عن القراءۃ فی الرکوع رکوع میں کلام اللہ کی پڑھنے کی ممانعت **عن** علی قال نہانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن القسی والحریر

وَخَاتَمِ الذَّهَبِ وَاَنْ اَقْرَاَ وَاَنَا رَاكِعٌ وَقَالَ مَرَّةً فَاَخْشَى وَاَنْ اَقْرَاَ رَاكِعًا ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسی (ایک کپڑا ہوتا ہے جس کیطرف جو ایک مقام کا نام ہے) اور جو پر اکثر اتارا جاتا ہے) اور سونے کی انگوٹھے پہننے سے اور اس کو رکوع میں کلام اللہ پڑھنے سے عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ رَاكِعًا وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرأت سے اور قسی اور کسم میں رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَقُولُ نَهَاكُمْ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْمُفَدَّمِ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہیں کہتا میں تمکو منع کیا تمکو سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور قسی اور لال دھاری دار کپڑے پہننے سے اور رکوع میں قرأت کرنے سے عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَاَنَا رَاكِعٌ ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور قسی اور کسم سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے اور قرآن کے پڑھنے سے رکوع میں عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسی اور لال دھاری دار کپڑے پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور قسی اور لال دھاری دار کپڑے پہننے سے اور رکوع میں قرأت کرنے سے عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَعْظِيمٍ الرَّبِّ فِي الرُّكُوعِ ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور قسی اور لال دھاری دار کپڑے پہننے سے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے اور رکوع میں رب کی تعظیم کرنے سے عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَعْظِيمٍ الرَّبِّ فِي الرُّكُوعِ ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور قسی اور لال دھاری دار کپڑے پہنن

صلی اللہ علیہ وسلم یکثر ان یقول فی رکوعہ وسجودہ سبحانک ربنا وبحمدک اللھم اغفرلی ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنے رکوع اور سجدہ میں سبحانک ربنا وبحمدک اللھم اغفرلی کہتے تھے **نوع اخر** رکوع میں تیسرا کلمہ **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی رکوعہ سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح کہتے تھے **نوع اخر** رکوع میں چوتھا کلمہ **عن** عوف بن مالک یقول نمت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ فلما رکع مکث قدر سورۃ البقرۃ یقول فی رکوعہ سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ ترجمہ عوف بن مالک سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک رات گیا جب آپ نے رکوع کیا تو سورہ بقرہ کے برابر ٹھہرے رہے رکوع میں آپ کہتے تھے سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ **نوع اخر** رکوع میں پانچویں طرح کا کلمہ **عن** علی بن ابی طالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رکع قال اللھم لک رکعت وبک اٰمنت ولک اسلمت وبک امنت خشع لک سمعی وبصری وعظامی ومخی وعصبی ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے تو فرماتے ۔ اللھم لک رکعت وبک اٰمنت ولک اسلمت وبک خشع لک سمعی وبصری وعظامی ومخی وعصبی **نوع اخر** ایک اور طرح کا کلمہ رکوع میں **عن** جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رکع قال اللھم لک رکعت وبک اٰمنت ولک اسلمت وعلیک توکلت انت ربی خشع سمعی وبصری ودمی ولحمی وعظمی وعصبی للہ رب العالمین ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے تو فرماتے اللھم لک رکعت وبک اٰمنت ولک اسلمت وعلیک توکلت انت ربی خشع سمعی وبصری ودمی ولحمی وعظمی وعصبی للہ رب العالمین **عن** محمد بن مسلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قام یصلی تطوعا یقول اذا رکع اللھم لک رکعت وبک اٰمنت ولک اسلمت وعلیک توکلت انت ربی خشع سمعی وبصری ولحمی ودمی وعصبی للہ رب العالمین ترجمہ محمد بن مسلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نفل نماز پڑھتے تھے تو رکوع میں کہتے تھے ۔ اللھم لک رکعت وبک اٰمنت اخیر تک یعنی رکوع کیا میں نے تیرے لیے اور تجھ پر ایمان لایا اور تیرے سامنے گردن جھکدی اور تجھ پر بھروسا کیا تو میرا پالنے والا ہے میری کان اور مگھ اور گوشت اور خون اور ہڈی اور پٹھے سب اللہ کے سامنے جھکے ہیں جو پالنے والا ہے سارے جہان کا **باب** الرخصۃ فی ذلک اللہ کر فی الرکوع رکوع میں کچھ پڑھنا **عن** رفاعۃ بن رافع وکان بدریا قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ دخل رجل المسجد فصلی ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینظر ثم انصرف فاتی رسول

اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فسلم علیہ فرد علیہ السلام ثم قال ارجع فصل فانک لم تصل قال لا ادری
فی الثالثۃ او فی التی تلیہا قال والذی انزل علیک الکتاب لقد جہدت فعلمنی وارنی فقال اذا اردت
الصلوٰۃ فتوضأ فاحسن الوضوء ثم قم فاستقبل القبلۃ ثم کبر ثم اقرأ ثم ارکع حتی تطمئن راکعا
ثم ارفع حتی تعتدل قائما ثم اسجد حتی تطمئن ساجدا ثم ارفع راسک حتی تطمئن قاعدا ثم اسجد
حتی تطمئن ساجدا افاذا صنعت ذلک فقد قضیت صلوتک وما انتقصت من ذلک فانما انتقصت
من صلوتک ترجمہ رفاعہ بن رافع سے روایت ہے وہ بدری تھے رفاعہ نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ نماز پڑھتے تھے (ہم رسول اللہ صلعم کے ساتھ تھے) تو میں (اتفاق سے) مسجد میں آیا اور اوس نے نماز پڑھی آپ اوسکو دیکھ رہے تھے
لیکن اوسکو خبر نہ تھی جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس پاس آیا اور سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا
پھر فرمایا جا تو نے نماز نہیں پڑھی نماز پڑھ اوس نے دوسری یا تیسری بار میں کہا قسم اوسکی جسنے آپ پر قرآن اتارا میں تحقیق
تھک گیا اب آپ مجھ سکھلایئے اور تبلایئے (کیونکر نماز پڑھوں) آپنے فرمایا جب تو نماز پڑھنا چاہے تو اچھی طرح وضو کر پھر کھڑا ہو
قبلہ کیطرف منہ کر کے تکبیر کہہ پھر قرآن پڑھ (یعنے سورہ فاتحہ اور کوئی سورہ) پھر رکوع کر اچھی طرح اطمینان سے پھر سر اٹھا
سیدھا کھڑا ہو جا پھر سجدہ کر اچھی طرح اطمینان سے جب تو ایسا کریگا رہر رکعت میں) تو نماز کو ادا کریگا اور جتنی اسمیں کمی
کریگا اپنی نماز میں کمی کریگا **ف** پس معلوم ہوا کہ طمانینت اور تعدیل ارکان فرض نماز کا اور رکن ہے **باب**
الامر باتمام الرکوع رکوع کو اچھی طرح پورا ادا کرنا **عن** انس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
اتموا الرکوع والسجود اذا رکعتم وسجدتم ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورا
کرو رکوع اور سجود کو جب تم رکوع اور سجدہ کرو **باب** رفع الیدین عند الرفع من الرکوع رکوع سے سر اٹھاتے
وقت ہاتھ اوٹھانا **عن** وائل بن حجر قال صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرأیتہ
یرفع یدیہ اذا افتتح الصلوٰۃ واذا رکع واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ ہکذا واشار رقیش الی حذو
الاذنین ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو میں نے دیکھا آپ دونو
ہاتھ اوٹھاتے تھے جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرتے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے قیس نے کہا کانوں تک **رفع**
الیدین حذو وفروع الاذنین عند الرفع من الرکوع دونوں ہاتھ کانوں کے لو تک اوٹھانا جب رکوع سے
اوٹھاوے **عن** مالک بن الحویرث انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ اذا رکع واذا رفع راسہ
من الرکوع حتی یحاذی بہما فروع اذنیہ ترجمہ مالک بن الحویرث سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو دیکھا دونوں ہاتھ اوٹھاتے ہوئے رکوع کیوقت اور رکوع سے سر اوٹھاتی وقت کانوں کے لو تک **رفع الیدین**
حذو والتکبیر عند الرفع من الرکوع جب رکوع سے سر اوٹھاوے تو ہاتھ اوٹھانا اور تکبیر کہنا **عن**

یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے

ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرفع یدیہ اذا دخل الصلوٰۃ حذو منکبیہ ورفع راسہ من الرکوع کذلک ورفع یدیہ
بین السجدتین ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھوں کو اوپر تک
جب نماز شروع کرتے اور جب سر اوٹھاتے رکوع سے تو ایسا ہی کرتے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ربنا لک الحمد کہتے اور دونوں
سجدوں کے بیچ میں ہاتھ نہ اوٹھاتے **الرخصۃ فی ترک ذلک** ہاتھ نہ اوٹھانے کی اجازت رکوع سے سر اوٹھاتے وقت
عن عبداللہ انہ قال الا اصلی لکم صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی فلم یرفع یدیہ
الا مرۃ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے انہوں نے کہا میں تمہارے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سی
نماز پڑھتا ہوں پھر انہوں نے نماز پڑھی تو نہیں اوٹھائے ہاتھ مگر ایک بار یعنی جب نماز شروع کی تحریمہ کی وقت اور
رکوع سے سر اوٹھاتے وقت ہاتھ نہ اوٹھانے کی رخصت نکلی یعنی ثابت ہوا کہ ہاتھ اوٹھانا واجب لازم نہیں ہے چنانچہ صاحب
کتاب نے اس باب کو یوں ہی لکھا کہ رفع یدین ترک کرنے کی رخصت پس جو لوگ اس حدیث سے دلیل لاتے ہیں رفع یدین کے شروع
نہ ہونے پر ان کی دلیل تمام نہیں ہے **ما یقول الامام** اذا رفع راسہ من الرکوع جب امام رکوع سے
سر اوٹھاوے کیا کہے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افتتح الصلوٰۃ
رفع یدیہ حذو منکبیہ واذا کبر للرکوع واذا رفع راسہ من الرکوع رفعہما کذلک ایضا وقال سمع
اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد وکان لا یفعل ذلک فی السجود ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اوٹھاتے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ربنا ولک الحمد کہتے اور سجدوں میں ہاتھ نہ
اوٹھاتے **عن** ابی ہریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع راسہ من الرکوع قال اللہم ربنا
ولک الحمد ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اوٹھاتے تو کہتے اللہم ربنا ولک الحمد
باب ما یقول المأموم متی یرکع جب رکوع سے سر اوٹھاوے تو کیا کہے **عن** انس ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم سقط من فرس علی شقہ الایمن فدخلوا علیہ یعودونہ فحضرت الصلوٰۃ فصلی
فقعد الصلوٰۃ قال انما الامام لیؤتم بہ فاذا رکع فارکعوا واذا رفع فارفعوا واذا قال سمع اللہ
لمن حمدہ فقولوا ربنا ولک الحمد ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑی پر سوار تھے بائیں پہلو پر
گر پڑے صحابہ آپ کو پوچھنے کو گئے نماز کا وقت آگیا جب آپ نے بیٹھ کر فرمایا امام اس لیے ہے کہ اوسکی پیروی کیجاوے جب رکوع
کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سر اوٹھاوے تم بھی سر اوٹھاؤ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم ربنا لک الحمد کہو **عن** رفاعۃ
بن یزید قال کنا یوما نصلی وراء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رفع راسہ من الرکعۃ
قال سمع اللہ لمن حمدہ قال رجل وراءہ ربنا ولک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ فلما انصرف

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الرجل انا یا رسول اللہ قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لقد رایت بضعۃ وثلاثین ملکا یبتدرونھا ایھم یکتبھا اولا ترجمہ
رفاعہ بن رافع سے روایت ہے ایک روز ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو
کہا سمع اللہ لمن حمدہ ایک شخص آپ کے پیچھے بولا ربنا ولک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے
تو فرمایا کس نے نماز میں یہ کلمہ کہا تھا ایک شخص بولا میں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا میں نے کئی اور تیس فرشتوں کو دیکھا ہر ایک
لپک رہا تھا کہ پہلے کون اس کلمہ کو لکھے **باب** قولہ ربنا ولک الحمد ربنا ولک الحمد کہنے کا بیان **عن** ابی
ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال الامام سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا ربنا و
لک الحمد فانہ من وافق قولہ قول الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم ربنا ولک الحمد کہو جس کا کہنا فرشتوں کے کہنے کے برابر ہوجاوے
گا اوسکے اگلے گناہ بخشدیئے جاوینگے **عن** ابن شوذب قال ان نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم خطبنا وبین
لنا سنتنا وعلمنا صلوتنا فقال اذا صلیتم فاقیموا صفوفکم ثم لیؤمکم احدکم فاذا الامام
فکبر فکبروا واذا قرا غیر المغضوب علیھم ولا الضالین فقولوا امین یجبکم اللہ واذا کبر وارکع فکبروا
وارکعوا فان الامام یرکع قبلکم ویرفع قبلکم قال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتلک بتلک واذا
قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا اللھم ربنا ولک الحمد یسمع اللہ لکم فان اللہ قال علی لسان نبیہ صلی
اللہ علیہ وسلم سمع اللہ لمن حمدہ فاذا کبر وسجد فکبروا واسجدوا فان الامام یسجد قبلکم
ویرفع قبلکم قال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتلک بتلک واذا کان عند القعدۃ فلیکن من اول
قول احدکم التحیات الطیبات الصلوات للہ سلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سلام
علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ سبع کلمات
وھی تحیۃ الصلوۃ ترجمہ ابوموسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھکر ہم کو طریقے بتلائے اور
نماز سکھلائے پھر فرمایا جب تم نماز پڑھو تو صفیں کھڑی کرو اور تم میں سے ایک امامت کرے جب امام تکبیر کہے تم تکبیر کہو اور
جب وغیر المغضوب علیھم ولا الضالین کھے تم آمین کہو اللہ تعالیٰ قبول کریگا اور جب وہ تکبیر کہہ کر رکوع کرے تم بھی تکبیر کہو
اور رکوع کرو اس لیے کہ امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اوٹھاتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسکے
کسر اوہر نکل آویگے (یعنی تم اوس کے بعد رکوع کروگے تو وہ تم سے پہلے سر اوٹھاویگا اور تم اوس کے بعد اوٹھاؤگے پس تمہارا
رکوع بھی اوس کے رکوع کے برابر ہوجاویگا) اور جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کھے تو تم اللھم ربنا ولک الحمد کہو اللہ سن لیگا تمہارا
کہنا اس لیے کہ اللہ نے اپنی پیغمبر کی زبان پر فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ یعنی سن لیا اللہ نے جو کوئی اوسکی تعریف کرے پھر جب وہ

تکبیر کہو اور سجدہ کرو تم بھی تکبیر کہو اور سجدہ کرو اس لیے کہ امام تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور سر اوٹھاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اسی کسر اور وہی نکل آوے گی اور جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو سب بیٹھ کر پڑھیں پہلے یہ کہیں۔ التحیات الطیبات الصلوٰۃ للہ السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان

ان کو عبد اللہ ورسولہ کہتے ہیں کلمہ تحیہ میں نماز کے **قدر القیام** بیٹھنے کا رکوع والسجود کے کے بعد کتنی دیر تک ہو **عن** البراء بن عازب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان رکوعہ ولما رفع رأسہ من الرکوع وسجودہ وما بین السجدتین قریبا من السواء ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع اور رکوع سے سر اوٹھانا اور سجدہ اور دونوں سجدوں کے بیچ میں بیٹھنا یہ سب برابر برابر ہوتے **باب ما یقول فی قیامہ** جب رکوع سے کھڑا ہو تو کیا کہے **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قال سمع اللہ لمن حمدہ قال اللھم ربنا لک الحمد ملاء السموت وملاء الارض و

ملاء ما شئت من شیء بعد ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو اس کے بعد کہتے اللھم ربنا لک الحمد ملاء السموت وملاء الارض وملاء ما شئت من شیء بعد۔ یعنی اے اللہ ہمارے پالنے والے تیری تعریف کرتا ہوں آسمان اور زمین بھر اور اس کے سوا جس بھر تو چاہے **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا ارفع السجود بعد الرکعۃ یقول اللھم ربنا لک الحمد ملاء السموت وملاء الارض

وملاء ما شئت من شیء بعد ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کر کے سجدہ کرنا چاہتے تو فرماتے اللھم ربنا لک الحمد ملاء السموت وملاء الارض وملاء ما شئت من شیء بعد **عن** ابی سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد ملاء السموت وملاء الارض وملاء ما شئت من شیء بعد اھل الثناء والمجد حق ما قال العبد وکلنا لک عبد اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع اللہ لمن حمدہ کہتے پھر فرماتے ربنا لک الحمد خیر تک یعنی اے پالنے والے ہمارے تیری تعریف ہے آسمانوں اور زمین بھر اور اس کے بعد جس بھر تو چاہے اسی تعریف اور بڑائی کی لائق بہتر جو بندے نے کہا اور ہم سب تیرے بندے ہیں کوئی روکنے والا نہیں تیری دی کو تیرے سامنے مالدار کا مال کام نہیں آتا **عن** حذیفۃ انہ صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فسمعتہ حین کبر قال اللہ اکبر ذو الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ وکان یقول فی رکوعہ سبحان ربی العظیم واذا رفع رأسہ من الرکوع قال لربی الحمد وفی سجودہ سبحان ربی الاعلی وبین السجدتین

کان اغفر لی وکان قیامہ رکوعہ واذا رفع رأسہ من الرکوع وسجودہ وما بین السجدتین قریبا من السواء ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رات کو نماز پڑھی جب آپ نے تکبیر

کہی تو فرمایا اللہ اکبر ذوالجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ اور سجدہ میں سبحان ربی العظیم کہا اور جب رکوع سے سر اٹھایا تو ربنا لک الحمد کہا اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ کہا اور دونوں سجدوں کے بیچ میں رب اغفرلی اور دونوں کا قیام اور رکوع اور سجدہ کے برابر قیام اور سجدہ اور دونوں سجدوں کے بیچ کا قعدہ قریب قریب تھے **باب القنوت بعد الرکوع** رکوع کے بعد قنوت پڑھنا **عن** انس بن مالک قال قنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہرا بعد الرکوع یدعو علی رعل وذکوان وعصیۃ عصت اللہ ورسولہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک رکوع کے بعد قنوت پڑھی آپ بد دعا کرتے تھے رعل ذکوان اور عصیہ پر جنہوں نے نافرمانی کی تھی اللہ اور اسکے رسول کی **باب القنوت فی صلوٰۃ الصبح** فجر کی نماز میں قنوت پڑھنا **عن** انس بن سیرین قال قلت لانس بن مالک ھل قنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوٰۃ الصبح قال نعم فقیل لہ اقنت قبل الرکوع او بعدہ قال بعد الرکوع ترجمہ ابن سیرین سے روایت ہے انس بن مالک سے سوال ہوا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت پڑھی ہے فجر کے نماز میں انہوں نے کہا ہاں پڑھی ہے پوچھا رکوع سے پہلے یا رکوع کے بعد انہوں نے کہا رکوع کے بعد **عن** ابن سیرین قال حدثنی بعض من صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ الصبح فلما قال سمع اللہ لمن حمدہ فی الرکعۃ الثانیۃ قام ھنیۃ ترجمہ ابن سیرین سے روایت ہے بعضوں نے کہا انس نے جس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی فجر کی انس نے کہا جب اپنے سمع اللہ لمن حمدہ دوسری رکعت میں تو تھوڑی دیر تک کھڑے ہے (قنوت پڑھنے کو) **عن** ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع رأسہ من الرکعۃ الثانیۃ من صلوٰۃ الصبح قال اللھم انج الولید بن الولید وسلمۃ بن ھشام وعیاش بن ابی ربیعۃ والمستضعفین بمکۃ اللھم اشدد وطأتک علی مضر واجعلھا علیھم سنین کسنی یوسف ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا رکوع سے فجر کی دوسری رکعت میں تو فرمایا یا اللہ نجات دے ولید بن ولید کو **ف** جو ہجرت کر گئے تھے خالد بن ولید کے پاس مسلمان ہو گئے تھے لیکن مکے میں کافروں کے ہاتھ میں قید تھے **ت** اور سلمہ بن ہشام کو **ف** جو ہجرت کر گئے تھے حبش کے اور کافروں کے ہاتھوں گرفتار ہوئے **ت** اور عیاش بن ابی ربیعہ کو **ف** جو ابوجہل کے ماں جائے بھائی تھے اور ابوجہل انکو دین سے پھیر کر مکہ میں لایا تھا اور وہاں جا کر قید کیا تھا اللہ تعالیٰ نے دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبول کی اور یہ تینوں شخص بھاگ کر مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آگئے **ف** اور جو ضعیف لوگ مکہ میں رہ گئے کافروں کے ہاتھوں میں پہنچے میں) یا اللہ اپنا عذاب سخت کر مضر کی قوم پر اور اون کے برس حضرت یوسف علیہ السلام کے سے برس کے **ف** یعنی قحط اور خشک سالی اوپر ڈالدی ایسا ہی ہوا سات برس تک مضر قحط کی بلا میں گرفتار رہے یہاں تک کہ مردار کھانے لگے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو فی الصلوٰۃ حین یقول سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد ثم یقول وھو قائم قبل ان

لِيَجِدَ اللَّهُمَّ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ كَسِنِي يُوسُفَ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَيَجْعَلُ وَصَاحِبُهُ
مُضَرَ يَوْمَئِذٍ مُخَالِفُونَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم دعا کرتی تھے نماز میں سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کے بعد کھڑی کھڑے سجدہ سے پہلے آپ فرماتی تھے یا اللہ نجات دی
ولید بن ولید اور سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کو اور جو ضعیف لوگ مکہ میں رہ گئے ہیں مسلمانوں میں سے اوکو یا اللہ سخت
کر اپنا عذاب مضر کی قوم پر اون کے سال ایسے جیسے یوسف ع کے سال گنتی پھر فرماتے تھے اللہ اکبر اور سجدہ کرتی تھے اور
دونوں میں مضر کا قبیلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف تھا **باب** الْقُنُوتِ فِي صَلَوٰةِ الظُّهْرِ ظہر کی نماز
میں قنوت پڑھنا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَأُقَرِّبَنَّ لَكُمْ صَلَوٰةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَانَ
أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنْ صَلَوٰةِ الظُّهْرِ وَصَلَوٰةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَصَلَوٰةِ الصُّبْحِ بَعْدَمَا
يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَيَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَلْعَنُ الْكَفَرَةَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے انہوں نے کہا
میں تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دکھلاؤں گا تو وہ جہر رکعت میں ظہر اور عشا اور فجر کے سمع اللہ لمن حمدہ کو بعد
دعا کرتے مسلمانوں کو لیے اور لعنت کرتی کافروں پر **باب** الْقُنُوتِ فِي صَلَوٰةِ الْمَغْرِبِ مغرب کی نماز میں قنوت
پڑھنا **عَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ ترجمہ براء بن
عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قنوت پڑھتے تھے فجر اور مغرب کی نماز میں **اللَّعْنِ فِي الْقُنُوتِ**
قنوت میں لعنت کرنا کافروں پر **عَنْ** أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا قَالَ شُعْبَةُ لَعَنَ
رِجَالًا وَقَالَ هِشَامٌ يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهُ بَعْدَ الرُّكُوعِ هَذَا قَوْلُ هِشَامٍ قَالَ شُعْبَةُ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا يَلْعَنُ رِعْلًا وَذَكْوَانَ وَبَنِي لِحْيَانَ
ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک قنوت پڑھی چند آدمیوں پر یا چند قبیلوں پر عرب کے لعنت
کی پھر چھوڑ دیا اسکو اور یہ قنوت آپنے رکوع کے بعد پڑھی ایک روایت میں ہے کہ آپنے ایک مہینہ تک قنوت پڑھی آپ لعنت کرتی
تھے رعل اور ذکوان اور بنی لحیان پر (یہ قبیلے انکے نام ہیں) **باب** لَعْنِ الْمُنَافِقِينَ فِي الْقُنُوتِ قنوت میں منافقوں
پر لعنت کرنا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ صَلَوٰةِ الصُّبْحِ مِنَ الرَّكْعَةِ
الْآخِرَةِ قَالَ اللَّهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا يَدْعُو عَلَى أُنَاسٍ مِنَ الْمُنَافِقِينَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ لَكَ
مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ وَيَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے انہوں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے جب اوٹھایا فجر کی اخیر رکعت میں رکوع سے تو فرمایا یا اللہ لعنت کر فلانے اور فلانے پر آپنے
بدعا کئی چند منافقوں کے لیے (جو ظاہر میں مسلمان تھے اور دل میں اوسکو کفر بھرا تھا) تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری

لیس لک من الامر شیٔ الآیۃ یعنے تجھ کچھ اختیار نہیں اللہ کو اختیار ہے چاہے اون کو بخشدے اور چاہے عذاب کرے وہ گنہگار ہیں ف حق تعالے نے پیغمبر کو تربیت فرمائی کہ بندے کو اختیار نہیں اللہ تعالی جو چاہے سو کرے اگرچہ کافر تمہارے دشمن ہیں اور ظالم ہیں لیکن چاہے اونکو ہدایت دی اور چاہے عذاب کرے ہی اپنی طرف سے بد دعا نہ کرو (موضح القرآن) **ترک القنوت** قنوت نہ پڑھنا **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قنت شہرا یدعو علی حی من احیاء العرب ثم ترکہ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک دعا میں قنوت پڑھی آپ بد دعا کرتے تھے عرب کے ایک قبیلہ پر پھر چھوڑ دیا اوسکو **عن** ابی مالک الاشجعی عن ابیہ قال صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یقنت وصلیت خلف ابی بکر فلم یقنت وصلیت خلف عمر فلم یقنت وصلیت خلف عثمان فلم یقنت وصلیت خلف علی فلم یقنت ثم قال یا بنی انہا بدعۃ ترجمہ ابو مالک اشجعی سے روایت ہے اونہوں نے اپنے باپ (طارق بن اشیم اسجعی) سے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی آپ نے قنوت نہیں پڑھا اور ابو بکر صدیق کے پیچھے پڑھی اونہوں نے قنوت نہیں پڑھا اور عمر فاروق کے پیچھے پڑھی اونہوں نے قنوت نہیں پڑھا اور عثمان ذی النورین کے پیچھے پڑھی اونہوں نے قنوت نہیں پڑھا اور علی مرتضی کے پیچھے پڑھی اونہوں نے قنوت نہیں پڑھا پھر کہا اے بیٹا یہ نئی بات ہے یعنے قنوت پڑھنا جو رسول اللہ صلعم اور خلفاء راشدین سے ثابت نہیں ہے **تبرید الحصی للسجود علیہ** کنکریوں کو ٹھنڈا کرنا اون پر سجدہ کرنے کے لیے **عن** جابر بن عبد اللہ قال کنا نصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر فاخذ قبضۃ من حصی فی کفی لیبردہا ثم احولہا فی کفی الاخری فاذا سجدت وضعتہ لجبہتی ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھتے تھے میں (نماز ہی میں) ایک مٹھی کنکریوں کی اوٹھا لیتا پہر اوسکو اپنے ہاتھ کی مٹھی میں رکھ لیتا ٹھنڈا کرنے کے لیے جب سجدہ کرتا تو اپنی پیشانی کے تلے اوسکو رکھ لیتا ف اسلیے کہ گرمی کی شدت سے زمین بہت گرم ہوتی اوپر سجدہ کرنا مشکل ہوتا **باب** التکبیر للسجود سجدہ کرتے وقت تکبیر کہنا **عن** مطرف قال صلیت انا وعمران بن حصین خلف علی بن ابی طالب فکان اذا سجد کبر واذا رفع رأسہ من السجدتین کبر واذا نہض من الرکعتین کبر فلما قضی صلوتہ اخذ عمران بیدی فقال لقد ذکرنی ہذا کلمۃ یعنی صلوۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ مطرف سے روایت ہے میں نے اور عمران بن حصین نے نماز پڑھی حضرت علی رضہ کے پیچھے وہ جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور جب سجدہ سے سر اوٹھاتے تو تکبیر کہتے اور جب دو رکعتیں پڑھ کر اوٹھتے تو تکبیر کہتے جب نماز پڑھ چکے تو عمران نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ اونہوں نے (یعنے حضرت علی نے) مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز یاد دلادی **عن** عبد اللہ بن مسعود قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکبر فی کل خفض ورفع وقیام وقعود وہو ساجد وکان ابو بکر وعمر یفعلان ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے

صلی اللہ علیہ وسلم پر جبکو اور اوٹھتے تکبیر کہتے تھے اللہ اکبر واہ بائین سلام پھیرتے اور ابوبکر اور عمر بھی ایسا ہی کرتی **باب** کیفیۃ خرور السجود سجدہ مین کیونکر گری **عن** وائل بن حجر قال بایعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اراہ لا اخرجہ الا انہ قال فاما ترجمہ حکیم سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی لیبات پر کہ نہ گرونگا سجدہ مین مگر کہڑے ہوکر کہڑے ہونے سے مراد یہ ہے کہ نہ گرونگا سجدہ مین مگر کہڑے ہوکر یعنی کہڑے ہوکر سجدہ مین چلا جاونگا یہ نہ ہوگا کہ پہلے کہڑے ہوے بیٹھون پھر سجدہ کرون یا یہ کہ رکوع کے بعد کہڑے ہوکر سجدہ کرونگا پہر مین کہ رکوع ہی سے سجدہ کرنے لگون اسلیے کہ کہڑا ہونا رکوع کے بعد فرض ہے بعضون نے اسی حدیث سے یہ معنے سمجھے ہین کہ مین نہ مرونگا مگر اسلام پر قائم اور مضبوط رہ کر (مولانا شاہ ولی اللہ قدس سرہ) **باب** رفع الیدین عند السجود سجدہ کے وقت ہاتھ اوٹھانا **عن** مالک بن الحویرث انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدیہ فی صلوتہ واذا رکع واذا رفع راسہ من السجود حتی یحاذی بہما فروع اذنیہ ترجمہ مالک بن الحویرث سے روایت ہے انہون نے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتہ اوٹہاتے ہوے نماز مین (یعنی نماز شروع کرتے وقت) اور جب رکوع کو گیا اور جب رکوع سے سر اوٹہایا اور جب سجدہ کیا اور جب سجدہ سے سر اوٹہایا ہاتہون کی توک **عن** مالک بن الحویرث انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدیہ قد ذکر مثلہ ترجمہ مالک بن الحویرث سے روایت ہے انہون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہاتہ اوٹہاتے ہوے دیکہا پہر ویسا ہی بیان کیا **عن** مالک بن الحویرث ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا دخل فی الصلوۃ قال نحوہ وزاد فیہ واذا رکع فعل مثل ذالک واذا رفع راسہ من الرکوع فعل مثل ذالک واذا رفع راسہ من السجود فعل مثل ذالک ترجمہ مالک بن الحویرث سے روایت ہے انہون نے دیکہا رسول اللہ کو جب نماز مین جاتے پہر ویسا ہی بیان کیا اتنا زیادہ ہے کہ جب رکوع کرتے تو ایسا ہی کرتی اور جب رکوع سے سر اوٹہاتے تو ایسا ہی کرتے اور جب سجدہ سے سر اوٹہاتے تو ایسا ہی کرتی (یعنی دونون ہاتہ اوٹہاتے) **ترک** رفع الیدین عند السجود سجدہ کی وقت ہاتہ نہ اوٹہانا **عن** ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ اذا افتتح الصلوۃ واذا رکع واذا رفع وکان لا یفعل ذالک فی السجود ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونون ہاتہ اوٹہاتے تھے جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اوٹہاتے اور سجدہ مین ایسا نہ کرتے (یعنی ہاتہ نہین اوٹہاتے) **باب اول ما یصل الی الارض من الانسان فی سجودہ** سجدہ کرتے وقت پہلی زمین پر کونسا عضو رکہے **عن** وائل بن حجر قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد وضع رکبتیہ قبل یدیہ واذا نہض رفع یدیہ قبل رکبتیہ ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپ جب سجدہ کرتے تو دونون گہٹنے ہاتہون سے پہلے زمین پر رکہتے اور جب سجدہ سے اوٹہتے تو دونون ہاتہ گہٹنون سے پہلے اوٹہاتے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعمد احدکم فی صلوتہ فیبرک کما یبرک البعیر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سے ایک شخص نماز مین ایسا بیٹہنا چاہتا ہے جیسے اونٹ بیٹہتا ہے **ف**

کہ پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھنا پھر باون حدیث مسلم ہوا کہ جب نماز میں سجدہ کرنے لگے تو پہلے گھٹنے زمین پر رکھے پھر
ہاتھ اور منہ کو ہاتھ لگاوے اور اونٹ کیطرح پہلے ہاتھ ٹیکے اور یہی قول ہے جمہور امت جیسے ابو حنیفہ امام شافعی احمد کا **عن**
ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد احدکم فلیضع یدیہ قبل رکبتیہ
ولا یبرک برک البعیر **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی سجدہ سے
تو پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھا دے پھر گھٹنے اور نہ بیٹھے اونٹ کیطرح **ف** اسطرح کہ پہلے گھٹنے ٹیکے کیونکہ انسان کے
گھٹنے اونٹ کے ہاتھوں کی جگہ ہیں پس لیکن کہ جانور کے گھٹنے اوسکے ہاتھ میں ہوتے ہیں ظاہر اس حدیث منسوخ ہے کیونکہ اونٹ کا
سا بیٹھنا جب ہی ہوگا کہ پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے اور اس حدیث میں ایسا ہی حکم ہے پھر ضرور ہی وہی دلیل کرہا جاوے
ہوئی مالک اوداؤد ہی اور ایک جماعت علما کا عمل اسی حدیث پر ہے۔ خطابی نے کہا کہ وائل بن حجر کی حدیث اس حدیث سے
زیادہ ثابت ہے اور لوگوں نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہی اور بعضوں نے اسطرح تاویل کی ہے کہ مراد ہاتھوں سے گھٹنے ہیں اور گھٹنوں سے
ہاتھ مگر یہ تاویل ضعیف ہے مولانا شاہ ولی اللہ نے کہا ہے کہ مقصود حدیث کا تخصیص اور استثنا ہی کیونکہ اونٹ کے
بیٹھنے میں کئی باتیں ہیں ایک دونوں ہاتھوں کا پہلے رکھنا دوسرے دونوں ہاتھوں پر زور دینا تیسری دونوں پاؤں کھڑے
رکھنا تو ممانعت ہوئی ان سب اوصاف سے باستثنا امر اول کے وہ ہی جب کہ زمین کیچ قریب نجاوی اور گھٹنوں مرجاویں اوس وقت
ہاتھ پہلے رکھ لیوی پھر گھٹنے واللہ اعلم **باب** وضع الیدین مع الوجہ فی السجود دونوں ہاتھوں کو منہ کے سامنے
زمین پر رکھنا **عن** ابن عمر رفعہ قال ازا سجد یضع یدیہ کما یسجد وجہہ فاذا وضع احدکم
وجہہ فلیضع یدیہ واذا رفعہ فلیرفعہما **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا
دونوں ہاتھ اسطرح سجدہ کرتے ہیں جیسے منہ سجدہ کرتا ہے تو جب کوئی تم میں سے اپنا منہ رکھے تو اپنے دونوں ہاتھ بھی رکھے
اور جب منہ کو اوٹھاوے تو ہاتھ بھی اوٹھاوے **باب** علی کم یسجد کتنے اعضا پر سجدہ کرے **عن** ابن
عباس قال امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یسجد علی سبعۃ اعظم ولا یکف شعرہ ولا ثیابہ
ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے حکم کیا سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا (ایک پیشانی
دوسری اور تیسری دونوں ہاتھ چوتھی اور پانچویں دونوں گھٹنے چھٹے اور ساتویں دونوں پاؤں) اور حکم کیا کہ بالوں کو اور کپڑوں کو
نہ جوڑیں **ف** بالوں کا جوڑنا یہ ہے کہ اون سب کو اکٹھا کر کے جوڑا باندھ لے یا دستار میں رکھ لیوے اور کپڑوں کا جوڑنا یہ ہے
کہ سجدہ کو جاتے وقت کپڑوں کو سمیٹے اس خیال سے کہ گرد نہ لگے **تفسیر ذلک** وہ سات عضا کون سے ہیں
عن العباس بن عبد المطلب انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا سجد العبد
سجد منہ سبعۃ آراب وجہہ وکفاہ وکبتاہ وقدماہ **ترجمہ** عباس بن عبدالمطلب سے روایت
ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اوسکے سات عضا سجدہ کرتے ہیں منہ

اور دونو ہتھیلیاں اور دونو گھٹنے اور دونو پانون **السجود** علی الجبین سجدہ مین پیشانی زمین پر لگانا **عن** ابی سعید الخدری قال قبضت عینای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی جبینہ وانفہ اثر الماء والطین من صبح لیلۃ احدی وعشرین مختصر ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے (ایک طولانی حدیث کا ٹکڑا ہے) میری آنکھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کی پیشانی اور ناک پر کیچڑ کا نشان تھا اکیسوین رات کی صبح کو (اس سے معلوم ہوا کہ سجدہ مین پیشانی زمین سے لگانا ضرور ہے) **باب السجود** علی الانف ناک زمین پر لگانا سجدہ مین **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال امرت ان اسجد علی سبعۃ لا اکف الشعر والثیاب الجبہۃ والانف والیدین والرکبتین والقدمین ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو حکم ہوا سات اعضا پر سجدہ کرنیکا اور کپڑے یا بال نہ سمیٹنے کا یہ سات اعضا یہ ہین پیشانی اور ناک اور دونو ہاتھ اور گھٹنے اور پانون **السجود** علی الیدین دونون ہاتھون پر سجدہ کرنا **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال امرت ان اسجد علی سبعۃ اعظم علی الجبہۃ واشار بیدہ علی انفہ والیدین والرکبتین واطراف القدمین ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو حکم ہوا سات ہڈیون پر سجدہ کرنے کا پیشانی اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے ناک کی طرف اور دونو ہاتھ اور دونون گھٹنے اور دونو پانون کے کنارے (یعنی انگلیون کی نوکین) **السجود** علی الرکبتین سجدہ مین دونون گھٹنے زمین پر لگانا **عن** ابن عباس لہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یسجد علی سبع ولا یکف شعرہ ولا ثیابہ علی یدیہ من برد الارض واطراف اصابعہ قال لنا ابن طاؤس ووضع یدیہ علی جبہتہ ومرہا علی انفہ قال ھذا واحد اللفظ لمحمد ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا سات چیزون پر سجدہ کرنیکا اور ممانعت ہوئی بالون اور کپڑون کو جوڑنے کی دونون ہاتھون پر اور دونون گھٹنون پر اور دونو پانون کے انگلیون کی سرون پر سفیان نے کہا (حدیث کے راوی ہین) ابن طاؤس نے دونون ہاتھ اپنی پیشانی پر رکھے اور انکو ناک تک لائے اور کہا یہ سب ایک ہے (پیشانی اور ناک مندمین داخل ہے اور وہ ایک عضو ہے) اور دونون ہاتھ اور گھٹنے اور پانون چھ عضو ہوئے سب سات عضو ہو گئے امام نسائی نے کہا مین نے یہ حدیث دو آدمیون سے سنی ایک محمد بن منصور دوسرے عبداللہ بن محمد سے اور یہ لفظ محمد بن منصور کے ہین **باب السجود** علی القدمین دونون پانون پر سجدہ کرنا **عن** عمار بن عبداللہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا سجد العبد سجد معہ سبعۃ اراب وجہہ وکفاہ وبرکبتاہ وقدماہ ترجمہ عباس بن عبدالمطلب سے روایت ہے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اسکے ساتھ سات عضو سجدہ کرتے ہین ایک منہ اور دوسری تیسری دونون ہتھیلیان چوتھی پانچوین دو گھٹنے چھٹے ساتوین دونون پانون **نصب**

القدمين في السجود سجدہ میں دونوں پاؤں کھڑے رکھنا **عن** عائشة قالت فقدت رسول الله صلى الله عليه
وسلم ذات ليلة فاتهيت اليه وهو ساجد وقدماه منصوبتان وهو يقول اللهم اني اعوذ برضاك
من سخطك وبمعافاتك من عقوبتك وبك منك لا احصي ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك
ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھر میں نہ دیکھا تو میں چلی دیکھا آپ سجدے
میں ہیں اور دونوں پاؤں آپ کے کھڑے ہیں میں آپ فرماتے تھے اللھم انی اعوذ برضاک الخ تک یعنی یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں
تیری خوشی کے تیرے غصہ سے اور تیری معافی کی تیرے عذاب سے اور تیری تجھ سے میں تعریف پوری نہیں کر سکتا تو ویسا ہے
جیسے تو نے اپنی تعریف کی ہے **فتح اصابع** الرجلين في السجود سجدہ میں پاؤں کی انگلیاں کھولنا **عن**
ابي حميد الساعدي قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا سجد امكن انفه وجبهته من الارض ونحى يديه عن ابطيه ووضع
يديه حذو منكبيه **مختصر** ترجمہ ابو حمید ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدے
میں جاتے تو اپنی بازو بغلوں سے جدا رکھتے اور دونوں ہاتھ کندھے کے برابر **مكان اليدين من السجود**
جب سجدہ کرے تو دونوں ہاتھ کہاں رکھے **عن** وائل بن حجر قال قدمت المدينة فقلت لاظرن الى صلوة
رسول الله صلى الله عليه وسلم قلما رمى بصره حتى رايت ابهاميه قريبا من اذنيه فلما اراد
ان يركع كبر ورفع يديه ثم ركع ورأسه فقال سمع الله لمن حمده ثم كبر وسجد فكانت يداه في
اذنيه على الموضع الذي استقبل بها الصلوة **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہے میں مدینہ میں آیا اور میں نے
کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کو دیکھوں گا آپ نے نگاہ کی اور دونوں انگوٹھے آپ کے دونوں
کانوں کے پاس دیکھے جب آپ نے رکوع کا قصد کیا تو تکبیر کہی اور دونوں ہاتھ دونوں کانوں کے برابر اٹھائے پھر اٹھایا اور فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ تکبیر
کہی اور سجدہ کیا تو دونوں ہاتھ اپنے اسی جگہ تھے جہاں نماز کے شروع میں تھے **النهي عن بسط** الذراعين
في السجود سجدہ میں دونوں بازو زمین پر بچھے **عن** انس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يفترش
احدكم ذراعيه في السجود افتراش الكلب **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بچھاوے
کوئی تم میں سے بازو اپنے سجدے میں جیسے کتا بچھاتا ہے **صفة السجود** سجدے کی ترکیب **عن** ابي اسحاق
قال وصف لنا البراء السجود فوضع يديه بالارض ورفع عجيزته وقال هكذا رايت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يفعل **ترجمہ** ابو اسحاق سے روایت ہے براء بن عازب نے سجدہ کو دکھلایا تو دونوں ہاتھ زمین پر رکھے
اور سرین اونچا رکھا اور کہا کہ اسیطرح میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا **عن** البراء ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم كان اذا صلى بجح **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو سجدے
میں اپنی دونوں بازو پسلیوں سے جدا رکھتے **عن** عبد الله بن مالك ابن بحينة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

كان اذا صلى فرجت بين ركبتيه حتى يبدو بياض ابطيه ترجمہ عبداللہ بن مالک ابن بحینہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو دونوں ہاتھوں کو کشادہ کہتے یہاں تک کہ آپ کے بغل کے سفیدی دکھلائی دیتی **عن** ابی هريرة قال قلت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم اراك تضرب اليتيك قال ابو عيسى كذا قال اذا الى الصلوة ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ نماز میں جب آپ سجدہ میں ہوتے ہیں تو آپ کی بغلیں دیکھتا (یعنی) سفیدی دیکھتا ہوں **عن** عبدالله بن ارقم قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فكنت ارى عفرة ابطيه اذا سجد ترجمہ عبداللہ بن ارقم سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی میں آپ کے بغل کی سفیدی دیکھتا تھا سجدہ میں **التجافی** فی السجود سجدہ میں دونوں ہاتھ کھول دینا **عن** ميمونة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا سجد لو شاءت بهمة ان تمر تحت يديه مرت ترجمہ میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تھے تو اگر بکری کا بچہ چاہتا تو آپ کے ہاتھوں کے اندر ہو کر چلا جاتا **اعتدال** فی السجود سجدہ میں اعتدال (درستی) کا بیان **عن** انس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اعتدلوا في السجود ولا يبسط احدكم ذراعيه انبساط الكلب ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سجدہ میں اعتدال کرو (یعنی درستی اور خوبی کے ساتھ سجدہ کرو) اور نہ پھیلاوے کوئی تم میں سے بازو اپنے کتے کی طرح **اقامة** الصلب في السجود سجدہ میں پیٹ برابر رکھنا **عن** ابي مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تجزي صلوة لا يقيم الرجل فيها صلبه في الركوع والسجود ترجمہ ابومسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں درست ہوتی ہے نماز اس شخص کے جو اپنی پیٹ برابر نہ کرے رکوع اور سجدہ میں **النهي** عن نقرة الغراب کوے کی طرح چونچیں لگانا منع ہے **عن** عبدالرحمن بن شبل ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن ثلث عن نقرة الغراب وافتراش السبع وان يوطن الرجل المقام للصلوة كما يوطن البعير ترجمہ عبدالرحمن بن شبل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تین باتوں سے ایک تو کوے کی طرح ٹھونگیں لگانے سے دوسرے درندہ کی طرح بچھا دینے سے یہ کہ نماز کے لیے ایک جگہ مقرر کر لے جیسا اونٹ مقرر کر لیتا ہے **باب** النهي عن كف الشعر ثوب چننے کی ممانعت **عن** ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال امرت ان اسجد على سبعة ولا اكف شعرا ولا ثوبا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا سات اعضا پر سجدہ کرنے کا اور بال اور کپڑے نہ سمیٹنے کا **مثل الذي** يصلي وهو معقوص جس شخص کا جوڑا بندھا ہو اور وہ نماز پڑھے **عن** عبدالله بن عباس انه راى عبد الله بن الحارث يصلي وهو معقوص من ورائه فقام خلفه فجعل يحله فلما انصرف اقبل الى ابن عباس فقال مالك ورأسي قال انى سمعت رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما مثل ھذا مثل الذی یصلی وھو مکتوف ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے
روایت ہے انہوں نے عبد اللہ بن حارث کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور وہ جوڑا باندھے ہوئے تھے اپنے سر کے پیچھے تو وہ کھڑے ہو کر
کہنے لگے جب عبد اللہ بن حارث نماز سے فارغ ہوئے تو ابن عباس پاس گئے اور کہا میرے سر سے تم کو کیا واسطہ تھا انہوں
نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مثل اس شخص کے جو جوڑا باندھ کر نماز پڑھتا ہے ایسا ہے
جیسے کسی کا ہاتھ پیچھے بندھے ہوں اور وہ نماز پڑھے **باب النہی عن کف الثیاب فی السجود** کپڑے جوڑنے
کی ممانعت **عن ابن عباس قال امرت ان اسجد علی سبعۃ اعظم ولا ان اکف الشعر والثیاب** ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا سات ہڈیوں پر سجدہ
کرنے کا اور منع کیا بال اور کپڑے جوڑنے سے **السجود علی الثیاب** کپڑے پر سجدہ کرنا **عن انس قال کنا اذا صلینا
خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالظہائر سجدنا علی ثیابنا اتقاء الحر** ترجمہ انس سے روایت ہے
ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے دوپہر کو تو اپنے کپڑوں پر سجدہ کرتے گرمی کے سبب سے **الامر
باتمام السجود** سجدہ پورا کرنے کا بیان **عن ابی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتموا الرکوع و
السجود فوالله انی لاراکم من خلف ظہری اذا رکعتم واذا سجدتم** ترجمہ انس سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورا کرو رکوع اور سجدہ کو اس کی قسم خدا کے میں تمکو پیچھے سے دیکھتا ہوں رکوع اور سجدہ میں **النہی
عن القراءۃ فی السجود** سجدہ میں کلام اللہ کی پڑھنے کی ممانعت **عن علی بن ابی طالب قال نہانی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ثلاث لا اقول نہاکم الناس نہانی عن خاتم الذہب وعن لبس القسی
وعن المعصفر المفدم وان اقرأ راکعا او ساجدا قال یعقوب** ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے مجھکو منع کیا میرے محبوب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں سے میں یہ نہیں کہتا کہ لوگوں کو منع کیا مجھکو منع کیا سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور
ریشمی قس کا کپڑا پہننے سے اور کسم کا کپڑا جو ڈوبا ہوا سرخ رنگ سے اور سجدہ اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے **عن علی قال نہانی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقرأ راکعا او ساجدا** ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے کیا مجھکو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع اور سجدہ میں کلام اللہ پڑھنے سے **الامر بالاجتہاد فی الدعاء فی السجود** سجدہ میں
دعا کوشش سے کرنا **عن عبد اللہ بن عباس قال کشف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الستر ورأسہ معصوب
فی مرضہ الذی مات فیہ فقال اللہم ہل بلغت ثلاث مرات انہ لم یبق من مبشرات النبوۃ الا
الرؤیا الصالحۃ یراہا العبد او تری لہ الا وانی قد نہیت عن القراءۃ فی الرکوع والسجود فاما الرکوع فعظموا
فیہ الرب واما السجود فاجتہدوا فی الدعاء فانہ قمن ان یستجاب لکم** ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ کھولا اور آپ کا سر بندھا ہوا تھا دس بیماری کی وجہ سے جسمیں آپنے انتقال کیا تو فرمایا

یا المومنین نے پہونچا دیا (تیرے حکموں اور پیغاموں کو) تین بار یہ فرمایا پھر فرمایا ای لوگو پیغمبری کی خوشخبریوں میں سے کچھ نہیں رہا مگر سچا خواب جسکو بندہ دیکھے یا اوس کے لیے کوئی اور دیکھے آگاہ ہو مجھکو ممانعت ہوئی رکوع میں اور سجدہ میں قرآن پڑھنے سے تو جب تم رکوع کرو بڑائی کرو اپنے پروردگار کے اور جب سجدہ کرو تو کوشش کرو دعا میں کیونکہ سزاوار ہے وہ قبول ہونا

ومن الدعاء في السجود سجدہ میں دعا کرنے کا بیان **عن** ابن عباس قال بتُّ عند خالتي ميمونة بنت الحارث وبات رسول الله صلى الله عليه وسلم عندها فرأيته قام لحاجته فأتى القربة فحل شناقها ثم صب في إناء ثم صب وضوءا متوسطا وقام فتوضأ فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام فتوضأ ثم قام فصلى وكان يقول في سجوده اللهم اجعل في قلبي نورا واجعل في سمعي نورا واجعل في بصري نورا واجعل من خلفي نورا ومن أمامي نورا واجعل لي نورا وأعظم لي نورا ثم نام حتى نفخ فأتاه بلال فآذنه بالصلاة

ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے میں اپنی خالہ میمونہ پاس رہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی رات کو میمونہ سے لیکن جانا آپ حاجت کو اٹھے اور مشک پاس آئے اور اسکا بند نہ کھولا اور وضو کیا ایک طرح کا ہلکا سا وضو اور کھڑے ہوئے پھر اچھی طرح وضو کیا اور کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی اور مشک پاس آئے اور اسکا بند نہ کھولا اور پورا وضو کیا جیسا نماز کے لیے وضو کرتے ہیں پھر کھڑے ہو کر نماز شروع کی اور سجدہ میں فرمایا اللھم اجعل فی قلبی نورا الخ یعنی یا اللہ میرے دل میں نور دے اور کان میں نور دے اور آنکھ میں نور دے اور میرے پیچھے نور ہو اور اوپر نور ہو اور آگے بھی نور دے اور پیچھے بھی نور دے اور بڑا کر دے تو میرے اوپر آپ سو رہے یہانتک کہ خراٹے لینے لگے پھر بلال آئے اور آپ کو نماز کی خبر دی گئی

نوع آخر سجدہ میں اور طرح کی دعا **عن** عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في ركوعه وسجوده سبحانك اللهم ربنا وبحمدك اللهم اغفر لي يتأول القرآن

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ میں سبحانک اللھم ربنا وبحمدک اللھم اغفرلی کہتے تھے آپ قرآن کی (کیونکہ قرآن میں ہے فسبح بحمد ربک واستغفرہ)

نوع آخر سجدہ میں اور طرح کی دعا **عن** عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في ركوعه وسجوده سبحانك اللهم وبحمدك اللهم اغفر لي يتأول القرآن

ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدہ میں سبحانک اللھم وبحمدک اللھم اغفرلی کہتے قرآن کی تفسیر کرتے (اس آیت کی فسبح بحمد ربک واستغفرہ یعنی مراد یہ ہے کہ رکوع میں اللہ کی پاکی بیان کر اور اوس سے بخشش چاہ)

نوع آخر سجدہ میں اور ایک طرح کی دعا **عن** عائشة شهدت رسول الله صلى الله عليه وسلم من فراشه فجعلت ألتمسه وظننت أنه أتى بعض جواريه فوقعت يدي عليه وهو ساجد وهو يقول اللهم اغفر لي ما أسررت وما أعلنت

ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ایک رات

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواب گاہ میں نہ ملے تو میں آپکو ڈھونڈھنے لگی میں سمجھی کہ آپ کسی لونڈی پاس گئے تو میں میرا ہاتھ آپ پر جا پڑا آپ سجدہ میں تھے اور فرماتے تھے اللھم اغفرلی ما اسررت وما اعلنت **نوع آخر** سجدہ میں ایک طرح کی دعا **عن** عائشۃ قالت فقدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فظننت انہ اتی بعض نسائہ فطلبتہ فاذا ھو ساجد یقول ربی اغفرلی ما اسررت وما اعلنت **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا ایک رات میں سمجھی آپ کسی لونڈی پاس گئے میں پھر میں نے ڈھونڈا تو آپ سجدہ میں تھے فرماتے تھے رب اغفرلی ما اسررت وما اعلنت اے پروردگار بخش میری چھپی اور کھلے گناہ **نوع آخر** ایک اور طرح کی دعا سجدہ میں **عن** علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سجد قال اللھم لک سجدت ولک اسلمت ولک امنت سجد وجھی للذی خلقہ وصورہ فاحسن صورتہ وشق سمعہ وبصرہ تبارک اللہ احسن الخالقین **ترجمہ** حضرت امیر المومنین علی سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جب سجدہ کرتے تو فرماتے اللھم لک سجدت الخ تیرے لئے ہی پروردگار میں نے تیرے ہی سجدہ کیا اور تیرے لئے گردن رکھدی اور تجھ پر یقین لایا میرا منہ نے سجدہ کیا اس شخص کے لئے جس نے اسکو بنایا اور صورت بنائی پھر اچھی صورت بنائی اور اسکو کان اور آنکھ بنائے بہت برکت والا ہے اللہ جو بہتر سب سے بنانیوالوں میں **نوع آخر** ایک اور طرح کی دعا سجدہ میں **عن** جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول فی سجودہ اللھم لک سجدت وبک امنت ولک اسلمت وانت ربی سجد وجھی للذی خلقہ وصورہ وشق سمعہ وبصرہ تبارک اللہ احسن الخالقین **ترجمہ** جابر عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں فرماتے تھے اللھم الخ اے اللہ میں نے تیرے ہی سجدہ کیا اور تجھ پر یقین لایا اور تیرے ہی لئے گردن جھکا دی تو میرا مالک ہے میرے منہ نے اس پروردگار کے لئے سجدہ کیا جس نے اسکو بنایا اور صورت بنائی اور اسکے کان اور آنکھ بنائے بڑی برکت والا ہے جو بہتر ہے سب پیدا کرنیوالوں میں **نوع آخر** سجدہ میں اور ایک طرح کی دعا **عن** محمد بن مسلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قام من اللیل یصلی تطوعا قال اذا سجد اللھم لک سجدت وبک امنت ولک اسلمت انت ربی سجد وجھی للذی خلقہ وصورہ وشق سمعہ وبصرہ تبارک اللہ احسن الخالقین **ترجمہ** محمد بن مسلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے نفل پڑھتے اور سجدہ میں کہتے اللھم لک سجدت الخ **نوع آخر** سجدہ میں اور ایک طرح کی دعا **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی سجود القرآن بالیل سجد وجھی للذی خلقہ وشق سمعہ وبصرہ بحولہ وقوتہ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ تلاوت میں رات کو کہتے سجد وجھی للذی خلقہ الخ بحولہ وقوتہ **نوع آخر** سجدہ میں ایک اور طرح کی دعا **عن** عائشۃ قالت فقدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فوجدتہ وھو ساجد وھو یدعو

قدميه وهي في قبلته فسمعته يقول اعوذ برضاك من سخطك واعوذ بمعافاتك من عقوبتك واعوذ بك منك لا احصي ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے ایک رات میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا پھر دیکھا تو آپ سجدہ میں تھے اور آپ کے پاؤں کی انگلیاں قبلہ کیطرف تھیں میں نے سنا آپ فرماتے تھے اعوذ برضاک من سخطک اخیر تک یعنی پناہ مانگتا ہوں میں تیری خوشنودی کی تیرے غصہ سے اور تیری بخشش کے تیری عذاب سے اور تیری تعریف میں تیری تعریف پوری نہیں کر سکتا تو ایسا ہی ہے جیسا تو نے آپ اپنی تعریف کے

نوع اخر سجدہ میں ایک اور طرح کی دعا **عن** عائشة قالت فقدت رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة فظننت انه ذهب الى بعض نسائه فتحسسته فاذا هو راكع او ساجد يقول سبحانك اللهم وبحمدك لا اله الا انت فقلت بابي انت وامي اني لفي شان وانك لفي آخر ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے یعنی ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا میں سمجھی کہ آپ اپنی کسی بی بی کے پاس گئے ہیں میں نے ڈھونڈا آپ رکوع میں تھے یا سجدہ میں فرماتے تھے سبحانک اللھم وبحمدک لا الہ الا انت میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں کس خیال میں تھی اور آپ کس خیال میں ہیں **نوع اخر** ایک اور طرح کی دعا سجدہ میں **عن** عوف بن مالك قمت مع النبي صلى الله عليه وسلم فقام فاستاك وتوضأ ثم قام فصلى فقام فاستفتح من البقرة لا يمر بآية رحمة الا وقف فسأل ولا يمر بآية عذاب الا وقف فتعوذ ثم ركع فمكث راكعا قدر قيامه يقول في ركوعه سبحان ذي الجبروت والملكوت والكبرياء والعظمة ثم سجد فمكث قدر ركعته يقول في سجوده سبحان ذي الجبروت والملكوت والكبرياء والعظمة ثم قرأ آل عمران ثم سورة سورة نحو هذا ترجمہ عوف بن مالک سے روایت ہے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑا ہوا آپ پہلے مسواک کی اور وضو کیا پھر نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے تو سورہ بقر شروع کی اسطرح سے کہ جب رحمت کی آیت آتی تو ٹھہر جاتے اور رحمت کا سوال کرتے اور جب عذاب کی آیت آتی تو ٹھہر جاتے اور پناہ مانگتے پھر رکوع کیا اور رکوع میں اتنا ٹھہرے جتنی دیر تک کھڑے رہے تھے آپ فرماتے تھے رکوع میں سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ پھر سجدہ کیا رکوع کے برابر آپ سجدہ میں کہتے تھے سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ یعنی پاکی بیان کرتا ہوں اسکی جو وہ صاحب سلطنت اور بزرگی اور بڑائی والا ہے پھر دوسری رکعت میں) آپ نے سورہ آل عمران پھر اسی طرح ایک ایک سورت اور ایسا ہی کیا (یہ اچھا تہجد تھا) **نوع اخر** سجدہ میں اور ایک طرح کی دعا **عن** حذيفة قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة فافتتح سورة البقرة فقرأ مائة آية لا يركع ثم مضى فقلت يختمها في ركعتين فمضى قلت يختمها ثم ركع فمضى فقرأ سورة النساء ثم سورة آل عمران ثم قرأ سورة سورة نحو هذا ثم ركع نحوا من قيامه يقول في ركوعه سبحان ذي الجبروت والملكوت والكبرياء والعظمة ثم رفع رأسه فقال سمع الله لمن حمده ربنا لك الحمد والكمال

الْقِيَامِ ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُجُودُهُ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى الْأَيْمُرُّ بِآيَةِ تَخْوِيفٍ أَوْ تَعْظِيمٍ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا ذَكَرَهُ ترجمہ حذیفہ سو روایت ہے میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ سورہ بقر شروع کی سو آیتیں پڑھ گئی لیکن رکوع نہ کیا میں سمجھا آپ دو رکعت میں اس سورت کو ختم کر دینگے آپ آگے بڑھ گئی جب میں سمجھا آپ اس سورۃ کو ختم کر کے رکوع کریں گے آپ آگے بڑھ گئی یہانتک کہ سورہ نساء پڑھی پھر سورہ آل عمران پڑھی پھر رکوع کیا قریب قریب قیام کے (یعنی اتنی ہی دیر تک رکوع میں رہا) رکوع میں آپ کہتے تھے سبحان ربی العظیم سبحان ربی العظیم پھر سر اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہہ کر بڑی دیر تک کھڑے رہے پھر سجدہ کیا بڑی دیر تک آپ سجدہ میں کہتے تھے سبحان ربی الاعلیٰ سبحان ربی الاعلیٰ جب کوئی آیت غضب کی یا اس کی بابت کی آتی تو آپ اس کا ذکر کرتے (یعنی اس کی حمد و ثنا کرتے) **نوع آخر** سجدہ میں اور ایک طرح کی دعا

عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی رکوعہ وسجودہ سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجود میں سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح کہتے تھے **عدد التسبیح فی السجود** سجدہ میں کتنی بار تسبیح کہے

عن انس بن مالک یقول ما رأیت احدا اشبہ صلوۃ بصلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ھذا الفتی یعنی عمر بن عبد العزیز قال فحزرنا فی رکوعہ عشر تسبیحات وفی سجودہ عشر تسبیحات ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہ جو ان کی نماز سے زیادہ نہیں دیکھا یعنی عمر بن عبد العزیز کی (جو خلیفہ عادل تھے) سعید بن جبیر نے کہا ہم نے اندازہ کیا اون کے رکوع کا تو دس تسبیحوں کے برابر تھا اسی طرح سجدہ ہے

الرخصۃ فی ترک الذکر فی السجود سجدہ میں اگر کچھ نہ کہے تو بھی سجدہ درست ہوگا

عن رفاعۃ بن رافع قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس وبحن حولہ اذ دخل رجل فاوجز الصلوۃ فصلی فلما قضی صلوتہ جاء فسلم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی القوم فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیک اذھب فصل فانک لم تصل فذھب فصلی ثم جعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرمقہ وکان لا یدری ما یعیب منھا فلما قضی صلوتہ جاء فسلم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی القوم فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیک اذھب فصل فانک لم تصل فاعادھا مرتین او ثلاثا فقال الرجل یا رسول اللہ ما عبت من صلاتی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ لا تتم صلوۃ احدکم حتی یسبغ الوضوء کما امرہ اللہ عز وجل فیغسل وجھہ ویدیہ الی المرفقین ویمسح برأسہ ورجلیہ الی الکعبین ثم یکبر اللہ عز وجل ویحمدہ ویمجدہ فان ھو قرأ ما تیسر منہ یقول ویحمدہ ویمجدہ ویکبرہ قال فکلما ھما فقد سمعتہ یقول قال وقم ما تیسر

مِنَ الْقُرْاٰنِ بِمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ وَاٰذَنَ لَهُ فِيْهِ ثُمَّ يَكُوْنُ بَيْنَهُمْ حَتّٰى تَعْمِدَ مَقَاصِلَهُ وَمَشَاجِبَهُ ثُمَّ يَكْبُو

فَيَرْفَعُ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا عَلٰى مَقْعَدَتِهٖ وَيُقِيْمُ صُلْبَهُ ثُمَّ يَكُوْنُ فَيَسْجُدُ حَتّٰى يَرْكَنَ وَجْهُهٗ وَيَسْتَرْخِيَ

فَاِذَا لَمْ يَفْعَلْ هٰكَذَا لَمْ تَتِمَّ صَلٰوتُهٗ ترجمہ رفاعہ بن رافع سے روایت ہے ایک بار ایسا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے اور ہم آکر آپ کے پاس بیٹھ گئے اتنے میں ایک شخص آیا اور قبلہ کے پاس جاکر نماز پڑھی جب نماز پڑھ چکا تو آیا اور آپ کو اور سب لوگوں کو سلام کیا آپ نے فرمایا وعلیک (یعنی تجھ پر سلام ہو) جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی وہ پھر نماز پڑھ کر گیا آپ اس کے نماز کو دیکھ رہے تھے لیکن اسکو معلوم نہ تھا کہ میری نماز میں کیا عیب ہے جب وہ نماز پڑھ چکا تو آیا اور آپ کو اور سب لوگوں کو سلام کیا آپ نے فرمایا وعلیک جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی اسیطرح اوس نے دو یا تین بار نماز پڑھی آخر اوس نے کہا یا رسول اللہ میری نماز میں آپکو کوئی عیب دیکھ میں نہیں سمجھتا آپ نے فرمایا تم میں سے کسی کے نماز پوری نہیں ہوتی جبتک وضو بورا کرے جیسا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے منہ ہو سے اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک اور سر کو مسح کرے اور دونوں پاؤں ٹخنوں تک پھر اللہ جل جلالہ کی بڑائی کرے (یعنی تکبیر تحریمہ کہے) اور اوسکی تعریف کرے اور بزرگی بیان کرے سے قرآن میں جو آسان ہو اتنا قرآن پڑھے اوس میں سے جتنا اللہ نے اوسکو سکھلایا اور حکم دیا پھر تکبیر کہے اور رکوع کرے یہاں تک کہ اوس کے سب جوڑ اپنی جگہ پر آجاویں اور وہ بیلی ہو جاویں پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہے پھر سیدھا کھڑا ہو یہاں تک کہ اوسکی پیٹھ بالکل ہو جاوے پھر تکبیر کہے اور سجدہ کرے یہاں تک کہ اوسکا منہ جاوے اور وہ بیلا ہو جاوے اگر ایسا نہ کریگا تو اوسکی نماز پوری نہ ہوگی

ف تو رکوع اور سجدہ میں تین بار کچھ پڑھنے کو نہیں فرمایا معلوم ہوا کہ اگر تسبیح نہ کہے تو بھی رکوع اور سجدہ درست ہو جاوے گا

عَنْ اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بندہ اللہ سے کب زیادہ قریب ہوتا ہے

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَكْثِرُوا الدُّعَاءَ

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ اللہ سے اوسوقت زیادہ نزدیک ہوتا ہے جب سجدہ میں ہو تو بہت دعا کرو سجدہ میں

عَنْ فَضْلُ السُّجُوْدِ سجدہ کی فضیلت

لِاَبِيْ فَقَالَ كُنْتُ اٰتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْئِهٖ وَبِحَاجَتِهٖ فَقَالَ سَلْنِيْ

مَا شِئْتَ فَقُلْتُ اَنْ اُرَافِقَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ اَوَغَيْرُ ذٰلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَاَعِنِّيْ عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ ترجمہ

ربیعہ بن کعب اسلمی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس وضو کا اور حاجت کا سامان لیکر آتا رہتا میں پانی اور ضرورت کی چیز لیکر آیا تو آپ نے ایکبار فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے میں نے کہا اچھی رفاقت جنت میں آپ فرمایا اسکے سوا اور کچھ میں نے کہا بس یہی آپ نے فرمایا تو میری مدد کر اپنے اوپر بہت سجدہ کر کے میں بہت سجدہ کرنے سے تو سجدہ بہت کیا کرتا ہے کہ بہت عبادت اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے شاید میں تیرا موقع بخشوادے تیرے لیے سفارش کرے گا اور جنت میں اپنے ساتھ لیجانے کا

ثَوَابُ مَنْ سَجَدَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ سَجْدَةً اللہ کے لیے جو کوئی ایک سجدہ کرے تو اوسکو کیا ثواب ملے گا

عَنْ مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ

قَالَ لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يُدْخِلُنِي أَوْ يُدْنِينِي الْجَنَّةَ
سَكَتَ حَتَّى مَلِيًّا ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ عَلَيْكَ فِي السُّجُودِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً قَالَ مَعْدَانُ ثُمَّ
لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ عَمَّا سَأَلْتُ عَنْهُ ثَوْبَانَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً

ترجمہ معدان بن ابی طلحہ یعمری روایت ہے میں ثوبان سے ملا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے میں نے کہا مجھے ایسا کام بتاؤ جو جنت میں لیجائے وہ تھوڑی دیر تک چپ ہو رہے پھر میری طرف متوجہ ہو کر اور کہا تم سجدہ کیا کرو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو بندہ اللہ کے لیے ایک سجدہ کرے تو اللہ اسکا ایک درجہ بلند کردیگا اور اسکا ایک گناہ مٹ دیگا معدان نے کہا پھر میں ابوالدرداء سے ملا اور ان سے بھی وہی بات پوچھی جو ثوبان سے پوچھی تھی انہوں نے کہا تم سجدہ کیا کرو اس لیے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو بندہ اللہ کے لیے ایک سجدہ کرتا ہے تو اللہ اسکا ایک درجہ بلند کردیگا اور ایک گناہ مٹ دیگا

باب موضع السجود سجدہ میں جو عضو زمین پر لگتا ہے

وَبِهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ مُحَدِّثَانِ أَحَدُهُمَا يُحَدِّثُ
الشَّفَاعَةَ وَالْآخَرُ مُنْصِتٌ قَالَ فَأَتَى الْمَلَائِكَةُ فَتَشْفَعُ وَتَشْفَعُ الرُّسُلُ وَذَكَرَ الصِّرَاطَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُ مِنْ هَذَا فَرَغَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ خَلْقِهِ وَأَخْرَجَ مِنَ النَّارِ
مَنْ يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَ أَمَرَ اللَّهُ الْمَلَائِكَةَ وَالرُّسُلَ أَنْ تَشْفَعَ فَيَعْرِفُونَ بِعَلَامَاتِ النَّارِ تَأْكُلُ كُلَّ شَيْءٍ
مِنِ ابْنِ آدَمَ إِلَّا مَوْضِعَ السُّجُودِ فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مِنْ مَاءِ الْحَيَوَةِ فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ

ترجمہ عطاء بن یزید سے روایت ہے میں ابوہریرہ اور ابوسعید خدری پاس بیٹھا تھا ان دونوں میں سے ایک نے شفاعت کے حدیث بیان کی اور دوسرا چپ رہا تو بیان کیا کہ فرشتے آوینگے وہ شفاعت کریں گے اور پیغمبر بھی شفاعت کرینگے اور ذکر کیا پل صراط کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے میں ہی پل پر سے نکلنے والا ہوں گا جب اللہ تعالیٰ اپنی خلق کے انصاف سے فارغ ہوگا اور جن لوگوں کو آگ سے نکالنا چاہے گا اور نکال لیگا اور سوا فرشتوں اور پیغمبروں کے شفاعت کا حکم دیگا وہ پہچانیں گے ان لوگوں کو جو شفاعت کے قابل ہیں (یعنی نشانیوں سے وہ یہ ہے کہ آگ آدمی کے ہر عضو کو کھا جاویگی مگر سجدہ کے مقام کو پھر ان پر چشمہ حیاۃ کا پانی ڈالا جاویگا اور وہ اسطرح اوگیں گے جیسے دانہ اوگتا ہے ہاؤ کے کوڑی کی کشتی میں (یعنی بہت) وہ جلدی تر و تازہ ہو جاتا ہے ایسے ہی وہ لوگ بھی اس پانی کی برکت سے چنگے اور بھلے ہو جاوینگے اور آگ کا نشان مٹ جاویگا

هل يجوز أن يكون سجدة أطول من سجدة کیا ایک سجدہ دوسرے سجدہ سے بڑا ہو سکتا ہے

قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِحْدَى صَلَوَاتِ الْعَشِيِّ وَهُوَ حَامِلٌ حَسَنًا أَوْ حُسَيْنًا

فتقدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوضعہ ثم کبر للصلوٰۃ فصلی فسجد بین ظہرانی صلوتہ سجدۃ اطالہا
قال شداد فرفعت راسی واذا الصبی علی ظہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو ساجد فرجعت الی سجودی
فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوٰۃ قال الناس یا رسول اللہ انک سجدت بین ظہرانی
صلوتک سجدۃ اطلتہا حتی ظننا انہ قد حدث امر او انہ یوحی الیک قال کل ذلک لم یکن ولکن ابنی
ارتحلنی فکرھت ان اعجلہ حتی یقضی حاجتہ ترجمہ شداد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز کے
لیے باہر نکلے اور آپ ہمارے ہوئی تھے امام حسن علیہ السلام یا امام حسین علیہ السلام کو تو آپ آگے بٹھا کر نماز پڑھانے کو
دیا میں پھر نماز کے لیے تکبیر کہی اور نماز شروع کی بیچ نماز میں آپ نے بہت سجدہ میں دیر کی تو میں نے سر اوٹھایا دیکھا تو صاحبزادے
آپ کے پیٹ پر میں اور آپ سجدے میں ہیں میں پھر سجدے میں چلا گیا جب آپ نماز پڑھ چکے تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ
آپ نے بیچ نماز میں بہت دیر کی یہانتک ہم تو سمجھے کہ کوئی حادثہ ہوا یا آپ پر وحی آنے لگی آپ نے فرمایا یہ کوئی بات نہ تھی میرا بیٹا
مجھ پر سوار ہوا تو مجھ کو ناپسند ہوا کہ جلدی اوٹھ کھڑا ہوں اور اسکی مراد پوری نہ ہو ف حدیث سے ثابت ہوا کہ امام حسن
یا امام حسین علیہما السلام کا معلوم ہوا کہ آپ نے اونکو اپنا بیٹا فرمایا پیار سے یا سچ مچ کہ بیٹی کا بیٹا بھی بیٹا ہوتا ہے **التکبیر**
عند الرفع من السجود جب سجدے سے سر اوٹھاوے تو تکبیر کہے **عن** عبد اللہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یکبر فی کل خفض ورفع وقیام وقعود ویسلم عن یمینہ وعن شمالہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ
حتی یری بیاض خدہ قال ورایت ابا بکر وعمر رضی اللہ عنہما یفعلان ذلک ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تکبیر کہتے ہوئی جھکتے اور اوٹھتے اور کھڑے ہوتے آپ سلام پھیرتے تھے داہنے اور بائیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ
یہانتک کہ آپکی کلی کے سفیدی دکھلائی دیتی (راوی کہتا ہے) عبد اللہ نے کہا میں نے ابوبکر اور عمر کو بھی ایسا ہی کرتے دیکھا
باب رفع الیدین عند الرفع من السجدۃ الاولی جب پہلا سجدہ کر کے سر اوٹھا دی تو دونوں ہاتھ اوٹھا دی **عن**
مالک بن الحویرث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا دخل فی الصلوٰۃ یعنی رفع یدیہ واذا رفع راسہ من الرکوع فعل
مثل ذلک واذا رفع راسہ من السجود فعل مثل ذلک کلہ یعنی
رفع یدیہ ترجمہ مالک بن حویرث سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے دونوں ہاتھ اوٹھاتے اور جب
سجدے سے سر اوٹھاتی تب بھی ایسا ہی کرتے یعنی دونوں ہاتھ اوٹھاتے **ترک** ذلک بین السجدتین دونوں
سجدوں کے بیچ میں ہاتھ نہ اوٹھانا **عن** ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلوٰۃ کبر ورفع
یدیہ واذا رفع ورکع وبعد الرکوع ولا یرفع بین السجدتین ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم جب نماز شروع کرتے تو تکبیر کہتے اور دونوں ہاتھ اوٹھاتے پھر جب رکوع کرتے تو دونوں ہاتھ اوٹھاتے اور رکوع کے بعد بھی اوٹھاتے
اور دونوں سجدوں کے بیچ میں نہ اوٹھاتے **الدعاء بین السجدتین** دونوں سجدوں کے بیچ میں دعا کرنا

عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَى جَنْبِهِ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ ذُو الْمَلَكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ قَرَأَ بِالْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَقَالَ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ لِرَبِّيَ الْحَمْدُ رَبِّيَ الْحَمْدُ وَكَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَكَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ رَبِّ اغْفِرْ لِي رَبِّ اغْفِرْ لِي ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور آپ کے پاس کھڑے ہوئے آپنے فرمایا اللہ اکبر ذو الملکوت والجبروت والکبریاء والعظمۃ پھر بقر پڑھی بعد اسکے رکوع کیا تو رکوع میں اتنی دیر کھڑے رہے جتنی دیر کھڑے رہے تھے اور سبحان ربی العظیم سبحان ربی العظیم کہا کبھی جب رکوع سے سر اوٹھایا تو فرمایا ربی الحمد اور سجدہ میں کہا سبحان ربی الاعلی سبحان ربی الاعلی اور دونوں سجدوں کے بیچ میں کہا رب اغفر لی رب اغفر لی **رَفْعُ الْيَدَيْنِ** تلقاء الوجہ منہ کے سامنے دونوں ہتھیلیاں اٹھانا

عَنْ أَبِي سَهْلٍ الْأَزْدِيِّ قَالَ صَلَّى لَنَا الْحَجَّاجُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ سَجْدَةَ الْأُولَى قَرَّصَ رَأْسَهُ مِنْهَا رَفَعَ يَدَيْهِ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَأَنْكَرْتُ أَنَا ذَلِكَ فَقُلْتُ لِوُهَيْبِ بْنِ خَالِدٍ إِنَّ هَذَا يَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ أَرَ أَحَدًا يَصْنَعُهُ فَقَالَ لَهُ وُهَيْبٌ تَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ أَرَ أَحَدًا يَصْنَعُهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ رَأَيْتُ أَبِي يَصْنَعُهُ وَقَالَ أَبِي رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَصْنَعُهُ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ ترجمہ ابو سہل ازدی نے کہا میری پاس عبد اللہ بن طاؤس نے نماز پڑھی مسجد خیف کے اندر تو جب انہوں نے پہلے سجدے سے سر اوٹھایا تو دونوں ہتھیلیاں منہ کے سامنے اوٹھائیں میں نے اسکا انکار کیا اور وہیب بن خالد سے کہا یہ وہ کام کرتا ہے جو ہم نے کسیکو کرتے نہیں دیکھا عبد اللہ بن طاؤس نے کہا میں نے اپنے باپ کو ایسا کرتے دیکھا ہے وہ کہتے تھے میں نے عبد اللہ بن عباس کو ایسا کرتے دیکھا ہے اور عبد اللہ بن عباس کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا **قَدْرُ الْجُلُوسِ** بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ دونوں سجدوں کے بیچ میں کتنی دیر بیٹھے **عَنِ الْبَرَاءِ** قَالَ كَانَ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكُوعُهُ وَسُجُودُهُ وَقِيَامُهُ بَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کھڑا ہونا اور رکوع اور سجدہ اور رکوع کے بعد کھڑا ہونا اور دونوں سجدوں کے بیچ میں بیٹھنا برابر برابر ہوتا **كَيْفَ** الْجُلُوسُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ دونوں سجدوں کے بیچ میں کس طرح بیٹھے **عَنْ مَيْمُونَةَ** قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ خَوَّى بِيَدَيْهِ حَتَّى يُرَى وَضَحُ إِبْطَيْهِ مِنْ وَرَائِهِ وَإِذَا قَعَدَ اطْمَأَنَّ عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى ترجمہ میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو دونوں ہتھیلیاں کھلے رکھتے یہانتک کہ آپ کے بغلوں کی چمک پیچھے سے معلوم ہوتی اور جب بیٹھتے تو بائیں ران میں پر لگا کر بیٹھتے **التَّكْبِيرُ** لِلسُّجُودِ سجدے کے لیئے تکبیر کہنا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ رَفْعٍ وَوَضْعٍ وَقِيَامٍ وَقُعُودٍ وَأَبُو

وعمر و عثمان ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سر اوٹھاتے اور کہتے سمع اللہ لمن حمدہ جب اوٹھتے اور پیٹھ سیدھی کر لیتے پھر تکبیر کہتے اور سجدہ میں جاتے اور عمر اور عثمان بھی ایسا ہی کرتے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوٰۃ یکبر حین یقوم ثم یکبر حین یرکع ثم یقول سمع اللہ لمن حمدہ حین یرفع صلبہ من الرکعۃ ثم یقول وھو قائم ربنا لک الحمد ثم یکبر حین یھوی ساجدا ثم یکبر حین یرفع رأسہ ثم یکبر حین یسجد ثم یکبر حین یرفع رأسہ ثم یفعل ذلک فی الصلوٰۃ کلھا حتی یقضیھا ویکبر حین یقوم من الثنتین بعد الجلوس ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے وہ کہتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کو اوٹھتے تو تکبیر کہتے کھڑے ہوتے وقت پھر تکبیر کہتے رکوع کرتی وقت پھر کہتے سمع اللہ لمن حمدہ جب کوہ سے سر اوٹھاتے پھر کہتے ربنا لک الحمد پھر جب سجدہ میں جاتے تو تکبیر کہتے پھر جب سجدہ سے سر اوٹھاتے تو تکبیر کہتے پھر جب سجدہ میں جاتے تو تکبیر کہتے پھر جب سجدہ سے سر اوٹھاتے تو تکبیر کہتے پھر ایسا ہی ساری نماز میں کرتے حتیٰ اخیر تک اور جب دو رکعتیں پڑھ کر اوٹھتے تب بھی تکبیر کہتے **الاستواء للجلوس** عند ارفع من السجدتین جب دو سجدے کر کے اوٹھنے لگی تو پہلے سیدھا ہو کر بیٹھ جاوے پھر اوٹھے **عَنْ أَبِي قِلَابَةَ** قال جاءنا ابوسلیمان مالک بن الحویرث الی مسجدنا فقال انی لاریدکم کیف رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی قال فجعل فی الرکعۃ الاولی حین رفع رأسہ من السجدۃ الاخیرۃ ترجمہ ابوقلابہ سے روایت ہے ابوسلیمان مالک بن حویرث ہماری مسجد میں آئے اور کہا میں چاہتا ہوں تم کو دکھلاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر نماز پڑھتے تھے (پھر انہوں نے نماز پڑھی) پہلے پہلی رکعت پڑھ کے جب دوسری سجدے سے سر اوٹھایا (یہ پتہ نہیں چلتا ضعیف ہوتا ہے اسکو جلسہ راحت کہتے ہیں) **عَنْ** مالک بن الحویرث قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فاذا کان فی وتر من صلوتہ لم ینھض حتی یستوی جالسا ترجمہ مالک بن حویرث سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا آپ جب طاق نماز میں ہوتے (یعنی ایک رکعت یا تین رکعت پڑھ چکتے) تو اوٹھتے جب تک سیدھے بیٹھ نہ لیتے **الاعتماد** عند اللہوض کہ اوٹھتے وقت ہاتھ پر کا دینا **عَنْ أَبِي قِلَابَةَ** قال کان مالک بن الحویرث یأتینا فیقول الا احدثکم عن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیصلی فی غیر وقت صلوۃ فاذا رفع رأسہ من السجدۃ الثانیۃ فی اول الرکعۃ استوی قاعدا ثم قام فاعتمد علی الارض ترجمہ ابوقلابہ سے روایت ہے مالک بن الحویرث ہمارے پاس آتے تھے اور کہتے نہ کیا میں تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ بتلاؤں پھر وہ بیوقت نماز پڑھتے (یعنی نفل) تو جب سر اٹھا کر سجدہ کر کے سر اوٹھاتی پہلی رکعت میں پہلے سیدھے بیٹھ جاتی پھر زمین پر ٹیکتا **رفع الیدین** قبل الرکعتین پہلی دونوں ہاتھ کو اوٹھانا یعنی کندھوں تک **عَنْ** وائل بن حجر قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد وضع رکبتیہ قبل یدیہ واذا نھض رفع یدیہ قبل رکبتیہ ترجمہ وائل بن حجری روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ جب سجدہ کرتی دونوں گھٹنے ہاتھوں

سے پہلے رکھتے اور جب سجدہ سے اٹھنے لگتے تو پہلے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے پھر گھٹنوں کو **اَلتَّکْبِیْرُ لِلنُّهُوْضِ**

جب سجدہ سے اٹھنے لگے تو تکبیر کہے **عَنْ** اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ کَانَ یُصَلِّیْ بِهِمْ فَیُکَبِّرُ کُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَاِذَا انْصَرَفَ قَالَ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَشْبَهُکُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابوسلمہ سے روایت ہے ابوہریرہ نماز پڑھایا کرتے تھے تو تکبیر کہتے تھے جبکہ اور اٹھتے پھر جب فارغ ہوتے تو کہتے قسم خدا کی میں زیادہ مشابہ ہوں نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **عَنْ** اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُمَا صَلَّیَا خَلْفَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَهُوَ یُکَبِّرُ کُلَّمَا رَفَعَ وَکُلَّمَا وَضَعَ فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَهٗ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ وَکَبَّرَ وَرَفَعَ رَاْسَهٗ وَکَبَّرَ ثُمَّ کَبَّرَ حِیْنَ قَامَ مِنَ الرَّکْعَتَیْنِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنِّیْ لَاَقْرَبُکُمْ شَبَهًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَتْ هٰذِهٖ صَلٰوتُهٗ حَتّٰی فَارَقَ الدُّنْیَا ترجمہ ابوبکر بن عبدالرحمن اور ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے روایت ہے اور دونوں نے نماز پڑھی ابوہریرہ رض کے پیچھے جب رکوع کیا تو تکبیر کہے پھر جب سر اوٹھایا تو سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہا پھر سجدہ کیا اور تکبیر کہی پھر سر اوٹھایا اور تکبیر کہی پھر جب رکعت پڑھ کر کھڑے ہوئے تو تکبیر کہے بعد اوس کے کہا قسم اوس شخص کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم سے زیادہ مشابہ ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں اور آپ اسیطرح نماز رہے یہانتک کہ دنیا تشریف لے گئی **کَیْفَ** یَجْلِسُ لِلتَّشَهُّدِ الْاَوَّلِ پہلے قعدے میں کیونکر بیٹھے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ مِنْ سُنَّةِ الصَّلٰوةِ اَنْ تُقْعِدَ رِجْلَكَ الْیُسْرٰی وَتَنْصِبَ الْیُمْنٰی ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا نماز میں سنت ہے کہ بائیں پیر کو بچھاوے اور داہنے پیر کو کھڑا کرے (قعدے میں) **اَلْاِسْتِقْبَالُ** بِاَطْرَافِ اَصَابِعِ الْقَدَمِ الْقِبْلَةَ عِنْدَ الْقُعُوْدِ لِلتَّشَهُّدِ تشہد میں بیٹھتے وقت پاؤں کے انگلیاں قبلہ کیطرف رکھے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مِنْ سُنَّةِ الصَّلٰوةِ اَنْ تَنْصِبَ الْقَدَمَ الْیُمْنٰی وَاسْتِقْبَالُهٗ بِاَصَابِعِهَا الْقِبْلَةَ وَالْجُلُوْسُ عَلَی الْیُسْرٰی ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا نماز کی سنت یہ ہے کہ داہنی پاؤں کو کھڑا کرے اور انگلیاں قبلہ کیطرف کرے اور بائیں پاؤں کو بچھا کر بیٹھے **مَوْضِعُ الْیَدَیْنِ عِنْدَ الْجُلُوْسِ** بیٹھتے وقت ہاتھ کہاں رکھے **عَنْ** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَیْتُهٗ یَرْفَعُ یَدَیْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ حَتّٰی یُحَاذِیَ مَنْکِبَیْهِ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّرْکَعَ وَاِذَا جَلَسَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ اَضْجَعَ الْیُسْرٰی وَنَصَبَ الْیُمْنٰی وَوَضَعَ یَدَهُ الْیُمْنٰی عَلٰی فَخِذِهِ الْیُمْنٰی وَنَصَبَ اِصْبَعَهٗ لِلدُّعَاءِ وَوَضَعَ یَدَهُ الْیُسْرٰی عَلٰی رِجْلِهِ الْیُسْرٰی قَالَ ثُمَّ اَتَیْتُهُمْ وَهُمْ قَابِلٌ فَرَاَیْتُهُمْ یَرْفَعُوْنَ اَیْدِیَهُمْ فِی الْبَرْدِ ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا میں نے دیکھا آپ دونوں ہاتھ اوٹھاتے تھے نماز کے شروع میں مونڈھوں تک اسیطرح جب رکوع کرتے اور جب دو رکعتوں کے بعد بیٹھتے تو بایاں پاؤں بچھاتے اور داہنا کھڑا کرتی اور داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھتے اور انگلی کو کھڑا کرتے دعا کی لیے اور بایاں ہاتھ بائیں پاؤں پر رکھتے وائل بن حجر نے کہا پھر میں صحابہ پاس پھر بہت سال بعد دیکھا تو دیکھا

اپنی گود یا پہلو تھامے تھے جبون کے اندر **باب** موضع البصر فی التشہد نماز میں جب بیٹھے تو نگاہ کہاں رکھے **عن** عبداللہ بن عمر انہ رای جلا یحرک الحصا بیدہ وھو فی الصلوۃ فلما انصرف قال لہ عبداللہ لا تحرک الحصا وانت فی الصلوۃ فان ذلک من الشیطان ولکن اصنع کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع قال وکیف کان یصنع قال وضع یدہ الیمنی علی فخذہ الیمنی واشار باصبعہ التی تلی الابہام فی القبلۃ ورمی ببصرہ الیہا او نحوہا ثم قال ھکذا رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے اونہوں نے ایک شخص کو کنکریاں چنتے دیکھا نماز میں جب نماز پڑھ چکا تو عبداللہ نے کہا کنکریوں سے مت کھیلا کر نماز میں اس لیے کہ یہ شیطان کی طرف سے ہے (تاکہ نماز سے غافل کر دے) لیکن وہ کام کیا کر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے اوس نے کہا آپ کیا کرتے تھے عبداللہ نے کہا میں اپنا ہاتھ اپنی ران پر رکھتا اور کلمہ کی انگلی سے اشارہ کیا قبلے کیطرف اور اپنی آنکھ کو اوسی طرف رکھا پھر کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا **الاشارۃ** بالاصبع انگلی سے اشارہ کرنا **عن** عبداللہ بن الزبیر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس للتشہد الاول او فی الاربع یضع یدیہ علی رکبتیہ ثم اشار باصبعہ ترجمہ عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھتے تو دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھتے پھر انگلی سے اشارہ کرتے **کیفیۃ التشہد الاول** پہلا تشہد کیا ہے **عن** عبداللہ قال علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نقول اذا جلسنا فی الرکعتین التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ

ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سکھلایا کہ ہم جب دو رکعت پڑھ کر بیٹھیں تو یوں کہیں التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ **عن** عبداللہ قال کنا لا ندری ما نقول فی کل رکعتین غیر ان نسبح ونکبر ونحمد ربنا وان محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علم جوامع الخیر وخواتمہ فقال اذا قعدتم فی کل رکعتین فقولوا التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ثم لیتخیر احدکم من الدعاء اعجبہ الیہ فلیدع اللہ عز وجل ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم کو معلوم نہ تھا ہم کیا کہیں جب بیٹھ کر پڑھیں سوا اس کے کہ تسبیح کہیں اور تکبیر اور تعریف کریں اپنے پروردگار کی اور کہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے باتیں سکھلائی ہیں جوامع الکلم اور خاتمہ جیسا کہ آپ نے فرمایا جب تم بیٹھو دو رکعت پڑھ کر تو یوں کہو التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ پھر جو چاہے دعا کرے

دعا جو پہلے معلوم ہوا ہو مانگو اسد جل جلالہٗ سے عن عبداللہ قال علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التشہد
فی الصلوٰۃ والتشہد فی الحاجۃ فاما التشہد فی الصلوٰۃ فالتحیات للہ والصلوٰت والطیبات السلام
علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ
واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو تشہد
کا تشہد اور حاجت کا تشہد بتلایا تو نماز کا تشہد یہ ہے التحیات سے اللہ والصلوات والطیبات اخیر تک عن یحییٰ وہو ابن
آدم قال سمعت سفیان یتشہد بہذا فی المکتوبۃ والتطوع ویقول حدثنا ابو اسحاق عن ابی الاحوص
عن عبداللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ح وحدثنا منصور وحماد عن ابی وائل عن عبداللہ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ یحییٰ بن آدم سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے سفیان کو یہ تشہد پڑھتے دیکھا فرض اور نفل میں
اور وہ کہتے تھے کہ میں نے حدیث تشہد ابو اسحاق سے انہوں نے ابو الاحوص سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عن عبداللہ بن مسعود قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نعلم شیئا
فقال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قولوا فی کل جلسۃ التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام
علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا
اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے
کچھ نہ جانتے تھے آپنے فرمایا جب تم نماز میں بیٹھو تو یہ کہا کرو التحیات سے اخیر تک یعنی سب بزرگیاں اللہ کے لیے
ہیں اسیطرح سب نمازیں یاد کر لیں اور پاک چیزیں سلامتی ہو تم پر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اس کے سلامتی
ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کوئی لائق عبادت کے نہیں ہے سوا اللہ کے اور گواہی دیتا
ہوں میں اس بات کی بیشک حضرت محمد اسکے بندے ہیں اور اوس کے بھیجے ہوئے ہیں عن علقمۃ بن قیس عن عبداللہ
قال کنا لا ندری ما نقول اذا صلینا فعلمنا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوامع الکلم فقال لنا قولوا التحیات
للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد
اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ قال عبید اللہ قال زید
عن خالد عن ابراہیم عن علقمۃ قال لقد رأیت ابن مسعود یعلمنا ہؤلاء الکلمات کما یعلمنا القرآن
ترجمہ علقمہ بن قیس سے روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا ہم نہیں جانتے تھے نماز میں کیا کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
چند جامع کلمے ہمکو سکھلا دیے آپنے فرمایا کہو التحیات للہ الصلوات اخیر تک علقمہ نے کہا عبداللہ بن مسعود ہمکو یہ کلمے اسطرح سکھلاتے
تھے جیسے قرآن سکھلاتے تھے عن ابن مسعود قال کنا اذا صلینا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نقول
السلام علی اللہ السلام علی جبرئیل السلام علی میکائیل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقولوا

السلام علی اشعر فان اللہ ھو السلام ولکن قولوا التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا
النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا
شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو یوں کہتے تھے سلام اللہ پر سلام جبرئیل پر سلام میکائیل پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مت کہو سلام اللہ پر کیونکہ اللہ خود سلام ہے فی یعنی سلام اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے وہ سلام ہے تمام مراسیوں اور
آفتوں سے پھر اوس کے سلامتی چاہنا ذاتی ہے ت لیکن یوں کہو التحیات للہ والصلوات خیرتک عن عبد اللہ بن مسعود
قال کنا نصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنقول السلام علی اللہ السلام علی جبرئیل السلام علی
میکائیل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقولوا السلام علی اللہ فان اللہ ھو السلام ولکن قولوا
التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی
عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے
روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو یوں کہا کرتے تھے سلام اللہ پر سلام جبرئیل پر سلام میکائیل پر
آپ نے فرمایا ایسا مت کہو سلام اللہ پر کیونکہ اللہ خود سلام ہے بلکہ یوں کہو التحیات للہ والصلوات خیرتک عن
عمر انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی التشہد التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک
ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ وان
اشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد میں تلاوت التحیات
للہ والصلوات خیرتک عن عبد اللہ یقول علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التشہد کما یعلمنا السورۃ
من القرآن وکفہ بین یدیہ التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ
ورسولہ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد ہم کو ایسا سکھلایا جیسے قرآن کی سورت
سکھلاتے تھے اپنا ہاتھ سامنے رکھا فرمایا التحیات للہ والصلوات خیرتک **ذکر الخروج من التشہد** دوسری طرح کا
تشہد عن الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبنا فعلمنا سنتنا وبین لنا صلوتنا
قال فیھا صفوا کم ثم لیؤمکم احدکم فاذا کبر فکبروا ولا تکبروا حتی یکبر واذا قال ولا الضالین فقولوا امین یجبکم
اللہ واذا کبر الامام ورکع فکبروا وارکعوا فان الامام یرکع قبلکم ویرفع قبلکم قال نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فتلک بتلک ھذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا ربنا ولک الحمد یسمع اللہ لکم فان اللہ عز وجل قال
علی لسان نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع اللہ لمن حمدہ ثم اذا کبر الامام وسجد فکبروا واسجدوا فان

فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ فَإِذَا كَانَ
عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلِ أَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ
عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ترجمہ ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے خطبہ پڑھا اور ہم کو طریقے بتلائے اور نماز سکھلائی پھر فرمایا جب تم نماز پڑھو تو صفیں کھڑی کرو اور تم میں سے ایک امامت
کرے جب امام تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تم آمین کہو اللہ تعالیٰ قبول کرے گا
اور جب وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تم بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو اس لیے کہ امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا پھر اوہر کی کسر اوہر نکل آوے گی اور جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم ربنا ولک الحمد کہو اللہ سن لیگا تمہاری
اسلیے کہ اللہ نے نبی پیغمبر کے زبان پر فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ یعنی سن لیا اللہ نے جو کوئی اوسکی تعریف کرے پھر جب امام
تکبیر کہے اور سجدہ کرے تم بھی تکبیر کہو اور سجدہ کرو اس لیے کہ امام تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور اوٹھاتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اوہر کی کسر اوہر نکل آوے گی جب بیٹھنے لگے تو ہر ایک تم میں سے بیٹھتے ہی پہلے یہ کہے التحیات الطیبات الصلوات
للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ترجمہ حطان بن عبداللہ سے روایت
ہے انہوں نے نماز پڑھی ابوموسیٰ اشعری کے ساتھ تو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے رکعت نماز میں
بیٹھے تو پہلے یہ کہے التحیات للہ الطیبات الصلوات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ
الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ **نوع اخر** من التشہد ایک اور
قسم کا تشہد عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا التشہد کما یعلمنا القرآن
وکان یقول التحیات المبارکات الصلوات الطیبات للہ سلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ و
برکاتہ سلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ و
رسولہ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو تشہد اسطرح سکھلاتے تھے جیسی قرآن سکھلاتے
تھے آپ فرماتے تھے التحیات المبارکات الصلوات الطیبات سلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین
اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ **نوع اخر** ایک اور قسم کا تشہد عن جابر قال

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا التشهد كما يعلمنا السورة من القرآن يقول التحيات
لله والصلوات والطيبات السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله
الصالحين أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله أسأل الله الجنة وأعوذ بالله

من النار ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو تشہد اسطرح سکھلاتی تھے جیسی قرآن کی کوئی سورت سکھلاتے
بسم اللہ وبالله التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین
اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ اسال اللہ الجنۃ واعوذ باللہ من النار **تخفیف التشہد**

الاول پہلا قعدہ ہلکا کرنا **عن** عبد الله بن مسعود قال كان النبي صلى الله عليه وسلم في الركعتين كأنه
على الرضف قلت حتى قيد قال خلك يريد ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جب) دو رکعت پڑھکر ایسا بیٹھتے
جیسے تو پتھر پر بیٹھے میں (ابو عبیدہ) نے کہا حتی قید (یہانتک کہ) انہوں نے کہا تا ہی (یہانتک کہ) ہو جاوے **ترک الشہد الاول** اگر پہلا قعدہ ہو جاوے تو نہ کرے **عن** ابن
بحينة أن النبي صلى الله عليه وسلم قام من اثنتين ولم يجلس فقضى صلاته حتى إذا كان في آخر صلاته سجد سجدتين
قبل أن يسلم ثم سلم ترجمہ ابن بحینہ سے روایت ہے کہ نبی نماز پڑھی دو رکعتوں پر پھر کھڑے ہو گئے بیٹھے نہیں تو نماز پوری کی جب آخر نماز ہوئی تو سجدہ سہو کیا
دو سجدے سلام سے پہلے پھر سلام پھیرا **عن** ابن بحينة أن النبي صلى الله عليه وسلم قام في الركعتين فسبحوا فمضى فلما قضى صلاته
سجد سجدتين يكبر في كل سجدة ترجمہ ابن بحینہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی دو رکعتوں پر پھر کھڑے ہو گئے اور بیٹھنا بھول گئے صحابہ نے
تسبیح کہی آپ پڑھتے رہے جب سجدہ سہو کیا دو سجدے کئے ہر سجدہ میں تکبیر کہتے تھے **التکبیر للقیام الی الرکعتین الاخریین** جب سجدہ سہو کرتا ہو تو تکبیر کہے
دو رکعتوں کے لیے اٹھتا ہو تو تکبیر کہے **عن** عبد الرحمن بن الأصم قال سئل أنس بن مالك عن التكبير
في الصلوة فقال يكبر إذا ركع وإذا سجد وإذا رفع رأسه من سجوده وإذا قام من الركعتين فقال
حطيم أعمن تحفظ هذا قال عن النبي صلى الله عليه وسلم وأبي بكر وعمر ثم سكت فقال له
حطيم وعثمان قال وعثمان ترجمہ عبد الرحمن بن اصم سے روایت ہے انس بن مالک سے پوچھا نماز میں تکبیر کہنے کو انہوں نے
کہی تکبیر کہی جب رکوع کرے اور جب سجدہ کرے اور جب سجدہ سے سر اٹھاوے اور جب دو رکعتیں پڑھکر کھڑا ہو حطیم نے کہا یہ تم نے
کہاں سے جانا انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر سے پھر چپ ہو رہے حطیم نے کہا اور عثمان سے انس نے
کہا اور عثمان سے **عن** مطرف بن عبد الله قال صلى علي بن أبي طالب فكان يكبر في كل خفض ورفع ثم
التكبير فقال عمران بن حصين لقد ذكرني هذا صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ مطرف
بن عبداللہ سے روایت ہے حضرت علی نے نماز پڑھی تکبیر کہتے تھے جب جھکتے اور اٹھتے پوری تکبیر عمران بن حصین نے کہا انہوں نے یاد
دلایا اس نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو **رفع الیدین للقیام الی الرکعتین الاخریین** جب دو رکعتوں کے لیے اٹھتے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے **عن** أبي حميد الساعدي قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا

سنن دارقطنی کے مصنف کا نام ابوالحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان بن دینار بن عبداللہ البغدادی الدارقطنی ہے

من السجدتين كبر ورفع يديه حتى يعادي بهما منكبيه كما صنع حين افتتح الصلوة ترجمہ ابوحمید ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دو رکعتیں پڑھکر اوٹھتے تو تکبیر کہتے اور دونوں ہاتھ اوٹھاتے یہانتک کہ مونڈھوں تک جیسی شروع نماز میں اوٹھاتے **عن** ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم كان يرفع يديه اذا دخل في الصلوة واذا اراد ان يركع واذا رفع راسه من الركوع واذا قام من الركعتين يرفع يديه كذلك

حال ہی میں تکبیر کہنے کے بعد ہاتھ اوٹھانے کا بیان ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ اوٹھاتے تھے جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرنا چاہتے اور جب رکوع سے سر اوٹھاتے اور جب دو رکعتیں پڑھکر اوٹھتے اسطرح مونڈھوں تک ہاتھ اوٹھاتے

باب رفع اليدين وحمد الله والثناء عليه في الصلوة

دونوں ہاتھ اوٹھانیکا اور نماز کے اندر خدا کی صفت اور تعریف کرنیکا بیان **عن** سهل بن سعد قال انطلق رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلح بين بني عمرو بن عوف فحضرت الصلوة فجاء المؤذن الى ابي بكر فامره ان يصلي بالناس ثم جاء فمشى في الصف حتى قام في الصف المقدم وصفح الناس بابي بكر لا يؤذنونه برسول الله صلى الله عليه وسلم وكان ابو بكر لا يلتفت في الصلوة فلما اكثروا التفت فاذا هو برسول الله صلى الله عليه وسلم فاومى اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم رجع القهقرى وتقدم رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى فلما انصرف قال يا ابا بكر ما منعك اذ ثبتك ان تصلي فقال ابو بكر ما كان ينبغي لابن ابي قحافة ان يصلي بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مالي رايتكم صفقتم انما التصفيح للنساء ثم قال اذا نابكم شيء في صلوتكم فليسبح

ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف میں صلح کرانے کو گئی نماز کا وقت آگیا تو مؤذن ابوبکر صدیق رض پاس آیا اور حکم کیا اون کو لوگون کی جماعت کے ساتھ امامت کرنے کا (انہون نے امامت شروع کی) اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ صفون کو چیرتے ہوئے پہلی صف میں آکر کھڑے ہوئے اور لوگون نے تالیان بجانا شروع کیں تو ابوبکر کو معلوم ہوجاوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہین لیکن ابوبکر نماز میں کسی طرف دھیان نہیں کرتے تھے جب بہت تالیان بجائین تو اونکو معلوم ہوا کوئی حادثہ پیش آیا وہنون نے دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہین آپ نے ابوبکر کو اشارہ کیا کہ اپنی جگہ کھڑے رہو اوہنون نے دونو ہاتھ اوٹھائے اور اللہ کی تعریف کی اور اسکی ثنا بیان کی زمانہ کے اندر اسطرح صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز نہ پڑھی تھی پھر آپ نے اشارہ کیا ابوبکر نے اسکا شکر ادا کیا اسحدیث سے معلوم ہوا کہ نماز کے اندر ہاتھ اوٹھا کر دعا کرنا درست ہے **ث** پھر الٹے پانون پیچھے پھرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے ہوئے آپنے نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو ابوبکر صدیق رض سے فرمایا میں نے تم کو جب اشارہ کیا تو تم کیون نہین کھڑے رہے ابوبکر نے رعاجزی سے کہا کیا ابوقحافہ (ابوبکر کے باپ کی کنیت ہے) کے بیٹے کو لائق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کرے پھر آپ نے لوگون سے

فرمایا کیا ہوا تم کو تم ہاتھ ہلاتے ہو جیسے سرکش گھوڑوں کا کام ہوتا ہے تم کو نماز میں جب کوئی حاجت درپیش ہو تو سبحان اللہ کہو۔
السَّلَامُ بِالْيَدِ فِي الصَّلٰوةِ نماز میں ہاتھ ہلا کر سلام کرنا کیسا ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ رَافِعُوْا اَيْدِيْنَا فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ مَا بَالُهُمْ رَافِعِيْنَ اَيْدِيَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ الْخَيْلِ الشُّمْسِ اُسْكُنُوْا فِي الصَّلٰوةِ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے ہم نماز میں ہاتھ ہلا رہے تھے رسلام کے لیے ہاتھ سے اشارہ کر رہے تھے ہاتھ ہلا کر لوگوں کو سلام کرتے تھے سلام کا جواب دیتے تھے آپ نے فرمایا کیا حال ہے ان لوگوں کا اپنے ہاتھ سرکش گھوڑوں کی دموں کی طرح ہلا رہے ہیں جب کسی شریر گھوڑے کی دم میں نماز میں سکون نہ کرو (یعنی بغیر ضرورت حرکت نہ کرو) **ف** اس حدیث سے سلام میں ہاتھ ہلانے کی ممانعت نکلی نہ رکوع اور رکوع سے اٹھنے وقت ہاتھ ہلانے کی تو سنت ہے اور نماز کے افعال میں سے ایک فعل ہے پھر جو شخص دلیل لایا اس حدیث سے رفع یدین کی ممانعت کی کہ رکوع کیوقت اور رکوع سے اٹھنے وقت وہ بیخبر اور ناواقف ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُسَلِّمُ بِاَيْدِيْنَا فَقَالَ مَا بَالُ هٰؤُلَاءِ يُسَلِّمُوْنَ بِاَيْدِيْهِمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ اَمَا يَكْفِيْ اَحَدَكُمْ اَنْ يَّضَعَ يَدَهٗ عَلٰى فَخِذِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو ہاتھوں کے اشارہ سے سلام کرتے تھے آپ نے فرمایا کیا حال ہے ان لوگوں کا ہاتھوں سے سلام کرتے ہیں گویا وہ سرکش گھوڑوں کی دمیں ہیں کیا تم میں سے ہر ایک کو یہ کافی نہیں کہ اپنا ہاتھ ران پر رکھ لی اور زبان سے السلام علیکم السلام علیکم کہے **ف** شاید یہ حکم نماز میں سلام کی ممانعت سے پہلے ہوگا **رَدُّ السَّلَامِ بِالْاِشَارَةِ فِي الصَّلٰوةِ** نماز میں سلام کا جواب اشارہ سے دینا **عَنْ** صُهَيْبٍ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَرْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ اِشَارَةً وَلَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ بِاِصْبَعِهٖ ترجمہ صہیب سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپ نماز پڑھ رہے تھے میں نے سلام کیا آپ نے انگلی کے اشارہ سے جواب دیا **عَنْ** زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْجِدَ قُبَاءَ لِيُصَلِّيَ فِيْهِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رِجَالٌ يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ فَسَاَلْتُ صُهَيْبًا وَكَانَ مَعَهٗ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ اِذَا سُلِّمَ عَلَيْهِ قَالَ كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ ترجمہ زید بن اسلم سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں نماز پڑھنے کو گئے کچھ لوگ آپ کے سلام کو گئے میں صہیب کے ساتھ تھا میں نے ان سے پوچھا آپ کیا کرتے تھے سلام کے جواب میں صہیب نے کہا دونوں ہاتھوں سے اشارہ کرتے تھے **عَنْ** عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ اَنَّهٗ سَلَّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَرَدَّ عَلَيْهِ ترجمہ عمار بن یاسر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا آپ نماز پڑھتے تھے آپ نے جواب دیا **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ مَشٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ ثُمَّ اَدْرَكْتُهٗ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَاَشَارَ اِلَيَّ فَظَنَنْتُ اَنَّهٗ يَدْعُوْنِيْ فَقَالَ اِنَّكَ سَلَّمْتَ عَلَيَّ اٰنِفًا

وَأَنَا أُصَلِّي وَأَنَا مُوَجِّهُهُ يَوْمَئِذٍ إِلَى الْمَشْرِقِ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک کام
بھیجا میں جب لوٹ کر آیا تو آپ نماز پڑھ رہے تھے میں نے سلام کیا آپ نے میری طرف اشارہ کیا جب نماز سے فارغ ہوئے مجھ کو
بلایا اور فرمایا تو نے ابھی سلام کیا تھا لیکن میں نماز پڑھ رہا تھا (اس وجہ سے جواب نہ دے سکا) اور اس وقت آپکا منہ پورب کیطرف
تھا رشاید آپ سفر میں سواری پر ہوں گے جیسا دوسری روایت میں ہے) **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ أَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ يُسَبِّحُ مُتَرَبِّعًا فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَانْصَرَفْتُ فَنَادَانِي يَا جَابِرُ فَنَادَانِي النَّاسُ لَا جَابِرُ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَلَّمْتُ عَلَيْكَ فَلَمْ تَرُدَّ
عَلَيَّ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو کہیں بھیجا جب میں لوٹ کر آیا
تو آپ سواری پر چار زانو تھے پورب یا پچھم کو میں نے سلام کیا آپنے ہاتھ سے اشارہ کیا پھر میں نے سلام کیا آپنے ہاتھ سے اشارہ کیا میں
لوٹ گیا تو آپنے پکارا اے جابر لوگوں نے بھی پکارا اور جابر میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے آپکو سلام کیا آپنے جواب نہیں دیا
آپنے فرمایا میں نماز پڑھ رہا تھا **النَّهْيُ** عَنْ مَسْحِ الْحَصَى فِي الصَّلَاةِ نماز میں کنکریاں ہٹانیکی ممانعت **عَنْ** أَبِي ذَرٍّ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصَى فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ
ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز میں ہو تو کنکریاں نہ ہٹاوے رحمت سامنے
سے اس لیے کہ رحمت اللہ کی اوسکی سامنے ہوتی ہے **ف** پس یہ حدیث تفسیر ہے اوس حدیث کی جس میں یہ ہے کہ اللہ اوسکی سامنے ہے
الرُّخْصَةُ فِيهِ مَرَّةً ایکبار کنکریاں ہٹانے کی اجازت **عَنْ** مُعَيْقِيبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنْ كُنْتَ لَابُدَّ فَاعِلًا فَمَرَّةً ترجمہ معیقیب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو ضرور کنکریاں ہٹاوے
تو خیر ایک بار ہٹاوے (یعنی اگر ایسی ضرورت واقع ہو کہ کنکریاں ہٹائے بغیر چارہ نہ ہو تو ایک بار ہٹاوے بار بار ایسا نہ کرے) **النَّهْيُ**
عَنْ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ نماز میں آسمان کیطرف دیکھنے کی ممانعت **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذَلِكَ حَتَّى
قَالَ لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذَلِكَ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا
حال ہے لوگوں کا نماز میں اپنے آنکھیں آسمان کیطرف اوٹھاتے ہیں پھر آپنے سختی کے اس باب میں اور فرمایا باز آویں لوگ اس حرکت سے
نہیں تو اونکی بینائی جاتی رہیگی **عَنْ** عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلَا يَرْفَعْ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ
أَنْ يَلْتَمِعَ بَصَرُهُ ترجمہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے سنا اوس نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی نماز میں ہو تو اپنی آنکھ آسمان کیطرف نہ اوٹھاوے ایسا نہ ہو کہ اوس
کی بینائی جاتی رہے **التَّشْدِيدُ** فِي الِالْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کی ممانعت **عَنْ** أَبِي ذَرِّ قَالَ

فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ اللَّهُ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ وَهُوَ قَائِمٌ فِي صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ فَإِذَا صَرَفَ وَجْهَهُ انْصَرَفَ عَنْهُ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ اللہ عزوجل بندہ کی طرف متوجہ رہتا ہے جب تک وہ نماز میں کھڑا رہتا ہے اور ادھر ادھر نہیں دیکھتا جب منہ پھیر لیتا ہے تو اللہ بھی اس کی طرف سے منہ پھیر لیتا ہے ف التفات دل سے حرکت ہے ایک منہ پھیر کر ادھر ادھر دیکھنا یہ درست نہیں نماز میں دل سے غیر منہ پھیرنے سے آنکھوں کی گنجائش ہے یہ درست ہے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الِالْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا نماز میں التفات کرنے کو آپ نے فرمایا یہ جھپٹا ہے شیطان کی جو اچک لیتا ہے نماز میں سے عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ قُلْتُ عَائِشَةُ إِنَّ الِالْتِفَاتَ فِي الصَّلَاةِ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ ترجمہ ابوعبیدہ سے روایت ہے حضرت عائشہ نے کہا التفات نماز میں جھپٹا ہے شیطان کی جو اچک لیتا ہے نماز میں سے **الرُّخْصَةُ فِي ذَلِكَ** نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کی اجازت عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ وَهُوَ قَاعِدٌ وَأَبُو بَكْرٍ يُسْمِعُ النَّاسَ تَكْبِيرَهُ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا فَرَآنَا قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْنَا فَقَعَدْنَا فَصَلَّيْنَا بِصَلَاتِهِ قُعُودًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ إِنْ كِدْتُمْ آنِفًا لَتَفْعَلُونَ فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّومِ يَقُومُونَ عَلَى مُلُوكِهِمْ وَهُمْ قُعُودٌ فَلَا تَفْعَلُوا ائْتَمُّوا بِأَئِمَّتِكُمْ إِنْ صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِنْ صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے ہم نے آپکے پیچھے نماز پڑھی کھڑے ہوکر اور آپ بیٹھے تھے اور ابوبکر تکبیر کی آواز لوگوں کو سناتے تھے آپ نے ہماری طرف دیکھا (نماز ہی میں) تو ہم کو کھڑے ہوئے آپ نے اشارہ کیا ہم بیٹھ گئے اور بیٹھ کر آپ کے ساتھ نماز پڑھی جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا ابھی وقت فارس اور روم والوں کا کام کر رہے تھے وہ اپنی بادشاہوں کو سامنے کھڑے ہوتے ہیں اور بادشاہ بیٹھے رہتے ہیں ایسا مت کرو بلکہ اپنے امام کی پیروی کرو اگر وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جو وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ يَمِينًا وَشِمَالًا وَلَا يَلْوِي عُنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں داہنی اور بائیں دیکھتے لیکن گردن اپنی پیچھے نہ پھیرتے **بَابُ الْعَمَلِ فِي الصَّلَاةِ** نماز میں کوئی کام کرنا درست ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا سانپ اور بچھو کے مارڈالنے کا نماز میں عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا سانپ اور بچھو کے مارڈالنے کا نماز میں ف اگر سانپ کا ڈسا یا بچھو کا مارنا ضرور ہو تو چلتا ہو کیونکہ یہ بھی موذی کا مارنا ضرور ہے جس سے خلق اللہ کو تکلیف ہو اور نماز سے خارج نہیں ہوتی عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ رَفَعَهَا ترجمہ

ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ دہ اپنی نواسی کو جو زینب کے صاحبزادی تھیں گود میں کئے ہوئے تھے نماز میں جب سجدہ کرتے تو اسکو بٹھا دیتے اور جب کھڑے ہوتے اوسکو اٹھا لیتے **عَنْ** اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَؤُمُّ النَّاسَ وَھُوَ حَامِلٌ اُمَامَۃَ بِنْتَ اَبِی الْعَاصِ عَلٰی عَاتِقِہٖ فَاِذَا رَکَعَ وَضَعَھَا فَاِذَا رَفَعَ رَفَعَھَا حَتّٰی قَضٰی صَلٰوتَہٗ

تَرجَمہ ابو قتادہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ امامت کرتے تھے لوگوں کی اور اٹھائے ہوئے تھے امامہ بنت ابی العاص کو اپنی گاڑھی پر جب رکوع کرتے تو بٹھا دیتے پھر جب سجدہ سے فارغ ہوتے تو اوٹھا لیتے **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ اِسْتَفْتَحْتُ الْبَابَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ تَطَوُّعًا وَالْبَابُ عَلَی الْقِبْلَۃِ فَمَشٰی عَنْ یَمِیْنِہٖ اَوْ عَنْ یَسَارِہٖ فَفَتَحَ الْبَابَ ثُمَّ رَجَعَ اِلَی الْمُصَلّٰی

تَرجَمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے میں نے دروازہ کھولوایا آپ نفل نماز پڑھ رہے تھے اور دروازہ قبلہ کیطرف تھا تو آپ داہنی طرف چلے یا بائیں طرف اور دروازہ کھولا پھر نماز پڑھنے لگے ف الحدیث سے معلوم ہوا کہ نفل نماز میں دروازہ کھول دینا درست ہے اگر اور کوئی گھر میں کھولنے والا نہ ہو **اَلتَّصْفِیْقُ** فِی الصَّلٰوۃِ نماز میں دستک دینا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلتَّسْبِیْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِیْقُ لِلنِّسَاءِ زَادَ ابْنُ الْمُثَنّٰی فِی الصَّلٰوۃِ

تَرجَمہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تسبیح کے لیے ہے اور عورتوں کے لیے دستک ہے (اگر کوئی حادثہ ہو یا امام بھولجاوے) **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلتَّسْبِیْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِیْقُ لِلنِّسَاءِ

تَرجَمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کے لیے تسبیح ہے (یعنی سبحان اللہ کہیں) اور عورتوں کے لیے دستک **اَلتَّسْبِیْحُ** فِی الصَّلٰوۃِ نماز میں سبحان اللہ کہنا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلتَّسْبِیْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِیْقُ لِلنِّسَاءِ

تَرجَمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کے لیے تسبیح ہے اور عورتوں کے لیے دستک ہے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلتَّسْبِیْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِیْقُ لِلنِّسَاءِ

تَرجَمہ وہی ہے جو اوپر گذرا **اَلتَّنَخُّمُ فِی الصَّلٰوۃِ** نماز میں کھنکارنا کیسا ہے **عَنْ** عَلِیٍّ قَالَ اِنِّیْ کُنْتُ رَجُلًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاعَۃَ اٰتِیْہِ فِیْھَا فَاِذَا اَتَیْتُہٗ اِسْتَاْذَنْتُ اِنْ وَجَدْتُہٗ یُصَلِّیْ تَنَخَّحَ دَخَلْتُ وَاِنْ وَجَدْتُہٗ فَارِغًا اَذِنَ لِیْ

تَرجَمہ حضرت علی نے کہا میرا ایک وقت مقرر تھا میں اوسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاکر تا جب میں جاتا تو آپ سے اجازت چاہتا اگر آپ نماز پڑھتے ہوتے تو کھنکار دیتے میں اندر چلا جاتا اور جو خالی ہونے تو اجازت دیتے **عَنْ** اِبْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ لِیْ اَبِیْ کَانَ لِیْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَدْخَلٌ بِاللَّیْلِ وَمَدْخَلٌ بِالنَّھَارِ فَکُنْتُ اِذَا دَخَلْتُ بِاللَّیْلِ تَنَحْنَحَ

تَرجَمہ ابن عمر سے روایت ہے حضرت علی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جانے کے لیے میرا وہ وقت تھا ایک رات کو ایک دن کو تو جب میں رات کو جاتا تو کھنکار دیتے **عَنْ** عَلِیٍّ قَالَ کَانَتْ لِیْ سَاعَۃٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَکُنْ یُحِبُّ اَحَدٌ مِنَ الْخَلْقِ اَنْ یَکُوْنَ

اَيْنَهُ كُلَّ خَيْرٍ فَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَإِنَّكَ تَخْرُجُ إِذَا انْصَرَفْتَ إِلَى أَهْلِكَ وَلَا دَخَلْتُ عَلَيْهِ ترجمہ حضرت عبداللہ کی سو روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس میرا ایسا مرتبہ تھا جو کسی کا نہ تھا میں ہر خیر کو آپ پاس جاتا اور کہتا السلام علیک یا نبی اللہ اگر آپ کہیں کار تے تو میں اپنے گھر کو لوٹ جاتا نہیں تو اندر چلا جاتا **اَلْبُكَاءُ فِي الصَّلٰوةِ** نماز میں رونا

عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَفِيْ جَوْفِهٖ اَزِيْزٌ كَاَزِيْزِ الرَّحٰى يَعْنِيْ بُكَا ترجمہ مطرف نبی پنج باب (عبداللہ بن شخیر) سے روایت کی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نماز پڑھ رہے تھے آپ کے سینے سے ایسی آواز آتی تھی جیسی چکی میں سے آواز آتی ہے (یعنی آپ روتے تھے خدا کے خوف سے) اور ایسا رونا نماز میں درست ہے **بَابُ لَعْنِ اِبْلِيْسَ فِي الصَّلٰوةِ** نماز میں شیطان پر لعنت کرنا عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَسَمِعْنَاهُ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثُمَّ قَالَ اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ ثَلٰثًا وَبَسَطَ يَدَهٗ كَاَنَّهٗ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ سَمِعْنَاكَ تَقُوْلُ فِي الصَّلٰوةِ شَيْئًا لَمْ نَسْمَعْكَ تَقُوْلُهٗ قَبْلَ ذٰلِكَ وَرَاَيْنَاكَ بَسَطْتَ يَدَكَ قَالَ اِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ اِبْلِيْسَ جَاءَ بِشِهَابٍ مِنْ نَّارٍ لِيَجْعَلَهٗ فِيْ وَجْهِيْ فَقُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ فَلَمْ يَتَاَخَّرْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَرَدْتُّ اَنْ اَخُذَهٗ وَاللّٰهِ لَوْلَا دَعْوَةُ اَخِيْنَا سُلَيْمٰنَ لَاَصْبَحَ مُوْثَقًا يَلْعَبُ بِهٖ وِلْدَانُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ترجمہ ابوالدرداء رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے ہم نے سنا آپ فرمایا میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے خدا کی پھر فرمایا میں لعنت کرتا ہوں تجھ پر اللہ کی لعنت تین بار اور ہاتھ پھیلایا جیسی کسی چیز کو پکڑتے ہیں جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے آپ کو نماز میں ایسا کہتے سنا جو کبھی پہلے آپ کو کہتے نہ سنا تھا اور ہم نے آپ کو ہاتھ پھیلاتے بھی دیکھا آپ نے فرمایا اللہ کا دشمن ابلیس مردود ایک شعلہ آگ کا لیکر آیا میرے منہ میں لگانے کو میں نے کہا میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اللہ کی تین بار پھر میں نے کہا میں تجھ پر لعنت کرتا ہوں اللہ کی لعنت تین بار جب بھی تو نہ ہٹا تب تو میں نے چاہا اسکو پکڑوں قسم خدا کی اگر سلیمان علیہ السلام کی دعا کا مجھے خیال نہ ہوتا انہوں نے دعا کی تھی یا اللہ مجھ کو ایسی سلطنت دے جو بعد میری کسی کو نہ ہو تو شیطان اور ہوا اور پرند سب ان کے تابع تھے) تو میں اسکو باندھ دیتا پھر صبح ہو جاتی میری اس کے اوس سے کھیلتے **اَلْكَلَامُ فِي الصَّلٰوةِ** نماز میں بات کرنا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَقُمْنَا مَعَهٗ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْاَعْرَابِيِّ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا يُرِيْدُ رَحْمَةَ اللّٰهِ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے لگے ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے ایک گنوار بولا آپ نماز ہی میں تھے یا اللہ رحم کر مجھ پر اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور رحم کر اور کسی پر جب آپ نے سلام پھیرا تو اوس گنوار سے فرمایا تو نے بڑی چیز کو چھوٹا کر دیا (یعنی اللہ کے رحمت کو وہ عام ہے تو اسکو خاص کر دیا اپنی اور مجھ سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز

مین بات کرنا درست نہین ہے بلکہ آپ نماز ہی کے لئے ارادہ کرکے فرماتے تھے عن ابی ہریرۃ انہ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصلی رکعتین ثم قال اللھم ارحمنی ومحمدا ولا ترحم معنا احدا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد تحجرت واسعا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے ایک گنوار مسجد مین آیا اور دو رکعت پڑھ کر دعا کرنے لگا یا اللہ رحم کر مجھ پر اور محمد پر اور رحم نہ کر ہمارے ساتھ کسی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک تو نے تنگ کر دیا کہ کسی چیز پر عن معاویۃ بن الحکم السلمی قال قلت یا رسول اللہ انا حدیث عہد بجاھلیۃ فجاء اللہ بالاسلام وان منا رجالا یاتون الکھان قال فلا تاتھم قال وان منا رجالا یتطیرون قال ذاک شیء یجدونہ فی صدورھم فلا یصدنھم ومنا رجال یخطون قال کان نبی من الانبیاء یخط فمن وافق خطہ فذاک قال وبینا انا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوۃ اذا عطس رجل من القوم فقلت یرحمک اللہ فحدقنی القوم بابصارھم فقلت واثکل امیاہ ما لکم تنظرون الی قال فضرب القوم یایدیھم علی افخاذھم فلما رایتھم یسکتونی لکنی سکت فلما انصرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعانی بابی وامی ما ھو ضربنی ولا کھرنی ولا سبنی ما رایت معلما قبلہ ولا بعدہ احسن تعلیما منہ قال ان صلاتنا ھذہ لا یصلح فیھا شیء من کلام الناس انما ھی التسبیح والتکبیر وقراءۃ القرآن قال ثم اطلعت الی غنیمۃ لی ترعاھا جاریۃ لی فی قبل احد والجوانیۃ واتی اطلعت فوجدت الذئب قد ذھب منھا بشاۃ وانا رجل من بنی آدم اسف کما یاسفون فصککتھا صکۃ ثم انصرفت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ فعظم ذلک علی فقلت یا رسول اللہ افلا اعتقھا قال ادعھا فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم این اللہ فقالت فی السماء قال من انا قالت انت رسول اللہ قال اعتقھا فانھا مؤمنۃ ترجمہ معاویہ بن حکم سلمی سے روایت ہے مین نے کہا یا رسول اللہ ہمارا زمانہ ابھی گزرا ہے جاہلیت کا پھر اللہ لایا اسلام کو بعض لوگ ہم مین سے بدفالی (یعنی شگون) لیتے ہین مین نے کہا یہ تو ہے کہ اپنے دلون مین یہ خیال ہو تو یہ بدفالی کسی کام سے اونکو نہ روکے (پھر میں نے کہا) بعض لوگ ہم مین سے جنمیون (نجومیون) کے پاس جاتے ہین آپ نے فرمایا تو جاؤ انکے پاس پھر مین نے کہا یا رسول اللہ بعض لوگ ہم مین سے لکیرین کرتے ہین (یعنی زمین پر یا کاغذ پر آئندہ کی بات بتانے کو) آپ نے فرمایا ایک پیغمبر پیغمبر وہ ہے لکیرین کیا کرتے تھے سو وہ ادریس علیہ السلام یا دانیال علیہ السلام کے علم سے لکھا ہو اب جسکی لکیرین ان کے مثل ہون تو صحیح ہے (اور اسکا سیکھنا مباح ہے لیکن معلوم نہین کہ ان کے مثل ہے یا نہین پھر شک پر یہ کام کرنا بہتر نہین ہے) معاویہ نے کہا پھر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا نماز مین آپ نے مین ایک شخص چھینکا مین نے (نماز ہی مین) کہا یرحمک اللہ لوگ گھور کر مجھ دیکھنے لگے مین نے کہا میری ان مجھ پر دی (یعنی مین جاؤن) تم مجھ کیون گھورتے ہو یہ سنکر لوگون نے اپنے ہاتھ رانون پر مارنے مین سمجھا کہ مجھے چپ رہنے کو کہتے ہین (اسلیے مین چپ ہو رہا) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو مجھ پر یا پھر قسم میری باپ کے نہ مجھ مارا ڈانٹا نہ برا کہا مین نے تو کوئی ہیکل

والا آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ سے بہتر نہیں کہا سکھلانے میں نے پھر فرمایا یہ نماز میں ہمارے آدمی باتیں لوگوں کی کرتا ہے سمیر تو تسبیح ہے یا تکبیر ہے یا قرآن کی تلاوت ہے معاویہ نے کہا پھر میں اپنے مجبوبوں میں گیا جنکو میری لونڈی چراتی تھی اُحد اور جوانیہ دو ایک مقام کا نام ہے اُحد کو یا جو مدینہ سے شمال کیطرف ہے کیطرف گیا دیکھا تو ایک بکری اون میں سے بھیڑیا لے گیا ہے آخر میں آدمی تھا آخر میں اور آدمیوں کو غصہ آتا ہے جیسے مجھ بھی غصہ آتا ہے لیکن اوسکو ایک تمانچہ مارا پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کیا اور یہ امر (یعنی لونڈی کا مارنا) مجھ پر بہت گران گزرا میں نے کہا یا رسول اللہ میں اوسی آزاد کردوں آپنے فرمایا اوسکو بلا لا (میں بلا لایا) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے پوچھا اللہ کہاں ہے لونڈی نے کہا آسمان پر آپنے پوچھا میں کون ہوں لونڈی نے کہا آپ اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں آپنے فرمایا اوسکو آزاد کردو یہ مسلمان ہے **ف** امام نووی نے کہا یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور اون میں دو مذہب ہیں ایک تو ایمان لانا اون پر بغیر غور کے اون کے معنی میں اسبات کا اعتقاد کرکے کہ اللہ جل جلالہ کی مثل کوئی چیز نہیں ہے اور وہ پاک ہے مخلوقات کی نشانیوں سے دوسری تاویل کرنا اون کی جسطرح لائق ہے اللہ جل جلالہ کو تو جو شخص تاویل کا قائل ہے وہ کہتا ہے کہ مقصود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس پوچھنے سے لونڈی کا امتحان لینا تھا کہ وہ موحد ہے اور مقر کرتی ہے اسبات کا کہ جسنے پیدا کرنیوالا اور دنیا کا کام چلانے والا ایک اللہ ہے جسکی صفت یہ ہے کہ جب چاہے کرنیوالا اور سکولاتا ہے۔ تو آسمان کیطرف منہ کرتا ہے جیسی نماز میں کعبہ کیطرف منہ کرتا ہے اور یہ اس لیے نہیں ہے کہ اللہ جل جلالہ رہتا ہے آسمان میں جیسے وہ قبلہ کیطرف رہتا ہے بلکہ اس لیے ہے کہ آسمان قبلہ ہے دعا کرنے والوں کا جیسے کعبہ قبلہ ہے نماز پڑھنے والوں کا یا وہ بت پرست جنہوں نے اون سے ہے جب اوس لونڈی نے کہا کہ اللہ آسمان پر ہے تو معلوم ہوا کہ وہ موحد ہے اور بت پرست نہیں ہے قاضی عیاض نے کہا مسلمانوں کے فقہا اور محدثین اور متکلمین اور ظاہریہ اور معتزلہ ان سب کا اتفاق ہے اس امر پر کہ جتنی نصوص اللہ جل جلالہ کے آسمان میں ہونے کے آئی ہیں جیسے ءامنتم من فی السماء وغیرہ وہ اپنی ظاہری معنی پر نہیں ہیں بلکہ اون میں تاویل ہے پس جمع لوگ محدثین اور فقہا اور متکلمین اور معتزلہ اللہ کے لیے جہت فوق ثابت کرتی ہیں وہ کہتے ہیں فی السماء سے علو اسماء مراد ہے اور جو لوگ ناظرین اور متکلمین اصحاب تنزیہ ہیں سے نفی جہت کے قائل ہیں بلکہ جہت کا محال ہونا اللہ جل جلالہ کے حق میں کہتے ہیں وہ اور طرح تاویل کرتے ہیں مثلاً کہتے ہیں کہ آسمان میں اوسکی امر اور قدرت مراد ہے) اور کاش مجھے معلوم ہوتا کہ اہل سنت اور حق رحم کرے اون پر اللہ تعالیٰ کس وجہ سے جب ہوئے اور باز آئے اللہ جل شانہ کی ذات مقدس میں غور اور خوض کرنے سے اور وہ اسی لیے باز آئے کہ عقل اس بارے میں حیران ہے اور اتفاق کیا ہے دونوں فریق کے اس بیان کرنے کی صحت پر اور یہ باز آنا اونکا اللہ جل جلالہ کے وجود میں شک نہیں ہے اور نہ اوسکی توحید میں بلکہ یہ ہے کہ توحید اور وجود کے پھر بھی بعضوں نے اسی خیال کیا جیسے کہ کہیں اوسکے وجود میں شک ہو جاوے اوسکی کیا جہت ثابت کی ہے لیکن کیفیت اور جہت میں کیا فرق ہے مگر جن الفاظ کا اطلاق شرع میں اللہ جل جلالہ پر آیا ہے جیسے وہ ظاہر ہے اپنے بندوں کے اوپر اور اپنی تخت کے اوپر ہونے اون کا اطلاق کرنا پھر آیت جاننے تنزیہ کے بموجب بھیجے لیس کمثلہ شیء کے موافق اوسکے تنزیہ سے بھی قائل رہنا بجا ہے ہر فرقہ سے جسکو اللہ توفیق دیوے یہ کلام ہے قاضی عیاض کا انتہی **عن** زید بن [illegible] قال ان الرجل لیکلم صاحبہ

فِي الصَّلٰوةِ وَبِالْاَمْرِ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ فَاُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے پہلے ہر شخص اپنے ملانے سے باتیں کیا کرتا نماز میں جب حاجت ہوتی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہاں تک کہ یہ آیت اتری حافظوا علی الصلوات یعنے محافظت کرو نمازوں پر اور بیچ والی نماز پر اور کھڑے ہو اللہ کے لیے چپکے اوس روز سے ہم کو حکم ہوا چپ رہنے کا **عَنْ** عبد اللہ بن مسعود قال کنت اٰتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی فاسلم علیہ فیرد علی فاتیتہ فسلمت علیہ وھو یصلی فلم یرد علی فلما سلم اشار الی القوم فقال ان اللہ یحدث من امرہ ما یشاء وانہ قد احدث فی الصلوٰۃ ان لا تکلموا الا بما امرکم اللہ وما ینبغی لکم وان تقوموا للہ قانتین ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آیا کرتا آپ نماز پڑھتے ہوتی تو میں سلام کرتا آپ جواب دیتے ایک بار میں نے آپکو سلام کیا آپ نماز پڑھ رہے تھے تو آپ نے جواب نہ دیا جب سلام پھیرا تو لوگوں کیطرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اللہ جل جلالہ نے نیا حکم دیا ہے نماز میں کہ نہ بات کرو مگر اللہ کی یاد کرو اور نہیں لائق ہے تم کو اور کوئی بات کرنا اور کھڑے ہو اللہ کے سامنے چپ یا اطاعت سے **عَنِ** ابن مسعود قال کنا نسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیرد علینا السلام حتی قدمنا من ارض الحبشۃ فسلمت علیہ فلم یرد علی فاخذنی ما قرب وما بعد فجلست حتی اذا قضی الصلوٰۃ قال ان اللہ یحدث من امرہ ما یشاء وانہ قد احدث من امرہ ان لا یتکلم فی الصلوٰۃ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا کرتے (نماز میں) آپ جواب دیا کرتے تھے جب ہم حبش سے لوٹ کر آئے تو آپ کو سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا مجھے نزدیک اور دور کی فکر پیدا ہوئی (یعنے ملحوظ چکے پرانے اور نئے خیال گزرنے لگے اور رنج ہوا کہ آپنے جواب کیوں نہیں دیا) جب آپ نماز پڑھ چکے تو فرمایا اللہ جل جلالہ جب چاہتا ہے نیا حکم دیتا ہے اب اوس نے یہ نیا حکم دیا ہے کہ نماز میں کلام نہ کیا جاوے (سو اوائل اور اوذکار ماثورہ کو **مَا يَفْعَلُ مَنْ قَامَ** مِنَ اثْنَتَيْنِ نَاسِيًا وَّاَرَادَ شَهَادَةَ جو شخص دو رکعتیں پڑھ کر بھولے سے کھڑا ہو جاوے اور بیچکا قعدہ نہ کرے **عَنْ** عبد اللہ بن بحینۃ قال صلی لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین ثم قام فلم یجلس فقام الناس معہ فلما قضی صلوتہ نظرنا تسلیمۃ کبر فسجد سجدتین وھو جالس قبل التسلیم ثم سلم ترجمہ عبد اللہ بن بحینہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہو گئے اور بیچ کا قعدہ نہ کیا لوگ بھی آپکے ساتھ کھڑے ہو گئے جب آپ نماز پڑھ چکے تو ہم منتظر رہے آپکے سلام کے تب میں آپنے تکبیر کہی اور دو سجدے کیے بیٹھے بیٹھے سلام سے پہلے پھر سلام پھیرا **عَنْ** عبد اللہ بن بحینۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام فی الصلوٰۃ وعلیہ جلوس فسجد سجدتین وھو جالس قبل التسلیم ترجمہ عبد اللہ بن بحینہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں کھڑے ہو گئے اور ایک قعدہ آپکے اوپر تھا (یعنے بیچ کا قعدہ نہیں کیا) تو آپنے دو سجدے کیے بیٹھے بیٹھے سلام سے پہلے **مَنْ سَلَّمَ** مِنَ اثْنَتَيْنِ نَاسِيًا وَّتَكَلَّمَ جس شخص نے دو رکعتیں پڑھ کر بھولے سے سلام پھیرا اور باتیں بھی کر لیں اب وہ کیا کرے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَلَكِنْ نَسِيتُ قَالَ
فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْطَلَقَ إِلَى خَشَبَةٍ مَعْرُوضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ بِيَدِهِ عَلَيْهَا كَأَنَّهُ غَضْبَانُ
وَخَرَجَتِ السَّرْعَانُ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوا أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَا أَنْ
يُكَلِّمَاهُ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِي يَدَيْهِ طُولٌ قَالَ كَانَ يُسَمَّى ذَا الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَسِيتَ أَمْ قَصُرَتِ
الصَّلَاةُ فَقَالَ لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرِ الصَّلَاةُ قَالَ أَوْ كَمَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالُوا نَعَمْ فَجَاءَ فَصَلَّى
الَّذِي كَانَ تَرَكَهُ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ
أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ كَبَّرَ

ترجمہ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھی ابوہریرہؓ نے کہا میں بھول گیا تو دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا پھر آپ ایک لکڑی کیطرف چلے گئے جو مسجد میں لگی ہوئی تھی اور ہاتھ اپنا اوسپر رکھا آپ غصہ میں تھے اور جلدی جانیوالے لوگ مسجد کے دروازوں سے نکلگئے لوگوں نے کہا شاید نماز کم ہوگئی (یعنی چار رکعتوں کے عوض دو رکعتیں پڑھی گئیں) اوسوقت لوگوں میں ابوبکرؓ اور عمرؓ موجود تھے وہ بھی ڈرے اور آپ سے کچھ نہ کہہ سکے) اسوجہ سے کہ آپ غصہ میں تھے) اور ایک شخص ایسا تھا جسکے دونوں ہاتھ لمبے تھے اوسکو ذوالیدین (ہاتھوں والا) کہا کرتے تھے اوس نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ بھول گئے یا نماز کم ہوگئی آپ نے فرمایا نہ میں بھولا نہ نماز کم ہوگئی پھر آپنے فرمایا کیا ایسا ہی ہوا جیسے ذوالیدین کہتا ہے لوگوں نے عرض کیا ہاں ایسا ہی ہوا یا رسول اللہ آپ پھرے (مصلے کیطرف) اور جتنی نماز رہ گئی تھی اوسکو ادا کیا پھر سلام پھیرا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا معمولی سجدے کے برابر یا اوس سے کچھ لمبا پھر سر اوٹھایا اور تکبیر کہی پھر سجدہ کیا معمولی سجدے کی برابر یا اوس سے کچھ لمبا پھر سر اوٹھایا اور تکبیر کہی ف اسحدیث سے معلوم ہوا کہ بھولے سے اگر کوئی نماز میں بات کرلی تو نماز باطل نہ ہوگی اور یہی قول ہے جمہور کا لیکن امام ابوحنیفہؒ اور اہل کوفہ کے نزدیک باطل ہوجاویگی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنِ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ
أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ

ترجمہ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھکر زخصت پائی (یعنی سلام پھیرا) ذوالیدین نے کہا یا رسول اللہ کیا نماز کم ہوگئی یا آپ بھول گئے آپنے لوگوں سے فرمایا کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے لوگوں نے کہا ہاں یا رسول اللہ پھر آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا پھر تکبیر کہی اور ایک سجدہ کیا معمولی سجدے کی برابر یا اوس سے کچھ لمبا پھر سر اوٹھایا پھر سجدہ کیا معمولی سجدے کی برابر یا اوس سے کچھ لمبا پھر سر اوٹھایا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّا
مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ فَقَامَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمْ نَسِيتَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ فَقَالَ قَدْ كَانَ بَعْضُ ذَلِكَ يَا

یارسول اللہ قال فاقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الناس فقال اصدق ذوالیدین فقالوا نعم فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بقی من الصلوٰۃ ثم سجد سجدتین وھو جالس بعد التسلیم

ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی تو دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا ذوالیدین کھڑا ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ کیا نماز کم ہوگئی یا آپ بھول گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بات نہیں ہوئی ذوالیدین نے کہا کوئی بات تو ہوئی یارسول اللہ آپ لوگوں کیطرف متوجہ ہوئے اور پوچھا کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے لوگوں نے عرض کیا ہاں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی نماز پوری کی پھر دو سجدہ کئے سلام کے بعد عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظھر رکعتین ثم سلم فقالوا اقصرت الصلوٰۃ فقام فصلی رکعتین ثم سلم ثم سجد سجدتین ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیر دیا لوگوں نے کہا کیا نماز گھٹ ہوگئی آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا پھر دو سجدے کئے عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی دوما فسلم فی رکعتین ثم انصرف فاذرکہ ذوالشمالین فقال یارسول اللہ اقصرت الصلوٰۃ ام نسیت فقال لم تقصر الصلوٰۃ ولم انس قال بلی والذی یمینک بیدہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصدق ذوالیدین فقالوا نعم فصلی بالناس رکعتین ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھائی تو دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا پھر آپ چلے ذوالیدین پہنچا اور عرض کیا یارسول اللہ نماز گھٹ گئی یا آپ بھول گئے آپ نے فرمایا نہ نماز گھٹی نہ میں بھولا ذوالیدین نے کہا ضرور ایک بات ہوئی ہے قسم اس شخص کی جسنے آپ کو سچا پیغمبر کرکے بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (لوگوں سے) پوچھا ذوالیدین سچ کہتا ہے لوگوں نے عرض کیا ہاں آپنے دو رکعتیں اور پڑھائیں عن ابی ھریرۃ قال نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سجدتین فقال لہ ذوالشمالین اقصرت الصلوٰۃ ام نسیت یارسول اللہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصدق ذوالیدین قالوا نعم فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتم الصلوٰۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے آپنے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا ذوالشمالین (یعنی ذوالیدین) نے کہا یارسول اللہ نماز کم ہوگئی یا آپ بھول گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے لوگوں نے عرض کیا ہاں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور نماز پوری کی۔ عن ابی ھریرۃ قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظھر او العصر فسلم فی رکعتین وانصرف فقال لہ ذوالشمالین ابن عمر وانقصت الصلوٰۃ ام نسیت فقال لم اقصر ولم انس فقال ذوالشمالین او بعض ذلک یا نبی اللہ فاتم بھم الرکعتین اللتین نقص ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھی دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا اور فارغ ہوئے ذوالشمالین جو عمرو کا بیٹا تھا بولا نماز گھٹ گئی یا آپ بھول گئے آپنے لوگوں سے فرمایا ذوالیدین کیا کہتا ہے لوگوں نے عرض

سچ کہتا ہو ای بنی اسد کے آپنے دو رکعتین پڑہین **عن** سلیمان بن ابی عثمۃ انہ بلغہ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صلی رکعتین فقال لہ ذو الشمالین اقصرت ام نسیت فقال لہ ذو الشمالین بعض ترجمہ سلیمان بن ابی عثمہ سے روایت ہو انکو پہونچا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتین پڑہین پھر ذو الشمالین نے کہا سچ حدیث کو اسی علم ہو جیسی پر گذری

ذکر الاختلاف

علی ابی ہریرۃ فی السجدتین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ سجدے کیو نہین **عن** ابی ہریرۃ انہ قال لم یسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما قبل السلام قط بعدہ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دن رہتے ذو الیدین نے جب کہا کہ نماز گھٹ گئی یا آپ بہول گئے سجدے ہو کے نہین کیو نہ سلام سے پہلے نہ سلام کے بعد **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجد یوم ذی الیدین سجدتین بعد السلام ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ذو الیدین کے روز سجدہ کیا بعد سلام کے **عن** ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ترجمہ ابو ہریرہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی روایت کی **عن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سجد فی وہمہ بعد السلام ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بہول مین سجدہ کیا بعد سلام کے **عن** عمران ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی بہم فسہا فسجد سجدتین ثم سلم ترجمہ عمران سے روایت ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہائی تو آپ بہول گئے پھر دو سجدے کیو سلام کے بعد **عن** عمران بن حصین قال سلم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی ثلاث رکعات من العصر ثم دخل منزلہ فقام الیہ رجل یقال لہ الخرباق فقال لہ اقصرت الصلوۃ یا رسول اللہ فخرج مغضبا یجر ردائہ فقال اصدق قالوا نعم فقام فصلی تلک الرکعۃ ثم سلم ثم سجد سجدتین ثم سلم ترجمہ عمران بن حسین سے روایت ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عصر کی تین رکعتین پڑہ کر سلام پہیر دیا (یہو لا سہو) پہر اپنے گہر مین تشریف لے گئے ایک شخص جسکو خرباق کہتے تہے بولا یا رسول اللہ کیا نماز گہٹ گئی آپ غصہ مین بہرے اپنی چادر گہسٹتے ہوئے اور پوچہا کیا یہ کہتا ہو لوگون نے عرض کیا ہان آپ کہڑے ہوئے اور وہ رکعت جو باقی تہی پڑہی پھر سلام پہیرا پہر دو سجدے کئے پھر سلام پہیرا **اتمام الصلوۃ علی ما ذکر اذا شک** جب نماز مین شک ہو جاوے کہ کتنی رکعتین پڑہین تو جتنی یقینا ٹہہرین اون پر بنا کرے **عن** ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا شک احدکم فی صلوتہ فلم یدر کم صلی ثلثا او اربعا فلیطرح الشک ولیبن علی الیقین فاذا استیقن التمام فلیسجد سجدتین وہو قاعد ترجمہ ابو سعید سے روایت ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کسیکو نماز مین شک ہو تو چاہیے کہ فکر کرے شک کو اور بنا کرے یقین پر **ف** یعنی اگر شک ہو کہ تین رکعتین پڑہی ہین یا چار تو شک کو دور کرے اور تین رکعتین سمجہے اس لیو کہ تین کا یقین ہے **ف** جب یقین ہو جاوے نماز پورا ہونیکا تو دو سجدے کرلیوے بیٹہے بیٹہے **عن** ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قام احدکم فی صلوتہ ثلثا او اربعا فلیصل رکعۃ ثم یسجد بعد ذلک سجدتین وہو جالس فان کان صلی

حَمَّادٌ شَفْعًا بِالَّهُ صَلٰوتَهُ وَكَانَ صَلّٰى اَرْبَعًا كَانَتَا تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو یاد نہ رہے کہ اوس نے تین رکعتیں پڑھیں ہیں یا چار تو ایک رکعت اور پڑھ لے پھر دو سجدے کرے بیٹھے بیٹھے اب اگر اوس نے پانچ پڑھیں تو ان دو سجدوں کی وجہ سے وہ ایک دو گانہ ہو گیا اور جو اوس نے چار پڑھیں ہیں تو یہ دو سجدے شیطان کے لیے ذلت ہوئی (کہ اوس کے بہلانے اور بہکانے سے کچھ بگاڑ نہیں ہوا بلکہ خدا کی عبادت اور بڑھ گئی) **الخرسی** شک میں سونچنے کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الَّذِي يَرٰى اَنَّهُ الصَّوَابُ فَلْيُتِمَّهُ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ وَهُمْ قُعُوْدٌ بِغَيْرِ خُرُوْجٍ يَسْجُدُ كَمَا اَرَدْتُّ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ بیان کیا جب کوئی نماز میں شک کرے تو سوچ ٹھیک کیا ہے پھر اوسکو اختیار کرے اور دو سجدے کرلیوے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيَتَحَرَّ وَلْيَسْجُدْ بَعْدَ مَا يَفْرُغُ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز میں شک کرے تو سوچ اور دو سجدے کرلیوے بعد فراغت کے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَادَ اَوْ نَقَصَ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ حَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ قَالَ لَوْ حَدَثَ شَيْءٌ فِي الصَّلٰوةِ اَنْبَاْتُكُمُوْهُ وَلٰكِنِّيْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَاِيَّكُمْ مَا شَكَّ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيَنْظُرْ اَحْرٰى ذٰلِكَ اِلَى الصَّوَابِ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تو زیادہ پڑھ گئی یا کم پڑھی تو یہ پڑھ گئی یا کم پڑھی لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کیا کوئی نیا حکم ہوا آپ نے فرمایا اگر نیا حکم ہوتا تو میں تم کو بتا دیتا (اس لیے کہ میرا کام یہی ہے) لیکن میں آدمی ہوں جیسے تم بھولتے ہو ویسے ہی میں بھی بھولتا ہوں جو کوئی تم میں سے نماز میں شک کرے تو چاہیے جو ٹھیک بات ہو اوس کو سوچ کر لے اور اوسی حساب سے نماز کو پورا کرے پھر سلام پھیرے اور دو سجدے کرلیوے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً فَزَادَ فِيْهَا اَوْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قُلْنَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ هَلْ حَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَدْرَ اللّٰهُ الَّذِيْ فَعَلَ فَشَيْءٌ يَجْعَلُهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ فِي السَّهْوِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ كَانَتْ بِهِ نَبَّاْتُكُمْ بِهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَاِيَّكُمْ شَكَّ فِي صَلٰوتِهِ شَيْئًا فَلْيَتَحَرَّ الَّذِيْ يَرٰى اَنَّهُ هُوَ الصَّوَابُ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ فِي السَّهْوِ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تو زیادہ پڑھ گئی یا کم پڑھی جب سلام پھیرا ہم لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز میں کوئی نیا حکم ہوا آپ نے فرمایا کیا ہم نے بیان کیا جو آپ نے کیا آپ نے بنا پاؤں موڑا اور قبلہ کی طرف منہ کیا پھر دو سجدے سہو کے کیے پھر ہماری طرف منہ کیا اور فرمایا اگر نیا حکم ہوتا تو میں کوئی نیا حکم دیتا لیکن میں آدمی ہوں جیسے تم بھولتے ہو میں بھولتا ہوں جو کوئی تم میں سے نماز میں شک کرے تو سوچ صحیح کیا ہے پھر سلام پھیرے اور دو سجدے سہو کے کرے **عَنْ**

عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى صلوة الظهر ثم اقبل بوجهه هكذا في الصلوة حدث قال ما ذاك قصرت وربما نسي فثنى رجله واستقبل القبلة فسجد سجدتين ثم سلم قال فاقبل علينا بوجهه فقال انما انا بشر انسى كما تنسون فاذا نسيت فذكروني وقال لو كان حدث في الصلوة شيء انبأتكم به وقال اذا اوهم احدكم في صلوته فلم يدر ثلثا صلى او اربعا فليطرح الشك وليبن على اليقين ثم يسجد سجدتين

ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی پھر لوگوں کیطرف منہ کیا انہوں نے کہا یا رسول اللہ نماز میں کوئی نیا حکم ہوا آپنے فرمایا کیا انہوں نے بیان کیا جو آپنے کیا آپنے اپنا پاؤں موڑا اور قبلہ کیطرف منہ کیا پھر دو سجدہ کئے اور سلام پھیرا بعد اسکے متوجہ ہوئے لوگوں کیطرف اور فرمایا میں آدمی ہوں بھولتا ہوں جیسے تم بھولتے ہو تو جب میں بھول جاؤں مجھ یاد دلا دو اور فرمایا آپنے اگر نماز میں کوئی نیا حکم ہوتا تو میں تم کو بتا دیتا اور فرمایا جب تم میں سے کسی کو نماز میں وہم ہو تو جوبات صحت کے نزدیک ہو اوسکو سوچ پھر اوسی حساب سے نماز کو پورا کرے اور دو سجدہ کرے پھر

عن ابی وائل قال عبد الله من اوهم في صلوته فلم يدر اثنتين صلى او ثلثا فليتحر الصواب ثم يسجد سجدتين بعد ما يفرغ وهو جالس

ترجمہ ابو وائل سے روایت ہے عبداللہ بن مسعود نے کہا جو شخص نماز میں وہم کرے تو چاہیے جو صحیح ہو اوسکو سوچ لیوے پھر دو سجدہ کرے نماز سے فارغ ہو کر بیٹھے ہوئے

عن عبد الله قال من شك او اوهم فليتحر الصواب ثم ليسجد سجدتين

ترجمہ عبداللہ بن مسعود نے کہا جو شخص شک یا وہم کرے نماز میں تو چاہیے کہ سوچ لیوے جو ٹھیک بات کو پھر دو سجدہ کرے

عن ابراهيم قال كانوا يقولون اذا اوهم يتحرى الصواب ثم يسجد سجدتين

ترجمہ ابراہیم نخعی سے روایت ہے صحابہ کرام کہتے تھے جب کسی کو نماز میں وہم ہو تو ٹھیک بات سوچ لیوے پھر دو سجدہ کرے

عن عبد الله بن جعفر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شك في صلوته فليسجد سجدتين بعد ما يسلم

ترجمہ عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز میں شک کرے تو سلام کے بعد دو سجدہ کر لیوے

عن عبد الله بن جعفر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من شك في صلوته فليسجد سجدتين بعد التسليم

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

عن عبد الله بن جعفر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من شك في صلوته فليسجد سجدتين بعد ما يسلم

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

عن عبد الله بن جعفر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من شك في صلوته فليسجد سجدتين بعد ما يسلم وقال راوح

وهو حاج

ترجمہ عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شک کرے نماز میں دو سجدہ کر لیوے حجاج نے کہا سلام کے بعد راوح نے کہا میں نے حجاج اور راوح دونوں سے یہ حدیث سنی ہے

عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا قام احدكم يصلي جاءه الشيطان فلبس عليه حتى لا يدري كم صلى فاذا وجد ذلك احدكم فليسجد سجدتين وهو جالس

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک تم میں سے جب کوئی نماز کو کھڑا ہوتا ہے تو شیطان آتا ہے اوسکو اس میں ملتبس کر دیتا ہے یہاں تک کہ نہیں جانتا کہ کتنی پڑھی جب تم میں سے کسی کو ایسا اتفاق ہو تو دو سجدہ کر لیوے بیٹھے ہوئے

عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

ہو بہا کہتا ہے پھر جب کبیر ہو چکتی ہے تو آجاتا ہے اور آدمی کے دل میں گھس کر اسکو وسوسے ڈالتا ہے یہانتک کہ اوس کو یاد نہیں رہتا میں نے کتنی رکعتیں پڑھیں میں جب تم سے کوئی ایسا دیکھے تو دو سجدے کرے **مَا یَفْعَلُ مَنْ صَلّٰی خَمْسًا** جو شخص پانچ رکعتیں پڑھ لیوے وہ کیا کرے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الظُّھْرَ خَمْسًا فَقِیْلَ لَہٗ اَزِیْدَ فِی الصَّلٰوۃِ قَالَ وَمَا ذَاکَ قَالُوْا صَلَّیْتَ خَمْسًا فَثَنٰی رِجْلَہٗ وَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھیں لوگوں نے آپ سے عرض کیا کیا نماز زیادہ ہو گئی آپنے فرمایا کیسا لوگوں نے کہا آپنے پانچ رکعتیں پڑھیں آپنے اپنا پاؤں موڑا اور دو سجدے کئے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ صَلّٰی بِھِمُ الظُّھْرَ خَمْسًا فَقَالُوْا اَنَاَ صَلَّیْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ وَھُوَ جَالِسٌ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی تو پانچ رکعتیں پڑھ گئی لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے پانچ رکعتیں پڑھیں آپنے دو سجدے کئے سلام کے بعد بیٹھے بیٹھے **عَنْ** اِبْرَاھِیْمَ بْنِ سُوَیْدٍ قَالَ صَلّٰی عَلْقَمَۃُ خَمْسًا فَقِیْلَ لَہٗ فَقَالَ مَا عَلِمْتُ قُلْتُ لِاَبِیْ بَلٰی قَالَ وَاَنْتَ یَا اَعْوَرُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ صَلّٰی خَمْسًا فَوَشْوَشَ الْقَوْمُ بَعْضُھُمْ اِلٰی بَعْضٍ فَقَالُوْا لَہٗ اَزِیْدَ فِی الصَّلٰوۃِ قَالَ لَا فَاَخْبَرُوْہُ فَثَنٰی رِجْلَہٗ فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰی کَمَا تَنْسَوْنَ ترجمہ ابراہیم بن سوید سے روایت ہے علقمہ نے (بھولے سے) پانچ رکعتیں پڑھ لیں لوگوں نے اون سے کہا اونہوں نے کہا نہیں میں نے سر سے اشارہ کیا کہ پانچ پڑھیں اونہوں نے کہا اور تو نے بھی ہاں کہا نے پانچ پڑھیں میں نے کہا ہاں علقمہ نے دو سجدے کئے پھر حدیث بیان کی عبد اللہ بن مسعود سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ رکعتیں پڑھیں لوگوں نے گھر پھر (یعنی آہستہ باتیں کرنا) شروع کی آخر تک سے کہا گیا نماز زیادہ ہو گئی آپنے فرمایا نہیں تب لوگوں نے بیان کیا کہ آپنے پانچ رکعتیں پڑھیں آپنے اپنا پاؤں موڑا اور دو سجدے کئے پھر فرمایا میں آدمی ہوں جیسے تم بھولتے ہو میں بھی بھولتا ہوں **عَنِ الشَّعْبِیِّ** یَقُوْلُ سَمِعَ عَلْقَمَۃُ بْنُ قَیْسٍ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَذَکَرُوْا لَہٗ بَعْدَ مَا تَکَلَّمَ فَقَالُوْا کَذٰلِکَ یَا اَعْوَرُ قَالَ نَعَمْ فَحَلَّ حَبْوَتَہٗ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیْ السَّھْوِ وَقَالَ ھٰکَذَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَسَمِعْتُ الْحَکَمَ یَقُوْلُ کَانَ عَلْقَمَۃُ صَلّٰی خَمْسًا ترجمہ شعبی سے روایت ہے علقمہ بن قیس نے نماز میں سہو کیا لوگوں نے اون سے بیان کیا جب وہ باتیں کر چکے تھے اونہوں نے کہا کیا ایسا ہی ہوا اسی کانے اوس نے کہا ہاں اونہوں نے اپنا کمربند کھولا پھر دو سجدے کئے اور کہا ایسا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا شعبی نے کہا میں نے حکم سے سنا کہ علقمہ نے پانچ رکعتیں پڑھ لیں تھیں **عَنْ** اِبْرَاھِیْمَ اَنَّ عَلْقَمَۃَ صَلّٰی خَمْسًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ لَہٗ اِبْرَاھِیْمُ بْنُ سُوَیْدٍ یَا اَبَا شِبْلٍ صَلَّیْتَ خَمْسًا فَقَالَ کَذٰلِکَ یَا اَعْوَرُ فَسَجَدَ سَجْدَتَیْ السَّھْوِ ثُمَّ قَالَ ھٰکَذَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے علقمہ نے پانچ رکعتیں پڑھیں تو ابراہیم نخعی نے کہا اللہ جل
تم نے پانچ رکعتیں پڑھیں اونہوں نے کہا ہاں کانے پھر دو سجدے کئے سہو کے بعد اوس کے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایسا ہی کیا **عَنْ** عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی احدٰی صلوتی العشی خمسا فقیل لہ ازید
فی الصلوۃ فقال وما ذاک قالوا صلیت خمسا فقال انما انا بشر انسی کما تنسون واذا نسیت فذکرونی ثم یسجد
سجدتین ثم الفضل ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی پانچ رکعتیں پڑھیں
لوگوں نے آپ سے کہا کیا نماز بڑھ گئی آپ نے فرمایا کیسے لوگوں نے کہا آپنے پانچ رکعتیں پڑھیں آپنے فرمایا میں بھی آدمی ہوں
بھولتا ہوں جیطرح تم بھولتے ہو اور یاد کراتا ہوں جیطرح تم یاد کراتے ہو پھر آپنے دو سجدے کئے اور اوٹھ کھڑے ہوئے **مَا یَفْعَلُ**
من سہا فی شیء من صلوتہ او جو شخص اپنی نماز میں سے کچھ بھول جاوے وہ کیا کرے **عَنْ** یوسف ان معاویۃ صلی امامہم
فقام فی الصلوۃ وعلیہ جلوس فسبح الناس فقام علی قیامہ ثم سجد سجدتین وھو جالس بعد ان
اتم الصلوۃ ثم قعد علی المنبر فقال انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من رأی شیئا
من صلوتہ فلیسجد مثل ھاتین السجدتین ترجمہ یوسف سے روایت ہے معاویہ بن ابی سفیان نے نماز پڑھائی تو بیچ
میں بیٹھنا اور کھڑے ہو گئے لوگوں نے کہا سبحان اللہ کہا وہ کھڑے رہی پھر جب نماز پڑھ چکے تو دو سجدے کئے بیٹھے بیٹھے بعد اوس کے
منبر پر گئے اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص نماز میں سے کچھ بھول جاوے تو اسکو چاہیے کہ دو سجدے
کر لیوے **اَلتَّکْبِیْر** فی سجدتی السھو سہو میں تکبیر کہنا **عَنْ** عبد اللہ بن بحینۃ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام فی اثنتین من الظھر فلما قضی صلوتہ سجد سجدتین
کبر فی کل سجدۃ وھو جالس قبل ان یسلم وسجدھما الناس معہ مکان ما نسی من الجلوس ترجمہ
عبد اللہ بن بحینہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہو گئے اور بیچ کا قعدہ نہیں کیا
جب آپ نماز پڑھ چکے تو دو سجدے کئے اور ہر سجدے میں تکبیر کہی بیٹھے بیٹھے سلام سے پہلے اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ یہ دو
سجدے کئے یہ عوض تھے اوس قعدے کی جسکو آپ بھول گئے تھے **صِفَۃُ الْجُلُوْس** فی الرکعۃ التی تعقبھا
الصلوۃ اخیر جلسے میں کس طرح بیٹھنا چاہیے **عَنْ** ابی حمید الساعدی قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا
کان فی الرکعتین اللتین تقضی فیھما الصلوۃ اخر رجلہ الیسری وقعد علی شقہ متوربا
ثم سلم ترجمہ ابو حمید ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخیر کے دو رکعتوں کے بعد جن پر نماز تمام ہوتی ہے
اسطرح بیٹھے کہ بایاں پاؤں داہنی طرف نکال دیا اور اپنے ایک سرین پر زور دیکر بیٹھے پھر سلام پھیرا **عَنْ** وائل بن حجر
قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرید یکبر اذا فتح الصلوۃ واذا رکع واذا رفع رأسہ من
الرکوع واذا سجد اجتھ الیسری ونصب الیمنی ووضع یدہ الیسری علی فخذہ الایسر وکبتہ

الیمنی علی فخذہ الیمنی وعقد ثنتین الوسطی وابہامہ واشار ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ دونوں ہاتھ اوٹھاتے تھے جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اوٹھاتے اور جب بیٹھتے تو بایاں پاؤں بچھا لیتے اور داہنا پاؤں کھڑا رکھتے اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھتے اور داہنا داہنی ران پر رکھتے اور بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ باندھ لیتے اور اشارہ کرتے **موضع** الذراعین دونوں باہیں کہاں رکھے **عن** وائل بن حجر انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلس فی الصلوٰۃ ففرش رجلہ الیسری ووضع ذراعیہ علی فخذیہ واشار بالسبابۃ یدعو بہا ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے انہوں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ نماز میں بیٹھے تو بایاں پاؤں بچھایا اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھے اور کلمہ کی انگلی سے اشارہ کیا دعا مانگتے تھے اوس سے **موضع حد** المرفقین دونوں کہنیاں بیٹھنے میں کس طرح رکھے **عن** وائل بن حجر قال قلت لاَنظرن الی صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف یصلی فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستقبل القبلۃ فرفع یدیہ حاذتا باذنیہ ثم احتفر شمالہ بیشیہ فلما اراد ان یرکع رفعہما مثل ذلک ووضع یدیہ علی رکبتیہ فلما رفع راسہ من الرکوع رفعہما مثل ذلک فلما سجد وضع راسہ بذلک المنزل من یدیہ ثم جلس فافترش رجلہ الیسری ووضع یدہ الیسری علی فخذہ الیسری وحد مرفقہ الایمن علی فخذہ الیمنی وقبض ثنتین وحلق وراٰیتہ یقول ہکذا واشار بشر بالسبابۃ من الیمنی وحلق الابہام والوسطی ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھوں گا آپ کس طرح نماز پڑھتے ہیں تو آپ کھڑے ہوئے اور قبلہ کیطرف منہ کیا پھر دونوں ہاتھ اوٹھائے کانوں کے برابر پھر داہنی ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو پکڑا جب رکوع کا قصد کیا تو دونوں ہاتھوں کو اسی طرح اوٹھایا (یعنی کانوں کے برابر) اور دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے جب رکوع سے سر اوٹھایا تو دونوں ہاتھ کو اسی طرح اوٹھایا پھر جب سجدہ کیا تو سر کو اسی مقام پر ہاتھوں کے بیچ رکھا (یعنی جہاں تک ہاتھ اوٹھایا تھا وہیں تک ہاتھ سجدے میں سے قریب رکھا) پھر بیٹھے تو بایاں پاؤں بچھایا اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھا اور داہنی کہنی کو داہنی ران سے اوٹھا رکھا (یعنی کہنی کو پہلو سے ملا نہیں یا بلکہ الگ رکھا) اور دو انگلیوں کو بند کر لیا (یعنی چھنگلیا کو اور اوس کے پاس والی انگلی کو) اور حلقہ باندھا اسطرح - بشر جو راوی ہے حدیث کا اوس نے کلے کی انگلی سے اشارہ کیا داہنی ہاتھ کی اور انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کا حلقہ بنایا **موضع الکفین** دو ہتیلیاں بیٹھنے میں کہاں رکھے **عن** عبداللہ بن عبداللہ بن عمر یقول صلیت الی جنب ابن عمر فقلبت الحصی فقال لی ابن عمر لا تقلب الحصی فان تقلیب الحصی من الشیطان وافعل کما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعل قلت وکیف رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعل قال ہکذا ونصب الیمنی

وَاضِعًا الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ

ترجمہ علی بن عبدالرحمان سوید روایت ہے مین نے عبداللہ بن عمر کو مسجد مین نماز پڑھی اونکی بہلو مین تو کنکریان اور تھوکا عبداللہ بن عمر نے (نماز کے بعد) مجھسے کہا حالت دلت کنکریون کو کیونکہ یہ کام شیطان کو طرف سے ہے (یعنی اوسکا وسوسے) بلکہ ایسا کر جیسے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا مین نے کہا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسا کرتے دیکھا اونہون نے کہا اس طرح داہنی پانون کو کھڑا کیا اور بائین پانون کو لٹا دیا اور داہنا ہاتہہ داہنی ران پر رکہا اور بایان ہاتھ بائین ران پر رکہا اور کلمہ کی انگلی سے اشارہ کیا **قَبْضُ الْأَصَابِعِ** مِنَ الْيَدِ الْيُمْنٰى دُونَ السَّبَّابَةِ سوا کلمہ کی انگلی کے اور داہنی ہاتہہ کی سب انگلیون کو بند کر لینا **عَنْ** عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ أَتَانَا ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا عَابِثٌ بِالْحَصٰى فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِي وَقَالَ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ قُلْتُ وَكَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ وَقَبَضَ تِسْعًا مِنْ أَصَابِعِهِ كُلِّهَا وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى

ترجمہ علی بن عبدالرحمان سوید روایت ہے مجھکو عبداللہ بن عمر نے دیکہا اور مین کنکریون سے کہیل رہا تہا نماز مین جب وہ نماز سے فارغ ہوے تو مجھکو منع کیا اور کہا ایسا کر جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تہے مین نے کہا آپ کسطرح کرتے تہے اونہون نے کہا آپ جب بیٹہتے تہے نماز مین تو داہنی ہتہیلی کو ران پر رکہتے اور سب انگلیون کو بند کر لیتے اور کلمہ کی انگلی سے جو انگوٹھے کے پاس ہے اشارہ کرتے اور بائین ہاتہہ کو بائین ران پر رکہتے **قَبْضُ اثْنَتَيْنِ** وَعَقْدُ الْوُسْطٰى وَالْإِبْهَامِ دو انگلیون کو بند کر لینا اور بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ باندہ لینا **عَنْ** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلٰى صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّي فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَوَصَفَ قَالَ ثُمَّ قَعَدَ وَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ وَرُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَجَعَلَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الْأَيْمَنِ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ قَبَضَ اثْنَتَيْنِ مِنْ أَصَابِعِهِ وَحَلَّقَ حَلْقَةً ثُمَّ رَفَعَ إِصْبَعَهُ فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُو بِهَا ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے مین نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکہونگا (پھر وائل بن حجر نے دیکہا اور بیان کیا تو کہا آپ بیٹہے اور بایان پانون بچہایا اور بائین ہتہیلی بائین ران اور گھٹنے پر رکہی اور داہنی ہاتھ کی کہنی داہنے ران کے برابر کی پھر دو انگلیان بند کر لین اور ایک حلقہ باندہا پہر انگلی اوٹھائی تو مین نے دیکہا آپ اوسکو ہلاتے تہے اور اوس سے دعا کرتے تہے **بَسْطُ الْيُسْرٰى** عَلَى الرُّكْبَةِ بائین ہاتہہ کو گھٹنے پر کہنا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَعَدَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ إِصْبَعَهُ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ فَدَعَا بِهَا وَيَدُهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ بَاسِطُهَا عَلَيْهَا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز مین بیٹہتے تو دونون ہاتہہ اپنے گھٹنون پر جماتے اور کلمہ کی انگلی داہنے ہاتہہ کی اوٹہاتے اوس سے دعا کرتے

دہنا ہاتھ گھٹنی پر جمائے کہتے **عن** عامر بن عبد اللہ بن الزبیر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یشیر باصبعہ اذا دعا ولا یحرکھا قال ابن جریج وزاد عمرو وقال اخبرنی عامر بن عبد اللہ بن الزبیر عن ابیہ انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدعو کذلک ویحامل بیدہ الیسری علی رکبتہ الیسری ترجمہ عامر بن عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی سے اشارہ کرتے جب دعا کرتے لیکن اوسکو ہلاتے نہیں دوسری روایت میں عبد اللہ بن زبیر رض سے یہ ہے وہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اسطرح دعا کرتے تھے اور بایاں ہاتھ بائیں پاؤں پر رکھتے تھے **الاشارۃ بالاصبع فی التشہد** شہد میں انگلی سے اشارہ کرنا **عن** مالک بن نمیر الخزاعی عن ابیہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واضعا یدہ الیمنی علی فخذہ الیمنی فی الصلوۃ ویشیر باصبعہ ترجمہ مالک بن نمیر خزاعی سے روایت ہے اونہوں نے اپنے باپ سے وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھتے نماز میں اور انگلی سے اشارہ کرتے تھے **النہی عن الاشارۃ باصبعین** وما یکرہ من الاشارۃ بالاصبع یشیر دو انگلیوں سے اشارہ کرنے کی ممانعت اور بیان اس بات کا کہ کس انگلی سے اشارہ کرنا چاہیے **عن** ابی ھریرۃ ان رجلا کان یدعو باصبعیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد احد ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے ایک شخص دو انگلیوں سے اشارہ کرتا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک ایک انگلی سے کر ایک انگلی سے کر کیونکہ یہ اشارہ ہے توحید کیطرف **عن** سعد قال مر علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ادعو باصبعی فقال احد احد واشار بالسبابۃ ترجمہ سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھپر گزرے میں دو انگلیوں سے دعا کر رہا تھا آپنے فرمایا ایک انگلی سے دعا کرو اور اشارہ کیا کلمہ کی انگلی کیطرف **باب** اخفاء السبابۃ فی الاشارۃ کلمہ کی انگلی کو اشارہ میں چھپانا **عن** مالک بن نمیر الخزاعی من اھل البصرۃ ان ابا حدثہ انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاعدا فی الصلوۃ واضعا ذراعہ الیمنی علی فخذہ الیمنی رافعا اصبعہ السبابۃ قد حناھا شیئا وھو یدعو ترجمہ مالک بن نمیر خزاعی سے روایت ہے اونہوں نے اپنے باپ سے سنا اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نماز میں بیٹھے تھے داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھتے تھے اور کلمے کی انگلی کو اٹھائے تھے اوسکو کسی قدر خم کئے ہوا اور آپ دعا کر رہے تھے **موضع البصر عند الاشارۃ** اشارہ کیوقت نگاہ کہاں رکھنا **عن** عبد اللہ بن الزبیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قعد فی التشہد وضع کفہ الیسری علی فخذہ الیسری واشار بالسبابۃ ولا یجاوز بصرہ اشارتہ ترجمہ عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد میں بیٹھتے تو بائیں ہتھیلی بائیں ران پر رکھتے اور داہنی ہاتھ کی کلمے کی انگلی سے اشارہ کرتے اور وہیں اپنی نگاہ رکھتے **النہی عن رفع البصر**

الی السماء عند الدعاء فی الصلوٰۃ وجہنا زمین دعا مانگے تو آسمان کیطرف نگاہ نہ اٹھاویں عن ابی ھریرۃ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لینتھین اقوام عن رفعھم ابصارھم عند الدعاء فی الصلوٰۃ
الی السماء او لتخطفن اللہ ابصارھم ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ
چاہیے لوگوں کو نماز میں دعا کرتے وقت آسمان کیطرف دیکھنے سے نہیں تو اللہ اونکی بینائی اڑا لیگا (اس لیے کہ یہ بے ادبی ہے)
دربار میں **لیجانب التشہد** تشہد پڑھنا واجب ہے عن ابن مسعود قال کنا نقول فی الصلوٰۃ قبل
ان یفرض التشہد السلام علی اللہ السلام علی جبرئیل وعلی میکائیل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لا تقولوا ھکذا فان اللہ ھو السلام ولکن قولوا التحیات للہ والصلوات والطیبات
السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد
ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم نماز میں تشہد
فرض ہونے سے پہلے یوں کہتے تھے سلام اللہ پر سلام جبرئیلؑ پر سلام میکائیلؑ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا مت کہو
اسلیے کہ اللہ خود سلام ہے لیکن یوں کہو۔ التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین شہد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ **تعلیم التشہد**
کتعلیم السورۃ من القرآن تشہد سکھلانا جیسے قرآن کی سورت سکھلاتے ہیں عن ابن عباس قال کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا التشھد کما یعلمنا السورۃ من القرآن ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشہد ہم کو اسطرح سکھلاتے تھے جیسے قرآن کی کوئی سورت سکھلاتے ہیں عن عبداللہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ ھو السلام فاذا قعد احدکم فلیقل التحیات للہ والصلوٰت
والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین
اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ ثم لیتخیر بعد من الکلام ما شاء
ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ خود سلام ہے یعنی اللہ کا ایک نام سلام ہے ہی تو جب
کوئی تم میں سے (نماز میں) بیٹھے تو کہے التحیات اخیر تک **نوع اخر من التشھد** ایک اور طرح کا
تشہد عن ابی موسی الاشعری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبنا فعلمنا سنتنا وبین لنا
صلوتنا فقال اذا صلیتم فاقیموا صفوفکم ثم لیؤمکم احدکم فاذا کبر فکبروا
واذا قال ولا الضالین فقولوا امین یجبکم اللہ ثم اذا کبر وکبر فکبروا والامام ان یرکع قبلکم
ویرفع قبلکم قال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتلک بتلک وقال سمع اللہ لمن
حمدہ فقولوا اللھم ربنا لک الحمد فان اللہ قال علی لسان نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع اللہ لمن حمدہ

فَإِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوا وَاسْجُدُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ قَوْلِ أَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ التَّحِيَّاتُ
الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ
اللهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ترجمہ ابوموسیٰ اشعری سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا تو ہمکو طریقے سکھلائے اور نماز بتلائی پھر فرمایا جب تم نماز کے لیے
کھڑے ہو تو صفیں درست کرو پھر تم میں سے کوئی امامت کرے جب امام تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ ولا الضالین
کہے تم آمین کہو اللہ قبول کریگا پھر جب وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تو تم بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو اس لیے کہ امام تم سے پہلے
رکوع کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اوٹھاتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اسی کے سر اوٹھانے کی برابر نکل آویگی اور جب وہ
سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم اللھم ربنا ولک الحمد کہو اس لیے کہ اللہ جل جلالہ نے پیغمبر کی زبان پر فرمایا سنا اللہ نے جو کوئی
اوسکی تعریف کرے پھر جب وہ تکبیر کہے اور سجدہ کرے تم بھی تکبیر کہو اور سجدہ کرو اس لیے کہ امام تم سے پہلے سجدہ کرتا
ہے اور تم سے پہلے سر اوٹھاتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسی کے سر اوٹھانے کی برابر نکل آویگی اور جب بیٹھے
تم یہ کہو التحیات الطیبات الصلوات للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ
الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ **ف** یہ حدیث کئی بار اوپر گزر چکی **نوع**
اخر تشہد ایک اور طرح کا تشہد **عَنْ** جابر بن عبد اللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَسْأَلُ اللهَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِاللهِ مِنَ النَّارِ ترجمہ جابر بن سمرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو تشہد اسطرح سکھلاتے تھے جیسے قرآن کی کوئی سورت سکھلاتے بسم اللہ
وباللہ التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین
اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ واسال اللہ الجنۃ واعوذ باللہ من النار امام نسائی نے کہا ہم نہیں جانتے
کسی کو اوس نے متابعت کی ہو امین بن نابل کے اس روایت پر اور ہماری نزدیک امین بن نابل میں کوئی عیب نہیں
ہو مگر حدیث خطا ہے اور اللہ سے توفیق مانگتے ہیں ہم **ف** تقریب میں ہے کہ امین بن نابل سچا ہے مگر اوسکو وہم ہوتا ہے
اور روایت کیا اوس سے بخاری اور ترمذی اور نسائی نے اور غالباً یہ عبارت اسال الجنۃ واعوذ باللہ من النار تشہد میں
بڑھانا امین بن نابل کا وہم ہے **التسليم على النبي** صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر
سلام کرنا **عَنْ** عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للہ ملائکۃ سیاحین فی الارض

يبلغوني عن امتي السلام ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ جل جلالہ کے فرشتے زمین میں پھرا کرتے ہیں اور میری اُمت کا سلام مجھ پہنچاتے ہیں **ف** جب نماز میں السلام علیک ایہا النبی کہتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود درود والوں کا سلام نہیں سنتے **فصل التسلیم**

علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کرنیکی فضیلت **عن** ابی طلحۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاء ذات یوم والبشر فی وجہہ فقلنا انا نری البشر فی وجہک فقال انہ اتانی الملک فقال یا محمد ان ربک یقول اما یرضیک ان لا یصلی علیک احد الا صلیت علیہ عشرا ولا یسلم علیک احد الا سلمت علیہ عشرا ترجمہ ابو طلحہ سے روایت ہے ایک روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آئے آپ کے چہرے پر خوشی تھی ہم نے کہا یا رسول اللہ ہم آپ کے چہرے پر خوشی پاتے ہیں آپ نے فرمایا بیشک میرے پاس فرشتہ آیا اور بولا ای محمد اللہ جل جلالہ فرماتا ہے کیا تم خوش نہیں ہوتے جو تم پر درود بھیجیگا ایک بار میں اس پر دس رحمت بھیجونگا اور جو تم پر سلام کریگا ایک بار میں اس پر دس بار سلام کرونگا **الحمید والصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوٰۃ** نماز میں اللہ بزرگی بیان کرنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا **عن** فضالۃ بن عبید یقول سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یدعو فی الصلوٰۃ لم یمجد ولم یصل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجلت ایہا المصلی ثم علمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یصلی فمجد اللہ وحمدہ وصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادع تجب وسل تعط ترجمہ فضالہ بن عبید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز میں دعا کرتے سنا نہ اس نے اللہ کی بزرگی بیان کی نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا تب آپنے فرمایا اے نمازی تو نے جلدی کی بعد اس کے آپ نے لوگوں کو سکھلایا کہ پہلے اللہ جل جلالہ کی بزرگی بیان کیا کرو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا کرو بعد اسکے دعا کیا کرو تاکہ جلدی قبول ہو پھر آپ نے ایک شخص کو نماز پڑھتے سنا اس نے اللہ کی بزرگی بیان کی اور اسکی تعریف کی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجی کہنے فرمایا اب تو دعا کر قبول ہوگی اور مانگ ملیگا **الامر بالصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی تاکید **عن** ابی مسعود الانصاری انہ قال اتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مجلس سعد بن عبادۃ فقال لہ بشیر بن سعد امرنا اللہ ان نصلی علیک یا رسول اللہ فکیف نصلی علیک فسکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی تمنینا انہ لم یسالہ قال قولوا اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی آل ابراہیم وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی آل ابراہیم فی العالمین انک حمید مجید والسلام کما قد علمتم ترجمہ

ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے سعد بن عبادہ کے مکان میں تو بشیر بن سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ نے ہم کو حکم کیا آپ پر درود بھیجنے کا اس لیے کہ فرماتا ہے ہمارے ایمان والو درود بھیجو اوپر ان کے جتنا کہ ہم نے آرزو کی کاش اوس نے نہ پوچھا ہوتا پھر آپ نے فرمایا یوں کہو۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اور سلام کو تم جان چکے ہو (یعنی تشہد میں السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ) **کَیْفَ الصَّلٰوۃُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیونکر درود بھیجنا چاہیے **عَنْ** اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْکَ وَنُسَلِّمَ اَمَّا السَّلَامُ فَقَدْ عَرَفْنَاہُ فَکَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ ابو مسعود انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ہم کو حکم ہوا آپ پر درود بھیجنے کا اور سلام بھیجنے کا تو سلام تو ہمکو معلوم ہو چکا لیکن درود کیونکر بھیجیں آپ نے فرمایا کہو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ابن ابی لیلیٰ کہا ہم سے ساتھ اتنا اور بڑھاتے ہیں وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ امام نسائی نے کہا یہ حدیث اوس نے اپنی کتاب میں سہو بیان کی اور یہ خطا ہے **عَنْ** کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ قَالَ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ قَدْ عَرَفْنَاہُ فَکَیْفَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ترجمہ کعب بن عجرہ سے روایت ہے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر سلام بھیجنا تو ہمیں معلوم ہو چکا لیکن درود کیونکر بھیجیں آپ نے فرمایا اس طرح اللّٰھم صل علی محمد و علی آل محمد اخیر تک۔ عبدالرحمن نے کہا ہم اتنا اور کہتے ہیں وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ امام نسائی نے کہا یہ روایت ٹھیک ہے اور پہلی روایت خطا ہے **عَنِ** ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ لِیْ کَعْبُ بْنُ عُجْرَۃَ اَلَا اُھْدِیْ لَکَ ھَدِیَّۃً فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ عَرَفْنَا کَیْفَ السَّلَامُ عَلَیْکَ فَکَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ

نوٹ اخیر ایک اور طرح کی درود **عَنْ** کعب بن عجرۃ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ہم کو حکم ہوا آپ پر درود بھیجنے کا اور سلام بھیجنے کا تو سلام تو ہمکو معلوم ہو چکا لیکن درود کیونکر بھیجیں آپ نے فرمایا کہو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ہم کو حکم ہوا آپ پر درود بھیجنے کا اور سلام بھیجنے کا تو سلام تو ہمکو معلوم ہو چکا لیکن درود کیونکر بھیجیں آپ نے فرمایا کہو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

مجید ترجمہ ابن ابی لیلے سے روایت ہے کعب بن عجرہ نے مجھ سے کہا کہ میں تجھ کو ایک ہدیہ دوں ہم لوگوں نے عرض
یا رسول اللہ ہم سلام کرنا تو جان چکے لیکن درود کیونکر بھیجیں آپ پر آپ نے فرمایا کہو اللھم صل علی محمد الخ تیرک **نوع آخر**
ایک اور طرح کی درود **عن** طلحۃ قال قلنا یا رسول اللہ کیف الصلوٰۃ علیک قال قولوا اللھم صل علی محمد
وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وآل ابراھیم انک حمید مجید وبارک علی محمد وعلی آل محمد
کما بارکت علی ابراھیم وآل ابراھیم انک حمید مجید ترجمہ طلحہ سے روایت ہے عرض کیا یا رسول
اللہ درود کیونکر بھیجیں آپ پر آپ نے فرمایا کہو اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وآل ابراھیم انک حمید مجید
وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وآل ابراھیم انک حمید مجید **عن** طلحۃ ان رجلا اتی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فقال کیف نصلی علیک یا نبی اللہ قال قولوا اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما
صلیت علی ابراھیم انک حمید مجید وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم انک
انک حمید مجید ترجمہ طلحہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا نبی اللہ ہم کیونکر
درود بھیجیں آپ پر آپ نے فرمایا کہو اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد الخ تیرک **عن** زید بن خارجۃ قال اتانا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال صلوا علی واجتھدوا فی الدعاء وقولوا اللھم صل علی محمد وعلی
آل محمد ترجمہ زید بن خارجہ سے روایت ہے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا درود بھیجو میرے اوپر
اور کوشش کرو دعا میں اور کہو اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد **نوع آخر** ایک اور طرح کی درود **عن**
ابی سعید ان الخدری قال قلنا یا رسول اللہ ھذا التسلیم علیک قد عرفناہ فکیف الصلوٰۃ علیک قال
قولوا ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر سلام کرنا تو ہمیں معلوم ہو چکا اب درود
کیونکر بھیجیں آپ پر آپ نے فرمایا کہو اللھم صل علی محمد عبدک ورسولک کما صلیت علی ابراھیم وبارک
علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم **نوع آخر** ایک اور طرح کی درود **عن** ابی حمید
الساعدی انھم قالوا یا رسول اللہ کیف نصلی علیک قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قولوا
ترجمہ ابو حمید ساعدی سے روایت ہے صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ہم کیونکر درود بھیجیں آپ پر آپ نے فرمایا کہو اللھم صل
علی محمد وعلی ازواجہ وذریتہ حارث کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کما صلیت علی ابراھیم وبارک
علی محمد وعلی ازواجہ وذریتہ پر حارث اور قتیبہ دونوں کی روایت میں ہے کما بارکت علی ابراھیم انک
حمید مجید امام نسائی نے کہا قتیبہ نے مجھ سے یہ حدیث دوبارہ بیان کی شاید ان سے ایک مطرہ گئی **الفضل**
فی الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم درود پڑھنے کی فضیلت **عن** ابی طلحۃ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جاء ذات یوم والبشر یرٰی فی وجھہ فقال انہ جاءنی جبریل فقال انما ربک یقول

يَا مُحَمَّدُ إِنَّهُ يُصَلِّي عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا ترجمہ ابوطلحہ سے روایت ہے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے آپ کے چہرے پر خوشی تھی ہم نے پوچھا آپ کے چہرے پر خوشی کیوں ہے آپنے فرمایا ابھی میرے پاس جبرئیل ؑ آئے اور انہوں نے کہا (اللہ جل جلالہ فرماتا ہے) کیا تم راضی نہیں ہوتے اس محمد جو کوئی تمہاری اُمت میں سے تم پر ایک بار درود پڑھیگا میں اس پر دس بار رحمت بھیجونگا اور جو کوئی تمہاری اُمت میں سے ایک بار تم پر سلام پڑھیگا میں دس بار اس پر سلامتی بھیجونگا **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی میرے اوپر ایک بار درود بھیجیگا اللہ تعالیٰ اوس پر دس رحمتیں بھیجیگا اور دس گناہ معاف ہونگے اور دس درجے اوس کے بلند ہونگے **تَخْيِيرُ الدُّعَاءِ** بَعْدَ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ درود شریف پڑھ کر پھر جو جی چاہے دُعا مانگے نماز میں **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا إِذَا جَلَسْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ وَلَكِنْ إِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمْ ذَلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ بَعْدُ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ فَيَدْعُوَهُ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھتے تھے نماز میں تو کہتے تھے السلام علی اللہ عن عباد اللہ یعنی سلام ہو اللہ پر اللہ کے بندوں کی طرف سے سلام ہو فلانے فلانے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت کہو سلام اللہ پر اس لیے کہ اللہ خود سلام ہے بلکہ جب تم میں سے کوئی بیٹھے تو یوں کہو التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین کیونکہ جب ایسا کہیگا تو ہر ایک نیک بندے کو آسمان زمین میں سلام پہنچ جاویگا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ پھر جو دعا زیادہ پسند ہو وہ مانگے **الذِّكْرُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ** نماز میں تشہد کے بعد کیا پڑھے **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي كَلِمَاتٍ أَدْعُو بِهِنَّ فِي صَلَاتِي قَالَ سَبِّحِي اللَّهَ عَشْرًا وَاحْمَدِيهِ عَشْرًا وَكَبِّرِيهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلِي مَا شِئْتِ يَقُلْ نَعَمْ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ام سلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں اور بولیں یا رسول اللہ مجھ کو کلمے سکھلایئے میں اون کے وسیلے سے دعا کیا کروں نماز میں آپنے فرمایا سبحان اللہ کہو دس بار پھر الحمد للہ کہو دس بار پھر

اللہ لبیک کہہ دس بار بعد اوس کے دعا کرے اوس سے مانگے وہ فرماوے گا ہاں ان ہی رضی قبول کرے گا دنیا یا آخرت میں یا

الدعاء بعد الذکر

دعا اور ذکر کے بیان میں

عن شقیق قال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالسا وہو قاعد یتشہد فلما رفع رأسہ وجعد وتشہد دعا فقال فی دعائہ اللہم انی اسألک بأن لک الحمد لا الہ الا انت المنان بدیع السموات والارض یا ذا الجلال والاکرام یا حی یا قیوم انی اسألک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاصحابہ تدرون بما دعا قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال والذی نفسی بیدہ لقد دعا اللہ باسمہ العظیم الذی اذا دعی بہ اجاب واذا سئل بہ اعطی ترجمہ شقیق سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بیٹھا تھا اور ایک شخص کھڑا نماز پڑھ رہا تھا جب وہ رکوع اور سجدہ سے اور تشہد سے فارغ ہوا تو دعا مانگنے لگا اور کہنے لگا اللہم انی اسألک بأن لک الحمد لا الہ الا انت المنان بدیع السموات والارض یا ذا الجلال والاکرام یا حی یا قیوم انی اسألک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا جانتے ہو اس نے کن کلموں سے دعا کی انہوں نے کہا اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتا ہے آپنے فرمایا قسم اوس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے اس نے اللہ کو پکارا اوسکے اسم اعظم (بڑے نام) سے جب اللہ کو پکارا جاتا ہے اوس نام سے تو قبول کرتا ہے اور جب کوئی مانگتا ہے اوس سے یہ نام لیکر تو دیتا ہے

عن محجن بن الادرع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل المسجد اذا رجل قد قضی صلوتہ وہو یتشہد فقال اللہم انی اسألک یا اللہ بأنک الواحد الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ان تغفر لی ذنوبی انک انت الغفور الرحیم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد غفر لہ ثلثا ترجمہ محجن بن ادرع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے ایک شخص نماز پڑھ کر تشہد میں تھا تو یہ کہنے لگا اللہم انی اسألک یا اللہ بأنک الواحد الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ان تغفر لی ذنوبی انک انت الغفور الرحیم آپنے فرمایا تین بار بخشدیا گیا

عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ انہ قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمنی دعاء اہ عوذہ بہ فی صلوتی قال قل اللہم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفرلی مغفرۃ من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم ترجمہ امیر المومنین ابوبکر صدیق سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھ ایک دعا سکھلائی جسکو میں نماز پڑھکر دوں آپنے فرمایا کہ اللہم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفرلی مغفرۃ من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم

عن معاذ بن جبل قال اخذ بیدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی لاحبک یا معاذ فقلت وانا احبک یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا تدع ان تقول فی کل صلوۃ دبر [illegible] وشکرک وحسن عبادتک ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا

ہاتھ پکڑا اور فرمایا میں تجھسے محبت رکھتا ہوں اے معاذ میں نے کہا میں آپ سے محبت رکھتا ہوں یا رسول اللہ آپ نے
فرمایا تو ہرنماز میں کہا کر رَبِّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ عن شداد بن اوس ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول فی صلوتہ۔ اللّٰھُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ وَ
الْعَزِيمَةَ عَلَى الرُّشْدِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَأَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِيمًا وَلِسَانًا صَادِقًا
وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ وترجمہ شداد بن اوس
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں فرماتے اللھم انی اسالک التثبت فی الامر خیر تک یعنی یا اللہ میں تجھسے
مضبوطی چاہتا ہوں ہر کام میں اور بیٹھنے استقلال اور صبر اور عزم بالجزم ہدایت پر اور مانگتا ہوں تجھسے شکر تیری نعمت
پر اور خوبی تیری عبادت کی اور چاہتا ہوں تجھسے سلامتی دل کی اور سچائی زبان کی اور مانگتا ہوں تجھسے بہتری ہر چیز کی
جسکو تو جانتا ہے اور پناہ مانگتا ہوں تیری برائی سے ہر چیز کی جسکو تو جانتا ہے اور بخشش چاہتا ہوں تیری اس چیز سے
جسکو تو جانتا ہے (یعنی جو قصور مجھ سے صغر سنی میں ہوئے لاعلمی میں) نوع آخر عن عطاء بن السائب عن ابیہ قال صلی بنا
عمار بن یاسر صلوۃ فاوجز فیھا فقال لہ بعض القوم لقد خففت او اوجزت الصلوۃ قال اما
علی ذلک فقد دعوت فیھا دعوات سمعتھن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما قام تبعہ
رجل من القوم ھو ابو عیس اللہ کنی عن نفسہ فسالہ عن الدعاء ثم جاء فاخبر بہ القوم۔ اللّٰھُمَّ
بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي
اللّٰھُمَّ وَأَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ يَعْنِي فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَأَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَأَسْأَلُكَ
الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى وَأَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَنْفَدُ وَأَسْأَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا يَنْقَطِعُ وَأَسْأَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ
الْقَضَاءِ وَأَسْأَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَأَسْأَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ إِلَى لِقَائِكَ فِي غَيْرِ
ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ اللّٰھُمَّ زَيِّنَّا بِزِينَةِ الْإِيمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِينَ ترجمہ
عطا بن السائب نے اپنے باپ سے روایت کی کہ عمار بن یاسر رضہ نے نماز پڑھائی تو مختصر نماز پڑھائی بعضوں نے کہا تم نے نماز ہلکی یا مختصر پڑھی
انہوں نے کہا باوجود اسکے میں نے اسمیں کئی دعائیں پڑھیں جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جب وہ کھڑے ہوئے
تو ایک شخص انکے پیچھے گئے (عطا) نے کہا وہ میری باپ ہے لیکن انہوں نے اپنا نام پوشیدہ رکھا اور وہ دعائیں اسے
پوچھی پھر لوٹ کر آئے اور لوگوں کو بتائی وہ دعا یہ ہے اللّٰھُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ خیر تک یعنی یا اللہ میں
تجھسے دعا کرتا ہوں تیرے علم غیب اور قدرت کے وسیلے سے جو تجھکو مخلوقات پر ہے جلا مجھکو جب تک میرا جینا زندگی تو بہتر جانے
اور مار ڈال مجھکو جب موت میرے لیے بہتر جانے یا اللہ میں مانگتا ہوں تیرا ڈر چھپکر کھلے اور مانگتا ہوں تجھسے حکمت بھری ہوئی سچی
بات کو خوشی اور غصہ میں اور مانگتا ہوں تجھسے میانہ حالی درویشی میں اور مانگتا ہوں تجھسے ایسی نعمت کہ جو تمام نہ ہووے

الحکم

اور اوس ناخنہ کی ٹھنڈک کو جو مخلوق نہو اور مانگتا ہوں تجھ سے خوشحالی میں اور تنگدستی میں اور مانگتا ہوں تجھ سے سچی بات اور ناراضی میں اور خوشی میں اور مانگتا ہوں تجھ سے میانہ روی فقر کے اور مانگتا ہوں تجھ سے لذت تیری منہ کو دیکھنے کی اور شوق تجھ سے ملنے کا اور پناہ مانگتا ہوں تیری اوس مصیبت سے جسپر صبر نہو سکے اور اوس فساد سے جو گمراہ کر دیوے یا اوس بستہ کر دہ سے کہ ایمان کی آرائش ہے اور بنا دے ہم کو راہ دکھلانے والے (گمراہ نہ کرنے والے) اور راہ یاب ہوئے **عَنْ** قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ صَلَّى بِنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ بِالْقَوْمِ صَلٰوةً أَخَفَّهَا فَكَأَنَّهُمْ أَنْكَرُوهَا فَقَالَ أَلَمْ أُتِمَّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ قَالُوا بَلٰى قَالَ أَمَا إِنِّي دَعَوْتُ فِيهَا بِدُعَاءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهِ اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيٰوةَ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي وَأَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَكَلِمَةَ الْإِخْلَاصِ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَأَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَنْفَدُ وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ وَأَسْأَلُكَ الرِّضَا بِالْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ إِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ إِلٰى لِقَائِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَفِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِينَةِ الْإِيمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِينَ ترجمہ قیس بن عبادہ سے روایت ہے عمار بن یاسر نے لوگوں کو ساتھ نماز پڑھائی اور ہلکی پڑھائی تو انہوں نے انکار کیا (تنہی ہلکی پڑھنے پر) عمار نے کہا کیا میں نے رکوع اور سجدہ کو پورا نہیں ادا کیا انہوں نے کہا کیوں نہیں عمار نے کہا میں نے تو نماز میں وہ دعا پڑھی جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ اخیر تک **اَلتَّعَوُّذُ فِي الصَّلٰوةِ** نماز میں پناہ مانگنا **عَنْ** فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ حَدِّثِينِي بِشَيْءٍ سَمِعْتِيهِ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهِ فِي صَلٰوتِهِ قَالَتْ نَعَمْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ ترجمہ فروہ بن نوفل سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے کہا کہ کہدو دعا بتلاؤ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں پڑھا کرتے تھے اونہوں نے کہا ہاں آپ یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری برائی سے اوس کام کے جو میں نے کیا ہے اور برائی سے اوس کام کے جو میں نے نہیں کیا ہے (ایسا نہو وہ کرنے لگوں) **نَوْعٌ آخَرُ** ایک اور طرح کی دعا مانگنا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلٰوةً بَعْدُ إِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قبر کے عذاب کو آپ نے فرمایا قبر کا عذاب سچ ہے حضرت عائشہ نے کہا پھر جو نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی وہ میں قبر کے عذاب سے پناہ مانگی **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ

وَالْمَغْرَمِ فَقَالَ قَائِلٌ مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ مِنَ الْمَغْرَمِ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دعا مانگتے تھے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اے اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری دجال کے فساد سے جو کانا ہوگا اور پناہ مانگتا ہوں تیری زندگی اور موت کے فتنے سے یا اللہ پناہ مانگتا ہوں تیری گناہ کے کام سے اور قرضداری سے ایکشخص نے کہا کیا وجہ ہے جو آپ اکثر پناہ مانگتے ہیں قرضداری سے آپنے فرمایا جب آدمی قرضدار ہوتا ہے تو جھوٹ کہتا ہے اور وعدہ خلافی کرتا ہے دیس گو قرض لینا گناہ نہیں ہے مگر ذریعہ ہے گناہ کا اس لیے اوس سے پناہ مانگنا چاہیے ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَعَوَّذْ مِنْ أَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ثُمَّ لِيَدْعُ لِنَفْسِهِ مَا بَدَا لَهُ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی تشہد پڑھ چکے تو چاہیے کہ پناہ مانگے ایک جہنم کے عذاب سے دوسری قبر کے عذاب سے تیسری زندگی اور موت کے فتنے سے چوتھی دجال کے شر سے پھر دعا کرے اپنے لیے جو مناسب معلوم ہو **نَوْعٌ آخَرُ** مِنَ الذِّكْرِ ایک اور طرح کی دعا **عَنْ** جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ أَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللّٰهِ وَأَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرًا ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں تشہد کے بعد فرماتے تھے احسن الکلام کلام اللہ و احسن الہدی ہدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کثیرا **تَخْفِيفُ الصَّلَاةِ** نماز کو گھٹانا **عَنْ** حُذَيْفَةَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي فَخَفَّفَ فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ مُنْذُ كَمْ تُصَلِّي هٰذِهِ الصَّلَاةَ قَالَ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ مَا صَلَّيْتَ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَلَوْ مُتَّ وَأَنْتَ تُصَلِّي هٰذِهِ الصَّلَاةَ كُنْتَ عَلَى غَيْرِ فِطْرَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيُخَفِّفُ وَيُتِمُّ وَيُحْسِنُ ترجمہ حذیفہ رض نے ایکشخص کو دیکھا جسنے نماز کو گھٹایا (یعنی اوس کے شرائط اور ارکان میں کمی کی) تو پوچھا کتنے دنوں سے تو ایسی نماز پڑھتا ہے اوس نے کہا چالیس برس سے حذیفہ نے کہا تو نے چالیس برس سے نماز نہیں پڑھی اور جو تو مر جاویگا ایسی نماز پڑھتے ہوئے تو مر جاویگا کسی اور دین پر نہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر پھر کہا کہ نماز کو ہلکا کرتے ہیں لیکن اوس کے شرائط اور ارکان کو پورا اچھی طرح ادا کرتے ہیں **ف** نماز میں ایک تخفیف یہ ہے کہ رکوع اور سجود اور قیام کو اچھی طرح ادا کرے لیکن بجائے لمبے سو دنوں کے مختصر سو تین پڑھی اسمیں کچھ حاجت نہیں اور ایک تطفیف ہے یعنی رکوع اور سجود اور قیام کو قدر واجب سے کم کرنا اور دونوں سجدوں کے بیچ میں اچھی طرح نہ ٹھہرنا اسی طرح رکوع کے بعد سیدھا کھڑا نہ ہونا یہ چوری ہے نماز میں اور بالکل منع ہے اور مذموم ہے **أَقَلُّ مَا يُجْزِئُ** بِهِ الصَّلَاةُ نماز کے لیے کم سے کم کیا شرط ہیں **عَنْ** عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُهُ وَكَانَ لَا يَكَادُ يَفْعَلُ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ أَقْبَلَ رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ وَالَّذِي أَكْرَمَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ جَهِدْتُ فَعَلِّمْنِي فَقَالَ إِذَا أَنْتَ تَوَضَّأْتَ تُرِيدُ الصَّلَاةَ فَتَوَضَّأْ فَأَحْسِنْ وُضُوءَكَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ ثُمَّ ارْكَعْ فَاطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ ثُمَّ افْعَلْ كَذَلِكَ حَتَّى تَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِكَ ترجمہ علی بن یحیی سے اونہوں نے سنا اپنے باپ سے انہوں اپنے مجاہد سے جو بدری تھے (یعنی جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے) اونہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص مسجد میں آیا اور اوس نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو دیکھ رہے تھے لیکن ہم نہیں جانتے تھے جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور سلام کیا آپنے فرمایا جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی وہ لوٹ گیا اور پھر نماز پڑھی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپنے فرمایا جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی اسی طرح دو یا تین بار فرمایا وہ شخص بولا یا رسول اللہ قسم اوس ذات کی جسنے آپکو عزت دی (یعنی اللہ جل جلالہ کی) میں تھک گیا (یعنی مجھ سے نماز نہیں بنتی) مجھے سکھلائیے (کہ کیونکر نماز پڑھوں) آپنے فرمایا جب تو نماز کو کھڑا ہو تو پہلے اچھی طرح وضو کر (یعنی تمامی شرائط اور ارکان کا خیال رکھکر) پھر قبلے کیطرف منہ کر اور تکبیر کہہ پھر قرآن شریف پڑھ (یعنی سورہ فاتحہ اور کوئی سورہ) پھر رکوع کر اطمینان سے پھر سر اوٹھا یہانتک کہ سیدھا کھڑا ہو جا پھر سجدہ کر اطمینان سے پھر سر اوٹھا یہانتک کہ اطمینان سے بیٹھ پھر سجدہ کر اطمینان سے پھر سر اوٹھا یہانتک کہ اطمینان سے بیٹھ اسی طرح پورے طور کیا کر ساری نماز میں **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تعدیل ارکان یعنی سجدہ اور رکوع اعتدال اور قعود کو اچھی طرح اطمینان سے ادا کرنا نماز میں فرض ہے بغیر اسکے نماز درست نہیں ہوتی دلیل اوسکی یہہ ہے کہ آپنے اوس سے فرمایا جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی **عن**

عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ بْنِ رَافِعِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَمٍّ لَهُ بَدْرِيٍّ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَجْلِسِ فَرَجُلٌ جَاءَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُهُ فِي صَلَاتِهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ لَهُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَهُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ حَتَّى عَادَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ فَقَالَ وَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَقَدْ جَهِدْتُ وَحَرِصْتُ فَأَرِنِي وَعَلِّمْنِي قَالَ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تُصَلِّيَ فَتَوَضَّأْ فَأَحْسِنْ وُضُوءَكَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ قَاعِدًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ فَإِذَا أَتْمَمْتَ صَلَاتَكَ عَلَى هَذَا فَقَدْ تَمَّتْ وَمَا انْتَقَصْتَ مِنْ هَذَا فَإِنَّمَا انْتَقَصْتَهُ مِنْ صَلَاتِكَ ترجمہ علی بن یحیی بن خلاد بن رافع بن

مالک انصاری سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے انہوں نے سنا اپنے چچا رفاعہ بن رافع سے جو بدری تھے
کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے ہم میں ایک شخص آیا اور اوس نے دو رکعتیں یا تین
پھر آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا آپ اوسکو دیکھ رہے تھے جب وہ نماز پڑھ رہا تھا آپ نے سلام کا جواب
دیا پھر فرمایا جا اور نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی وہ لوٹ گیا اور نماز پڑھی پھر آیا اور آپ کو سلام کیا آپ نے فرمایا جا نماز
پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی جب تیسری یا چوتھی مرتبہ ایسا ہی ہوا تو اوس نے عرض کیا قسم اوس شخص کی جسنے آپ پر کتاب
اتاری میں تھک گیا اور مجھ حرص ہے تو آپ بتلائیے اور سکھلائیے آپنے فرمایا جب تو نماز پڑھنے کا قصد کرے تو اچھی طرح
وضو کر پھر قبلے کیطرف منہ کر اور تکبیر کہہ پھر قرآن پڑھ پھر رکوع کر اچھی طرح اطمینان سے پھر سر اوٹھا یہانتک کہ سیدھا کھڑا
ہو جا پھر سجدہ کر اور اطمینان سے پھر سر اوٹھا اور اطمینان سے بیٹھ پھر سجدہ کر اطمینان سے پھر سر اوٹھا اگر تو نے اسطرح سے
نماز کو تمام کیا تو تیری نماز پوری ہوئی اور جو تو نے اسمیں سے گھٹایا تو اپنی نماز میں سے گھٹایا **باب السلام**

سلام کا بیان **عن** سعد بن ہشام قال قلت یا ام المؤمنین انبئینی عن وتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قالت کنا نعد لہ سواکہ وطہورہ فیبعثہ اللہ ما شاء ان یبعثہ من اللیل فیتسوک
ویتوضا ویصلی ثمان رکعات لا یجلس فیہن الا عند الثامنۃ فیجلس فیذکر اللہ ویدعوہ ثم
یسلم تسلیما یسمعنا ترجمہ سعد بن ہشام سے روایت ہے میں نے عرض کیا ام المؤمنین یعنی یا بی بی جو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا وتر بتلاؤ اوہنوں نے کہا ہم آپ کے لیے سامان کر رکھتے تھے یعنے سواک اور وضو کا پانی رکھ دیتے تھے پھر جب
اللہ چاہتا ہے آپکو اوٹھاتا رات کو آپ مسواک کرتے اور وضو کرتے اور آٹھ رکعتیں پڑھتے اور نہ بیٹھتے اون میں مگر آٹھویں رکعت
کے بعد بیٹھتے اور اللہ کی یاد کرتے اور دعا کرتے پھر سلام پھیرتے اتنی آواز سے کہ ہم کو سنا دیتا **عن** سعد بن ابی
وقاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یسلم عن یمینہ وعن یسارہ ترجمہ سعد بن ابی وقاص
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داہنی اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے **عن** سعد قال کنت ادنی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسلم عن یمینہ وعن یسارہ حتی اری بیاض خدہ ترجمہ سعد سے روایت ہے ہم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے تھے داہنی اور بائیں طرف سے یہانتک کہ آپ کے گال کی سفیدی معلوم ہوتی (مسلم سلام پھیرنے میں)
باب موضع الیدین عند السلام جب سلام پھیرے تو دونوں ہاتھ کہاں رکھے **عن** جابر بن سمرۃ قال کنا
اذا صلینا خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلنا السلام علیکم السلام علیکم واشار بیدہ
عن یمینہ وشمالہ فقال ما بال ہؤلاء الذین یرفعون ایدیہم کانہا اذناب الخیل الشمس اما یکفی
احدکم ان یضع یدہ علی فخذہ ثم یسلم علی اخیہ عن یمینہ وعن شمالہ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے
ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو کہتے تھے السلام علیکم السلام علیکم سعد نے کہا (جو راوی ہے) احمد بجلی

کرتا ہے اشارہ کرتے تھے دہنی اور بائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا حال ہے ان لوگوں کا کہ اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہیں گویا شریر گھوڑوں کی دمیں ہیں کیا تم میں سے ہر ایک کو یہ کافی نہیں ہے کہ اپنا ہاتھ ران پر رکھے پھر دہنی اور بائیں طرف اپنے بھائی کو دہنی اور بائیں سلام کرے **عَنْ** عبد اللہ قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبیرا فی کل خفض ورفع وقیام وقعود وتسلیم عن یمینہ وعن شمالہ السلام علیکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ حتی یری بیاض خدہ ورأیت ابا بکر وعمر یفعلان ذلک ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ تکبیر کہتے تھے جھکنے اور اوٹھنے اور کھڑے ہوتے اور بیٹھتے اور سلام پھیرتے تھے دہنی اور بائیں طرف کہتے تھے السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہاں تک کہ آپ کے رخسار کی سفیدی دکھلائی دیتی اور میں نے ابوبکر اور عمر کو بھی ایسا ہی کرتے دیکھا **عَنْ** واسع بن حبان انہ سأل عبد اللہ بن عمر عن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اللہ اکبر اللہ اکبر کلما رکع اللہ اکبر کلما رفع ثم یقول السلام علیکم ورحمۃ اللہ عن یمینہ السلام علیکم عن یسارہ ترجمہ واسع بن حبان سے روایت ہے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پوچھی کہ کس طرح تھی انہوں نے بیان کیا کہ تکبیر کہا کرو بیان کیا کہ آپ دہنی طرف زیادہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور بائیں طرف السلام علیکم **عَنْ** عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کأنی انظر الی بیاض خدہ عن یمینہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وعن یسارہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے انہوں نے کہا گویا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں آپ دہنی طرف زیادہ تھے السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور بائیں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ **عَنْ** عبد اللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسلم عن یمینہ حتی یری بیاض خدہ وعن یسارہ حتی یری بیاض خدہ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دہنی طرف اتنا سلام پھیرتے تھے کہ آپ کی گال کی سفیدی نظر آتی اسی طرح بائیں طرف پھیرتے تھے **عَنْ** عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یسلم عن یمینہ وعن یسارہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ حتی یری بیاض خدہ من ھھنا بیاض خدہ من ھھنا ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دہنی اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے

اور کہتے تھے السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہانتک کہ آپ کی گال کی سفیدی دہرے اور دوہرے نظر آتے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ الْاَيْمَنِ وَعَنْ يَسَارِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ الْاَيْسَرِ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داہنی طرف سلام پھیرتے تھے السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہانتک کہ داہنی رخسار کی سفیدی نظر آتی پھر بائیں طرف سلام پھیرتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہانتک کہ بائیں رخسار کی سفیدی نظر آتی

اَلسَّلَامُ بِالْيَدَيْنِ ہاتھوں سے اشارہ کرنا سلام کیوقت

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا اِذَا سَلَّمْنَا قُلْنَا بِاَيْدِيْنَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ قَالَ فَنَظَرَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُكُمْ تُشِيْرُوْنَ بِاَيْدِيْكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ اِذَا سَلَّمَ اَحَدُكُمْ فَلْيَلْتَفِتْ اِلٰى صَاحِبِهٖ وَلَا يُوْمِئْ بِيَدِهٖ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو ہم جب سلام پھیرتے ہاتھ سے اشارہ کرتے اور کہتے السلام علیکم السلام علیکم آپ نے ہماری طرف دیکھا اور فرمایا کیا حال ہے تمہارا اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہو گویا وہ دمیں ہیں شریر گھوڑوں کی جب تم میں سے کوئی نماز کا سلام کرے تو اپنے پاس والے کیطرف دیکھے لیکن ہاتھ سے اشارہ نہ کرے

سَلَامُ الْمَاْمُوْمِ حِيْنَ يُسَلِّمُ الْاِمَامُ جب امام سلام کرے اوسی وقت مقتدی سلام کرے

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ كُنْتُ اُصَلِّيْ لِقَوْمِيْ بَنِيْ سَالِمٍ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنِّيْ قَدْ اَنْكَرْتُ بَصَرِيْ وَاِنَّ السُّيُوْلَ تَحُوْلُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِيْ فَلَوَدِدْتُ اَنَّكَ جِئْتَ فَصَلَّيْتَ فِيْ بَيْتِيْ مَكَانًا اَتَّخِذُهُ مَسْجِدًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَفْعَلُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَغَدَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ مَعَهٗ بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ فَاسْتَاْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنْتُ لَهٗ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى قَالَ اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ فَاَشَرْتُ لَهٗ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ اَحْبَبْتُ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْهِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهٗ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا حِيْنَ سَلَّمَ ترجمہ عتبان بن مالک سے روایت ہے میں اپنی قوم بنی سالم کی امامت کیا کرتا تھا ایک بار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میری بینائی نے مجھے جواب دیا ہے اور درمیان میں نالی ہے مجھکو روکتی ہے میں اپنی قوم کی مسجد میں جانے سے تو میں چاہتا ہوں آپ میرے گھر تشریف لائیے اور کسی جگہ نماز پڑھ دیجئے میں اوسکو مسجد بنالوں آپنے فرمایا انشاء اللہ ایسا کرونگا صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ابوبکر صدیق آپ کے ساتھ تھے دن چڑھ گیا تھا آپنے اندر آنے کی اجازت چاہی میں نے اجازت دی آپ بیٹھے نہیں اور فرمایا تم کہاں چاہتے ہو اپنے گھر میں کہیں میں نماز پڑھوں میں نے ایک جگہ بتادی جہاں میں چاہتا تھا آپ کا نماز پڑھنا آپ کھڑے ہوئے ہم نے آپ کے پیچھے صف باندھی آپنے

نقوی

نماز ادا کی) پھر آپ نے سلام پھیرا اور ہم سے بھی آپ کے ساتھ ہی سلام پھیرا **السجود بعد الفراغ من الصلوٰۃ** نماز سے فارغ ہو کر سجدہ کرنا **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فیما بین ان یفرغ من صلوٰۃ العشاء الی الفجر احدی عشرۃ رکعۃ ویوتر بواحدۃ ویسجد سجدۃ قدر ما یقرأ احدکم خمسین آیۃ قبل ان یرفع رأسہ ویعتضد منہم رجال علی بعض فی الحاجۃ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا سے فارغ ہونے کے بعد فجر ہونے تک گیارہ رکعت پڑھتے تھے ان میں سے ایک رکعت وتر کی ہوتی اور سجدہ کرتے جتنی دیر تک تم میں کوئی پچاس آیتیں پڑھ لے سر اوٹھانے سے پہلے اور تم میں سے ایک دوسرے سے زیادہ علم پڑھ سکتا ہے یہ حدیث مختصر ہے بڑی حدیث سے **ف** مراد سجدہ سے یہ ہے کہ ہر ایک سجدہ اس نماز کا اتنا بڑا ہوتا یا ایک سجدہ ان سجدوں میں اتنا بڑا ہوتا مگر مؤلف نے جو باب قایم کیا ہے اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سجدہ بعد نماز کے ہوتا پس کسی تصریح دوسری حدیثوں میں نہیں ملی **سجدتا السہو بعد السلام والکلام** سلام پھیرنے اور بات کرلینے کے بعد سجدہ سہو کرنا **عن** عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سلم ثم تکلم ثم سجد سجدتین للسہو ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا پھر بات کی پھر اوس کے سجدہ سہو کے دو سجدے کیے **السلام بعد سجدتی السہو** سجدہ سہو کے بعد سلام پھیرنا **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجد سجدتی السہو وھو جالس ثم سلم ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہو کے دو سجدے کیے بیٹھے بیٹھے پھر سلام پھیرا **عن** عمران بن حصین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی بنا ثم سلم فقال لہ رجل فی اثنتین صلیت یا فلان فصلی بہم الرکعۃ الباقیۃ ثم سلم ثم سجد سجدتی السہو ثم سلم ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرا یا خرقانی نے (جسکو ذوالیدین کہتے ہیں) کہا یا رسول اللہ آپنے تین رکعتیں پڑھیں آپنے جو رکعت باقی تھی اوسکو پڑھا پھر دو سجدے سہو کے کیے پھر سلام پھیرا **جلسۃ الامام بین التسلیم والانصراف** سلام پھیرنیکے بعد امام کتنی دیر بیٹھے پھر کھڑا ہو **عن** البراء بن عازب قال کان رکوع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوتہ فوجدت قیامہ ورکعتہ فاعتدالہ بعد الرکعۃ فسجدتہ فجلستہ بین السجدتین سجدتہ فجلستہ بین التسلیم فانصراف قریبا من السواء ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غور سے دیکھا تو آپ کا کھڑا ہونا نماز میں پھر رکوع کرنا پھر رکوع کرکے کھڑا ہونا پھر سجدہ کرنا پھر سجدہ کرکے بیٹھنا پھر دوسرا سجدہ پھر سلام پھیرکے بیٹھنا سب قریب قریب تہا **من** یسبح اذا سلم ایک دوسرے کے برابر **عن** ام سلمۃ ان النساء فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلمن من الصلوٰۃ قمن فمکث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن صلی من الرجال ما شاء اللہ فاذا قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام الرجال ترجمہ ام المومنین ام سلمہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا

ف
علی
مؤلف کی یہ تصریح
ہوا کہ اس مجمل
حدیث کی تفسیر
اور یہی
عنوان کا
ہے

بن موجود تین نماز سے سلام پھیرتی ہی اوٹھ جاتیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و من بیٹھے رہتے اور مرد بھی سب بیٹھے رہتے جب تک اللہ کو منظور ہوتا پھر جب آپ اوٹھتے تو مرد بھی اوٹھتے **ف** آپ اس انتظار میں بیٹھے رہتے کہ عورتیں چلی جاویں تو ہم بھی اوٹھیں اس لیے کہ عورتوں کو مردوں کے ہجوم سے تکلیف نہ ہو **اَلْاِنْحِرَافُ بَعْدَ التَّسْلِیْمِ** سلام پھیرنے کے بعد اوٹھ جانا

عَنْ یَزِیْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ اَنَّهٗ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا سَلَّمَ انْحَرَفَ

ترجمہ یزید بن الاسود سے روایت ہے وہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی جب آپ نماز پڑھ چکے اوٹھ گئے **ف** کیونکہ سلام کے بعد بیٹھنا کچھ واجب نہیں ہے **اَلتَّکْبِیْرُ بَعْدَ تَسْلِیْمِ الْاِمَامِ** امام کے سلام پھیرنے کے بعد تکبیر کہنا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا کُنْتُ اَعْلَمُ اِنْقِضَاءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّکْبِیْرِ

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے مجھکو جب معلوم ہوتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے جب تکبیر ہوتی **اَلْاَمْرُ بِقِرَاءَةِ الْمُعَوِّذَاتِ بَعْدَ التَّسْلِیْمِ مِنَ الصَّلٰوةِ** نماز کے بعد معوذات (یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس) پڑھنا **عَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَاَ الْمُعَوِّذَاتِ دُبُرَ کُلِّ صَلٰوةٍ

ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو حکم کیا معوذات پڑھنے کا ہر نماز کے بعد **اَلْاِسْتِغْفَارُ بَعْدَ التَّسْلِیْمِ** سلام کے بعد استغفار پڑھنا **عَنْ** ثَوْبَانَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اسْتَغْفَرَ ثَلٰثًا وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

ترجمہ ثوبان سے روایت ہے جو مولی (آزاد کیے ہوئے غلام) ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار پڑھتے (یعنی استغفر اللہ استغفر اللہ استغفر اللہ) پھر فرماتے اللھم انت السلام و منک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام (یعنی اے اللہ تو سالم ہے ہر برائی اور عیب سے اور تیری طرف سے ہم کو سلامتی ہے بڑی برکت والا ہے تو اے بزرگی اور عزت والی)

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا سَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو فرماتے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ **اَلذِّکْرُ بَعْدَ التَّسْلِیْمِ** سلام کے بعد کی دعا پڑھنے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ یَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاهُ اَهْلُ النِّعْمَةِ وَالْفَضْلِ وَالثَّنَاءِ الْحَسَنِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِهَ الْکَافِرُوْنَ **ترجمہ** عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو فرماتے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ کوئی سچا معبود نہیں

سوا اللہ جل جلالہ کے اسکا کوئی شریک نہیں ہے اوسی کی سلطنت ہے اور اوسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر بات پر قادر ہے نہیں بچاؤ ہے گناہوں سے اور نہ طاقت ہے عبادت کی مگر اللہ کی مدد سے ہم نہیں پوجتے کسیکو مگر اوسی کو دی ہے نعمت اور فضل اور اچھی تعریف کے کوئی سچا معبود نہیں مگر اللہ ہم اوسی کے خاص اطاعت کرتے ہیں اگرچہ برا مانیں کافر **باب التہلیل**

والتکبیر عقب التسلیم سلام کے بعد تہلیل اور ذکر کرنا **عن** ابی الزبیر قال کان عبد اللہ بن الزبیر یہلل فی دبر الصلوۃ یقول لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر لا الہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ لہ النعمۃ ولہ الفضل ولہ الثناء الحسن لا الہ الا اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون ثم یقول ابن الزبیر کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہلل بہن فی دبر الصلوۃ **ترجمہ** ابو الزبیر سے روایت ہے عبد اللہ بن الزبیر نماز کے بعد لا الہ الا اللہ طرح کہتے تھے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک الخ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوکو کہا کرتے تھے نماز کے بعد۔ **نوع آخر**

من القول عند انقضاء الصلوۃ ایک اور دعا نماز کے بعد **عن** وراد کاتب المغیرۃ بن شعبۃ یقول کتب معاویۃ الی المغیرۃ بن شعبۃ اکتب الی بشیء سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکتب الیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قضی الصلوۃ قال لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد **ترجمہ** وراد سے روایت ہے جو منشی تھا مغیرہ بن شعبہ کا کہ معاویہ بن ابی سفیان نے مغیرہ بن شعبہ کو لکھا مجھ کو لکھ بھیجو وہ دعا جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو وہ انہوں نے کہا آپ جب نماز پڑھ چکتے تو فرماتے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک الخ کوئی سچا معبود نہیں ہے سوا اللہ کے وہ اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہیں اوسی کی سلطنت ہے اور اوسی کو تعریف زیبا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اللہ کوئی روکنے والا نہیں ہے جو تو دیوے اوسکا کوئی دینے والا نہیں ہے اور جسکو تو روک دیوے اوسکا کوئی دینے والا نہیں ہے اور تیرے غضب سے مالدار کو اوسکا مال بچا نہیں سکتا **عن** وراد کتب المغیرۃ الی معاویۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول دبر الصلوۃ اذا سلم لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد **ترجمہ** وراد سے روایت ہے مغیرہ بن شعبہ نے معاویہ بن ابی سفیان کو لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرنے نماز کے بعد تو فرماتے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک الخ **کذا مرۃ** یقول ذلک ثنتی بار یہ دعا پڑھے **عن** وراد کاتب المغیرۃ ان معاویۃ کتب الی المغیرۃ ان اکتب الی بحدیث سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکتب الیہ المغیرۃ انی سمعتہ یقول عند انصرافہ من الصلوۃ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر ثلث مرات **ترجمہ** وراد سے روایت ہے مغیرہ

ابن شعبہ کے منشی تھے کہ معاویہ نے مغیرہ کو لکھا میرے پاس دعا لکھ بھیجو جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو مغیرہ نے اسکا جواب لکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نماز پڑھ کر فرماتے تھے لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر تین بار **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا جلس مجلسا او صلی بکلمات فسألتہ عائشۃ عن الکلمات فقالت ان تکلم بخیر کان طابعا علیہن الی یوم القیامۃ وان تکلم بغیر ذلک کان کفارۃ لہ سبحانک اللہم وبحمدک استغفرک واتوب الیک ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مجلس میں بیٹھتے یا نماز پڑھتے تو چند کلمے کہتے حضرت عائشہ نے آپ سے ان کلموں کو پوچھا حضرت عائشہ نے کہا اگر وہ نیک باتیں کرتا ہے تو یہ کلمے قیامت تک مہر کیے ہوئے ان پر قائم رہیں اور جو اور طرح کی باتیں کرے تو ان باتوں کا کفارہ ہو جاتی ہیں وہ کلمات یہ ہیں سبحانک اللہم وبحمدک استغفرک واتوب الیک **نوع آخر** من الذکر والدعاء بعد التشہد ایک اور طرح کی دعا بعد سلام کے **عن** عائشۃ رض قالت دخلت علی امرأۃ من الیہود فقالت ان عذاب القبر من البول فقلت کذبت فقالت بلی وذلک التقرض منہ الجلد والثوب فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الصلوٰۃ وقد رفعت اصواتنا فقال ما ھذا فاخبرتہ بما قالت فقال صدقت فما صلی بعد یومئذ صلوٰۃ الا قال فی دبر الصلوٰۃ رب جبرئیل ومیکائیل واسرافیل اعذنی من حر النار وعذاب القبر ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے ایک عورت یہودی میرے پاس آئی اور کہنے لگی کہ عذاب قبر کا بیشتر حصہ پیشاب سے ہوتا ہے میں نے کہا تو جھوٹ بولتی ہے اس نے کہا نہیں سچ ہے ہمکو حکم ہے کہ اگر پیشاب کہاں کپڑے میں لگجاوے تو اسکو کاٹ ڈالیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو نکلے ہم آواز سے باتیں کر رہی تھیں آپ نے فرمایا کیا ہے میں نے بیان کیا جو یہودی عورت نے کہا تھا آپ نے فرمایا وہ سچ کہتی ہے پھر اس روز سے آپ کو کوئی نماز نہیں پہنچی مگر بعد نماز کے فرمایا یا جبرئیل ومیکائیل واسرافیل اعذنی من حر النار وعذاب القبر اے پروردگار جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام کے بجائے مجھکو جہنم کی گرمی اور قبر کے عذاب سے **نوع آخر** من الذکر ایک اور طرح کی دعا **عن** مروان ان کعبا حلف لہ باللہ الذی فلق البحر لموسی انا نجد فی التوراۃ ان داود دعا ربہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا انصرف من صلوتہ قال اللہم اصلح لی دینی الذی جعلتہ لی عصمۃ وأصلح لی دنیای التی جعلت فیہا معاشی اللہم انی اعوذ برضاک من سخطک واعوذ بعفوک من نقمتک واعوذ بک منک لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد قال احلفتنی کعب ان صہیبا حدثہ ان محمدا صلی اللہ علیہ وسلم کان یقولہن عند انصرافہ من صلوتہ ترجمہ مروان سے روایت ہے کعب نے اس کے سامنے قسم کھائی اس خدا کی جس نے دریا کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے پھاڑ دیا کہ ہم نے توراۃ میں پڑھا ہے

کہ حضرت داؤد علیہ السلام جب نماز سے فارغ ہوتے تو کہتے اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ جَعَلْتَہٗ لِیْ عِصْمَۃَ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوۃَ زِیَادَۃً لِّیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَۃً لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ یا اللہ درست کر دے میرے لیے میرا دین جو میرا نگہبان ہے اور درست کر دے میرے لیے میری دنیا جس میں میری روزی ہے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیرے غصے سے تیری ناخوشی کی اور پناہ مانگتا ہوں تیری معافی کی تیری عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری تجھ سے تیرے دیئے کو کوئی روکنے والا نہیں ہے اور تیرے سوا کے کوئی دینے والا نہیں ہے اور مالدار کا مال تجھ سے کچھ کام نہ آویگا مروان نے کہا مجھ سے کعب نے بیان کیا صہیب نے اس سے بیان کیا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوتے تو ان کلمات کو کہتے **اَلتَّعَوُّذُ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوۃِ** نماز کے بعد پناہ مانگنا **عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ** قَالَ کَانَ اَبِیْ یَقُوْلُ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ فَقُلْتُ اَنَا اَقُوْلُھُنَّ فَقَالَ اَیْ بُنَیَّ عَمَّنْ اَخَذْتَ ھٰذَا فَقُلْتُ عَنْکَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُھُنَّ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوۃِ ترجمہ مسلم بن ابی بکر سے روایت ہے میرے باپ نماز کے بعد کہتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ میں بھی کہنے لگا میرے باپ نے پوچھا تو نے یہ کلمے کہاں سے سیکھے میں نے کہا تم ہی سے سیکھے ہیں میں نے تمہارے منہ سے سنے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی نماز کے بعد کہا کرتے تھے **عَدَدُ التَّسْبِیْحِ** بَعْدَ التَّسْلِیْمِ سلام کے بعد کتنی تسبیح کہے **عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا یُحْصِیْھِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَھُمَا یَسِیْرٌ وَمَنْ یَّعْمَلُ بِھِمَا قَلِیْلٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوۃُ الْخَمْسُ یُسَبِّحُ اللّٰہَ اَحَدُکُمْ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ عَشْرًا وَّیَحْمَدُہٗ عَشْرًا وَّیُکَبِّرُہٗ عَشْرًا فَتِلْکَ خَمْسُوْنَ وَمِائَۃٌ عَلَی اللِّسَانِ وَاَلْفٌ وَخَمْسُمِائَۃٍ فِی الْمِیْزَانِ وَاَنَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْقِدُھُنَّ بِیَدِہٖ وَاِذَا اَوٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی فِرَاشِہٖ اَوْ مُضْطَجِعِہٖ یُسَبِّحُ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَیَحْمَدُ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَیُکَبِّرُ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِیْنَ فَھِیَ مِائَۃٌ عَلَی اللِّسَانِ وَاَلْفٌ فِی الْمِیْزَانِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَیُّکُمْ یَعْمَلُ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ بِاَلْفَیْنِ وَخَمْسِمِائَۃٍ سَیِّئَۃٍ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ لَا یُحْصِیْھَا قَالَ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْتِیْ اَحَدَکُمْ وَھُوَ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَیَقُوْلُ اُذْکُرْ کَذَا اُذْکُرْ کَذَا اَوْ کَذَا فَیَاْتِیْہِ عِنْدَ مَنَامِہٖ فَیُنَوِّمُہٗ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو خصلتیں ہیں جنکو اگر مسلمان اختیار کرے تو جنت میں جاویگا اور وہ آسان ہیں لیکن عمل کرنیوالے اوپر تھوڑے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ نمازیں ہیں تسبیح کرے ہر ایک تم میں ہر نماز کے بعد دس بار (سبحان اللہ کہے) اور دس بار الحمد للہ کہے اور دس بار اللہ اکبر کہے تو سب ملا کر ۱۵۰ ہوگئے ہوئے زبان پر اور ایک ہزار پانسو ہوئے میزان پر (اس لیے کہ ایک نیکی کے بدلے اعمال جلالہ دس نیکیاں بخشتا ہے) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنی انگلیوں پر ان کلموں کو شمار کرتے اور جب تم میں کوئی اپنے بستر پر سونے کو جاوے تو تینتیس بار سبحان اللہ کہے اور تینتیس بار الحمد للہ کہے اور

آئی بُنَیَّ

خَصْلَتَانِ

چونتیس بار اللہ اکبر کہو تو یہ سو کلمے ہوئے زبان پر ہلکے رہو سے تیرا ان میں ۱۰ امریہ اور وہ کہا کہ ہر عقدہ پر ہزار پانسو ہوئے تیرا ان میں) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر کون تم میں سے ہر روز دو ہزار پانسو گناہ کر سکتا ہے کیونکہ جب اتنی گناہ ہو روز کے تب البتہ گناہ اوسکی نیکیوں سے بڑھ سکتے ہیں نہیں تو نیکیاں ہی جو بہتی رہیں گی) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ان دو خصلتوں کا اختیار کرنا بڑا مشکل کیا ہے آپ نے فرمایا شیطان نماز میں آتا ہے اور کہتا ہے فلاں بات یاد کر فلاں مقدمہ یاد کر (یہیں بھلا دیتا ہے ان کلموں کا کہنا) اسیطرح سوتے وقت آتا ہے اور سلا دیتا ہے (اور یہ کلمے نہیں کہنے دیتا **نوع آخر**

من عدد التسبیح **عن** کعب بن عجرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معقبات لا یخیب قائلهن

یسبح اللہ فی دبر کل صلوۃ ثلاثا و ثلاثین و یحمدہ ثلاثا و ثلاثین و یکبرہ اربعا و ثلاثین ترجمہ کعب

بن عجرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کئی لفظ ہیں نماز کے بعد کہنے کی جنکا کہنے والا نامراد و محروم نہیں ہو سکتا سبحان اللہ تینتیس بار ہر نماز کے بعد اور الحمد للہ تینتیس بار **عن** زید بن ثابت قال امرنا ان نسبح

دبر کل صلوۃ ثلاثا و ثلاثین و نحمد ثلاثا و ثلاثین و نکبر اربعا و ثلاثین فاتی رجل من الانصار

فقال امرکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تسبحوا دبر کل صلوۃ ثلاثا و ثلاثین و تحمدوا

ثلاثا و ثلاثین و تکبروا اربعا و ثلاثین قال نعم قال فاجعلوها خمسا و عشرین و اجعلوا فیها التهلیل

فلما اصبح اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ فقال اجعلوها کذلک ترجمہ زید بن ثابت سے

روایت ہے صحابہ کرام کو حکم ہوا ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سبحان اللہ کہنے کا اور ۳۳ بار الحمد للہ کہنے کا اور ۳۴ بار اللہ اکبر کہنے کا ایک شخص انصاری آیا اور بولا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تم کو حکم کیا ہے ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سبحان اللہ کہنے کا اور ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر کہنے کا اوس شخص نے کہا ہاں اوس شخص نے کہا تو تم پچیس پچیس بار ہر ایک کلمہ کو کھو اور ۲۵ بار لا الہ الا اللہ کہو صبح کو اونھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپنے فرمایا ایسا ہی کرو **عن**

ابن عمر ان رجلا رای فیما یری النائم قیل لہ ما شئتم فقال لہ ما امرکم نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم قال

امرنا ان نسبح ثلاثا و ثلاثین و نحمد ثلاثا و ثلاثین و نکبر اربعا و ثلاثین فتلک مائۃ قال

سبحوا خمسا و عشرین و احمدوا خمسا و عشرین و کبروا خمسا و عشرین و هللوا خمسا و عشرین

فتلک مائۃ فلما اصبح ذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افعلوا

کما قال الانصاری ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے خواب میں دیکھا اوس سے کسی نے پوچھا تم کو تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حکم کیا ہے اونھوں نے کہا ہم کو حکم کیا ہے ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ بار الحمد للہ کہنے کا اور ۳۴ بار اللہ اکبر کہنے کا سب سے بارہ سے اوس نے کہا ۲۵ بار سبحان اللہ کہو اور ۲۵ بار الحمد للہ کہو اور ۲۵ بار اللہ اکبر کہو اور ۲۵ بار لا الہ الا اللہ کہو صبح کو اوس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ خواب بیان کیا آپنے صحابہ سے فرمایا ایسا ہی کرو جیسا انصاری نے

بیان کیا رسول ہوا وہ شواب سچا تھا اور اللہ جل جلالہ کی طرف سے تعلیم تھی) **نوع آخر من عدد التسبیح** ایک اور طرح کی تسبیح **عن جویریۃ بنت الحارث** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر علیہا وھی فی المسجد تذکر اللہ ثم مر بہا قریبا من نصف النہار فقال لہا ما زلت علی حالک قالت نعم قال لقد قلت بعدک کلمات ثلاث مرات لو وزنت بما قلت منذ الیوم لوزنتہن سبحان اللہ عدد خلقہ سبحان اللہ عدد خلقہ سبحان اللہ عدد خلقہ سبحان اللہ رضی نفسہ سبحان اللہ رضی نفسہ سبحان اللہ رضی نفسہ سبحان اللہ زنۃ عرشہ سبحان اللہ زنۃ عرشہ سبحان اللہ زنۃ عرشہ سبحان اللہ مداد کلماتہ سبحان اللہ مداد کلماتہ سبحان اللہ مداد کلماتہ **ترجمہ** جویریہ بنت حارث سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون پر سے گزرے دیکھا تو وہ مسجد میں بیٹھی ہوئے ذکر کرتے ہیں پھر دوپہر کو اور دیر گئے اون سے فرمایا کیا تم اب تک اوسی حال میں ہو اونہوں نے کہا ہاں آپنے فرمایا میں تم کو چند کلمے بتاتا ہوں اون کو کہا کرو سبحان اللہ عدد خلقہ ۳ بار سبحان اللہ رضی نفسہ تین بار سبحان اللہ زنۃ عرشہ تین بار سبحان اللہ مداد کلماتہ تین بار **عن ابن عباس** قال جاء الفقراء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا رسول اللہ ان الاغنیاء یصلون کما نصلی ویصومون کما نصوم ولہم اموال یتصدقون بہا ونعتقون قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلیتم فقولوا سبحان اللہ ثلثا وثلثین والحمد للہ ثلثا وثلثین واللہ اکبر ثلثا وثلثین ولا الہ الا اللہ عشرا فانکم تدرکون بذلک من سبقکم وتسبقون من بعدکم **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے فقیر محتاج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مالدار لوگ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں اور ہماری طرح روزہ رکھتے ہیں پھر انکے پاس مال ہی اوس کو صدقہ دیتے ہیں اور ہم اوس سے بردہ خرید کر آزاد کرتے ہیں ہم کسطرح اونکی برابری کریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نماز کے بعد سبحان اللہ ۳۳ بار اور الحمد للہ ۳۳ بار اور اللہ اکبر ۳۴ بار اور لا الہ الا اللہ دس بار کہا کرو تم پاؤ گے اون لوگوں سے جو تمسے آگے ہیں (اور جو ہیں) اور بڑھ جاؤ گے اون سے جو تمہاری بعد ہیں **نوع آخر** ایک اور طرح کی تسبیح **عن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سبح فی دبر صلوۃ الغداۃ مائۃ تسبیحۃ وھلل مائۃ تہلیلۃ غفرت لہ ذنوبہ وکانت مثل زبد البحر **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص فجر کی نماز کے بعد سو بار سبحان اللہ کہے اور سو بار لا الہ الا اللہ کہے اوس کے گناہ بخشدیے جاوینگے اگرچہ سمندر کے پھین کے برابر ہوں **عقد التسبیح** تسبیح کا شمار کرنا **عن عبداللہ بن عمرو** قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعقد التسبیح **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تسبیح گنتے دیکھا ہے اونگلیوں پر **ترک مسح الجبہۃ** بعد التسلیم سلام کے بعد منہ پونچھنا **عن ابی سعید** الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجاور فی العشر الذی فی وسط

الشهر فاذا كان من حين تمضي عشرون ليلة ويستقبل احدى وعشرين يرجع الى مسكنه ويرجع من كان يعتكف معه ثم انه اقام في شهر جاور فيه تلك الليلة التي كان يرجع فيها فخطب الناس فامرهم بما شاء الله ثم قال انى كنت اجاور هذه العشر ثم بدا لى ان اجاور هذه العشر الاواخر فمن كان اعتكف معي فليثبت في معتكفه وقد اريت هذه الليلة فانسيتها فالتمسوها في العشر الاواخر في كل وتر وقد رايتني اسجد في ماء وطين قال ابو سعيد فمطرنا ليلة احدى وعشرين فوكف المسجد في مصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فنظرت اليه وقد انصرف من صلوة الصبح ووجهه مبتل من ماء وطين ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کیا کرتے تھے رمضان کی بیچ میں دہے میں جب بیسویں رات گذر نیکو ہوتی اور اکیسویں رات آتی تو آپ گھر میں چلے آتے اور جو لوگ آپکے ساتھ اعتکاف کرتے وہ بھی اپنے گھروں کو لوٹ جاتے پھر ایک مہینے میں آپ جسمیں کہ لوٹ آتے ٹھہرے ہوے اور لوگونکو خطبہ سنایا اور جو اسمیں کرنا تھا اوس کا لوگونکو حکم دیا پھر فرمایا میں اعتکاف کیا کرتا تھا اس دہے میں اب مجھکو بہتر معلوم ہوا اخیر دہے میں اعتکاف کرنا تو جس شخص نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہو وہ اپنی جگہ میں جا رہے اور میں نے اس رات کو (یعنی شب قدر کو) دیکھا پھر میں بھول گیا یا تم اوس کو اخیر دہے میں ڈھونڈھو ہر طاق میں اور میں نے دیکھا کہ (اوس رات کو) میں سجدہ کرتا ہوں کیچڑ میں - ابو سعید نے کہا کہ بیسویں رات کو پانی پڑا اور جہاں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں نماز پڑھا کرتے تھے وہیں پانی ٹپکا میں نے آپکو دیکھا آپ صبح کی نماز پڑھ چکے تھے اور آپکا منہ تر تھا پانی اور مٹی سے (تو آپ نے اپنے مونہہ کو نہ پونچھا اور یہی مقصود ہے اس باب میں) **باب** قعود الامام في مصلاه بعد التسليم سلام کے بعد امام کا بیٹھنا جہاں پر نماز پڑھی ہے **عن** جابر بن سمرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى الفجر قعد في مصلاه حتى تطلع الشمس ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز پڑھتے تو نماز کی جگہ پر بیٹھے رہتے آفتاب نکلنے تک **عن** سماك بن حرب قال قلت لجابر بن سمرة اكنت تجالس رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى الفجر جلس في مصلاه حتى تطلع الشمس فيتحدث اصحابه يذكرون حديث جاهليتهم وينشدون الشعر ويضحكون ويتبسم ترجمہ سماک بن حرب سے روایت ہے میں نے جابر بن سمرہ سے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بیٹھا کرتے تھے اونہوں نے کہا ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز پڑھتے تو اوسی جگہ پر رہتے آفتاب نکلنے تک پھر اپنے صحابہ سے باتیں کرتے وہ جاہلیت کی زمانے میں ذکر کرتے اور شعر پڑھتے اور ہنستے اور آپ تبسم فرماتے **باب الانصراف** من الصلوة نماز سے فارغ ہو کر کس طرف پھرے **عن** انس قال ما رايت احدا اشبه صلاة برسول الله صلى الله عليه وسلم من فلان قال كنا نأتيه في منزله اذا اصبحنا فيخرج الينا وهو عن يساره فقال اما انا فاكثر ما رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينصرف عن يمينه ترجمہ انس سے روایت ہے میں نے انس بن مالک سے پوچھا جب میں نماز پڑھ چکوں تو کہ کدھر پھروں

اوٹھ کر چلوں داہنی طرف یا بائیں طرف اوہنوں نے کہا میں نے تو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو داہنی طرف جاتے دیکھا ہے

عن الاسود قال قال عبد اللہ لا یجعلن احدکم للشیطان من نفسہ جزءا یری ان حقا علیہ ان لا ینصرف الا عن یمینہ لقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر انصرافہ عن یسارہ ترجمہ اسود سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود نے کہا کوئی تم میں سے اپنے اوپر شیطان کا ایک حصہ نہ گمان کرے (یعنی جو بات شرع میں حتم و ضروری نہیں اس کو ضرور کر لیوے) یہ سمجھ کر جب نماز سے فارغ ہو تو داہنی طرف اوٹھ کر چلی حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اکثر آپ بائیں طرف اوٹھ کر جاتی **عن** عائشۃ قالت رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشرب قائما وقاعدا ویصلی حافیا ومنتعلا ویتصرف عن یمینہ وعن شمالہ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا پانی پیتے ہوئے کھڑے اور بیٹھے اور نماز پڑھتے ہوئے جوتے سمیت اور ننگے پاؤں اور نماز کے بعد داہنی اور بائیں طرف اوٹھتے ہوئے (پس معلوم ہوا کہ بسبب باتیں درست ہیں اب اگر کوئی ان میں سے کسی بات کو لازم یا ضرور جانے مثلاً نماز جوتی پہن کر ضرور جانے تو یہ شیطان کی تقلید ہے **باب** الوقت الذی ینصرف فیہ النساء من الصلوۃ عورتیں نماز کس وقت فارغ ہو جاویں **عن** عائشۃ قالت کان النساء یصلین مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم ینقلبن فکان اذا سلم انصرف من شاء منہن فلا یعرفن من الغلس ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز پڑھتیں پھر آپ جب سلام پھیرتے تو لوٹ کر چلی آتیں چادریں لپیٹے ہوئے پہچانیں نہ جاتیں اندھیرے کی وجہ سے (معلوم ہوا عورتوں کو چاہیے کہ امام کے سلام پھیرتے ہی چلی جاویں) تاکہ مردوں کے ہجوم کی وجہ سے انکو تکلیف نہ ہو **باب** النہی عن مبادرۃ الامام بالانصراف من الصلوۃ امام سے جلدی کرنا اوٹھنے میں منع ہے

عن انس بن مالک قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم ثم اقبل علینا بوجہہ فقال ایہا الناس انی امامکم فلا تسابقونی بالرکوع ولا بالسجود ولا بالقیام ولا بالانصراف فانی اراکم من امامی ومن خلفی ثم قال والذی نفسی بیدہ لو رأیتم ما رأیت لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا قلنا ما رأیت یا رسول اللہ قال رأیت الجنۃ والنار ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز نماز پڑھائی پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں تمہارا امام ہوں تو مجھ سے جلدی کر دیکھ سے رکوع اور سجدے اور قیام میں اور نماز سے فارغ ہو کر اوٹھنے میں کیونکہ میں تم کو آگے اور پیچھے سے دیکھتا ہوں پھر فرمایا قسم اس شخص کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم دیکھو جو میں نے دیکھا تو بہت کم ہنسو اور رو دو بہت ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے کیا دیکھا فرمایا میں نے بہشت اور دوزخ کو دیکھا **باب** من صلی مع الامام حتی ینصرف جو شخص امام کے ساتھ نماز میں شریک ہوا اسکی اوٹھنے تک نوکنا ثواب پاویگا **عن** ابی ذر قال صمنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان فلم یقم بنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی بقی سبع من الشہر فقام بنا حتی ذہب ثلث

اللَّيْلِ ثُمَّ كَانَتْ سَادِسَةٌ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا حَتَّى كَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ
اللَّهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا قِيَامَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ
قَالَ فَكَانَتِ الرَّابِعَةُ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا بَقِيَ ثَلَاثٌ مِنَ الشَّهْرِ أَرْسَلَ إِلَى نِسَائِهِ وَجَمَعَ النَّاسَ فَقَامَ
بِنَا حَتَّى خَشِينَا أَنْ يَفُوتَنَا الْفَلَاحُ قُلْتُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُورُ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کا روزہ رکھا آپ تراویح نہیں پڑھی یہانتک کہ سات راتیں رہ گئیں اوسوقت آپ کھڑے ہوئے تہائی رات تک پھر چھبیسویں کو نہیں کھڑے ہوئے پھر پچیسویں رات کو کھڑے ہوئے آدھی رات تک ہم نے عرض کیا یارسول اللہ کاش آپ زیادہ کھڑے ہوتے آپنے فرمایا جب آدمی امام کے ساتھ نماز پڑہی اوس کے فارغ ہونے تک تو اوسکو ساری رات کھڑے رہنے کا ثواب ملیگا پھر چھبیسویں رات کو آپ نہیں کھڑے ہوئے پھر جب تین راتیں رہ گئیں یعنی ستائیسویں شب کو) کہلا بھیجا آپنے اپنی بیبیوں اور عورتوں اور تمام لوگوں کی جماعتوں کو اور کھڑے ہوئے آپ یہانتک کہ ڈرے ہم فلاح کے جاتے رہنے سے پھر باقی راتوں میں آپ کھڑے نہیں ہوئے داؤد بن ابی ہند نے کہا جو راوی ہے حدیث کا میں نے والد سے پوچھا فلاح کیا ہے انہوں نے کہا سحری

باب الرُّخْصَةِ لِلْإِمَامِ فِي تَخَطِّي رِقَابِ النَّاسِ امام کو لوگونکی گردنیں پھاندکر جانا درست ہے **عن** عُقْبَةَ
بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِالْمَدِينَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ يَتَخَطَّى رِقَابَ
النَّاسِ سَرِيعًا حَتَّى تَعَجَّبَ النَّاسُ لِسُرْعَتِهِ فَتَبِعَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ فَدَخَلَ عَلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ
إِنِّي ذَكَرْتُ وَأَنَا فِي الْعَصْرِ شَيْئًا مِنْ تِبْرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ أَنْ يَبِيتَ عِنْدَنَا فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ ترجمہ عقبہ بن حارث سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز پڑہی مدینہ میں آپ نماز سے فارغ ہوکر چلے لوگونکی گردنیں پھاندتے ہوئے جلدی سے یہانتک کہ لوگون نے تعجب کیا آپ کی جلدی پر آپ کے ساتھ بعض صحابہ بھی ہولیے آپ اپنی ایک بی بی کے پاس تشریف لیگئے پھر نکلے اور فرمایا مجھے عصر کی نماز میں خیال آیا ایک ڈلی کا (سونے کا تہا) یا چاندی کا) تو میں نے بڑا سمجھا رات کو اوسکا رہنا اپنے پاس اسلیے میں نے حکم کیا اوسکے بانٹنے کا **ف** امام کے سوا اور لوگون کو یہہ حکم ہے کہ وہ جب مسجد میں آویں تو جہان جگہ پاویں بیٹھ جاویں لوگون کی گردنیں پھاندکر خواہ مخواہ آگے جانا منع ہے لیکن امام کو اجازت ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا سے ذرا بھی رغبت نہ تھی بلکہ بڑی نفرت تہی آپنے ایک رات بہی اوس ڈلی کا اپنے پاس رہنا گوارا نہ کیا اور فی الفور محتاجون کو تقسیم کر دیا یہ اخلاق پیغمبرون کے سوا اور لوگون میں بہت کم ہوتے ہیں **باب** إِذَا قِيلَ لِلرَّجُلِ هَلْ صَلَّيْتَ هَلْ يَقُولُ لَا جب کسی شخص سے پوچھا جاوے تو نماز پڑہچکا وہ کہہ سکتا ہے میں نے نہیں **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَوْمَ
الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ جَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كِدْتُ

أَنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَقُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ وَتَوَضَّأْنَا فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے حضرت عمر رضؓ نے جنگ خندق کے روز کہا آفتاب ڈوب گیا کافروں کو برا کہنا شروع کیا اور کہا یا رسول اللہ میں نماز نہ پڑھ سکا یہانتک کہ آفتاب ڈوبنے کو تھا آپنے فرمایا قسم خدا کی میں نے تو اب تک نہیں پڑھی پھر ہم اوتری آپکے ساتھ بطحان میں اور وضو کیا آپنے نماز کے لیے ہم نے بھی وضو کیا پھر آپ نے عصر کی نماز پڑھی آفتاب ڈوبنے کے بعد پھر مغرب کی نماز پڑھی آخر کتاب التشہد والسلام والسہو تمام ہوئی کتاب تشہد اور سلام اور سہو کی

كِتَابُ الْجُمُعَةِ

کتاب جمعہ کے بیان میں۔

إِيجَابُ الْجُمُعَةِ جمعہ کا واجب ہونا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ وَهَذَا الْيَوْمُ الَّذِي كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوا فِيهِ فَهَدَانَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ يَنْبَنِي يَوْمُ الْجُمُعَةِ فَالنَّاسُ فِيهِ تَبَعٌ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پیچھے آئے ہیں دنیا میں لیکن پہلے ہونگے قیامت میں (یہود اور نصاریٰ سے درجہ اور مرتبہ میں) صرف اتنی بات ہے کہ ان کو ہم سے پہلے کتاب ملی اور ہم کو بعد ملی یہ وہ دن ہے (یعنی جمعہ کا دن) کہ اللہ تعالیٰ نے اوسدن (غیر عبادت فرض کی تھی مگر اوہنوں نے اختلاف کیا اوسمیں یہود نے ہفتہ کا دن تجویز کیا اور نصاریٰ نے اتوار کا) اور اللہ نے ہم کو ہدایت کر دی اس دن کی اور لوگ تابع ہیں ہمارے (اس لیے کہ جمعہ بنداسی افضل ہے

الْيَهُودُ غَدًا وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ یہود ایک دن ہمارے بعد ہیں اور نصاریٰ ہمارے دو دن بعد ہیں

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَضَلَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا فَكَانَ لِلْيَهُودِ يَوْمُ السَّبْتِ وَكَانَ لِلنَّصَارَى يَوْمُ الْأَحَدِ فَجَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِنَا فَهَدَانَا لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ وَالْأَحَدَ وَكَذَلِكَ هُمْ تَبَعٌ لَنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَحْنُ الْآخِرُونَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا وَالْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمَقْضِيُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گمراہ کر دیا اللہ نے اگلوں کو جمعہ سے تو یہودیوں نے ہفتے کا دن مقرر کیا اور نصاریٰ نے اتوار کا دن تجویز کیا پھر اللہ نے ہم کو سمجھ پیدا کیا تو جمعہ کا دن بتلایا اب پہلی جمعہ ہوا پھر ہفتہ پھر اتوار تو یہود و نصاریٰ ہمارے تابع ہوں گے قیامت کو ہم دنیا والوں میں پیچھے ہیں لیکن قیامت کو روز سے پہلے ہوں گے یعنی سب مخلوقات سے پہلی ہمارا فیصلہ ہوگا

التَّشْدِيدُ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجُمُعَةِ جمعہ کو ترک کرنیکی سزا

عَنْ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ ترجمہ ابوالجعد ضمری سے روایت ہے

صحابی تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چھوڑ دیوے تین جمعے سستی سے اللہ تعالیٰ مہر کر دیگا اوس کے دل پر
ف یعنے بند کر دیگا اوس کے دل کو خیر اور ہدایت کے قبول کرنیسے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ يَجِدُ ثَانٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلٰى اَعْوَادِ مِنْبَرِهٖ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ اَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ
عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَلَيَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ ترجمہ ابن عباس اور ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اپنے منبر کی لکڑیوں پر لوگوں کو بازآنا چاہیے جمعے چھوڑنے سے نہیں تو اللہ دن کے دلوں پر مہر کر دیگا پھر ہو جاوینگے
غافلوں میں سے **عَنْ** حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَوَاحُ
الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ ترجمہ ام المؤمنین حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعے کو جانا واجب
ہے ہر بالغ مرد پر **بَابُ كَفَّارَةِ** مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ جو شخص جمعے کو بغیر عذر کے ترک کرے اوسکا کفارہ
کیا ہے **عَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ
فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِيْنَارٍ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ فَنِصْفِ دِيْنَارٍ ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو شخص جمعے کو بغیر عذر کے ترک کرے تو ایک دینار اللہ دیوے اگر ایک دینار نہ ملے تو آدھا دینار دیوے **بَابُ**
ذِكْرِ فَضْلِ الْجُمُعَةِ جمعے کی فضیلت کا بیان **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ
يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر دن جسمیں آفتاب نکلا جمعے کا دن ہے اوسی دن آدم علیہ السلام
پیدا ہوئے اوسی دن جنت میں پہونچائے گئے اوسی دن جنت سے نکالے گئے **اِكْثَارُ الصَّلٰوةِ** عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ جمعے کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ درود بھیجنا **عَنْ** اَوْسِ بْنِ
اَوْسٍ حَدَّثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَفِيْهِ قُبِضَ وَفِيْهِ النَّفْخَةُ وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ فَاَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ
قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ اَرِمْتَ اَيْ يَقُوْلُوْنَ قَدْ بَلِيْتَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ
قَدْ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ترجمہ اوس بن اوس سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب دنوں میں تمہارے افضل دن جمعے کا ہے اوسی دن آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اوسی دن اونکی
روح قبض ہوئے اور اوسی دن صور پھونکا جاویگا اور لوگ بیہوش ہو جاوینگے تو اوسدن بہت درود بھیجو مجھپر کیونکہ تم
جو درود بھیجو گے وہ میرے سامنے لائی جاویگی صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیونکر ہماری درود آپ پر پیش کیجاویگی حالانکہ
آپ گل جاوینگے یعنے قبر میں آپنے فرمایا اللہ عزوجل نے حرام کیا ہے زمین پر انبیا کے بدنوں کو یعنے زمین اونکو نہیں کھا سکتی
ہیں قبر میں زندہ ہونگے **بَابُ** الْاَمْرِ بِالسِّوَاكِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ جمعے کے دن مسواک کرنیکا حکم **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَالسِّوَاكُ وَيَمَسُّ مِنَ الطِّيبِ مَا قَدَرَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنَّ بُكَيْرًا لَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ وَقَالَ فِي الطِّيبِ وَكَوْنُ طِيبِ الْمَرْأَةِ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کا غسل ہر بالغ پر (مرد ہو یا عورت) اور مسواک کرنا اور خوشبو لگانا مقدور کے موافق ایک روایت میں ہے اگرچہ عورت کی خوشبو ہو یعنی جسمیں رنگ ہو اور بہتر مردوں کی خوشبو ہے جسمیں رنگ نہ ہو جیسے عطر اور مشک اور گلاب وغیرہ **اِیجَابُ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ** جمعہ کا غسل واجب ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جمعہ میں آوے تو غسل کرکے آوے

بَابُ الْأَمْرِ بِالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ جمعہ کے دن غسل کرنیکا حکم **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کی دن غسل کرنا واجب ہے ہر بالغ پر **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُلِّ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ غُسْلُ يَوْمٍ وَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان مرد پر سات دن میں ایک دن غسل کرنا ضرور ہے اور وہ جمعہ کا دن ہے

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ جمعہ کو دن اگر غسل نہ کرے تو کیا ہے **عَنِ** الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُمْ ذَكَرُوا غُسْلَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ إِنَّمَا كَانَ النَّاسُ يَسْكُنُونَ الْعَالِيَةَ فَيَحْضُرُونَ الْجُمُعَةَ وَبِهِمْ وَسَخٌ فَإِذَا أَصَابَهُمُ الرَّوْحُ سَطَعَتْ أَرْوَاحُهُمْ فَيَتَأَذَّى بِهَا النَّاسُ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ لَا تَغْتَسِلُونَ ترجمہ قاسم بن محمد بن ابی بکر سے روایت ہے لوگوں نے ام المومنین عائشہ رضہ پاس جمعہ کے غسل کا ذکر کیا اونہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں) لوگ عالیہ میں رہتے تھے (عالیہ وہ دیہات ہیں جو مدینہ سے قریب بلندی پر واقع ہیں) اور وہ جمعہ میں آتے میلے کچیلے تو جب ہوا چلتی وہ انکے بدن کی بو میں اڑکر لیجاتی اوسکی وجہ سے لوگوں کو تکلیف ہوتی جب اُسکا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آیا آپنے فرمایا تم غسل کیوں نہیں کرتے **عَنْ** سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَسَنُ عَنْ سَمُرَةَ كِتَابًا وَلَمْ يَسْمَعِ الْحَسَنُ مِنْ سَمُرَةَ إِلَّا حَدِيثَ الْعَقِيقَةِ وَاللّٰهُ تَعَالَى أَعْلَمُ ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے وضو کیا جمعہ کی روز تو اچھا کیا اور جسنے غسل کیا تو غسل تو افضل ہے) ۔ امام نسائی نے کہا حسن نے سمرہ سے اس حدیث کو سمرہ سے نقل کیا کتابت سے یعنی کہ حسن نے سمرہ سے نہیں سنا مگر عقیقہ کی حدیث کو اور اللہ خوب جانتا ہے

فَضْلُ غُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ جمعہ کے غسل کی فضیلت **عَنْ** أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ وَغَدَا وَابْتَكَرَ وَدَنَا مِنَ الْاِمَامِ وَاَنْصَتَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ صِيَامُهَا

وَقِيَامُهَا ترجمہ اوس بن اوس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی نہلادی جمعہ کو (اپنی عورت

کو یعنے اوس سے صحبت کرے) اور خود بھی نہادے اور سویرے جاوے اور امام کے نزدیک بیٹھے اور بیہودہ نہ بکے اوسکو ہر قدم کے

بدلے ایک برس کے روزے اور عبادت کا ثواب ملیگا **بَابُ** لِلْعِيَدَيْنِ وَالْجُمُعَةِ جمعہ کے لباس کیسا چاہیے **عَنْ**

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَىْ حُلَّةً فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذِهِ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ

وَلِلْوَفْدِ اِذَا قَدِمُوْا عَلَيْكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِى

الْاٰخِرَةِ ثُمَّ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا اَعْطٰى عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ

اللّٰهِ كَسَوْتَنِيْهَا وَقَدْ قُلْتَ فِىْ حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ لَمْ اَكْسُكَهَا

لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ اَخًا لَهُ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر نے ایک جوڑا ریشم کا

بکتے دیکھا (وہ ریشمی تھا جسکو عطارد بن حاجب بیچتا تھا) تو عرض کیا یا رسول اللہ کاش آپ اسکو خرید لیویں اور جمعہ کے دن

اور جب دن باہر کے لوگ آپ پاس آیا کریں آپ اسکو پہنا کریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو وہ پہنے گا جسکو آخرت

میں کچھ حصہ نہیں ہے (وہاں کی نعمتوں میں) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اسی قسم کے جوڑے آئے آپنے انمیں سے

ایک جوڑا حضرت عمر کو دیا حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھ پہ کپڑا پہنانے میں اور پہلے اپنے عطارد کے جوڑے

میں کیا فرمایا تھا آپ نے فرمایا میں نے تجھ پہ جوڑا اپنے کو نہیں دیا ہے پھر حضرت عمر نے وہ جوڑا اپنے ایک بھائی کو پہنا دیا جو

مشرک تھا مکہ میں **عَنْ** اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَّ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ

وَالسِّوَاكَ وَاَنْ يَمَسَّ مِنَ الطِّيْبِ مَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جمعہ کا غسل واجب ہے ہر بالغ پر اسی طرح مسواک کرنا اور جو خوشبو کا نا اپنے مقدور کے موافق **فَضْلُ** الْمَشْیِ اِلَی الْجُمُعَةِ

جمعہ کو جانیکی فضیلت **عَنْ** اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَغَسَّلَ وَغَدَا وَابْتَكَرَ وَمَشٰى وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنَا

مِنَ الْاِمَامِ وَاَنْصَتَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ ترجمہ اوس بن اوس سے روایت ہے جو صحابی تھے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص غسل کرے جمعہ کے دن اور غسل کرادے اپنی بی بی

کو اور سویرے چلے اور پیدل چلے سوار نہ ہو اور امام سے نزدیک بیٹھے اور چپ رہے اور بیہودہ نہ بکے تو اوسکو ہر قدم پر ایک نیکی

ملیگی **اَلتَّبْكِيْرُ** اِلَى الْجُمُعَةِ جمعہ کو سویرے جانے کی فضیلت **عَنْ** اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ فَكَتَبُوا مَنْ جَاءَ اِلَى الْجُمُعَةِ

فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ طَوَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ صُحُفَهَا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُهَجِّرُ اِلَى الْجُمُعَةِ

كَالْمُهَدِّي يَعْنِي بَدَنَةً ثُمَّ كَالْمُهَدِّي بَقَرَةً ثُمَّ كَالْمُهَدِّي شَاةً ثُمَّ كَالْمُهَدِّي دَجَاجَةً ثُمَّ كَالْمُهَدِّي بَيْضَةً ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کا روز ہوتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازے پر بیٹھ جاتے ہیں اور جو کوئی جمعہ کے لیئے آتا ہے اول کا نام لکھتے ہیں پھر جب امام نکلتا ہے (خطبہ پڑھنے کو) تو فرشتے کتابیں لپیٹ دیتے ہیں آپ نے فرمایا جو سب سے پہلے جمعہ کو آتا ہے وہ ایسا ہے جیسی کسینی ایک اونٹ (مکہ میں) قربانی کو لیے بھیجا پھر جیسی کسینی گائی بھیجی پھر جیسی کسینی بکری بھیجی پھر جیسے کسینی مرغی بھیجی پھر جیسے کسی نے انڈا بھیجا عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُونَ النَّاسَ عَلَى مَنَازِلِهِمُ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ فَاسْتَمَعُوا الْخُطْبَةَ فَالْمُهَجِّرُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَالْمُهْدِي بَدَنَةً ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ كَالْمُهْدِي بَقَرَةً ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ كَالْمُهْدِي كَبْشًا حَتَّى ذَكَرَ الدَّجَاجَ وَالْبَيْضَةَ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے لوگوں کو لکھتے ہیں جو پہلے آتا ہے اسکو پہلا پھر جو اوس کے بعد آتا ہے اسکو بعد لکھتے ہیں اسی طرح جب امام نکلتا ہے تو کتابیں لپیٹ دی جاتیں ہیں اور فرشتے خطبہ سننے لگتے ہیں پھر جو کوئی سب سے پہلے جمعہ کو سویرے آتا ہے اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کسینی ایک اونٹ قربانی کو لیے بھیجا پھر جو اوس کے بعد ہے وہ ایسا ہے جیسی کسینی ایک گائی قربانی کے لیے بھیجا یہانتک کہ ذکر کیا آپ نے مرغی اور انڈے کا عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَقْعُدُ الْمَلَائِكَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُونَ النَّاسَ عَلَى مَنَازِلِهِمْ فَالنَّاسُ فِيهِ كَرَجُلٍ قَدَّمَ بَدَنَةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَدَنَةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَقَرَةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَقَرَةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ شَاةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ شَاةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ دَجَاجَةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ دَجَاجَةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ عُصْفُورًا وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ عُصْفُورًا وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَيْضَةً ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے جمعہ کے روز مسجد کے دروازے پر بیٹھتے ہیں اور لوگوں کو انکے درجوں کے موافق (یعنی ترتیب سے) لکھتے ہیں بعضے لوگ ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی نے ایک اونٹ قربانی کو لیے بھیجا ایک اونٹ قربانی کو لیے بھیجا اور بعضے ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی نے ایک گائی قربانی کو لیے بھیجی ایک گائی قربانی کو لیے بھیجی اور بعضے ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی نے ایک بکری قربانی کو لیے بھیجی ایک بکری قربانی کے لیے بھیجی اور بعضے ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی نے ایک مرغی قربانی کو لیے بھیجی ایک مرغی قربانی کے لیے بھیجی اور بعضے ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی نے ایک چڑیا قربانی کے لیے بھیجی ایک چڑیا قربانی کو لیے بھیجی اور بعضے ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی نے انڈا بھیجا ایک انڈا بھیجا **وَقْتُ الْجُمُعَةِ** جمعہ کو سویرے جانا بہتر ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا وَمَنْ رَاحَ

وَالسَّاعَةُ الرَّابِعَةُ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ

الامام حضرت الملائكة تستمعون الذكر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کی دن نہابت کا غسل کرے اور چلا جاوے (زوال ہوتے ہی پہلی گھڑی مین) اوس نے گویا ایک اونٹ بھیجا (قربانی کی) اور جو دوسری گھڑی مین جاوے اوس نے گویا ایک گائی بھیجی اور جو تیسری گھڑی مین جاوے اوس نے گویا ایک بکری بھیجی اور جو چوتھی گھڑی مین جاوے اوس نے گویا ایک مرغی بھیجی اور جو پانچوین گھڑی مین جاوے اوس نے گویا ایک انڈا بھیجا پھر جب امام خطبہ کو نکلتا ہے تو فرشتے آجاتے ہین اور خطبہ سنتے ہین عن جابر بن عبد الله عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يوم الجمعة اثنا عشر ساعة لا يوجد عبد مسلم يسأل الله شيئا إلا آتاه إياه فالتمسوها آخر ساعة بعد العصر ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کا دن بارہ گھنٹے کا ہے جو بندہ مسلمان اللہ سے کچھ مانگے اللہ اوسکو دیگا تو ڈھونڈھو اوسکو آخر گھنٹہ مین بعد عصر کے ف کیونکہ یہ ساعت وہ ہے جسمین دعا قبول ہوتی ہے دوسری روایت مین یون ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ مین ایکساعت ایسی ہے اگر کوئی بندہ مسلمان اللہ سے کچھ مانگے اوس ساعت مین تو اللہ اوسکو دیگا اور اختلاف ہے اوس ساعت مین بعضے کہتے ہین عصر سے غروب تک بعضے کہتے ہین جب سے نماز کے لیے تکبیر ہو نماز سے فراغت تک بعضے کہتے ہین جب سے امام منبر پر بیٹھے نماز سے فارغ ہوتے تک بعضے کہتے ہین اخیر ساعت جمعہ کے بعضے کہتے ہین زوال ہوتے ہی بعضے کہتے ہین زوال سے سایہ ایک ماتھ ہونے تک بعضے کہتے ہین وہ ساعت پیدا ہی جمعہ مین جیسی شب قدر راتون مین بعضے کہتے ہین فجر سے طلوع آفتاب تک نووی نے کہا صحیح اور صواب یہ ہے کہ وہ ساعت امام کے خطبے کے لیے بیٹھنے سے نماز سے فراغت تک ہی جیسا مسلم نے ابوموسی سے روایت کیا واللہ اعلم عن جابر بن عبد الله قال كنا نصلي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الجمعة ثم نرجع فنريح نواضحنا قلت أية ساعة قال زوال الشمس ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ پڑھتے پھر لوٹ کر آتے اور اپنے اونٹونکو آرام دیتے امام محمد باقر نے کہا مین جابر سے پوچھا کونسا وقت ہوتا اونہون نے کہا آفتاب ڈھلتے ہی عن سلمة بن الأكوع قال كنا نصلي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الجمعة ثم نرجع ونلتمس الفيء نستظل به ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھتے جب لوٹ کر آتے تو دیوار و نکا سایہ نہ ہوتا کہ اون کے سایے مین ہم ٹھہرین **باب الأذان يوم الجمعة** جمعہ کی اذان کا بیان عن السائب بن يزيد أن الأذان كان أول حين يجلس الإمام على المنبر يوم الجمعة في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبي بكر وعمر فلما كان خلافة عثمان وكثر الناس أمر عثمان يوم الجمعة بالأذان الثالث فأذن به على الزوراء فثبت الأمر على ذلك ترجمہ سائب بن یزید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ابوبکر اور عمر کے زمانے مین پہلے اذان جمعہ کی اوسوقت ہوتی جب امام منبر پر بیٹھتا جب حضرت عثمان کی خلافت ہوئی

اور لوگ بہت ہو گئے تو انہوں نے تیسری اذان کا جمعہ کے دن حکم کیا (تکمیر سیرت تیرانی فی امین ہوسین) تو اذان دی گئی زوراء پر اور ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں) پہلے ایسا ہی حکم قایم رہا ف اگر چہ اس اذان کو حضرت عثمان نے نکالا مگر اور صحابہ نے قبول کیا اور کسی نے انکار نہیں کیا پس اجماع ہو گیا اور اجماع حجت ہے شرع میں خصوصاً اجماع صحابہ کرام کا اور جو اجماع کا خیال نہ کریں تب بھی خلفاء راشدین کا فعل سنت ہے بموجب حدیث تمسکوا بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین عن السائب بن یزید قال انما امر بالتاذین الثالث عثمان حین کثر اھل المدینۃ ولم یکن لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر اذان واحد زکان الذاذین یوم الجمعۃ حین یجلس الامام ترجمہ سائب بن یزید سے روایت ہے کہ تیسری اذان کا حکم حضرت عثمان نے دیا جب لوگ زیادہ ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک ہی اذان تھی یعنی جب امام منبر پر بیٹھتا عن السائب بن یزید قال کان بلال یؤذن اذا جلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر یوم الجمعۃ فاذا نزل اقام ثم کان کذالک فی زمن ابی بکر وعمر ترجمہ سائب بن یزید سے روایت ہے بلال اذان دیتے جمعہ کو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھتے پھر جب آپ منبر پر سے اترتے تو تکبیر کہتے اور ایسا ہی تھا حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے زمانے میں باب الصلوٰۃ یوم الجمعۃ لبن حبان وقد خرج الامام امام خطبہ کے لیے نکل چکا ہو اور وقت کوئی مسجد میں آوے تو سنت پڑھے یا نہیں عن جابر بن عبداللہ یقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا جاء احدکم وقد خرج الامام فلیصل رکعتین قال شعبۃ یوم الجمعۃ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آوے اور امام نکل چکا ہو خطبہ کو تو دو رکعتیں پڑھ لیوے (تحیۃ المسجد کی) جمعہ کے دن مقام الامام فی الخطبۃ امام خطبہ کے لیے کھڑا ہو عن جابر بن عبداللہ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خطب یستند الی جذع نخلۃ من سواری المسجد فلما صنع المنبر واستوی علیہ اضطربت تلک الساریۃ کحنین الناقۃ حتی سمعھا اھل المسجد حتی نزل الیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعنتھا فسکنت ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ پڑھتے تو مسجد کے ایک ستون پر کھجور کی لکڑی کا تنہا سہارا لگاتے جب منبر بنگیا اور آپ اس پر چڑھنے لگی تو وہ ستون تڑپا اور ایسی آواز بیدا ہوئی جیسا اونٹنی روتی ہے (وہ ستون آپ کے جدائی میں رونے لگا) یہاں تک کہ اس آواز کو سب مسجد والوں نے سنا آپ اس کے پاس گئے اور اسکو گلے سے لگایا وہ چپ ہو رہا۔ عن کعب بن عجرۃ انہ دخل المسجد وعبدالرحمن بن ام الحکم یخطب فاجلسہ فقال انظروا الی ھذا یخطب قاعدا وقد قال اللہ عزوجل واذا رأوا تجارۃ او لھوا انفضوا الیھا وترکوک قائما ترجمہ کعب بن عجرہ مسجد میں گئے عبدالرحمن بن ام الحکم کو دیکھا جمعہ کے دن خطبہ پڑھتے ہوئے اونہوں نے کہا دیکھو اسکو (اور مسلم کی روایت میں ہے دیکھو اس شخص کو) بیٹھ کر خطبہ پڑھتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب وہ دیکھتے ہیں سوداگری یا کھیل دوڑ جاتے ہیں اوسطرف اور تجھ کو کھڑا چھوڑ دیتے ہیں (پس معلوم ہوا کہ خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا چاہیے) باب الفضل فی التبکیر الی الامام سے

نزدیک ہونیکی فضیلت عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ الثَّقَفِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ وَبَکَّرَ وَعَدَا وَدَنَا مِنَ الْاِمَامِ وَاَنْصَتَ وَلَمْ یَلْغُ کَانَ لَہٗ بِکُلِّ خُطْوَۃٍ کَاَجْرِ سَنَۃٍ صِیَامُہَا وَقِیَامُہَا ترجمہ اوس بن اوس ثقفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نہلا دھلا دے اور نہاوے اور سویرے جاوے اور امام کے نزدیک بیٹھے اور چپ رہے بیہودہ نہ بکے اوسکو ہر قدم پر ایک برس کی روزی اور عبادت کا ثواب ملیگا اَلذِّکْرُ عِنْدَ الْخُطْبَۃِ رِقَابَ النَّاسِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ امام جب منبر خطبہ پڑھ رہا ہو تو لوگوں کی گردنیں پھاندنا منع ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا اِلٰی جَانِبِہٖ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَقَالَ جَاءَ رَجُلٌ یَتَخَطَّی رِقَابَ النَّاسِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِجْلِسْ فَقَدْ اٰذَیْتَ ترجمہ عبداللہ بن بسر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص آیا لوگوں کی گردنیں پھاندتا ہوا آپنے فرمایا اری بیٹھ جا تو نے ستایا لوگوں کو

بَابُ الصَّلٰوۃِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ لِلرَّجُلِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ

اوسکو نماز پڑھنے یا نہیں عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ یَقُوْلُ جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَقَالَ لَہٗ اَرَکَعْتَ رَکْعَتَیْنِ قَالَ لَا قَالَ فَارْکَعْ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے الخیض آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تھے جمعہ کے روز آپنے فرمایا تو نے دو رکعتیں پڑھیں (تحیۃ المسجد یا جمعہ کی) وہ بولا نہیں آپنے فرمایا پڑھ لے

بَابُ الْاِنْصَاتِ لِلْخُطْبَۃِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ

جب خطبہ ہوتا ہو تو چپ رہے کسی سے بھی نہ کہے کہ چپ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لِصَاحِبِہٖ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ اَنْصِتْ فَقَدْ لَغَا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے ساتھی سے جمعہ کے روز کہے چپ اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو اوس نے بھی بیہودہ کہا کیونکہ چپ رہنے کا حکم ہے اوسی بات کرنیکا پر کسی سے یہ کہنا چپ رہ یہ بھی ایک بات ہے البتہ اگر اشارہ سے چپ کرے تو قباحت نہیں ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِکَ اَنْصِتْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہے جب تو خطبہ کیوقت اپنے ساتھی سے کہے چپ رہ تو نے بیہودہ بکا

بَابُ فَضْلِ الْاِنْصَاتِ

تَرْکِ اللَّغْوِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ چپ رہنے کی فضیلت عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ یَتَطَھَّرُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ کَمَا اُمِرَ ثُمَّ یَخْرُجُ مِنْ بَیْتِہٖ حَتّٰی یَاْتِیَ الْجُمُعَۃَ وَیُنْصِتُ حَتّٰی یَقْضِیَ صَلٰوتَہٗ اِلَّا کَانَ کَفَّارَۃً لِمَا قَبْلَہٗ مِنَ الْجُمُعَۃِ ترجمہ سلمان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا جو شخص جمعہ کے روز طہارت کرے حکم کیموافق پھر اپنے گھر سے نکلے اور جمعہ کو آوے اور چپ رہے نماز ہو رہنے تک اوسکے پچھلے جمعہ کے گناہ معاف ہو جاوینگے

بَابُ کَیْفَ الْخُطْبَۃُ

خطبہ کیونکر پڑھنا چاہیے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَّمَنَا خُطْبَۃَ الْحَاجَۃِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ

فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
ثُمَّ يَقْرَأُ ثَلَاثَ آيَاتٍ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ يَا أَيُّهَا
النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا
كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ حاجت
کا (یعنی نکاح وغیرہ کا) یوں سکھلایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ (خیر تک یعنی تسبیر ہے اللہ کو اوسی سے ہم مدد
چاہتے ہیں اور اوسی سے بخشش مانگتے ہیں اور پناہ مانگتے ہیں ہم اپنے اللہ کی اور پڑھ دیتے تھے تین آیتیں جو اوپر لکھی ہیں
بھکانیوالا کوئی نہیں اور جسکو وہ بھکاوے اوسکو بتلانے والا کوئی نہیں گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کوئی معبود برحق نہیں
سوا اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ حضرت محمد صلعم اوسکے بندے ہیں اور اوسکے بھیجے ہوئے ہیں میں پھر تین آیتیں
پڑھی۔ اے ایمان والو ڈرو اللہ سے جیسے چاہیے اوس سے ڈرنا اور مرنا مگر اسلام پر۔ اے ایمان والو ڈرو اپنے پروردگار سے
جسنے تمکو ایک جان سے پیدا کیا پھر اوسی سے اوسکا جوڑا بنایا پھر ان دونوں سے بہت سی مرد اور عورتیں پھیلا دیں اور
ڈرو اللہ سے جسکے نام پر تم مانگتے ہو اور ڈرو آپس کے ناتوں سے۔ اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور مضبوط بات کہو۔ امام نسائی
نے کہا یہ حدیث منقطع ہے اسلیئے کہ ابوعبیدہ نے عبداللہ بن مسعود سے نہیں سنا نہ عبدالرحمن نے عبداللہ سے سنا نہ عبدالجبار
بن وائل نے اپنے باپ وائل بن حجر سے سنا **بَابُ حَضِّ الْإِمَامِ فِي خُطْبَتِهِ عَلَى الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ** جمعہ کے خطبے
میں غسل کی ترغیب دینا **عَنِ ابْنِ عُمَرَ** قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِذَا رَاحَ أَحَدُكُمْ
إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا تو فرمایا تم میں سے جب
کوئی جمعہ کو جانے لگے تو غسل کرے **عَنْ** إِبْرَاهِيمَ بْنِ قُسَيْطٍ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ
سُنَّةٌ وَقَدْ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ عَهْدَهَا
عَلَى الْمِنْبَرِ ترجمہ ابراہیم بن قسیط نے ابن شہاب سے پوچھا جمعہ کی دن غسل کرنیکو انہوں نے سنت ہے پھر کہا مجھ سے سالم
بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ عبداللہ بن عمر سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو منبر پر بیان کیا
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ مَنْ جَاءَ مِنْكُمُ
الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کہا ہے سو کہ فرمایا جو شخص تم میں
سے جمعہ کو آوے وہ غسل کرے **بَابُ حَثِّ الْإِمَامِ عَلَى الصَّدَقَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ** امام جمعہ کے دن لوگوں کو صدقے کی
ترغیب دیوے **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَخْطُبُ فَجَلَسَ بَدْرِيٌّ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَحُثَّ

قال الشیخ الامام الحافظ ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی بن بحر بن سنان النسائی رحمہ اللہ تعالیٰ

النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَأَلْقَوْا ثِيَابَهُمْ فَأَعْطَاهُ مِنْهَا ثَوْبَيْنِ فَلَمَّا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الثَّانِيَةُ جَاءَ وَرَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ قَالَ فَأَلْقَى أَحَدُ ثَوْبَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ هَذَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِهَيْئَةٍ بَذَّةٍ فَأَمَرْتُ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ فَأَلْقَوْا ثِيَابًا فَأَمَرْتُ
لَهُ مِنْهَا بِثَوْبَيْنِ ثُمَّ جَاءَ الْآنَ فَأَمَرْتُ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ فَأَلْقَى أَحَدَهُمَا فَانْتَهَرَهُ وَقَالَ خُذْ ثَوْبَكَ

ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے جمعہ کو تو میں نے شخص آیا بھٹو حال میں (یعنی میلے کچیلے پرانے کپڑے پہنے ہوئے) آپ نے فرمایا اوس سے تو نماز پڑھ چکا وہ بولا نہیں آپ نے فرمایا اور رکعتیں پڑھ لے اور لوگوں کو رغبت دلائی آپ نے صدقہ دینے کی اوہنوں نے کپڑے ڈالنا شروع کیے آپ نے اوس شخص کو اوہنوں سے دو کپڑے دیے جب دوسرا جمعہ ہوا تو پھر وہ آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے آپ نے لوگوں کو رغبت دلائی صدقہ کی اوس مخلص نے اون دو کپڑوں میں سے (جو اگلے جمعہ میں اوسکو ملی تھی) ایک کپڑا ڈالدیا (یعنی صدقہ دینے لگا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی اوس جمعے کو تو یہ بہت حال میں آیا تھا میں نے لوگوں کو صدقے کا حکم دیا جب انہوں نے کپڑے ڈالی تو میں نے اسکو دو کپڑے دلائے پھر یہ آیا اسلیے میں نے پھر لوگوں کو صدقے کا حکم دیا تو اس نے خود اپنا ایک کپڑا ڈالدیا آپ نے اوسکو جھڑکا اور فرمایا اوٹھا لے اپنا کپڑا **ف** یعنے تو خود محتاج ہے ابھی گلے جمعے کو خدا کے نام پر دو کپڑے ملے تھے پھر اوسمیں سے کیا دیتا ہے

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انسان جب خود محتاج ہو تو پہلے اپنی حاجت روا کرے پھر اگر بچے تو صدقہ دیوے **مخاطبۃ**

الامام رعیتہ وھو علی المنبر امام منبر پر اپنی رعیت سے مخاطب ہو **عن** جابر بن عبد اللہ قال رأینا النبی صلی اللہ
علیہ وسلم یوم الجمعۃ اذ جاء رجل فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلیت قال لا قال قم فارکع

ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے آنے میں ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے پوچھا تو نے نماز پڑھی وہ بولا نہیں آپنے فرمایا نماز پڑھ **عن** ابی بکرۃ یقول لقد رأیت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر والحسن معہ وھو یقبل علی الناس مرۃ وعلیہ مرۃ ویقول

ان ابنی ھذا سید ولعل اللہ ان یصلح بہ بین فئتین من المسلمین عظیمتین ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا امام حسن علیہ السلام اون کے ساتھ ہے آپ کبھی لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے کبھی انکی
طرف فرماتے ہے میرا یہ بیٹا سردار ہے شاید اللہ تعالیٰ اسکی وجہ سے صلح کرادے مسلمانوں کی دو بڑی گروہوں میں **باب القراءۃ**

فی الخطبۃ خطبۃ من قرأ بہا **عن** حارثۃ بن النعمان قالت حفظت ق والقرآن المجید من فی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وھو علی المنبر یوم الجمعۃ ترجمہ حارثہ بن نعمان سے روایت ہے میں سورہ ق والقرآن المجید رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے سنکر یاد کی آپ اوسکو پڑھتے تھے ہر جمعہ کے روز **باب الاشارۃ فی الخطبۃ خطبۃ من اشار**

الیہ **عن** حصین ان بشر بن مروان رفع یدیہ یوم الجمعۃ علی المنبر فسبہ عمارۃ بن رویبۃ الثقفی

وقال ما اراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ھذا واشار باصبعیہ السبابۃ ترجمہ حصین سے روایت ہے بشر بن مروان نے دونوں ہاتھ اپنے دونوں ہاتھ جمعہ کے دن منبر پر تو عمارہ بن رویبہ نے دونوں ہاتھ کو بڑا کہا اور انہوں نے کہا برا کرے اللہ ان دونوں ہاتھ کو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے نہیں زیادہ کیا اس پر اشارہ کیا اور انہوں نے اپنی انگلی کر

باب نزول الامام عن المنبر قبل فراغہ من الخطبۃ یوم الجمعۃ خطبہ کو تمام کرنے سے پہلے منبر سے اترنا کسی کے لیے درست ہے **عن** بریدۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فجاء الحسن والحسین رضی اللہ عنہما وعلیہما قمیصان احمران یمشیان ویعثران فنزل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقطع کلامہ ثم اخذھما فوضعھما بین یدیہ ثم قال صدق اللہ انما اموالکم واولادکم فتنۃ رأیت ھذین یعثران فی قمیصیھما فلم اصبر حتی قطعت کلامی فحملتھما ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے اتنے میں امام حسن اور امام حسین علیہما السلام تشریف لائے دونوں لال کرتے پہنے ہوئے تھے اور گرتے پڑتے چلے آتے تھے آپ منبر سے اتر ے اور خطبہ موقوف کر دیا اور ان دونوں کو گود میں اٹھا لیا پھر منبر پر تشریف لیگئے اور فرمایا اللہ جل جلالہ نے سچ فرمایا ہے تمہارے مال اور اولاد فتنہ ہیں میں نے ان دونوں کو دیکھا کہ اپنے کرتے میں گرتے آتے ہیں تو مجھ سے صبر نہ ہو سکا یہاں تک کہ میں نے خطبہ موقوف کیا اور ان کو اٹھا لیا **باب** ما یستحب من تقصیر الخطبۃ خطبہ چھوٹا پڑھنا بہتر ہے

عن عبد اللہ بن ابی اوفی یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر ذکرہ ویقصر الخطبۃ ولا یأنف ان یمشی مع الارملۃ والمسکین فیقضی لہ الحاجۃ ترجمہ عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر اللہ کی بہت کرتے اور بیکار باتیں کم کرتے اور نماز کو لمبا کرتے اور خطبہ کو چھوٹا کرتے اور بیوہ اور مسکینوں کے ساتھ چلنے میں اور ان کا کام کر دینے میں نہیں شرماتے **باب کم یخطب** جمعہ کے دن کو خطبہ پڑھے **عن** جابر بن سمرۃ قال کانت النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلاتہ قصدا وخطبتہ قصدا یقوم قائما ثم یقعد ولا یخطب الخطبۃ الاخرۃ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا میں نے نہیں دیکھا آپ کو خطبہ پڑھتے ہوئے مگر کھڑے ہو کر اور آپ بیٹھتے تھے پھر کھڑے ہوتے تھے اور دوسرا خطبہ پڑھتے تھے

باب الفصل بین الخطبتین بالجلوس دونوں خطبوں کے بیچ میں بیٹھنا **عن** عبد الرحمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخطب الخطبتین وھو قائم وکان یفصل بینھما بالجلوس ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے کھڑے ہو کر پڑھتے تھے دونوں کے بیچ میں بیٹھتے تھے **باب السکوت** فی الفقعۃ بین الخطبتین دو خطبوں کے بیچ میں جب بیٹھے تو چپ رہے **عن** جابر بن سمرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب یوم الجمعۃ قائما ثم یقعد قعدۃ لا یتکلم ثم یقوم فیخطب خطبۃ اخری فمن حدثک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخطب قاعدا فقد کذب ترجمہ جابر بن

سمرہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے دیکھا پھر آپ بیٹھتے لیکن بات نہ کرتے پھر کھڑے ہوتے اور دوبارہ خطبہ پڑھتے اب جو کوئی تم سے کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر خطبہ پڑھتے تھے اس نے غلط کہا **بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْخُطْبَةِ الثَّانِيَةِ وَالذِّكْرِ فِيهَا** دوسرے خطبے میں کلام اللہ پڑھنا اور اللہ کا ذکر کرنا **عَنْ** جابر بن سمرہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ وَهُوَ آيَاتٍ فَيُذَكِّرُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَانَتْ خُطْبَتُهُ قَصْدًا وَصَلَوٰتُهُ قَصْدًا ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے تھے پھر بیٹھتے تھے پھر کھڑے ہوتے تھے اور چند آیتیں کلام اللہ کی پڑھتے اور اللہ جل جلالہ کی یاد کرتے اور خطبہ آپکا متوسط ہوتا زیادہ بڑا نہ بہت چھوٹا) اسی طرح نماز بھی متوسط ہوتی **اَلْكَلَامُ وَالْقِيَامُ بَعْدَ التَّرْقِيِّ عَنِ الْمِنْبَرِ** منبر پر سے اتر کر کھڑے رہنا یا کسی سے بات کرنا **عَنْ** انس قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ فَيُعْرَضُ لَهُ الرَّجُلُ وَكَلِمَةٌ فَيَقُومُ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ إِلَى الْمُصَلَّى فَيُصَلِّي ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر سے خطبہ پڑھ کر اترتے پھر جو کوئی شخص سامنے آجاتا تو اس سے باتیں کرتے کھڑے رہتے جب باتیں ختم ہو چکتیں تو نماز کی جگہ پر بڑھتے اور نماز پڑھاتے **عَدَدُ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ** جمعہ کی نماز کتنی رکعتیں ہیں **عَنْ** عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ قَالَ قَالَ عُمَرُ صَلٰوةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ الْفِطْرِ رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ الْأَضْحٰى رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ السَّفَرِ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلٰى لَمْ يَسْمَعْ عَنْ عُمَرَ ترجمہ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا جمعہ کی دو رکعتیں ہیں اور عید الفطر کی دو رکعتیں ہیں اور عید الضحیٰ کی دو رکعتیں ہیں اور سفر کی نماز کی دو رکعتیں ہیں رسوا مغرب کے اور یہ سب پوری ہیں ان میں کسی کمی نہیں یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی معلوم ہوا۔ امام نسائی نے کہا عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ نے حضرت عمر سے نہیں سنا **اَلْقِرَاءَةُ فِي صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ بِسُوْرَةِ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِيْنَ** جمعہ کی نماز میں سورہ جمعہ اور منافقون پڑھنا **عَنِ** ابن عباس اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ الٓمٓ تَنْزِيلُ وَهَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ وَفِي صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ بِسُوْرَةِ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقُونَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں الم تنزیل السجدہ پڑھتے تھے اور ہل اتی علی الانسان اور جمعہ کی نماز میں سورہ جمعہ اور منافقون **اَلْقِرَاءَةُ فِي صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ** جمعہ کی نماز میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھنا **عَنْ** سمرہ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھتے تھے **ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ** نعمان بن بشیر سے روایات کا اختلاف

جمعہ کی قرأت میں عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ سَأَلَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ مَاذَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى إِثْرِ سُورَةِ الْجُمُعَةِ قَالَ كَانَ يَقْرَأُ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ ترجمہ ضحاک بن قیس نے نعمان بن بشیر سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن سورہ جمعہ کے بعد کونسی سورت پڑھتے تھے انہوں نے کہا ہل اتاک حدیث الغاشیہ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَ الْعِيدُ وَالْجُمُعَةُ فَيَقْرَأُ بِهِمَا فِيهِمَا جَمِيعًا ترجمہ حبیب بن سالم نے نعمان بن بشیر سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی رکعت نماز میں سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھتے تھے اور کبھی عید اور جمعہ ایک ہی روز آجاتے تو دونوں میں یہی سورتیں پڑھتے مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ جس نے جمعہ کی نماز کی ایک رکعت امام کے ساتھ پائی اس نے جمعہ پالیا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کی نماز کی ایک رکعت پاوے اس نے جمعہ پالیا عَدَدُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَسْجِدِ جمعہ کے بعد مسجد میں کتنی رکعتیں پڑھے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعًا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے جمعہ پڑھ چکی تو اس کے بعد چار رکعتیں پڑھے (سنتوں کی) صَلٰوةُ الْإِمَامِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ امام جمعہ کی بعد نماز کہاں پڑھے عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی بعد نماز نہیں پڑھتے یہاں تک کہ اپنے گھر میں لوٹ آتے تب دو رکعتیں پڑھتے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی بعد دو رکعتیں اپنے گھر میں پڑھتے تھے بَابُ إِطَالَةِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ جمعہ کی بعد دو رکعتیں لمبی پڑھنا عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ يُطِيلُ فِيهِمَا وَيَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے وہ جمعہ کی بعد دو رکعتیں لمبی پڑھتے اور کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے السَّاعَةُ الَّتِي تُسْتَجَابُ فِيهَا الدُّعَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ جمعہ میں اس ساعت کا بیان جس میں دعا قبول ہوتی ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقِيتُ الطُّورَ هُوَ جَدَّثَ ثُمَّ لَكَعْبًا فَكُنْتُ أَنَا وَهُوَ يَوْمًا أُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُحَدِّثُنِي عَنِ التَّوْرَاةِ فَقُلْتُ لَهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُهْبِطَ وَفِيهِ تِيبَ عَلَيْهِ وَفِيهِ قُبِضَ وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا وَهِيَ تُصْبِحُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مُصِيخَةً حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ تَشْفَقًا مِنَ السَّاعَةِ إِلَّا ابْنَ آدَمَ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا

مؤمن وھو فی الصلوٰۃ یسأل اللہ فیھا شیئا الا اعطاہ ایاہ قال فقلت ذلک یوم فی کل سنۃ قلت
بل ھی فی کل جمعۃ فخرجت فلقیت بصرۃ بن ابی بصرۃ الغفاری فقال من این جئت فقلت من الطور قال
لو لقیتک من قبل ان تاتیہ لما ذھبت قلت لہ ولم قال انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا
تشد الرحال الا الی ثلثۃ مساجد المسجد الحرام ومسجدی والمسجد بیت المقدس فلقیت عبد اللہ بن
سلام فقلت لو رایتنی خرجت الی الطور فلقیت کعبا فحدثنی حدیثا فکان اول ما حدثہ ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم حدثنی من التوراۃ فقلت لہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر یوم طلعت
فیہ الشمس یوم الجمعۃ فیہ خلق آدم وفیہ اھبط وفیہ تیب علیہ وفیہ قبض وفیہ تقوم الساعۃ
ما علی الارض من دابۃ الا وھی تصیح یوم الجمعۃ مصیخۃ حتی تطلع الشمس فرقا من الساعۃ الا الجن والانس
وفیہ ساعۃ لا یصادفھا عبد مؤمن وھو فی الصلوٰۃ یسأل اللہ شیئا الا اعطاہ ایاہ قال کعب ذلک
یوم فی کل سنۃ قال عبد اللہ بن سلام کذب کعب قلت ثم قرأ کعب فقال صدق رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وھو فی کل جمعۃ فقال عبد اللہ صدق وکعب انی اعلم تلک الساعۃ قلت یا اخی
حدثنی بھا قال ھی آخر ساعۃ من یوم الجمعۃ قبل ان تغیب الشمس قلت ایس ھذا مما سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یصادفھا مؤمن وھو فی الصلوٰۃ وقد ایست تلک الساعۃ صلوٰۃ قال الیس
قد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من صلی وجلس ینتظر الصلوٰۃ فھو فی صلوٰۃ حتی تاتیہ
الصلوٰۃ التی تلیھا قلت بلی قال فھو کذلک ترجمہ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے میں کہ وہ طور پر گیا وہاں کعب احبار ملی
بڑے عالم تھے اہل کتاب کے پہر مسلمان ہو گئے تھے) میں نے وہ ایک دن ساتھ رہے میں نے اوسے حدیثیں بیان کیں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اونھوں نے مجھ سے حدیثیں بیان کیں توراۃ شریف سے میں نے اوسے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا سب دنوں میں جنمیں آفتاب نکلا بہتر جمعہ کا دن ہے اوسی میں آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اوسی دن بہشت سے اتارے گئے اور اوسے
دن اونکی توبہ قبول ہوئی اور اوسی دن قیامت قایم ہوگی زمین پر کوئی جانور ایسا نہیں ہے جو جمعہ کے روز صبح کو کان نہ لگائے جب
آفتاب نکلنے تک قیامت کے ڈر سے مگر آدمی اور جمعہ کے دن ایک ساعت ایسی ہے جب مسلمان نماز میں ملے اوسے اور وہ اللہ سے
اوس ساعت میں کچھ مانگے تو اللہ اوسکو ضرور دیگا کعب نے کہا ایسا دن ہر سال میں ایکبار آتا ہے میں نے کہا نہیں یہ ساعت ہر جمعہ میں آتی
ہے کعب نے یہ کر دیکھا تو کہا سچ فرمایا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ساعت ہر جمعہ میں ہوتی ہے بعد اوسکے میں کوہ طور سے نکلا راہ
میں مجھکو بصرہ بن ابی بصرہ غفاری ملے اونھوں نے پوچھا تم کہاں سے آتے ہو میں نے کہا طور سے اونھوں نے کہا اگر تم مجھ سے پہلے طور جاتے تو
اگر تو وہاں نہ جاتے میں نے کہا کیوں اونھوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے نہ کام لیا جاوے اونٹوں
سے مگر تین مسجدوں کیطرف ایک مسجد حرام دوسری میری مسجد (یعنی مدینہ کی مسجد نبوی) تیسری مسجد بیت المقدس

ف پس سوا ان تین مقاموں کے اور کسی متبرک مقام کی زیارت کے لیے خواہ وہ قبر ہو یا مسجد یا اور کچھ سفر کرنا درست نہیں اور دلیل اسکی یہ ہے کہ بصرہ نے کہا اگر تم کو یہ حدیث معلوم ہوتی تو کوہ طور نہ جاتے ف پھر من عبد اللہ بن سلام سے ملا مین نے کہا کاش تجھے دیکھا ہوتا طور جاتے ہوئے مین ان کعب سے ملا اور ایک دن مین اور وہ ساتھ ہی مین نے اون سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیثین بیان کین مین نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بہترین دنون مین جن مین آفتاب نکلا جمعہ کا دن ہے اوسی دن آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اوسی دن اوتارے گئے اور اوسی دن اونکی توبہ قبول ہوئی اور اوسی دن اونکی وفات ہوئی اور اوسی دن قیامت قایم ہوگی زمین پر کوئی جانور ایسا نہین ہے جو جمعہ کے دن صبح سے کان لگائے ہے قیامت کے ڈر سے آفتاب نکلنے تک سوا آدمی کے (وہ بھی غافل ہے اور سب ہوشیار ہین) جمعہ مین ایک ساعت ایسی ہے جس مسلمان کو وہ ساعت نماز مین ملجاوے اور وہ اللہ سے کچھ مانگے تو اللہ اوسکو دیگا کعب نے کہا ایسا دن ہر سال مین ایکبار ہے عبد اللہ بن سلام نے کہا کعب نے غلط کہا مین نے کہا پھر کعب نے پڑھ کر دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا بیشک ایسا دن ہر جمعہ ہے عبد اللہ بن سلام نے کہا کعب نے سچ کہا اور مین اس ساعت کو جانتا ہون مین نے کہا میرے بھی بھائی بنو اور ہمین بتا دو انہون نے کہا وہ اخیر ساعت ہے جمعہ کے دن کی عبد اللہ نے کہا کیونکر وہ اخیر ساعت ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قول کو آپنے فرمایا جو مسلمان اوس ساعت کو نماز مین پاوے اور یہ ساعت نماز کی نہین ہے عبد اللہ بن سلام نے کہا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین سنا آپنے فرمایا جو شخص نماز پڑھ کر بیٹھا رہے نماز کی انتظار مین وہ نماز ہی مین ہے یہانتک کہ دوبارہ نماز کا وقت آوے مین نے کہا کیون نہین سنا ہے عبد اللہ نے کہا بس یہی مراد ہے ف اپکی نماز سے کہ وہ نماز کی انتظار مین بیٹھا ہو تو گویا نماز ہی مین ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ ترجمہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ مین ایک ساعت ایسی ہے اگر کوئی مسلمان اوس ساعت کو پاکر اللہ سے کچھ مانگے تو اللہ اوسکو ضرور دیگا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ قُلْنَا بِأَيِّ سَاعَةٍ هِيَ قَالَ إِنَّ حِينَ هَذَا ترجمہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ مین ایک ساعت ایسی ہے اگر اوسکو مسلمان نماز مین کھڑا ہوا پاوے پھر اللہ سے کچھ مانگے تو اللہ ضرور عنایت کریگا ہم نے کہا آپ فرماتے تھے یہ ساعت تھوڑی سی ہے اور اشارہ کرتے تھے اپنی پور کو ڈھلی کیے ہوئے مین یا چھنگلیا پر ہے ف اگرچہ مین نے کہا تو اشارہ ہے کہ یہ ساعت جمعہ کے بیچ مین ہے اور چھنگلیا پر کہنے سے یہ غرض ہے کہ یہ ساعت اخیر دن مین ہے

اخر کتاب الجمعۃ

تم ہوئی کتاب جمعہ کی

کتاب التقصیر الصلوٰۃ فی السفر

کتاب نماز قصر کرنے کی سفر مین

عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ فَقَالَ عُمَرُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

علیہ وسلم عن ذلک فقال صدقۃ تصدق اللہ بہا علیکم فاقبلوا صدقتہ ترجمہ یعلی بن امیہ سے
روایت ہے میں نے حضرت عمر رضی سے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم پر گناہ نہیں نماز کا کم کرنا اگر ڈرو کافروں کے فساد سے (اس سے معلوم ہوا
کہ قصر جب ہی چاہیے جب خوف ہو) اب تو لوگ تو امن ہو گیا (تو چاہیے کہ سفر میں قصر نہ کریں) حضرت عمر نے کہا میں بھی تعجب کیا
تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا قصر صدقہ ہے اللہ کا جو دیا ہے تم کو تو قبول کرو صدقہ اس کا ف
یعنی اگرچہ قرآن سے قصر کا جائز ہونا اس سفر میں معلوم ہوتا ہے جہاں خوف ہو پر اللہ تعالیٰ نے اپنی عنایت اور فضل سے ہر سفر میں قصر جائز
کر دیا تو تم قبول کرو فضل اور اس کا عن امیۃ بن عبداللہ بن خالد اکثر قال لعبداللہ بن عمر انا نجد صلوۃ الخوف
وصلوۃ الحضر فی القرآن ولا نجد صلوۃ السفر فی القرآن فقال لہ ابن عمر یا ابن اخی ان اللہ عزوجل
بعث الینا محمدا صلی اللہ علیہ وسلم ولا نعلم شیئا وانما نفعل کما رأینا محمدا صلی اللہ علیہ وسلم
یفعل ترجمہ امیہ بن عبداللہ بن خالد نے عبداللہ بن عمر سے کہا ہم حضر اور خوف کی نماز قرآن میں پاتے ہیں لیکن سفر کی نماز قرآن
میں نہیں پاتے۔ عبداللہ بن عمر نے کہا اس سے بھائی کے بیٹے اللہ عزوجل نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت ہمارے پاس بھیجا
جب ہم کچھ نہ جانتے تھے پھر جیسا آپ کو کیا ویسا ہی ہم بھی کرتے ہیں اور آپ کو سفر میں قصر کیا پس ہم کو بھی کرنا چاہیے اگرچہ قرآن میں
اس کا ذکر نہ ہو کیونکہ قرآن میں بہت مسائل کا ذکر نہیں ہے اور وہ حدیث سے معلوم ہوتے ہیں اور جیسے قرآن کی پیروی ضرور ہے
ویسی ہی حدیث کی تابعداری بھی ضرور ہے عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرم مکۃ
الی المدینۃ لا یخاف الا رب العالمین یصلی رکعتین ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم مکہ سے مدینہ کو چلے راہ میں آپ کو سوا خدا کی کسی کا ڈر نہ تھا اور آپ دو رکعتیں پڑھتے تھے (یعنی قصر کرتے تھے) عن ابن عباس
قال کنا نسیر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین مکۃ والمدینۃ لا نخاف الا اللہ عزوجل یصلی
رکعتین ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے تھے مکہ اور مدینہ کے بیچ میں اور ہم کو
کسی کا ڈر نہ تھا سوا اللہ تعالیٰ کے مگر ہم دو رکعتیں پڑھتے تھے عن ابن الشخیر قال رأیت عمر بن الخطاب یصلی بذی الحلیفۃ
رکعتین فسألتہ عن ذلک فقال انا اھل کما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعل ترجمہ ابن السخیر
سے روایت ہے میں نے عمر بن خطاب کو ذوالحلیفہ (جو مدینہ سے تین کوس پر ہے) میں دو رکعتیں پڑھتے دیکھا میں نے اس سے پوچھا تو انہوں نے
کہا میں ایسا ہی کرتا ہوں جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے عن انس قال خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من المدینۃ الی مکۃ فکان یصلی رکعتین رکعتین حتی رجع فاقام بہا عشرا ترجمہ انس سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ مدینہ سے مکہ گیا آپ جب تک وہاں رہے قصر کرتے رہے یہاں تک کہ لوٹے اور دس دن آپ وہاں رہے عن عبداللہ قال
صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی السفر رکعتین رکعتین مع ابی بکر رکعتین رکعتین ومع عمر رکعتین رکعتین
رضی اللہ عنہم ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں دو رکعتیں پڑھیں اور ابوبکر رضی

ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور عمر کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اضحی ہو الفطر ان دونوں سے **عن** عمر قال صلوٰۃ الجمعۃ رکعتان وانفطر رکعتان والنحر رکعتان والسفر رکعتان تمام غیر قصر علی لسان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ حضرت عمر نے فرمایا جمعہ کی نماز دو رکعتیں ہیں اور عید الفطر کی دو رکعتیں ہیں اور عید الضحی کی دو رکعتیں ہیں اور سفر کی دو رکعتیں ہیں اور یہ سب پوری ہیں ان میں کمی نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زبان کے موافق یعنی یہ نہیں ہے کہ پوری چار رکعتیں ہوں اور قصر سے دو رکعتیں بلکہ وہی رکعتیں ہیں اور چار پڑھنا درست نہیں **عن** ابن عباس قال فرضت صلوٰۃ الحضر علی لسان نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم اربعا وصلوٰۃ السفر رکعتین وصلوٰۃ الخوف رکعۃ

ترجمہ عبد اللہ بن عباس نے کہا حضر کی نماز فرض ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر چار رکعتیں اور سفر کی دو رکعتیں اور خوف کی ایک رکعت **ف** یعنی امام کے ساتھ ایک رکعت اور ایک رکعت اکیلی یا صرف ایک ہی رکعت جیسے بعض سلف کا قول ہے **عن** ابن عباس قال ان اللہ عز وجل فرض الصلوٰۃ علی لسان نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم فی الحضر اربعا وفی السفر رکعتین وفی الخوف رکعۃ

ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے اللہ جل جلالہ نے فرض کیا تمہارے پیغمبر کی زبان پر حضر میں چار رکعتیں اور سفر میں دو رکعتیں اور خوف میں ایک رکعت **الصلوٰۃ بمکۃ** مدینہ کا رہنے والا مکہ میں قصر کرے **عن** موسیٰ وھو ابن مسلمۃ قال قلت لابن عباس کیف اصلی بمکۃ اذا لم اصل فی جماعۃ قال رکعتین سنۃ ابی القاسم صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ موسیٰ بن سلمہ نے کہا میں نے ابن عباس سے پوچھا میں مکے میں اگر جماعت کے ساتھ نہ پڑھوں تو کتنی رکعتیں پڑھوں ان نے کہا دو رکعتیں یہی سنت ہیں ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی **عن** موسیٰ بن سلمۃ انہ سال ابن عباس تفوتنی الصلوٰۃ فی جماعۃ فانا فی بطحاء ماتری ان اصلی قال رکعتین لسنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ موسیٰ بن سلمہ سے روایت ہے میں نے ابن عباس سے پوچھا جماعت قضا ہو جاتی ہے اور میں بطحا میں ہوتا ہوں (یعنی مکہ میں) تو کے کتنی رکعتیں پڑھوں ان نے کہا دو رکعتیں سنت ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (اوس شخص کے لیے جو مکہ میں نیا ہو) **الصلوٰۃ بمنی** منا میں قصر کرنیکا بیان **عن** حارثۃ بن وھب الخزاعی قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمنی امن ما کان الناس واکثرہ رکعتین

ترجمہ حارثہ بن وہب خزاعی سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منا میں دو رکعتیں پڑھیں حالانکہ لوگ بہت تھے اور سب طرح امن تھا (کسی قسم کا خوف نہ تھا) **عن** حارثۃ بن وھب قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی اکثر ما کان الناس وامنہ رکعتین

ترجمہ حارثہ بن وہب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منا میں بہت لوگ ہوتے ہوئے اور سب طرح کا امن ہوتے ہوئے دو رکعتیں پڑھیں **عن** انس بن مالک انہ قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی ومع ابی بکر وعمر رکعتین ومع عثمان رکعتین صدرا من امارتہ

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ابو بکر اور عمر کے ساتھ اور عثمان کے ساتھ دو رکعتیں

شروع خلافت میں منا میں دو رکعتیں پڑھیں عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّيْتُ بِمِنًى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منا میں دو رکعتیں پڑھیں عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ صَلّٰى عُثْمَانُ بِمِنًى اَرْبَعًا حَتّٰى بَلَغَ ذٰلِكَ عَبْدَ اللّٰهِ فَقَالَ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ترجمہ عبدالرحمان بن یزید سے روایت ہے عثمان نے منا میں چار رکعتیں پڑھیں یہ خبر عبداللہ بن مسعود کو پہونچی انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منا میں دو رکعتیں پڑھیں اور ابوبکر صدیق کے ساتھ دو رکعتیں اور عمر فاروق کے ساتھ دو رکعتیں عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَصَلّٰاهَا عُمَرُ رَكْعَتَيْنِ وَصَلّٰاهَا عُثْمَانُ صَدْرًا مِّنْ خِلَافَتِهٖ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منا میں دو رکعتیں پڑھیں اور ابوبکر صدیق نے بھی دو رکعتیں پڑھیں اور عمر نے بھی دو رکعتیں پڑھیں عثمان نے بھی شروع خلافت میں دو پڑھیں (پھر چار پڑھنے لگے اسوجہ سے کہ وہ نیت اقامت کی کر آئے تھے مکہ میں اور بعضوں نے کہا انہوں نے وہاں نکاح کر لیا تھا واللہ اعلم) اَلْمَقَامُ الَّذِيْ يُقْصَرُ بِمِثْلِهِ الصَّلٰوةُ کتنے دن کی اقامت تک قصر کرنا چاہیے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلَى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعْنَا قُلْتُ هَلْ اَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ قَالَ نَعَمْ اَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے مدینہ سے مکہ کیطرف تو آپ دو رکعتیں پڑھتے رہے یہانتک کہ لوٹے ہم (ابو اسحاق نے کہا میں نے انس سے پوچھا کیا آپ کچھ دن ٹھہرے تھے مکہ میں انس نے کہا ہاں ہم وہاں دس دن تک رہے تھے) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَامَ بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشْرَةَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں پندرہ دن تک رہے دو دو رکعتیں پڑھتے رہے عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْكُثُ الْمُهَاجِرُ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهٖ ثَلٰثًا ترجمہ علاء بن حضرمی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جب مکہ میں تشریف لیگئے جو کر نیکو) جو شخص کہ حج ہجرت کر چکا ہے وہ جب کہ ارکان پورے کر کے تین دن تک رہے عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْكُثُ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهٖ ثَلٰثًا ترجمہ علاء بن حضرمی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہجرت کر چکا ہے وہ جب کہ ارکان پورے کر کے مکے میں تین دن تک رہے عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اعْتَمَرَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ نَزَلَ الْمَدِيْنَةَ اَلْمَكَّةَ حَتّٰى اِذَا قَدِمَتْ مَكَّةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ قَصَرْتَ وَاَتْمَمْتُ وَصُمْتَ وَاَفْطَرْتُ قَالَ اَحْسَنْتِ يَا عَائِشَةُ وَمَا عَابَ عَلَيَّ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے عمرہ کیا رسول اللہ صلی

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مینہ سے بچنے کو گئیں جب پہونچیں تو کہنے لگیں یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے نماز میں قصر کیا اور پوری ہی پڑھی اور افطار ہی کیا اور روزہ ہی رکھا آپ نے فرمایا اچھا کیا تو نے اے عائشہ اور کچھ عیب نہیں کیا ہم پھر ف احادیث سے معلوم ہوا کہ سفر میں نماز کو تمام کرنا بھی درست ہے جیسے شافعی اور مالک کا قول ہے اور بعض شافعیہ کے نزدیک تمام پڑھنی نماز کو پورا کرنا افضل ہے لیکن اکثر کے نزدیک قصر افضل ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک قصر واجب ہے اور تمام درست نہیں ہے **ترک التطوع** فی السفر سفر میں نفل نہ پڑھنا **عن** حفص بن عاصم قال کنت مع ابن عمر فی سفر فصلی الظهر والعصر رکعتین ثم انصرف وراى فتيانا قد قاموا يسبحون قال ما يصنع هؤلاء قلت يسبحون قال لو كنت مسبحا لاتممت صلاتي او قبلتها اذا تركتها صحبت رسول الله صلى الله عليه وسلم فكان لا يزيد في السفر على ركعتين وابا بكر حتى قبض وعمر وعثمان رضي الله عنهم كذلك ترجمہ حفص بن عاصم سے روایت ہے میں عبداللہ بن عمر کے ساتھ تھا ایک سفر میں انہوں نے ظہر اور عصر کی دو دو رکعتیں پڑھیں پھر اپنے ڈیرے میں چلے گئے لوگوں کو دیکھا نماز پڑھتے ہوئے تو پوچھا یہ لوگ کیا کرتے ہیں میں نے کہا نفل پڑھتے ہیں (یعنی سنتیں) عبداللہ بن عمر نے کہا اگر میں فرض سے پہلے یا بعد نفل پڑھنے والا ہوتا تو فرض ہی کو پورا کرتا (قصر کیوں کرتا) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا انہوں نے سفر میں دو رکعت سے زیادہ نہیں پڑھی ابوبکر کے ساتھ تھا انہوں نے بھی ایسا ہی کیا ف یعنی معمولی سنتیں سفر میں کبھی نہ پڑھتا تھا لیکن مطلق نوافل سفر میں پڑھنا تو عبداللہ بن عمر سے ثابت ہے اور کئی حدیثوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے

کتاب الکسوف

گہن کا بیان

کسوف القمر والشمس چاند گہن اور سورج گہن کا بیان **عن** ابی بکرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الشمس والقمر آيتان من آيات الله تعالى لا ينكسفان لموت احد ولا لحياته ولكن الله عز وجل يخوف بهما عباده ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند دو نشانیاں ہیں اللہ کی نشانیوں میں سے کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے گہن نہیں لگتا لیکن اللہ جل جلالہ ڈراتا ہے اپنے بندوں کو ف

کہ اتنی بڑی جسیم اور ایسی مضبوط تغیر کے قابل میں پس انسان ضعیف البنیان کی کیا بساط ہے چاند کو دیکھیے اس کا قطر دو ہزار ایک سو بیس میل کا ہے اور آفتاب کا قطر سات لاکھ پینسٹھ ہزار میل کا۔ آفتاب اس زمین سے جس پر ہم بستے ہیں کئی ہزار حصے بڑا ہے کیونکہ زمین کا قطر آٹھ ہزار میل کے ذرا زیادہ ہے **التسبیح والتکبیر** واللہ اعلم عند کسوف الشمس جب آفتاب میں گہن لگے تو تسبیح اور تکبیر کہنا اور دعا مانگنا **عن** عبد الرحمن بن سمرة قال بينما انا اسامي باسهم لي بالمدينة اذ انكسفت

الشمس فجعلت اسبحی وقلت لا نظرن ما احدثہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی کسوف الشمس فاتیتہ مما یلی ظہرہ وھو فی الحجر فجعل یسبح ویکبر ویدعو حتی حسر عنہا فقال ثم قام فصلی رکعتین واربع سجدات ترجمہ عبدالرحمن بن سمرہ سے روایت ہے میں اپنے تیروں سے کھیل رہا تھا مدینہ میں اتنے میں آفتاب کو گہن لگا میں نے اپنے تیروں کو اکٹھا کیا اور کہا دیکھوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نئی بات کی ہے آفتاب کے گہن میں میں آپ پاس آیا آپ کے پیٹ کیطرف سے آپ مسجد میں تھے تسبیح اور تکبیر کہہ رہے تھے اور دعا مانگ رہے تھے یہانتک کہ آفتاب صاف ہوگیا پھر آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں اور چار سجدے کئے ف ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپنے نماز پڑھی بعد آفتاب صاف ہوجانے کے حالانکہ گہن کی نماز بعد صاف ہوجانیکے درست نہیں تو مراد یہ ہے کہ عبدالرحمن نے آپ کو نماز ہی میں کھڑا پایا اور تسبیح اور تکبیر آپ نماز ہی میں کہہ رہے تھے جیسے مسلم کی ایک روایت میں ہے فاتیتہ وھو قائم فی الصلوٰۃ رافع یدیہ فجعل یسبح ویحمد ویہلل ویکبر ویدعو اور بعضوں نے کہا کہ یہ دو رکعتیں الگ نہیں سو نماز کسوف کے بطور شمار ہونے کے آفتاب کے صاف ہوجانے پر واللہ اعلم

الامر بالصلوٰۃ عند کسوف الشمس جب آفتاب میں گہن ہو تو نماز پڑھنی کا حکم

عن عبداللہ بن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الشمس والقمر لا یخسفان لموت احد ولا لحیوتہ ولکنہما آیتان من آیات اللہ تعالیٰ فاذا رایتموہما فصلوا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند میں کسی کے مرنے یا جینے کی لیئے گہن نہیں ہوتا بلکہ یہ ایک نشانی ہے اللہ کی نشانیوں میں سے جب تم اوسکو دیکھو تو نماز پڑھو

الامر بالصلوٰۃ عند کسوف القمر چاند گہن کیوقت نماز پڑھنے کا حکم

عن ابی مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشمس والقمر لا یخسفان لموت احد ولا لحیوتہ ولکنہما آیتان من آیات اللہ عزوجل فاذا رایتموہما فصلوا ترجمہ ابومسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند کسی کے مرنے کے لیئے نہیں گہنتا ہے وہ دونو نشانیاں ہیں اللہ جل جلالہ کی نشانیوں میں سے جب تم اوسکو دیکھو تو نماز پڑھو

باب الامر بالصلوٰۃ عند الکسوف حتی تجلی جب تک آفتاب صاف ہوجاوے

عن ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشمس والقمر آیتان من آیات اللہ وانہما لا ینکسفان لموت احد ولا لحیوتہ فاذا رایتموہما فصلوا حتی تنجلی ترجمہ ابوبکر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند دونوں اسکی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اور وہ کسی کے مرنے یا جینے کی لیئے نہیں گہنتے جب تم اونکو گہنا ہوا دیکھو تو نماز پڑھو یہانتک کہ آفتاب صاف ہوجاوے

عن ابی بکرۃ قال کنا جلوسا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکسفت الشمس فوثب یجر ثوبہ فصلی رکعتین حتی انجلت ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں آفتاب میں گہن لگا آپ جلدی اٹھے اپنا کپڑا گھسیٹتے ہوئے اور دوڑ کر مسجد میں پہنچے یہاں تک کہ آفتاب صاف ہو گیا **باب** اَلْاَمْرُ بِالنِّدَاءِ لِصَلٰوۃِ الْکُسُوْفِ سورج گہن کی نماز کے لیے لوگوں کو پکارنا **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُنَادِیًا یُنَادِیْ فَنَادَی اَنَّ الصَّلٰوۃَ جَامِعَۃٌ فَاجْتَمَعُوْا وَاصْطَفُّوْا فَصَلّٰی فَصَرَخَ اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ فِیْ رَکْعَتَیْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ نے حکم دیا ایک پکارنے والی کو وہ پکار آیا کہ نماز کے لیے جمع ہو جاؤ سب لوگ جمع ہو گئے اور صفیں باندھیں آپ نے دو رکعتیں میں چار رکوع اور چار سجدے دیں **باب** اَلصُّفُوْفِ فِیْ صَلٰوۃِ الْکُسُوْفِ سورج گہن کی نماز میں صفیں باندھنا **عَنْ** عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ کَسَفَتِ الشَّمْسُ فِیْ حَیَاۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمَسْجِدِ فَقَامَ وَکَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَآءَہٗ فَاقْتَرَاَ قِرَاءَۃً طَوِیْلَۃً ثُمَّ کَبَّرَ فَرَکَعَ رُکُوْعًا طَوِیْلًا ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ ثُمَّ قَامَ فَاقْتَرَاَ قِرَاءَۃً طَوِیْلَۃً ہِیَ اَدْنٰی مِنَ الْقِرَاءَۃِ الْاُوْلٰی ثُمَّ کَبَّرَ فَرَکَعَ رُکُوْعًا طَوِیْلًا ہُوَ اَدْنٰی مِنَ الرُّکُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَالَ فِیْ الرَّکْعَۃِ الْاُخْرٰی مِثْلَ ذٰلِکَ فَاسْتَکْمَلَ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ یَّنْصَرِفَ ترجمہ اُم المومنین عائشہ سے روایت ہے فرمایا کہ گہن لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں تو آپ نکلے مسجد کی طرف اور کھڑے ہو کر تکبیر کہی اور سب لوگوں نے آپ کے پیچھے صفیں باندھیں آپ نے چار رکوع اور چار سجدے کیے اور آفتاب صاف ہو گیا آپ کے فارغ ہونے سے پہلے **کَیْفَ** صَلٰوۃُ الْکُسُوْفِ گہن کی نماز کیونکر پڑھنا چاہیے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الْکُسُوْفَ الشَّمْسِ ثَمَانِیْ رَکَعَاتٍ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَعَنْ عَطَاءٍ مِثْلَ ذٰلِکَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گہن کی نماز میں آٹھ رکوع کیے ہر رکعت میں چار رکوع) اور چار سجدے کیے۔ عطا نے بھی ابن عباس سے ایسا ہی روایت کیا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ صَلّٰی فِیْ کُسُوْفٍ فَقَرَاَ ثُمَّ رَکَعَ ثُمَّ قَرَاَ ثُمَّ رَکَعَ ثُمَّ قَرَاَ ثُمَّ رَکَعَ ثُمَّ قَرَاَ ثُمَّ رَکَعَ ثُمَّ سَجَدَ وَفَعَلَ فِی الْاُخْرٰی مِثْلَ ذٰلِکَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گہن کی نماز پڑھائی تو قرأت کی پھر رکوع کیا پھر قرأت کی پھر رکوع کیا پھر قرأت کی پھر رکوع کیا پھر قرأت کی پھر رکوع کیا پھر سجدہ کیا اور دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا **نَوْعٌ اٰخَرُ** مِنْ صَلٰوۃِ الْکُسُوْفِ **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ ابن عباس سے دوسری طرح سورج گہن کی نماز کی روایت **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی یَوْمَ کَسَفَتِ الشَّمْسُ اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ فِیْ رَکْعَتَیْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دن سورج گہن ہوا چار رکوع کیے دو رکعتوں میں اور چار سجدے (تو ہر رکعت میں دو رکوع کیے) **نَوْعٌ اٰخَرُ** مِنْ صَلٰوۃِ الْکُسُوْفِ ایک اور طرح سورج گہن کی نماز **عَنْ** عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ عُبَیْدَ بْنَ عُمَیْرٍ یُحَدِّثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَنْ اَصْدَقُ فَظَنَنْتُ اَنَّہٗ یُرِیْدُ عَائِشَۃَ اَنَّہَا قَالَتْ کَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِالنَّاسِ فَاَطَالَ الْقِیَامَ یَقُوْمُ ثُمَّ یَرْکَعُ ثُمَّ یَقُوْمُ

ثُمَّ يَنْصَرِفُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ رَكَعَ الثَّالِثَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ حَتَّى إِنْ رَجَاءَ لَيَقُولَنَّ يُغْشَى عَلَيْهِمْ حَتَّى إِنْ يَسِيرَ الْمَاءِ لَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مِمَّا قَامَ بِهِمْ يَقُولُ إِذَا رَكَعَ اللَّهُ أَكْبَرُ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَلَمْ يَصْرِفْ حَتَّى انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنْ إِيَّاكُمْ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ يُخَوِّفُ بِهِ عِبَادَهُ فَإِذَا كَسَفَا فَافْزَعُوا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَنْجَلِيَا

ترجمہ عطا سے روایت ہے میں نے عبید بن عمیر سے سنا وہ نبی کہا مجھ سے حدیث بیان کی اس شخص نے جسکو میں سچا جانتا ہوں میرا گمان ہے کہ مراد اوس کی حضرت عائشہ تھیں اونہوں نے کہا سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ لوگوں کو لیکر بڑی دیر تک کھڑے رہے جب رکوع کرتے تھے پھر کھڑے ہوتے تھے پھر رکوع کرتے تھے پھر کھڑے ہوتے تھے پھر رکوع کرتے تھے تو دو رکعتیں میں تین رکوع کرتے تھے کچھ سجدہ کیا یہانتک کہ بعض لوگوں پر غش آگیا اور اوپر پانی کے ڈول ڈالے گئے پھر کھڑے ہوئے آپ جب رکوع کرتی ہو تو فرماتے تھے اللہ اکبر اور جب سر اوٹھاتے تو فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ پھر آپ نہیں فارغ ہوئے یہانتک کہ سورج صاف ہوگیا اوسوقت آپ کھڑے ہوئے اور اللہ کی تعریف کی اور فرمایا بیشک سورج اور چاند کسی کے مرنے کے لیئے نہیں گہناتے وہ تو اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں تم کو ڈراتا ہے اوسکی وجہ سے تو جب گہن لگے تو اوس وقت اللہ کی یاد کیلیئے یہانتک کہ صاف ہوجاوے عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى سِتَّ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ قُلْتُ لِمَاذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَشَارَ بِرَأْسِهِ

ترجمہ ام المومنین عائشہ فرماتی ہیں رسول صلعم نے چھ رکوع کیے اور چار سجدے میں کہا میں نے کس لیئے یہ رسول صلعم سے فرمایا اوسنے سر سے اشارہ کیا

نوع آخر منه عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ كَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَقَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَقَرَأَ ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا هُوَ أَدْنَى مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ صَلَّى الرَّكْعَةَ الْأُخْرَى مِثْلَ ذَلِكَ فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ تَعَالَى لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَصَلُّوا حَتَّى يُفْرَجَ عَنْكُمْ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ فِي مَقَامِي هَذَا كُلَّ شَيْءٍ وُعِدْتُهُ لَقَدْ رَأَيْتُمُونِي أَرَدْتُ أَنْ آخُذَ قِطْفًا مِنَ الْجَنَّةِ حِينَ رَأَيْتُمُونِي جَعَلْتُ أَتَقَدَّمُ وَلَقَدْ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ وَرَأَيْتُ فِيهَا ابْنَ لُحَيٍّ وَهُوَ الَّذِي سَيَّبَ السَّوَائِبَ

ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آفتاب کو گہن لگا آپ کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی لوگوں نے آپ کے پیچھے

صف باندھی پہلے آپ نے ایک بڑی لمبی چوڑی قرارت کی پھر تکبیر کہی اور رکوع کیا ایک لمبا رکوع پھر سر اوٹھایا اور فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد پھر قرارت شروع کی تو ایک لمبی چوڑی قرارت کی لیکن پہلے سے کچھ کم پھر تکبیر کہی اور رکوع کیا ایک لمبا رکوع لیکن پہلے رکوع سے کچھ کم پھر فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد پھر سجدہ کیا پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا تو چار رکوع کئے اور چار سجدے اور آفتاب صاف ہو گیا آپ کے فارغ ہوتے ہی پہلے پہر کھڑی ہو کر اور خطبہ سنایا لوگوں کو پہلے اللہ کی تعریف کی جیسے لائق ہے اوسکو پھر فرمایا سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کی موت یا زیست کو لئے ان میں گہن نہیں لگتا جب تم ایسا دیکھو تو نماز پڑھو یہانتک کہ اللہ دور کر دے اوسکو تم سے آپ نے فرمایا میں نے اسجگہ سب چیزیں دیکھ لیں جسکا تم کو وعدہ ہوا ہے تم نے دیکھا میں نے چاہا کہ جنت کے میووں میں سے ایک گچھا توڑ لوں جب تم نے دیکھا میں آگے بڑھا تھا اور میں نے جہنم کو دیکھا وہ اولٹ پلٹ رہا تھا (جیسے سمندر موجیں مارتا ہے) اور میں نے جہنم میں عمرو بن لحی کو دیکھا اوسی نے سب سے پہلے سائبہ نکالا **ف** جسکا ذکر کلام اللہ میں ہے وہ یہ ہے کہ جب کوئی شخص سفر سے آتا یا اوسکا کوئی مقصود پورا ہوتا تو اپنی اونٹنی کو سائبہ کر دیتا یعنی وہ چھٹی پھرتی نہ اوس پر سواری ہوتی نہ اوسکا دودھ دوہتے

عن عائشۃ قالت خسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنودی الصلوٰۃ جامعۃ فاجتمع الناس فصلی بہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع رکعات فی رکعتین واربع سجدات

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو آواز دی گئی کہ نماز جماعت ہوگی لوگ جمع ہوئے آپ نے نماز پڑھائی دو رکعتیں پڑھیں اور چار رکوع کئے اور چار سجدے **عن** عائشۃ قالت خسفت الشمس فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالناس فقام فاطال القیام ثم رکع فاطال الرکوع ثم قام فاطال القیام ثم رکع فاطال الرکوع ثم قام فاطال القیام وہو دون القیام الاول ثم رکع فاطال الرکوع وہو دون الرکوع الاول ثم رفع فسجد ثم فعل ذلک فی الرکعۃ الاخری مثل ذلک ثم انصرف وقد انجلت الشمس فخطب الناس فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ان الشمس والقمر آیتان من آیات اللہ لا یخسفان لموت احد ولا لحیوتہ فاذا رایتم ذلک فادعوا اللہ عز وجل وکبروا وصلوا وتصدقوا ثم قال یا امۃ محمد واللہ ما من احد اغیر من اللہ عز وجل ان یزنی عبدہ او تزنی امتہ یا امۃ محمد واللہ لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا

ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپنے نماز پڑھائی تو کھڑے ہوئے بڑی دیر تک پھر رکوع کیا بڑی دیر تک پھر کھڑے ہوئی بڑی دیر تک لیکن پہلے سے کچھ کم پھر رکوع کیا بڑی دیر تک لیکن پہلے رکوع سے کچھ کم پھر سر اوٹھایا اور سجدہ کیا پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا بعد اوس کے فارغ ہوئی تو آفتاب صاف ہو گیا تھا آپنے خطبہ سنایا تو لوگوں کو اللہ کی تعریف اور ثنا کی پھر فرمایا سورج اور چاند دونوں نشانیوں میں اللہ کی نشانیوں میں سے کسی کی موت یا زیست کے لئے

ف دوسرے صفحہ اور دوسرے نمبر پر

ان میں گہن نہیں لگتا جب تم دیکھو اون میں گہن لگا ہو تو دعا مانگو اللہ جل جلالہ سے اور تکبیر کہو اور صدقہ دو پھر فرمایا
ای امت محمد کی اللہ سے زیادہ کوئی غیرت والا نہیں ہے اسبات پر کہ اوسکا غلام یا اوسکی لونڈی زنا کری (یعنی اگر غلام میں
اسکیسا غلام یا لونڈی زنا کرے تو کسقدر غیرت تم کو ہوگی پھر خدا تو سب سے زیادہ غیرت مند ہے اوسکو تمہارا زنا کرنا کتنا
برا معلوم ہوگا) ای امت محمد کی قسم ہے اللہ کی اگر تم کو اتنا علم ہو جتنا مجھ کو ہے تو تم بہت کم ہنسو اور بہت رویا کرو عن
عائشۃ ان یھودیۃ انتھا فقالت اجارک اللہ من عذاب القبر قالت عائشۃ یا رسول اللہ ان
الناس یعذبون فی القبور فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائذا باللہ قالت عائشۃ ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج خرجا فخسف الشمس فخرجنا الی الحجرۃ فاجتمع الینا نساء فاقبل
الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وذلک ضحوۃ فقام قیاما طویلا ثم رکع رکوعا طویلا ثم رفع
رأسہ فقام دون القیام الاول ثم رکع دون رکوعہ ثم سجد ثم قام الثانیۃ فصنع مثل ذلک
الا ان رکوعہ وقیامہ دون رکعۃ الاولی ثم سجد وانجلت الشمس فلما انصرف قعد علی المنبر
فقال فیما یقول ان الناس یفتنون فی قبورھم کفتنۃ الدجال قالت عائشۃ کنا نسمعہ بعد
ذلک یتعوذ من عذاب القبر ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ایک عورت یہودی اون کے پاس آئی اور کہنے لگی
اللہ تم کو قبر کے عذاب سے بچاوے حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ کیا لوگون کو قبر میں بھی عذاب ہوگا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگتا ہون میں اللہ کی قبر کے عذاب سے حضرت عائشہ نے کہا پھر آپ کہیں باہر نکلی تنہ میں سورج کو
گہن لگا ہم سب حجرے میں چلی آئی اور عورتیں ہمارے پاس اکٹھا ہوگئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور قیام
پھر دن چڑھا ہوگا آپ بڑی دیر تک کھڑے رہے پھر رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اوٹھایا اور کھڑے رہے لیکن پہلے سے کچھ کم پھر رکوع
کیا لیکن پہلے رکوع سے کچھ کم پھر سجدہ کیا پھر دوسری رکعت کی طرح کھڑے ہوئے اوس میں بھی ایسا ہی کیا لیکن رکوع اور قیام
اوسکا پہلی رکعت سے کم تھا پھر سجدہ کیا اور سورج صاف ہوگیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو منبر پر بیٹھے اور فرمایا لوگ قبر میں ایسی
آزمائے جاوینگے جیسے دجال کے سامنے آزمائے جاوینگے حضرت عائشہ نے کہا اوس وقت سے ہم سنتے تھے آپ پناہ مانگا کرتے تھے اللہ کے
قبر کے عذاب سے عن عائشۃ تقول جاءتنی یھودیۃ تسألنی فقالت اعاذک اللہ من عذاب القبر فلما جاء
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت یا رسول اللہ ایعذب الناس فی القبور قال عائذا باللہ فرکب
رکبا یعنی فانخسفت الشمس فکنت بین الحجر مع نسوۃ فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رکوبہ
فاتی مصلاہ فصف الناس فقام فاطال القیام ثم رکع فاطال الرکوع ثم رفع رأسہ فاطال القیام
ثم رکع فاطال الرکوع ثم رفع رأسہ فاطال القیام ثم سجد فاطال السجود ثم قام قیاما ایسر من قیامہ
الاول ثم رکع ایسر من رکوعہ الاول ثم رفع رأسہ فقام ایسر من قیامہ الاول ثم رکع ایسر من رکوعہ

الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَامَ اَيْسَرَ مِنْ قِيَامِهِ الْاَوَّلِ فَكَانَتْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَجَلَّتِ
الشَّمْسُ فَقَالَ اَيُّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَمِعْتُهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ يَتَعَوَّذُ
مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میرے پاس ایک یہودی عورت آئی اور کہنے لگی اے اللہ تم کو قبر کے عذاب سے
بچاوے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے مین نے کہا یا رسول اللہ کیا لوگون کو قبر مین بھی عذاب ہوگا
آپنے فرمایا پناہ اللہ کی پھر آپ سوار ہوگئے اور سویرے گہن لگا مین حجرون مین عورتون کے ساتھ تھی آپنے مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سواری سے اوترے اور نماز پڑھنے کی جگہ مین گئے آپ نے لوگون کے ساتھ نماز پڑھنی شروع کی تو کھڑے ہوئے
بڑی دیر تک پھر رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اوٹھایا اور کھڑے رہے بڑی دیر تک پھر رکوع کیا پھر بڑی دیر تک پھر سر اوٹھایا اور کھڑے
رہے بڑی دیر تک پھر سجدہ کیا بڑی دیر تک پھر کھڑے ہوئے لیکن پہلی رکعت کے قیام سے کم پھر رکوع کیا پہلی رکعت کے رکوع سے
کم پھر سر اوٹھایا اور کھڑے ہوئے پہلی رکعت کے قیام سے کم پھر رکوع کیا پہلی رکعت کے رکوع سے کم تو سب چار رکوع ہوئے اور چار
اتنے مین آفتاب صاف ہوگیا آپنے فرمایا قبر مین تمہاری آزمایش ہوگی جیسے دجال کی سامنے آزمایش ہوگی حضرت عائشہ نے کہا
پھر مین نے سنا آپ سے پناہ مانگا کرتے تھے قبر کے عذاب سے عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلّٰى فِي كُسُوْفٍ فِي صُفَّةِ زَمْزَمَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گہن کی نماز پڑھی زمزم کے پاس (وادی کی کنارے مین) اوس مین چار رکوع کیے اور چار سجدے عَنْ
جَابِرٍ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمٍ شَدِيْدِ الْحَرِّ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَصْحَابِهٖ فَاَطَالَ الْقِيَامَ حَتّٰى جَعَلُوْا يَخِرُّوْنَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ رَكَعَ
فَاَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ نَحْوًا مِنْ ذٰلِكَ وَجَعَلَ يَتَقَدَّمُ ثُمَّ جَعَلَ يَتَاَخَّرُ
وَكَانَتْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ اِلَّا لِمَوْتِ عَظِيْمٍ مِنْ عُظَمَائِهِمْ
وَاِنَّمَا الْاٰيَاتُ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ يُرِيْكُمُوْهَا فَاِذَا خَسَفَتْ فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ ترجمہ جابر سے روایت ہے سورج گہن ہوا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین بڑی گرمی کے دنون مین آپنے اپنی اصحاب کے ساتھ نماز پڑھی تو بڑی دیر تک کھڑے
رہے یہانتک کہ لوگ گرنے لگے پھر آپنے رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اوٹھایا بڑی دیر تک پھر رکوع مین رہے بڑی دیر تک
پھر سر اوٹھایا بڑی دیر تک پھر دو سجدے کیے پھر کھڑے ہوئے اور دوسری رکعت مین بھی ایسا ہی کیا آپ آگے بڑھتے تھے پیچھے
ہٹتے تھے ساری نماز مین چار رکوع اور چار سجدے کیے آپ نے فرمایا کہ لوگ کہتے تھے سورج اور چاند مین گہن نہین لگتا مگر کسی بڑی
آدمی کے مرنے کو لیے حالانکہ ان دونو کا گہن اللہ کی نشانیون مین سے دو نشانیان ہین جیسا ایسا ہو تو نماز پڑھو یہان تک سورج
یا چاند صاف ہو جاوی نوع آخر ایک اور طرح گہن کی نماز عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ خَسَفَتِ
الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ فُنُوْدِيَ الصَّلٰوةُ جَامِعَةً فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَسَجْدَةً ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَسَجْدَةً قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَكَعْتُ رُكُوعًا قَطُّ وَلَا سَجَدْتُ سُجُودًا قَطُّ كَانَ أَطْوَلَ مِنْهُ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے آفتاب میں گہن لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ نے حکم دیا منادی ہوی کہ نماز جماعت ہوگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکوع کیے اور ایک سجدہ پھر کھڑے ہوئے اور دو رکوع کیے اور ایک سجدہ حضرت عائشہ نے کہا میں نے کبھی اتنا لمبا رکوع نہیں کیا اور نہ کبھی اتنا لمبا سجدہ کیا (امام نسائی نے کہا کہ اس حدیث کو مروان نے معاویہ بن سلام سے روایت کیا اور اوس کی مخالفت کی محمد بن جعیر نے جیسا کہ آگے ابن جعیر کی روایت مذکور ہوتی ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَرَكَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ وَسَجَدَ تَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ وَسَجَدَ تَيْنِ ثُمَّ جَلَّى عَنِ الشَّمْسِ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ مَا سَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُجُودًا وَلَا رَكَعَ رُكُوعًا أَطْوَلَ مِنْهُ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے آفتاب میں گہن لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (نماز پڑھی اوسمیں پہلی رکعت میں) دو رکوع کیے اور دو سجدے پھر کھڑے ہوئے اور دو رکوع کیے اور دو سجدے پھر آفتاب صاف ہوگیا حضرت عائشہ کہتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی سجدہ اور رکوع اوس سے زیادہ لمبا نہیں کیا (خلاف کیا ابن جعیر کا علی بن مبارک نے اوسکی روایت آگے آتی ہے **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّهَا لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَأَمَرَ فَنُودِيَ أَنِ الصَّلٰوةَ جَامِعَةٌ فَقَامَ فَاطَالَ الْقِيَامَ فِي صَلٰوتِهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَخَيَّلْتُ فَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ فَاطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَامَ مِثْلَ مَا قَامَ وَلَمْ يَسْجُدْ ثُمَّ رَكَعَ فَسَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعَ رَكْعَتَيْنِ وَسَجَدَ ثُمَّ جَلَسَ وَجُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپنے وضو کیا اور حکم کیا تو پکارا گیا کہ نماز جماعت سے ہونیوالی ہے پھر آپ کھڑے ہوئے اور دیر تک کھڑے رہے نماز میں میں سمجھتی ہوں کہ آپ نے سورہ بقر پڑھی ہوگی پھر رکوع کیا تو دیر تک رکوع میں رہے پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور اتنی ہی دیر تک کھڑے رہے آپنے سجدہ نہیں کیا پھر رکوع کیا پھر سجدے میں گئے پھر کھڑے ہوکر ایسا ہی کیا یعنی دو رکوع کیے پھر سجدہ کیا بعد اوسکے بیٹھے تو سورج صاف ہوگیا تھا **نَوْعٌ اٰخَرُ** ایک اور طرح گہن کی نماز **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَقَامَ الَّذِينَ مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا فَاطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَسَجَدَ فَاطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَجَلَسَ فَاطَالَ الْجُلُوسَ ثُمَّ سَجَدَ فَاطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَقَامَ فَصَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ مَا صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى مِنَ الْقِيَامِ وَالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَالْجُلُوسِ فَجَعَلَ يَنْفُخُ فِي آخِرِ سُجُودِهِ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَيَبْكِي وَيَقُولُ لَمْ تَعِدْنِي هٰذَا وَأَنَا فِيهِمْ لَمْ تَعِدْنِي هٰذَا وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُكَ ...

ثُمَّ رَدَّهُمْ رَأْسَهُ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا رَأَيْتُمْ كُسُوفَ أَحَدِهِمَا فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَقَدْ أُدْنِيَتِ الْجَنَّةُ مِنِّي حَتَّى لَوْ بَسَطْتُ يَدِي تَنَاوَلْتُ مِنْ قُطُوفِهَا وَلَقَدْ أُدْنِيَتِ النَّارُ مِنِّي حَتَّى لَقَدْ جَعَلْتُ أَتَّقِيهَا خَشْيَةَ أَنْ تَغْشَاكُمْ حَتَّى رَأَيْتُ فِيهَا امْرَأَةً مِنْ حِمْيَرٍ تُعَذَّبُ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ وَلَا هِيَ سَقَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ فَلَقَدْ رَأَيْتُهَا تَنْهَشُهَا إِذَا أَقْبَلَتْ وَإِذَا وَلَّتْ تَنْهَشُ إِلَيْهَا وَحَتَّى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَ السِّبَنْتَيْنِ يَعْنِي الدَّلْوَ بَنِي الدَّلْعِ يُدْنِمُ بِعَصًا ذَاتِ شُعْبَتَيْنِ فِي النَّارِ وَحَتَّى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ الَّذِي كَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهِ مُتَّكِئٌ عَلَى مِحْجَنِهِ فِي النَّارِ يَقُولُ أَنَا صَاحِبُ الْمِحْجَنِ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ نماز کو لئے کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ جو لوگ تھے وہ بھی کھڑے ہوئے آپ بڑی دیر تک کھڑے رہے پھر رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اوٹھایا اور سجدہ کیا بڑی دیر تک پھر سر اوٹھا کر بیٹھے رہے بڑی دیر تک پھر سجدہ کیا بڑی دیر تک پھر سر اوٹھایا اور کھڑے ہوئے اور دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا جیسا پہلی رکعت میں کیا تھا یعنی قیام اور رکوع اور سجدہ اور جلوس بہت دیر تک کیا پھر دوسری رکعت کے اخیر سجدہ میں آپ ہانپنے لگی اور رونے لگے فرماتے تھے تو نے مجھ سے یہ وعدہ نہیں کیا تھا (یعنی عذاب کا) حالانکہ میں ان لوگوں میں موجود ہوں (اور تو خود فرماتا ہے اپنی کلام میں اللہ نہیں عذاب کرنیوالا ان کو جب تو ان میں موجود ہے) تو نے مجھ سے یہ وعدہ نہیں کیا تھا اور ہم تجھ سے بخشش چاہتے ہیں (اور تو خود فرماتا ہے اپنی کلام میں اللہ عذاب کرنیوالا نہیں جب وہ اپنے گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں) پھر آپ نے سر اوٹھایا تو سورج صاف ہو گیا تھا اوسوقت آپ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطبہ سنایا اللہ کی تعریف کی پھر فرمایا سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جب تم دیکھو ان میں گہن لگا ہے تو دوڑو اللہ کی یاد کی طرف قسم ہے اوس شخص کی جسکے ہاتھ میں محمد کی جان ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کی) جنت مجھ سے اتنی قریب کر دی گئی تھی اگر میں ہاتھ پھیلاتا تو اوس کے چند خوشے لیتا اور جہنم مجھ سے اتنا نزدیک ہو گیا کہ میں اوس سے بچنے لگا میں دیکھتا تھا کہ ہیں تمہیں دہانپ نہ لیوے میں نے اوسمیں حمیر ایک قبیلہ کا نام ہے کی ایک عورت کو دیکھا جسکو ایک بلی کیوجہ سے عذاب ہو رہا تھا اوس نے بلی کو باندھ دیا تھا پھر نہ چھوڑا اوسکو یہانتک کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھانے لگے نہ اوسکو کھانا دیا نہ پانی دیا آخر وہ مر گئی (بھوک پیاس سے) میں نے دیکھا وہ بلی اوس عورت کو نوچتی تھی جب وہ سامنے آتی اور جب پیٹھ موڑتی تو اوس کے سرین کو نوچتی اور میں نے اوس میں دو جوتیوں والے کو دیکھا جو بنی دعدع میں سے تھا (وہ لوگوں کی چوپایاں چراتا تھا) ایک لکڑی دو شاخی سے مار کر جہنم میں ڈھکیلا جاتا تھا اور میں نے اوسمیں خداکترے کو دیکھا جو حاجیوں کا مال چراتا تھا (اگر کسیکو معلوم ہو گیا تو کہتا میری لکڑی میں اٹک گیا تھا نہیں تو میں بھاگتا) وہ اپنی لکڑی پر بھروسہ کئے کہتا تھا میں لکڑی کا چور ہوں مگن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَصَفَّ النَّاسُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ
الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ
فَأَطَالَ السُّجُودَ وَهُوَ دُونَ السُّجُودِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَفَعَلَ فِيهِمَا مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَةً
يَفْعَلُ فِيهِمَا مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَإِنَّهُمَا
لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَافْزَعُوا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِلَى الصَّلَاةِ

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے سو بے گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پس کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی بڑی دیر تک قیام کیا پھر بڑی دیر تک رکوع کیا پھر بڑی دیر تک قیام کیا لیکن پہلے قیام سے کچھ کم پھر بڑی دیر تک رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم پھر بڑی دیر تک سجدہ کیا پھر سیدھا ہوا پھر سجدہ کیا بڑی دیر تک لیکن پہلے سجدے سے کم پھر کھڑے ہوئے اور دو رکعت کیں اور ان میں بھی ایسا ہی کیا پھر دو سجدے کئے اور ان میں بھی ایسا ہی کیا یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہوئے پھر فرمایا سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کی موت یا زیست کے لیے اور ان میں گہن نہیں لگتا جب تم ایسا دیکھو تو اللہ کی یاد کے لیے دوڑو اور نماز کے لیے **نوع آخر** ایک اور طرح گہن کے نماز کے **عن** قُلَابَةَ بْنِ عِبَادٍ الْعَبْدِيِّ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ أَنَّهُ شَهِدَ خُطْبَةً يَوْمًا لِسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ فَذَكَرَ فِي خُطْبَتِهِ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ بَيْنَا أَنَا يَوْمًا وَغُلَامٌ مِنَ الْأَنْصَارِ نَرْمِي
كَرَضَيْنِ لَنَا عَلَى
عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ قِيدَ رُمْحَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ فِي عَيْنِ النَّاظِرِ
مِنَ الْأُفُقِ اسْوَدَّتْ فَقَالَ أَحَدُنَا لِصَاحِبِهِ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَاللَّهِ لَيُحْدِثَنَّ شَأْنُ هَذِهِ الشَّمْسِ لِرَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُمَّتِهِ حَدَثًا قَالَ فَدَفَعْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ قَالَ فَوَافَقْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجَ إِلَى النَّاسِ قَالَ فَاسْتَقْدَمَ فَصَلَّى لِلنَّاسِ كَأَطْوَلِ مَا قَامَ بِنَا قَائِمًا فِي صَلَاةٍ قَطُّ مَا نَسْمَعُ
لَهُ صَوْتًا ثُمَّ رَكَعَ بِنَا كَأَطْوَلِ رُكُوعٍ مَا رَكَعَ بِنَا فِي صَلَاةٍ قَطُّ مَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا ثُمَّ سَجَدَ بِنَا كَأَطْوَلِ
مَا سَجَدَ بِنَا فِي صَلَاةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ فَوَافَقَ تَجَلِّي
الشَّمْسِ جُلُوسَهُ فِي الرَّكْعَةِ الْأَخِيرَةِ فَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَشَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَشَهِدَ أَنَّهُ
عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ مختصر

ترجمہ قلابہ بن عباد عبدی سے روایت ہے جو بصرہ کا رہنے والا تھا اس نے ایک دن خطبہ سنا سمرہ بن جندب سے اور انہوں نے ایک حدیث بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہم لڑکوں میں اور ایک لڑکا انصار کا نشانہ لگا رہی تھی (تیر کا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جب آفتاب دیکھنے والی کی نگاہ میں دو یا تین نیزے برابر بلند ہوا یکایک سیاہ ہو گیا ہم نے ایک دوسرے سے کہا چلو مسجد کو آفتاب کا یہ حال ضرور کوئی نئی بات پیدا کرائے گا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یکبارگی امت کی ہم مسجد کو چلے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو نظر نہ آئے آگے بڑھے اور نماز پڑھی لمبی لمبی

دیر تک کھڑے رہے جیسی کہ ویسی کسی نماز میں نہیں کھڑے رہے تھے ہم آپ کی آواز نہیں سنتے تھے پھر آپ نے رکوع کیا اتنا بڑا ویسا رکوع کسی نماز میں کبھی نہیں کیا تھا ہم نے آپکی آواز نہیں سنی پھر سجدہ کیا اتنا بڑا ویسا سجدہ کسی نماز میں کبھی نہیں کیا تھا ہم نے آپ کی آواز نہیں سنی پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا جب آپ دوسری رکعت کے بعد بیٹھے تو آفتاب صاف ہو گیا آپ نے سلام پھیرا اور اللہ کی تعریف کی اور اوس کی ثنا بیان کی اور گواہی دی اسبات کی کہ کوئی سچا معبود نہیں ہے سوا اللہ کے اور گواہی دی اسبات کی کہ میں اللہ کا بندہ اور بھیجا ہوا ہوں **عَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ يَجُرُّ ثَوْبَهُ فَزِعًا حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ فَلَمْ يَزَلْ يُصَلِّي بِنَا حَتَّى انْجَلَتْ فَلَمَّا انْجَلَتْ قَالَ إِنَّ نَاسًا يَزْعُمُونَ أَنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتِ عَظِيمٍ مِنَ الْعُظَمَاءِ وَلَيْسَ كَذَلِكَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا بَدَا لِشَيْءٍ مِنْ خَلْقِهِ خَشَعَ لَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَصَلُّوا كَأَحْدَثِ صَلَاةٍ صَلَّيْتُمُوهَا مِنَ الْمَكْتُوبَةِ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ نکلے گھبرا کر اپنا کپڑا گھسیٹتے ہوئے یہاں تک کہ مسجد میں آئے اور برابر ہمارے ساتھ نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ آفتاب صاف ہو گیا جب صاف ہو گیا تو آپنے فرمایا بعض لوگ گمان کرتے ہیں کہ سورج اور چاند میں گہن نہیں لگتا مگر کسی بڑے شخص کے مرنیکے لیے حالانکہ ایسا نہیں ہے سورج اور چاند میں گہن نہیں لگتا کسی کے موت یا زیست کی لیکن وہ تو اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں بیشک اللہ جل جلالہ جب کسی اپنی مخلوق پر تجلی کرتا ہے تو وہ اوسکی تابعدار ہو جاتی ہے جب تم ایسا دیکھو تو نماز پڑھو مثل اوس فرض نماز کی جو ابھی تم نے پڑھی ہو یعنی جسکے بعد گہن ہوا اگر فجر کے بعد ہو تو دو رکعتیں پڑھو اگر ظہر یا عصر یا عشا کے بعد ہو تو چار پڑھو **عَنْ** قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ فِي الْهِلَالِيِّ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ وَنَحْنُ إِذْ ذَاكَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَخَرَجَ فَزِعًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ أَطَالَهُمَا فَوَافَقَ انْصِرَافُهُ إِبْطَاءَ الشَّمْسِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَصَلُّوا كَأَحْدَثِ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ صَلَّيْتُمُوهَا ترجمہ قبیصہ بن مخارق ہلالی سے روایت ہے سورج گہن ہوا ہم اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے مدینے میں آپ گھبرا کر اپنا کپڑا گھسیٹتے ہوئے نکلے دو رکعتیں آپنے پڑھیں لیکن لمبی پڑھیں پھر آپ کا نماز سے فارغ ہونا اور سورج کا صاف ہونا ساتھ ہوا آپنے اللہ کی تعریف کی اور اوسکی ثنا بیان کی پھر فرمایا سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اور دونوں میں کسی کی موت یا زیست کے لیے گہن نہیں لگتا جب تم اون میں گہن دیکھو تو جو فرض نماز تم نے ابھی پڑھی ہو اسی طرح نماز پڑھو **عَنْ** قَبِيصَةَ الْهِلَالِيِّ إِنَّ الشَّمْسَ انْخَسَفَتْ فَصَلَّى نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى انْجَلَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ فَإِذَا كَانَتَا خَلْقَانِ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

فِي خَلْقِهِ مَا شَاءَ وَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا تَجَلَّى لِشَيْءٍ مِنْ خَلْقِهِ يَخْشَعُ لَهُ فَأَيُّهُمَا حَدَثَ فَصَلُّوا حَتَّى يَنْجَلِيَ أَوْ يُحْدِثَ اللهُ أَمْرًا ترجمہ قبیصہ ہلالی سے روایت ہے سورج میں گہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھیں یہاں تک کہ آفتاب صاف ہو گیا پھر فرمایا سورج اور چاند میں کسی کے مرنے کے لیئے گہن نہیں لگتا وہ تو اللہ کی پیدا کی ہوئیں چیزوں میں سے دو چیزیں ہیں بیشک اللہ جل جلالہ اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں میں جو چاہتا ہے نئی بات پیدا کرتا ہے اور اللہ عزوجل جب اپنی مخلوقات میں سے کسی چیز پر تجلی فرماتا ہے تو وہ چیز اوس کی تابعداری کرتی ہے جب سورج گہن ہو یا چاند گہن تو نماز پڑھو یہاں تک کہ صاف ہو جاوے یا اللہ کوئی نئی بات پیدا کرے **عَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَسَفَتِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ فَصَلُّوا كَأَحْدَثِ صَلَاةٍ صَلَّيْتُمُوهَا ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سورج اور چاند میں گہن لگے تو نئی فرض کی طرح نماز پڑھو۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى حِينَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ مِثْلَ صَلَاتِنَا يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی سورج گہن کے وقت جیسے ہم پڑھتے ہیں رکوع اور سجدہ کرتے ہیں **عَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَرَجَ يَوْمًا مُسْتَعْجِلًا إِلَى الْمَسْجِدِ وَقَدِ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى حَتَّى انْجَلَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يَقُولُونَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتِ عَظِيمٍ مِنْ عُظَمَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ وَإِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا خَلْقَانِ مِنْ خَلْقِ اللهِ يُحْدِثُ اللهُ فِي خَلْقِهِ مَا يَشَاءُ فَأَيُّهُمَا انْخَسَفَ فَصَلُّوا حَتَّى يَنْجَلِيَ أَوْ يُحْدِثَ اللهُ أَمْرًا ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز جلدی کرتی ہوئی مسجد کو نکلی اوسوقت سورج میں گہن لگا تھا آپ نے نماز پڑھی یہاں تک کہ سورج صاف ہو گیا پھر فرمایا جاہلیت کے لوگ کہا کرتے تھے سورج اور چاند میں گہن نہیں لگتا مگر کسی بڑے آدمی کے مرنے کے لیئے زمین کی بڑی آدمیوں میں سے حالانکہ سورج اور چاند میں کسی کے مرنے یا جینے کے لیئے گہن نہیں لگتا لیکن وہ دونوں اللہ کے مخلوق میں سے دو مخلوق ہیں اور اللہ جو چاہتا ہے اپنی مخلوق میں نئی بات پیدا کرتا ہے پھر جب دونوں میں سے کسی کو گہن لگے نماز پڑھو یہاں تک کہ صاف ہو جاوے یا اللہ نئی بات پیدا کرے **عَنْ** أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْمَسْجِدِ وَثَابَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا انْكَشَفَتْ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ يُخَوِّفُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِمَا عِبَادَهُ وَإِنَّهُمَا لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَصَلُّوا حَتَّى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ وَذَلِكَ أَنَّ ابْنًا لَهُ مَاتَ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ نَاسٌ فِي ذَلِكَ ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے اتنے میں سورج کو گہن لگا آپ اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے باہر نکلے یہاں تک کہ مسجد میں پہنچے اور لوگ دوڑ کر جمع ہو گئے آپ نے ہمارے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں

جب سورج صاف ہوگیا تو فرمایا سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جنکی وجہ سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے نہ ان میں کسی کی موت یا زیست کے لئے گہن ہوتا ہے جب تم ایسا دیکھو تو نماز پڑھو یہاں تک کہ گہن جاتا رہے پھر آپ نے اس لیے فرمایا کہ (اوسی روز) آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کا انتقال ہوا لوگوں نے کہا (کہ اسی وجہ سے آفتاب کو گہن لگا تھا

عن ابی بکرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی رکعتین مثل صلوتکم ھذہ وذکر کسوف الشمس ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھیں مثل تمہاری نماز کی سورج گہن میں

قدر القراءۃ فی صلوۃ الکسوف سورج گہن میں کتنی قرارت کرے **عن** ابن عباس قال خسفت الشمس فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس معہ فقام قیاما طویلا قرأ نحوا من سورۃ البقرۃ قال ثم رکع رکوعا طویلا ثم رفع فقام قیاما طویلا وھو دون القیام الاول ثم رکع رکوعا طویلا وھو دون الرکوع الاول ثم سجد ثم قام قیاما طویلا وھو دون القیام الاول ثم رکع رکوعا طویلا وھو دون الرکوع الاول ثم رفع فقام قیاما طویلا وھو دون القیام الاول ثم رکع رکوعا طویلا وھو دون الرکوع الاول ثم سجد ثم انصرف وقد تجلت الشمس فقال ان الشمس والقمر ایتان من ایات اللہ لا یخسفان لموت احد ولا لحیوتہ فاذا رایتم ذلک فاذکروا اللہ عزوجل قالوا یا رسول اللہ رایناک تناولت شیئا فی مقامک ھذا ثم رایناک تکعکعت قال انی رایت الجنۃ او اریت الجنۃ فتناولت منھا عنقودا ولو اخذتہ لاکلتم منہ ما بقیت الدنیا واریت النار فلم ار کالیوم منظرا قط ورایت اکثر اھلھا النساء قالوا لم یا رسول اللہ قال بکفرھن قیل یکفرن باللہ قال یکفرن العشیر ویکفرن الاحسان لو احسنت الی احداھن الدھر ثم رات منک شیئا قالت ما رایت منک خیرا قط ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے سورج گہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور آپکے ساتھ لوگوں نے بھی نماز پڑھی آپ بڑی دیر تک کھڑے رہے قریب قریب سورہ بقر کے آپنے قرارت کی پھر ایک لمبا رکوع کیا پھر سر اوٹھایا پھر بڑی دیر تک کھڑے رہے لیکن پہلے سے کم پھر ایک لمبا رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم پھر سجدہ کیا پھر بڑی دیر تک کھڑے رہے لیکن پہلے سے کم پھر ایک لمبا رکوع کیا لیکن پہلے سے کم پھر سر اوٹھایا پھر بڑی دیر تک کھڑے رہے لیکن پہلے سے کم پھر ایک لمبا رکوع کیا لیکن پہلے سے کم پھر سجدہ کیا پھر نماز سے فارغ ہوئے تو سورج صاف ہوگیا تھا آپنے فرمایا سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اون میں کسی کے مرنے یا جینے کے لیے گہن نہیں لگتا جب تم ایسا دیکھو تو اللہ عزوجل کی یاد کرو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمنے آپ کو دیکھا آپنے کسی چیز کو پکڑنا چاہا پھر اپنی جگہ میں پیچھے ہم نے دیکھا آپ پیچھے ہٹ گئے آپنے فرمایا میں نے جنت کو دیکھا (یا جنت مجھکو دکھلائی گئی) میں نے اوسمیں سے ایک خوشہ جنت کے میوہ کا لینا چاہا اگر میں اوس کو لیتا تو جبتک دنیا قایم ہے تم اوسمیں سے کھایا کرتے (اور وہ تمام نہ ہوتا اس لیے

کہ جنت کے میوہ کو فنا نہیں ہے اکلہا دایم وظلہا اور سر دلیل ہے) پھر جہنم مجھکو دکھلایا گیا میں نے اجتماب ایسی چیز نہیں دیکھی اور میں نے دیکھا اوسمیں عورتیں بہت ہیں صحابہ نے عرض کیا کیوں یا رسول اللہ آپنے فرمایا انکی کفر کیوجہ سے لوگوں نے عرض کیا کیا اللہ کے ساتھ کفر کرنے سے آپنے فرمایا خاوند کا کفر کرتے ہیں (یعنی خاوند کی نافرمانی کرتے ہیں) اور احسان نہیں مانتیں اگر تو کسی عورت کے ساتھ عمر بھر احسان کرے پھر ایک بات تیری بری دیکھی تو کہنے لگتی ہے میں نے کبھی تجھ سے بھلائی نہ پائی۔

باب الجہر بالقراءۃ فی صلوۃ الکسوف سورج گہن کی نماز میں پکار کر قراءت کرنا **عن** عائشۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ صلی اربع رکعات فی اربع سجدات وجہر فیہما بالقراءۃ کلما رفع راسہ قال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے گہن کی نماز میں چار رکوع کیئے اور چار سجدے اور دو دفعہ رکعتوں میں پکار کر قراءت کی جب رکوع سے سر اوٹھاتے تو آپ فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد **ف** یہ جمہور علما کے نزدیک محمول ہے چاند گہن پر اس لیئے کہ امام مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور لیث اور جمہور فقہا کے نزدیک سورج گہن کی نماز میں آہستہ قراءت کرنا چاہیئے اور چاند گہن کی نماز میں پکار کر کے اور ابو یوسف اور محمد اور احمد اور اسحاق کے نزدیک دونوں نمازوں میں پکار کر قراءت کرنا چاہیئے **ترکی** الجہر فیہا سورج گہن کی نماز میں قراءت پکار نہ کرنا **عن** سمرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی بہم فی کسوف الشمس لا نسمع لہ صوتا **ترجمہ** سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گہن کی نماز پڑھائی ہم آپ کی آواز نہیں سنتے تھے (یعنی قراءت آپ کی)

باب القول فی السجود فی صلوۃ الکسوف گہن کی نماز میں سجدے میں کیا کہے **عن** عبد اللہ بن عمرو قال کسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطال القیام ثم رکع فاطال الرکوع ثم رفع فاطال قال شعبۃ واحسبہ قال فی السجود نحو ذلک وجعل یبکی فی سجودہ ویقول رب لم تعذبنی وانا استغفرک لم تعذبنی وانا فیہم فلما صلی قال عرضت علی الجنۃ حتی لو مددت یدی تناولت من قطوفہا وعرضت علی النار فجعلت انفخ خشیۃ ان یغشاکم حرہا ورایت فیہا سارق بدنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورایت فیہا امراۃ حمیریۃ طویلۃ سوداء تعذب فی ہرۃ ربطتہا فلم تطعمہا ولم تسقہا ولم تدعہا تاکل من خشاش الارض حتی ماتت وان الشمس والقمر کانا یکسفان لموت احد ولکنہما آیتان من آیات اللہ فاذا انکسفتا احدہما او قال فعل احدہما شیئا من ذلک فاسعوا الی ذکر اللہ عز وجل **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ نے نماز پڑھائی تو بہت لمبا قیام کیا پھر ایک لمبا رکوع کیا پھر سر اوٹھایا شعبہ نے کہا میں سمجھتا ہوں عطاء نے سجدہ میں بھی ایسا

ہی کھا (یعنی ایک لنبا سجدہ کیا) اور سجدہ مین آپ رونے لگا یہانتک کہ آپ آواز سے سانس لینے لگے آپ فرماتے تھے اے پروردگار کیون ڈراتا ہی تو مین تو ابھی ان لوگون مین موجود ہون جب نماز پڑہ چکے تو فرمایا سامنے لائی گئی میری جنت اگر مین ہاتھ پھیلاتا تو اوسکی خوشی توڑ لیتا اور سامنے لایا گیا میری جہنم مین اوسکو بہونکنے لگا اس ڈر سے کہ اوسکی گرمی تم کو ڈہانپ نہ لیوے اور مین نے اوسمین اپنی اونٹ کی چور کو دیکہا اور مین نے اوس مین بنی دُحدح کی بہائی کو دیکہا جو حاجیون کا مال چورایا کرتا تہا جب کوئی دیکہ لیتا تو کہتا یہ تو ریکا طفیل ہے (یعنی میری لکڑی مین اٹک آیا مین نے نہین چورایا) اور مین نے اوس مین ایک لنبی عورت کالی دیکہی جو بلی کیوجہ سے عذاب پاتی تہی اوس نے بلی کو باندہ دیا تہا پھر نہ اوسکو کہانا دیا نہ پانے نہ اوسکو چہوڑا وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کہاتی تہی یہانتک کہ مرگئی۔ بیشک سورج اور چاند مین کسی کی موت یا زیست کیلیے گہن نہین لگتا لیکن وہ دونون اللہ کی نشانیون مین سے دو نشانیان ہین جب انمین سے کسیکو گہن لگے تو اسد کے لیے دوڑو

باب التشہد والتسلیم فی صلوۃ الکسوف

گہن کے نماز مین تشہد اور سلام پہیرنا

عن عبد الرحمن بن نمر انہ سأل الزہری عن سنۃ صلوۃ الکسوف فقال اخبرنی عروۃ بن الزبیر عن عائشۃ قالت کسفت الشمس فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا فنادی ان الصلوۃ جامعۃ فاجتمع الناس فصلی بہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکبر ثم قرأ قراءۃ طویلۃ ثم کبر فرکع رکوعا طویلا مثل قیامہ او اطول ثم رفع رأسہ وقال سمع اللہ لمن حمدہ ثم قرأ قراءۃ طویلۃ وہی ادنی من القراءۃ الاولی ثم کبر فرکع رکوعا طویلا ہو ادنی من الرکوع الاول ثم رفع رأسہ فقال سمع اللہ لمن حمدہ ثم کبر فسجد سجودا طویلا مثل رکوعہ او اطول ثم کبر فرفع رأسہ ثم کبر فسجد ثم کبر فقام فقرأ قراءۃ طویلۃ وہی ادنی من الاولی ثم کبر فرکع رکوعا ہو ادنی من الرکوع الاول ثم رفع رأسہ فقال سمع اللہ لمن حمدہ ثم قرأ قراءۃ طویلۃ وہی ادنی من القراءۃ الاولی فی القیام الثانی ثم کبر فرکع رکوعا طویلا دون الرکوع الاول ثم کبر ورفع رأسہ فقال سمع اللہ لمن حمدہ ثم کبر فسجد الذی من السجود الاول ثم تشہد ثم سلم فقام فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ان الشمس والقمر لا یخسفان لموت احد ولا لحیوتہ ولکنہما ایتان من ایات اللہ فایہما خسف بہ او بأحدہما فافزعوا الی اللہ عز وجل بالصلوۃ

ترجمہ عبد الرحمان بن نمر نے ابن شہاب زہری سے پوچہا گہن کی نماز کیونکر پڑہنا چاہیے اونہون نے کہا مجہ سے عروہ بن الزبیر نے بیان کیا انہون نے حضرت عائشہ سے سنا وہ کہتی تہی سورج مین گہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکشخص کو حکم کیا اوس نے لوگون مین پکار دیا کہ نماز جماعت ہی ہونیوالی ہی وہ جمع ہوگئے آپ نے نماز پڑہائی پہلے تکبیر کہی پھر ایک لنبی قرات کی پھر تکبیر کہی اور ایک لنبار کوع کیا مثل قیام کے یا اوس سے بھی بڑا پہر سر اوٹہایا اور کہا سمع اللہ لمن حمدہ پھر ایک لنبی قرات کی لیکن پہلی قرات سے

سجدہ کیا پھر تکبیر کہی اور ایک لمبا رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم پھر سر اوٹھایا اور کہا سمع اللہ لمن حمدہ پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا لمبا رکوع کے برابر یا اوس سے بھی بڑا پھر تکبیر کہی اور سر اوٹھایا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا پھر تکبیر کہی اور کھڑے ہوئے اور ایک لمبی قرارت کی لیکن پہلی قرارت سے کم پھر تکبیر کہی اور ایک رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم پھر سر اوٹھایا۔ اور سمع اللہ لمن حمدہ کہا پھر ایک لمبی قراءت کی لیکن پہلی قرارت سے (یعنی جو دوسری رکعت میں کی تھی) کم پھر تکبیر کہی اور ایک لمبا رکوع کیا پھر تکبیر کہی اور سر اوٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ کہا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا لیکن پہلے سجدہ سے کم پھر تشہد پڑھا پھر سلام پھیرا بعد اوس کے کھڑے ہوئے اور اللہ عزوجل کی حمد اور ثنا بیان کی پھر فرمایا سورج اور چاند کسی کی موت یا زیست کے لئے نہیں گہناتے وہ دونو نشانیان ہین اللہ کی نشانیون مین سے جب اون مین سے کسی کو گہن لگے تو دوڑو اللہ کیطرف نماز کے ساتھ (یعنے جلدی نماز پڑھو) **عَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْکُسُوْفِ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِیَامَ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ الْقِیَامَ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِیَامَ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ الْقِیَامَ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ انْصَرَفَ ترجمہ اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گہن کی نماز پڑہی تو کھڑے ہوئے بڑی دیر تک پھر رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اوٹھایا اور کھڑے رہے بڑی دیر تک پھر رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اوٹھایا اور سجدہ کیا بڑی دیر تک پھر سر اوٹھایا اور سجدہ کیا بڑی دیر تک پھر کھڑے ہوئے اور قیام کیا بڑی دیر تک پھر رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اوٹھایا اور کھڑے رہے بڑی دیر تک پھر رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اوٹھایا اور سجدہ کیا بڑی دیر تک پھر سر اوٹھایا اور کھڑے رہے بڑی دیر تک پھر رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اوٹھایا اور سجدہ کیا بڑی دیر تک پھر سر اوٹھایا پھر نماز سے فارغ ہوئے **بَابُ** اَلْقُعُوْدِ عَلَی الْمِنْبَرِ بَعْدَ صَلٰوۃِ الْکُسُوْفِ گہن کی نماز کے بعد منبر پر بیٹھنا **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ حُجْرَتِہٖ فَانْخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَخَرَجَ حَتّٰی اِذَا انْتَہٰی اِلَی الْحُجْرَۃِ فَاجْتَمَعَ اِلَیْہِ النِّسَاءُ وَاَقْبَلَ اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَذٰلِکَ مَخْسُوْفَۃٌ فَقَامَ قِیَامًا طَوِیْلًا ثُمَّ رَکَعَ رُکُوْعًا طَوِیْلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَہٗ فَقَامَ دُوْنَ الْقِیَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَکَعَ دُوْنَ رُکُوْعِہٖ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ الثَّانِیَۃَ فَصَنَعَ مِثْلَ ذٰلِکَ اِلَّا اَنَّ قِیَامَہٗ وَرُکُوْعَہٗ دُوْنَ الرَّکْعَۃِ الْاُوْلٰی ثُمَّ سَجَدَ وَتَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَعَدَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ فِیْمَا یَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ یُفْتَنُوْنَ فِیْ قُبُوْرِہِمْ کَفِتْنَۃِ الدَّجَّالِ مختصر ترجمہ ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہین نکلے جانے کو اتنے مین آفتاب گہر گیا ہم حجرہ مین چلی آئی اور عورتین ہمارے پاس جمع ہوگئین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اوسوقت پھر چکا ہوگا آپ کھڑے ہوئے بڑی دیر تک پھر ایک لمبا رکوع کیا پھر سر اوٹھایا اور کھڑے رہے لیکن پہلے قیام سے کم پھر رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم پھر سجدہ کیا پھر دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوئے اور ایسا ہی کیا مگر اوس مین رکوع اور قیام پہلے رکعت سے

کم کو پھر سجدہ کیا اور سورج صاف ہو گیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ منبر پر بیٹھے اور فرمایا اور باتوں میں یہ بھی لوگوں کی آزمائش ہوگی قبروں میں جیسے دجال کے ساتھ آزمائش ہوگی یہ حدیث مختصر ہے بڑی حدیث سے (جواب پر گزر چکی) **باب** **كَيْفَ الْخُطْبَةُ فِي الْكُسُوفِ** گہن کی نماز میں خطبہ کیونکر پڑھے ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَصَلَّى فَأَطَالَ الْقِيَامَ جِدًّا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ فَفَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ وَقَدْ جَلَّى عَنِ الشَّمْسِ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ تَزْنِيَ أَمَتُهُ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے سورج گہن لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی تو بڑی دیر تک قیام کیا پھر بڑی دیر تک رکوع کیا پھر سر اوٹھایا اور بڑی دیر تک قیام کیا لیکن پہلے قیام سے کم پھر رکوع کیا بڑی دیر تک لیکن پہلے رکوع سے کم پھر سجدہ کیا پھر سر اوٹھایا اور بڑی دیر تک قیام کیا لیکن پہلے قیام سے کم پھر رکوع کیا بڑی دیر تک لیکن پہلے رکوع سے کم پھر سر اوٹھایا اور بڑی دیر تک قیام کیا پھر رکوع کیا بڑی دیر تک لیکن پہلے رکوع سے کم پھر سجدہ کیا اور نماز سے فارغ ہوئے اس وقت سورج صاف ہو گیا تھا پھر خطبہ سنایا لوگوں کو تو اللہ کی حمد اور ثنا بیان کی پھر فرمایا کہ سورج اور چاند میں کسی کے مرنے یا جینے کے لئے گہن نہیں لگتا جب تم ایسا دیکھو تو نماز پڑھو اور صدقہ دو اور یاد کرو اللہ عزوجل کی اور فرمایا اے امت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اللہ سے زیادہ کسی کو غیرت نہیں ہے اوس کے غلام اور لونڈی کے زنا کرنے سے دیکھو اگر تمہارا غلام یا لونڈی زنا کرے تو ضرور تم کو غیرت آوے گی پھر اللہ کا کوئی غلام یا اللہ کی کوئی لونڈی زنا کرے تو اوسکو کسقدر غیرت آتی ہوگی) اور فرمایا اے امت محمد کے اگر تم کو اتنا علم ہو جتنا مجھ کو ہے تو تم بہت تھوڑا ہنسو اور بہت روؤ **عَنْ** سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ حِينَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ أَمَّا بَعْدُ ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گہن میں خطبہ پڑھا تو فرمایا بعد حمد اور ثنا کے (یعنی پہلے اللہ کی حمد اور ثنا کی پھر اما بعد کہہ کے خطبہ شروع کیا اس میں تعلیم ہے اہل کی کہ خطبہ کیونکر پڑھنا چاہیے **الْأَمْرُ بِالدُّعَاءِ فِي الْكُسُوفِ** سورج گہن میں دعا کرنے کا حکم **عَنْ** أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ إِلَى الْمَسْجِدِ يَجُرُّ رِدَاءَهُ مِنَ الْعَجَلَةِ فَقَامَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلُّونَ فَلَمَّا انْجَلَتْ خَطَبَنَا فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ يُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهُ وَإِنَّهُمَا لَا يَكْسِفَانِ لِمَوْتِ بَشَرٍ فَإِذَا رَأَيْتُمْ كُسُوفَ أَحَدِهِمَا فَصَلُّوا وَادْعُوا حَتَّى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تھے اتنے مین سورج کو گہن لگا آپ مسجد کیطرف چلے اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے جلدی سے لوگ بھی آپکے ساتھہ چلے آپ نے دو رکعتین پڑھین جیسے لوگ پڑھتے ہین جب سورج صاف ہوگیا تو ہم کو خطبہ سنایا اور فرمایا سورج اور چاند اللہ کی نشانیون مین سے دو نشانیان ہین جیسے ڈراتا ہے وہ اپنے بندونکو اون مین کسی کے مرنے کیلئے گہن نہین لگتا جب تم دیکھو اون مین سے کیسکو گہن لگا ہے تو نماز پڑھو اور دعا کرو یہانتک کہ گہن صاف ہوجاوے **الامر بالاستغفار** فی الکسوف سورج گہن مین استغفار کرنیکا حکم **عن** ابی موسیٰ قال خسفت الشمس فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فزعا یخشی ان تکون الساعۃ فقام حتی اتی المسجد فقام یصلی بأطول قیام ورکوع وسجود ما رأیتہ یفعلہ فی صلوۃ قط ثم قال ان ھذہ الآیات التی یرسل اللہ لا تکون لموت احد ولا لحیوتہ ولکن اللہ یرسلھا یخوف بھا عبادہ فاذا رأیتم منھا شیئا فافزعوا الی ذکرہ ودعائہ واستغفارہ ترجمہ ابو موسے سے روایت ہے سورج مین گہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گہبرا کر اوٹھے قیامت کی خوف سے آپ کھڑے ہوے اور مسجد مین آئے اور نماز پڑھی بہت لمبی لمبی قیام رکوع سجود سے ویسی لمبی لمبی کسی نماز مین آپ کرتے نہین دیکھا پھر فرمایا یہ وہ نشانیان ہین جنکو اللہ بھیجتا ہے کسی کو مرنے یا جینے کیلئے نہین ہوتین لیکن اللہ انکو اپنے بندون کے ڈرانے کیلئے بھیجتا ہے جب تم مین سے کیسکو دیکھو تو ڈرو اللہ کی یاد کیلئے اور اسی سے دعا اور استغفار کرنے کیلئے

کتاب الاستسقاء

استسقا کی نماز کا بیان **ف** جب پانی نہ برسے اور لوگون پر تباہی کا خوف ہو تو حاکم اسلام کو چاہیے کہ رعایا کو ساتھہ لیکر بستی سے باہر نکلکر نماز پڑھی اور دعا و استغفار کرے **متی یستسقی** الامام امام استسقا کیلئے کب نکلے **عن** انس بن مالک قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ھلکت المواشی وانقطعت السبل فادع اللہ فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فطرنا من الجمعۃ الی الجمعۃ فجاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ تھدمت البیوت وانقطعت السبل وھلکت المواشی فقال اللھم حوالینا ولا علینا فرأیت السحاب تصدع عن المدینۃ کانجیاب الثوب ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایکشخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ جانور مرگئی اور راستے بند ہوگئے (پانی نہ ہونے سے) آپ اللہ سے دعا کیجیے پانی برسنیکی آپنے دعا کی تو دوسری جمعہ سے لیکر دوسرے جمعہ تک پانی برسا کیا پھر ایک شخص آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ گہر گر گئے اور راستے بند ہوگئے اور جانور مرگئے (بہت پانی برسنیسے) آپنے فرمایا یا اللہ برسا پہاڑونکی چوٹیون پر اور ٹیلون پر اور نالون اور درختون مین اوسی وقت بادل سمٹ گیا جیسے کپڑا بہت جاتا ہے **ف** یہ آپکے معجزات مین سے ایک بڑا معجزہ تھا **خروج الامام الی الصحراء** امام کا نکلنا استسقا کے لیے **عن** عبد اللہ بن زید الذی اری النداء قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

السبل

خرج الی المصلی یستسقی فاستقبل وقلب ردائہ وصلی رکعتین ترجمہ عبداللہ بن زید سے روایت ہے
(انہوں نے خواب میں اذان سنی تھی) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصلی کیطرف نکلے (یعنی جنگل میں جہاں عید کی نماز
پڑھتے تھے) استسقا کیلئے آپنے قبلہ کیطرف منہ کیا اور چادر کو الٹا اور دو رکعتیں پڑھیں ف امام نسائی نے کہا
یہ غلطی ہے سفیان بن عیینہ کی عبداللہ بن زید جنکو خواب میں اذان کی تعلیم ہوئی تھی وہ عبداللہ بن عبید بن
زید ہیں اور یہ عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی ہیں جو استسقا کی حدیث روایت کرتے ہیں **باب الحال التی**
یستحب للامام ان یکون علیہا اذا خرج امام کو کس حال میں نکلنا چاہیے **عن** اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحۃ
قال ارسلنی فلان الی ابن عباس اسألہ عن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الاستسقاء
فقال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متواضعا متبذلا فلم یخطب خطبتکم
هذه فصلی رکعتین ترجمہ اسحاق بن عبداللہ کنانہ سے روایت ہے مجھکو فلان شخص نے عبداللہ بن عباس
کیطرف بھیجا یہ پوچھنے کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقا کی نماز کیونکر پڑھتے تھے، انہوں نے کہا آپ استسقا کیلئے نکلے عاجزی
کرتے ہوئے انکسار سے بغیر آرایش اور زینت کے تاکہ اللہ کی درگاہ میں محتاجی ظاہر ہووے اور وہ جلدی رحم کرے پھر آپنے
خطبہ میں پڑھا جیسے تم پڑھتے ہو اور دو رکعتیں پڑھیں **عن** عبداللہ بن زید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
استسقی وعلیہ خمیصۃ سوداء ترجمہ عبداللہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استسقا کی نماز
کیلئے نکلے ایک سیاہ چادر اوڑھی تھی **باب** جلوس الامام علی المنبر للاستسقاء استسقا میں امام کا منبر پر بیٹھنا)
عن اسحاق بن عبداللہ بن کنانۃ قال سألت ابن عباس عن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی الاستسقاء فقال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متبذلا متواضعا متضرعا فجلس علی
المنبر فلم یخطب خطبتکم هذه ولکن لم یزل فی الدعاء والتضرع والتکبیر وصلی رکعتین کما
کان یصلی فی العیدین ترجمہ اسحاق بن عبداللہ کنانہ سے روایت ہے میں نے ابن عباس سے پوچھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم استسقا کی نماز کیونکر پڑھتے تھے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقا کیلئے نکلے عاجزی اور
تضرع اور زاری سے بغیر زینت اور آرائش کے پھر منبر پر بیٹھے لیکن تمہاری طرح خطبہ نہیں پڑھا بلکہ برابر دعا اور عاجزی کرتے رہے
اور تکبیر کہتے رہے اور دو رکعتیں پڑھیں جیسی عیدین میں پڑھتے تھے **تحویل الامام ظهره الی الناس عند الدعاء**
فی الاستسقاء امام جب استسقا میں دعا مانگے تو اپنی پیٹھ لوگوں کیطرف کرے **عن** عباد بن تمیم ان عمه حدثه
انه خرج مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستسقی فحول رداءه وحول الناس ظهرا وقدما
ثم صلی رکعتین فقرأ فیهما ترجمہ عباد بن تمیم نے اپنے چچا سے روایت کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے
استسقا کیلئے آپنے چادر الٹی اور لوگوں کیطرف پیٹھ پھیر دی اور دعا کی پھر دو رکعتیں پڑھیں ان میں قرأت پکار کے کی

تقلیب الامام الرداء عند الاستسقاء استسقا کے وقت امام کا چادر الٹنا **عن** عباد بن تمیم **عن عمه** انه النبی صلی اللہ علیہ وسلم استسقی وصلی رکعتین وقلب ردائه ترجمہ عباد بن تمیم سے روایت ہے اور انھوں نے اپنے چچا سے سنا (عبداللہ بن یزید بن عاصم سے) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقا کے لیے نکلے آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور چادر کو الٹا **ف** اسطرح کہ داہنا کونا اوسکا بائیں مونڈھے پر کیا اور بایاں اوسکا داہنے مونڈھے پر کیا ابوداؤد کی روایت میں ہے مقصود اس سے فال نیک ہے کہ فصل کی حالت بھی اسیطرح الٹ جاویگی قحط اور گرانی کے بدلے بارش اور ارزانی ہوگی **امتی یحول الامام ردائه** امام اپنی چادر کب الٹے **عن** عبداللہ بن زید یقول خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستسقی وحول رداءه حین استقبل القبلة ترجمہ عبداللہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے آپ نے پانی کے لیے دعا کی اور چادر الٹی جب قبلہ کیطرف منہ کیا **رفع الامام یدیه** امام کا ہاتھ اوٹھانا دعا کے لیے استسقا میں **عن** عباد بن تمیم عن عمه انه رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الاستسقاء استقبل القبلة وقلب الرداء ورفع یدیه ترجمہ عباد بن تمیم سے روایت ہے اُنھوں نے اپنے چچا سے سنا (عبداللہ بن یزید سے) انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا استسقا میں آپنے قبلہ کیطرف منہ کیا اور چادر الٹی اور ہاتھ اوٹھائے دونوں **ف** آسمان کیطرف دعا کی یعنی ہتھیلیاں نیچے کیطرف رکھیں اور اونکی پشت اوپر کی یہ حدیث مسلم کی روایت میں ہے نووی نے کہا یہ جماعت نے ہمارے اصحاب میں سے کہا ہے کہ جب دعا کیجاوے کسی بلا کے اوٹھنے کے لیے جیسے قحط وغیرہ تو ہاتھوں کی پشت اوپر رکھی اور جب دعا کیجاوے کسی چیز کے مانگنے کے لیے تو ہتھیلیاں اوپر کیجاویں **باب کیف یرفع** ہاتھ دعا کو کہانتک اوٹھاوے **عن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرفع یدیه فی شیء من دعائه الا فی الاستسقاء فانه کان یرفع یدیه حتی یری بیاض ابطیه ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی دعا میں ہاتھ نہیں اوٹھاتے تھے مگر استسقا میں یہانتک اوٹھاتے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھلائی دیتی **ف** نووی نے کہا حدیث کی تاویل یہ ہے کہ بہت بلند نہ اوٹھاتے تھے مگر استسقا میں اسلیے کہ اور دعاؤں میں بھی ہاتھ کا اٹھانا آپ سے ثابت ہوا ہے **عن** ابی اللحم انه رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند احجار الزیت یستسقی وهو مقنع یکفیه یدیه ترجمہ ابواللحم سے روایت ہے اوس نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی کے لیے دعا کرتے ہوئے احجار الزیت (ایک جگہ کا نام ہے مدینہ میں وہان کے پتھر سیاہ اور چکنے ہیں) میں آپ دونو ہتھیلیاں اوٹھائے ہوئے **عن** انس بن مالک یقول بینا هم فی المسجد یوم الجمعة ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب الناس قام رجل فقال یا رسول اللہ انقطعت السبل وهلکت الاموال فادع اللہ ان یسقینا فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدیه حذاء وجهه فقال اللهم اسقنا فوالله ما نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم من المنبر حتى توضأنا مطرنا وأمطرنا ذلك اليوم والى الجمعة الاخرى فقال رجل او غيره
الذي قال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم استكفنا فقال رجل يا رسول الله انقطعت السبل
وهلكت الاموال من كثرة الماء فادع الله ان يمسك عنا الماء فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اللهم حوالينا ولا علينا اللهم على الجبال ومنابت الشجر قال والله ما هو الا ان تكلم رسول
الله صلى الله عليه وسلم بذلك تمزقت السحاب حتى ما ترى منه شيئا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ہم
مسجد میں بیٹھے تھے جمعہ کے روز اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ سنا رہے تھے لوگوں کو اتنے میں ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے
لگا یا رسول اللہ راستے بند ہو گئے اور اونٹ مر گئے اور شہروں میں قحط ہو گیا (پانی نہ برسنے سے) آپ اللہ سے دعا کیجیے پانی برسا دے
رسول اللہ یہ سنکر دونوں ہاتھ اپنے منہ کے سامنے اٹھائے اور فرمایا یا اللہ پانی پلا ہم کو تو قسم خدا کی آپ منبر پر سے نہیں اترے تھے
کہ پانی زور کا برس گیا اور برابر برسا کیا اور سدن ہی لیکر دوسرے جمعہ تک پھر ایک شخص بولا (لیکن مجھ یاد نہیں ہی شخص تھا جو اس نے
پہلے کہا تھا یا رسول اللہ دعا کیجیے اللہ پانی برسا دے یا دوسرا شخص تھا) یا رسول اللہ راستے بند ہو گئے اور اونٹ گئے پانی کی شدت
سے تو دعا کیجیے اللہ پانی کو روک لیوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ ہمارے گرد اور نہ ہم پر برسا لیکن
ہم پر برسا انس نے کہا قسم خدا کی آپکا یہ کہنا تھا کہ ابر پھٹ گیا یہاں تک کہ ہم کو دکھلائی نہ دیا **ذکر الدعاء**
استسقا میں کیا دعا مانگے **عن** انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اللھم اسقنا ترجمہ انس بن
مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی اللھم اسقنا یعنی یا اللہ پانی پلا ہم کو **عن** انس قال کان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب یوم الجمعة فقام اليه الناس فقالوا يا نبي الله قحط المطر
وهلكت البهائم فادع الله ان يسقينا قال اللهم اسقنا اللهم اسقنا وايم الله ما نرى في السماء قزعة
من سحاب قال فانشأت سحابة فانتشرت ثم امطرت ونزل رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى
وانصرف فلم تزل تمطر الى الجمعة الاخرى فلما قام رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب صاحوا
اليه فقالوا يا نبي الله تهدمت البيوت وتقطعت السبل فادع الله يحبسها عنا فتبسم رسول الله صلى
الله عليه وسلم وقال اللهم حوالينا ولا علينا فانقشعت عن المدينة فجعلت تمطر حولها
وما تمطر بالمدينة قطرة فنظرت الى المدينة وانها لفي مثل الاكليل ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے جمعہ کے روز اتنے میں لوگ کھڑے ہوئے اور چلانے لگے کہنے لگے اے نبی اللہ کے پانی رک گیا ہے اور
جانور مر گئے تو اللہ سے دعا کیجیے پانی برسنے کو پس آپ نے فرمایا یا اللہ پانی پلا ہم کو تو قسم خدا کی اوسوقت آسمان میں ہم کو ایک ٹکڑا بھی
ابر کا دکھلائی نہ دیتا تھا اتنے میں ابر کا ایک ٹکڑا پیدا ہوا اور وہ پھیل گیا پھر پانی برسنے لگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے
اترے اور نماز پڑھ کر فارغ ہوئے پھر پانی برسا کیا دوسرے جمعہ تک جب دوسرے جمعہ کو آپ منبر پر کھڑے ہوئے خطبہ پڑھنے کو لوگ چلانے لگے

اور کہنے لگے اسی بستی اسد کے گھر گر گئے اور راستے بند ہو گئے پانی کی شدت سے تو دعا کیجیے اسد سے پانی رکنے کا وہی آپ نے تبسم فرمایا
(یعنی آپ ہنسے بات پر کہ یہی تو پانی کو مانگتے تھے اب پانی سے ڈر گئے) پھر آپ نے دعا کی یا اسد ہماری گرداگرد برسے ہم پر
برسے یہ کہنا تھا کہ ابر مدینے پر سے پھٹ گیا تو پانی مینھ کے گرد برستا تھا لیکن مدینے میں ایک قطرہ نہ پڑتا تھا راوی نے کہا میں نے
مدینے کو دیکھا کہ ابر اس پر ہو رہا تھا جیسے ٹوپی سر پر (یعنی چاروں طرف سے پھٹا ہوا تھا) **عن** انس بن مالک ان رجلا دخل
المسجد ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائم یخطب فاستقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائما
وقال یا رسول اللہ ھلکت الاموال وانقطعت السبل فادع اللہ ان یغیثنا فرفع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یدیہ ثم قال اللھم اغثنا قال انس ولا واللہ ما نرٰی فی السماء من سحابۃ ولا قزعۃ ما
بیننا وبین سلع من بیت ولا دار فطلعت سحابۃ مثل الترس فلما توسطت السماء انتشرت وامطرت
قال انس فلا واللہ ما رأینا الشمس سبتا قال ثم دخل رجل من ذلک الباب فی الجمعۃ المقبلۃ فقال و
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائم یخطب فاستقبلہ قائما فقال یا رسول اللہ ھلکت الاموال
وانقطعت السبل فادع اللہ ان یمسکھا عنا فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ فقال اللھم حوالینا
ولا علینا اللھم علی الاکام والظراب وبطون الاودیۃ ومنابت الشجر قال فاقلعت وخرجنا نمشی فی
الشمس قال شریک سألت انسا اھو الرجل الاول قال لا حمید بن مالک سے روایت ہے کہ شخص مسجد میں آیا
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے وہ آپ کے سامنے گیا کھڑے کھڑے اور کہنے لگا یا رسول اللہ مر گئے اونٹ اور بند ہو گئے راستے
تو دعا کیجیے اللہ سے پانی برسا دے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اوٹھائے پھر فرمایا یا اللہ پانی برسا ہم پر انس نے
کہا قسم خدا کی ہم کو آسمان میں کہیں ابر یا ٹکڑا ابر کا معلوم نہ ہوتا تھا اور ہمارے اور سلع (ایک پہاڑ کا نام ہے مدینے کے پاس) کے بیچ میں
کسی گھر یا مکان کی آڑ نہ تھی (کہ اوس میں مجھ پاویں) مقصود اس سے آپ کے معجزے کا ظاہر کرنا ہے کہ بارش کا کوئی سامان نہ تھا
اور دفعتاً آپ کے دعا مانگتے ہی ابر پیدا ہو گیا اور پانی برسنے لگا) اتنے میں ایک ٹکڑا ابر کا مثل ڈال کے نمودار ہوا اور آسمان کے
بیچ میں آکر پھیل گیا اور برسنے لگا انس نے کہا قسم خدا کی اوسر روز سے ہمیں ایک ہفتے تک سورج کو نہ دیکھا پھر ایک شخص اوسی دروازے سے
دوسرے جمعے کو آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ پڑھ رہے تھے وہ سامنے آن کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ اونٹ مر گئے
اور راستے بند ہو گئے تو دعا کیجیے اللہ سے پانی رک جاوے آپنے اپنے دونوں ہاتھ اوٹھائے اور فرمایا یا اللہ ہمارے اردگرد برسے اور ہم پر نہ برسے یا اللہ
پر سے ٹیلوں اور چڑھاؤ اور وادیوں اور درختوں میں یہ کہنا تھا کہ ابر پھٹ گیا اور ہم دھوپ میں نکلے چلتے ہوئے شریک نے کہا میں نے
انس سے پوچھا یہ دوسرا شخص وہی پہلا شخص تھا انہوں نے کہا نہیں **باب** الصلوٰۃ بعد الجمعۃ واستسقاء میں دعا
مانگنا جمعہ کے نماز پڑھنے کا بیان **عن** عباد بن تمیم ان عمہ وکان من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما یستسقی فحول الی الناس ظھرہ یدعو اللہ ویستقبل القبلۃ

وَحَوَّلَ رِدَائَهُ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ قَالَ ابْنُ اَبِیْ زَیْدٍ فِی الْحَدِیْثِ وَقَرَأَ فِیْهِمَا ترجمہ عباد بن تمیم سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے چچا سے (عبداللہ بن زید سے) جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن استسقا کے لیے نکلے تو آپ نے لوگوں کی طرف پیٹھ کی اور اللہ سے دعا کرتے تھے قبلہ کیطرف منہ کر کے اور چادر الٹی پھر دو رکعتیں پڑھیں اور دونوں میں قرأت کی **کَمْ** صَلٰوةُ الْاِسْتِسْقَاءِ استسقا کی نماز کتنی رکعتیں ہیں **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ یَسْتَسْقِیْ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ترجمہ عبداللہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقا کے لیے نکلے تو دو رکعتیں پڑھیں اور قبلہ کیطرف منہ کیا **کَیْفَ** صَلٰوةُ الْاِسْتِسْقَاءِ استسقا کی نماز کیونکر پڑھنا چاہیے **عَنْ** اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ کِنَانَةَ قَالَ اَرْسَلَنِیْ اُمَیَّةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ اِلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ اَسْاَلُهٗ عَنِ الْاِسْتِسْقَاءِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا مَنَعَهٗ اَنْ یَسْاَلَنِیْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاضِعًا مُتَبَذِّلًا مُتَخَشِّعًا مُتَضَرِّعًا فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ کَمَا یُصَلِّیْ فِی الْعِیْدَیْنِ وَلَمْ یَخْطُبْ خُطْبَتَکُمْ هٰذِهٖ ترجمہ اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ نے کہا مجھکو امیر وان میں سے ایک امیر نے عبداللہ بن عباس رض کے پاس بھیجا استسقا کی نماز پوچھنے کے لیے ابن عباس نے کہا اوس نے خود کیوں مجھسے نہ پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے عاجزی سے بے بنا کیچھکتی اور داری کرتے ہوئے پھر آپنے دو رکعتیں پڑھیں جیسے عید میں پڑھتے ہیں اور تمہاری طرح خطبہ نہیں پڑھا **بَابُ** الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِیْ صَلٰوةِ الْاِسْتِسْقَاءِ استسقا کی نماز میں قرأت پکار کر کرنا **عَنْ** عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰی وَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ جَهَرَ فِیْهِمَا بِالْقِرَاءَةِ ترجمہ عباد بن تمیم نے اپنے چچا (عبداللہ بن زید سے) روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقا کے لیے نکلے آپ نے دو رکعتیں پڑھیں ان میں قرأت پکار کر کے **اَلْقَوْلُ** عِنْدَ الْمَطَرِ پانی برسنے وقت کیا کہے **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا مُطِرَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ صَیِّبًا نَافِعًا ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے جب پانی برستا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا اللہ زور سے برسا اور فائدہ مند کر **کَرَاهِیَةُ** الْاِسْتِمْطَارِ بِالْکَوْکَبِ تاروں کی گردش پر پانی برسنے کا استمطار کرنا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا اَنْعَمْتُ عَلٰی عِبَادِیْ مِنْ نِعْمَةٍ اِلَّا اَصْبَحَ فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ بِهَا کَافِرِیْنَ یَقُوْلُوْنَ الْکَوْکَبُ وَبِالْکَوْکَبِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ فرماتا ہے جب میں اپنے بندوں پر کچھ نعمت اوتارتا ہوں تو ایک فرقہ اوسکا انکار کرتا ہے کہتا ہے فلان تارے نے ایسا کیا یا فلان تارے سے ایسا ہوا **ف** حالانکہ تارے میں کوئی ارادہ نہیں ہے وہ تو جماد ہے یہ سب نعمتیں اوسکی دی ہوئی ہیں جسنے تارے کو بنایا **عَنْ** زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِیِّ قَالَ مُطِرَ النَّاسُ عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَمْ تَسْمَعُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّکُمُ اللَّیْلَةَ قَالَ مَا اَنْعَمْتُ عَلٰی عِبَادِیْ مِنْ نِّعْمَةٍ اِلَّا اَصْبَحَ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ بِهَا کَافِرِیْنَ یَقُوْلُوْنَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ کَذَا وَکَذَا فَاَنْتُمْ مَنْ اَمَنَ بِیْ وَحَدَنِیْ وَعَلٰی سُقْیَایَ

فَذَاكَ الَّذِي آمَنَ بِي وَكَفَرَ بِالْكَوْكَبِ وَمَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذَاكَ الَّذِي كَفَرَ بِي وَآمَنَ بِالْكَوْكَبِ ترجمہ زید بن خالد جہنی سے روایت ہے پانی برسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ نے صبح کو فرمایا تم نے نہیں سنا رات کو تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا پروردگار نے فرمایا میں جب اپنے بندوں پر کوئی نعمت اوتارتا ہوں تو ایک گروہ اوسکا انکار کرتے ہیں کہتے ہیں ہمپر فلاں تارے کے نکلنے یا ڈوبنے سے پانی پڑا باہر جو شخص مجھپر ایمان لایا اور میرا شکر کیا پانی برسنے پر وہ تو مومن ہے میرا اور کافر ہے تارے کا اور جس نے کہا ہمپر فلاں تارے کے نکلنے یا ڈوبنے سے پانی پڑا وہ کافر ہے میرا اور مومن ہے تارے کا **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَمْسَكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمَطَرَ عَنْ عِبَادِهِ خَمْسَ سِنِينَ ثُمَّ أَرْسَلَهُ لَأَصْبَحَتْ طَائِفَةٌ مِنَ النَّاسِ كَافِرِينَ يَقُولُونَ سُقِينَا بِنَوْءِ الْمِجْدَحِ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ پانچ برس تک اپنے بندوں سے پانی کو روک لیوے پھر پانی برسا وے جب بھی ایک گروہ کافر ہی ہوگا وہ کہیگا ہمپر پانی پڑا مجدح (ایک تارے کا نام ہے) کے نکلنے سے **مسألة الإمام رفع المطر إذا خاف ضرره** جب بہت شدت سے پانی برسنے اور نقصان کا خوف ہو تو اوسکے بند ہونے کو امام دعا کرے **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ قَحَطَ الْمَطَرُ عَامًا فَقَامَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَحَطَ الْمَطَرُ وَاجْدَبَتِ الْأَرْضُ وَهَلَكَ الْأَمْوَالُ قَالَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ سَحَابَةً فَمَدَّ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ يَسْتَسْقِي اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَمَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ حَتَّى أَهَمَّنَا الثَّابُ الْقَرِيبُ الدَّارِ الرُّجُوعُ إِلَى أَهْلِهِ فَدَامَتْ جُمُعَةً فَلَمَّا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الَّتِي تَلِيهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ وَاحْتُبِسَ الرُّكْبَانُ قَالَ فَتَبَسَّمَ لِسُرْعَةِ مَلَالَةِ ابْنِ آدَمَ وَقَالَ بِيَدَيْهِ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا تَسَطَّتْ عَنِ الْمَدِينَةِ ترجمہ انس سے روایت ہے ایک سال قحط ہوا تو بعضے مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے جمعہ کے روز اور عرض کیا یا رسول اللہ پانی رک گیا ہے زمین سوکھ گئی (ہمپر سبزہ باقی نہیں رہا) اور اونٹ مرگئے رہا رہ اور پانی نہ ملنے سے) آپنے اپنے دونو ہاتھ اوٹھائے اوسوقت آسمان میں ذرا سا بھی بادل نہ تھا اپنے دونو ہاتھ اونکو خوب دراز کیا یہانتک کہ میں نے آپکے بغلوں کی چمک دیکھی آپ پانی مانگ رہے تھے اللہ جل جلالہ اسی پھر جمعے کی نماز ہم خاصی نہ پڑھنے پائے تھے کہ جن ان کا گھر قریب تھا اوسکو اپنے گھر جانا مشکل ہوگیا ایک ہفتے تک برابر برستا رہا جب دوسرا جمعہ آیا تو لوگون نے کہا یا رسول اللہ گھر گر گئے اور سوارون کا چلنا موقوف ہوگیا آپنے تبسم فرمایا آدمی کی جلدی بیخبیدہ ہونے سے اور اوٹھائے کیا اپنے دونو ہاتھ بتون سے اور فرمایا یا اللہ ہمارے ارد گرد برسے اور ہمپر نہ برسے اوسی وقت ابر پھٹ گیا مدینے پر سے **رفع الإمام يديه حتى يرى بياض إبطيه** امام اپنے دونو ہاتھ اوٹھا کر دعا کرے **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَصَابَ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللَّهَ لَنَا فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ وَمَا تَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا وَضَعَهَا حَتَّى ثَارَ سَحَابٌ
أَمْثَالُ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلَى لِحْيَتِهِ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذَلِكَ وَمِنَ الْغَدِ وَ
الَّذِي يَلِيهِ حَتَّى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى فَقَامَ ذَلِكَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْ قَالَ غَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَ
غَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا
يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّحَابِ إِلَّا تَفَرَّجَتْ حَتَّى صَارَتِ الْمَدِينَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ وَسَالَ الْوَادِي قَنَاةُ شَهْرًا
وَلَمْ يَجِئْ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا أَخْبَرَ بِالْجَوْدِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے لوگوں پر قحط پڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانے میں تو آپ خطبہ پڑھ رہے تھے منبر پر جمعہ کی روز ایک گنوار یا وحشی کہڑا ہوا اور بولا یا رسول اللہ گئے اونٹ اور بہو گئی بچوں والے تو
دعا کیجیے اللہ سے آپ نے یہ سنکر اپنے دونوں ہاتھ اوٹھائے اوسوقت آسمان میں ابر کا ٹکڑا بھی کہلائی نہ دیتا تھا قسم اوس ذات کی جس کے
ہاتھ میں میری جان ہے آپنے دونوں ہاتھ نیچے نہیں کیے تھے کہ ابر کی ٹکڑیاں اوٹھی پہاڑوں کیطرح پھر منبر پر سے آپ اوترنے نہیں پائے تھے کہ
منہ کا پانی آپکی داڑھی پر گرنے لگا (سعید کے ٹپکنے سے) پہاڑوں روز ساری من پانی برستا رہا اور دوسری جمعہ بھی دوسرے جمعہ
تک یہانتک کہ وہی اعرابی یا دوسرا وہ کہڑا ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ گھر گر پڑے اور اونٹ ڈوب گئے اب اللہ سے دعا کیجیے
پانی موقوف ہونیکی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر اپنے دونوں ہاتھ اوٹھائے اور فرمایا یا اللہ ہمارے گرد اگرد برسیے
ہم پر نہ برسیے پھر جدہر آپنے ابر کو اشارہ کیا اودہر سے وہ پھٹ گیا یہانتک کہ مدینہ مثل ایک گڑھے کے ہوگیا (جسکے گرد اگرد ابر تھا اور
بیچ میں خالی تھا) اور نالوں میں پانی بہا گیا پھر جو کوئی کسی طرف سے آیا اوس نے بیان کیا کہ ہماری طرف پانی برس رہا ہے (اس سے
اور تصدیق ہوئی آپ کے دعا قبول ہونیکی) **اٰخِرُ كِتَابِ الِاسْتِسْقَاءِ** وَلِلّٰهِ الْمِنَّةُ تمام ہوئی کتاب
استسقا کی شکر خدا کا **كِتَابُ صَلٰوةِ الْخَوْفِ** خوف کی نماز کا بیان **عَنْ** ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ
قَالَ كُنَّا مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِطَبَرِسْتَانَ وَمَعَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ فَقَالَ أَيُّكُمْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ أَنَا فَوَصَفَ فَقَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ بِطَائِفَةٍ رَكْعَةً صَفَّ خَلْفَهُ وَطَائِفَةٌ أُخْرَى بِإِزَائِهِمْ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِالَّذِينَ
إِلَيْهِ رَكْعَةً ثُمَّ نَكَصَ هٰؤُلَاءِ إِلَى مَصَافِّ أُولٰئِكَ وَجَاءَ أُولٰئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ترجمہ ثعلبہ بن
زہدم سے روایت ہے ہم سعید بن عاص کے ساتھ تھے طبرستان میں اور ہمارے ساتھ حذیفہ بن الیمان تھے (صحابی رسول اللہ صلعم کے)
سعید نے کہا تم میں سے کس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خوف کی نماز پڑھی ہے حذیفہ نے کہا میں نے پھر انہوں نے بیان
کیا تو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز اسطرح پڑھی کہ (لشکر کے دو حصے کیے) پہلے ایک حصے کے ساتھ ایک رکعت پڑھی
جس نے آپ کے پیچھے صف باندھی اور دوسرا حصہ دشمن کے مقابلے میں کھڑا رہا پھر دوسرے حصے کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور یہ حصہ
اوسکی جگہ پر چلا گیا **ف** تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں ہوئیں اور سب لوگوں کی ایک ایک رکعت اور خوف جس

ایک رکعت کافی ہے عن ثعلبة بن زهدم قال كنا مع سعيد بن العاص بطبرستان فقال ايكم صلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الخوف فقال حذيفة انا فقام حذيفة وصفت الناس خلفه صفين صفا خلفه وصفا موازي العدو فصلى بالذين خلفه ركعة ثم انصرفوا الى مكان هؤلاء وجاء اولئك فصلى بهم ركعة ولم يقضوا ترجمہ ثعلبہ بن زہدم سے روایت ہے ہم سعید بن عاص کے ساتھ تھے طبرستان مین اونہون نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسنے تم مین سے خوف کی نماز پڑہی ہے حذیفہ نے کہا مین نے پھر حذیفہ کہڑے ہوئے اور اونکے پیچھے دو صفین ہوئین ایک صف تو دشمن کے سامنے رہی آدھی ایک صف اونکے پیچھے پھر جو صف اون کے پیچھے تھی اوس کے ساتھ ایکرکعت پڑہی بعد اوس کے وہ لوگ دشمن کے سامنے چلے گئے اور دشمن کے سامنے والی آئی اونکے ساتھ ایکرکعت پڑہی پھر کسی نے قضا نہین کی ف یعنے کسی گروہ نے دوسری رکعت نہین پڑہی ایک رکعت پر قناعت کی عن زيد بن ثابت عن النبي صلى الله عليه وسلم مثل صلوة حذيفة ترجمہ زید بن ثابت نے بھی مثل حذیفہ کی خوف کی نماز بیان کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عن ابن عباس قال فرض الله الصلوة على لسان نبيكم صلى الله عليه وسلم في الحضر اربعا وفي السفر ركعتين وفي الخوف ركعة ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے اللہ جل جلالہ نے تمہارے پیغمبر کی زبان پر حضر مین چار رکعتین فرض کین اور سفر مین دو رکعتین اور خوف مین ایک رکعت عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى يوم ذي قرد وصف الناس خلفه صفين صفا خلفه وصفا موازي العدو فصلى بالذي خلفه ركعة ثم انصرفوا الى مكان هؤلاء وجاء اولئك فصلى بهم ركعة ولم يقضوا ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہائی ذی قرد مین (جو ایک مقام ہے مدینے سے دو منزل پر) اور لوگون نے آپ کے پیچھے دو صفین کین ایک صف تو آپکے پیچھے رہی اور دوسری صف دشمن کے سامنے رہی پھر جو صف آپکے پیچھے تھی اوس کے ساتھ آپنے ایکرکعت پڑہائی بعد اوس کے وہ صف چلی گئی اور دوسری صف آئی آپنے اونکے ساتھ ایکرکعت پڑہائی اور کسی نے قضا نہین کی عن عبيد الله بن عباس قال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم وقام الناس معه فكبر وكبروا ثم ركع وركع اناس منهم ثم سجد وسجدوا ثم قام الى الركعة الثانية فاخر الذين سجدوا معه وحرسوا اخوانهم وكانت الطائفة الاخرى قد ركعوا مع النبي صلى الله عليه وسلم وسجدوا والناس كلهم في صلوة يكبرون ولكن يحرس بعضهم بعضا ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوئے (نماز کے لیے) اور لوگ بھی آپکے ساتھ کہڑے ہوئے آپنے تکبیر کہی پھر آپنے رکوع کیا اور لوگون مین سے بھی کچھ لوگون نے رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ کیا اونہون نے بھی سجدہ کیا بعد اوسکے آپ دوسری رکعت پڑہنے کو کہڑے ہوئے اور جن لوگون نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا تہا وہ پیچھے ہٹ گئے اور اپنے بہائیون کی محافظت کرنے لگے اور دوسرے لوگ جنہون نے

اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (دوسری رکعت کا) رکوع اور سجدہ کیا اور سب لوگ نماز ہی مین تھے تکبیر کہتے جاتے تھے لیکن ایک دوسرے کی حفاظت کرتا (پہرے سے ایک ساتھ سلام پھیرا) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كَانَتْ صَلٰوةُ الْخَوْفِ إِلَّا سَجْدَتَيْنِ كَصَلٰوتِكُمْ هٰؤُلَاءِ الْيَوْمَ خَلْفَ إِمَامِكُمْ هٰؤُلَاءِ إِلَّا أَنَّهَا كَانَتْ عُقْبًا قَامَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ وَهُمْ جَمِيعًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَجَدَتْ مَعَهُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامُوا مَعَهُ جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدَ مَعَهُ الَّذِينَ كَانُوا قِيَامًا أَوَّلَ مَرَّةٍ فَلَمَّا جَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِينَ سَجَدُوا مَعَهُ فِي آخِرِ صَلٰوتِهِمْ سَجَدَ الَّذِينَ كَانُوا قِيَامًا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ جَلَسُوا جَمِيعًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا لَتَسْلِيمِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے خوف کی نماز نہیں تھی مگر دو سجدے جیسی آج کل تمھاری نگہبان پہرے مین تمہارے امامون کے پیچھے ہوتے ہین اسطرح کہ پہلے ایک گروہ بلکہ سب لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہوئے پھر ایک گروہ نے آپکے ساتھ سجدہ کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھے اور سب آپکے ساتھ اوٹھے پھر آپنے رکوع کیا تو سب نے آپکے ساتھ رکوع کیا پھر آپنے سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ لوگون نے سجدہ کیا جو پہلے کھڑے ہوے تھے اور اونھون نے سجدہ نہین کیا تھا اور جو لوگ پہلے سجدہ کر چکے تھے وہ اب کھڑے رہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے اور وہ لوگ بھی بیٹھے جنھون نے اخیر مین آپکے ساتھ سجدہ کیا تو جو لوگ کھڑے رہے تھے (اور اونھون نے سجدہ نہین کیا تھا) اونھون نے اپنے لیے سجدہ کر لیا پھر سب بیٹھے بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کے ساتھ سلام پھیرا عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَفَّ صَفًّا خَلْفَهُ وَصَفًّا مُصَافُو الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبَ هٰؤُلَاءِ وَجَاءَ أُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ قَامُوا فَقَضَوْا رَكْعَةً رَكْعَةً ترجمہ سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز پڑہائی تو ایک صف آپ کے پیچھے کھڑی ہوی اور ایک صف دشمن کے مقابل رہی آپنے ایک رکعت پڑہی پھر وہ لوگ چلے گئے اور جو لوگ دشمن کے سامنے تھے وہ آئی اونکے ساتھ ایک رکعت پڑہی پھر سب نے اور ہر ایک نے ایک ایک رکعت والی (جو رہ گئی تھی) عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ صَلّٰى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلٰوةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وَجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَفُّوا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى فَصَلّٰى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ صَلٰوتِهِ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ ترجمہ صالح بن خوات نے روایت کیا اوس شخص سے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ ذات الرقاع مین (جو سنہ ۵ ہجری مین ہوا اوس مین مسلمانون کو بہت تکلیف تھی ننگے پانون تھے ہتیلی چھیڑ کے لپیٹ لیتے تھے اسواسطے اوسکو ذات الرقاع کہتے ہین) خوف کی نماز پڑہی تھی (اوس شخص کا نام سہل بن ابی حثمہ تھا) اسطرح کہ پہلے ایک گروہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صف باندہی اور ایک گروہ دشمن کے ساتھ رہا آپنے ایک رکعت اون لوگون کے ساتھ

پڑھی جو آپ کے پیچھے تھے پھر آپ کھڑے رہے اور وہ لوگ دوسری رکعت پڑھ کر فارغ ہو گئے اور دشمن کے سامنے جا کر صف باندھی اب دوسرا گروہ آیا آپ نے اون کے ساتھ ایک رکعت پڑھی پھر آپ بیٹھ رہے اور اون لوگوں نے دوسری رکعت اپنی (جو باقی رہی تھی) پڑھی بعد اوس کے آپ نے سلام پھیرا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِاِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَطَآئِفَةٌ اُخْرٰى مُوَاجِهَةَ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْطَلَقُوْا فَقَامُوْا مَقَامَ اُولٰٓئِكَ وَجَآءَ اُولٰٓئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً اُخْرٰى ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَامَ هٰؤُلَآءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ وَقَامَ هٰؤُلَآءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے رہا پھر وہ چلا گیا اور اوس کی جگہ جا کر کھڑے ہوئے اور وہ گروہ آیا اوسکے ساتھ ایک رکعت پڑھی پھر آپ نے سلام پھیرا پس آپ سب پر اور ہر ایک گروہ کھڑا ہوا اور اپنی ایک ایک رکعت (جو باقی تھی) پڑھی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَزَرْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَاهُمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِنَا فَقَامَتْ طَآئِفَةٌ مِّنَّا مَعَهٗ وَاَقْبَلَتْ طَآئِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ وَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ مَّعَهٗ رَكْعَةً وَّسَجَدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَكَانُوْا مَكَانَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُصَلُّوْا وَجَآءَتِ الطَّآئِفَةُ الَّتِيْ لَمْ تُصَلِّ فَرَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً وَّسَجَدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَرَكَعَ لِنَفْسِهٖ رَكْعَةً وَّسَجَدَتَيْنِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کیطرف تو ہم دشمن کے برابر کھڑے ہوئے اور اوس کے مقابل صفیں باندھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھانے کو کھڑے ہوئے تو پہلے ایک گروہ ہم میں سے آپ کے ساتھ کھڑا ہوا اور ایک گروہ دشمن کیطرف منہ کیئے رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکوع اور دو سجدے اوسکے ساتھ کیئے پھر وہ گروہ دوسری گروہ کی جگہ چلا گیا جنہوں نے نماز نہیں پڑھی تھی اور وہ گروہ آیا اوسکے ساتھ بھی اپنے ایک رکوع اور دو سجدے کیئے پھر آپ نے سلام پھیرا بعد اوس کے ہر ایک مسلمان کھڑا ہوا اور اوس نے اپنے لئے ایک رکوع اور دو سجدے ادا کیئے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يُحَدِّثُ اَنَّهٗ صَلّٰى صَلٰوةَ الْخَوْفِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَّ خَلْفَهٗ طَآئِفَةٌ مِّنَّا وَاَقْبَلَتْ طَآئِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ فَرَكَعَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَّسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا وَاَقْبَلُوْا عَلَى الْعَدُوِّ وَجَآءَتِ الطَّآئِفَةُ الْاُخْرٰى فَصَلَّوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنَ الطَّآئِفَتَيْنِ فَصَلّٰى لِنَفْسِهٖ رَكْعَةً وَّسَجَدَتَيْنِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خوف کی نماز پڑھی اونہوں نے کہا آپ نے تکبیر کہی اور ایک گروہ نے ہم میں سے آپ کے پیچھے صف باندھی اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے رہا پہلے آپ نے اوس گروہ کے ساتھ ایک رکوع اور دو سجدے کیئے پھر وہ دشمن کے سامنے چلا گیا اور دوسرا گروہ آیا اوس نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ نے ویسا ہی کیا (یعنی ایک رکوع اور دو سجدے اوس کے ساتھ کیئے)

پھر آپ نے سلام پھیرا یعنی اسکے ہر ایک شخص دونوں گروہوں میں سے کھڑا ہوا اور اپنی اپنی ایک ایک رکعت اور دو سجدہ کیے **عن** عبداللہ بن محمد قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ الخوف قام فکبر فصف خلفہ طائفۃ منا وطائفۃ موجھۃ العدو فکبر بھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعۃ وسجد بمن یلیہ وقام الذین موجھۃ العدو فانصرفوا ولم یسلموا واقبلوا علی العدو وصفوا مکانھم وجاءت الطائفۃ الاخری فصف خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی بھم رکعۃ وسجد بمن یلیہ ثم سلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد اتم رکعتین واربع سجدات ثم قامت الطائفتان فصلی کل انسان منھم لنفسہ رکعۃ وسجد بمن یلیہ رکعتین ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز پڑھی آپ کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی اور ہم میں سے ایک گروہ آپ کے پیچھے کھڑا ہوا اور ایک گروہ دشمن کے سامنے رہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکوع اور دو سجدے کیے پھر وہ گروہ چلا گیا لیکن اُنہوں نے سلام نہیں پھیرا اور دشمن کے سامنے کھڑا ہوا اور صف باندھی اور دوسرا گروہ (جو دشمن کے سامنے تھا) آیا اور اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف باندھی آپ نے ایک رکوع اور دو سجدے اس کے ساتھ کیے پھر آپ نے سلام پھیرا کیونکہ آپ کی دو رکوع اور چار سجدے پوری ہو گئے بعد اس کے دونوں کے لوگ کھڑے ہوئے اور ہر ایک نے اپنے لیے ایک ایک رکوع اور دو دو سجدے کیے (امام نسائی نے کہا ابوبکر بن السنی نے کہا یہ حدیث منقطع ہے) اس لیے کہ ابن شہاب زہری نے ابن عمر سے صرف دو حدیثیں سنی ہیں اور یہ حدیث نہیں سنی) **عن** ابن عمر قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ الخوف فی بعض ایامہ فقامت طائفۃ معہ وطائفۃ وجاہ العدو فصلی بالذین معہ رکعۃ ثم ذھبوا وجاء الاخرون فصلی بھم رکعۃ ثم قضت الطائفتان رکعۃ رکعۃ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز پڑھی تو ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہوا اور ایک گروہ دشمن کے سامنے کھڑا ہوا پھر جو گروہ آپ کے ساتھ تھا آپ نے اس کے ساتھ ایک رکعت پڑھی بعد اس کے وہ گروہ چلا گیا اور دوسرا گروہ آیا آپ نے اس کے ساتھ بھی ایک رکعت پڑھی پھر ہر ایک گروہ نے ایک ایک رکعت (جو باقی تھی) ادا کی **عن** مروان بن الحکم انہ سأل ابا ھریرۃ ھل صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ الخوف فقال ابوھریرۃ نعم قال متی قال عام غزوۃ نجد قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لصلوٰۃ العصر وقامت معہ طائفۃ وطائفۃ اخری مقابل العدو وظھورھم الی القبلۃ فکبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکبروا جمیعا الذین معہ والذین یقاتلون العدو ثم رکع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعۃ واحدۃ ورکعت معہ الطائفۃ التی تلیہ ثم سجد وسجدت الطائفۃ التی تلیہ الاخرون قیام مقابل العدو ثم قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقامت الطائفۃ التی معہ فرجعوا الی العدو فقابلوھم واقبلت الطائفۃ التی کانت مقابلۃ العدو فرکعوا وسجدوا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائم کما ھو ثم قاموا فرکع

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَکْعَۃً اُخْرٰی وَرَکَعُوْا مَعَہٗ وَسَجَدَ وَسَجَدُوْا مَعَہٗ ثُمَّ اَقْبَلَتِ الطَّائِفَۃُ الَّتِیْ کَانَتْ مُقَابِلَۃَ الْعَدُوِّ فَرَکَعُوْا وَسَجَدُوْا وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ وَمَنْ مَعَہٗ ثُمَّ کَانَ السَّلَامُ فَسَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمُوْا جَمِیْعًا فَکَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَانِ وَلِکُلِّ رَجُلٍ مِّنَ الطَّائِفَتَیْنِ رَکْعَتَانِ رَکْعَتَانِ ترجمہ وہی بن حکم سے روایت ہے اوہنوں نے ابوہریرہ سے پوچھا کیا تُم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خوف کی نماز پڑھی ہے ابوہریرہ نے کہا ہاں مروان نے کہا کب ابوہریرہ نے کہا جس سال نجد کی لڑائی ہوئی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز کو لیے کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ ایک گروہ کھڑا ہوا اور ایک گروہ دشمن کے سامنے کھڑا ہوا اون کی پیٹھ قبلہ کی طرف تھی آپ نے تکبیر کہی تو سب لوگون نے تکبیر کہی جو آپ کے ساتھ تھے اور جو لوگ دشمن کے سامنے کھڑے ہوئے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا تو آپ کے ساتھ اوس گروہ نے رکوع کیا جو آپ کے پیچھے تھا پھر آپ نے سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ اوسی گروہ نے سجدہ کیا جو آپ کے پیچھے تھا اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے کھڑا رہا پھر اوس صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ کی ساتھ وہ گروہ کھڑا ہوا جو آپ کے پیچھے تھا پھر وہ گروہ دشمن کے سامنے چلا گیا اور جو گروہ دشمن کی سامنے تھا وہ آیا اونہون نے رکوع اور سجدہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے ہیں پھر وہ رکوع اور سجدہ کر کے جب کھڑے ہوئے تو آپ نے دوسری کمت کا رکوع کیا اور اونہون نے بھی آپ کے ساتھ رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ کیا اونہون نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا پھر جو گروہ دشمن کے ساتھ تھا وہ آیا اُنہون نے رکوع اور سجدہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہیں اور جو لوگ آپ کے ساتھ تھے وہ بیٹھے رہے پھر سلام ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا اور سب لوگون نے سلام پھیرا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتین ہوئین اور سب لوگونکی دو دو رکعتین ہوئین عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَادٰی بَیْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ مُحَاصِرَ الْمُشْرِکِیْنَ فَقَالَ لِلْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ لِلّٰہِ لَنَا صَلٰوۃً ھِیَ اَحَبُّ اِلَیْھِمْ مِنْ اَبْنَائِھِمْ وَاَبْکَارِھِمْ اَجْمِعُوْا اَمْرَکُمْ ثُمَّ مِیْلُوْا عَلَیْھِمْ مَیْلَۃً وَّاحِدَۃً فَھَمَّا جِبْرَئِیْلُ فَاَمَرَہٗ اَنْ یَّقُوْمَ اَصْحَابُہٗ بِصَفَّیْنِ فَیُصَلِّیْ بِطَائِفَۃٍ مِّنْھُمْ وَطَائِفَۃٌ مُّقْبِلُوْنَ عَلٰی عَدُوِّھِمْ فَاَخَذُوْا حِذْرَھُمْ وَاَسْلِحَتَھُمْ فَصَلّٰی بِھِمْ رَکْعَۃً ثُمَّ تَاَخَّرَ ھٰؤُلَاءِ وَتَقَدَّمَ اُولٰئِکَ فَصَلّٰی بِھِمْ رَکْعَۃً فَکَانَتْ لَھُمْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَانِ رَکْعَتَانِ وَلِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَانِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضجنان اور عسفان کے بیچ مین اوترے کافرون کو گھیرے ہوئے تو کافرون نے کہا یہ لوگ نماز کو اپنی اولاد اور اپنی بیبیون سے زیادہ چاہتے ہین تم سب لوگ تیار ہو جاؤ ایک ہی دفعہ ان پر جھک پڑو تو حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور حکم کیا کہ اپنے اصحاب کے دو گروہ کرو اپنے ایک گروہ کو ساتھ نماز پڑھی اور ایک گروہ دشمن کو سامنے اپنے بچاؤ اور ہتھیار سنبھالی رہا یہ گروہ پڑھ کر پھر وہ گروہ چلا گیا اور دوسرا گروہ آیا آپ نے اون کو ساتھ ایک رکعت پڑھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتین ہوئین اور اون لوگون کی آپ کے ساتھ ایک ایک رکعت ہوئی (اور ایک ایک رکعت الگ) اونہون نے پڑھی عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کُنَّا نُسَلِّمُ عَلَی رَسُوْلِ اللّٰہِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰوةَ الْخَوْفِ فَقَامَ صَفٌّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَصَفٌّ خَلْفَهُ فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ خَلْفَهُ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَقَدَّمَ هٰؤُلَاءِ حَتّٰى قَامُوْا فِيْ مَقَامِ اَصْحَابِهِمْ وَجَاءَ اُولٰئِكَ فَقَامُوْا مَقَامَ هٰؤُلَاءِ وَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلَهُمْ رَكْعَةٌ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف کی پڑھی تو ایک صف آپ کے سامنے کھڑی ہوئی اور ایک صف آپ کے پیچھے کھڑی ہوئی پہلے آپ نے اس صف کے ساتھ جو پیچھے تھی ایک رکعت پڑھی اور دو سجدے کیے پھر وہ لوگ آگے بڑھ گئے یہاں تک کہ اپنے ساتھیوں کی جگہ میں کھڑے ہو گئے (یعنی اون لوگوں کے جگہ جو آپ کے آگے تھے) اور وہ لوگ آئے اور انکی جگہ کھڑے ہوئے (یعنی آپ کی پیچھے) آپ نے اون کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور دو سجدے کیے پھر سلام پھیرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں ہوئیں اور اون لوگوں کی ایک ایک رکعت

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَتْ خَلْفَهُ طَائِفَةٌ وَطَائِفَةٌ مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ خَلْفَهُ رَكْعَةً وَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْطَلَقُوْا فَقَامُوْا مَقَامَ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ كَانُوْا فِيْ وَجْهِ الْعَدُوِّ وَجَاءَتْ تِلْكَ الطَّائِفَةُ فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَ وَسَلَّمَ الَّذِيْنَ خَلْفَهُ وَسَلَّمَ اُولٰئِكَ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے لڑائی میں تو پھر نماز کھڑی کی گئی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ایک گروہ آپ کے پیچھے کھڑا ہوا اور ایک گروہ دشمن کے سامنے جو لوگ پیچھے تھے اون کے ساتھ آپنے ایک رکوع کیا اور دو سجدے کیے پھر وہ چلے گئے اور اون لوگوں کی جگہ کھڑے ہوئے جو دشمن کے سامنے تھے اور وہ گروہ آیا اوس کے ساتھ آپنے ایک رکوع کیا اور دو سجدے کیے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا اور جو لوگ آپ کے پیچھے تھے اور جو دشمن کے سامنے تھے اونہوں نے بھی سلام پھیرا

عَنْ جَابِرٍ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَفَّنَا خَلْفَهُ صَفَّيْنِ وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا وَرَكَعَ وَرَكَعْنَا وَرَفَعَ وَرَفَعْنَا ثُمَّ انْحَدَرَ لِلسُّجُوْدِ وَانْحَدَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْنَ يَلُوْنَهُ وَقَامَ الصَّفُّ الثَّانِيْ حِيْنَ رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفُّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُ ثُمَّ سَجَدَ الصَّفُّ الثَّانِيْ حِيْنَ رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَدْرَكَتْهُمْ ثُمَّ تَاَخَّرَ الصَّفُّ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَلُوْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الْاٰخَرُ فَقَامُوْا فِيْ مَقَامِ هٰؤُلَاءِ وَقَامَ هٰؤُلَاءِ فِيْ مَقَامِ الْاٰخَرِيْنَ وَرَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَعْنَا ثُمَّ رَفَعَ وَرَفَعْنَا ثُمَّ انْحَدَرَ لِلسُّجُوْدِ وَسَجَدَ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُ وَالْاٰخَرُوْنَ قِيَامًا فَلَمَّا رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْنَ يَلُوْنَهُ سَجَدَ الْاٰخَرُوْنَ ثُمَّ سَلَّمَ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے خوف کی نماز میں ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے اور دو صفیں کیں اور دشمن ہمارے اور قبلہ کے بیچ میں تھا

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور ہم نے بھی تکبیر کہی پھر آپ نے رکوع کیا ہم نے بھی رکوع کیا پھر آپ نے سر اوٹھایا ہم نے بھی سر اوٹھایا جب آپ سجدہ کو جھکے تو آپ نے سجدہ کیا اور اوس صف نے جو آپ کے نزدیک تھی اور دوسری صف کھڑی رہی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے پاس والی صف نے سر اوٹھایا پھر دوسری صف نے سجدہ کیا جب آپ نے سر اوٹھایا اپنی جگہوں میں پھر جو صف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی وہ پیچھے ہٹ گئی اور جو صف پیچھے تھی وہ آگے بڑھی اور اونکی جگہ پر کھڑی ہوئی اور یہ صف اوس صف کی جگہ کھڑی ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا ہم نے بھی رکوع کیا پھر آپ نے اوٹھایا ہم نے بھی سر اوٹھایا جب آپ سجدہ کے لیے جھکے تو جو لوگ آپ کے نزدیک تھے اونہوں نے سجدہ کیا اور دوسری لوگ کھڑی رہی دشمن کو تاکتے ہوئے جب آپنے سر اوٹھایا اور آپ کے پاس والے لوگوں نے تو اور لوگوں نے سجدہ کیا پھر آپ نے سلام پھیرا

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَخْلٍ وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرْنَا جَمِيعًا ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَالْآخَرُونَ قِيَامٌ يَحْرُسُونَهُمْ فَلَمَّا قَامُوا سَجَدَ الْآخَرُونَ مَكَانَهُمُ الَّذِي كَانُوا فِيهِ ثُمَّ تَقَدَّمَ هَؤُلَاءِ إِلَى مَصَافِّ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ إِلَى مَصَافِّ هَؤُلَاءِ فَرَكَعَ فَرَكَعُوا جَمِيعًا فَرَفَعَ فَرَفَعُوا جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفُّ الَّذِينَ يَلُونَهُ وَالْآخَرُونَ قِيَامٌ يَحْرُسُونَهُمْ فَلَمَّا سَجَدُوا وَجَلَسُوا سَجَدَ الْآخَرُونَ مَكَانَهُمْ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ جَابِرٌ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكُمْ هٰؤُلَاءِ خَرَجَهُ جابر

روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کھجوروں کے درختوں میں اور دشمن ہمارے اور قبلہ کے بیچ میں تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی لوگوں نے بھی تکبیر کہی پھر آپ نے رکوع کیا تو سبنے رکوع کیا پھر آپنے سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ اوس صف نے سجدہ کیا جو آپ کے پاس تھی اور دوسری لوگ کھڑی رہی حفاظت کرتی ہوئی جب وہ سجدہ سے اوٹھے تو دوسروں نے سجدہ کیا اور اسی جگہ کھڑے رہے پھر وہ لوگ اون لوگوں کی جگہ گئی (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ کے پاس والے لوگ اونکی جگہ چلے گئے) پھر آپ نے رکوع کیا تو آپ کے ساتھ سبنے رکوع کیا پھر آپنے رکوع سے سر اوٹھایا سبنے سر اوٹھایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اور اوس صف نے جو آپ کے پاس تھے اور دوسری لوگ کھڑی رہی حفاظت کرتے ہوئی جب وہ سجدہ کرکے بیٹھ گئے تو اونہوں نے سجدہ کیا اپنی جگہ میں پھر آپ نے سلام پھیرا جابر نے کہا جیسے آجکل تمہارے امیر کیا کرتے ہیں

عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَصَافُّ أَصْدِقَائِهِ وَعَلَى الْمُشْرِكِينَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَصَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ قَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّهُمْ لَهُمْ صَلَاةً بَعْدَ هٰذِهِ هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَأَبْنَائِهِمْ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَصَفَّهُمْ صَفَّيْنِ خَلْفَهُ فَرَكَعَ بِهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيعًا فَلَمَّا رَفَعُوا رُءُوسَهُمْ سَجَدَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَقَامَ الْآخَرُونَ فَلَمَّا رَفَعُوا رُءُوسَهُمْ مِنَ السُّجُودِ سَجَدَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِرُكُوعِهِمْ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِي مَقَامِ صَاحِبِهِ ثُمَّ رَكَعَ بِهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيعًا فَلَمَّا رَفَعُوا

رَأَيْتُمُونِي سَجَدْتُ وَمَا الرُّكُوعُ بِسَجْدَةِ الصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ وَقَامَ الْآخَرُونَ فَلَمَّا رَفَعُوا مِنْ سُجُودِهِمْ سَجَدُوا سَجْدَتَيْنِ

سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ترجمہ ابوعیاش زرقی کہتے ہیں روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دشمن کے سامنے تھے عسفان میں (جو دوسری منزل ہے مکہ سے مدینہ کو جاتے ہوئے) اور مشرکین کے سردار خالد بن ولید تھے) جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی مشرکین نے کہا اسکے بعد ان کے ایک نماز ہے جسکو اپنی مال اور اولاد سے زیادہ چاہتے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی تو لوگوں کی دو صفیں کیں اپنے پیچھے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا آپ کے ساتھ سب نے رکوع کیا پھر جب سب نے سر اوٹھایا تو آپ کے پاس والی صف نے سجدہ کیا اور سب لوگ کھڑے رہے (دشمن کو تاکتے ہوئے) جب انہوں نے سجدہ سے سر اوٹھایا تو وہ لوگوں نے جو ان کے پیچھے تھے سجدہ کیا اور رکوع کے بعد جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا پھر آگے والی صف پیچھے آگئی اور پچھلی صف آگے بڑھ گئی اور ہر ایک شخص اپنے ساتھ کی جگہ پر کھڑا ہوا بعد اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب نے رکوع کیا جب رکوع سے سر اوٹھایا تو پاس والی صف نے انکے ساتھ سجدہ کیا اور دوسرے لوگ کھڑے رہے (دشمن کو تاکتے ہوئے) جب وہ سجدے سے فارغ ہوئی تو دوسرے لوگوں نے سجدہ کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب پر سلام پھیرا **عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ** قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُسْفَانَ فَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الظُّهْرِ وَعَلَى الْمُشْرِكِينَ يَوْمَئِذٍ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ لَقَدْ أَصَبْنَا لَهُمْ غِرَّةً وَلَقَدْ أَصَبْنَا مِنْهُمْ غَفْلَةً فَنَزَلَتْ يَعْنِي صَلَاةَ الْخَوْفِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَرَقَنَا فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةً تُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِرْقَةٌ يَحْرُسُونَهُ فَكَبَّرَ بِالَّذِينَ يَلُونَهُ وَالَّذِينَ يَحْرُسُونَهُمْ ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعُوا هَؤُلَاءِ أُولَئِكَ جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ الَّذِينَ يَلُونَهُ وَنَاحَرَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَلُونَهُ وَتَقَدَّمَ الْآخَرُونَ فَسَجَدُوا وَثَمَّ وَقَامَ فَرَكَع

کیجگہ کھڑے ہوئے اور پیچھے والے آگے بڑھ گئے انہوں نے سجدہ کیا پھر آپ نے سب پر سلام پھیرا تو ہر ایک کی دو دو رکعتیں امام کے ساتھ ہوگئیں اور ایکبار اپنے خوف کی نماز پڑھی بنی سلیم کی زمین میں **عن** ابی بکرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی بالقوم فی الخوف رکعتین ثم سلم ثم صلی بالقوم الآخرین رکعتین ثم سلم فصلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اربعا **ترجمہ** ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ خوف کی نماز میں دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا پھر دوسرے لوگوں کو دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکعتیں پڑھیں اور لوگوں نے دو دو رکعتیں **عن** جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی بطائفۃ من اصحابہ رکعتین ثم سلم ثم صلی بآخرین ایضا رکعتین ثم سلم **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں سے ایک گروہ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا پھر دوسرے گروہ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا **عن** سہل بن ابی حثمۃ فی صلوۃ الخوف قال یقوم الامام مستقبل القبلۃ ویقوم طائفۃ منھم معہ وطائفۃ قبل العدو وجوھھم الی العدو فیرکع بھم رکعۃ ویرکعون لانفسھم ویسجدون سجدتین فی مکانھم ویذھبون الی مقام اولئک ویجیٔ اولئک فیرکع بھم ویسجد بھم سجدتین فھی لکل نسبتان ولھم واحدۃ ثم یقومون رکعۃ رکعۃ ویسجدون سجدتین **ترجمہ** سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے خوف کی نماز میں کہ امام قبلہ کیطرف منہ کر کے کھڑا ہو اور ایک گروہ امام کے ساتھ کھڑا ہو اور ایک گروہ دشمن کے سامنے منہ کر کے کھڑا ہو پہلے امام اوس گروہ کے ساتھ جو اوس کے پاس ہے ایک رکعت پڑھی (پھر امام ٹھہرا رہا) اور وہ لوگ اکیلے اکیلے رکوع اور دو سجدے کر کے چلے جاویں اور اوس گروہ کیجگہ کھڑے ہوں (جو دشمن کے سامنے تھا) اور وہ گروہ آوے اون کے ساتھ امام ایک رکوع اور دو سجدے کرے تو امام کی دوسری رکعت ہوگی اور اوس گروہ کے پہلی رکعت پھر وہ اپنی اپنی ایک ایک رکوع اور دو دو سجدے کر لیں **عن** جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی باصحابہ صلوۃ الخوف فصلت طائفۃ معہ وطائفۃ وجوھھم قبل العدو فصلی بھم رکعتین ثم قاموا مقام الآخرین وجاء الآخرون فصلی بھم رکعتین ثم سلم **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے ساتھ خوف کی نماز پڑھی تو ایک گروہ نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور ایک گروہ دشمن کے سامنے منہ کئے رہا پہلے آپنے اوس گروہ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں پھر وہ چلا گیا اور دوسرے گروہ کی جگہ پر کھڑا ہوا اور وہ گروہ آیا اوس کے ساتھ آپنے دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا **عن** ابی بکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ صلی صلوۃ الخوف بالذین خلفہ رکعتین والذین جاؤا بعد رکعتین فکانت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اربع رکعات ولھؤلاء رکعتین رکعتین **ترجمہ** ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز پڑھی اوس گروہ کے ساتھ جو آپکے پیچھے تھا دو رکعتیں پڑھیں پھر گروہ آیا اوس کے ساتھ

دو رکعتیں پڑھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتیں ہوئیں اور ان لوگوں کی دو دو رکعتیں آخر کتاب صلوٰۃ الخوف تمام ہوئی خوف کی نماز کی کتاب

كِتَابُ الْعِيدَيْنِ

شروع ہوئی عیدین کی نماز کی کتاب

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ لِأَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ يَوْمَانِ فِي كُلِّ سَنَةٍ يَلْعَبُونَ فِيهِمَا فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ قَالَ كَانَ لَكُمْ يَوْمَانِ تَلْعَبُونَ فِيهِمَا وَقَدْ أَبْدَلَكُمُ اللَّهُ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحَى ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے جاہلیت کے لوگوں میں سال میں دو دن مقرر تھے جنمیں وہ کھیلا کرتے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں تشریف لائے تو فرمایا تمھارے لئے دو دن تھے جن میں تم کھیلا کرتے تھے اب اللہ نے اس کے بدلے ان سے بہتر دو دن تم کو دیئے ہیں ایک عید الفطر کا دن اور ایک عید اضحی کا دن

الْخُرُوجُ إِلَى الْعِيدَيْنِ مِنَ الْغَدِ عید کے لئے دوسرے دن نکلنا

عَنْ أَبِي عُمَيْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عُمُومَةٍ لَهُ أَنَّ قَوْمًا رَأَوُا الْهِلَالَ فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يُفْطِرُوا وَإِذَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ وَأَنْ يَخْرُجُوا إِلَى الْعِيدِ مِنَ الْغَدِ ترجمہ ابو عمیر بن انس نے اپنے چچا سے سنا کچھ لوگوں نے چاند دیکھا (عید کا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے (اور بیان کیا آپ سے) اوسوقت دن چڑھ گیا تھا آپنے حکم دیا روزہ توڑ دیں کا اور دوسرے دن عید کی نماز کے لئے نکلیں کا

خُرُوجُ الْعَوَاتِقِ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ فِي الْعِيدَيْنِ جوان عورتیں اور پردہ والی عورتوں کا عیدین میں نکلنا

عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ لَا تَذْكُرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَالَتْ بِأَبِي فَقُلْتُ أَسَمِعْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَتْ نَعَمْ بِأَبِي قَالَتْ يَخْرُجُ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُورِ وَالْحُيَّضُ وَيَشْهَدْنَ الْعِيدَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ وَيَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلَّى ترجمہ ام المومنین حفصہ سے روایت ہے ام عطیہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات نقل کرتے ہیں تو کہتیں میرے باپ آپ پر فدا ہوں میں نے کہا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا ہے اور انہوں نے کہا ہاں آپنے فرمایا جوان عورتیں اور پردہ والی عورتیں اور جو حیض سے ہوں سب نکلیں عید کی نماز کو اور حاضر ہوں عید گاہ میں اور شریک ہوں مسلمانوں کی دعا میں لیکن جو حائضہ ہوں وہ مسجد کے باہر رہیں **ف** اس حدیث سے جوان اور پردہ والی عورتوں کا عید کی نماز کے لئے نکلنا درست ہوا اور بعضوں کے نزدیک ضرور ہے **اِعْتِزَالُ الْحُيَّضِ مُصَلَّى النَّاسِ** حائضہ عورتوں کا مسجد سے

عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ لَقِيتُ أُمَّ عَطِيَّةَ فَقُلْتُ لَهَا هَلْ سَمِعْتِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ إِذَا ذَكَرَتْهُ قَالَتْ بِأَبِي قَالَ أَخْرِجُوا الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ فَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ وَلْيَعْتَزِلِ الْحُيَّضُ مُصَلَّى النَّاسِ ترجمہ محمد سے روایت ہے میں ام عطیہ سے ملا اور ان سے پوچھا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے وہ جب انکا ذکر کرتیں تو کہتیں میرے باپ آپ پر فدا ہوں آپ نے فرمایا نکالو جوان عورتوں اور پردہ والی عورتوں کو وہ حاضر ہوں نیک کام میں اور شریک ہوں مسلمانوں کی دعا میں اور حائضہ عورتیں جدا

رہنا حائضہ عورتوں کو مسجد سے (لیکن) عیدگاہ میں آنا چاہیے اور مسجد کے باہر جمع کردہ امین شریک ہونا چاہیے

باب الزینۃ فی العیدین

عیدین میں زینت کرنا

عن ابن عمر قال وجد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ حلۃ من استبرق بالسوق فاخذھا فاتی بھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ابتع ھذہ فتجمل بھا للعید والوفد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ھذہ لباس من لا خلاق لہ وانما ابلیس ھذہ من لا خلاق لہ فلبثت عمر ما شاء اللہ ثم ارسل الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحبۃ دیباج فاقبل بھا حتی جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ قلت انما ھذہ لباس من لا خلاق لہ ثم ارسلت الی بھذہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبیعھا او تصیب بھا حاجتک

ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر رض نے استبرق (موٹا ریشمی کپڑا) کا ایک جوڑا بکتا دیکھا بازار میں تو اوس کو لے لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے اور عرض کیا یا رسول اللہ اس کو خرید کر لیجئے اور عید فطر عید اضحی اور ملکوں سے لوگ آپ پاس آیا کریں اس سے آرایش کیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو اوس شخص کا لباس ہے جسکا کچھ حصہ نہیں (آخرت میں یا دنیا میں علم اور فضیلت سے) اور اس کو وہ بھیجی جسکو کچھ حصہ نہیں ہے یہ سنکر حضرت عمر ٹھہری رہے جتنک اللہ نے چاہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حبہ دیباج (باریک ریشمی کپڑے) کا حضرت عمر کو بھیجا وہ اوسکو لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپنے فرمایا تھا یہ اوس شخص کا لباس ہے جسکو کچھ حصہ نہیں ہے پھر آپنے مجھ سے یہ کپڑا بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو بیچکر اپنے کام میں لا (یعنی میں نے اس لئے نہیں بھیجا کہ تو پہنے بلکہ اس کو بیچکر اوس کی قیمت اپنے کاموں میں صرف کر)

الصلوٰۃ قبل الامام یوم العید

عید کے دن امام سے پہلے نماز پڑھنا

عن ثعلبۃ بن زھدم ان علیا خطبنا فاستخلف ابا مسعود علی الناس فخرج یوم عید فقال یا ایھا الناس انہ لیس من السنۃ ان یصلی قبل الامام

ترجمہ ثعلبہ بن زہدم سے روایت ہے حضرت علی نے خلیفہ کیا ابومسعود کو لوگوں پر وہ عید کے دن نکلے اور کہا اے لوگو امام سے پہلے نماز پڑھنا سنت نہیں ہے

ترک الاذان للعیدین

عیدین میں اذان نہ دینا

عن جابر قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی عید قبل الخطبۃ بغیر اذان ولا اقامۃ

ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھی بغیر اذان اور تکبیر کے

الخطبۃ یوم العید

عید کے دن خطبہ پڑھنا

عن الشعبی یقول حدثنا البراء بن عازب عند سادیۃ من سواری للبصرۃ قال خطب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر فقال ان اول ما نبدأ بہ فی یومنا ھذا ان نصلی ثم نذبح فمن فعل ذلک فقد اصاب سنتنا ومن ذبح قبل ذلک فانما ھو لحم قدمہ لاھلہ فذبح ابو بردۃ بن نیار فقال یا رسول اللہ عندی جذعۃ خیر من

مُسِنَّةٍ قَالَ اذْبَحْهَا وَلَنْ تُوفِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ ترجمہ شعبی سے روایت ہے ہم سے براء بن عازب نے بیان کیا کہ
کے ایک ستون پاس کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بقرعید کے روز خطبہ پڑھا تو فرمایا سب سے پہلے ہم کو آج کے روز
نماز پڑھنا چاہیئے پھر قربانی جو ایسا کریگا اوس نے ہماری سنت پر عمل کیا اور جسنے نماز سے پہلے ذبح کر ڈالا اوس نے اپنے گھر
والوں کے لیئے گوشت تیار کیا (یعنے قربانی کا ثواب اوسکو نہ ملیگا) تو ابو بردہ بن نیار نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس
چھ مہینے کا ایک دنبہ ہے جو ایک برس کی دنبی سے بہتر ہے (یعنے موٹا تازہ اچھا ہے) آپنے فرمایا اچھا ذبح کر اوسکو لیکن تیرے
سوا اور کسی کو تیری بعد درست نہ ہوگا ف جذعہ بھیڑ بکری مین یہ ہے کہ چھ مہینے کا ہو کر ساتوین مین لگا ہو اور مسنہ وہ جو
ایک برس کا ہو کر دوسرے مین لگا ہو لیکن صحیح یہ ہے کہ جذعہ وہ ہے جو ایک برس کا ہو کر دوسری مین لگا ہو اور مسنہ وہ جو
دو برس کا ہو کر تیسری مین لگا ہو **بَابُ** صَلٰوةِ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھنا **عَنِ**
ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا يُصَلُّونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے
صَلٰوةُ الْعِيدَيْنِ إِلَى الْغَرَّةِ بہ جہی میدان مین گاڑکر عید کی نماز اوس کو سامنے پڑھنا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ الْغَرَّةَ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحٰى فَيُرْكَزُ لَهَا فَيُصَلِّي إِلَيْهَا ترجمہ
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحے مین جہی نکالتے تھے اوسکو گاڑتی تھے
(میدان مین سترہ کیلئے) اور اوس کے سامنے نماز پڑھتے تھے **عَدَدُ** صَلٰوةِ الْعِيدَيْنِ عیدین کی نماز کی کتنی رکعتین ہین
عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ صَلٰوةُ الْأَضْحٰى رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ الْفِطْرِ رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ الْمُسَافِرِ رَكْعَتَانِ
وَصَلٰوةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ عَلٰى لِسَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ حضرت عمر نے فرمایا عید الضحے کی نماز
کی دو رکعتین ہین وعید الفطر کی نماز کی دو رکعتین ہین اور مسافر کی نماز کی دو رکعتین ہین اور جمعہ کی نماز کی دو رکعتین ہین اور
یہ سب پوری ہین انمین قصر نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے کے موافق **بَابُ** الْقِرَاءَةِ فِي الْعِيدَيْنِ
بِقَافٍ وَاقْتَرَبَتْ عیدین مین سورہ قاف اور اقتربت الساعۃ پڑھنا **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَرَجَ عُمَرُ
يَوْمَ عِيدٍ فَسَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي هٰذَا الْيَوْمِ فَقَالَ
بِقَافٍ وَاقْتَرَبَتْ ترجمہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے حضرت عمر عید کے دن نکلے تو ابو واقد لیثی سے پوچھا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج کے دن کونسی سورت پڑھتے تھے اونہون نے کہا سورہ قاف اور سورہ اقتربت الساعۃ وانشق القمر **بَابُ**
الْقِرَاءَةِ فِي الْعِيدَيْنِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ عیدین کی نماز مین سبح اسم ربک الاعلی
اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھنا **عَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ
فِي الْعِيدَيْنِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَا فِي

يَوْمٍ قَالَ يُقْرَأُ بِهِمَا ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ کی نماز میں سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیۃ پڑھتے اور کبھی عید اور جمعہ ایک ہی دن ہوتا تو دونوں نمازوں میں یہ سورتیں پڑھتے **بَابُ الْخُطْبَةِ فِي الْعِيدَيْنِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ** نماز کے بعد عیدین میں خطبہ پڑھنا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَشْهَدُ لَشَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَأَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا عید کے نماز میں اپنے پہلے نماز پڑھی پھر خطبہ پڑھا **عَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا بقرعید کے روز بعد نماز کے **التَّخْيِيرُ** بَيْنَ الْجُلُوسِ فِي الْخُطْبَةِ لِلْعِيدَيْنِ عیدین کا خطبہ سننے کو کہی بیٹھنا ضرور نہیں ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعِيدَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْصَرِفَ فَلْيَنْصَرِفْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَقْعُدَ لِلْخُطْبَةِ فَلْيَقْعُدْ ترجمہ عبداللہ بن سائب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے نماز پڑھی پھر فرمایا جسکا جی چاہے چلا جاوے اور جسکا جی چاہے بیٹھا رہے خطبہ سننے کو **الزِّينَةُ** لِلْخُطْبَةِ خطبہ کے لیے اچھا لباس پہننا **عَنْ** أَبِي بَعْثَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَيْهِ بُرْدَانِ أَحْضَرَانِ ترجمہ ابو مرثد سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا خطبہ پڑھتے ہوئے آپ دو چادریں سبز اوڑھے تھے **الْخُطْبَةُ** عَلَى الْبَعِيرِ اونٹ پر خطبہ پڑھنا **عَنْ** أَبِي كَاهِلٍ الْأَحْمَسِيِّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى نَاقَةٍ وَحَبَشِيٌّ آخِذٌ بِخِطَامِ النَّاقَةِ ترجمہ ابو کاہل احمسی سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اونٹ پر خطبہ پڑھتے ہوئے تھے حبشی اونٹ کی نکیل تھامے ہوئے تھا **قِيَامُ الْإِمَامِ فِي الْخُطْبَةِ** خطبہ کھڑی ہو کر پڑھنا **عَنْ** سِمَاكٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ قَعْدَةً ثُمَّ يَقُومُ ترجمہ سماک سے روایت ہے میں نے جابر سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑی ہو کر خطبہ پڑھتے تھے انہوں نے کہا ہاں آپ کھڑی ہو کر خطبہ پڑھتے تھے پھر بیٹھ جاتی پھر کھڑی ہوتے **قِيَامُ الْإِمَامِ فِي الْخُطْبَةِ** مُتَوَكِّئًا عَلَى إِنْسَانٍ خطبہ پڑھنے میں کسی آدمی پر ٹیکا لگانا **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ شَهِدْتُ الصَّلٰوةَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَبَدَأَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى بِلَالٍ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَوَعَظَ النَّاسَ وَذَكَّرَهُمْ وَحَثَّهُمْ عَلَى طَاعَتِهِ ثُمَّ مَالَ وَمَضَى إِلَى النِّسَاءِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَحَثَّهُنَّ عَلَى طَاعَتِهِ ثُمَّ قَالَ تَصَدَّقْنَ فَإِنَّ أَكْثَرَكُنَّ حَطَبُ جَهَنَّمَ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْ سَفِلَةِ النِّسَاءِ

سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ لِمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لِكُفْرِهِنَّ الشِّكَاةَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ تَحْلِفْنَ يَنْزِعْنَ قَلَائِدَهُنَّ
(گلوبند) (گلوبند)
وَأَقْرِطَتَهُنَّ وَخَوَاتِيمَهُنَّ يَقْذِفْنَهُ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ يَتَصَدَّقْنَ ۔ ترجمہ جابر سے روایت ہے عید کی نماز میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا آپ نے پہلے نماز پڑھی بغیر اذان اور اقامت کے جب نماز سے فارغ ہوئے تو
بلال پڑیکا لگائے کھڑے ہوئے اور اللہ کی تعریف اور ثنا کی اور لوگوں کو نصیحت کی اور آخرت یاد دلائی اور اللہ کی اطاعت
کی لئے اور کو رغبت دی پھر چلے یہاں تک کہ عورتوں پاس آئے اور بلال آپ کے ساتھ تھے آپ نے عورتوں کو حکم کیا خدا سے ڈرنے
کا اور انکو نصیحت کی اور آخرت یاد دلائی اور اللہ کی تعریف اور ثنا بیان کی پھر اون کو رغبت دلائی اللہ کی اطاعت
کی لئے بعد اوس کے فرمایا اے عورتو صدقہ دو اس لئے کہ تم میں سے بہت عورتیں جہنم کی ایندھن ہونگی ایک عورت کہ مجمع کی کالی
گال والی بول اٹھی یا رسول اللہ ایسا کیوں ہوگا (یعنے عورتیں کیوں جہنم میں بہت جاوینگی) آپ نے فرمایا اس لئے
کہ شکوہ اور گلہ بہت کرتی ہیں اور خاوند کی ناشکری کرتی ہیں یہ سنکر اونہوں نے اپنے زیور اور بالیاں اور انگوٹھیاں وغیرہ کپڑے میں ڈالنا شروع کیا صدقہ دیدیا **اِسْتِقْبَالُ** الْاِمَامِ النَّاسَ يُوَجِّهُهُ فِي الْخُطْبَةِ خطبہ میں امام
لوگوں کیطرف منہ کرے **عَنْ** اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ
وَيَوْمَ الْاَضْحٰى اِلَى الْمُصَلّٰى فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ فَاِذَا جَلَسَ فِي الثَّانِيَةِ وَسَلَّمَ قَامَ فَاسْتَقْبَلَ النَّاسَ بِوَجْهِهِ
النَّاسُ جُلُوسٌ فَاِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ يُرِيدُ اَنْ يَبْعَثَ بَعْثًا ذَكَرَهُ لِلنَّاسِ وَاِلَّا اَمَرَ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ قَالَ
تَصَدَّقُوا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَكَانَ مِنْ اَكْثَرِ مَنْ يَتَصَدَّقُ النِّسَاءُ ۔ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحی کے روز عیدگاہ میں جاتے تھے اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھتے تھے جب دوسری رکعت میں
بیٹھکر سلام پھیرتے تو کھڑے ہو جاتے اور لوگوں کیطرف منہ کرتے لیکن سب لوگ بیٹھے رہتے پھر اگر آپ کو کوئی کام منظور ہوتا جیسی
کہیں فوج بھیجنا تو لوگوں سے بیان کر دیتے نہیں تو صدقہ دینے کا حکم دیتے آپ فرماتے صدقہ دو تین بار سے زیادہ عورتیں صدقہ
دیتیں **اَلْاِنْصَاتُ** لِلْخُطْبَةِ خطبہ کیوقت کسی کو چپ کرانا کیسا ہے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ ۔ ترجمہ ابو ہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنے ساتھی سے کہے چپ رہ اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو تو نے بھی ایک بیہودہ
بات کی (کیونکہ اشارہ سے منع کرنا کافی تھا) **كَيْفَ** الْخُطْبَةُ خطبہ کیونکر پڑھنا چاہیے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ نَحْمَدُ اللّٰهَ وَنُثْنِي عَلَيْهِ بِمَا
هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ يَقُولُ مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ اِنَّ اَصْدَقَ الْحَدِيثِ كِتَابُ
اللّٰهِ وَاَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْاُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ
وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ ثُمَّ يَقُولُ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَكَانَ اِذَا ذَكَرَ السَّاعَةَ اَحْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ

وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ كَأَنَّهُ نَذِيرُ جَيْشٍ يَقُولُ صَبَّحَكُمْ مَسَّاكُمْ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ
وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ وَعَلَيَّ وَأَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ مین فرماتے تھے تعریف اور ثنا کرتے مین ہم اللہ کی جیسی اوسکو لایق ہے پھر فرماتے تھے
جسکو اللہ راہ دکھلاوے اوسکا بہٹکانے والا کوئی نہین ہے اور جسکو وہ بہٹکاوے اوسکو بتلانیوالا کوی نہین ہے
بیشک سب سے سچی اللہ کی کتاب ہے (یعنے قرآن شریف) اور سب طریقون سے بہتر محمد کا طریقہ ہے اور سب مین
بری نئی باتین ہین (جو دین مین پیدا ہون) اور ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم مین
لیجانیوالی پھر فرمایا مین اور قیامت اسقدر نزدیک ہون جیسے یہہ دونون انگلیان (ایک دوسری سے ملی ہین) آپ جب
قیامت کا ذکر کرتے تو آپکی گال سرخ ہوجاتے اور آواز بلند ہوجاتی اور غصہ بڑہ جاتا جیسی کوئی ڈرانیوالا لشکر کا
کہتا ہے صبح کو دشمن تم کو لوٹیگا یا شام کو جو شخص مال چہوڑ جاوے وہ اوسکے بالون کا ہے اور جو قرضہ یا بچے بالے چہوڑ جاوے
(جنکا کوئی پالنے والا نہ ہو) تو وہ میرے طرف ہین یا میری اوپر ہین (یعنے مین وہ قرضہ ادا کرونگا اور اون لڑکے بالون
کی پرورش کرونگا سبحان اللہ کیا شفقت کریمانہ ہے) اور مین ولی ہون ہر بیکس کا (یعنے متکفل ہون اونکے امورات کا اور
متصرف ہون اونکے حوایج کا) **حث الامام علی الصدقۃ** امام کا رغبت دلانا لوگون کو صدقہ کرنے کی

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْعِيدِ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ
يَخْطُبُ فَيَأْمُرُ بِالصَّدَقَةِ فَيَكُونُ أَكْثَرُ مَنْ يَتَصَدَّقُ النِّسَاءُ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ أَوْ أَرَادَ أَنْ يَبْعَثَ
بَعْثًا تَكَلَّمَ وَإِلَّا رَجَعَ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن نکلتے تو دو رکعتین پڑہ
کر خطبہ پڑہتے پھر صدقہ دینیکا حکم کرتے تو سب سے زیادہ عورتین صدقہ دیتین اگر آپ کو کوئی کام ہوتا یا کچہہ لشکر بہیجنا
ہوتا تو بیان کرتے نہین تو لوٹ آتے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ خَطَبَ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ أَدُّوا زَكَوَةَ صَوْمِكُمْ فَجَعَلَ
النَّاسُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ مَنْ هٰهُنَا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قُومُوا إِلَى إِخْوَانِكُمْ فَعَلِّمُوهُمْ فَإِنَّهُمْ
لَا يَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ
وَالْعَبْدِ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ وَشَعِيرٍ ترجمہ عبد اللہ بن عباس نے خطبہ
پڑہا بصرے مین تو کہا ادا کرو زکوۃ اپنے روزون کی یہ سنکر لوگ ایک دوسرے کیطرف دیکہنے لگے عبد اللہ بن عباس نے
کہا یہان مدینہ والون مین سے کون ہین اوٹھو اور اپنے بہایون کو سکہلاؤ وہ نہین جانتے بیشک رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض کیا صدقہ فطر کا ہر چہوٹے بڑے آزاد اور غلام مرد اور عورت پر آدہا صاع گیہون کا یا ایک
صاع کہجور یا جو سے (صاع چار سیر کے قریب ہوتا ہے) **عَنْ** الْبَرَاءِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ ثُمَّ قَالَ مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ أَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ

قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَتِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ اَنْ اَخْرُجَ اِلَى الصَّلٰوةِ
عَرَفْتُ اَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ فَتَعَجَّلْتُ فَاَكَلْتُ وَاَطْعَمْتُ اَهْلِىْ وَجِيْرَانِىْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ قَالَ فَاِنَّ عِنْدِىْ جَذَعَةً خَيْرٌ مِّنْ شَاتَىْ لَحْمٍ فَهَلْ تَجْزِىْ عَنِّىْ قَالَ
نَعَمْ وَاَنْ تَجْزِئَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ ترجمہ براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بقر عید کے روز نماز کے
بعد ہم کو خطبہ سنایا تو فرمایا جو شخص ہمارے ایسی نماز پڑھی اور ہماری ایسی قربانی کری اوس نے ٹھیک کیا اور جو شخص نماز سے
پہلے قربانی کرلیوی تو وہ گوشت کی بکری ہے (یعنے قربانی کا ثواب اوس مین نہین ہے) ابوبردہ نے عرض کیا یا رسول اللہ قسم خدا
کی مین نے قربانی کرلی نماز کو نکلنے سے پہلے مین سمجھا یہ دن کھانے پینے کا ہے تو مین نے جلدی کی مین نے کھایا اور اپنے گھر
والون اور ہمسایون کو کھلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ گوشت کی بکری ہوئی ابوبردہ نے کہا تو میرے
پاس چھ مہینے کا یا ایک برس کا ایک دنبہ ہے جو گوشت کی دو بکریون سے بہتر ہے کیا وہ کفایت کریگا میری طرف سے
قربانی کے لیے آپ نے فرمایا ہان اور سوا تیرے اور کسی کو کافی نہوگا **اَلْقَصْدُ فِى الْخُطْبَةِ** خطبہ متوسط پڑھنا
نہ بہت بڑا نہ بہت چھوٹا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّىْ مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ
صَلٰوتُهٗ قَصْدًا وَخُطْبَتُهٗ قَصْدًا ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز
پڑھا کرتا آپ کے نماز بھی متوسط ہوتی اور خطبہ بھی متوسط (یعنے نہ بہت لمبا نہ مختصر) **اَلْجُلُوْسُ** بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ
وَالسُّكُوْتُ فِيْهِ دونون خطبہ کے بیچمین بیٹھنا اور چپ رہنا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ فَلَا يَتَكَلَّمُ فِيْهَا ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ خُطْبَةً اُخْرٰى
فَمَنْ حَدَّثَكَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ قَاعِدًا فَلَا تُصَدِّقْهُ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت
ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوکر خطبہ پڑھتے دیکھا پھر آپ بیٹھ گئے اور بات نہ کی پھر کھڑے ہوئے اور دوسرا
خطبہ پڑھا اب جو تجھسے کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر خطبہ پڑھا تو نہ مان اوسکو **اَلْقِرَاءَةُ فِى الْخُطْبَةِ**
الثَّانِيَةِ وَالذِّكْرُ فِيْهَا دوسرے خطبہ مین قرآن کی آیتین پڑھنا اور اللہ کی یاد کرنا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ
كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُوْمُ وَيَقْرَاُ اٰيَاتٍ وَيُذَكِّرُ اللّٰهَ وَكَانَتْ
خُطْبَتُهٗ قَصْدًا وَصَلٰوتُهٗ قَصْدًا ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوکر خطبہ
پڑھتے تھے پھر بیٹھتے تھے پھر کھڑے ہوتے تھے اور کچھ آیتین کلام اللہ کی پڑھتے اور اللہ کی یاد کرتے اور خطبہ بھی آپکا میانہ ہوتا
اور نماز بھی بیچ بیچ کی ہوتی **نُزُوْلُ الْاِمَامِ عَنِ الْمِنْبَرِ قَبْلَ فَرَاغِهٖ مِنَ الْخُطْبَةِ** خطبے کے تمام ہونے سے پہلے امام کا
منبر سے اترنا **عَنْ** اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ اِذَا قَبَّلَ حَسَنٌ وَ
حُسَيْنٌ عَلَيْهِمَا قَمِيْصَانِ اَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَنَزَلَ وَحَمَلَهُمَا فَقَالَ صَدَقَ اللّٰهُ اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَأَجَلٌ مُسَمًّى لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَإِنَّهُمْ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ مُرِيبٍ فَلِذَلِكَ فَادْعُ وَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ وَقُلْ آمَنْتُ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنْ كِتَابٍ وَأُمِرْتُ لِأَعْدِلَ بَيْنَكُمُ اللَّهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ اللَّهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ

ترجمہ ابو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے میں حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام تشریف لائے وہ دونوں سرخ کرتے پہنے ہوئے چلتے جاتے تھے اور گرتے جاتے تھے آپ منبر پر سے اترے اور دونوں کو گود میں اٹھا لیا بعد اس کے فرمایا ہے اللہ جل جلالہ تمہارے مال اور اولاد فتنہ ہیں (یعنی خدا سے غافل کرتے ہیں) میں نے ان دونوں کو دیکھا گرتے پڑتے چلے آتے تھے میں اپنی کرتوں میں تو جہ سے صبر نہ کر سکا یہانتک کہ منبر پر سے اترا اور ان کو اٹھا لیا **مَوْعِظَةُ الْإِمَامِ النِّسَاءَ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْخُطْبَةِ وَحَثُّهُنَّ عَلَى الصَّدَقَةِ** خطبہ سے فارغ ہو کر عورتوں کو نصیحت کرنا اور انکو رغبت دلانا صدقہ کے **عَنِ** ابن عباس قال له رجل شهدت الخروج مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم ولولا مكاني منه ما شهدته يعني من صغره إلى العلم الذي عند كثير بن الصلت فصلى ثم خطب ثم أتى النساء هو معهن وذكرهن وأمرهن أن تصدقن فجعلت المرأة تشير بيدها إلى بلال يعني حلقها تلقي في ثوب بلال ترجمہ ابن عباس سے ایک شخص نے پوچھا کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تھے (عید کے نماز کو) انہوں نے کہا ہاں اور اگر میرا درجہ آپ کے نزدیک نہ ہوتا تو میں ساتھ نہ ہو سکتا (اس لیے کہ بہت کم سن تھا) آپ وہ نشان پاس آئے جو کثیر بن الصلت کے گھر کے پاس ہے آپ نے نماز پڑھی پھر خطبہ پڑھا پھر عورتوں پاس آئے انکو وعظ اور نصیحت کی اور حکم کیا انکو صدقہ دینے کا تو عورتوں نے اشارہ شروع کیا اپنے گلوں کیطرف ڈالتی تھیں بلال کے کپڑے میں (یعنی زیور اپنے اتار اتار کر دینا شروع کیا) **اسْتِحْبَابُ** (مستحب ہونا) **أَكْلِ التَّمْرِ** (کھجور کھانا) **يَوْمَ الْعِيدَيْنِ وَبَعْدَهَا** عید کی نماز سے پہلے یا بعد نماز پڑھنا **عَنِ** ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم خرج يوم العيد فصلى ركعتين لم يصل قبلها ولا بعدها ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن نکلے تو دو رکعتیں پڑھیں اس سے پہلے یا اوس کے بعد نماز نہیں پڑھی **ذَبْحُ الْإِمَامِ بِالْمُصَلَّى يَوْمَ الْعِيدِ وَعَدَدُ مَا يَذْبَحُ** امام عید کے دن کتنی قربانیاں کرے **عَنْ** أنس بن مالك قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم أضحى فأمرنا أن نضحي بكبشين أملحين فذبحهما ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ سنایا بقر عید کے روز پھر ایک دو دنبوں کیطرف جو سیاہ اور سفید تھے (یعنے ابلق) اور انکو ذبح کیا **عَنْ** عبيد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يذبح أو ينحر بالمصلى ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کرتے تھے عیدگاہ میں **اجْتِمَاعُ الْعِيدَيْنِ وَشُهُودُهُمَا** عید اور جمعہ ایک ہی دن پڑیں تو کیا کرنا چاہیے **عَنِ** النعمان بن بشير قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في الجمعة والعيدين بسبح اسم ربك الأعلى وهل أتاك حديث الغاشية وإذا اجتمع الجمعة والعيد في يوم قرأ بهما ترجمہ

نعمان بن بشیر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ اور عیدین مین سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑہتے اور جب جمعہ اور عید ایک ہی دن پڑہتے تو دونون نمازون مین بھی سورتین پڑہتے **الرُّخصَۃُ فِی المُتَخَلِّفِ عَنِ الجُمُعَۃِ لِمَن شَہِدَ العِیدَ** اگر عید اور جمعہ ایک ہی دن پڑین اور کوئی شخص عید کی نماز پڑہ لیوے تو اوسکو اختیار ہے جمعہ مین آوے یا نہ آوے **عَن** مُعَاوِیَۃَ سَأَلَ زَیدُ بنُ اَرقَمَ اَشَہِدتَّ مَعَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ عِیدَینِ قَالَ نَعَم صَلَّی العِیدَ مِن اَوَّلِ النَّہَارِ ثُمَّ رَخَّصَ فِی الجُمُعَۃِ ترجمہ معاویہ بن ابی سفیان نے زید ابن ارقم سے پوچہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے عیدین کی نمازین اونہون نے کہا ہان آنجناب عید کی نماز پڑہی سویرے پھر رخصت دی جمعہ مین (جسکا جی چاہے آوے اور جسکا جی چاہے نہ آوے) **عَن** وَہبِ بنِ کَیسَانَ قَالَ اجتَمَعَ عِیدَانِ عَلَی عَہدِ ابنِ الزُّبَیرِ فَاَخَّرَ الخُرُوجَ حَتّٰی تَعَالَی النَّہَارُ ثُمَّ خَرَجَ یَخطُبُ فَطَالَ الخُطبَۃَ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰی وَلَم یُصَلِّ لِلنَّاسِ یَومَئِذٍ وَلَا الجُمُعَۃَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لِابنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ اَصَابَ السُّنَّۃَ ترجمہ وہب بن کیسان سے روایت ہی عبداللہ بن الزبیر کے زمانے مین دو عیدین ایک دن مین (یعنی جمعہ اور عید) اونہون نے دیر کی نکلنے مین جب نکلے تو نکلے خطبہ پڑہنے کو اور لمبا خطبہ پڑہا پھر اترے اور نماز پڑہی اوسدن جمعہ کی نماز نہین پڑہی لوگون نے ابن عباس سے یہ بیان کیا اونھون نے کہا ٹھیک کیا سنت کیموافق **ضَربُ** الدُّفِّ یَومَ العِیدِ عید کے دن خوشی سے باجا بجانا **عَن** عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیہَا وَعِندَہَا جَارِیَتَانِ تُغَنِّیَانِ بِدُفَّینِ فَانتَہَرَہُمَا اَبُو بَکرٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ دَعہُنَّ فَاِنَّ لِکُلِّ قَومٍ عِیدًا ترجمہ ام المومنین عایشہ صدیقہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس تشریف لیگئے وہان دو لڑکیان دف (ایک قسم کا باجا) بجا رہی تہین ابوبکر رہ نے اونکو جھڑکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بجانے دو اسی ابوبکر اس لیئے کہ ہر ایک قوم کے ایک عید ہی (جسمین وہ خوشی کرتے ہین اور گاتے بجاتے ہین بخاری اور مسلم کی روایت مین اتنا زیادہ ہے اور یہ ہماری عید ہی) **خلاف** نووی نے کہا اختلاف کیا علما نے گانے مین تو جائز کہا اوسکو ایجماعت نے اہل حجاز سے اور یہی وہی ہے مالک سے اور احمد رح اکثر کہا آنحنیفہ اور اہل عراق نے اور شافعی کے نزدیک مکروہ ہی اور صحیح یہہ ہے کہ درست ہی گانا اوس قسم کا جسمین بری باتون کی رغبت نہ ہو بلکہ شجاعت اور سخاوت اور عمدہ خصایل کیطرف رغبت ہو اور یہ گانے والیان انصار کی لڑکیان تہین جو عرب کی اوس اور خزرج کی لڑائی کا ذکر کرتی تہین اور گانا پیشہ گانے کا نہ تہا جیسی مسلم کی روایت مین ہی **اللَّعِبُ** بیتوڑے **لِلاِمَامِ یَومَ العِیدِ** عید کے روز امام کے سامنے کھیل کود کا بیان **عَن** عَائِشَۃَ قَالَت رَاَیتُ السُّودَانَ اَو الحَبَشَۃَ یَلعَبُونَ بَینَ یَدَیِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَومَ عِیدٍ فَدَعَانِی فَکُنتُ اَطَّلِعُ عَلَیہِم مِن فَوقِ عَاتِقِہِ ثُمَّ اَزَلتُ اَنظُرُ اِلَیہِم حَتّٰی کُنتُ اَنَا الَّتِی انصَرَفتُ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہی حبشی آئے کھیلتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عید کے روز (مسجد مین) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

سلم نے مجھکو بلایا میں آپ کے کاندھے پر سے اون کو دیکھتی تھی پھر برابر میں دیکھتی رہی یہانتک کہ میں خود چلی آئی راوی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے بس نہیں کہا بلکہ یہ راوی خود بھر گیا اوسوقت چلی آئی **ف** یعنی کھیل حبشیوں کا ایک قسم کی کثرت تھی ہتھیاروں سے اور ایسا کھیل جس سے مقصود جہاد کی قوت ہو مسجد میں درست ہی اسحدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عورت کو اجنبی مردوں کیطرف دیکھنا درست ہی اور بعضوں نے کہا نادرست ہی بدلیل حدیث ام سلمہ اور ام حبیبہ کے کہ منع کیا آپ نے اون دونوں کو عبداللہ بن ام مکتوم کے سامنے نکلنے سے حالانکہ وہ اندھے تھے فرمایا تم تو اندھی نہیں ہو اونکو دیکھتی ہو بعضوں نے کہا یہ واقعہ آیت حجاب سے پہلے کا ہے اور بعضوں نے کہا عورت کو مردوں کا کھیل دیکھنا درست ہے لیکن خاص مردوں کے طرف یعنی اون کے بدن کو دیکھنا درست نہیں ہی واللہ اعلم **اللَّعِبُ فِي الْمَسْجِدِ**

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ يَوْمَ الْعِيدِ وَنَظَرَ النِّسَاءُ إِلَى ذَلِكَ سجد مین عید کے دن کھیلنا اور عورتون کا یہ کھیل دیکھنا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى أَكُونَ أَنَا أَسْأَمُ فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ الْحَرِيصَةِ عَلَى اللَّهْوِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی وہ بولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے اپنی چادر سے مجھکو چھپا لیا اور میں حبشیوں کو دیکھ رہی تھی جو مسجد میں کھیل رہے تھے یہانتک کہ میں خود تھک گئی اب تم اندازہ کرو جوان چھوکرے کم سن جو کھیل کود پر دیوانے ہو کتنی دیر کھڑی رہیگی **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلَ عُمَرُ وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُمْ يَا عُمَرُ فَإِنَّمَا هُمْ بَنُو أَرْفِدَةَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی عمر آئے اور حبشی مسجد میں کھیل رہے تھے حضرت عمر نے اونکو ڈانٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھیلنے دے اونکو اے عمر وہ بنی ارفدہ ہین (یعنی حبشی ہین) **الرُّخْصَةُ فِي ذَلِكَ** فِي سَمَاعِ الْغِنَاءِ وَضَرْبِ الدُّفِّ يَوْمَ الْعِيدِ عید کے دن گانے اور بجانے کی اجازت **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِالدُّفِّ وَتُغَنِّيَانِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَجًّى بِثَوْبِهِ قَالَ مَرَّةً أُخْرَى مُتَسَجٍّ بِثَوْبِهِ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ وَهُنَّ أَيَّامُ مِنًى وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِالْمَدِينَةِ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہی حضرت ابوبکر صدیق اون کے پاس گئے دیکھا تو دو لڑکیان دلربا دف بجا رہی ہین اور گا رہی ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کپڑا لپیٹے ہوئے ہین تو آپ نے اپنا منہ کھولا اور فرمایا اے ابوبکر انکو گانے بجانے دے کیونکہ یہ دن عید کے ہین اور وہ دن منا کے تھے (یعنی ۱۱ ۱۲ ۱۳ ذیحجہ کی) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون دنون مدینہ مین تھے **أَبْوَابُ كِتَابِ الْعِيدَيْنِ** تمام ہوی کتاب عیدین کی **كِتَابُ قِيَامِ اللَّيْلِ وَتَطَوُّعِ النَّهَارِ** رات اور دن کے نوافل کے کتاب **بَابُ الْحَثِّ عَلَى الصَّلَوٰةِ فِي الْبُيُوتِ وَالْفَضْلِ فِي ذَلِكَ** گھر دن مین نفل نماز پڑھنے کی فضیلت **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وسلم صلوا فی بیوتکم ولا تتخذوها قبورا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز پڑھو اپنے گھروں میں (یعنی نفل) اور مت بناؤ گھر (اپنے) کو قبریں (جیسے قبر میں نماز نہیں ہوتی) عن زید بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتخذ حجرۃ فی المسجد من حصیر وصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیھا لیالی حتی اجتمع الیہ الناس ثم فقدوا صوتہ لیلۃ فظنوا انہ نائم فجعل بعضھم یتنحنح لیخرج الیھم فقال ما زال بکم الذی رأیت من صنیعکم حتی خشیت ان تکتب علیکم ولو کتب علیکم ما قمتم بہ فصلوا ایھا الناس فی بیوتکم فان افضل صلوۃ المرء فی بیتہ الا الصلوۃ المکتوبۃ ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں ایک حجرہ بنایا بوریے کا آپ اس میں کئی رات نماز (نفل) پڑھی یہاں تک کہ لوگ مسجد میں آپ پاس جمع ہونے لگے (اور آپ کے پیچھے شریک ہونے لگے نماز میں) پھر ایک رات لوگوں نے آپ کی آواز نہ سنی سمجھے آپ سو رہے ہیں بعضوں نے کھنکھارنا شروع کیا تاکہ آپ باہر نکلیں آپ نے فرمایا میں نے تمہارا کام دیکھا اور میں ڈرا کہیں فرض نہ ہو جاوے پھر اگر فرض ہو جاتا تو تم سے کر نہ سکتے اور لوگو نماز پڑھو (نفل) اپنے گھروں میں اس لئے کہ بہتر نماز آدمی کی وہ ہے جو اوس کے گھر میں ہو مگر فرض کیونکہ فضیلت ہوتی ہے، ایسے فرض کی کہ اوس کی خبر نہیں ہوتی سوا اللہ کے (وہ مسجد میں افضل ہے) عن کعب بن عجرۃ قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ المغرب فی مسجد بنی عبد الاشہل فلما صلی قام ناس یتنفلون فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بھذہ الصلوۃ فی البیوت ترجمہ کعب بن عجرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز بنی عبدالاشہل کی مسجد میں پڑھی جب نماز پڑھ چکے تو لوگ کھڑے ہو کر سنتیں پڑھنے لگے آپ نے فرمایا یہ گھروں میں پڑھا کرو۔ قیام اللیل تہجد کا بیان عن سعید بن ھشام اللہ الی ابن عباس فسألہ عن وتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا اسئلک بأعلم اھل الارض بوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم قال فأتی عائشۃ لیسیرا فاسألھا ثم ارجع الی فاخبرنی بردھا علیک فاتیت علی حکیم بن الافلح فاصطحبنا الیھا فقال ما انا بقارئہ منہ فی بضعۃ ان تقول فیھا ان الشیعتین شیئا فاتیت فیما الا مصیبا فاقمت علیہ فجاء معی فدخل علیھا فقالت لحکیم من ھذا معک قلت سعد بن ھشام قالت من ھشام قال ابن عامر فترحمت علیہ وقالت نعم المرء کان عامر قال یا ام المؤمنین انبئینی عن خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت الیس تقرأ القرآن قال قلت بلی قالت فان خلق نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان القرآن فھممت ان اقوم وقبدا لی قیام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا ام المؤمنین انبئینی عن قیام نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت الیس تقرأ ھذہ السورۃ یا ایھا المزمل قلت بلی قالت فان اللہ عز وجل افترض قیام اللیل فی اول ھذہ السورۃ فقام نبی اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم واصحابہ حولا حتی اکلت امھم ومشت اللہ عزوجل حرامتھا اثنی عشر شھرا
ثم انزل اللہ عزوجل التخفیف فی اخر ھذہ السورۃ فصار قیام اللیل تطوعا بعد
فریضۃ فکم مضت وان
اقوم فیدانی وتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا ام المومنین انبئینی عن وتر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قالت کنا نعد لہ سواکہ وطھورہ فیبعثہ اللہ عزوجل لما شاء ان یبعثہ
من اللیل فیتسوک ویتوضا ویصلی تسع رکعات لا یجلس فیھن الا عند الثامنۃ فیجلس فیذکر اللہ عزوجل
ویدعوہ ثم ینھض ولا یسلم فیصلی التاسعۃ ثم یقعد فیذکر اللہ عزوجل ویدعوہ ثم یسلم تسلیما یسمعنا ثم یصلی رکعتین وھو جالس بعدما یسلم ثم یصلی رکعۃ
فتلک احدی عشرۃ رکعۃ یا بنی فلما اسن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واخذ اللحم اوتر بسبع و
صلی رکعتین وھو جالس بعد ما سلم فتلک تسع رکعات یا بنی وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا صلی الصلوۃ احب ان یدوم علیھا وکان اذا شغلہ عن قیام اللیل نوم او مرض او وجع صلی من النھار
ثنی عشرۃ رکعۃ ولا اعلم ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرا القرآن کلہ فی لیلۃ ولا قام لیلۃ
کاملۃ حتی الصباح ولا صام شھرا کاملا غیر رمضان فاتیت ابن عباس فحدثتہ بحدیثھا فقال
صدقت لما انی لو کنت ادخل علیھا لاتیتھا حتی تشافھنی مشافھۃ قال ابو عبد الرحمن الذاوتع فی انکار
ولا ادری من الخطاء فی موضع من ترجمۃ علی السلام ترجمہ سعد بن ہشام سے روایت ہے وہ عبد اللہ بن عباس سے اور انہوں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
اخلاق کے بارے میں تو کہا میں تمکو بتلاؤں اس شخص کو جو سب سے زیادہ جانتا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کو انہوں نے
کہا ہاں انہوں نے کہا وہ عائشہ ہیں جاؤ ان کے پاس اور پوچھو ان سے پھر جو وہ جواب دیں مجھ سے بیان کرو میں حکیم بن افلح کے پاس گیا اور
اسکو کہا میرے ساتھ چلو حضرت عائشہ تک انہوں نے کہا میں نہیں جانے کا میں نے انکو منع کیا تھا کہ تم ان گروہوں
کے حق میں کچھ نہ کہو یعنی معاویہ اور علی رضہ کے گروہوں میں) لیکن انہوں نے نہ مانا اور کہا میں کہی جاؤں گی میں نے انکو
قسم دی ضرور میرے ساتھ چلو وہ میرے ساتھ آئے اور حضرت عائشہ پاس گئے انہوں نے حکیم سے پوچھا تمہارے ساتھ یہ کون
ہے میں نے کہا سعد بیٹا ہشام کا انہوں نے کہا کون ہشام حکیم نے کہا عامر کا بیٹا حضرت عائشہ بولیں اللہ رحم کرے عامر پر پھر آدمی تھا عامر سعد نے کہا میں نے عرض کیا اے ام المومنین مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق یعنی عادات اور
خصائل بتلایئے انہوں نے کیا تم قرآن نہیں پڑھتے میں نے کہا کیوں نہیں انہوں نے کہا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے اخلاق قرآن کے موافق تھے میں نے قصد کیا اوٹھنے کا پھر مجھے یاد آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عبادت کرنا رات کو
میں نے کہا ام المومنین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز مجھکو بتلاؤ انہوں نے کہا کیا تو نے سورہ مزمل نہیں پڑھی
میں نے کہا کیوں نہیں انہوں نے کہا اللہ جل جلالہ نے رات کی نماز فرض کر دی تھی پہلے اس سورت میں دیکھ کر ارشاد فرمایا قم
اللیل الا قلیلا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب ایک سال تک راتوں کو کھڑے ہوا کیے یہانتک کہ ان کے

باتوں بھول گئی اور اللہ نے اس سورہ کا خاتمہ بارہ مہینے تک زوال کہا پھر خیر میں آیت تخفیف کی اور تیسری (یعنی علم ان سیکون منکم مرضی غیر تک) اوسوقت رات کو کچھ باقی ہونا سنت رہ گیا پہلے فرض تھا پھر میں نے اوہنی کا قصد کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کا (یعنی طاق رکعتوں کا جو آپ رات کو پڑھتے تھے) مجھے خیال آیا میں نے عرض کیا ائے ام المومنین مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وتر بتلاؤ اوہنوں نے کہا ہم آپ کے لیے مسواک اور وضو کا پانی رکھ دیتے تھے پھر اللہ جل جلالہ کو جب منظور ہوتا آپ کو بیدار کرتا رات کو آپ اوٹھتے اور مسواک کر کے وضو کرتے اور آٹھ رکعتیں پڑھتے بیچ میں اونکے نہ بیٹھتے مگر اخیر میں آٹھویں رکعت پڑھ کر بیٹھتے پھر اللہ کا ذکر کرتے اور دعا مانگتے اور سلام پھیرنے کی آواز سے کہ ہم کو سنائی دیتا پھر سلام کے بعد دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے پھر ایک رکعت پڑھتے سب گیارہ رکعتیں پڑھتے اے بیٹے میرے جب آپ کا سن زیادہ ہوا اور گوشت بڑھ گیا (یعنی موٹی اور بھاری ہو گئے) تو آپ وتر کی سات رکعتیں پڑھنی لگی اور دو رکعتیں بیٹھ کر سلام کے بعد سب نو رکعتیں پڑھتے لگی اے بیٹی میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نماز (نفل) پڑھتے تو چاہتے کہ ہمیشہ وہ کو پڑھا کریں اور جب آپ کو زور پڑتا سو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے یہ یاد رکھو وہ تو نو ہی پارہ رکعتیں پڑھتے اور میں نہیں جانتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سارا قرآن ایک رات میں کبھی پڑھا ہو یا کبھی ساری صبح تک عبادت کی ہو یا کبھی ایسے پورے مہینہ کے روزے رکھتے ہوں سوا رمضان کے سعد نے کہا یہ سنکر میں ابن عباس کے پاس آیا اور اونسے حدیث بیان کی اوہنوں نے کہا سچ کہا حضرت ام المومنین نے اور جو میں اونکی پاس جاتا ہوں تو انکا اور اونکی حدیث کا ذکر کرتا ہوں پھر میں نے اسی طرح حدیث کا ذکر کیا اور کہا میں جانتا ہوں کہ کس شخص سے طلحہ نے روایت کی ہوئی تو میں اونکی پاس جاتا ہوں تو انکا اور اونکی حدیث کا ذکر کرتا ہوں پھر میں نے اسی طرح حدیث کا ذکر کیا اور کہا میں جانتا ہوں کہ کس شخص سے طلحہ نے روایت کی ہوئی تو میں اونکی پاس جاتا ہوں تو انکا اور اونکی حدیث کا ذکر کرتا ہوں پھر میں نے اسی طرح حدیث کا ذکر کیا اور کہا میں جانتا ہوں کہ کس شخص سے طلحہ نے روایت کی ہوئی

ثواب من قام رمضان ایمانا واحتسابا جو شخص رمضان کی راتوں میں نماز پڑھے ایمان سے ثواب کے واسطے اوسکی فضیلت

عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عبادت کرے رمضان میں ایمان سے ثواب کے واسطے تو اوس کے اگلے گناہ بخشدیئے جاوینگے

عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

باب قیام شہر رمضان رمضان کی راتوں میں نماز پڑھنے کا بیان

عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی فی المسجد ذات لیلۃ وصلی بصلوتہ ناس ثم صلی من القابلۃ وکثر الناس ثم اجتمعوا من اللیلۃ الثالثۃ والرابعۃ فلم یخرج الیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما اصبح قال قد رایت الذی صنعتم فلم یمنعنی من الخروج الیکم الا انی خشیت ان تفرض علیکم وذلک فی رمضان ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں ایک رات نماز پڑھی آپکے ساتھ اور لوگوں نے بھی پڑھی پھر دوسری رات کو بھی پڑھی اور لوگ بہت ہو گئے تیسری اور چوتھی رات کو لوگ جمع ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نہ نکلے صبح کو آپنے فرمایا میں نے دیکھا جو تم نے کیا لیکن میں صرف اسواسطے نہ نکلا کہ کہیں فرض نہ ہو جاوے تمپر اور یہ حال رمضان میں ہوا

عن ابی ذر قال صمنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فَلَمْ يَقُمْ بِنَا حَتَّى بَقِيَ سَبْعٌ مِنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا فِي الثَّامِنَةِ فَقَامَ بِنَا فِي الْخَامِسَةِ حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هٰذِهِ قَالَ إِنَّهُ مَنْ قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ كُتِبَ اللَّهُ لَهُ قِيَامَ لَيْلَةٍ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا وَلَمْ يَقُمْ حَتَّى بَقِيَ ثَلَاثٌ مِنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا فِي الثَّالِثَةِ وَجَمَعَ أَهْلَهُ وَنِسَاءَهُ حَتَّى تَخَوَّفْنَا أَنْ يَفُوتَنَا الْفَلَاحُ قُلْتُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُورُ

ترجمہ ابوذر سے روایت ہے ہم نے روزے رکھے (رمضان کے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ نہیں کھڑے ہوئے (راتوں کو تراویح کے لیئے) یہانتک کہ سات (تین رہ گئیں) یعنی تیئیسویں رات کو آپ کھڑے ہوئے تہائی رات تک پھر چوبیسویں رات کو نہیں کھڑے ہوئے پچیسویں کو کھڑے ہوئے آدھی رات تک میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کاش باقی رات بھی آپ اسی طرح ہمارے ساتھ نماز پڑھتے آپنے فرمایا جو شخص امام کے ساتھ کھڑا ہو (نماز کے لیئے) اوسکو ذاعت پانے تک تو اللہ اوس کے لیئے ساری رات کی نماز کا ثواب لکھیگا پھر آپ نہیں کھڑے ہوئے (چھبیسویں رات کو) جب تین راتیں رہگئیں تو ستائیسویں رات کو کھڑے ہوئے اور اپنے گھر والوں اور بی بیوں کو جمع کیا اور سب ہم ڈرے کہ ہمیں سحری جاتی رہی یعنی اتنی رات تک آپ کھڑے ہوئے کہ سحری کا وقت گذرنے کو تھا **عَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ يَقُولُ قُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قُمْنَا مَعَهُ لَيْلَةَ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ قُمْنَا مَعَهُ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنْ لَا نُدْرِكَ الْفَلَاحَ وَكَانُوا يُسَمُّونَهُ السُّحُورَ

ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہوئے رمضان کے مہینے میں تیئیسویں رات کو تہائی رات تک پھر پچیسویں رات کو کھڑے ہوئے آدھی رات تک پھر ستائیسویں رات کو کھڑے ہوئے یہانتک کہ سحری جاتے رہنے کا ڈر ہوا **بَابُ** الْحَثِّ عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ رات کو نماز پڑھنے کی فضیلت **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَامَ أَحَدُكُمْ عَقَدَ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِهِ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ عَلَى كُلِّ عُقْدَةٍ لَيْلٌ طَوِيلٌ أَيْ ارْقُدْ فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ أُخْرَى فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتِ الْعُقَدُ كُلُّهَا فَيُصْبِحُ طَيِّبَ النَّفْسِ نَشِيطًا وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ

ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سوتا ہے تو شیطان اوس کے سر پر تین گرہیں دیتا ہے اور ہر ایک پر یہ مار دیتا ہے کہ رات بڑی ہے سوتا رہ پھر اگر وہ جاگا اور شیطان کا کہا نہ مانا اوس نے اللہ کی یاد کی (نیند سے اٹھتے ہی) تو ایک گرہ کھلجاتی ہے پھر جب وضو کرتا ہے دوسری گرہ کھل جاتی ہے پھر اگر نماز پڑھتا ہے تو سب گرہیں کھلجاتی ہیں اور صبح کو خوش مزاج چست رہتا ہے نہیں تو منحوس اور سست رہتا ہے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ

ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص کا ذکر آیا جو رات کو صبح تک تہا

اپنے فرمایا اوسکے کانون مین شیطان نے موت دیا ہی یعنے غفلت ڈالدی ہی جب نیند سے نہین جگتا **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ** رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ لَأَنَامُ عَنِ الصَّلٰوةِ بِاللَّيْلِ حَتّٰى أَصْبَحَ قَالَ ذَاكَ شَيْطَانٌ بَالَ فِيْ

اُذُنِكَ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی ایکشخص نے کہا یا رسول اللہ فلان شخص رات کو سوگیا نماز سے یہانتک کہ صبح ہوگئی اپنے فرمایا شیطان نے اوسکے کانون مین موت دیا ہی **عَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى ثُمَّ أَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّتْ فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ

فِيْ وَجْهِهَا الْمَاءَ وَرَحِمَ اللّٰهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ ثُمَّ أَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَصَلّٰى فَإِنْ أَبٰى

نَضَحَتْ فِيْ وَجْهِهِ الْمَاءَ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحم کرے اللہ اوس شخص پر جو رات کو جاگے پھر نماز پڑہے پھر جگاوے اپنی عورت کو وہ بھی نماز پڑہے اگر نہ اوٹھے تو اوس کے منہ پر پانی چھڑک دیوے اور رحم کرے اللہ اوس عورت پر جو رات کو اوٹھے اور نماز پڑہے پھر جگاوے اپنے خاوند کو وہ بھی نماز پڑہے اگر نہ اوٹھے تو اوس کے منہ پر پانی چھڑک دیوے **عَنْ عَلِيِّ** بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ

فَقَالَ أَلَا تُصَلُّوْنَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّمَا أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللّٰهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا فَانْصَرَفَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قُلْتُ لَهُ ذٰلِكَ ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَ

يَقُوْلُ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ترجمہ حضرت علی رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اور حضرت فاطمہ کو پکارا رات کو اور فرمایا تمنے نماز نہین پڑہتے (تہجد کی) مین نے کہا یا رسول اللہ ہماری جانین اللہ جل جلالہ کی ہاتہ مین ہین جب وہ چاہیگا ہم کو اوٹہاویگا یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے جب مین نے یہ کہا پہر مین نے سنا آپ پیٹہ موڑے ہی جاتے ہین اور ران پر ہاتہ مار کے فرماتے ہین (وکان الانسان اکثر شی جدلا) یعنے انسان سب سے زیادہ جہگڑنیوالا ہی

مطلب یہ ہی کہ حق بات کو بعضوقت نہین مانتا اور چاہتا ہی کہ بیفایدہ دلیل کرے جس سے اپنی بات اوپر رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت علی کو پکارنا یہ ہی تو اللہ ہی کو چاہنا تہا اور جب وہ جاگ اوٹہے تو اللہ ہی نے اوٹہوجگایا پھر نماز پڑہنے مین کیا عذر تہا اگرچہ تہجد کی نماز فرض نہ تہی نفل تہی اور اسی خیال سے حضرت علی رض نے دیر میں دیر کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم بطریق اعلام نہا نہ وجوب ورنہ اطاعت لازم ہوجاتی واللہ اعلم **عَنْ عَلِيِّ** بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَ حَمَلَ

عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى فَاطِمَةَ مِنَ اللَّيْلِ فَأَيْقَظَنَا لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى بَيْتِهِ فَصَلّٰى

هُوَيًّا مِنَ اللَّيْلِ فَلَمْ نَسْمَعْ لَنَا حِسًّا فَرَجَعَ إِلَيْنَا فَأَيْقَظَنَا فَقَالَ قُوْمَا فَصَلِّيَا قَالَ فَجَلَسْتُ وَأَنَا أَعْرُكُ عَيْنَيَّ

وَأَقُوْلُ أَنَا وَاللّٰهِ لَا أُصَلِّيْ صَلَاةً مَا لَكَ بِهَا عَلَيَّ فَإِنَّمَا أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللّٰهِ فَإِنْ شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا قَالَ فَوَلّٰى

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ وَيَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلٰى فَخِذِهِ مَا نُصَلِّيْ إِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا وَ

كَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ترجمہ حضرت علی رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے اور فاطمہ زہرا رض

پاس رات کو آئے اور ہم کو جگایا نماز کے لیے پھر اپنے گھر کو لوٹ گئے اور بڑی دیر تک نماز پڑھا کیے لیکن ہماری آنکھ نہ پالی ہم
تو پھر لیٹ کر سو رہے تھے) تب تو آپ پھر آئے اور ہم کو جگایا اور فرمایا اوٹھو نماز پڑھو میں اوٹھ کر بیٹھا انکھین ملتا جاتا اور کہتا تھا
قسم خدا کی ہم اوسی قدر نماز پڑھین گے جتنی اللہ نے ہماری تقدیر مین لکھی ہی اور ہماری جانین اللہ کے ہاتھہ مین ہین اگر
چاہیگا تو ہم کو اوٹھا دیگا یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیگئے اور اپنا ہاتھہ ران پر مار کے فرماتے تھے ہم اوسی
قدر نماز پڑھین گے جتنی اللہ نے ہماری تقدیر مین لکھی ہی (یہ حضرت علی کا کلام تھا آپ اوس کو تعجب سے نقل کرتے تھے) انسان
سب سے زیادہ جھگڑالو ہے **ف** اس لیے کہ یہ امر سچ ہی جتنا تقدیر مین ہی اتنا ہی انسان کو ملیگا مگر تقدیر کا کسی کو علم نہین
ہی پھر اوسکو فکر کا کیا محل ہے نیک کامون مین کوشش کرنا ہمارا فرض ہے نہ یہ کہ تقدیر کا حیلہ کرکے ہاتھہ پانون سیار دین فقط

باب فضل صلوٰۃ اللیل رات کی نماز کی فضیلت **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم افضل الصیام بعد شہر رمضان شہر اللہ المحرم وافضل الصلوٰۃ بعد الفریضۃ صلوٰۃ اللیل
ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے بعد روزہ رکھنے کی لیے سب مہینون سے زیادہ
محرم کا مہینہ افضل ہے اور فرض نماز کے بعد رات کی نماز سب نمازون سے افضل ہے **عن** حمید بن عبد الرحمن یقول
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصلوٰۃ بعد الفریضۃ قیام اللیل وافضل الصیام بعد
رمضان المحرم ارسلہ شعبۃ بن الحجاج **ترجمہ** حمید بن عبد الرحمن سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرض کے بعد رات کے نماز فضیلت
رکھتی ہے اور رمضان کے بعد محرم فضیلت رکھتا ہی اسکو شعبہ بن حجاج نے ارسال کیا اس حدیث کو شعبہ بن حجاج **فصل** صلوٰۃ اللیل فی السفر سفر مین تہجد
پڑھنے کی فضیلت **عن** ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلاثۃ یحبہم اللہ عز وجل رجل اتی قوما
فسألہم باللہ ولم یسألہم بقرابۃ بینہ وبینہم فمنعوہ فتخلف رجل باعقابہم فاعطاہ سرا لا یعلم
بعطیتہ الا اللہ عز وجل والذی اعطاہ وقوم ساروا لیلتہم حتی اذا کان النوم احب الیہم مما یعدل
بہ نزلوا فوضعوا رؤسہم فقام یتملقنی ویتلو آیاتی ورجل کان فی سریۃ فلقوا العدو فانہزموا
فاقبل بصدرہ حتی یقتل او یفتح اللہ لہ **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تین
آدمیون سے محبت رکھتا ہی ایک تو وہ شخص جو ایک قوم کا تہا اوس قوم پاس ایک شخص منگنے آیا اوسکے لیئے رشتہ اور ناتا کیونکہ
سے پھر اوس قوم نے اوسکو نہ دیا وہ شخص چپکے سے چلا گیا اور چھپکر اوسکو دے آیا جسکو کوئی نہین جانتا سوا اللہ کے یا اوس
شخص کے جسنے دیا ہے اور ایک وہ شخص جو ایک قوم مین تہا وہ رات بھر چلے جب سونا اونکو سب سے بھلا معلوم ہوا تو وہ اوتری
اور پڑکر سو رہے مگر وہ شخص کہڑا رہا اللہ سے دعا کرتا ہوا اور اوس کے سامنے عاجزی کرتا ہوا اور اوس کے آیتین پڑہتا ہوا رہے
نفل پڑہا کیا) اور ایک وہ شخص جو لشکر مین تہا جب دشمن سے مقابلہ ہوا تو اوگ بہاگ کہڑے ہوئے مگر وہ سینہ سامنے کیئے ہوئے چلا گیا
یہانتک کہ مارا گیا یا اللہ نے فتح دی اوسکو **وقت القیام** رات کو کونسا وقت افضل ہی **عن** مسروق قال قلت

لِعَائِشَةَ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ الدَّائِمُ قُلْتُ فَأَيُّ اللَّيْلِ كَانَ يَقُومُ قَالَتْ

إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ ترجمہ مسروق سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کونسا کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پسند ہوتا اونہون نے کہا جو کام ہمیشہ ہو میں نے کہا آپ رات کو کب اوٹھتے تھے اونہون نے کہا جب مرغ بولتا تھا یعنی اخیر رات میں صبح صادق سے پہلے اس لیئے کہ مرغ کی آواز شروع ہوتی ہے جب پھر رات باقی رہتی ہے **باب ذکر**

مَا يُسْتَفْتَحُ بِهِ الْقِيَامُ جب رات کو اوٹھے تو پہلے کیا کہے **عن** عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِمَا كَانَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ قِيَامَ اللَّيْلِ قَالَ لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ قَبْلَكَ كَانَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ عَشْرًا وَيَحْمَدُ عَشْرًا وَيُسَبِّحُ عَشْرًا وَيُهَلِّلُ عَشْرًا وَيَسْتَغْفِرُ عَشْرًا

وَيَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ ضِيقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ عاصم بن حمید سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز کس عاسے شروع کرتے تھے اونہون نے کہا تو نے وہ بات مجھسے پوچھی کسینی پوچھی نہین آجتک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دس بار اللہ اکبر کہتے پھر دس بار الحمد للہ کہتے پھر دس بار سبحان اللہ کہتے پھر دس بار لآ الہ الا اللہ کہتے پھر دس بار استغفار کرتے اور فرماتے اللہم اغفرلی واہدنی تک یعنی یا اللہ بخش مجھکو اور راہ بتلا مجھ اور روزی دے مجکو اور تندرست رکھ مجھکو پناہ مانگتا ہون اللہ کی قیامت کے دن جائی کی تنگی سے **عن** رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ كُنْتُ أَبِيتُ عِنْدَ حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ

أَسْمَعُهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الْهُوِيَّ ثُمَّ يَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ الْهُوِيَّ ترجمہ ربیعہ بن کعب اسلمی سے روایت ہے میں رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے کے پاس رہتا میں سنتا جب رات کو اوٹھتے تو یہ فرماتے سبحان اللہ رب العالمین الہوی پھر یہ کہتے سبحان اللہ وبحمدہ **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ

مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّامُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ حَقٌّ وَوَعْدُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ

وَالسَّاعَةُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِكَ آمَنْتُ ثُمَّ ذَكَرَ فَتَيَمَّمَ مَكَانَهَا

وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ

الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو کھڑے ہوتے تہجد کے لیئے تو فرماتے اللہم لک الحمد اخیر تک یعنی یا اللہ تجھی کو تعریف لایق ہے تو روشن کرنیوالا ہے آسمانون اور زمین کا اور جو اون مین ہین تجھی کو تعریف لایق ہے تو سچا تیرا وعدہ سچا باغ بچہ آگ سچ قیامت سچ نبی بھی محمد سچا میں نے تیری طرف منہ کیا تجھپر بھروسا کیا تجھپر یقین لایا تیری ہی لیئی جھگڑا اور تیری ہی طرف فیصلہ کی لیئی آیا میرے اگلے اور پچھلے اعمد کھلے گناہ سب بخشدے تو ہی آگے ہے اور تو ہی پیچھے ہے سوا تیرے کوئی پوجنے کے لایق نہین کسی مین زور اور طاقت نہین سوا اللہ کے **عن**

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَهِيَ خَالَتُهٗ فَاضْطَجَعْتُ فِيْ عَرْضِ الْوِسَادَةِ
وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهٗ فِيْ طُوْلِهَا فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى
اِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ اَوْ قَبْلَهٗ بِقَلِيْلٍ اَوْ بَعْدَهٗ بِقَلِيْلٍ اِسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ
يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهٖ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَرَاَ الْعَشْرَ الْاٰيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ اِلٰى شَنٍّ
مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهَا فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ
مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَاْسِيْ
وَاَخَذَ بِاُذُنِيْ الْيُمْنٰى يَفْتِلُهَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ
ثُمَّ اَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ترجمہ عبداللہ بن عباس ہی روایت ہے
وہ ایک رات ام المؤمنین میمونہ کے گھر میں ہوا اور جو اون کی خالہ تہیں تو اونہون نے کہا میں بچھونے کے چوڑان
میں لیٹا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بی بی میمونہ اوس کے لنبا میں لیٹین پھر آپ سو ہے جب آدھی
رات ہوئی یا اوس سے کچھ پہلے یا کچھ بعد تو آپ اوٹھی اور بیٹھ کر اپنے ہاتھ سے منہ ملنے لگے نیند دور کرنیکی لیئے پھر آپنے
اوس آیتین اخیر سورہ آل عمران کی پڑہین اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ
اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا اخیر تک پھر ایک مشک کیطرف گئے جو لٹکا رہی تھی اور اوس مین سے پانی لیکر اچھی طرح وضو کیا پھر نماز
پڑہنے لگے کھڑے ہوکر عبداللہ بن عباس نے کہا میں نے بہی کہہ ہوکر ایسا ہی کیا (یعنے وضو کیا) پھر نزدیک آکر آپ کے
پہلو مین کھڑا ہوا آپنے اپنا داہنا ہاتہ میرے سر پر رکہا اور میرا داہنا کان پکڑکر ملنے لگے پھر آپ نے دو رکعتین پہر
دو رکعتین پھر دو رکعتین پھر دو رکعتین پھر دو رکعتین پھر دو رکعتین پھر وتر پڑہا بعد اوس کے لیٹے رہے یہانتک کہ
مؤذن آیا (فجر کی نماز کے لیے بلانے کو) اوسوقت آپنے ہلکی دو رکعتین پڑہین) یعنے فجر کی سنتین **بَابُ**
مَا يَفْعَلُ اِذَا قَامَ مِنَ السِّوَاكِ مِنَ اللَّيْلِ جب اوٹہو مسواک کرے **عَنْ** حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا
قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اوٹہتے تو اپنا
منہ مسواک سے **عَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ
بِالسِّوَاكِ ترجمہ جو اوپر گزرا **عَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا نُؤْمَرُ بِالسِّوَاكِ اِذَا قُمْنَا مِنَ اللَّيْلِ ترجمہ حذیفہ سے روایت
ہی ہم کو حکم تہا مسواک کرنیکا جب رات کو اوٹہین **عَنْ** شَقِيْقٍ قَالَ كُنَّا نُؤْمَرُ اِذَا قُمْنَا مِنَ اللَّيْلِ اَنْ نَّشُوْصَ اَفْوَاهَنَا
بِالسِّوَاكِ ترجمہ شقیق نے کہا ہم کو حکم تہا جب رات کو اوٹہین تو اپنے منہ صاف کرین مسواک سے **بَابُ** **اَيِّ شَيْءٍ يَسْتَفْتِحُ**
صَلٰوتَهٗ بِاللَّيْلِ رات کی نماز کس طرح شروع کرے **عَنْ** اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ بِاَيِّ شَيْءٍ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلٰوتَهٗ قَالَتْ كَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ اِفْتَتَحَ صَلٰوتَهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ

جبرئیل ومیکائیل واسرافیل فاطر السموت والارض عالم الغیب والشہادۃ انت تحکم بین عبادک فیما کانوا فیہ یختلفون اللھم اھدنی لما اختلف فیہ من الحق انک تھدی من تشاء الی صراط مستقیم ترجمہ ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز کس طرح سے شروع کرتے تھے انھوں نے کہا آپ جب رات کو اٹھتے نماز شروع کرتے تو فرماتے اللھم رب جبرئیل الخ یعنی اے مالک جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے اے پیدا کرنیوالے آسمانوں اور زمین کے اے جاننے والی غایب اور حاضر کے تو فیصلہ کریگا اپنے بندوں کا جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں یا اللہ جس بات میں اختلاف ہے اوسمیں تو مجھکو حق بتلا دے بیشک جسکو چاہتا ہے تو سیدھی راہ پر لگاتا ہے عن حمید بن عبدالرحمن بن عوف ان رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قلت وانا فی سفر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لاکرمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاصلوۃ حتی اری فعلہ فلما صلی صلوۃ العشاء وھی العتمۃ اضطجع ھویا من اللیل ثم استیقظ فنظر فی الافق فقال ربنا ما خلقت ھذا باطلا حتی بلغ انک لا تخلف المیعاد ثم اھوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی فراشہ فاستل منہ سواکا ثم توضا فرغ من اداوۃ عندہ ماء فاستن ثم قام فصلی حتی قلت قد صلی قدر ما نام ثم اضطجع حتی قلت قد نام قدر ما صلی ثم استیقظ ففعل کما فعل قال مرۃ فقال مثل ما قال ففعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث مرات قبل الفجر ترجمہ حمید بن عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے سنا وہ کہتا تھا میں سفر میں ساتھ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تو میں نے کہا ضرور دیکھونگا آپ کسطرح نماز پڑھتے ہیں جب آپ عشا کی نماز پڑھ چکے تو بڑی دیر تک سوتے ہے پھر جاگے اور آسمان کے کنارے کو دیکھا اور فرمایا ربنا ما خلقت ھذا باطلا یعنی اے پروردگار تو نے یہ بیکار نہیں بنایا یہاں تک کہ پہونچی انک لا تخلف المیعاد تک پھر آپ بچھونے کیطرف جھکے اور مسواک اوٹھائی اور ڈول سے پانی نکالا ایک پیالی میں اور مسواک کی پھر کھڑے ہوئی نماز پڑھنے لگے یہانتک کہ میں سمجھا جتنی دیر تک سوئی تھی اوتنی ہی دیر تک نماز پڑھی پھر لیٹ رہی یہانتک کہ میں سمجھا سوئی اوتنی ہی دیر تک جتنی دیر تک نماز پڑھی تھی پھر جاگے اور ایسا ہی کیا (یعنی مسواک کی اور نماز پڑھی) اور کہا وہی جو پہلے کہا تھا (یعنی ربنا ما خلقت ھذا باطلا) الخیر تک) تو فجر سے پہلے آپ نے تین بار ایسا ہی کیا **باب** ذکر صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا بیان **عن انس** قال ما کنا نشاء ان نری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اللیل مصلیا الا رایناہ ولا نشاء ان نراہ نائما الا رایناہ ترجمہ انس سے روایت ہے ہم جب چاہتے رات کو دیکھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے تو نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے اور جب چاہتے سوتے ہوئے دیکھیں تو سوتے ہوئے دیکھتے (یعنی آپ رات کو سوتے بھی اور نماز بھی پڑھتے نہ ساری

رات جاگتے نہ ساری رات سوتے **عن** یعلی بن مملک انہ سأل ام سلمۃ عن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت کان یصلی العتمۃ ثم یسبح ثم یصلی بعدھا ما شاء اللہ من اللیل ثم ینصرف فینام قدر مثل ما صلی ثم یستیقظ من نومہ ذلک فیصلی مثل ما نام وصلوتہ تلک الاخرۃ تکون الی الصبح

ترجمہ یعلی بن مملک نے پوچھا ام المومنین ام سلمہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو اونہوں نے کہا آپ عشا کی نماز پڑھتے تھے پھر سنتیں پڑھتے تھے پھر اوس کے بعد جتنی رات تک اللہ چاہتا آپ نماز پڑھا کرتے پھر سوتے جتنی دیر تک جتنی دیر تک نماز پڑھی تھی پھر جاگتے اور نماز پڑھتے اوتنی دیر تک جتنی دیر تک سوئے تھے اور یہ اخیر کی نماز آپ کی فجر تک ہوتی

عن یعلی بن مملک انہ سأل ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن قرأۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعن صلوتہ فقالت مالکم وصلوتہ کان یصلی ثم ینام قدر ما صلی ثم یصلی قدر ما نام ثم ینام قدر ما صلی حتی یصبح ثم نعتت لہ قرأتہ فاذا ھی تنعت قرأۃ مفسرۃ حرفا حرفا

ترجمہ یعلی بن مملک نے ام سلمہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرات کو (یعنی آپ کلام اللہ کیونکر پڑھتے تھے) اور نماز کو اونہوں نے کہا تمہین تمہارا پوچھنا بی فائدہ ہی کیونکہ تم ویسی نماز نہین پڑھ سکتے آپ نماز پڑھتے تھے پھر سوتے جتنی دیر نماز پڑھی پھر نماز پڑھتے جتنی دیر سوئے تھے پھر سوتے جتنی دیر نماز پڑھی تھی صبح تک پھر قرات کو بیان کیا تو وہ صاف ایک ایک حرف الگ الگ تھی

ذکر صلوۃ داود علیہ السلام

داود علیہ السلام کی نماز کا بیان **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الصیام الی اللہ عز وجل صیام داود علیہ السلام کان یصوم یوما ویفطر یوما واحب الصلوۃ الی اللہ صلوۃ داود کان ینام نصف اللیل ویقوم ثلثہ وینام سدسہ

ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزون سے زیادہ پسند اللہ کو حضرت داود علیہ السلام کا روزہ ہی وہ ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار کرتے اور سب نمازون مین زیادہ پسند اللہ کو حضرت داود کی نماز ہی وہ آدھی رات سوتے پہر تہائی رات نماز پڑھتے پھر چھٹے حصہ مین سوتے (اسطرح ساری رات کو تقسیم کرتے)

ذکر صلوۃ نبی اللہ موسی کلیم اللہ علیہ السلام

حضرت موسی کلیم اللہ کی نماز کا بیان **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتیت لیلۃ اسری بی علی موسی علیہ السلام عند الکثیب الاحمر وھو قائم یصلی فی قبرہ

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات مجھکو معراج ہوا تو مین نے موسی علیہ السلام کو پایا سرخ ریتی کی پاس وہ اپنی قبر مین کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین اتیت علی عند الکثیب الاحمر وھو قائم یصلی قال ابو عبد الرحمن ھذا اولی بالصواب عندنا من حدیث معاذ بن خالد

ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین موسی علیہ السلام کو سرخ ریتی کے ٹیلے پر وہ کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے

ف امام نسائی نے کہا ہمارے نزدیک یہ روایت ٹھیک ہے پہلی روایت سے انتھی وجہ اس کی یہ ہے کہ معراج کی رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ سے چھٹے آسمان پر ملے تھے اور ممکن ہے کہ پہلی ملاقات قبر میں ہوئی ہو پھر جیسے آسمان پر اور سدرۃ المنتہیٰ ایک مقام ہے بیت المقدس سے ایک منزل پر وہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مررت علی قبر موسیٰ علیہ السلام وھو یصلی فی قبرہ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر پر گزرا وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مررت لیلۃ اسری بی علی موسیٰ علیہ السلام وھو یصلی فی قبرہ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں معراج کی رات حضرت موسیٰ علیہ السلام پاس ہو کر گیا وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ اسری بہ مر علی موسیٰ وھو یصلی فی قبرہ **ترجمہ** انس سے روایت ہے جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا تو آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر گزرے وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے **عن** انس یقول اخبرنی بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ اسری بہ مر علی موسیٰ علیہ السلام وھو یصلی فی قبرہ **ترجمہ** انس سے روایت ہے مجھ سے بیان کیا ایک صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام پاس سے گئے وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے **عن** انس عن بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیلۃ اسری بی مررت علی موسیٰ وھو یصلی فی قبرہ **ترجمہ** انس سے روایت ہے اونہوں نے بعض صحابہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات آپ مجھکو معراج ہوا تو میں موسیٰ علیہ السلام پر سے گزرا وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے **باب** احیاء اللیل رات کو عبادت کرنا **عن** خباب بن الارت وکان قد شھد بدرا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ راقب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ صلاھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلھا حتی کان مع الفجر فلما سلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلوتہ جاء خباب فقال یا رسول اللہ بابی انت وامی لقد صلیت اللیلۃ صلوۃ ما رایتک صلیت نحوھا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجل انھا صلوۃ رغبۃ ورھبۃ سالت ربی عز وجل فیھا ثلث خصال فاعطانی اثنتین ومنعنی واحدۃ سالت ربی عز وجل ان لا یھلکنا بما اھلک بہ الامم قبلنا فاعطانیھا وسالت ربی ان لا یظھر علینا عدوا من غیرنا فاعطانیھا وسالت ربی ان لا یلبسنا شیعا فمنعنیھا **ترجمہ** خباب بن الارت سے روایت ہے وہ جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھا اونہوں نے رات بھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا جب فجر قریب ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا خباب گئے اور

اور عرض کیا یارسول اللہ قربان ہوں آپ پر مان باپ میرے آپ اس رات کو ایسی نماز پڑھی ویسی کبھی میں نے آپ کو پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں یہ نماز محبت اور ڈر کی ہے میں نے اسمیں اپنے پروردگار سے تین باتیں مانگیں وہ تو عنایت ہوئیں اور ایک نہیں ملی میں نے اپنے پروردگار سے یہ مانگا کہ ہم کو ہلاک نہ کرے ان عذابوں سے جن سے اگلی امتوں کو ہلاک کیا تو قبول ہوا پھر میں نے مانگا کہ ہم پر غیر دشمن مسلط نہ ہو تو قبول ہوا ف اسمیں یہ شبہ ہوتا ہے کہ اس زمانے میں اور بہت سے گلے دماغوں میں جابجا مسلمان کافروں کی رعایا رہے ہیں چنانچہ اس وقت ہندوستان میں نصاریٰ کی حکومت ہے اوسکا جواب یہ ہے۔ کہ مراد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ کرام سے ہے یعنے جو لوگ اوسوقت آپ کے ساتھ موجود تھے اون پر کبھی غیر دشمن مسلط نہیں ہوا۔ یا مطلب یہ ہے کہ تمام مسلمانوں پر غیر دشمن مسلط نہ ہوا اور ابھی تک عرب اور افریقہ اور وسط ایشیا اور ایشیائے کوچک اور ٹرکی یورپ کی بعض مقامات پر مسلمان آزاد ہیں اور ان کے حاکم مسلمان ہیں اگرچہ نصاریٰ سے تعلق کچھ نہ کچھ قائم ہوگیا ہے اور انکی حکومت نے ایک عالم کو گھیر لیا ہے۔ یا مراد خاص عرب کے مسلمان ہیں۔ یا مراد یہ ہے کہ جبتک قیامت کی آثار ظاہر نہ ہوں مسلمانوں پر غیر دشمن مسلط نہ ہو اور نصاریٰ کا تمام مسلمانوں پر مسلط ہونا اور سب ملکوں پر حکومت قائم کرنا قیامت کی آثار سے ہے واللہ اعلم۔ ف پھر میں نے مانگا کہ ہم میں پھوٹ نہ ہو اور گروہ گروہ نہ ہوں (یعنے سب متفق و متحد رہیں) تو قبول نہ ہوا ف بلکہ بہتر فرقے ہوگئے اور ہر ایک فرقے کے سیکڑوں شاخیں ہوگئیں اَخْتِلَافُ عَلٰی عَائِشَةَ فِیْ اِحْیَاءِ اللَّیْلِ اختلاف روایت کا حضرت عائشہ رضہ کی عبادت میں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ اَحْیَی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اللَّیْلَ وَاَیْقَظَ اَهْلَهٗ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رمضان کا اخیر دہا کا آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جاگتے اور اپنے گھر کو لوگوں کو جگاتے اور تہ بند مضبوط باندھتے

عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ اَتَیْتُ الْاَسْوَدَ بْنَ یَزِیْدَ وَكَانَ لِیْ اَخًا صَدِیْقًا فَقُلْتُ یَا اَبَا عَمْرٍو حَدِّثْنِیْ مَا حَدَّثَتْكَ اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَتْ كَانَ یَنَامُ اَوَّلَ اللَّیْلِ وَیُحْیِیْ آخِرَهٗ ترجمہ ابو اسحاق سے روایت ہے میں اسود بن یزید پاس آیا اور وہ میرے بہائی دوست تھے میں نے کہا اے ابا عمرو بیان کرو مجھ سے جو بیان کیا ہو تم سے ام المومنین عائشہ رضہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے باب میں اونہوں نے کہا حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رات کو سوتے اور پچھلی رات میں جاگتے

عَنْ عَائِشَةَ رضہ قَالَتْ لَا اَعْلَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ كُلَّهٗ فِیْ لَیْلَةٍ وَلَا قَامَ لَیْلَةً حَتَّی الصَّبَاحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ غَیْرَ رَمَضَانَ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے میں نہیں جانتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات میں کبھی سارا قرآن پڑھا ہو یا رات بھر صبح تک عبادت کی ہو یا ایک مہینے پورے روزے کبھی رکھے ہوں سوا رمضان کے

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْهَا وَعِنْدَهَا اِمْرَاَةٌ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ قَالَتْ فُلَانَةُ لَا تَنَامُ قَدْ ذُكِرَتْ مِنْ صَلَاتِهَا فَقَالَ مَهْ عَلَیْكُمْ بِمَا تُطِیْقُوْنَ فَوَاللّٰهِ لَا یَمَلُّ اللّٰهُ حَتّٰی تَمَلُّوْا وَكَانَ

أَحَبُّ الدِّينِ إِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اون کے پاس گئے وہاں ایکعورت بیٹھی تھے آپنے پوچھا یہ کون ہے حضرت عائشہ نے کہا یہ فلانی عورت ہے پھر بیان کیا کہ یہ سوتی نہین ہے اور رات بھر) نماز پڑھتی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کیا بات ہے تم کو چاہیئے اتنا عمل کرو جتنی طاقت ہو قسم خدا کی اللہ جل جلالہ نہین تھکیگا (ثواب دینے سے) تم ہی تھک جاؤ گے (عمل کرنے سے) اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ کام پسند تھا جسکو آدمی ہمیشہ کرے **ف** ہمیشہ وہی کام نہیگا جو اعتدال سے ہو بعضے روز دن رات محنت اوٹھا کر ایک کام کرنا اچھا نہین اسلیئے کہ وہ چھوٹ جاتا ہے ہمیشہ نبھ نہین سکتا اس لیئے حکمت کا قاعدہ یہ ہے کہ تھوڑا کام کرے جتنا طبیعت پر بار نہ ہو وہ ہمیشہ قایم رہے گا اور وہی فائدہ بخشیگا **عن** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَأَى حَبْلًا مَمْدُودًا بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ فَقَالَ مَا هَذَا الْحَبْلُ قَالُوا لِزَيْنَبَ تُصَلِّي فَإِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلُّوهُ لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ فَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسجد مین تشریف لیگئے وہان ایک رسی دیکھی جو دو کھنبھون مین بندھی تھی آپنے پوچھا یہ رسی کیسی ہے لوگون نے کہا زینب نماز پڑھتی ہین جب تھک جاتی ہین تو اس رسی سے لٹک رہتی ہین (لیکن بیٹھتی نہین اور آرام نہین پاتین) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس رسی کو کھول ڈالو جبتک دل لگی نماز پڑھو اور جب تھک جاؤ تو بیٹھ جاؤ (آرام پاؤ سو رہو اس لیئے کہ بعد ریاضت اور محنت کے سکون اور راحت ضرور ہے ورنہ آدمی بیمار ہو جاویگا پھر مطلق ریاضت نہ ہو سکیگی **عن** الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوے (نماز مین) یہانتک کہ پانون آپ کے سوج گئے کسینے کہا آپکے تو اگلے اور پچھلے گناہ اللہ نے بخش دیے ہین (پھر آپکو اتنی عبادت کرنے کی) آپنے فرمایا کیا مین اللہ کا بندہ شکر گزار نہون (یعنے اگر میرے گناہ اللہ نے معاف کر دیے ہین تو مین اسی احسان کا شکر گزار ہون **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَتَّى تَرِمَ أَوْ تَنْفَطِرَ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ لِمَ تَصْنَعُ هَذَا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے یہانتک کہ آپ کے پانون پھٹ جاتے **كَيْفَ يَفْعَلُ** إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَائِمًا ہر کر اختلاف الناقلین عن عائشہ فی ذلک جب کھڑے ہو کر نماز شروع کرے تو کس طرح کرے اور بیان راویون کی اختلاف کا اس باب مین حضرت عائشہ سے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَإِذَا صَلَّى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بڑی رات تک نماز پڑھتے جب کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے اور جب بیٹھ کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَائِمًا وَقَاعِدًا فَإِذَا افْتَتَحَ

الصَّلٰوۃِ قَائِمًا رَکَعَ قَائِمًا وَاِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ قَاعِدًا رَکَعَ قَاعِدًا ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے اور بیٹھے نماز پڑھتے تھے جب کھڑے ہو کر نماز شروع کرتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے اور جب بیٹھ کر نماز شروع کرتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے **عن** عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ وَھُوَ جَالِسٌ فَیَقْرَأُ وَھُوَ جَالِسٌ فَاِذَا بَقِیَ مِنْ قِرَاءَتِہٖ قَدْرُ مَا یَکُوْنُ ثَلَاثِیْنَ اَوْ اَرْبَعِیْنَ اٰیَۃً قَامَ فَقَرَأَ وَھُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَکَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ یَفْعَلُ فِی الرَّکْعَۃِ الثَّانِیَۃِ مِثْلَ ذٰلِکَ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھتے تو بیٹھ کر قرأت کرتے جب آپ کی قرأت میں سے تیس یا چالیس آیتیں رہ جاتیں تو کھڑے ہو جاتے اور اسی طرح کر رکوع کرتے پھر سجدہ کرتے اور دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے **عن** عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی حَالَ السِّنِّ فَکَانَ یُصَلِّیْ وَھُوَ جَالِسٌ یَقْرَأُ فَاِذَا بَقِیَ عَلَیْہِ مِنَ السُّوْرَۃِ ثَلَاثُوْنَ اَوْ اَرْبَعُوْنَ اٰیَۃً قَامَ فَقَرَأَ بِھَا ثُمَّ رَکَعَ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر نماز ... پڑھتے نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپ کا سن زیادہ ہو گیا اور طاقت کم ہو گئی اور جس وقت آپ بیٹھ کر نماز (نفل) پڑھنے لگے تو آپ بیٹھے بیٹھے قرأت کرتے جب تیس یا چالیس آیتیں رہ جاتیں تو آپ کھڑے ہو جاتے اور اسی طرح پڑھتے پھر رکوع کرتے **عن** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ وَھُوَ قَاعِدٌ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّرْکَعَ قَامَ قَدْرَ مَا یَقْرَأُ اِنْسَانٌ قَالَ اَرْبَعِیْنَ اٰیَۃً ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے آپ بیٹھ کر قرأت کرتے (نفل نمازوں میں) پھر جب رکوع کرنے لگتے تو کھڑے ہو جاتے جتنی دیر کہ آدمی چالیس آیتیں پڑھے **عن** سَعْدِ بْنِ ھِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِیْنَۃَ فَدَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَۃَ رض قَالَتْ مَنْ اَنْتَ قُلْتُ اَنَا سَعْدُ بْنُ ھِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَتْ رَحِمَ اللّٰہُ اَبَاکَ قُلْتُ اَخْبِرِیْنِیْ عَنْ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ وَکَانَ قُلْتُ اَجَلْ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ بِاللَّیْلِ صَلٰوۃَ الْعِشَاءِ ثُمَّ یَاْوِیْ اِلٰی فِرَاشِہٖ فَیَنَامُ فَاِذَا کَانَ جَوْفُ اللَّیْلِ قَامَ اِلٰی حَاجَتِہٖ وَاِلٰی طَھُوْرِہٖ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَیُصَلِّیْ ثَمَانَ رَکَعَاتٍ یُخَیَّلُ اِلَیَّ اَنَّہٗ یُسَوِّیْ بَیْنَھُنَّ فِی الْقِرَاءَۃِ وَالرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَیُوْتِرُ بِرَکْعَۃٍ وَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ وَھُوَ جَالِسٌ ثُمَّ یَضَعُ جَنْبَہٗ فَرُبَّمَا جَاءَ بِلَالٌ فَاٰذَنَہٗ بِالصَّلٰوۃِ قَبْلَ اَنْ یَّغْفُوَ وَرُبَّمَا یَغْفُوْ وَرُبَّمَا سَکَتَ عَنْ ذٰلِکَ حَتّٰی یُؤْذِنَہٗ بِالصَّلٰوۃِ وَکَانَتْ تِلْکَ صَلٰوۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَسَنَّ وَلَحُمَ فَذَکَرَتْ مِنْ لَحْمِہٖ مَا شَاءَ اللّٰہُ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ لِلنَّاسِ الْعِشَاءَ ثُمَّ یَاْوِیْ اِلٰی فِرَاشِہٖ فَاِذَا کَانَ جَوْفُ اللَّیْلِ قَامَ اِلٰی طَھُوْرِہٖ وَاِلٰی حَاجَتِہٖ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ یَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَیُصَلِّیْ سِتَّ رَکَعَاتٍ یُخَیَّلُ اِلَیَّ اَنَّہٗ یُسَوِّیْ بَیْنَھُنَّ فِی الْقِرَاءَۃِ وَالرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ ثُمَّ یُوْتِرُ بِرَکْعَۃٍ ثُمَّ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ وَھُوَ جَالِسٌ ثُمَّ یَضَعُ جَنْبَہٗ وَرُبَّمَا جَاءَ بِلَالٌ فَاٰذَنَہٗ بِالصَّلٰوۃِ قَبْلَ اَنْ یَّغْفُوَ

وَرُبَّمَا أَغْفَى وَرُبَّمَا شَكَكْتُ أَغْفَى كَرَّةً حَتَّى يُؤْذِنَهُ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَتْ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ سعد بن ہشام بن عامر سے روایت ہے مدینہ میں آیا تو حضرت عائشہ کے پاس گیا انہوں نے پوچھا تم کون ہو میں نے کہا سعد بن ہشام بن عامر انہوں نے کہا رحم کرے اللہ تجھ پر تیرے باپ پر میں نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز بتلاؤ انہوں نے کہا آپ ایسا کرتے تھے ایسا کرتے تھے میں نے کہا پھر انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو عشا کی نماز پڑھتے پھر اپنے بچھونے پر آتے اور سو رہتے جب آدھی رات ہو جاتی تو اٹھتے حاجت کو اور طہارت کو پھر وضو کرتے اور مسجد میں آتے اور آٹھ رکعتیں پڑھتے میرے خیال میں آپ ان رکعتوں میں قرأت اور رکوع اور سجود کو برابر کرتے پھر ایک رکعت وتر کی پڑھتے پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے پھر کروٹ پر لیٹ رہتے بلال آپ کو جگاتے کبھی سو جاتے پہلے کبھی سونے کے بعد کبھی مجھ کو شک رہتی کہ آپ سوئے یا نہیں سوئے یہاں تک کہ بلال آکر جگا دیتے نماز کے لیے پھر بھی اسی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہاں تک کہ آپ کا سن زیادہ ہو گیا اور گوشت چڑھ گیا پھر بیان کیا آپ کے گوشت کا حال جو اللہ نے چاہا پھر کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز لوگوں کے ساتھ پڑھتے پھر اپنے بچھونے پر آتے جب کبھی رات گزر جاتی تو آپ طہارت اور حاجت کو جاتی پھر وضو کرتے اور مسجد میں آکر چھ رکعتیں پڑھتے میرے خیال میں انکی قرأت اور رکوع اور سجود سب ایکدوسرے کے برابر ہوتے پھر ایک رکعت وتر کی پڑھتے پھر دو رکعتیں بیٹھکر پڑھتے پھر کروٹ پر لیٹ رہتے کبھی اذان کو بلال نماز کے لیے بلاتے سو جانے سے پہلے اور کبھی سو جانے کے بعد اور کبھی مجھ کو شک رہتی کہ آپ سو گئے یا نہیں یہاں تک کہ بلال آکر جگا دیتے ہمیشہ یہی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

بَابُ صَلٰوةِ الْقَاعِدِ فِي النَّافِلَةِ

نفل نماز بیٹھ کر پڑھنے کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَتَّعُ مِنْ وَجْهِي وَهُوَ صَائِمٌ وَمَا مَاتَ حَتّٰى كَانَ أَكْثَرُ صَلٰوتِهِ قَاعِدًا ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ وَكَانَ أَحَبُّ الْعَمَلِ إِلَيْهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ الْإِنْسَانُ وَإِنْ كَانَ يَسِيْرًا ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے منہ سے مزہ لیتے (یعنی پیار کرتے) اور آپ روزے سے ہوتے اور آپ کی وفات نہ ہوئی یہاں تک کہ اکثر نماز آپ کی بیٹھکر ہوتی سوا فرض کے اور سب سے زیادہ پسند آپ کو وہ کام ہوتا جو ہمیشہ ہوا کرے اگرچہ تھوڑا ہو

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا لَفَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ أَكْثَرُ صَلٰوتِهِ جَالِسًا إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات نہیں ہوئی یہاں تک کہ آپ کی اکثر نماز بیٹھ کر ہونے لگی مگر فرض (وہ کھڑے ہو کر پڑھتے تھے)

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ أَكْثَرُ صَلٰوتِهِ قَاعِدًا إِلَّا الْفَرْضَ وَكَانَ أَحَبُّ الْعَمَلِ إِلَيْهِ مَا أَدْوَمَ وَإِنْ قَلَّ ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات نہیں ہوئی یہاں تک کہ آپ اکثر نماز بیٹھ کر پڑھنے لگے سوا فرض کے اور سب سے زیادہ پسند آپ کو وہ کام ہوتا جو ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ اَكْثَرُ صَلٰوتِهٖ قَاعِدًا اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ وَكَانَ اَحَبُّ الْعَمَلِ اِلَيْهِ مَادَاوَمَ عَلَيْهِ وَاِنْ قَلَّ ترجمہ ام المومنین
ام سلمہ سے روایت ہی اونہون نے کہا قسم اس شخص کے جسکے ہاتہ مین میری جان ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انتقال
نہین کیا یہانتک کہ اکثر نماز آپ کی بیٹہکر ہونے لگی مگر فرض کہڑے ہوکر پڑہتے اور بہت پسند تہا آپ کو وہ کام جسکو ہمیشہ کرتی
اگرچہ تہوڑا ہو عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى كَانَ يُصَلِّيْ كَثِيْرًا مِّنْ صَلٰوتِهٖ وَهُوَ جَالِسٌ
ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انتقال نہین کیا یہانتک کہ آپ اپنی اکثر نماز دن کو
بیٹہکر پڑہتے تہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ
وَهُوَ قَاعِدٌ قَالَتْ نَعَمْ بَعْدَ مَا حَطَمَهُ النَّاسُ ترجمہ عبد اللہ بن شقیق سے روایت ہی مین نے حضرت عائشہ سے
پوچہا کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیٹہکر نماز پڑہتے تہے اونہون نے کہا ہان جب لوگون نے آپ کو بوڑہا کردیا (یعنی اس
طرح کے بوجہ ڈالکر) عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ سُبْحَتِهٖ قَاعِدًا
قَطُّ حَتّٰى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهٖ بِعَامٍ فَكَانَ يُصَلِّيْ قَاعِدًا يَقْرَاُ السُّوْرَةَ فَيُرَتِّلُهَا حَتّٰى تَكُوْنَ اَطْوَلَ مِنْ
اَطْوَلَ مِنْهَا ترجمہ ام المومنین حفصہ سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بیٹہکر نفل پڑہتے نہین دیکہا
لیکن وفات سے ایکسال پہلے آپ بیٹہکر پڑہنے لگے آپ ایک سورت کو پڑہتے تہے تنا ٹہہر ٹہہر کر کہ وہ بڑی سے بڑی ہوجاتی۔

باب فَضْلِ صَلٰوةِ الْقَاعِدِ عَلٰى صَلٰوةِ الْقَاعِدِ کہڑے ہوکر پڑہنے والے کی فضیلت بیٹہکر پڑہنے والے سے عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مُتَرَبِّعًا فَقُلْتُ حُدِّثْتُ اَنَّكَ قُلْتَ اِنَّ
صَلٰوةَ الْقَاعِدِ عَلٰى النِّصْفِ مِنْ صَلٰوةِ الْقَائِمِ وَاَنْتَ تُصَلِّيْ قَاعِدًا قَالَ اَجَلْ وَلٰكِنِّيْ لَسْتُ كَاَحَدٍ
مِّنْكُمْ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بیٹہکر نماز پڑہتے دیکہا تو مین نے
کہا مین نے سنا ہی آپنے فرمایا ہی بیٹہکر نماز پڑہنے والے کو آدہا ثواب ہی کہڑے ہوکر نماز پڑہنے والے کا پہر آپ بیٹہکر پڑہتے ہین آپنے
فرمایا بیشک لیکن مین تمہاری طرح نہین ہون **ف** یعنی مجہے دونون حال مین ثواب برابر ہی اس لیئے کہ مین بیٹہکر
جب ہی پڑہتا ہون جب کہڑے کہڑے تہک جاتا ہون یا مجہکو اللہ تعالی نے اس حکم سے مستثنی کیا ہی **فضل**
صَلٰوةِ الْقَاعِدِ عَلٰى صَلٰوةِ الْقَاعِدِ بیٹہکر نماز پڑہنیوالے کی فضیلت لیٹ کر پڑہنے والے پر عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ
قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الَّذِيْ يُصَلِّيْ قَاعِدًا قَالَ مَنْ صَلّٰى قَائِمًا فَهُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ
صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلّٰى نَائِمًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت
ہی مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچہا بیٹہکر نماز پڑہنے والے کو آپنے فرمایا جو کہڑے ہوکر پڑہے تو سب سے بہتر ہی اور جو
بیٹہکر پڑہے اوسکو کہڑے ہوکر پڑہنے والیکا آدہا ثواب ہی اور جو لیٹ کر پڑہے اوسکو بیٹہکر پڑہنے والیکا آدہا ثواب ہی **کیفیت**
صَلٰوةِ الْقَاعِدِ بیٹہکر نماز کیسی پڑہے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مُتَرَبِّعًا

ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چاند نور یعنی بالکل ساری بیٹھ کر نماز پڑھتے دیکھا۔ امام نسائی نے کہا میں نہیں جانتا اس حدیث کو کسی نے روایت کیا ہو سوا ابو داؤد حضری کے اور وہ ثقہ ہے لیکن میں اس حدیث کو خطا سمجھتا ہوں ف خطا کی وجہ یہ ہے کہ اور روایات میں یہ حدیث دو زانو بیٹھ کر پڑھنا منقول ہے اور شاید یہ فعل آپکا ایک دو بار ہو بیان جواز کے لیے واللہ اعلم

باب کیف القراءۃ باللیل

رات کو کس طرح قرات کرے عن عبد اللہ بن ابی قیس قال سألت عائشۃ کیف کانت قراءۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باللیل ایجھر امر یسر قالت کل ذلک قد کان یفعل ربما جھر وربما اسر

ترجمہ عبد اللہ بن ابی قیس سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کیونکر قرات کرتی پکار کر یا آہستہ سے حضرت عائشہ نے کہا دونوں طرح کبھی پکار کر کبھی آہستہ

فضل السر علی الجھر

آہستہ کی فضیلت عن عقبۃ بن عامر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الذی یجھر بالقرآن کالذی یجھر بالصدقۃ والذی یسر بالقرآن کالذی یسر بالصدقۃ

ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن کو پکار کر پڑھتا ہے وہ ایسا ہی جیسے کوئی علانیہ صدقہ دیوے اور جو شخص آہستہ پڑھتا ہے وہ ایسا ہے جیسے کوئی چھپکے سے صدقہ دیوے

باب تسویۃ القیام والرکوع والسجود والجلوس بین السجدتین فی قیام اللیل

رات کی نماز میں قیام اور رکوع اور سجدہ اور سجدوں کے بیچ میں بیٹھنا سب برابر کرنا

عن حذیفۃ قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ فافتتح البقرۃ فقلت یرکع عند المائۃ فمضی فقلت یرکع عند المائتین فمضی فقلت یصلی بھا فی رکعۃ فمضی فافتتح النساء فقرأ بھا ثم افتتح آل عمران فقرأ بھا یقرأ مترسلا اذا مر بآیۃ فیھا تسبیح سبح واذا مر بسؤال سأل واذا مر بتعوذ تعوذ ثم رکع فقال سبحان ربی العظیم فکان رکوعہ نحوا من قیامہ ثم قال سمع اللہ لمن حمدہ فقام طویلا قریبا من رکوعہ ثم سجد فجعل یقول سبحان ربی الاعلی فکان سجودہ قریبا من رکوعہ

ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رات نماز پڑھی تو آپ نے سورہ بقرہ شروع کی میں نے کہا سو آیتوں پر آپ رکوع کریں گے آپ آگے بڑھ گئے تب میں نے کہا دو سو آیتوں پر آپ رکوع کریں گے آپ آگے بڑھ گئے تب میں نے کہا آپ پوری سورت پڑھیں گے

اگر یکمشت میں آپ آگے بڑھ گئے اپنے سورہ نساء شروع کی ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بعد سورہ بقرہ کے سورہ نساء ہے پھر سورہ آل عمران مگر جو ترتیب اب مصحف مجید میں ہے اوس میں پہلے سورہ بقر پھر آل عمران پھر نساء ہے اور یہ ترتیب دوسری حدیثوں سے مخالف ہے اسی واسطے صحابہ نے اس پر اتفاق کیا اور ممکن ہے کہ حضرت نے ترتیب نہ کی ہو اس لیے کہ ترتیب کرنا ضروری نہیں خصوصاً نوافل میں اور ممکن ہے کہ حذیفہ کو سہو ہوا ہو ف اوسکو پڑھا پھر سورہ آل عمران شروع کی اوسکو پڑھا اور یہ سب قرات

آپ کی آہستہ آہستہ پھر پھر کر تہی جب کوئی آیت اسد کی پلکی کی آتی تو تسبیح کہتے اور جب کوئی آیت سوال کی آتی تو اسد سوال کرتے اور جب کوئی آیت پناہ مانگنے کی آتی تو اسد سے پناہ مانگتے پھر آپنے رکوع کیا تو سبحان ربی العظیم کہا کیی رکوع بھی قیام کے برابر تہا پھر سر اوٹھایا اور سمع اسد لمن حمدہ کہا اور یہ قیام رکوع کے قریب قریب تہا پھر سجدہ کیا اور سبحان ربی الاعلی کہنے لگے تو سجدہ رکوع کے قریب قریب تہا **عن** حُذَیْفَۃَ اَنَّہٗ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذٰرِمَضَانَ فَرَکَعَ فَقَالَ فِیْ رُکُوْعِہٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ مِثْلَ مَا کَانَ قَائِمًا ثُمَّ جَلَسَ یَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ مِثْلَ مَا کَانَ قَائِمًا ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی مِثْلَ مَا کَانَ قَائِمًا فَمَا صَلّٰی اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ حَتّٰی جَاءَ بِلَالٌ اِلَی الْغَدَاۃِ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے انہوں نے نماز پڑہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے ساتہہ رمضان میں آپنے رکوع کیا اور سبحان ربی العظیم کہا کیسی اوتنی دیر تک جتنی دیر کہڑے رہے تہے پھر بیٹہے تو رب اغفرلی رب اغفرلی کہا کیسی قیام کے برابر سجدہ کیا تو سبحان ربی الاعلی کہا کیسی قیام کے برابر اسی طرح صرف چار رکعتیں آپنے پڑہیں حتی تک کہ بلال آئے فجر کی نماز کے لیے بلانے کو **باب** کَیْفَ صَلٰوۃُ اللَّیْلِ رات کی نماز کیونکر پڑہنا چاہیے **عن** ابْنِ عُمَرَ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوۃُ اللَّیْلِ وَالنَّہَارِ مَثْنٰی مَثْنٰی ترجمہ عبد اسد بن عمر سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا رات دن کی نماز دو دو رکعتیں ہیں **ف** یعنے دو دو رکعت کر کے پڑہنا چاہیے مراد نفل نمازیں ہیں امام نسائی نے کہا میرے نزدیک یہ حدیث خطا ہے (یعنے دن کا ذکر کرنا صحیح یوں ہے کہ رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں) **عن** ابْنِ عُمَرَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوۃِ اللَّیْلِ فَقَالَ مَثْنٰی مَثْنٰی فَاِذَا خَشِیَ الصُّبْحَ صَلّٰی وَاحِدَۃً ترجمہ عبد اسد بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے پوچہا رات کی نماز کو آپنے فرمایا دو دو رکعتیں ہیں جب صبح ہو جانے کا خوف ہو تو ایک رکعت پڑہ لی (تا کہ سب نماز وتر یعنی طاق ہو جاوے) **عن** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوۃُ اللَّیْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَۃٍ ترجمہ عبد اسد بن عمر سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں جب فجر ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت وتر پڑہ لے **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ یُسْاَلُ عَنْ صَلٰوۃِ اللَّیْلِ فَقَالَ مَثْنٰی مَثْنٰی فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِرَکْعَۃٍ ترجمہ عبد اسد بن عمر سے روایت ہے میں نے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے سنا آپ سے پوچہا گیا منبر پر رات کی نماز کو آپ نے فرمایا دو دو رکعتیں ہیں جب فجر کا خوف ہو تو ایک رکعت وتر پڑہ لے **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوۃِ اللَّیْلِ قَالَ مَثْنٰی مَثْنٰی فَاِنْ خَشِیَ اَحَدُکُمُ الصُّبْحَ فَلْیُوْتِرْ بِوَاحِدَۃٍ ترجمہ عبد اسد بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے پوچہا رات کی نماز کو آپنے فرمایا دو دو رکعتیں ہیں اگر فجر ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت وتر کی پڑہ لے **عن** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوۃُ اللَّیْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَۃٍ ترجمہ

عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں جب فجر ہو جانیکا ڈر ہو تو ایک رکعت وتر پڑھ لی **عن** ابن عمر قال سأل رجل من المسلمين رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف صلوة الليل فقال صلوة الليل مثنى مثنى فاذا خفت الصبح فاوتر بواحدة **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے مسلمانوں میں سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز کیونکر ہے آپ نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں جب فجر ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت وتر پڑھ لی **عن** عبد الله بن عمر ان رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صلوة الليل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الليل مثنى مثنى فاذا خفت الصبح فاوتر بواحدة **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کو پوچھا آپنے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں جب فجر ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت وتر کی پڑھ لے **عن** عبد الله بن عمر قال قام رجل فقال يا رسول الله كيف صلوة الليل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الليل مثنى مثنى فاذا خفت الصبح فاوتر بواحدة **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا یا رسول اللہ رات کی نماز کیونکر ہے آپنے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں جب تجھ کو فجر ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت وتر کی پڑھ لے

باب الامر بالوتر وترغيب كا حكم **عن علي** قال اوتر رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال يا اهل القرآن اوتروا فان الله عز وجل وتر يحب الوتر **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر پڑھا پھر فرمایا اے قرآن والو وتر پڑھو اس لیے کہ اللہ جل جلالہ وتر ہے (یعنی ایک ہے اور ایک کا خالق ہے) دوست رکھتا ہے وتر کو **عن** علي رضه قال الوتر ليس بحتم كهيئة المكتوبة ولكنه سنة سنها رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** حضرت علی نے فرمایا وتر فرض نہیں ہے جیسی پنجوقتہ نماز لیکن وہ سنت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی **ف** مگر ایسی سنت جسکو آپنے ہمیشہ ادا کیا اسی واسطے بعضوں نے اسکو واجب قرار دیا اور وجوب کا درجہ فرض سے کم مقرر کیا لیکن سنت سے زیادہ اور صحیح یہ ہے کہ واجب وہی فرض ہے اور فرض وہی واجب اور وتر نہ واجب ہے نہ فرض بلکہ سنت ہے

باب الحث على الوتر قبل النوم سونے سے پہلے وتر پڑھ لینا (اوس شخص کو جسکو جاگنے کا بھروسہ نہ ہو) **عن** ابي هريرة قال اوصاني خليلي صلى الله عليه وسلم بثلاث النوم على وتر وصيام ثلثة ايام من كل شهر وركعتي الفجر **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے مجھ کو وصیت کی میرے دوست نے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) تین باتوں کی ایک تو وتر پڑھ کر سونا دوسری ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھنا (۱۳-۱۴-۱۵) کو تیسری فجر کی دو رکعت سنت پڑھنا **عن** ابي هريرة قال وصاني خليلي صلى الله عليه وسلم بثلاث الوتر قبل النوم وركعتي الفجر وصوم ثلثة ايام من كل شهر **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے مجھ کو وصیت کی میرے دوست نے اسنے پر رحمت بھیجے اور سلام تین باتوں کی ایک تو وتر پہلی رات میں پڑھ لینا دوسری فجر کی دو رکعت سنت پڑھنا تیسری ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھنا

باب نهي النبي صلى الله عليه وسلم

عَنِ الْوِتْرَيْنِ فِي لَيْلَةٍ ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات میں دو وتروں سے منع کیا ہے یعنی دو بار پڑھنے سے

عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ قَالَ زَارَنَا أَبِي طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ فِي يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ فَأَمْسَيْنَا وَقَامَ بِنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَأَوْتَرَ بِنَا ثُمَّ انْحَدَرَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّى بِأَصْحَابِهِ حَتَّى بَقِيَ الْوِتْرُ ثُمَّ قَدَّمَ رَجُلًا فَقَالَ أَوْتِرْ بِهِمْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ ترجمہ قیس بن طلق سے روایت ہے ہمارے پاس آئے ابا میرے طلق بن علی رمضان میں ایک دن تو شام تک وہیں رہے اور رات کو نماز پڑھائی اور وتر پڑھے پھر ایک مسجد کو گئے اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ نماز پڑھی جب وتر رہ گیا تو ایک اور شخص کو آگے کیا اور کہا وتر پڑھا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے ایک رات میں دو وتر نہیں چاہییں **وَقْتُ الْوِتْرِ** وتر کا وقت

عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُومُ فَإِذَا كَانَ مِنَ السَّحَرِ أَوْتَرَ ثُمَّ أَتَى فِرَاشَهُ فَإِذَا كَانَ لَهُ حَاجَةٌ أَلَمَّ بِأَهْلِهِ فَإِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ وَثَبَ فَإِنْ كَانَ جُنُبًا أَفَاضَ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ وَإِلَّا تَوَضَّأَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ ترجمہ اسود بن یزید سے روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو پوچھا آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول شب سو رہتے پھر اٹھتے جب سحر کا وقت ہوتا وتر پڑھتے پھر اپنے بچھونے پر آتے اگر آپ کو خواہش ہوتی تو اپنی بی بی پاس جاتے جب اذان کی آواز آتی تو جھٹ اٹھ کھڑے ہوتے اگر نہانے کی حاجت ہوتی تو نہا لیتے نہیں تو وضو کر کے نماز کو جاتے **عَنْ** مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوَّلِهِ وَأَوْسَطِهِ وَانْتَهَى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات اور پہلی رات اور بیچ پچھلی رات سب میں وتر پڑھا ہے اور ختم ہوا وتر آپکا سحر تک **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ صَلَّى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِهِ بِاللَّيْلِ وِتْرًا فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِذَلِكَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے جو شخص رات کو نماز پڑھے تو اسکو چاہیے کہ وتر پڑھنا پچھلی رات کو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی حکم کیا ہے **بَابُ الْأَمْرِ بِالْوِتْرِ قَبْلَ الصُّبْحِ** صبح سے پہلے وتر پڑھنا چاہیے **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ أَوْتِرُوا قَبْلَ الصُّبْحِ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کسی نے وتر کو آپ نے فرمایا پڑھو وتر کو فجر ہونے سے پہلے **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوْتِرُوا قَبْلَ الْفَجْرِ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر پڑھو فجر سے پہلے **الْوِتْرُ بَعْدَ الْأَذَانِ** فجر کی اذان ہونے کے بعد وتر پڑھنا **عَنْ** إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ فِي مَسْجِدِ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَجَعَلُوا يَنْتَظِرُونَهُ فَجَاءَ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَوْتَرْتُ فَقَالَ وَهَلْ عِنْدَ اللَّهِ هَلْ بَعْدَ الْأَذَانِ وِتْرٌ قَالَ نَعَمْ وَبَعْدَ الْإِقَامَةِ وَحَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ لَمْ يَزَلْ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى ترجمہ ابراہیم بن محمد سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے سنا وہ عمر رضی اللہ عنہ جمیل کی مسجد میں تھے تو نماز کی تکبیر ہوئی لوگ اونکا انتظار کرنے لگے جب وہ نہ آئے تو انہوں نے کہا میں وتر پڑھ رہا ہوں انہوں نے کہا عبد اللہ سے سوال ہوا اگر فجر کی اذان ہو جاوے تو وتر پڑھنا چاہیے یا نہیں اونہوں نے کہا پڑھنا چاہیے اگرچہ تکبیر ہی ہو جاوے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی کہ آپ سو گئے تھے فجر کی نماز سے یہانتک کہ آفتاب نکل آیا پھر آپنے نماز پڑھی **بَابُ** الْوِتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ سواری پر وتر پڑھنا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ عَلَى الرَّاحِلَةِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر وتر پڑھتے تھے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ كَانَ يُوْتِرُ عَلٰى بَعِيْرِهٖ وَيُذَكِّرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اونٹ پر وتر پڑھتے تھے اور بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ عَلَى الْبَعِيْرِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر وتر پڑھتے تھے **بَابُ** كَمِ الْوِتْرُ وتر کی کتنی رکعتیں ہیں **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر ایک رکعت ہے اخیر رات میں **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ قَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى وَالْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک جنگل کے رہنے والے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کو پوچھا آپنے فرمایا دو دو رکعتیں ہیں اور وتر ایک رکعت ہے اخیر رات میں **كَيْفَ** الْوِتْرُ بِوَاحِدَةٍ ایک رکعت وتر کیونکر پڑھنا چاہیے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا اَرَدْتَّ اَنْ تَنْصَرِفَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ تُوْتِرُ بِذٰلِكَ مَا قَدْ صَلَّيْتَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں جب تو ختم کرے تو ایک رکعت اور پڑھ لے وہ سب وتر ہو جاوینگے یعنی طاق **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَالْوِتْرُ رَكْعَةٌ وَّاحِدَةٌ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں اور وتر کی ایک رکعت **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيَ اَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى رَكْعَةً وَّاحِدَةً تُوْتِرُ لَهٗ مَا قَدْ صَلّٰى ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کو پوچھا آپنے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں پھر جب تم میں سے کسی کو فجر ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت پڑھ لے وہ ساری نماز کو وتر

کردو کی عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ صَلٰوةُ اللَّيْلِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَاِذَا خِفْتُمُ الصُّبْحَ فَاَوْتِرُوْا بِوَاحِدَةٍ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں جب تم کو فجر ہو جانے کا خوف ہو تو ایک رکعت وتر کی پڑھ لو عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعتیں پڑھتے ایک رکعت اول میں وتر کی ہوتی پھر داہنی کروٹ پر لیٹتے **باب** كَيْفَ الْوِتْرُ بِثَلَاثٍ تین رکعتیں وتر کی کیونکر پڑھنا چاہیے عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلٰثًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ قَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ ترجمہ ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے روایت ہے اُنہوں نے اُم المؤمنین عائشہ رضی سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کو رمضان میں حضرت عائشہ نے کہا آپ رمضان میں کچھ زیادہ نہیں پڑھتے تھے گیارہ رکعتوں سے پہلے آپ چار رکعتیں پڑھتے تھے تو مت پوچھ اُنکی خوبی اور بڑائی پھر چار پڑھتے تھے مت پوچھ اُن کی خوبی اور بڑائی پھر تین رکعتیں پڑھتے تھے (وتر کی) میں نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ سو جاتے ہیں وتر پڑھنے سے پہلے آپ نے فرمایا اے عائشہ میری آنکھیں سوتے ہیں لیکن دل نہیں سوتا عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُسَلِّمُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْوِتْرِ ترجمہ اُم المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام نہیں پھیرتے تھے وتر کی دو رکعتیں پڑھ کر ف یعنی تینوں رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرتے تھے **ذکر** الْاِخْتِلَافِ فِيْ اَلْفَاظِ النَّاقِلِيْنَ لِخَبَرِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فِي الْوِتْرِ اُبی بن کعب کی حدیث میں جو وتر کے باب میں ہے راویوں کا اختلاف ہے عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ يَقْرَاُ فِي الْاُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ فَاِذَا فَرَغَ قَالَ عِنْدَ فَرَاغِهٖ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ يُطِيْلُ فِي آخِرِهِنَّ ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی تین رکعتیں پڑھتے پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلی پڑھتے اور دوسری رکعت میں قل یاایہا الکافرون اور تیسری رکعت میں قل ہو اللہ احد اور رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے جب وتر سے فارغ ہوتے تو تین بار سبحان الملک القدوس کہتے اور اخیر میں پکار کر کہتے عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مِنَ الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ترجمہ

ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلی پڑھتے اور دوسری رکعت میں قل یا ایہا الکافرون اور تیسری رکعت میں قل ہو اللہ احد عن ابی بن کعب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الوتر بسبح اسم ربک الاعلی وفی الرکعۃ الثانیۃ بقل یا ایہا الکافرون وفی الثالثۃ بقل ہو اللہ احد ولا یسلم الا فی آخرہن ویقول بعد التسلیم سبحان الملک القدوس ثلثا ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی پڑھتے اور دوسری رکعت میں قل یا ایہا الکافرون اور تیسری رکعت میں قل ہو اللہ احد اور سلام نہیں پھیرتے تھے مگر اخیر میں اور بعد سلام کے سبحان الملک القدوس تین بار کہتے **الاختلاف** علی اسحاق فی حدیث سعید بن جبیر عن ابن عباس فی وتر ابن عباس کے حدیث میں راویوں کا اختلاف ہے عن ابن عباس انہ کان یوتر بثلاث یقرأ فی الاولی سبح اسم ربک الاعلی وفی الثانیۃ بقل یا ایہا الکافرون وفی الثالثۃ بقل ہو اللہ احد وقنت ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی تین رکعتیں پڑھتے تھے پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلی اور دوسری میں قل یا ایہا الکافرون اور تیسری میں قل ہو اللہ احد پڑھتے عن ابن عباس انہ کان یوتر بثلاث یسبح اسم ربک الاعلی وقل یا ایہا الکافرون وقل ہو اللہ احد ترجمہ عبداللہ بن عباس وتر کی تین رکعتوں میں تین سورتیں پڑھتے سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد عن عبداللہ بن عباس عن الشیخ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قام من اللیل فاستن ثم توضأ ثم نام ثم قام فاستن ثم توضأ وصلی رکعتین حتی صلی ستا ثم اوتر ثلاث وصلی رکعتین ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھے اور مسواک کی پھر دو رکعتیں پڑھیں پھر سوئے پھر اٹھے اور مسواک کی پھر وضو کیا اور دو رکعتیں پڑھیں یہاں تک کہ چھ رکعتیں پڑھیں پھر تین رکعتیں وتر کی پڑھیں اور دو رکعتیں پڑھیں فجر کی سنتوں کی یا وتر کے بعد دو نفل پڑھے عن ابن عباس قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقام فتوضأ واستاک وہو یقرأ ہذہ الآیۃ حتی فرغ منہا ان فی خلق السموت والارض واختلاف اللیل والنہار لآیات لاولی الالباب ثم قام فصلی رکعتین ثم قام فصلی رکعتین ثم عاد فنام حتی سمعت نفخہ ثم قام فتوضأ واستاک ثم صلی رکعتین ثم نام فقام فتوضأ واستاک وصلی رکعتین ثم اوتر بثلاث ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تہا رات کو آپ اٹھے اور وضو کیا اور مسواک کی اور اس آیت کو پڑھ رہے تھے ان فی خلق السموت والارض واختلاف اللیل والنہار لآیات لاولی الالباب الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبہم اخیر تک پھر دو رکعتیں پڑھیں پھر سو رہے یہاں تک کہ میں نے آپ کے سونے کی آواز سنی پھر کھڑے ہوئے اور وضو کیا اور مسواک کیا اور دو رکعتیں پڑھیں پھر سو رہے یہاں تک کہ میں نے آپ کے سونے کی آواز سنی پھر کھڑے ہوئے اور وضو کیا اور مسواک کیا اور دو رکعتیں پڑھیں پھر وتر کی تین رکعتیں پڑھیں عن ابن عباس قال استیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستنت وتسوک وتحدث ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاگے اور مسواک کی پھر بیان کیا حدیث کو

اختیار کی عَنِ ابنِ عبّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ ثَمَانَ رَکَعَاتٍ وَیُوْتِرُ بِثَلَاثٍ وَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ خَالَفَہٗ عَمْرُو بْنُ مُرَّۃَ فَرَوَاہُ عَنْ یَحْیٰی بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو آٹھ رکعتیں پڑھتے تھے اور وتر کی تین رکعتیں اور دو رکعتیں فجر کے نماز سے پہلے پڑھتے تھے۔ مخالفت کی حبیب بن ابی ثابت کی عمرو بن مرہ نے اور روایت کیا اوسکو یحییٰ بن الجزار سے انہوں نے ام سلمہ سے عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِثَلَاثِ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً فَلَمَّا کَبُرَ وَضَعُفَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ کَذَالِکَ قَالَہٗ عُمَارَۃُ بْنُ عُمَیْرٍ فَرَوَاہُ عَنْ یَحْیٰی بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ عَائِشَۃَ ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے جب عمر آپ کی زیادہ ہوئی اور ضعف ہو گیا تو آپ نو رکعتیں پڑھنے لگے۔ مخالفت کی عمرو بن مرہ کی عمارہ بن عمیر نے انہوں نے روایت کیا اسحدیث کو یحییٰ بن الجزار سے انہوں نے عائشہ سے عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ تِسْعًا فَلَمَّا اَسَنَّ وَثَقُلَ صَلّٰی سَبْعًا ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نو رکعتیں پڑھا کرتے جب سن آپکا زیادہ ہو گیا اور آپ بھاری ہو گئے تو سات رکعتیں پڑھنے لگے

بَابُ ذِکْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلَی الزُّھْرِیِّ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ اَیُّوْبَ فِی الْوِتْرِ راویوں کا اختلاف سری پر ابو ایوب کے

حدیث میں جو وتر کے باب میں ہے عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِثَلَاثٍ وَمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِوَاحِدَۃٍ ترجمہ ابو ایوب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر ضرور ہے اب جسکا جی چاہے سات رکعتیں وتر کی پڑھا کرے جسکا جی چاہے پانچ رکعتیں پڑھے جسکا جی چاہے تین رکعتیں پڑھے جسکا جی چاہے ایک رکعت پڑھے عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِخَمْسٍ فَلْیَفْعَلْ وَمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِثَلَاثٍ فَلْیَفْعَلْ وَمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِوَاحِدَۃٍ فَلْیَفْعَلْ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ یَقُوْلُ الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّوْتِرَ بِخَمْسٍ رَکَعَاتٍ فَلْیَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّوْتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْیَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّوْتِرَ بِوَاحِدَۃٍ فَلْیَفْعَلْ ترجمہ ابو ایوب انصاری سے روایت ہے وہ کہتے تھے وتر ضرور ہے اب جسکا جی چاہے پانچ رکعتیں وتر پڑھنے کا تو وہ پانچ پڑھے اور جسکا چاہے تین رکعتیں پڑھنے کا تو وہ تین پڑھے اور جسکا جی چاہے ایک رکعت پڑھنے کا تو وہ ایک پڑھے عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ مَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِثَلَاثٍ وَمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِوَاحِدَۃٍ وَمَنْ شَاءَ اَوْصٰی اِیْمَاءً ترجمہ ابو ایوب سے روایت ہے انہوں نے کہا جسکا جی چاہے وتر کی سات رکعتیں پڑھے اور جس کا جی چاہے وتر کی پانچ رکعتیں پڑھے اور جسکا جی چاہے وتر کی تین رکعتیں پڑھے اور جسکا جی چاہے ایک رکعت پڑھے اور جسکا جی چاہے اشارہ کرے

کَیْفَ الْوِتْرُ بِخَمْسٍ وَذِکْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَی الْحَکَمِ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ اَیُّوْبَ پانچ رکعتیں

وتر کی کیونکر پڑھے اور بیان راویوں کے اختلاف کا حکم پر وتر کی حدیث میں عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِخَمْسٍ وَّسَبْعٍ لَا یَفْصِلُ بَیْنَھُنَّ بِسَلَامٍ وَّلَا بِکَلَامٍ ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پانچ رکعتیں اور سات رکعتیں پڑھتے تھے اور اون کی پچھمین سلام پھیرتے نباتا کرتے

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِسَبْعٍ اَوْ بِخَمْسٍ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيْمٍ

ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی سات رکعتین یا پانچ رکعتین پڑھتے اون کی پچھمین سلام نہ پھیرتے **عَنْ** مُقْسِمٍ قَالَ اَلْوِتْرُ سَبْعٌ فَلَا اَقَلَّ مِنْ خَمْسٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ عَمَّنْ ذَكَرَهُ

قُلْتُ لَا اَدْرِيْ قَالَ لٰكِنَّكَ جِئْتَ فَلَقِيْتَ مِقْسَمًا فَقُلْتَ لَهُ عَمَّنْ قَالَ عَنِ الثِّقَةِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ

مَيْمُوْنَةَ ترجمہ مقسم نے کہا وتر کی سات رکعتین ہین اور پانچ سے کم نہین مین حکم نے کہا مین نے یہ ابراہیم سے بیان کیا انہون نے کہا مقسم نے کس سے سنا مین نے کہا مین نہین جانتا پھر مین جو کو گیا تو مقسم سے ملا اور اون سے پوچھا انہون نے کہا ایک معتبر شخص سے سنا اوس نے حضرت عائشہ اور میمونہ سے سنا **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

يُوْتِرُ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پانچ رکعتین پڑھتے اونمین بیٹھتے تھے مگر اخیر مین **بَابُ** كَيْفَ اَلْوِتْرُ بِسَبْعٍ سات رکعتین وتر کی کیونکر پڑھی **عَنْ**

عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اَسَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَ اللَّحْمَ صَلّٰى سَبْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَقْعُدُ اِلَّا فِي

اٰخِرِهِنَّ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ فَتِلْكَ تِسْعٌ يَا بُنَيَّ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَحَبَّ اَنْ يُّدَاوِمَ عَلَيْهَا ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سن زیادہ ہو گیا اور گوشت چڑھ گیا تو آپ سات رکعتین پڑھنے لگے نہین بیٹھتے تھے مگر اون کی اخیر مین اور دو رکعتین بیٹھکر پڑھتے سلام کے بعد تو سب نو رکعتین ہوئین اے بیٹے میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نماز پڑھتے تو چاہتے کہ ہمیشہ پڑھین اوس کو

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوْتَرَ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ لَمْ يَقْعُدْ اِلَّا فِي الثَّامِنَةِ

فَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَذْكُرُهُ وَيَدْعُوْ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يُصَلِّي التَّاسِعَةَ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَحْمَدُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيَذْكُرُهُ وَيَدْعُوْ

ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَلَمَّا كَبُرَ وَضَعُفَ اَوْتَرَ بِسَبْعِ رَكَعَاتٍ لَا

يَقْعُدُ اِلَّا فِي السَّادِسَةِ ثُمَّ يَنْهَضُ فَلَا يُسَلِّمُ فَيُصَلِّي السَّابِعَةَ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمَةً ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ

جَالِسٌ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نو رکعتین پڑھا کرتے اور نہین بیٹھتے مگر دوسری رکعت کے بعد تو اللہ کی تعریف کرتی اور اوسکا ذکر کرتے اور دعا کرتے پھر کھڑے ہو جاتے اور سلام نہ پھیرتے پھر سات رکعتین پڑھتے پھر بیٹھتے اور اللہ کی تعریف کرتی اور دعا مانگتی پھر سلام پھیرتی اسطرح کہ ہم کو سنا دیتا پھر دو رکعتین بیٹھکر پڑھتے جب آپ بوڑھے ہو گئے اور ضعف آگیا تو سات رکعتین وتر کی پڑھنے لگے اور نہین بیٹھتے تھے مگر چھٹی رکعت کی سو بیٹھکر پڑھی ہو جاتے اور سلام نہ پھیرتے پھر ساتوین رکعت پڑھتے بعد اوس کے ایک سلام پھیرتے پھر دو رکعتین بیٹھکر پڑھتے **كَيْفَ** اَلْوِتْرُ بِتِسْعٍ نو رکعتین وتر کی کیونکر پڑھی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِوَاكَهُ

وَطَهُوْرَهٗ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَا شَآءَ اَنْ يَّبْعَثَهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْتَاكُ وَيَتَوَضَّاُ وَيُصَلِّيْ تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيْهِنَّ اِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ فَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدْعُوْ بَيْنَهُنَّ وَلَا يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا ثُمَّ يُصَلِّي التَّاسِعَةَ وَيَقْعُدُ وَيَذْكُرُ كَلِمَةً عَوْهَا وَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدْعُوْا ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رضی سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مسواک اور وضو کا پانی تیار کر دیتے تھے پھر اللہ آپ کو جگا دیتا جب منظور ہوتا اور کس وقت رات میں آپ مسواک کرتے اور وضو کرتے اور نو رکعتیں پڑھتے نہیں بیٹھتے مگر آٹھویں رکعت پڑھ کر اللہ کی تعریف کرتے اور درود پڑھتے اور دعا مانگتے اور سلام نہ پھیرتے پھر نویں رکعت پڑھتے اور بیٹھتے اور اللہ کی تعریف کرتے اور درود شریف پڑھتے اور دعا مانگتے پھر سلام پھیرتے اس طرح کہ ہم کو سنا دیتا پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے **عَنْ** زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى اَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ لَمَّا اَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا اَخْبَرَنَا اَنَّهٗ اَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَاَلَهٗ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ اَوْ لَا اُنَبِّئُكَ يَا عَلْمَ اَهْلِ الْاَرْضِ هٰذَا وِتْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَنْ قَالَ عَائِشَةُ فَاْتِهَا فَاَتَيْنَاهَا فَسَلَّمْنَا عَلَيْهَا وَحَيَّاهَا فَقُلْنَا اَنْبِئِيْنَا عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لَهٗ سِوَاكَهٗ وَطَهُوْرَهٗ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَا شَآءَ اَنْ يَّبْعَثَهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّاُ ثُمَّ يُصَلِّيْ تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَقْعُدُ فِيْهِنَّ اِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَذْكُرُهٗ وَيَدْعُوْ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يُصَلِّي التَّاسِعَةَ فَيَجْلِسُ فَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَذْكُرُهٗ وَيَدْعُوْ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَتِلْكَ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ فَلَمَّا اَسَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَ اللَّحْمُ وَتَرَ بِسَبْعٍ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ فَتِلْكَ تِسْعٌ اَيْ بُنَيَّ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَحَبَّ اَنْ يُّدَاوِمَ عَلَيْهَا ترجمہ زرارہ بن اوفی سے روایت ہے کہ سعد بن ہشام بن عامر جب ہمارے پاس آئے تو انہوں نے بیان کیا کہ وہ ابن عباس کے پاس گئے تھے اور ان سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کو انہوں نے کہا میں تمہیں اس شخص کو نہ بتاؤں جو تمام روئے زمین کے لوگوں سے زیادہ واقف ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر سے عین کہا کون انہوں نے کہا عائشہ رضی پھر ہم ان کے پاس گئے اور سلام کیا اور اندر گئے ہم نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کا حال بیان کرو انہوں نے کہا ہم آپ کے لیے مسواک اور وضو کا پانی تیار کر کے رکھ دیتے تھے پھر اللہ جب چاہتا رات کو اٹھا دیتا آپ مسواک کرتے اور وضو کرتے پھر نو رکعتیں پڑھتے اور نہ بیٹھتے مگر آٹھویں رکعت کے بعد پھر اللہ کی تعریف کرتے اور اس کا ذکر کرتے اور دعا مانگتے پھر کھڑے ہو جاتے اور سلام نہیں پھیرتے پھر نویں رکعت پڑھتے اور بیٹھتے اللہ کی تعریف کرتے اور اس کی یاد کرتے اور دعا مانگتے پھر سلام پھیرتے اس طرح کہ ہم کو سنا دیتا پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے یہ سب گیارہ رکعتیں ہوئیں اے بیٹے میرے جب آپکا بدن یاد ہو گیا اور گوشت چڑھ گیا تو سات رکعتیں وتر کی پڑھیں پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھیں سلام کے بعد یہ نو

رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے تو جانے کہ ہمیشہ اسکو پڑھا کرتے **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُوْتِرُ بِتِسْعِ رَکْعَاتٍ ثُمَّ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ وَھُوَ جَالِسٌ فَلَمَّا ضَعُفَ
اَوْتَرَ بِسَبْعِ رَکْعَاتٍ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَھُوَ جَالِسٌ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر
کی نو رکعتیں پڑھتے پھر دو رکعتیں بیٹھ کر جب ضعیف ہو گئے تو سات رکعتیں وتر کی پڑھتے اور دو رکعتیں بیٹھ کر **عن**
عائشۃ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُوْتِرُ بِتِسْعٍ وَیُوْتِرُ بِسَبْعٍ رَکْعَتَیْنِ وَھُوَ جَالِسٌ ترجمہ ام المومنین
عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نو رکعتیں پڑھتے اور دو رکعتیں بیٹھ کر **عن** سعید بن ھشام اَنَّہٗ
وَفَدَ عَلٰی اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ عَائِشَۃَ فَسَاَلَھَا عَنْ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ کَانَ یُصَلِّیْ مِنَ
اللَّیْلِ ثَمَانَ رَکَعَاتٍ وَیُوْتِرُ بِالتَّاسِعَۃِ وَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ وَھُوَ جَالِسٌ ترجمہ سعد بن ہشام سے روایت ہے وہ ام المومنین
عائشہ پاس گئے اور ان سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو انہوں نے کہا آپ رات کو آٹھ رکعتیں پڑھتے اور نویں رکعت
سے انکو ملحق کرتے پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے **عن** عائشۃ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ
تِسْعَ رَکَعَاتٍ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نو رکعتیں پڑھتے **باب** کَیْفَ الْوِتْرُ
بِاِحْدٰی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً گیارہ رکعتیں وتر کی کیونکر پڑھے **عن** عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ
مِنَ اللَّیْلِ اِحْدٰی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً وَیُوْتِرُ مِنْھَا بِوَاحِدَۃٍ ثُمَّ یَضْطَجِعُ عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْمَنِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے اون میں سے ایک وتر کی ہوتی پھر داہنی کروٹ پر سوتے
باب اَلْوِتْرُ بِثَلَاثَ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً تیرہ رکعتیں وتر کی پڑھنا **عن** اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یُوْتِرُ بِثَلَاثَ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً فَلَمَّا کَبُرَ وَضَعُفَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وتر کی تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے جب سن زیادہ ہوا اور ضعیف ہو گئے تو نو رکعتیں پڑھنے لگے **باب** اَلْقِرَاءَۃِ فِی الْوِتْرِ
وتر میں کتنا کلام اسے پڑھے **عن** اَبِیْ بُرْدَۃَ اِنَّ اَبَا مُوْسٰی کَانَ بَیْنَ مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃِ فَصَلَّی الْعِشَاءَ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ
قَامَ فَصَلّٰی رَکْعَۃً اَوْتَرَ بِھَا یَقْرَءُ فِیْھَا بِمِائَۃِ اٰیَۃٍ مِنَ النِّسَاءِ ثُمَّ قَالَ مَا الْوِتْرُ اِنْ اَضَعَ قَدَمَیَّ حَیْثُ وَضَعَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدَمَیْہِ وَاَنْ اَقْرَءَ بِمَا قَرَءَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ
ابو بردہ سے روایت ہے ابو موسیٰ اشعری مکے اور مدینے کے بیچ میں تھے انہوں نے عشا کی دو رکعتیں پڑھیں پھر کھڑے ہوئے اور ایک
رکعت وتر کی پڑھی دو سو سو آیتیں سورۂ نسا کی پڑھیں پھر کہا میں نے کوتاہی نہیں کی کہ رکھوں قدم اپنے جہاں پر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنے قدم رکھے اور پڑھوں وہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا ہے **نوع** اَحْسَنُ مِنَ الْقِرَاءَۃِ فِی الْوِتْرِ
وتر میں اور طرح کی قرأت سے **عن** اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَءُ فِی الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ
رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ فَاِذَا سَلَّمَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ

ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے جب سلام پھیرتے تو فرماتے سبحان الملک القدوس تین بار عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَأُ فِی الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ترجمہ عبد الرحمن بن ابزی نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَکَانَ یَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثًا وَیَرْفَعُ صَوْتَہٗ بِالثَّالِثَۃِ ترجمہ عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے اور سلام کے بعد تین بار سبحان الملک القدوس کہتے اور تیسری بار بلند آواز سے کہتے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَأُ فِی الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ثُمَّ یَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ وَیَرْفَعُ بِسُبْحَانِ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ صَوْتَہٗ بِالثَّالِثَۃِ ترجمہ عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے پھر سلام کے بعد کہتے سبحان الملک القدوس اور تیسری بار سبحان الملک القدوس بلند آواز سے کہتے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَکَانَ اِذَا سَلَّمَ وَفَرَغَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثًا طَوَّلَ فِی الثَّالِثَۃِ ترجمہ عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے اور جب سلام پھیرنے اور فارغ ہوتے تو سبحان الملک القدوس تین کہتے اور تیسری بار لمبا کرتے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ترجمہ عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے عَنِ ابْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ فَاِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوۃِ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ترجمہ ابزی کے بیٹے نے اپنے باپ سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے جب نماز سے فارغ ہوتے

تو سبحان الملک القدوس تین بار کہتے عَنْ ابی ابن ہے عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِی الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ترجمہ ابن ابزی سے روایت ہے اونہوں نے اپنے باپ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَأُ فِی الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ترجمہ عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ فَاِذَا فَرَغَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثًا ترجمہ عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے جب فارغ ہوتے تو تین بار سبحان الملک القدوس کہتے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ فَاِذَا فَرَغَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثًا وَیَمُدُّ فِی الثَّالِثَۃِ ترجمہ عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے جب فارغ ہوتے تو تین بار سبحان الملک القدوس کہتے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی ترجمہ عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر میں سبح اسم ربک الاعلی پڑھا عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الظُّھْرَ فَقَرَأَ رَجُلٌ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی فَلَمَّا صَلّٰی قَالَ مَنْ قَرَأَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی قَالَ رَجُلٌ اَنَا قَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ بَعْضَکُمْ خَالَجَنِیْھَا ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی ایک شخص نے سبح اسم ربک الاعلی پڑھا جب آپ نماز پڑھ چکے تو پوچھا کس نے سبح اسم ربک الاعلی پڑھا ایک شخص نے کہا میں نے آپ نے فرمایا مجھے معلوم ہوا کہ تم میں سے کسی نے مجھ سے جہر میں لیا قرآن کو اَلدُّعَاءُ فِی الْوِتْرِ وتر میں کیا دعا پڑھے عَنِ الْحَسَنِ رض عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَلِمَاتٍ اَقُوْلُھُنَّ فِی الْوِتْرِ فِی الْقُنُوْتِ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ اِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ وَاِنَّہٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَالَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ ترجمہ حسن بن علی رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چند کلمے سکھائے میں انکو وتر کی قنوت میں کہا کرتا ہوں اللّٰھم اہدنی فیمن ہیت اخیر تک یعنی یا اللہ راہ دکھلا مجھ کو اون

۴ اور اس کے بعد بلند آواز سے پڑھے ۴

لوگون کے ساتھ مین مجکو تو راہ دکھلائی اور تندرست رکھ مجھکو اون لوگون کے ساتھ مین مجکو تو نے تندرست کیا اور نگہبانی کر میری اون لوگون کے ساتھ مین جنکی تو نے نگہبانی کی اور برکت دے مجھ مین جو تو نے مجھکو دیا ہے اور بچا مجھکو برائی سے اوس کے جو تو نے ٹھہرایا ہے جو تجھ دوستی رکھے وہ ذلیل نہین ہوتا بڑی برکت والا ہے تو اور اونچا ہے **عَنِ الْحَسَنِ** بن علی رضی اللہ عنہ قَالَ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فِی الْوِتْرِ قَالَ قُلْ ترجمہ امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ کلمات سکھائے وتر مین آنحضرت نے فرمایا کہ کہو اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ وَاِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَالَیْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ **عَنْ** عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كَانَ یَقُوْلُ فِیْ اٰخِرِ وِتْرِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وتر کے اخیر مین فرماتے اللھم انی اعوذ برضاک من سخطک اخیر تک یعنی یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیری خوشی کی تیری خفگی سے اور تیری معافی کی تیری عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون تیری تجھ سے مین تیری تعریف نہین کر سکتا تو ایسا ہے جیسے تو نے اپنی آپ کی تعریف کی **تَرْكُ** رَفْعِ الْیَدَیْنِ فِی الدُّعَاءِ فِی الْوِتْرِ وترمین دعا قنوت پڑھتے وقت ہاتھ نہ اوٹھانا **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرْفَعُ یَدَیْهِ فِیْ شَیْءٍ مِنْ دُعَائِهٖ اِلَّا فِی الْاِسْتِسْقَاءِ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ لِثَابِتٍ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ اَنَسٍ قَالَ بِاِصْبَعَیْهِ قُلْتُ سَمِعْتَهٗ قَالَ اِیْ وَاللّٰہِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی دعا مین ہاتھ نہین اوٹھاتے تھے مگر پانی مانگتے وقت شعبہ نے کہا مین نے ثابت سے پوچھا تم نے یہ حدیث انس سے سنی ہے اونہون نے کہا سبحان اللہ مین نے کہا سنی ہے اونہون نے کہا سبحان اللہ **ف** یہ اونہون نے تعجب سے کہا یعنی سنی کیون نہین اگرچہ اس حدیث مین ہاتھ نہ اوٹھانا اور دعا مین ثابت نہین ہوتا لیکن اور حدیثون سے ہاتھ نہ اوٹھانا اور مقامات مین بھی آیا ہے اور شاید انس کو اس کی خبر نہ ہوگی یا مقصود اون کا مبالغہ ہو یعنی بہت لنبا کر کے نہین اوٹھاتے تھے جیسی استسقا مین اوٹھاتے تھے **بَابُ** قَدْرِ السُّجْدَةِ بَعْدَ الْوِتْرِ وتر کے بعد کتنا بڑا سجدہ کرے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ اِحْدٰی عَشْرَةَ رَكْعَةً فِیْمَا بَیْنَ اَنْ یَّفْرُغَ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلَی الْفَجْرِ یُسَلِّمُ بَیْنَ كُلِّ رَكْعَتَیْنِ وَیُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ فَاِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَتَبَیَّنَ لَهُ الْفَجْرُ وَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گیارہ رکعتین پڑھتے عشا کی نماز سے فارغ ہو کر فجر تک سو فجر کے دو سنتون کو اور سجدہ کرتے تھے اتنی دیر تک جتنی دیر مین تم مین سو کوئی پچاس آیتین پڑھے **اَلتَّسْبِیْحُ** بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْوِتْرِ وتر سے فارغ ہو کر تسبیح کہنا **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ یُوْتِرُ بِتِسْعِ سُوَرٍ اٰخِرُهُنَّ قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَیَقُوْلُ بَعْدَ مَا یُسَلِّمُ سُبْحَانَ الْمَلِكِ

الْقُدُّوسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ ترجمہ عبدالرحمن بن ابزی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے اور سلام کے بعد تین بار بلند آواز سے سبحان الملک القدوس کہتے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَيَقُولُ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ ترجمہ عبدالرحمن ابزی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے جب اٹھنے کا ارادہ کرتے تو تین بار سبحان الملک القدوس کہتے دو بار بلند آواز سے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فَإِذَا سَلَّمَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ يَمُدُّ صَوْتَهُ فِي الثَّالِثَةِ فَيُرَجِّعُ ترجمہ عبدالرحمن بن ابزی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے اور جب سلام پھیرتے تو تین بار سبحان الملک القدوس کہتے اور تیسری بار بلند آواز سے کہتے پھر اٹھتے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فَإِذَا فَرَغَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ترجمہ عبدالرحمن بن ابزی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے جب فارغ ہوتے تو سبحان الملک القدوس کہتے **إِبَاحَةُ الصَّلٰوةِ** بِثَنْتَيْنِ الْوِتْرُ وَثِنْتَيْنِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وتر اور فجر کی سنتوں کے بیچ میں نفل پڑھنا درست ہے عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً تِسْعَ رَكَعَاتٍ كَمَا يُوتِرُ فِيهِنَّ وَرَكْعَتَيْنِ جَالِسًا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ وَيَسْجُدُ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ بَعْدَ الْوِتْرِ فَإِذَا سَمِعَ نِدَاءَ الصُّبْحِ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ترجمہ ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے روایت ہے انہوں نے حضرت عائشہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو پوچھا رات میں حضرت عائشہ نے کہا آپ تیرہ رکعتیں پڑھتے نو رکعتیں کھڑے ہو کر اور انہی میں وتر ہوتا اور دو رکعتیں بیٹھ کر جب رکوع کرنے لگے تو کھڑے ہوتے اور دو رکعتیں ہلکی پڑھتے (یعنی فجر کی سنتیں) **اَلْمُحَافَظَةُ** عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ فجر کی سنتوں کی تاکید عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی نہیں چھوڑتی تھی ظہر سے پہلے چار رکعتوں کو اور فجر سے پہلے دو رکعتوں کو عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدَعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ

وَبَعْدَ الْعِشَاءِ قَبْلَ الصُّبْحِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چھوڑتے تھے ظہر سے پہلے چار رکعتوں کو اور فجر سے پہلے دو رکعتوں کو عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فجر کی دو رکعتیں بہتر ہیں دنیا سے اور جو دنیا میں ہے وَقْتُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فجر کی دو رکعتوں کا وقت عَنْ حَفْصَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا نُوْدِيَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَقُومَ اِلَى الصَّلٰوةِ ترجمہ ام المؤمنین حفصہ سے روایت ہے جب فجر کی اذان ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو جانے سے پہلے دو رکعتیں ہلکی پڑھتے عَنْ حَفْصَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَضَاءَ لَهُ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ترجمہ ام المؤمنین حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب فجر کی روشنی معلوم ہوتی تو دو رکعتیں پڑھتے اَلْاِضْطِجَاعُ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ علی الشق الایمن فجر کی سنتیں پڑھ کر داہنی کروٹ پر لیٹنا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ بِالْاُولٰى مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ بَعْدَ اَنْ يَتَبَيَّنَ الْفَجْرُ ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے جب فجر کی اذان دیکر مؤذن چپ ہو رہتا تو آپ اٹھتے اور دو رکعتیں ہلکی پڑھتے فرض سے پہلے لیکن فجر کی روشنی ہو جانے کے بعد پھر داہنی کروٹ پر لیٹتے بَابُ مَنْ تَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ جو شخص رات کو عبادت کرتا ہو پھر چھوڑ دی اوسکی مذمت عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا مت ہو مثل فلانے کے پہلے وہ رات کو عبادت کرتا تھا پھر چھوڑ دی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت ہو مثل عبداللہ کے اوس شخص کا سا جو پہلی رات کو عبادت کرتا تھا پھر چھوڑ دی بَابُ وَقْتِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فجر کی رکعتوں کا وقت عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ترجمہ ام المؤمنین حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتیں ہلکی پڑھتے تھے عَنْ حَفْصَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْاِقَامَةِ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ ترجمہ حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں ہلکی پڑھتے تھے اذان اور تکبیر کے بیچ میں فجر کی نماز کے عَنْ حَفْصَةَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَعُ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْاِقَامَةِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ترجمہ حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درمیان میں اذان اور نماز کی دو رکعتیں ہلکی پڑھتے تھے عَنْ حَفْصَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْاِقَامَةِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ

ترجمہ ام المومنین حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں ہلکی پڑھتے اذان اور تکبیر کے بیچ میں فجر کی عَنْ حَفْصَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْاِقَامَةِ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ

ترجمہ یہ وہی حدیث ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رکعتیں پڑھنا فجر کی نماز سے پہلے عَنْ حَفْصَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ

ترجمہ حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز سے پہلے دو سجدے کرتے (یعنی دو رکعتیں پڑھتے) فجر کی نماز سے پہلی عَنْ حَفْصَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ترجمہ حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں ہلکی پڑھتے جب مؤذن چپ ہو جاتا اذان سے عَنْ حَفْصَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الْاَذَانِ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ وَبَدَا الصُّبْحُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ تُقَامَ الصَّلٰوةُ ترجمہ ام المومنین حفصہؓ سے روایت ہے جب مؤذن فجر کی اذان سے چپ ہو رہتا اور نماز کی کہی نکلتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں ہلکی پڑھتے نماز کھڑی ہونے سے پہلے عَنْ حَفْصَةَ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْفَجْرِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ترجمہ حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر سے پہلے دو رکعتیں ہلکی پڑھتے عَنْ حَفْصَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ ترجمہ حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں پڑھتے جب فجر نمودار ہوتی عَنْ حَفْصَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لَا يُصَلِّيْ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ترجمہ حفصہ سے روایت ہے جب فجر نمودار ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں پڑھتے مگر دو رکعتیں ہلکی عَنْ حَفْصَةَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نُوْدِيَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ اِلَى الصَّلٰوةِ ترجمہ حفصہ سے روایت ہے جب فجر کی اذان ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں ہلکی پڑھتے نماز کو کھڑے ہونے سے پہلی عَنْ حَفْصَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا يَطْلُعُ الْفَجْرُ ترجمہ حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے جب فجر نمودار ہو جاتی عَنْ حَفْصَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَضَاءَ لَهُ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ترجمہ حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب فجر کی روشنی معلوم ہوتی تو دو رکعتیں پڑھتے عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْاِقَامَةِ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں ہلکی پڑھتے درمیان اذان اور اقامت کے فجر کی وقت عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يُوْتِرُ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ترجمہ ابو سلمہ سے روایت ہے میں نے

اونہون نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کو اونہون نے کہا تیرہ رکعتین پڑھتے پہلے
آٹھ رکعتین پڑھتے پھر وتر پڑھتے پھر دو رکعتین بیٹھکر پڑھتے جب رکوع کرنے لگتے تو کھڑے ہوجاتے اور دو رکعتین اذان اور
اقامت کے بیچمین پڑھتے فجر کی نماز کے **عن** ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی رکعتی
الفجر اذا سمع الاذان و یخففہما ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتین
اذان سنکر پڑھتے اور ہلکا کرتے اونکو۔ امام نسائی نے کہا یہ حدیث منکر ہی **عن** السائب بن یزید ان سعد بن
الحضرمی ذکر عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتوسد
القرآن ترجمہ سائب بن یزید سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس شریح حضرمی کا ذکر آیا آپ نے فرمایا وہ
توسد نہین کرتا قرآنکا **ف** توسد کے معنے تکیہ لگانا اور قرآن کے توسد نہ کرنیکو دو معنے ہین۔ ایک تو یہ کہ وہ رات
کو سوتا نہین بلکہ رات بھر عبادت کرتا ہی اگر سوتا اور تکیے پر سر رکھتا تو قرآن بھی اوس کے ساتھ نہین رہتا اگر پہلے معنے
مراد ہین تو تعریف ہی شریح کی اور جو دوسری معنے مراد ہین تو مذمت ہی واللہ اعلم **باب** من کان لہ صلوۃ
باللیل فغلبہ علیہا النوم ایک شخص رات کو تہجد پڑہتا ہو اور ایک رات نیند کے سبب سے نہ پڑہ سکے **عن** عائشۃ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابن امرء یکون لہ صلوۃ باللیل فغلبہ علیہا نوم الا کتب
اللہ لہ اجر صلوتہ وکان نومہ صدقۃ علیہ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص رات کو نماز پڑہا کرتا ہو پھر وہ نیند کیوجہ سے پڑہ نہ سکے تو اسکو نماز کا ثواب اوسی دیگا اور اوسکا سونا صدقہ
ہوجاویگا اوسپر (یعنی اللہ جل جلالہ سونیکو معاف کردیگا) **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من کانت لہ صلوۃ صلاہا من اللیل فنام عنہا کان ذلک صدقۃ تصدق اللہ عز وجل علیہ
وکتب لہ اجر صلوتہ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رات کو کوئی
نماز پڑہا کرتا ہو پھر سو جاوے اور نماز نہ پڑہ سکے تو یہ صدقہ ہوگا اللہ کا اوسپر اور لکھا جاویگا اوس کے لیئے نماز کا ثواب **عن**
عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من نام عن حزبہ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر ایسا ہی بیان کیا جیسے اوپر گزرا۔ امام نسائی نے کہا اس روایت کے اسناد مین ابوجعفر راوی
ہی جو قوی نہین ہی حدیث مین **باب** من اتی فراشہ وہو ینوی القیام فنام ایک شخص اپنے بچھونے پر آیا
اور نیت رکھتا تہا رات کو اوٹھنی کی لیکن سو گیا اور اوٹھ نہ سکا **عن** ابی اللہ ما ولم یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال من اتی فراشہ وہو ینوی ان یقوم یصلی من اللیل فغلبتہ عیناہ حتی اصبح کتب لہ ما نوی
وکان نومہ صدقۃ علیہ من ربہ عز وجل ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص اپنے بچھونے پر آوے (سونیکو) لیکن نیت رکھتا ہو رات کو اوٹھنی کی اور نماز پڑہنی کی پھر اوسکی آنکھ لگجاوے صبح تک

فغلبہ

تو اسکو نیت کا ثواب ہوگا اور اوسکا سونا ایک صدقہ ہوگا اوسکی پروردگار کیطرف سے۔ امام نسائی نے کہا مخالفت کے حبیب بن ابی ثابت کی سفیان ثوری نے اور روایت کیا اوسکو **عَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ مَوْقُوْفًا ابوالدرداء ہی قول اوسکا نہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا **بَابُ** وَکَمْ یُصَلِّیْ مَنْ نَامَ عَنْ صَلٰوۃٍ اَوْ مَنَعَہٗ وَجَعٌ کہ کوئی شخص نیند یا بیماری کیوجہ سے رات کی نماز نہ پڑھ سکے تو دنکو کتنی رکعتیں پڑھے **عَنْ** عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا لَمْ یُصَلِّ مِنَ اللَّیْلِ مَنَعَہٗ ذٰلِکَ نَوْمٌ اَوْ وَجَعٌ صَلّٰی مِنَ النَّھَارِ ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز نہ پڑھ سکتے نیند یا بیماری کیوجہ سے تو دنکو بارہ رکعتیں پڑھتے **بَابُ** مَتٰی یَقْضِیْ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِہٖ مِنَ اللَّیْلِ جو شخص اپنا وظیفہ رات کو نہ پڑھ سکے تو وہ دن کو کونسے وقت پڑھے **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِہٖ اَوْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْہُ فَقَرَاَہُ فِیْمَا بَیْنَ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ وَصَلٰوۃِ الظُّھْرِ کُتِبَ لَہٗ کَاَنَّمَا قَرَاَہُ مِنَ اللَّیْلِ ترجمہ حضرت عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا ورد پورا یا کچھ اوسمیں سے رات کو نہ پڑھ سکا اور سو جاوے پھر فجر کی نماز سے لیکر ظہر تک اوسکو پڑھ لیوے تو گویا اوس نے رات میں ہی پڑھا (یعنی ویسا ہی ثواب اوسکو لکھا جاویگا) **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِہٖ اَوْ قَالَ جُزْئِہٖ مِنَ اللَّیْلِ فَقَرَاَہُ فِیْمَا بَیْنَ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ اِلٰی صَلٰوۃِ الظُّھْرِ فَکَاَنَّمَا قَرَاَہُ مِنَ اللَّیْلِ ترجمہ حضرت عمر نے کہا جو شخص اپنے وظیفہ یا رات کی ایک حصے سے سو جاوی پھر اوسکو صبح کی نماز سے لیکر ظہر تک پڑھ لیوے تو گویا اوس نے رات ہی کو پڑھا **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ فَاتَہٗ حِزْبُہٗ مِنَ اللَّیْلِ فَقَرَاَہُ حِیْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ اِلٰی صَلٰوۃِ الظُّھْرِ فَاِنَّہٗ لَمْ یَفُتْہُ اَوْ کَاَنَّہٗ اَدْرَکَہٗ ترجمہ حضرت عمرؓ سے روایت ہے اونہوں نے کہا جس شخص کا رات کا وظیفہ قضا ہو جاوی پھر وہ آفتاب کے ڈھلنے سے ظہر کیوقت تک اوسکو پڑھ لیوے تو گویا وہ قضا ہی نہیں ہوا یا گویا اوس نے وہ وظیفہ پایا **عَنْ** حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ مَنْ فَاتَہٗ وِرْدُہٗ مِنَ اللَّیْلِ فَقَرَاَہُ فِیْ صَلٰوۃٍ قَبْلَ الظُّھْرِ فَاِنَّھَا تَعْدِلُ صَلٰوۃَ اللَّیْلِ ترجمہ حمید بن عبدالرحمان نے کہا جس شخص کا رات کا وظیفہ قضا ہو جاوی پھر اوسکو ظہر سے پہلے پڑھ لیوے تو رات کی نماز کے برابر ہوگا **بَابُ** ثَوَابِ مَنْ صَلّٰی فِیْ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً سِوَی الْمَکْتُوْبَۃِ **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ ثَابَرَ عَلٰی اِثْنَتَیْ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ دَخَلَ الْجَنَّۃَ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّھْرِ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَھَا وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَکْعَتَیْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمیشہ پڑھے بارہ رکعتوں کو رات دن میں جنت میں جاویگا چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو رکعتیں ظہر کے بعد اور دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشا کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے پہلے **عَنْ** عَائِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ثَابَرَ عَلٰی اِثْنَتَیْ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً بَنَی اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّھْرِ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الظُّھْرِ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَکْعَتَیْنِ

قبل الفجر ترجمہ حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمیشہ بارہ رکعتوں کو اللہ جل جلالہ اوسکے لیے ایک گھر بنا ویگا جنت مین چار رکعتین ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد اور دو مغرب کے بعد اور دو عشا کی بعد اور دو فجر سے پہلے عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ اَبِي سُفْيَانَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَكَعَ فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ سِوَى الْمَكْتُوبَةِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ ترجمہ ام حبیبہ بنت ابی سفیان سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتی تھی جو شخص بارہ رکعتین پڑھے ہر دن اور رات مین سوا فرض کے اللہ اوس کے لیے ایک گھر بنا ویگا جنت مین عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ بَلَغَنِي اَنَّكَ تَرْكَعُ قَبْلَ الْجُمُعَةِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مَا بَلَغَكَ فِي ذٰلِكَ قَالَ اُخْبِرَتْ اَنَّ اُمَّ حَبِيبَةَ حَدَّثَتْ عَنْبَسَةَ بْنَ اَبِي سُفْيَانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَكَعَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ سِوَى الْمَكْتُوبَةِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ ترجمہ ابن جریج سے روایت ہے مینے عطا سے کہا مجھکو خبر پہونچی ہے تم جمعہ سے پہلے بارہ رکعتین پڑھتے ہو اس باب مین تمنے کیا سنا ہے اوہنون نے کہا مینے سنا ہے کہ ام حبیبہ نے عنبسہ بن ابی سفیان کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بارہ رکعتین پڑھے رات اور دن مین سوا فرض کے تو اللہ تعالی اوس کے لیے جنت مین ایک گھر بنا ویگا عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتی تھی جو شخص ایک دن مین بارہ رکعتین پڑھے اللہ اوس کے لیے ایک گھر بنا ویگا جنت مین عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ قَدِمَتِ الطَّائِفَةُ فَدَخَلْتُ عَلَى عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ وَهُوَ مَرِيضٌ الْمَوْتَ فَرَاَيْتُ مِنْهُ جَزَعًا فَقُلْتُ اِنَّكَ عَلَى خَيْرٍ فَقَالَ اَجَلْ حَتَّى اُمُّ حَبِيبَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِالنَّهَارِ اَوْ بِاللَّيْلِ بَنَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ ترجمہ یعلی بن امیہ سے روایت ہے مین طائف مین گیا تو عنبسہ ابن ابی سفیان کو مرتا ہوا پایا اور مین نے دیکھا وہ بیقرار ہین مین نے کہا تم تو اچھی آدمی ہو اوہنون نے کہا مجھ سے میری بہن ام حبیبہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بارہ رکعتین پڑھے دن کے یا رات کو اللہ تعالی اوس کے لیے ایک گھر بنا ویگا جنت مین عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ اَبِي سُفْيَانَ قَالَتْ مَنْ صَلَّى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ فَصَلَّى قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَتَمَةِ [illegible] ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے [illegible] جو شخص [illegible] پڑھے [illegible]

مین عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مَنْ صَلَّى لَهُ بَنَى لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بارہ رکعتین ہین جو انکو پڑھیگا اوس کے لیے ایک گھر بنایا جاویگا جنت مین چار ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد اور دو عصر سے پہلے اور دو مغرب کے بعد اور دو فجر سے پہلے عَنْ

اُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ
أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَثِنْتَيْنِ بَعْدَهَا وَثِنْتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ وَاثْنَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَاثْنَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ ترجمہ
اُم حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بارہ رکعتیں پڑھے اللہ اوس کے لیے ایک گھر بنا دیگا جنت
مین چار ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد اور دو عصر سے پہلے اور دو مغرب کے بعد اور دو فجر سے پہلے عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ
مَنْ صَلَّى فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْمَكْتُوبَةِ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ
وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَثِنْتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ وَثِنْتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَثِنْتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ترجمہ اُم حبیبہ سے روایت ہے
اونہون نے کہا جس شخص نے رات دن مین بارہ رکعتین پڑہین فرض کے سوا اوس نے اپنا گھر جنت مین بنایا چار ظہر سے پہلے
اور دو ظہر کے بعد اور دو عصر سے پہلے اور دو مغرب کے بعد اور دو فجر سے پہلے عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ صَلَّى فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ ترجمہ اُم حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے رات دن مین بارہ رکعتین پڑہین اوس نے اپنا گھر جنت مین عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ
قَالَتْ مَنْ صَلَّى فِي النَّهَارِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْمَكْتُوبَةِ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ ترجمہ اُم حبیبہ سے روایت ہے
اونہون نے کہا جس شخص نے رات دن مین بارہ رکعتین پڑہین سوا فرض کے اوسکے لیے بنایا جاویگا ایک گھر جنت مین۔
عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْمَكْتُوبَةِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ عَزَّ وَجَلَّ
بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ ترجمہ اُم حبیبہ سے روایت ہے جس شخص نے رات دن مین بارہ رکعتین پڑہین سوا فرض کے اللہ تعالی اوسکے لیے ایک
گھر بنا دیگا جنت مین عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّهُ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ ترجمہ
اُم حبیبہ نے کہا جو شخص ایکدن مین بارہ رکعتین پڑہے اوس کے لیے ایک گھر بنایا جاویگا جنت مین عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْفَرِيضَةِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ أَوْ بُنِيَ لَهُ
بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ ترجمہ اُم حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایکدن مین بارہ رکعتین پڑہے سوا فرض کے
تو اللہ اوسکے لیے ایک گھر بنا دیگا یا اوسکے لیے ایک گھر بنایا جاویگا جنت مین عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ ترجمہ اُم حبیبہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص بارہ رکعتین پڑہے ایک دن رات مین تعالی اوس کے لیے ایک گھر بنا دیگا جنت مین عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ
قَالَتْ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ ترجمہ اُم حبیبہ سے روایت ہے اونہون نے کہا جو شخص
ایک دن مین بارہ رکعتین پڑہے اوسکے واسطے ایک گھر بنایا جاویگا جنت مین عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْفَرِيضَةِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول
اللہ صلعم اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک دن مین بارہ رکعتین پڑہے سوا فرض کے اللہ اوسکے لیے ایک گھر جنت مین بنا دیگا عَنْ

حسان بن عطیہ قال لما نزل بنت جحش یتصوب فقیل له فقال اما انی سمعت ام حبیبة زوج النبی
صلی اللہ علیہ وسلم تحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه من رکع اربع رکعات قبل الظهر وأربعا
بعدها حرمہ اللہ عزوجل لحمه علی النار فما ترکتهن منذ سمعتهن من ترجمہ حسان بن عطیہ سے روایت
ہے جب عنبسہ کی وفات قریب ہوئی تو وہ تڑپ رہی تھی لوگوں نے اون سے کہا (یعنی اونکو تسکین دی) اونہوں نے کہا نے
ام حبیبہ سے سنا جو میری بی بی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آپنے فرمایا جو شخص چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور چار ظہر کے
بعد اللہ اوسکا گوشت حرام کریگا جہنم پر اوس روز سے میں نے اونکو نہیں چھوڑا جب سے سنا عن ام حبیبة زوج النبی
صلی اللہ علیہ وسلم انها حدثتهما ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم اخبرها ما من عبد مؤمن یصلی اربع
رکعات بعد الظهر فلا تمس النار جلدہ ابدا ان شاء اللہ عزوجل ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہیں کہ اونکی حبیب ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا جو بندہ مسلمان چار رکعتیں
پڑھے ظہر کے بعد تو جہنم کی آگ اگر خدا چاہے اوسکی بدن سے نہ لگیگی کبھی عن ام حبیبة انها رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کان یقول من صلی اربع رکعات قبل الظهر واربعا بعدها حرمہ اللہ عزوجل علی النار ترجمہ ام حبیبہ
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص چار رکعتیں ظہر سے پہلے پڑھے اور چار رکعتیں ظہر کے بعد اللہ اوس کو
حرام کریگا جہنم پر عن محمد بن ابی سفیان قال لما نزل به الموت اخذہ امر شدید فقال حدثتنی اختی ام حبیبة
بنت ابی سفیان قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حافظ علی اربع رکعات قبل الظهر واربع بعدها
حرمہ اللہ تعالی علی النار ترجمہ محمد بن ابی سفیان سے روایت ہے جب اونکو موت آنے لگی تو بڑی بیقراری ہوئی اونہوں
نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی ام حبیبہ بنت ابی سفیان نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص محافظت کریگا
ظہر سے پہلے چار رکعتوں پر اور ظہر کے بعد چار رکعتوں پر تو حرام کریگا اللہ اوسکو جہنم پر عن ام حبیبة عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی اربعا قبل الظهر واربعا بعدها لم تمسه النار ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چار رکعتیں پڑھے ظہر سے پہلے اور چار ظہر کے بعد اوس کو جہنم کی آگ نہ لگیگی

اخر کتاب الصلوٰة تمام ہوی کتاب نماز کی

باب تمنی الموت

مرت کی آرزو کرنا کیسا ہی عن ابی هریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یتمنین احدکم الموت
اما محسنا فلعله ان یزداد خیرا واما مسیئا فلعله ان یستعتب ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی آرزو نہ کرے تم میں سے موت کی اسلیے کہ وہ نیک ہے شاید زیادہ نیکی کرے اور جو بد ہے تو شاید بدی
سے توبہ کرے (بہرحال جینا بہتر ہے اوس کے لیے) عن ابی هریرة یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا
یتمنین احدکم الموت اما محسنا فلعله ان یعیش فیزداد خیرا وهو خیر له واما مسیئا فلعله

أَنْ يَتَمَنَّى تَرجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے موت کی آرزو نہ کرے اسلیے کہ اگر وہ نیک ہے تو شاید جیے اور بھلائی زیادہ کرے اور گنہگار ہے تو شاید توبہ کرے **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ بِضُرٍّ نَزَلَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا وَلٰكِنْ لِيَقُلِ اللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِنْ كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے موت کی آرزو نہ کرے اوس مصیبت سے جو دنیا مین اوسکو پہونچے لیکن یون کہے یا اللہ جلا مجھکو جبتک جینا میرے لیے بہتر ہو اور مار مجھکو اگر مرنا میرے لیے بہتر ہو **اَلدُّعَاءُ بِالْمَوْتِ** موت کی دعا کرنا کیسا ہے **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْعُوْا بِالْمَوْتِ وَلَا تَتَمَنَّوْهُ فَمَنْ كَانَ دَاعِيًا لَا بُدَّ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت دعا کرو موت کی لیے اور مت آرزو کرو موت کی اگر ضرور دعا کرنا چاہو تو یون کہو یا اللہ جلا مجھکو جبتک جینا میرے لیے بہتر ہے اور مار مجھکو جب مرنا میرے لیے بہتر ہے **عَنْ** قَيْسٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى خَبَّابٍ وَقَدِ اكْتَوٰى فِيْ بَطْنِهٖ سَبْعًا وَقَالَ لَوْلَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا اَنْ نَّدْعُوَ بِالْمَوْتِ دَعَوْتُ بِهٖ **ترجمہ** قیس سے روایت ہے مین خباب پاس گیا اونہون نے اپنی پیٹ پر سات داغ لیے تھے وہ کہنے لگے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو منع نکیا ہوتا تو مین دعا کرتا موت کی (درد و شدت اور تکلیف سے) **كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ** موت کی بہت یاد کرنا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت یاد کرو لذتون کے مٹانیوالی اور کاٹنے والی **ف** یعنے موت کی فایدہ اوسکا یہ ہے کہ انسان موت کو یاد کرکے نیک کامون مین جلدی کوشش کرتا ہے اور بُری کامون سے توبہ کرتا ہے اور دوسری یہ کہ اکثر وقت غفلت اور خوشی مین گزرتا ہے پھر اگر کسی وقت فکر اور رنج کھو تو رنج کی عادت جاتی رہے گی اور جب ایک بار گی کوئی رنج ہوگا تو ہلاکت کا خوف ہے سو اوسکے واسطے انسان کے لیے ضرور ہے کہ وہ خوشی اور رنج دونو کا مزہ اوٹھاتا رہے تیسری یہ کہ موت کی یاد اکثر فکر و رنج مٹاتی ہے اور دنیاوی رنجون جو افلاس یا تنگدستی یا اور اسباب سے ہون دور کرتی ہے اور رشک و حسد کی مادی کو قطع کرتی ہے **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيْضَ فَقُوْلُوْا خَيْرًا فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَقُوْلُ قَالَ قُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ وَاَعْقِبْنِيْ مِنْهُ عُقْبٰى حَسَنَةً فَاَعْقَبَنِيَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب تم مریض کے پاس جاؤ (یعنے جو بیمار موت کے قریب ہو) تو اچھی بات کہو یعنے دعا کرو اوسکے لیے مغفرت کی) اس لیے کہ فرشتے آمین کہتے ہین تمہاری بات پر جب ابوسلمہ میرے خاوند مر گئے مین نے کہا یا رسول اللہ مین کیا کہون آپنے فرمایا کہہ یا اللہ بخشدے ہم کو اور اوسکو اور اوس کے بعد اوس سے بہتر مجھکو دیدے تو اوسنے اوس کے بعد مجھکو دیا محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو (جو بہتر) ابو سلمہ سے یعنی اپنی مجھ سی نکاح کیا) **باب تلقین المیت** میت کو سکھلانا **عن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقنوا موتاکم لا الہ الا اللہ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سکھلاؤ اپنے مردونکو (یعنی جو مرنے کے قریب ہوں) لا الہ الا اللہ **ف** یعنی اس کلمہ طیبہ کو اوسوقت پڑھو تاکہ وہ بھی سنکر پڑھنے لگیں **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقنوا موتاکم لا الہ الا اللہ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **باب علامۃ موت المؤمن** مومن کو مرنیکی نشانی **عن** بریدۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال موت المؤمن بعرق الجبین ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا مرنا پیشانی کے پسینہ سے ہوتا ہے **ف** یعنی مسلمان پر موت وقت اتنی شدت ہوتی ہے کہ پیشانی پر پسینا آجاتا ہے اور یہ سختی اس لیئے ہوتی ہے کہ اوسکے گناہ دنیا میں مٹجاویں اور وہ اللہ کی پاس پاک اور صاف ہوکر جاوے **عن** بریدۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المؤمن یموت بعرق الجبین ترجمہ بریدہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مسلمان مرتا ہے پیشانی کے پسینے سے **شدۃ الموت** موت کی سختی کا بیان **عن** عائشۃ قالت مات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانہ لبین حاقنتی وذاقنتی فلا اکرہ شدۃ الموت لاحد ابدا بعد ما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات میری جگنی اور تھوڑی کی بیچمیں ہوئی (یعنی میں آپکو دیکھ رہی تھی) اب میں کسی کو کبھی موت کی سختی برا نہیں سمجھتی) جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا **ف** کہ آپ پر موت کی بہت سختی ہوئی پس معلوم ہوا کہ موت کی سختی کچھ برائی کی دلیل نہیں ہے بلکہ بہتر ہے اور باعث ہے ترقی درجات اور مغفرت ذنوب کی **الموت یوم الاثنین** پیر کے دن مرنا **عن** انس قال اخر نظرۃ نظرتہا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کشف الستارۃ والناس صفوف خلف ابی بکر رض فاراد ابو بکر ان یرتد فاشار الیہم ان امکثوا والقی الستجف وتوفی من اخر ذلک الیوم وذلک یوم الاثنین ترجمہ انس سے روایت ہے میں نے آخری بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ نے پردہ اوٹھایا اور لوگ ابو بکر کے پیچھے صف باندھے ہوئے تھے ابو بکر نے چاہا پیچھے ہٹنا آپ نے اشارہ کیا اپنی جگہ پر رہو اور پردہ ڈال لیا پھر اوسی روز اخیر دن میں آپکا انتقال ہوا اور وہ پیر کا دن تھا **الموت بغیر مولدہ** وطن کو سوا اور کہیں مرنے کی فضیلت **عن** عبد اللہ بن عمر قال مات رجل بالمدینۃ ممن ولد بہا فصلی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا لیتہ مات بغیر مولدہ قالوا ولم ذاک یا رسول اللہ قال ان الرجل اذا مات بغیر مولدہ قیس لہ من مولدہ الی منقطع اثرہ فی الجنۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص جو مدینہ کی پیدایش تھا مدینہ میں مرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسپر نماز پڑھی پھر فرمایا کاش کہ وہ اور کہیں مرتا لوگوں نے عرض کیا کیوں یا رسول اللہ آپنے فرمایا آدمی جب سوا اپنے وطن کے اور کہیں مرتا ہے تو اوسکے

کی جنت میں دی جاتی ہے پہ ایش کہلاتا ہے لیکر اوسکی خبر یا نون کی نشان تک (یعنے مرنیکی جگہتک) ف اس حدیث سے فضیلت مسافرت اور غربت کی معلوم ہوئی جب وہ بڑے کام کیلئے نہ ہو بلکہ جہاد کیلئے ہو یا اپنے لڑکون بالون کی معاش پیدا کرنے کیلئے **باب ما یلقی الموت من الکرامۃ عند خروج نفسہ** مرنے کیوقت مومن کی کیسی عزت ہوتی ہے **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا حضر المؤمن اتتہ ملائکۃ الرحمۃ بحریرۃ بیضاء فیقولون اخرجی راضیۃ مرضیا عنک الی روح اللہ وریحان وربّ غیر غضبان فتخرج کاطیب ریح المسک حتی انہ لینتاولہ بعضھم بعضا حتی یاتون بہ باب السماء فیقولون ما اطیب ھذہ الریح التی جاءتکم من الارض ویاتون بہ ارواح المؤمنین فلھم اشد فرحا بہ من احدکم بغائبہ یقدم علیکم فیسالونہ ماذا فعل فلان فیقولون دعوہ فانہ کان فی غم الدنیا فاذا قال اما اتاکم قالوا ذھب بہ الی امہ الھاویۃ وان الکافر اذا حضرتہ ملائکۃ العذاب بمسح فیقولون اخرجی ساخطۃ مسخوطا علیک الی عذاب اللہ عزوجل فتخرج کانتن ریح جیفۃ حتی یاتون بہ باب الارض فیقولون ما انتن ھذہ الریح حتی یاتون بہ ارواح الکفار **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مومن کی موت نزدیک ہوتی ہے تو فرشتے رحمت کے سفید ریشمی کپڑے لیکر آتے ہین اور کہتے ہین نکل راضی ہو کر تو اللہ سے اور اللہ تجھسے راضی ہے اللہ کی رحمت کیطرف اور اوس کے رزق کیطرف اور اپنے پروردگار کیطرف جو غصہ نہین ہو (یہ فرشتے روح سے کہتے ہین) پھر وہ نکلتی ہے جیسے عمدہ خوشبودار مشک ہاتھون ہاتھ فرشتے اوس کو اڑھاتے ہین اور آسمان کی طرف لیجاتے ہین اور کہتے ہین کیا خوشبو ہے یہ جو زمین سے آئی پھر اوس کو لاتے ہین اور مومنون کی روحون پاس وہ خوش ہوتی ہین اوس سے زیادہ جو تم کو کسی گئی ہوئی شخص کے آنے سے ہوتی ہے اور اوس سے پوچھتے ہین فلان شخص (یعنے جسکو وہ دنیا مین چھوڑ گئی تھی) اب کیسی کام کرتا ہے پھر روحین کہتے ہین ابھی ٹھہر دھیرے دھیرے اوسکو دنیا کے غم مین شاید یہ روح کہتی ہے کیا وہ شخص تمہارے پاس نہین آیا (یہ تو مر گیا تھا) روحین کہتی ہین وہ دوزخ مین گیا ہوگا اور کافر کی جب موت آتی ہے تو عذاب کے فرشتے ایک ٹاٹ کا ٹکڑا لیکر آتے ہین اور کہتے ہین نکل تو ناراض ہے اللہ سے اور اللہ تجھسے ناراض ہے اللہ کے عذاب کیطرف پھر وہ نکلتی ہے جیسی سڑی مردار کی بو یہانتک کہ زمین کے دروازے پر لاتی ہین (جو اوپر ہے جہان سے آسمان کی حد شروع ہوتی ہے یا نیچی ہے اسفل السافلین مین) اور کہتے ہین کیا بدبو ہے پھر لیجاتی ہین اوسکو کافرون کی روحون مین **فیمن احب لقاء اللہ** اللہ کی ملاقات جو شخص چاہے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ ومن کرہ لقاء اللہ کرہ اللہ لقاءہ قال شریح فاتیت عائشۃ فقلت یا ام المؤمنین سمعت ابا ھریرۃ یذکر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثا ان کان کذلک فقد ھلکنا قالت وما ذاک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ ومن کرہ لقاء اللہ کرہ اللہ لقاءہ ولکن لیس ذلک الموت الا وھو یکرہ الموت قالت قد قالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولیس

بِالَّذِي تَذْهَبُ إِلَيْهِ وَلَكِنْ إِذَا حَضَرَ الْبَصَرُ وَحَشْرَجَ الصَّدْرُ وَاقْشَعَرَّ الْجِلْدُ فَعِنْدَ ذَلِكَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملنا چاہتا ہے اللہ اس سے ملنا چاہے گا اور جو شخص اللہ سے ملنا برا جانتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا برا جانتا ہے شریح نے کہا میں حضرت عائشہ پاس گیا اور عرض کیا اے ام المومنین ابوہریرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث بیان کی ہے اگر ایسا ہو تو ہم سب تباہ ہو جاویں گے انہوں نے پوچھا کیا میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملنا چاہے اللہ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملاقات کو برا جانے اللہ بھی اسکی ملاقات کو برا جانتا ہے لیکن ہم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو موت کو برا نہ جانے حضرت عائشہ نے کہا بیشک یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لیکن اسکا مطلب یہ نہیں جو تم سمجھ رہے ہو بلکہ مطلب یہ ہے جب بینائی مٹ جاوے اور چھاتی میں دم آ جاوے اور رونگٹے بدن پر کھڑے ہو جاویں اس وقت جو اللہ سے ملنا چاہے اللہ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور جو اللہ سے ملنا نہ چاہے اللہ بھی اس سے ملنا نہ چاہے گا یعنی جب موت قریب ہوتی ہے اس وقت مومن کو خوشی ہوتی ہے اللہ سے ملنے کی لئے اور کافر بہت ڈرتا ہے اور گھبراتا ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِذَا أَحَبَّ عَبْدِي لِقَائِي أَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَإِذَا كَرِهَ لِقَائِي كَرِهْتُ لِقَاءَهُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب کسی بندہ میرا مجھ سے ملنا چاہتا ہے میں اس سے ملنا چاہتا ہوں اور جب وہ میرا ملنا برا جانتا ہے میں بھی اس سے ملنا برا جانتا ہوں عَنْ عُبَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ ترجمہ عبادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی ملاقات چاہے گا اللہ بھی اس سے ملنا چاہے گا اور جو اللہ سے ملنے کو برا جانیگا اللہ بھی اس سے ملنے کو برا جانیگا عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَزَادَ عُمَرُ وَفِي حَدِيثِهِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَرَاهِيَةُ لِقَاءِ اللَّهِ كَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ كُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ فَذَاكَ عِنْدَ مَوْتِهِ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَمَغْفِرَتِهِ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ وَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَإِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملنا چاہتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملنا برا جانتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا برا جانتا ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اللہ سے ملنا کیا ہے موت سے ملنا اور موت سے ملنا تو ہر شخص ہم میں سے برا جانتا ہے آپ نے فرمایا نہیں یہ میر تو وقت ہے جب قریب وقت کسیکو خوشخبری دی جاتی ہے اللہ کی رحمت اور مغفرت کی ساتھ تو وہ اللہ سے ملنا چاہتا ہے اور اللہ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور جب اسکو خبر دیجاتی ہے اللہ کے عذاب کی تو وہ اللہ سے ملنا برا جانتا ہے اور اللہ بھی اس سے ملنا برا جانتا ہے

تقبیل المیت

میت کو بوسہ دینا عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وسلم وھو میت ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے ابوبکر صدیق رض نے بوسہ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کے بیچ میں اور آپ کی وفات ہو چکی تھی عن ابن عباس وعن عائشۃ ان ابا بکر قبل النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو میت ترجمہ عبداللہ بن عباس سے اور حضرت عائشہ رض سے روایت ہے ابوبکر صدیق نے بوسہ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کی وفات ہو چکی تھی عن عائشۃ ان ابا بکر اقبل علی فرس من مسکنہ بالسنح حتی نزل فدخل المسجد فلم یکلم الناس حتی دخل علی عائشۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجی ببرد حبرۃ فکشف عن وجھہ فاکب علیہ فقبلہ ثم بکی ثم قال بابی انت وامی واللہ لا یجمع اللہ علیک موتتین ابدا اما الموتۃ التی کتبت علیک فقد متہا ترجمہ حضرت عائشہ رض سے روایت ہے ابوبکر صدیق رض ایک گھوڑی پر آئے اپنے مکان سے جو سنح میں تھا (سنح ایک موضع کا نام ہے اطراف مدینہ میں) یہاں تک کہ اترے اور مسجد میں گئے اور کسی سے بات نہیں کی اور حضرت عائشہ کے حجرے میں گئے اور سوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مخطط (یعنی لکیروں دار حبرہ میں سرخ یا سیاہ لکیریں نہیں) چادر سے ڈھانپ دیا تھا اور آپ کی وفات ہو چکی تھی) ابوبکر نے آپکا منہ کھولا اور جھک پڑے آپ پر اور بوسہ دیا اور رونے لگے پھر کہا ذمہ لیں آپ پر باپ میرے قسم اللہ کی اللہ آپ کو دو بار نہ مارے گا ف یعنی اب اسکے بعد آپ کو موت نہیں ہے بلکہ ہمیشہ حیات ہے اور اللہ جل جلالہ کی حمت اور عنایت اور الطاف میں آپ ہمیشہ زندہ رہیں گے ن لیکن جو موت آپ کے لیے لکھ گئی تھی وہ ہو چکی تسجیۃ المیت میت کو ڈھانپ دینا عن جابر یقول جیئ بابی یوم احد وقد مثل بہ فوضع بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد سجی بثوب فجعلت ارید ان اکشف عنہ فنھانی قومی فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرفع فسمع صوت باکیۃ فقال من ھذہ او من ھذہ فقالوا ھذہ بنت عمرو او اخت عمرو فقال فلم تبکی او فلم تبکی ما زالت تظلہ باجنحتھا حتی رفع ترجمہ جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے میرے باپ کو احد کے دن لائے اور کافروں نے اوکے ساتھ مثلہ کیا تھا (یعنی اون کی کان ناک کاٹ ڈالی تھے تو سامنے رکھی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اون پر ایک کپڑا ڈھنپا ہوا تھا میں نے قصد کیا کھولنے کا لوگوں نے مجھکو منع کیا (اس خیال سے کہ یہ بیٹا ہے باپ کو اس حال میں دیکھکر زیادہ بیقرار نہ ہو) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اوہ ٹھایا گئے جب اوکو اٹھایا تو ایک عورت کے رونے کی آواز سنی آپنے پوچھا یہ کون ہے لوگوں نے کہا عمرو کی بیٹی یا بہن آپنے فرمایا مت رو یا کیون روتی ہے فرشتے اپنے پروں سے اوپر سایہ کیے ہیں یہانتک کہ اوہ ٹھایا گیا فی البکاء علی المیت میت پر رونا کیسا ہے عن ابن عباس قال لما حضرت بنت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صغیرۃ فاخذھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضمھا الی صدرہ ثم وضع یدیہ علیھا فقبضت وھی بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبکت ام ایمن فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ام ایمن اتبکین ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عندک فقالت مالی لا ابکی ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبکی فقال رسول اللہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنّی لَسْتُ اَبْکِیْ وَاَکْرَہُ ھٰذَا رَحْمَۃً ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْمُؤْمِنُ بِخَیْرٍ
عَلٰی کُلِّ حَالٍ یَنْزِعُ نَفْسُہٗ مِنْ بَیْنِ جَنْبَیْہِ وَھُوَ یَحْمَدُ اللّٰہَ عزوجل ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کی ایک چھوٹی لڑکی مرنے لگی آپ نے اوسکو اٹھا کر اپنے سینے سے لگایا پھر دونوں ہاتھ پنڈے پر رکھدیے وہ مرگئی
آپ کے سامنے ام المومنین رونے لگیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام المومنین تم روتی ہو اور میں تمہارے پاس موجود ہوں
ام المومنین نے کہا میں کیوں نہ روؤں جب اللہ کے رسول روتے ہیں آپنے فرمایا میں روتا نہیں لیکن یہ اللہ کی رحمت ہے (یعنی
آہستہ رونا اور صرف آنسو نکلنا اللہ کا رحم ہے بندے پر) پھر آپنے فرمایا مسلمان کی ہر حال میں بہتری ہے اوسکی جان نکلتی ہے
پسلیوں سے لیکن وہ اللہ جل جلالہ کا شکر کرتا ہے **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ فَاطِمَۃَ بَکَتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم حِیْنَ
مَاتَ فَقَالَتْ یَا اَبَتَاہْ مِنْ رَبِّہٖ مَا اَدْنَاہُ یَا اَبَتَاہْ اِلٰی جِبْرِیْلَ نَنْعَاہُ یَا اَبَتَاہْ جَنَّۃُ الْفِرْدَوْسِ مَاْوَاہُ ترجمہ انس سے
روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو حضرت فاطمہ زہرا رضہ آپ پر روئیں اور کہنے لگیں اے باپ میرے تم اپنے
پروردگار سے نزدیک ہوگئے اے باپ میں تمہاری نیکی خبر جبرئیل کو پہونچاتی ہوں اے باپ میرے تمہارا ٹھکانا جنت الفردوس
میں ہے **عَنْ** جَابِرٍ اَنَّ اَبَاہُ قُتِلَ یَوْمَ اُحُدٍ قَالَ فَجَعَلْتُ اَکْشِفُ عَنْ وَجْھِہٖ وَاَبْکِیْ وَالنَّاسُ یَنْھَوْنَنِیْ وَرَسُوْلُ
اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا یَنْھَانِیْ وَجَعَلَتْ عَمَّتِیْ تَبْکِیْہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَبْکِیْہِ
مَا زَالَتِ الْمَلَائِکَۃُ تُظِلُّہٗ بِاَجْنِحَتِھَا حَتّٰی رُفِعَ مُخْتَصَرٌ ترجمہ جابر سے روایت ہے میرے باپ مارے گئے احد کی لڑائی میں تو میں
اوسکا منہ کھولتا اور رونا لوگ مجھے منع کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو مت رو اوسپر برابر فرشتے اوسپر اپنے بازوؤں سے
سایہ کیے رہے یہانتک کہ تم نے اوسکو اٹھایا **اَلنَّھْیُ عَنِ الْبُکَاءِ** کو نسا رونا منع ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَتِیْکٍ
اَخْبَرَہٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَاءَ یَعُوْدُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ ثَابِتٍ فَوَجَدَہٗ قَدْ غُلِبَ عَلَیْہِ فَصَاحَ بِہٖ فَلَمْ یُجِبْہُ
فَاسْتَرْجَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ غُلِبْنَا عَلَیْکَ یَا اَبَا الرَّبِیْعِ فَخَمَشَ النِّسَاءُ وَبَکَیْنَ فَجَعَلَ ابْنُ عَتِیْکٍ
یُسَکِّتُھُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعْھُنَّ فَاِذَا وَجَبَتْ فَلَا تَبْکِیَنَّ بَاکِیَۃٌ قَالُوْا وَمَا الْوُجُوْبُ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الْمَوْتُ قَالَتِ ابْنَتُہٗ اِنْ کُنْتُ لَاَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنَ شَھِیْدًا قَدْ کُنْتَ قَضَیْتَ جِھَازَکَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اللّٰہَ عزوجل قَدْ وَقَعَ اَجْرُہٗ عَلٰی قَدْرِ نِیَّتِہٖ وَمَا تَعُدُّوْنَ الشَّھَادَۃَ قَالُوا
اَلْقَتْلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الشَّھَادَۃُ سَبْعٌ سِوَی الْقَتْلِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ عزوجل اَلْمَطْعُوْنُ
شَھِیْدٌ وَالْمَبْطُوْنُ شَھِیْدٌ وَالْغَرِقُ شَھِیْدٌ وَصَاحِبُ الْھَدْمِ شَھِیْدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَھِیْدٌ وَصَاحِبُ
الْحَرِقِ شَھِیْدٌ وَالْمَرْاَۃُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَھِیْدَۃٌ ترجمہ جابر بن عتیک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ثابت
کی عیادت (بیمار پرسی) کو آئی دیکھا تو بیماری انپر غالب ہے آپ نے انکو زور سے پکارا انہوں نے جواب دیا آپ نے فرمایا انا للہ
وانا الیہ راجعون اور فرمایا ہم مغلوب ہوگئے تمہارے ابوالربیع (ابوالربیع کنیت ہے عبداللہ بن ثابت کی) یعنی تقدیر ہماری ارادے پر غالب

حاشیہ: یعنی جسمیں ہمارے ارادے کو دخل نہیں ہے

ہوگی ہم تو تمہاری زندگی چاہتے ہیں لیکن تقدیر میں موت ہی ہے یہ سنکر عورتوں نے جعفر کی ماری جانے کی خبر کو سچا مانے اور کہنے لگیں ابن عتیک اور کو بچانے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دو اسکو جب ہو جاوے اسوقت کوئی نہ روو ہے لوگوں نے عرض کیا واجب ہونا کیا ہے یا رسول اللہ فرمایا مر جاوے اون کی بیبی نے کہا مجھے امید تھی تم شہید ہوگی اسلیے کہ تم سب سامان جہاد کا تیار کر چکی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے اسکو ثواب دیا اون کی نیت کیموافق تم شہادت کسکو سمجھتے ہو لوگوں نے کہا اللہ کی راہ میں مارے جانے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہادت سات طرح سے ہوتی ہے سوا قتل فی سبیل اللہ کے جو شخص طاعون سے مرے وہ شہید ہے جو شخص پیٹ کے عارضہ سے مرے وہ شہید ہے جو شخص ڈوب کر مرے وہ شہید ہے جو عمارت میں دبکر مرے وہ شہید ہے جو ذات الجنب کے عارضہ سے مرے وہ شہید ہے جو جلکر مرے وہ شہید ہے جو عورت جنی میں مرے وہ شہید ہے یا جنکے بسبب مرے وہ شہید ہے

عن عائشة قالت لما اتى نعي زيد بن حارثة وجعفر بن ابي طالب وعبد الله بن رواحة جلس رسول الله صلى الله عليه وسلم يعرف فيه الحزن وانا انظر من صائر باب حجرتي فجاء رجل فقال ان نساء جعفر ذكر بنائحهن فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذهب فانههن فذهب فاطاع ثم جاء فقال قد نهيتهن وابين ان يتنهين فقال اذهب فانههن فاطاع ثم جاء فقال قد نهيتهن وابين ان يتنهين قال فاذهب فاحث في افواههن التراب فقالت عائشة فقلت ارغم الله انفك لا انت قد بعدتك والله ما تركت رسول الله صلى الله عليه وسلم وما انت بفاعل

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے جب زید بن حارثہ اور جعفر بن ابیطالب اور عبد اللہ بن رواحہ کے ماری جانے کی خبر آئی (غزوہ موتہ میں جو سنہ ۸ ہجری میں ہوا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے اور رنج انکو معلوم ہوتا تھا میں دیکھ رہی تھی سوراخ دروازہ سے تب میں ایکشخص آیا اور کہنے لگا جعفر کی عورتیں رونے میں آپنے فرمایا جاؤ انکو منع کر دو گیا پھر آیا اور بولا میں نے منع کیا وہ نہیں مانتیں آپنے فرمایا جاؤ اور انکو منع کر دو گیا پھر آیا اور بولا میں نے منع کیا وہ نہیں مانتیں آپنے فرمایا جاؤ اور مجھ سے میں مٹی ڈال حضرت عائشہ کہتی ہیں میں بولی اسکی ناک کو اللہ مٹی لگاوے (یعنی وہ ذلیل ہو) جو خدا کی حکمت سے وہ ہے قسم خدا کی تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ چھوڑا اور تو کرنیوالا نہیں **ف** یعنی کسیطرح یاد نہیں آتا بار بار انکار کرتا ہے پھر آپ فرماتی ہیں اسکو بجا نہیں لاتا چاہیے ڈانٹ ڈپٹ کر عورتوں کو چپ کرانا وہ تجھسے نہیں ہو سکتا اور شاید وہ عورتیں چلا کر روتی ہونگی اسلیے آپنے منع کیا پھر تیسری بار میں فرمایا اون کے منہ میں مٹی ڈال یعنے زور سے اور سختی منع کرنے سے

عن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الميت يعذب ببكاء اهله عليه ترجمہ حضرت عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردہ کو عذاب ہوتا ہے اوسکے گھر والوں کے رونے سے

عن محمد بن سيرين يقول ذكر عند عمران بن الحصين الميت يعذب ببكاء الحي فقال عمران قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ محمد بن سیرین سے روایت ہے عمران بن حصین کے پاس ذکر ہوا کہ مردہ پر عذاب ہوتا ہے زندہ کے رونے سے عمران نے کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **ف** حضرت عائشہ نے کہا یہ فرمانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مخصوص تھا ایک قصہ کیواسطے یعنے ایک یہودی عورت کے وارث اسپر روتے تھے آپنے فرمایا یہ تو اوسپر روتی ہیں اوسپر عذاب ہو رہا ہے

اَلنِّیَاحَۃُ عَلَی الْمَیِّتِ میت پر نوحہ کرنا کیسا ہی (یعنی مردی پر چلا کر رونا اور اسکے اوصاف کا بیان کرنا **عَنْ** قتیبہ بن سعید عن جریر بن عاصم قَالَ لَا تَنَاحُوا عَلَیَّ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَنُحْ عَلَیْہِ ترجمہ قتیبہ بن سعید جریر بن عاصم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا مجھ پر نوحہ کرنا اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نوحہ نہیں ہوا **عَنْ** اَسِیْدِ بْنِ اَبِیْ اَسِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخَذَ عَلَی النِّسَاءِ حِیْنَ بَایَعَھُنَّ اَنْ لَا یَنُحْنَ فَھَلَّلْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ نِسَاءً اَسْعَدْنَنَا فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فَنُسْعِدُھُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا اِسْعَادَ فِی الْاِسْلَامِ ترجمہ اُسید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عورتوں سے بیعت لی تو اقرار کرایا نوحہ نہ کرنے کا اونہوں نے کہا یا رسول اللہ بعض عورتوں نے ہماری مدد کی ہے جاہلیت کے زمانے میں (یعنی رونے پیٹنے میں شریک ہوئیں ہم بھی انکی مدد کریں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بات اسلام میں نہیں ہو سکتی **عَنْ** عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلْمَیِّتُ یُعَذَّبُ فِیْ قَبْرِہٖ بِالنِّیَاحَۃِ عَلَیْہِ ترجمہ حضرت عمر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مردی کو عذاب ہوتا ہے قبر میں جب لوگ اوسپر نوحہ کرتے ہیں **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ اَلْمَیِّتُ یُعَذَّبُ بِنِیَاحَۃِ اَھْلِہٖ عَلَیْہِ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ اَرَاَیْتَ رَجُلًا مَاتَ بِخُرَاسَانَ وَنَاحَ اَھْلُہٗ عَلَیْہِ ھٰھُنَا کَانَ یُعَذَّبُ بِنِیَاحَۃِ اَھْلِہٖ عَلَیْہِ قَالَ صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَذَبْتَ اَنْتَ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے اونہوں نے کہا مردی کو عذاب ہوتا ہے اوسکے گھر والوں کے چلا کر رونے سے ایک شخص بولا کیا اگر کوئی خراسان (ایک ولایت کا نام ہے ایران میں) میں مرے اور اوسکے گھر والے یہاں اوسپر نوحہ کریں تو اوسکو عذاب ہوگا اوسکے گھر والوں کے نوحہ کرنے سے (یہ امر قیاس سے بعید ہے) عمران نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے اور تو جھوٹا ہے (یعنی اوس شخص کا جو قیاس کو حدیث کے سامنے لاوے) **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَیِّتُ یُعَذَّبُ بِبُکَاءِ اَھْلِہٖ عَلَیْہِ وَذُکِرَ ذٰلِکَ لِعَائِشَۃَ فَقَالَتْ وَھِلَ اِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَبْرٍ فَقَالَ اِنَّ صَاحِبَ ھٰذَا الْقَبْرِ لَیُعَذَّبُ وَاِنَّ اَھْلَہٗ لَیَبْکُوْنَ عَلَیْہِ ثُمَّ قَرَاَتْ وَلَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردی پر عذاب ہوتا ہے اوسکے گھر والوں کے رونے سے یہ حضرت عائشہ سے بیان کیا گیا اونہوں نے کہا بھول گئے عبداللہ بن عمر اصل یوں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر پر گزرے اور فرمایا اس قبر والے پر عذاب ہوتا ہے اور اس کے گھر والے اوسپر رو رہے ہیں پھر اس آیت کو پڑھا **وَلَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی** **ف** یعنی کوئی دوسرے کا بوجھ نہ اوٹھاوے گا پھر کیا وجہ ہے کہ اوسپر رونے سے مردی پر عذاب ہو **جواب** یہ ہے کہ مرد کا قصور اوسکے عذاب کا باعث ہے اس لیے کہ جب وہ جانتا تھا اپنے گھر والوں کی جہالت کو تو کیوں نہیں وصیت کی کہ مجھ پر نوحہ نہ کرنا چلا کر رونا **عَنْ** عَائِشَۃَ ذُکِرَ لَھَا اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ اَلْمَیِّتُ لَیُعَذَّبُ بِبُکَاءِ الْحَیِّ عَلَیْہِ قَالَتْ عَائِشَۃُ یَغْفِرُ اللّٰہُ لِاَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَمَا اِنَّہٗ لَمْ یَکْذِبْ وَلٰکِنَّہٗ نَسِیَ اَوْ اَخْطَاَ اِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی یَھُوْدِیَّۃٍ یُبْکٰی عَلَیْھَا فَقَالَ اِنَّھُمْ لَیَبْکُوْنَ عَلَیْھَا وَاِنَّھَا لَتُعَذَّبُ

ترجمہ ام المؤمنین عائشہ کے سامنے ذکر ہوا کہ عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں مردہ کو عذاب ہوتا ہے زندوں کے رونے سے انہوں نے کہا رحم کرے اللہ ابو عبد الرحمان پر (کنیت ہے عبد اللہ بن عمر کی) وہ جھوٹ نہیں بولے لیکن بھول یا چوک گئے اصل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی عورت پر گزرے جسکے لوگ اوسپر رو رہے تھے تو آپنے فرمایا وہ تو اوپر رو رہے ہیں اور اوسکو عذاب ہو رہا ہے **عن** عائشۃ انما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل یزید الکافر عذابا ببکاء اھلہ علیہ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ کافر کو عذاب زیادہ کرتا ہے اوسکے گھر والوں کے رونے کے سبب سے **عن** ابن ابی ملیکۃ قولہ لما ھلکت ام کلثوم حضرت مع الناس فجلست ابن عبید اللہ بن عمر و ابن عباس فجاء النساء فقال ابن عمر الا تنھی ھؤلاء عن البکاء فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان المیت لیعذب ببعض بکاء اھلہ علیہ فقال ابن عباس قد کان عمر یقول بعض ذلک ثم حدث قال خرجت مع عمر حتی اذا کنا بالبیداء رای رکبا تحت شجرۃ فقال انظر من الرکب فذھبت فاذا صھیب واھلہ فرجعت الیہ فقلت یا امیر المؤمنین ھذا صھیب واھلہ فقال علی بصھیب فلما دخلت المدینۃ اصیب عمر فجعل صھیب یجیء عند یقول وا اخیاہ وا اخیاہ فقال عمر یا صھیب لا تبکی فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان المیت لیعذب ببعض بکاء اھلہ علیہ قال فذکرت ذلک لعائشۃ فقالت اما واللہ ما حفظ ھذا الحدیث عن کاذبین ولکن السمع یخطیء ان لکم فی القرآن ما یشفیکم ولا تزر وازرۃ وزر اخری ولکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ لیزید الکافر عذابا ببکاء اھلہ علیہ ترجمہ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے جب ام ابان گمین تو میں لوگوں کے ساتھ موجود تھا اور عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عباس کے بیچ میں بیٹھا تھا عورتیں وہ میں تھیں عبد اللہ بن عمر کو کہا تم انکو منع نہیں کرتے فرمیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے مردہ کو عذاب ہوتا ہے اوسکے گھر والوں کے رونے سے ابن عباس نے کہا عمر بھی ایسا ہی کہتے تھے ایکبار میں عمر رضہ کے ساتھ نکلا جب بیداء (ایک مقام کا نام ہے درمیان مکہ اور مدینے کے) میں پہونچی تو کچھ سوار دیکھے درخت کی تلے دیکھا مجھ سے دیکھو یہ سوار کون ہیں میں گیا دیکھا تو صہیب ہیں اون کے گھر والے ہیں میں نے آکر کہا اے امیر المؤمنین یہ صہیب ہیں اون کے گھر والے ہیں حضرت عمر نے کہا میرے پاس لے آؤ صہیب کو جب ہم مدینہ میں پہونچے تو حضرت عمر زخمی کیگئے (یعنی ابو لولو ملعون نے آپ کو مارا) صہیب اون کے پاس روتے ہوئے آئے اور کہنے لگے ہائے میری دوستی ہائے میری بھائی عمر نے کہا مت رو اے صہیب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے مردہ کو عذاب ہوتا ہے اوسکے گھر والوں کے رونے سے ابن عباس نے کہا میں نے یہ حضرت عائشہ سے بیان کیا اور انہوں نے کہا قسم خدا کی عمر نے یہ حدیث جھوٹوں اور جھٹلانیوالوں سے روایت نہیں کی (یعنی جن لوگوں نے یہ حدیث بیان کی ہے وہ سچے ہیں) لیکن سننے میں غلطی ہوتی ہے اور قرآن میں وہ بات موجود ہے جس سے تمہاری تسکین ہو سکتی ہے فرماتا ہے ولا تزر وازرۃ وزر اخری یعنی کوئی دوسرے کا بوجھ نہیں اوٹھاویگا) لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا ہے کہ اللہ تعالی

کافر کو عذاب زیادہ کریگا اوسکی گھر والون کو رونے سے ف مگر اس صورت مین بھی آیت کی مخالفت باقی رہیگی اور شاید وہ کافر ہو جانیپر اوپر رونے پیٹنے کا حکم کر جاوے **باب الرُّخْصَةِ فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ** رونے کی اجازت دینے کا بیان **عَنْ** ابی هریرة قَالَ مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ آلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَمَعَ النِّسَاءُ يَبْكِينَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ يَنْهَاهُنَّ وَيَطْرُدُهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ يَا عُمَرُ فَإِنَّ الْعَيْنَ دَامِعَةٌ وَالْقَلْبَ مُصَابٌ وَالْعَهْدَ قَرِيبٌ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل مین سے ایک شخص مر گیا (یعنے حضرت زینب صاحبزادی آپکی) عورتین جمع ہو کر رونے لگین حضرت عمر کھڑے ہوئے اور منع کرنے لگے اور مارنے لگے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جانے دی ہے عمر اسلیے کہ آنکھ رونیوالی ہے اور دل پر رنج ہے اور زمانہ مرنیکا نزدیک ہے ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی رونیکی اسلیے کہ وہ آہستہ روتی تھین اور اگر زور زور سے روتی تو دلکا بخار آنکھون سے باہر نکلتا اور ایک مرض پیدا کرتا **دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ** جاہلیت کیطرح چلانا اور پکار کر رونا منع ہے **عَنْ** عبد الله قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم مین سے نہین ہے (یعنے مسلمان نہین ہے) وہ شخص جو گالون پیٹے اور گریبان پھاڑے اور جاہلیت کیطرح پکارے (یعنے میت پر نوحہ کرے) **السَّلْقُ** چلا کر رونا منع ہے **عَنْ** صفوان بن محرز قَالَ أُغْمِيَ عَلَى أَبِي مُوسَى فَبَكَوْا عَلَيْهِ فَقَالَ أَبْرَأُ إِلَيْكُمْ كَمَا بَرِئَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ سَلَقَ وَلَا خَرَقَ وَلَا سَلَقَ ترجمہ صفوان بن محرز سے روایت ہے ابو موسیٰ اشعری رض بیہوش ہو گئے لوگ رونے لگے انہون نے کہا مین بری ہوتا ہون تمسے (یعنے تمکو نصیحت کہے بیتا ہون) جیسے نبی ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم مین سے نہین ہے جو سر منڈاوے (یعنے مصیبت مین ہندون کیطرح) اور کپڑے پھاڑے اور چلا کر روے **ضَرْبُ الْخُدُودِ** گالون پر مارنا منع ہے **عَنْ** عبد الله أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم مین سے نہین ہے وہ شخص جو گالون کو مارے اور گریبان پھاڑے اور جاہلیت کیطرح پکارے **الْحَلْقُ** سر منڈانا مصیبت مین منع ہے **عَنْ** عبد الرحمن بن يزيد وَفِي بُرْدَةَ قَالَا لَمَّا ثَقُلَ أَبُو مُوسَى أَقْبَلَتْ امْرَأَتُهُ تَصِيحُ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَلَمْ أُخْبِرْكِ أَنِّي بَرِيءٌ مِمَّنْ بَرِئَ مِنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانَ يُحَدِّثُهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِمَّنْ حَلَقَ وَخَرَقَ وَسَلَقَ ترجمہ عبد الرحمن بن یزید اور ابو بردہ سے روایت ہے جب ابو موسیٰ اشعری کی بیماری سخت ہوئی تو اون کی عورت آکر چلاتی ہوئین ابو موسے ہوش مین آئے اور کہا مین بیزار ہون اوس سے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیزار تھے دونون نے کہا ابو موسیٰ ہم مین سے حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین بیزار ہون اوس شخص سے جو سر منڈاوے اور کپڑے پھاڑے اور چلا کر روے **شَقُّ الْجُيُوبِ** گریبان پھاڑنا منع ہے **عَنْ** عبد الله عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم میں سے نہیں ہے جو شخص گال پیٹے اور گریبان پھاڑے اور جاہلیت کیطرح چلاوے عَنْ أَبِي مُوسَى
أَنَّهُ أُغْمِيَ عَلَيْهِ فَبَكَتْ أُمُّ وَلَدٍ لَهُ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَمَا بَلَغَكِ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّا
بَرِيءٌ مِمَّنْ حَلَقَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ سَلَقَ وَحَلَقَ وَخَرَقَ ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے وہ بیہوش ہوگئے تو انکی لونڈی ام ولد (یعنے
بچہ کی ماں) رونے لگے جب انکو ہوش آیا تو کہنے لگی کیا تم کو خبر نہیں پہنچی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم فی الدین سے پوچھا کیا
فرمایا وہ بولیں فرمایا نہیں ہے ہم میں سے جو چلاوے اور سر منڈاوے اور کپڑے پھاڑے عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ وَسَلَقَ وَخَرَقَ ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
نہیں منجمیں ہم میں سے جو بال منڈاوے یا چلاوے یا کپڑے پھاڑے عَنِ الْقَرِيعِ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ أَبُو مُوسَى صَاحَتْ امْرَأَتُهُ فَقَالَ
أَمَا عَلِمْتِ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلَى ثُمَّ سَكَتَتْ فَقِيلَ لَهَا بَعْدُ إِلَى أَيِّ شَيْءٍ قَالَتْ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ حَلَقَ وَسَلَقَ وَخَرَقَ ترجمہ قریع سے روایت ہے جب ابوموسی بہت بیمار ہوئے
تو انکی بی بی نے چیخ ماری ابوموسی نے کہا تو نہیں جانتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا بولی ان کیوں نہیں جانتی
پھر چپ ہوگئی لوگوں نے اوس سے پوچھا کیا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بولی تحقیق رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اوس شخص پر جو بال منڈاوے یا پکار کر چلاوے یا کپڑے پھاڑے الْأَمْرُ بِالِاحْتِسَابِ وَالصَّبْرِ
عِنْدَ الْمُصِيبَةِ جب مصیبت ہو تو صبر کرنیکا اور خدا سے اجر مانگنے کا حکم عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَرْسَلَتْ بِنْتُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ إِنَّ ابْنًا لِي قُبِضَ فَائْتِنَا فَأَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ وَيَقُولُ إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَ
كُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَأْتِيَنَّهَا فَقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ
عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ فَرُفِعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيُّ
وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذَا قَالَ هَذَا رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ
وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی (حضرت
زینب) نے آپ پاس کہلا بھیجا کہ میرا لڑکا مرنیکو ہے آپ تشریف لائیں آپنے جواب میں کہلا بھیجا اللہ کا مال ہے جو لی اور جو دی اور
ہر چیز کی مدت اوسکے پاس مقرر ہے چاہیئے صبر کرنا اور اللہ سے ثواب مانگنا اونہوں نے پھر قسم دیکر کہلا بھیجا آپ تشریف لائے
اوسوقت آپ کھڑے ہوئے اور آپکے ساتھ سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور زید بن ثابت اور اور لوگ تھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے وہ بچہ لایا گیا اوسکی سانس ٹوٹ رہی تھی آپ کی آنکھیں بھر آئیں سعد نے کہا یا رسول اللہ یہ
کیا ہے آپنے فرمایا یہ رحمت ہے جو اللہ نے بندوں کے دلوں میں رکھتا ہے اور اللہ بھی بندوں پر رحم کرتا ہے جو رحم کرتا ہے عَنْ
أَنَسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبر وہی ہے جو صدمہ پہونچتی ہی ہو اور رو پیٹ کر تو سب کو صبر آجاتا ہی اعن ثابت ان
رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ ابن لہ فقال لاحبنک اللہ کما احبہ فمات فعقد
فسأل عنہ فقال ما یسرک ان لا تاتی بابا من ابواب الجنۃ الا وجدتہ عندہ یستفتح لک ترجمہ ثابت سے
سے روایت ہی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اوسکے ساتھ اوسکا بیٹا تھا آپنے پوچھا کیا تو اوسکو چاہتا ہی اوس نے
کہا اللہ آپکو چاہیے جیسے مین اوسکو چاہتا ہون پھر وہ لڑکا مرگیا آپ نے اوسکو نہ دیکھا اوسکے باپ سے پوچھا (معلوم ہوا وہ
مرگیا) آپنے (اوسکے باپ سے) فرمایا کیا تو خوش نہین ہوتا اسبات سے تو جس دروازے سے جنت کی جاویگا اپنے بچہ کو پاوی گا
وہ تیرے لیئے کوشش کریگا دروازہ کھولے گا ثواب من صبر واحتسب جو شخص صبر کریگا اور خدا سے چاہیگا اوسکا
ثواب عن عمرو بن شعیب کتب ابو عبد اللہ بن عبد الرحمان بن ابی حسین یعزیہ بابن لہ هلک وذکر
فی کتابہ انہ سمع ابا کہ یحدث عن جدہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان اللہ لا یرضی لعبدہ المؤمن اذا ذهب بصفیہ من اهل الارض فصبر واحتسب بثواب دون
الجنۃ ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہی اونہون نے عبد اللہ بن عبد الرحمان کو ایک خط لکھا اون کے بچون کی تعزیت مین جو
مرگیا تھا اور اوس خط مین یہ لکھا کہ مین نے اپنے باپ سے سنا اونہون نے اپنے دادا عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ راضی نہین ہوتا اپنے بندہ مومن کے لیئے کسی ثواب سے جب اوسکی لڑکے کو لیجاتا ہے اور وہ صبر کرتا ہی
اور ثواب چاہتا ہے سوا جنت کے (یعنے جنت کے سوا دوسری کسی چیز پر راضی نہین ہوتا) ثواب من احتسب ثلاثۃ من
صلبہ جس شخص کے تین لڑکے مرجاوین اوسکا ثواب عن انس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من احتسب
ثلاثۃ من صلبہ دخل الجنۃ فقامت امرأۃ فقالت او اثنان قال او اثنان قالت المرأۃ یا لیتنی قلت واحدا
ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تین لڑکون کو مرنے پر جو اوسکی لطفی سے ہون ثواب پاگی
وہ جنت مین جاویگا ایک عورت کہڑی ہوئی اور بولے یا دو لڑکون کے مرنے پر آپ نے فرمایا یا دو لڑکون کو مرنے پر عورت نے
کہا کاش مین ایک لڑکا کہتی من تتوفی لہ ثلاثۃ جسکے تین لڑکے مرجاوین عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ما من مسلم یتوفی لہ ثلاثۃ لم یبلغوا الحنث الا ادخلہ اللہ الجنۃ بفضل رحمتہ ایاهم ترجمہ انس
سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہین ہے جسکے تین لڑکے مرجاوین جو ان ہونے پہلے مگر اللہ اوسکو
جنت مین داخل کریگا اپنی رحمت کے فضل سے عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلمین
یموت بینهما ثلاثۃ اولاد لم یبلغوا الحنث الا غفر اللہ لهما بفضل رحمتہ ایاهم ترجمہ ابوذر سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان آپس کے (یعنے باپ اور ماں کے) تین اولاد مرجاوین جو ان ہونے سے پہلے تو اللہ دونون کو بخشدیگا اپنی
رحمت کے فضل سے عن ابی هریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما توفی لاحد من المسلمین ثلاثۃ من

الوالد فقسمه النار الا تحلة القسم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کے تین لڑکے نہیں مرتے پھر اسکو جہنم میں آگ لگے مگر قسم پوری ہونیکو لئے (وہ قسم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وان منکم الا واردہا تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو جہنم پر سے نہ جاوے) عن ابی هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من مسلمين يموت بينهما ثلثة اولاد لم يبلغوا الحنث الا ادخلهما الله الجنة بفضل رحمته اياهم قال يقال لهم ادخلوا الجنة فيقولون حتى يدخل اباؤنا فيقال ادخلوا الجنة انتم وآباؤكم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمانوں کی تین اولاد جوانی سے پہلے مرجاویں تو اللہ انکو جنت میں لیجاویگا اپنی رحمت کے فضل سے پہلے لڑکوں سے کہا جاویگا جنت میں جاؤ وہ کہینگے ہم نہیں جاتے جبتک ہمارے ماں باپ جاویں پھر کہا جاویگا جاؤ تم بھی اور تمہاری ماں باپ

من قدم ثلثة جو شخص تین لڑکے آگے بھیج چکا ہو عن ابی هريرة قال جاءت امرأة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم بابن لها كتتكي فقالت يا رسول الله لخاف عليه وقد قدمت ثلثة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد احتظرت بحظار شديد من النار ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی ایک لڑکا لیکر جو بیمار تھا اور بولی یا رسول اللہ میں ڈرتی ہوں اسکو مرجانیسے اور پہلی میری تین لڑکے مرگئی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے مضبوط روک کرلی ہے جہنم کی آگ سے النعي موت کی خبر پہونچانا عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نعى زيدا وجعفرا قبل ان يجيء خبرهم فقعد وهم وهو يتذر فان ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید اور جعفر کی موت کی خبر دی قبل اوسکی خبر آنیکے تو جب خبر دی آنکی آنکھیں بہہ رہی تھیں رونے لگے تو کھڑے ہوئے پھر بیٹھ رہے عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نعى لهم النجاشي صاحب الحبشة اليوم الذي مات فيه وقال استغفروا لاخيكم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی بادشاہ حبش کے مرنے کی خبر دی جس روز وہ مرا اور فرمایا بخشش چاہو اپنے بھائی کے لیئے) عن عبد الله بن عمر قال بينما نحن نسير مع رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ نهض برامرأة لا نظن الا عرفها فكمنا لو سط الطريق وقعد حتى اتهنت اليه فاذا فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لها ما اخرجك من بيتك يا فاطمة قالت اتيت اهل هذا الميت فترحمت اليهم وعزيتهم بميتهم قال لعلك بلغت معهم الكدى قالت معاذ الله وان اكون بلغتها وقد سمعتك تذكر في ذلك ما لا ترى فقال لو بلغتها معهم ما رأيت الجنة حتى يراها جد ابيك ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک روز ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جارہے تھے اتنے میں آپ نے ایک عورت کو دیکھا ہماری سمجھ میں آپ نے اوسکو نہیں پہچانا جب پہنچے رستہ میں بیٹھ گئے تو آپ کھڑے ہوگئے یہانتک کہ وہ عورت آپاس آگئی اوسوقت معلوم ہوا کہ حضرت فاطمہ زہرا ہیں آپکی صاحبزادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فاطمہ تم اپنے گھر سے کیوں نکلیں اونہوں نے کہا میں اس میت کے گھر والوں پاس گئی تھی اونپر رحمت کی دعا کی اور اونکی مصیبت کی تعزیت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم اونکے ساتھ قبرستان تک

کفنیں تہیں دونہوں نے کہا اسد کی بنا میں قبرستان تک کیونکر جاتی اور آپ سے سن چکی ہیں جو آپ نے فرمایا تھا ان کے بیچ میں آپ نے فرمایا اگر تو ارتھی کے ساتھ قبرستان تک جاتی تو جنت کو نہ دیکھتی یہانتک کہ تمہارے باپ کے دادا یعنی عبدالمطلب نہ دیکھتی (اور وہ تو کبھی نہ دیکھینگی اسلیئے کہ انکی موت کفر پر ہوئی ہے پھر تو بھی نہ دیکھیگی) **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو قبرستان میں جانا منع ہے **غسل المیت** یا کافور یا سدر یا میت کو پانی اور بیری کی تہ سے غسل دینا **عن** ام عطیۃ الانصاریۃ قالت دخل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین توفیت ابنتہ فقال اغسلنہا ثلثا او خمسا او اکثر من ذلک ان رأیتن ذلک بماء وسدر واجعلن فی الاخرۃ کافورا او شیئا من کافور فاذا فرغتن فاذننی فلما فرغنا اذنا ہ فاعطانا حقوہ فقال اشعرنہا ایاہ **ترجمہ** ام عطیہ انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جب آپکی صاحبزادی زینب رضی اللہ عنہا نے انتقال کیا آپ نے فرمایا غسل دو انکو تین بار یا پانچ بار یا اس سے زیادہ اگر تم مناسب دیکھو (یعنی جبتک خوب طہارت ہو جائے) اور بیری سے اور آخیر کے غسل میں تھوڑا کافور ملا دو جب تم غسل سے فارغ ہو تو مجھ کو خبر کرو جب ہم فارغ ہوئے تو ہم نے خبر دی آپنے اپنا تہ بند دیا اور فرمایا یہ انکے بدن پر لپیٹ دو (یعنی کفن کی تہ برکت کے لیئے) **غسل المیت** یا محرم کو گرم پانی سے غسل کرنا **عن** ام قیس قالت توفی ابنی فجئت علیہ فقلت الذی یغسلہ لا تغسل ابنک بالماء فقتلہ فانطلق وکاشۃ بن محصن الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ بقولہا فقسم ثم قال ما قالت قال عزہا فلا تعلم امرأۃ ما عمرت ما عمرت **ترجمہ** ام قیس سے روایت ہے میرا بیٹا بیمار ہوا میں اسپر روئی تو میں نے اوس شخص سے کہا جو غسل دیتا تہا مت غسل دو میرے بیٹے کو تہنڈے پانی سے مت اور اسکو پھنک جائے گا عکاشہ بن محصن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپ سے بیان کیا قول ام قیس کا آپنے تبسم فرمایا اور کہا کیا کہا ام قیس نے دراز ہو عمر اوسکی پھر نہیں جانتی ہم کسی عورت کی اتنی عمر ہوئی ہو جتنی ام قیس کی ہوئی ربوجہ دعا دینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے **غسل** راس المیت میت کے سر کو دھونا **عن** حفصۃ تقول حدثتنا ام عطیۃ انہن جعلن راس بنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ قرون قلت نقضنہ وجعلنہ ثلاثۃ قرون قالت نعم **ترجمہ** ام المومنین حفصہ سے روایت ہے ہم سے ام عطیہ نے بیان کیا کہ ان عورتوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے سر کو تین چوٹیوں پر تقسیم کیا میں نے کہا بالو کو کھولکر تین چوٹیاں کر دیں انہوں نے کہا ہاں **غسل** میامن المیت ومواضع الوضوء منہ میت کی داہنی طرف سے غسل شروع کرنا اور وضو کے مقامات کو پہلے دھونا **عن** ام عطیۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی غسل ابنتہ ابدأن بمیامنہا ومواضع الوضوء منہا **ترجمہ** ام عطیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کے غسل میں فرمایا پہلے داہنی طرف کے اعضا سے اور وضو کے مقامات سے شروع کرو **غسل** المیت بوتر المیت کو طاق یا غسل دینا **عن** ام عطیۃ قالت ما ادری احدہ

بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا مَا غَسَّلْنَاهَا مَاءً وَسِدْرًا وَغَسَّلْنَاهَا وِتْرًا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ وَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ وَمَشَطْنَاهَا ثَلَاثَ قُرُونٍ وَأَلْقَيْنَاهَا مِنْ خَلْفِهَا ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی گئیں آپنے ہم کو بلا بھیجا اور فرمایا انکو غسل دیدو پانی اور بیری سے اور تین بار یا پانچ بار یا سات بار ان کو غسل دو اگر تم مناسب دیکھو اور آخیر مین تھوڑا کافور ملا دو جب غسل سے فارغ ہو تو مجھکو خبر کرو جب ہم فارغ ہوئے تو اُنکو خبر دی آپنے اپنی تہبند ہماری طرف پھینکی اور فرمایا یہ اون کی بدن پر لپیٹ دو عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ وَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے انتقال کیا آپنے ہم کو بلا بھیجا اور فرمایا غسل دو اسکو تین بار یا پانچ بار یا اس سے زیادہ اگر تم کو ضرورت معلوم ہو پانی اور بیری سے اور آخیر مین کافور شریک کرو جب غسل سے فارغ ہو تو مجھکو خبر کرو جب ہم غسل دیکر تو آپ کو خبر کی آپنے اپنا تہبند دیا اور فرمایا یہ اوسکو بدن پر لپیٹ دو - دوسری روایت مین بھی ایسا ہی ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ یعنی تین بار یا پانچ بار یا سات بار غسل دو یا اس سے زیادہ اگر تم کو مناسب معلوم ہو عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ ابْنَةٌ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِغَسْلِهَا فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّهُ قُلْتُ وِتْرًا قَالَ نَعَمْ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَعْطَانَا حِقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ ترجمہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے انتقال کیا آپنے حکم کیا اونکو غسل دینے کا تو فرمایا غسل دو تین بار یا پانچ بار یا سات بار یا اس سے زیادہ اگر مناسب دیکھو میں نے طاق بار فرمایا ہان اور آخیر مین کافور یا تھوڑا کافور شریک کرو جب غسل دیچکو تو مجھکو خبر کرو جب ہم غسل دیچکے تو آپ کو خبر دی آپنے اپنا تہبند دیا اور فرمایا یہ اون کے بدن پر لپیٹ دو اَلْكَافُورُ فِي غُسْلِ الْمَيِّتِ میت کے غسل مین کافور شریک کرنا عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ وَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ قَالَ وَقَالَتْ حَفْصَةُ غَسَلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا قَالَ وَقَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ مَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہم غسل دے رہے تھے اونکی صاحبزادی کو آپنے فرمایا غسل دو ان کو تین بار یا پانچ بار یا اس سے زیادہ اگر مناسب دیکھو پانی اور بیری کی پھر حفصہ اور ام عطیہ نے کہا ہم نے تین بار یا پانچ بار یا سات بار غسل دیا تو آپنے فرمایا کافور شریک کرو جب غسل دیچکو تو

ف اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ مرد کو مرد غسل دے اور عورت کو عورت اور اگر عورت کو مرد غسل دے تو کپڑے کے اوپر سے تیمم کرا دے

تو مجھ کو بھی اطلاع کرو جب ہم غسل سے ہو لیں تو آپ کو خبر کی آپنے اپنا تہبند پہنکا اور فرمایا یہ اون کو اور کہا دو حفصہ نے کہا غسل دو اونکو تین بار یا پانچ بار یا سات بار کہا ام عطیہ نے ہمنے اونکی بالوں کی تین چوٹیاں کر دین ایک روایت مین ہے وجعلنا راسها ثلثة قرون یعنی ہم نے اونکی بالوں اونکے سر کو تین چوٹیاں کر دین **الاشعار** اندر ایک کپڑا بچھنا **عن محمد** بن سیرین یقول کانت ام عطیة امراة من الانصار قد مت شاد دابنا لها فلم تدرکه حدثتنا قالت دخل النبی صلی الله علیه وسلم علینا ونحن نغسل ابنته فقال اغسلنها ثلثا او خمسا او اکثر من ذلك ان رأیتن بماء وسدر واجعلن فی الاخرة کافورا او شیئا من کافور فاذا فرغتن فاذنني فلما فرغنا اذنا ه فالقی الینا حقوه فقال اشعرنها ایاه ولم یزد علی ذلك قال لا ادری ای بناته قال قلت ماقوله اشعرنها ایاه اوتره به قال لا ارا کم الا ان یقول القفها فیه **ترجمہ** محمد بن سیرین سے روایت ہے ام عطیہ یک انصاری عورت تھی وہ آئی جلدی کرتی ہوئی (بصرہ مین) اپنی بیٹی کو دیکھنے کو لیکن نہ پایا اوسکو (وہ مرگیا) یا چلا گیا) تو اوسی عورت نے ہم سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم غسل دے رہے تھے آپ کی صاحبزادی کو آپنے فرمایا غسل دو اونکو تین بار یا پانچ بار یا اس سے زیادہ اگر مناسب دیکھو پانی اور بیری سے اور اخیر مین تھوڑا کافور شریک کرو جب غسل سے فارغ ہو تو مجھکو خبر کرو جب ہم فارغ ہوئے تو آپنے اپنا تہبند پہنکا اور فرمایا یہ اون کو بدن پر لپیٹ دو اس سے زیادہ نہین بیان کیا اور کہا مین نہین جانتا کونسی صاحبزادی آنحضرت کی تھین مین نے کہا اشعار سے کیا مراد ہے کیا ازار پہنانا مقصود ہے اونہون نے کہا مین یہ سمجھتا ہون لپیٹ دینا مقصود ہے یہ کپڑا آپنے کفن کے اندر شریک کرکے لپیٹ دیا) **عن** ام عطیة قالت توفی احد بنات النبی صلی الله علیه وسلم فقال اغسلنها ثلثا او خمسا او اکثر من ذلك ان رأیتن ذلك واغسلنها بالسدر والماء واجعلن فی اخر ذلك کافورا او شیئا من کافور فاذا فرغتن فاذنني قالت فاذنا ه فالقی الینا حقوه فقال اشعرنها ایاه **ترجمہ** ام عطیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی نے انتقال کیا تو آپنے فرمایا انکو تین بار یا پانچ بار یا زیادہ غسل دو اگر تم مناسب دیکھو اور بیری اور پانی سے دھوؤ اور اخیر مین تھوڑا کافور شریک کرو جب غسل سے فارغ ہو تو مجھکو خبر کرو ہم نے خبر دی آپکو آپنے اپنا تہبند پہنکا اور فرمایا یہ اوس کے بدن پر لپیٹ دو **الامر بتحسین الکفن** کفن جہاد دینے کا حکم **عن** جابر یقول خطب رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر رجلا من اصحابه مات فکفن لیلا وکفن فی کفن غیر طائل فزجر رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یقبر الانسان الا ان نضطر الی ذلك وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا ولی احدکم اخاه فلیحسن کفنه **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا آپنے ایک صحابی کا ذکر کیا جو مرگیا تھا اور رات ہی کو دفن کیا گیا ایک سیرل (ناقص) کفن مین آپنے منع کیا رات کو دفن کرنے سے (اس لیے کہ لوگ نماز نہ کرسکے یا کفن کا عیب چھپا نہ سکے) مگر جب ضرورت ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے

کوئی اپنے بھائی کا دوست ہو تو کفن اوسکو چھا دیوے **ف** یعنی صاف اور پورا پاک سنت کیموافق نہ اوسمین اسراف کرے نہ کمی بلکہ جیسا وہ زندگی مین پہنتا تھا اوسی کپڑے کا دیوے **اَیُّ الْکَفَنِ خَیْرٌ** کونسا کفن بہتر ہے **عَنْ سَمُرَةَ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال البسوا من ثیابکم البیاض فانہا اطہر واطیب وکفنوا فیہا موتاکم ترجمہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفید کپڑے پہنا کرو وہ پاکیزہ اور عمدہ ہین اور اونہی مین کفن دیا کرو اپنے مردون کو **کَمْ کُفِّنَ النَّبِیُّ** صلی اللہ علیہ وسلم کتنے کپڑون مین کفن دیگئے **عَنْ عَائِشَةَ** قالت کفن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ثلثة اثواب سحولیة بیض ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفن دیگئے سحول (ایک گانو کا نام ہے یمن مین) کے سفید مین کپڑون مین **عَنْ عَائِشَةَ** قالت کفن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ثلثة اثواب یمانیة کرسف لیس فیہا قمیص ولا عمامة قد کر لعائشة قولہم فی ثوبین ومبرد حبرة فقالت قد اتی بالبرد ولکنہم ردوہ ولم یکفنوہ فیہ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفن دیگئے یمن کے تین کپڑونمین جو روئی کے تھے نہ ان مین کرتہ تھا نہ عمامہ **ف** بلکہ ایک ازار تھی اور ایک کفنی اور ایک لفافہ جمہور علما کا یہی قول ہے کہ کفن مین یہی تین کپڑے سنت ہین اور عمامہ و قمیص خلاف سنت ہے امام مالک اور ابو حنیفہ رح کے نزدیک قمیص و عمامہ مستحب ہے **ف** پھر حضرت عائشہ سے ذکر ہوا کہ دو کپڑے اور ایک چادر تھی یمن کی اونہون نے کہا یمن کے چادر تھی لیکن لوگون نے اوسکو پھیر دیا اور اوپ کے کفن مین نہین دیے **اَلْقَمِیْصُ فِی الْکَفَنِ** کفن مین قمیص ہونا **عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ** قال لما مات عبد اللہ بن ابی جاء ابنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اعطنی قمیصک حتی اکفنہ فیہ وصل علیہ واستغفر لہ فاعطاہ قمیصہ ثم قال فاذنہ فاذنوہ فاتی لیصلی علیہ فجذبہ عمر وقال قد نہاک اللہ ان تصلی علی المنافقین فقال انا بین خیرتین استغفرلہم او لا تستغفرلہم فصلی علیہ فانزل اللہ تعالی ولا تصل علی احد منہم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ فترک الصلوٰة علیہم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے جب عبد اللہ بن ابی (منافق) مر گیا تو اوسکا بیٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا مجھ اپنا کرتہ دیجیے تاکہ اوسمین کفن دون اپنے باپ کو اور آپ اوس پر نماز پڑہیے اور بخشش مانگیے اوسکے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا قمیص اوسکو دیا پھر فرمایا جب تم فارغ ہو (غسل اور کفن سے) تو مجھے خبر کرو مین نماز پڑہونگا اوپر حضرت عمر نے یہ سنکر اوسکو کہینچا اور کہا اللہ نے آپکو منع کیا ہے منافقون پر نماز پڑہنے سے آپنے فرمایا مجھے خیر دیا ہے کہ اون کے لیے بخشش مانگون یا نہ مانگون پھر آپنے اوپر نماز پڑہی تب اللہ تعالی نے حضرت عمر کی رائے موافق) یہ آیت اوتاری **وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْہُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِہٖ** یعنی مت نماز پڑہ اون مین سے کسی پر کبھی جب وہ جاوے اور مت کہڑا ہو اوسکی قبر پر پھر آپنے منافقون پر نماز پڑہنا چھوڑ دی **عَنْ جَابِرٍ** یقول ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر عبد اللہ بن ابی وقد وضع فی حفرتہ فوقف علیہ فامر بہ فاخرج لہ فوضعہ علی

ف اسمین یہ بات بھی کہدینا مناسب ہے کہ کفن کا کپڑا بھی اچھا ہو کہ کفن کا بھی بڑا ثواب ہے اور کفن کی سنیت میں بھی فرق ہے ۱۲

رُكْبَتَيْهِ وَالْبَسْ قَمِيصَهُ وَلَعَلَّ عَلَيْهِ مِنْ بَصَقِهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی کی قبر پر آئے وہ قبر میں رکھ دیا گیا تھا آپ کہڑے ہوئے اور حکم کیا وہ نکالا گیا آپ نے اوسکو بٹھایا دو گھٹنوں پر پھر اپنا کرتہ پہنایا اور تھوک اپنا سر پر ڈالا ف شاید یہ وہ سر کا کرتہ ہوگا کیونکہ پہلا کرتہ تو آپ نے دیچکا ہے یا اوس کرتہ کا عوض ہے جو اوسنے حضرت عباس کو دیا تھا تاکہ منافق کا احسان نہ رہے عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ وَكَانَ الْعَبَّاسُ بِالْمَدِينَةِ فَطَلَبَتِ الْاَنْصَارُ ثَوْبًا يَكْسُونَهُ فَلَمْ يَجِدُوا قَمِيصًا يَصْلُحُ عَلَيْهِ اِلَّا قَمِيصَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ فَكَسَوْهُ اِيَّاهُ ترجمہ جابر سے روایت ہے حضرت عباس مدینے میں تھے انصار نے ایک کرتہ اون کو پہننے کے لیے ڈھونڈھا تو نہیں ملا مگر عبداللہ بن ابی کا کرتہ ٹھیک آیا وہی اونکو پہنا دیا عَنْ خَبَّابٍ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِي وَجْهَ اللّٰهِ فَوَجَبَ اَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَاتَ لَمْ يَاْكُلْ مِنْ اَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا نُكَفِّنُهُ فِيهِ اِلَّا نَمِرَةً كُنَّا اِذَا غَطَّيْنَا رَاْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَاْسُهُ فَاَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُغَطِّيَ بِهَا رَاْسَهُ وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ اِذْخِرًا وَمِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا ترجمہ خباب بن الارت سے روایت ہے ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی اللہ کیواسطے تو ثابت ہوگیا اجر ہمارا اللہ پر لیکن کوئی ہم مین سے مرگیا اور اوس نے اپنے اجر مین سے کچھ نہ کہایا بلکہ سب آخرت مین ہے) اون مین سے مصعب بن عمیر تھے جو ماری گئے احد کے روز اور اون کو کفن کو بھی ہمنے کچھ نہ پایا مگر ایک کملی جب اوسکو ہم اون کے سر پر رکھتے تو پانون باہر نکل آتے اور جب پانون پر رکھتے تو سر نکل آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہم کو اوسکا سر چھپادو اور پانون پر اذخر (ایک قسم کی گھاس ہے) ڈالدو۔ اور کوئی ہم مین سے میسا ہی جسکو پھل پکتے اور وہ اونکو چنتا ہو (یعنی باغات رکھتا ہو) كَيْفَ يُكَفَّنُ الْمُحْرِمُ اِذَا مَاتَ محرم جب مرجاوے تو اوسکو کیونکر کفن دین عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوا الْمَيِّتَ فِي ثَوْبَيْهِ الَّذِينَ اَحْرَمَ فِيهِمَا وَاغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تُمِسُّوهُ بِطِيبٍ وَلَا تُخَمِّرُوا رَاْسَهُ فَاِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میت کو غسل دو اوسکے دو کپڑون مین جنمین اوسنے احرام باندھا نہلا اور غسل دو اوسکو پانی اور بیری سے اور کفن دو اوسکو دو کپڑون مین اور خوشبو مت لگاؤ اور نہ سر ڈھانپو وہ قیامت مین احرام باندھے ہوئے اوٹھے گا المسک مشک کا بیان عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْرِ طِيبِكُمُ الْمِسْكُ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر خوشبو تمہاری مشک ہے عَنْ اَبِي سَعِيدٍ مِثْلَهُ الاذن بالجنازۃ جنازہ کی خبر کرنا عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ مِسْكِينَةً مَرِضَتْ فَاَخْبَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرَضِهَا فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُ الْمَسَاكِينَ وَيَسْاَلُ عَنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَتْ فَاٰذِنُونِي

ف اَيْنَعَتْ اى ادركت ونضجت

فَاَخْرَجَ بِجَنَازَتِهَا لَيْلًا فَكَرِهُوا اَنْ يُوقِظُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُخْبِرَ بِالَّذِي كَانَ مِنْهَا فَقَالَ اَلَّا اٰذَنْتُمُونِي اَنْ تُوَارُوهَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَرِهْنَا اَنْ نُوقِظَكَ لَيْلًا فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى صَفَّ بِالنَّاسِ عَلٰى قَبْرِهَا وَكَبَّرَ اَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ

ترجمہ ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے ایک مسکین عورت بیمار ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر ہوئی آپ مسکینوں کی بیمار پرسی کرتے تھے اور اونکا حال پوچھتے ہو آپنے فرمایا جب یہ جاوے تو مجھ خبر کرنا (وہ مرگئی) اوسکا جنازہ رات کو نکلا لوگون نے رات کو اپکا جگانا مناسب نجانا (اور اوسکو دفن کردیا) جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حال بیان کیا آپنے فرمایا میں نے تم کو حکم نہین دیا تھا کہ مجھ خبر کرنا لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ (بیشک آپنے حکم دیا تھا لیکن) ہم کو برا معلوم ہوا آپ کو جگانا رات مین پھر کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی صف جمائی لوگون کی اوس قبر پر اور چار تکبیرین کہین

اَلسُّرْعَةُ بِالْجَنَازَةِ جنازہ کو جلدی لیجانا

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِذَا وُضِعَ الرَّجُلُ الصَّالِحُ عَلٰى سَرِيرِهِ قَالَ قَدِّمُونِي قَدِّمُونِي وَاِذَا وُضِعَ الرَّجُلُ السُّوْءُ عَلٰى سَرِيرِهِ قَالَ يَا وَيْلَهَا اَيْنَ تَذْهَبُونَ بِهَا

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب نیک بندہ چارپائی پر رکھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے لیچلو مجھکو اور جب برا آدمی رکھا جاتا ہے چارپائی پر تو وہ کہتا ہے خرابی ہو کہان لیجاتے ہو مجھکو

عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُونِي قَدِّمُونِي وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا اَيْنَ يَذْهَبُونَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهَا الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ

ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنازہ رکھا جاتا ہے پھر لوگ اوسکو اوٹھاتے ہین اوپر گردنون پر تو اگر نیک ہوتا ہے وہ کہتا ہے مجھکو آگے لیچلو لیچلو اور جو نیک نہین ہوتا تو کہتا ہے خرابی ہو کہان لیجاتے ہو ہر ایک سنی والا اوسکی آواز سنتا ہے سوا آدمی کے اگر آدمی سنی تو بیہوش ہوجاوے

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَاِنَّكُمْ صَالِحَةٌ تُخَيِّرُونَ تُقَدِّمُونَهَا اِلَيْهِ وَاِنْ تَكُ غَيْرَ ذٰلِكَ شَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلدی لیچلو جنازہ کو اگر نیک ہے تو اوسکو نیکی کیطرف لیجاتے ہو اور جو نیک نہین ہے تو بد کو جلدی گردنون سے اوتارنا چاہیے

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَدَّمْتُمُوهَا اِلَى الْخَيْرِ وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ ذٰلِكَ كَانَتْ شَرًّا تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يُونُسَ قَالَ شَهِدْتُ جَنَازَةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ وَخَرَجَ زِيَادٌ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيْهِ الْمُغِيرَةُ فَجَعَلَ رِجَالٌ مِنْ اَهْلِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمَوَالِيهِمْ يَسْتَقْبِلُونَ الْمُغِيرَةَ وَيَمْشُونَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَيَقُولُونَ رُوَيْدًا بَارَكَ اللّٰهُ فِيكُمْ فَكَانُوا يَمْشُونَ هِينَةً حَتّٰى اِذَا اَصْبَحْنَا

بِبَعْضِ الطَّرِيقِ الْمُرِيدِ لِحَقْنَا أَبُو بَكْرَةَ عَلَى بَغْلَةٍ فَلَمَّا رَأَى الَّذِينَ يَضْنَعُونَ حَوْلَ عَلَيْهِمْ بِبَغْلَتِهِ وَهَوَى إِلَيْهِمْ بِالسَّوْطِ وَقَالَ خَلُّوا فَوَاللَّذِي أَكْرَمَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّا لَكَادُ نَرْمُلُ بِهَا رَمَلًا فَانْبَسَطَ الْقَوْمُ ترجمہ عبدالرحمن بن یونس سے روایت ہے میں عبدالرحمن بن سمرہ کے جنازہ کے ساتھ تھا اور زیادہ اگر چل رہے تھے تخت کے سامنے تو چند لوگوں نے عبدالرحمن کے عزیزوں اور ان کے غلاموں میں سے تخت کو آگے چلنا شروع کیا اپنی رانوں پر اور کہنے لگے آہستہ آہستہ چلو برکت دی اللہ تم کو تو وہ اس سے چل ہی نہیں رہا تھا تک کہ جب ہم مربد کر راستہ میں تھے تو ابوبکرہ اپنی خچر پر سوار ملے جب انہوں نے یہ حال دیکھا تو خچر کو ادھر لگایا اور کوڑے سے اشارہ کیا اور کہا ہٹو قسم اس شخص کے جس نے عزت دی ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کو قسم ہے ہم نے دیکھا ہم ناہم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قریب دوڑتی کے جنازہ کو لیکن یہ سنکر لوگ خوش ہو گئے **عَنْ** أَبِي بَكْرَةَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّا لَكَادُ نَرْمُلُ بِهَا رَمَلًا ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر نے لگتے جنازہ میں **ف** رمل ایک قسم کی دوڑ ہے یعنی جلدی جلدی قریب قریب کے **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَّتْ بِكُمْ جَنَازَةٌ فَقُومُوا ثُمَّ تَبِعُوهَا فَلَا يَقْعُدُ حَتَّى تُوضَعَ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے سامنے جنازہ گزرے تو کھڑے ہو جاؤ اور جو جنازہ کے ساتھ جاوے وہ نہ بیٹھے جب تک جنازہ زمین پر نہ رکھا جاوے **الأَمْرُ بِالْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ** جنازہ کے لیے کھڑے ہونے کا حکم **عَنْ** عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الْجَنَازَةَ فَلَمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَعَهَا فَلْيَقُمْ حَتَّى تُخَلِّفَهُ أَوْ تُوضَعَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُخَلِّفَهُ ترجمہ عامر بن ربیعہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی تم میں سے جنازہ کو دیکھے اور اس کے ساتھ نہ چلے تو کھڑا رہے یہاں تک کہ جنازہ آگے نکل جاوے یا زمین پر رکھا جاوے آگے نکل جانے سے پہلے **عَنْ** عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ الْعَدَوِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تُوضَعَ ترجمہ عامر بن ربیعہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے رہو یہاں تک کہ جنازہ آگے نکل جاوے یا زمین پر رکھا جاوے **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا ثُمَّ تَبِعُوهَا فَلَا يَقْعُدُ حَتَّى تُوضَعَ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے رہو جو شخص ساتھ جاوے وہ نہ بیٹھے جب تک جنازہ زمین پر رکھا جاوے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ قَالَا مَا رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهِدَ جَنَازَةً قَطُّ فَجَلَسَ حَتَّى تُوضَعَ ترجمہ ابوہریرہ اور ابوسعید سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا بیٹھے ہوئے جنازہ میں جب تک وہ زمین پر نہ رکھا جاوے **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ وَقَالَ عُمَرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَّ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر لوگ ایک جنازہ

الا کر آوے آپ کھڑے ہو گئے اور بعد کی روایت میں یوں ہے کہ ایک سامنے سے ایک جنازہ نکلا آپ کھڑے ہو گئے **عن** یزید بن ثابت انہم کانوا جلوسا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فطلعت جنازۃ فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقام من معہ فلم یزالوا قیاما حتی قعدت ترجمہ یزید بن ثابت سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک جنازہ نکلا تو آپ کھڑے ہو گئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے پھر کھڑے ہی رہے یہاں تک کہ وہ جنازہ نکل گیا **القیام** لجنازۃ المشرکین مشرکوں کی جنازے کو لیے کھڑا ہونا **عن** عبد الرحمن بن ابی لیلی قال کان سہل بن حنیف وقیس بن سعد بن عبادۃ بالقادسیۃ فمر علیہما بجنازۃ فقاما فقیل لہما انہا من اہل الارض فقالا مر علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بجنازۃ فقام فقیل لہ انہ یہودی فقال الیست نفسا ترجمہ عبد الرحمن بن ابی لیلی سے روایت ہے سہل بن حنیف اور قیس بن سعد بن عبادہ قادسیہ (ایک شہر کا نام ہے) میں تھے اوپر ایک جنازہ گزرا وہ کھڑے ہو گئے لوگوں نے کہا یہ ہی ایک زمین کا رہنے والا ہے (پھر کھڑے کیوں ہوتے ہو) انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک جنازہ گزرا آپ کھڑے ہو گئے لوگوں نے کہا یہ جنازہ یہودی کا تھا انہوں نے کہا کیا یہ روح نہیں ہے **عن** جابر بن عبد اللہ قال مرت بنا جنازۃ فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و قمنا معہ فقلنا یا رسول اللہ انما ہی جنازۃ یہودیۃ فقال ان للموت فزعا فاذا رایتم الجنازۃ فقوموا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ہمارے سامنے سے ایک جنازہ نکلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے میں نے کہا یا رسول اللہ یہ جنازہ ایک یہودی عورت کا ہے آپ نے فرمایا موت ایک قسم کی میت ہے جب تم جنازے کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ **الرخصۃ** فی ترک القیام جنازے کی لیے کھڑا نہ ہونا **عن** ابی معمر قال کنا عند علی قمرت بہ جنازۃ فقاموا لہا فقال علی ما ہذا قالوا امر ابی موسی فقال انما قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لجنازۃ یہودیۃ ولکم بعد بعد ذلک ترجمہ ابو معمر سے روایت ہے ہم حضرت علی کے پاس تھے انہیں ایک جنازہ نکلا لوگ کھڑے ہو گئے حضرت علی نے کہا یہ کیا ہے انہوں نے کہا حکم ہے ابو موسی کا (یعنی وہ انہوں نے کہا ہے جنازہ دیکھ کر کھڑے ہونے کو) حضرت علی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی عورت کے جنازے کو دیکھ کر کھڑے ہوئے پھر اس کے بعد کبھی نہیں کھڑے ہوئے تو وہ حکم موقوف ہو گیا **عن** محمد ان جنازۃ مرت بالحسن بن علی وابن عباس فقام الحسن ولم یقم ابن عباس فقال الحسن الیس قد قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لجنازۃ یہودی قال ابن عباس نعم ثم جلس ترجمہ محمد سے روایت ہے ایک جنازہ نکلا حسن بن علی اور ابن عباس کے سامنے تو حسن کھڑے ہو گئے اور ابن عباس نہیں کھڑے ہوئے حسن نے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی کا جنازہ دیکھ کر کھڑے نہیں ہوئے تھے ابن عباس نے کہا ہاں پھر بیٹھ گئے (یعنی پھر اس کے بعد جنازے کو دیکھ کر کھڑے نہیں ہوئے) **عن** ابن سیرین قال مر جنازۃ علی الحسن بن علی وابن عباس فقام الحسن ولم یقم ابن عباس فقال الحسن اما قام لہا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابن عباس قام فقعد ترجمہ ابن سیرین سے روایت ہے ایک جنازہ نکلا امام حسن رضی اللہ عنہ اور ابن عباس کے سامنے امام حسن کھڑے ہو گئی اور ابن عباس نہیں کھڑے ہوئے امام حسن رضی نے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ کو کھڑے نہیں کھڑے ہوئے ابن عباس نے کہا ہاں کھڑے ہوئی تھے پھر بیٹھنے لگے **عن** ابی مجلز عن ابن عباس والحسن بن علی مرت بهما جنازة فقام احدهما وقعد الآخر فقال الذی قام اما والله لقد علمت ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قد قام قال الذی جلس لقد علمت ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قد جلس ترجمہ ابو مجلز سے روایت ہے ابن عباس اور امام حسن کے سامنے ایک جنازہ نکلا ایک کھڑے ہو گئے اور ایک بیٹھ رہے جو کھڑے ہوئے تھے اونہوں نے کہا دوسرے سے کیا تم کو معلوم نہیں قسم خدا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئی تھے جو بیٹھے تھے اونہوں نے کہا تم کو معلوم نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ تے تھے **عن** جعفر بن محمد عن ابیه ان الحسن بن علی کان جالسا فمر علیه بجنازة فقام الناس حتی جاوزت الجنازة فقال الحسن انما مر بجنازة یهودی وکان رسول الله صلی الله علیه وسلم علی طریقها جالسا فکره ان تعلو رأس جنازة یهودی ترجمہ امام جعفر صادق سے روایت ہے اونہوں نے سنا اپنے باپ امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے کہ امام حسن بن علی بیٹھے تھے اتنے میں ایک جنازہ نکلا لوگ کھڑے ہو گئے یہانتک کہ جنازہ پار ہو گیا امام حسن نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک یہودی کا جنازہ نکلا آپ راستے میں بیٹھے تھے آپکو برا معلوم ہوا کہ اوپر سے یہودی کا جنازہ جائے اسلیے آپ کھڑے ہو گئی **عن** جابر یقول قام النبی صلی الله علیه وسلم بجنازة مرت به حتی توارت ترجمہ جابر رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازہ کی لیے کھڑے ہوئے یہانتک کہ وہ نظر سے غائب ہو گیا دوسری روایت میں یوں ہے قام النبی صلی الله علیه وسلم واصحابه لجنازة یهودی حتی توارت یعنی کھڑے ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب ایک یہودی کے جنازہ کی لیے یہانتک کہ وہ چھپ گیا یعنی دور چلا گیا **عن** انس ان جنازة مرت برسول الله صلی الله علیه وسلم فقام فقیل انها جنازة یهودی فقال انما نقوم للملائکة ترجمہ انس سے روایت ہے ایک جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نکلا آپ کھڑے ہو گئی لوگوں نے کہا یا رسول اللہ یہ جنازہ یہودی کا ہے آپنے فرمایا ہم فرشتوں کی لیے کھڑے ہوئی **استراحة** المؤمن الموت مومن کا موت سے آرام پانا **عن** ابی قتادة بن ربعی انه کان یحدث ان رسول الله صلی الله علیه وسلم مر علیه بجنازة فقال مستریح او مستراح منه فقالوا یا رسول الله ما المستریح وما المستراح قال العبد المؤمن یستریح من نصب الدنیا وأذاها والعبد الفاجر یستراح منه العباد والبلاد والشجر والدواب ترجمہ ابو قتادہ بن ربعی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک جنازہ نکلا آپنے فرمایا آرام پانی والا ہے یا آرام دینے والا صحابہ نے عرض کیا اسکا کیا مطلب ہے آپنے فرمایا مسلمان بندہ (جب مرجاتا ہے) تو دنیا کی تکلیفوں اور صدموں سے چھوٹ کر آرام پاتا ہے اور کافر جب مرجاتا ہے تو اس سے بندے اور بستیاں

اور درخت اور جانور آرام پاتی ہیں (کیونکہ وہ ستاتا تھا اللہ کے بندوں کو اور اجاڑتا تھا بستیوں کو اور کاٹتا تھا درختوں کو اور مارتا تھا جانور ونحو ذالک) **عَنْ** اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ طَلَعَتْ جَنَازَۃٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُسْتَرِیْحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْہُ الْمُؤْمِنُ یَمُوْتُ فَیَسْتَرِیْحُ مِنْ مَصَائِبِ الدُّنْیَا وَنَصَبِہَا وَاَذَاھَا وَالْفَاجِرُ یَمُوْتُ فَیَسْتَرِیْحُ مِنْہُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ ترجمہ ابوقتادہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں ایک جنازہ نکلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آرام پانیوالا ہے یا آرام دینے والا مومن (یعنی نیک بندہ گناہوں سے پاک) جب مرجاتا ہے تو دنیا کی تکلیف اور صدمہ اور رنجوں سے آرام پاتا ہے اور فاجر (یعنی گنہگار ظالم) یا فاجر جب مرتا ہے تو اللہ کے بندے اور شہر اور درخت اور جانوروں کو آرام ہی جاتا ہے

باب الثناء علی المیت

مردے کی تعریف کرنا

عَنْ اَنَسٍ قَالَ مُرَّ بِجَنَازَۃٍ فَاُثْنِیَ عَلَیْھَا خَیْرًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ وَمُرَّ بِجَنَازَۃٍ اُخْرٰی فَاُثْنِیَ عَلَیْہِ شَرًّا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ مُرَّ بِجَنَازَۃٍ فَاُثْنِیَ عَلَیْھَا خَیْرًا فَقُلْتَ وَجَبَتْ وَمُرَّ بِجَنَازَۃٍ فَاُثْنِیَ عَلَیْھَا شَرًّا فَقُلْتَ وَجَبَتْ فَقَالَ مَنْ اَثْنَیْتُمْ عَلَیْہِ خَیْرًا وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ وَمَنْ اَثْنَیْتُمْ عَلَیْہِ شَرًّا وَجَبَتْ لَہُ النَّارُ وَاَنْتُمْ شُھَدَاءُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ ترجمہ انس سے روایت ہے ایک جنازہ نکلا تو لوگوں نے اسکی تعریف کی (اچھا شخص تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واجب ہوگئی پھر دوسرا جنازہ نکلا لوگوں نے اسکی برائی بیان کی آپ نے فرمایا واجب ہوگئی حضرت عمر نے کہا قربان ہوں آپ پر ماں باپ میرے ایک جنازہ گزرا لوگوں نے اس کی تعریف کی آپ نے فرمایا واجب ہوگئی پھر دوسرا جنازہ نکلا لوگوں نے اسکی برائی کی آپ نے فرمایا واجب ہوگئی (اس سے کیا مراد ہے) آپ نے فرمایا جسکی تم تعریف کی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور جسکی تم نے برائی کی اسکے لیے دوزخ واجب ہوگئی تم اللہ کے گواہ ہو زمین میں **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ مُرَّ بِجَنَازَۃٍ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَثْنَوْا عَلَیْھَا خَیْرًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِجَنَازَۃٍ اُخْرٰی فَاَثْنَوْا عَلَیْھَا شَرًّا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قُلْتَ لِاَوَّلٍ وَجَبَتْ وَلِاٰخَرَ وَجَبَتْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَلٰٓئِکَۃُ شُھَدَاءُ اللّٰہِ فِی السَّمَآءِ وَاَنْتُمْ شُھَدَاءُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایک جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نکلا لوگوں نے اس کی تعریف کی آپ نے فرمایا واجب ہوگئی پھر دوسرا جنازہ نکلا لوگوں نے اسکی برائی کی آپ نے فرمایا واجب ہوگئی صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ پہلی آپ نے کیا فرمایا پھر کیا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اللہ کے گواہ ہیں آسمان میں اور تم اللہ کے گواہ ہو زمین میں **عَنْ** اَبِیْ الْاَسْوَدِ الدِّیْلِیِّ قَالَ اَتَیْتُ الْمَدِیْنَۃَ فَجَلَسْتُ اِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ثُمَّ مُرَّ بِجَنَازَۃٍ فَاُثْنِیَ عَلٰی صَاحِبِھَا خَیْرًا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِالثَّانِیَۃِ فَاُثْنِیَ عَلٰی صَاحِبِھَا شَرًّا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ فَقُلْتُ وَمَا وَجَبَتْ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ قُلْتُ کَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا مُسْلِمٍ شَھِدَ لَہٗ اَرْبَعَۃٌ بِالْخَیْرِ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ فَقُلْنَا وَثَلٰثَۃٌ قَالَ وَثَلٰثَۃٌ

قُلْنَا اَوْ اِثْنَانِ قَالَ وَاِثْنَانِ ترجمہ ابُوالاسود دیلی سے روایت ہے میں مدینہ میں آیا تو حضرت عمرؓ کے پاس بیٹھا تھا ایک جنازہ سامنے سے گیا لوگوں نے اوسکی تعریف کی حضرت عمرؓ نے کہا واجب ہوئی پھر دوسرا جنازہ نکلا لوگوں نے اوسکی برائی کی حضرت عمرؓ نے کہا واجب ہوئی پھر تیسرا نکلا لوگوں نے اوسکی برائی کی حضرت عمرؓ نے کہا واجب ہوئی میں نے کہا کیا چیز واجب ہوئی اے امیرالمؤمنین اونھوں نے کہا میں نے اوسی طرح کہا جسطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان اوسکو لیے چار آدمی تعریف کی گواہی دیں اوسکو جنت میں لیجاوینگے ہم نے کہا اگر تین آدمی گواہی دیں آپنے فرمایا تین ہی بھی ہمنے کہا اگر دو آدمی گواہی دیں آپنے فرمایا دو ہی بھی **اَلنَّهْيُ عَنْ ذِكْرِ الْهَالِكِ اِلَّا بِخَيْرٍ** مردوں کا ذکر نیکی سے کرنا چاہیے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَالِكٌ بِسُوْءٍ فَقَالَ لَا تَذْكُرُوْا هَلْكَاكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ ترجمہ ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا جو مر گیا تھا برائی سے ذکر ہوا آپ نے فرمایا اپنے مردوں کا ذکر مت کرو مگر بھلائی کے ساتھ **اَلنَّهْيُ عَنْ سَبِّ الْاَمْوَاتِ** مردوں کے برا کہنے کی ممانعت **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوْا ترجمہ ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برا مت کہو مردوں کو وہ تو پہونچ گئے اپنے عملوں کو **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ اِثْنَانِ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقٰى مَعَهُ عَمَلُهُ ترجمہ انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردے کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں ایک اوسکے عزیز و اقربا دوسری اوسکا مال تیسری اوسکے اعمال پھر دو لوٹ آتی ہیں عزیز و اقربا اور مال اور ایک اوسکے ساتھ رہتا ہے یعنی عمل **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ يَعُوْدُهُ اِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُهُ اِذَا مَاتَ وَيُجِيْبُهُ اِذَا دَعَاهُ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهُ وَيُشَمِّتُهُ اِذَا عَطَسَ وَيَنْصَحُ لَهُ اِذَا غَابَ اَوْ شَهِدَ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کو مومن پر چھ چیزیں ایک تو وہ جب بیمار ہو تو اوسکی پوچھنے کو جاوے دوسری جب وہ مرجاوے تو اوسکے جنازے میں حاضر ہو تیسری جب دعوت کرے تو قبول کرے چوتھی جب وہ ملے تو اوسکو سلام کرے پانچویں جب وہ چھینکے تو اوسکا جواب دیوے چھٹی غایب اور حاضر میں اوسکا خیرخواہ رہے **اَلْاَمْرُ بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ** جنازوں کے ساتھ جانیکا حکم **عَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَاِبْرَارِ الْقَسَمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِفْشَاءِ السَّلَامِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَاِتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيْمِ الذَّهَبِ وَعَنْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَالْقَسِّيَّةِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ ترجمہ براء بن عازبؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو سات باتوں کا حکم کیا ہے اور سات باتوں سے منع کیا ہے ایک تو بیمار کو پوچھنے کا دوسرے چھینک کا جواب دینے کا تیسرے قسم پورا کرنے کا چوتھی مظلوم کی مدد کرنیکا پانچویں سلام کو جاری کرنیکا چھٹی دعوت قبول کرنیکا ساتویں جنازوں کے ساتھ جانیکا

اور منع کیا ہم کو سونیکی انگوٹھی پہننے سے اور چاندی کی تربعض میں کہا نی پینے سے اور میاثر اور قسی اور استبرق اور حریر اور دیبا کی
پہننے سے **ف** میاثر جمع میثر کی ایک قسم کا ریشمی کپڑا ہوتا ہے اور قسی ایک کپڑا ہے ریشمی منسوب لمرقس کے جو
ایک موضع ہے اور استبرق اور حریر اور دیبا سب ریشمی کپڑے مشہور ہیں **فصل** من تبع جنازۃ جو شخص جنازہ کے
ساتھ جاوے اور کمی فضیلت **عن** البراء بن عازب یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تبع جنازۃ
حتی یصلی علیہا کان لہ من الاجر قیراط ومن مشی مع الجنازۃ حتی یدفن کان لہ من الاجر قیراطان
والقیراط مثل احد ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازہ کے ساتھ رہے
نماز پڑھنے تک اوسکو ایک قیراط کے برابر ثواب ملیگا اور جو شخص جنازہ کے ساتھ جاوے دفن ہونے تک اوسکو دو قیراط برابر ثواب
ملیگا اور قیراط احد پہاڑ کے برابر ہوگا (تو دنیا کو قیراط کیطرح) **عن** عبد اللہ بن المغفل قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من تبع جنازۃ حتی یفرغ منہا فلہ قیراطان فان رجع قبل ان یفرغ منہا فلہ قیراط ترجمہ
عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازہ کے ساتھ جاوے اور دفن سے فارغ ہونے تک ساتھ
رہے اوسکو دو قیراط برابر ثواب ہے اگر اوس سے پہلے چلا آوے تو ایک قیراط برابر ثواب ہے) **مکان الراکب**
من الجنازۃ جو شخص سوار ہو جنازہ ہو تو کہاں ہے **عن** المغیرۃ بن شعبۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الراکب خلف الجنازۃ والماشی حیث شاء منہا والطفل یصلی علیہ ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار جنازہ کے پیچھے چلے اور پیدل جہاں چاہے ہو (اگر پیچھے یا برابر) اور بچہ پر نماز پڑھی جاوے
مکان الماشی من الجنازۃ پیدل جنازہ کے ساتھ کہاں پر چلے **عن** المغیرۃ بن شعبۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الراکب خلف الجنازۃ والماشی حیث شاء والطفل یصلی علیہ ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار جنازہ کے پیچھے چلے اور پیدل جہاں چاہے ہو اور بچہ پر نماز پڑھی جاوے **عن**
ابن عمر انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابا بکر وعمر یمشون امام الجنازۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر
سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر کو دیکھا جنازہ کے آگے چلتے ہو **عن** ابن عمر انہ رای
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابا بکر وعمر وعثمان یمشون بین یدی الجنازۃ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا
الامر بالصلوۃ علی المیت مردہ پر نماز پڑھنے کا حکم **عن** عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان اخاکم قد مات فقوموا فصلوا علیہ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم نے فرمایا تمہارا بھائی مر گیا اوٹھو نماز پڑھو اوس پر **الصلوۃ علی الصبیان** بچہ پر نماز پڑھنا **عن** عائشۃ قالت
اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بصبی من صبیان الانصار یصلی علیہ قالت عائشۃ فقلت طوبی لہذا
عصفور من عصافیر الجنۃ لم یعمل سوءا ولم یدرکہ قال اوغیر ذلک یا عائشۃ خلق اللہ عز وجل

الْجَنَّةَ وَخَلَقَ لَهَا اَهْلًا وَخَلَقَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ وَخَلَقَ النَّارَ وَخَلَقَ لَهَا اَهْلًا وَخَلَقَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ ترجمہ اُم المؤمنین عائشہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک بچہ انصار کا آیا نماز پڑھنے کو یا جنازہ اوسکا آیا حضرت عائشہ نے کہا خوشی ہو اسکو یہ تو ایک چڑیا ہے جنت کی چڑیوں میں سے جسنے کوئی برائی نہیں کی نہ برائی کے سن کو پہونچا آپنے فرمایا اے عائشہ اور کچھ کہتی ہے اللہ جل جلالہ نے جنت کو پیدا کیا اور اوسکے لوگ پیدا کیے اور دوزخ کو پیدا کیا اور اوسکے لوگ پیدا کیے اور وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے (یعنی دنیا میں آنے سے پہلے ہی اللہ نے مقرر کر دیا ہے کہ یہ جنتی ہے اور یہ دوزخی) اور جہنم کو پیدا کیا اور اوسکے لیے لوگ پیدا کیے اور وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے (پس کیا معلوم ہوا کہ یہ لڑکا جنت والوں میں سے ہے یا دوزخ والوں میں سے) **الصَّلٰوةُ** عَلَى الْاَطْفَالِ بچوں پر نماز پڑھنا **عَنِ** الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّهٗ ذَكَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ ترجمہ مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار جنازہ کے پیچھے چلے اور پیدل جہاں چاہے چلے اور بچہ کے پر نماز پڑھی جاوے **اَوْلَادُ** الْمُشْرِكِيْنَ مشرکوں کی اولاد **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا مشرکوں کی اولاد کا حال (وہ جنت میں جاوینگے یا دوزخ میں) آپنے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے جو وہ عمل کرنیوالا ہے (یعنی اگر بڑی ہوتے تو کیا کرتی مطلب یہ ہے کہ خداوند کریم کو خبر ہے اون کو جنت میں لیجاوے یا دوزخ میں) **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ ترجمہ اوپر گزر چکا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اللّٰهُ خَلَقَهُمْ حِيْنَ خَلَقَهُمْ وَهُوَ يَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ ترجمہ عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا مشرکوں کی اولاد کا حال آپنے فرمایا اللہ نے جب اونکو پیدا کیا وہ جانتا تھا جو عمل کرنیوالے تھے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا مشرکوں کی اولاد کو آپ نے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے جو وہ عمل کرنیوالے تھے **الصَّلٰوةُ** عَلَى الشُّهَدَاءِ شہیدوں پر نماز پڑھنا **عَنْ** شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَعْرَابِ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاٰمَنَ بِهٖ وَاتَّبَعَهٗ ثُمَّ قَالَ اُهَاجِرُ مَعَكَ فَاَوْصٰى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ اَصْحَابِهٖ فَلَمَّا كَانَتْ غَزْوَةٌ غَنِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيًا فَقَسَمَ وَقَسَمَ لَهٗ فَاَعْطٰى اَصْحَابَهٗ مَا قَسَمَ لَهٗ وَكَانَ يَرْعٰى ظَهْرَهُمْ فَلَمَّا جَاءَ دَفَعُوْا اِلَيْهِ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا قَسَمَ قَسَمَهُ لَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَهٗ فَجَاءَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَ قَسَمْتُهٗ لَكَ قَالَ مَا عَلٰى هٰذَا اتَّبَعْتُكَ وَلٰكِنِّيْ اتَّبَعْتُكَ عَلٰى اَنْ اُرْمٰى اِلٰى هٰهُنَا وَاَشَارَ اِلٰى حَلْقِهٖ بِسَهْمٍ فَاَمُوْتَ فَاَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ اِنْ تَصْدُقِ

اللہ یصدقک قلیلا ثم خصفوا فی قتال العدو فاتی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحمل قد اصابہ
سہم حیث اشار فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اھو ھو قالوا نعم قال صدق اللہ فصدقتہ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جبتہ ثم قدمہ فصلی علیہ فکان مما ظھر من صلوتہ اللھم ھذا عبدک
خرج مھاجرا فی سبیلک فقتل شھیدا انا شھید علی ذلک ترجمہ شداد بن الہاد سے روایت ہے ایک شخص جنگل
کا رہنے والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور ایمان لایا اور آپ کے ساتھ ہوا پھر کہنے لگا میں آپکے ساتھ ہجرت کرونگا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کے لیے بعض صحابہ کو وصیت کی جب غزوہ غنم ہوا (یعنے جس لڑائی میں مسلمانوں کو بکریاں ہاتھ آئیں)
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون بکریوں کو تقسیم کیا اور اوسکا بھی حصہ لگایا آپکے اصحاب نے اوسکا حصہ اوسکو دیا وہ اونکی جانور
سواری کے چرایا کرتا تھا جب اوسکا حصہ اونکو آیا تو اوس نے پوچھا یہ کیا ہے لوگوں نے کہا یہ تیرا حصہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم نے تجھکو دیا ہے اونہی لیا اور اوسکو لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یہ کیا ہے آپ نے فرمایا یہ تیرا حصہ
ہے دیا ہوا اوس نے کہا میں اس لیے آپ کے ساتھ نہیں ہوا تھا بلکہ میں آپ کی پیروی اسلیے کی ہے کہ یہ اسجگہ پر اوحلق کو بتلایا
تیر مارا جاوے (یعنے لڑائی میں) پھر میں مروں اور جنت میں جاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو اللہ کو سچا کریگا اللہ تجھے
تجھکو سچا کریگا (یعنے پورا کریگا) پھر لوگ تھوڑی دیر تک ٹھہرے بعد اوسکے دشمن سے لڑنے کے لیے اوٹھے (اور لڑائی شروع ہوئی) لوگ اوسکو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے اوٹھا کر اوسکو تیر لگا تھا اوسی جگہ جہاں اونہی بتلایا تھا آپنے فرمایا کیا یہ وہی شخص ہے لوگوں نے کہا
ہاں آپنے فرمایا اللہ کو اس نے سچ کیا (یعنے اللہ تعالی نے جو صفات مجاہدین کی بیان فرمائی ہیں میں اون سبکو اس نے سچ کیا) تو اللہ نے بھی
اسکو سچا کیا (یعنے اسکی مراد پوری ہوئی یہ شہید ہوا) پھر آپنے اپنے جبے کا کفن اوسکو دیا اور اوسکو آگے رکھا اور اوس پر نماز پڑھی جنتنا
آپکی نماز میں سے لوگوں کو سنائی دیا تھا وہ یہ تھا آپ فرماتے تھے یا اللہ یہ تیرا بندہ ہے تیری راہ میں ہجرت کرکے نکلا اور شہید ہوکر مارا
گیا میں اسبات کا گواہ ہوں عن عقبۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوما فصلی علی اھل احد صلوتہ
علی المیت ثم انصرف الی المنبر فقال انی فرط لکم وانا شھید علیکم ترجمہ عقبہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز باہر نکلے (یعنے کے) پھر نماز پڑھی احد کے شہیدوں پر جیسے مردی پر پڑھتے تھے پھر منبر کیطرف آئے اور فرمایا میں
تمہارا پیش خیمہ ہوں (یعنے قیامت میں تم سے پہلے اوسکر تمہارے لیے جنت میں جانیکی تیاری کرونگا) اور تمپر گواہ ہوں ترک
الصلوۃ علیھم شہیدوں پر نماز نہ پڑھنا عن جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یجمع بین
الرجلین من قتلی احد فی ثوب واحد ثم یقول ایھم اکثر اخذا للقرآن فاذا اشیر الی احدھما قدمہ فی اللحد
قال انا شھید علی ھؤلاء وامر بدفنھم بدمائھم ولم یصل علیھم ولم یغسلوا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو آدمیوں کو احد کے شہیدوں میں سے ایک کپڑے میں اکٹھا کرتے پھر فرماتے کون اللہ دونوں میں
سے قرآن زیادہ جانتا ہے جب لوگ ایک کیطرف اشارہ کرتی اوسکو قبر میں آگے کرتے (قبلہ کیطرف) پھر فرمایا میں گواہ ہوں ان لوگوں پر

اور حکم کیا اون کو دفن کرنیکا لہو لگے ہوے کپڑوں اونپر نماز پڑہی نہ اونکو غسل دیا **باب** دوسری روایتون مین آیا ہی کہ آنحضرت صلعم نے اُحد کے شہید و نپر نماز نہیں پڑہی **باب** تَرْكِ الصَّلٰوةِ عَلَى الرَّجُوْمِ جو شخص زنا کی حد مین سنگسار کیا جاوے اوسپر نماز جنازہ نہیں پڑہنی

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَسْلَمَ جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اعْتَرَفَ فَاَعْرَضَ عَنْهُ حَتّٰى شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِكَ جُنُوْنٌ قَالَ لَا قَالَ اُحْصِنْتَ قَالَ نَعَمْ فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَاُدْرِكَ فَرُجِمَ فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ خَيْرًا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی کہ شخص قبیلہ اسلم مین سے (ماعز اسلمی) رسول اللہ صلعم اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور زنا کا اقرار کیا آپ نے اوسکیطرف سے منہ پہیر لیا پھر زنا کا اقرار کیا آپ نے اوسکیطرف منہ پہیر لیا یہانتک کہ چار بار اوس نے اپنے اوپر گواہی دی (یعنے اقرار کیا زنا کا) تب رسول اللہ صلعم اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تجھکو جنون ہی اوس نے کہا نہین آپنے فرمایا تو محصن ہی (یعنے تیرا نکاح ہو چکا ہی) وہ بولا ہان رسول اللہ صلعم اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اوسکو پتھرون سے مارڈالنے کا جب پتھر دنکی تکلیف اوسکو پہونچی تو لگا بہاگنے لیکن لوگون نے پالیا اور پتہرون سے مارا وہ مرگیا رسول اللہ صلعم اللہ علیہ وسلم نے اوسکی حق مین نیک باتین کہین اور نماز نہین پڑہی اوسپر **اَلصَّلٰوةُ** عَلَى الرَّجُوْمِ زنا کی حد مین جو سنگسار کیا جاوے اوسپر نماز پڑہنا

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ جُهَيْنَةَ اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ زَنَيْتُ وَهِيَ حُبْلٰى فَدَعَا وَلِيَّهَا فَقَالَ اَحْسِنْ اِلَيْهَا فَاِذَا وَضَعَتْ فَاْتِنِيْ بِهَا فَلَمَّا وَضَعَتْ جَآءَ بِهَا فَشَكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابَهَا ثُمَّ رَجَمَهَا ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اَتُصَلِّيْ عَلَيْهَا وَقَدْ زَنَتْ فَقَالَ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِّمَتْ عَلٰى سَبْعِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ تَوْبَةً اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہی جہینہ کی ایک عورت رسول اللہ صلعم اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور بولی مین نے زنا کی وہ پیٹ سے تہی رسول اللہ صلعم اللہ علیہ وسلم نے اوس کو اوسکا ولی (یعنے وارث اور سرپرست) کیسپرد کیا اور فرمایا اسکو اچھی طرح سے رکہہ جب جنے تو میرے پاس لیکر آ جب وہ جنی تو رسول اللہ صلعم اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آیا اوس نے اپنے کپڑے اپنی اوپر لپیٹ لیی (اور کانٹون ہی اوسکو جا لیا تاکہ رجم کرنیمین بن نہ کہلے) آپنے اوسکو پتہرون سے مروا ڈالا پھر اوسپر نماز پڑہی حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ آپ اوسپر نماز پڑہتے ہین اور اوس نے زنا کی تھی آپنے فرمایا اوس نے ایسی توبہ کی کہ اگر مدینے کے ستر آدمیون پر وہ توبہ بانٹی جاوے البتہ اون سب کو کافی ہووے کیا اس سے بہتر توبہ ہوگی کہ اوس نے اپنی جان کو دیڈالا اللہ جل جلالہ کے لیے (یعنے اوسکی ضامندی کی لیی اور اوسکے عذاب سے بچنے کو لیی)

اَلصَّلٰوةُ عَلٰى مَنْ يَّخِيْفُ فِيْ وَصِيَّتِهٖ جو شخص وصیت مین ظلم کرے (یعنے حق جانے سے زیادہ وصیت کرے) اوسپر نماز جنازہ نہیں پڑہنی

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوْكِيْنَ لَهٗ عِنْدَ مَوْتِهٖ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ مِنْ ذٰلِكَ وَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَّا اُصَلِّيَ عَلَيْهِ ثُمَّ

دعا مملوکیہ فجزاھم ثلثۃ اجزاء ثم اقرع بینھم فاعتق اثنین وارق اربعۃ ترجمہ عمران بن حصین سے
روایت ہے ایک شخص نے مرتی وقت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا اور سوا ان کے اور کچھ مال اسکے پاس نہ تھا یہ خبر رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ غصہ ہوئے اور فرمایا میں نے قصد کیا تھا کہ اوسپر نماز نہ پڑھوں پھر اوسکے غلاموں کو بلایا اور ان کے تین حصے
کیے پھر قرعہ ڈالا تو دو غلاموں کو آزاد کیا اور چار کو غلام رہنے دیا (یعنی تہائی مال میں اوسکی وصیت نافذ کی اور باقی میں باطل) الصلوٰۃ
علی من غل جس شخص نے غنیمت کے مال میں چوری کی ہو اوسپر نماز نہ پڑھنا عن زید بن خالد رضی اللہ عنہ قال مات رجل بخیبر
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوا علی صاحبکم انہ غل فی سبیل اللہ ففتشنا متاعہ فوجدنا
فیہ خرزا من خرز یھود ما یساوی درھمین ترجمہ زید بن خالد سے روایت ہے ایک شخص خیبر میں مر گیا تو رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صحابہ سے تم اپنے نماز پڑھ لو (میں نہیں پڑھتا) اس لیے اللہ کی راہ میں چوری کی جب ہم نے اوسکا اسباب دیکھا
تو ایک گینہ پایا یہود کے نگینوں میں سے جسکی قیمت دو درم کی بھی نہ تھی الصلوٰۃ علی من علیہ دین جو شخص قرضدار
ہو اوسپر نماز نہ پڑھنا عن ابی قتادۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی برجل من الانصار لیصلی علیہ فقال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلوا علی صاحبکم فان علیہ دینا قال ابو قتادۃ ھو علی قال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم بالوفاء فصلی علیہ ترجمہ ابو قتادہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس انصار کے ایک جنازہ آیا نماز
پڑھنے کے لیے آپنے (صحابہ سے) فرمایا تم پڑھ لو نماز اپنی صاحب پر (میں نہیں پڑھونگا) اس لیے کہ وہ قرضدار ہے ابو قتادہ نے کہا
یا رسول اللہ وہ قرض میرے ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس اقرار کو پورا کریگا انہوں نے کہا ہاں پورا کرونگا تب آپ نے
نماز پڑھی اسپر عن سلمۃ بن الاکوع قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بجنازۃ فقالوا یا نبی اللہ صل علیھا قال
ھل ترک علیہ من دین قالوا نعم قال ھل ترک من شیء قالوا لا قال صلوا علی صاحبکم قال رجل منا الا تفضلہ
یقال لہ ابو قتادۃ صل علیہ علی دینہ فصلی علیہ ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس ایک جنازہ
آیا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ نماز پڑھیئے آپنے پوچھا کیا اوسپر کچھ قرض ہے بولے نہیں آپ نے فرمایا کچھ جائداد چھوڑ گیا ہے جس سے
وہ قرض ادا کیا جاوے لوگوں نے کہا ہیں آپنے فرمایا تم نماز پڑھ لو اپنے صاحب پر ایک شخص انصار میں سے بولا جسکو ابو قتادہ کہتے ہیں آپ
نماز پڑھیئے اوسپر وہ قرض میرے ہے تب آپ نے نماز پڑھی اوسپر عن جابر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلی علی
رجل علیہ دین فاتی بمیت فسال ا علیہ دین قالوا نعم علیہ دینار ان قال صلوا علی صاحبکم قال
ابو قتادۃ ھما علی یا رسول اللہ فصلی علیہ فلما فتح اللہ علی رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انا اولی بکل مومن
من نفسہ من ترک دینا فعلی ومن ترک مالا فلورثتہ ترجمہ جابر رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو قرضدار ہوتا
اوسپر نماز نہ پڑھتے ایک بار ایک جنازہ آیا آپنے پوچھا کیا اوسپر قرض ہے لوگوں نے کہا ہاں اوسپر دو دینار قرض ہیں آپنے فرمایا تم نماز پڑھ لو
اوسپر ابو قتادہ نے کہا یا رسول اللہ وہ دونوں دینار میں ادا کرونگا پھر آپنے اوسپر نماز پڑھی جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو کچھ ملک عنایت کیا

(یعنی مال غنیمت بہت ملا اور تکلیف دور ہوئی) تو آپ نے فرمایا میں ہر ایک مومن پر اوسکی نفس سے زیادہ تر ہوں کہتا ہوں جو شخص قرضدار ہوکر مرجاوے وہ قرضہ مجھپر ہے اور جو شخص مال چھوڑ کر مرجاوے وہ اوسکے وارثوں کا ہے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أُتِيَ فِي الْمَيِّتِ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَيَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ مِنْ قَضَاءٍ فَإِنْ قَالُوا نَعَمْ صَلَّى عَلَيْهِ فَإِنْ قَالُوا لَا قَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے جب کوئی مومن مرجاتا اور قرضدار ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھتے کہ اپنی قرض کیلئے کچھ مال چھوڑ گیا ہے اگر لوگ کہتے ہاں چھوڑ گیا ہے تو آپ اوسپر نماز پڑھتے اگر کہتے نہیں تو آپ صحابہ سے کہدیتے تم اوسکی نماز پڑھلو جب اللہ تعالی نے اپنے رسول پر کھولدیا (دنیا کو) تو آپ نے فرمایا میں مومنوں پر اونکی جانوں سے زیادہ مہربان ہوں جو شخص جاوے قرضدار ہوکر وہ قرضہ میری اوپر ہے اور جو شخص مال چھوڑ جاوے وہ اوسکے وارثوں کا ہے **ترک الصلوٰۃ علی من قتل نفسہ** جو شخص اپنے تئیں آپ مارڈالے اوسپر نماز نہ پڑھنا **عن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ نَفْسَهُ بِمَشَاقِصَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنَا فَلَا أُصَلِّي عَلَيْهِ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے ایک شخص نے اپنے تئیں تیر کے پیکانوں سے مارڈالا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اوسپر نماز نہیں پڑھونگا **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدَّى فِيهَا خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسُمٍّ تَحَسَّاهُ سُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ ثُمَّ انْقَطَعَ عَلَى شَيْءٍ حَادٍّ يَقُولُ كَانَتْ حَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَجَأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے تئیں پہاڑ سے گراکر مارڈالے تو وہ دوزخ میں ہمیشہ اوپر سے نیچے گرتا رہے گا سدا اوسی میں رہیگا اور جو شخص ہر پیکار اپنے تئیں مارے تو ہمراوس کے ہاتھ میں ہیگا دوزخ میں اور وہ ہمیشہ اوسکو پیکار یگا اور جو شخص اپنے تئیں لوہے سے مارڈالے (یعنی تلوار یا چھری یا کٹار یا تیر سے) پھر اسکے بعد مجھے یاد نہیں ہمارے راوی کا قول ہے (یعنی تیز چیز سے) تو وہ لوہا اوسکے ہاتھ میں ہوگا دوزخ کی آگ میں اور ہمیشہ اوسکو بھونکا کریگا اپنے پیٹ میں سدا اوسی میں رہیگا (یعنی ایک لمبی مدت تک یا ہمیشہ) وہ شخص ہے جوان فعلوں کو درست سمجھتا ہو وہ تو کافر ہی ہمیشہ جہنم میں رہیگا **الصلوٰۃ علی المنافقین** منافقوں پر نماز نہ پڑھنا **عن** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيِّ بْنِ سَلُولٍ دُعِيَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَبْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُصَلِّي عَلَى ابْنِ أُبَيٍّ وَقَدْ قَالَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا أُعَدِّدُ عَلَيْهِ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَخِّرْ عَنِّي يَا عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ إِنِّي قَدْ خُيِّرْتُ فَاخْتَرْتُ لَوْ أَعْلَمُ أَنِّي إِنْ زِدْتُ عَلَى السَّبْعِينَ غُفِرَ لَهُ لَزِدْتُ عَلَيْهَا فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْصَرَفَ

فَلَمْ يَمْكُثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى تَرَلَتِ الْآيَتَانِ مِنْ بَرَاءَةٍ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ فَعَجِبْتُ بَعْدُ مِنْ جُرْأَتِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ترجمہ حضرت عمر رضی سے روایت ہے جب عبداللہ بن ابی سلول (منافق) مرگیا تو رسول اللہ صلعم بلائے گئے اوپر تمار پہنچے کہ لیے جب آپ کھڑے ہوئے نماز کے لیے اور مستعد ہوگئے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ابن ابی (دشمن) پر نماز پڑھتے ہیں حالانکہ اوس نے فلانے دن ایسی ایسی باتیں کہیں تھیں اور فلانے دن ایسی ایسی میں اوسکی باتیں شمار کر رہا تھا (جو اوس نے کفر و نفاق کی باتیں کہیں تھیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور کہا جا (ذرا ہی عمر جب میں نے بہت اصرار کیا تو آپنے فرمایا مجھکو اختیار ہے (کہ منافقین پر نماز پڑھوں یا نہ پڑھوں) تو میں نے اختیار کیا نماز پڑھنے کو اور اگر میں جانوں کہ ستر بار سے زیادہ بخشش چاہوں تو اوسکی بخشش ہوجاوے گی البتہ ستر بار سے زیادہ استغفار کروں یعنی اللہ جل جلالہ نے جو فرمایا ان تستغفر لھم سبعین مرۃ فلن یغفر اللہ لھم اس سے مقصود ستر کا شمار نہیں ہے بلکہ مقصود یہ ہے کہ منافقوں کی مغفرت کبھی نہ ہوگی) پھر آپنے نماز پڑھی اور اوسپر اور لوٹی تھوڑی دیر گزری تھی کہ سورۂ برات کی یہ دو آیتیں اتریں ولا تصل علی احد منھم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ انھم کفروا باللہ ورسولہ وماتوا وھم فاسقون یعنی تم نماز پڑھو ان میں سے کسی پر جب وہ مرجاوے اور تم کھڑے ہو اوسکی قبر پر اسلیے کہ اون لوگوں نے انکار کیا اللہ کا اور اوسکے رسول کا اور مرے گنہگار (تو حضرت عمر کی رائے اللہ جل جلالہ کے نزدیک نامقبول ہوئی) پھر میں نے تعجب کیا اپنی اسقدر جرأت سے اللہ کے رسول پر اور اللہ اور اللہ رسول خوب جانتے ہیں

الصلوٰۃ علی الجنازۃ فی المسجد مسجد کے اندر جنازہ کی نماز پڑھنا

عن عائشہ رضی قالت ما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی سھیل بن بیضاء الا فی المسجد ترجمہ حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن بیضا پر مسجد کے اندر جنازہ کی نماز پڑھی **عن** عائشہ رضی قالت ما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی سھیل بن بیضاء الا فی جوف المسجد ترجمہ حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن بیضا پر نماز نہیں پڑھی مگر خاص مسجد کے اندر **ف** مسجد کے اندر جنازہ کی نماز پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں اور اکثر علما جیسے شافعی اور احمد اور اسحاق کا بھی قول ہے

الصلوٰۃ علی الجنازۃ بالیل رات کو جنازہ کی نماز پڑھنا

عن ابی امامۃ بن سھل بن حنیف انہ قال اشتکت امرأۃ بالعوالی مشکوۃ فھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودھا وقال ان ماتت فاذنونی فلما ماتت فاذنوہ فجاء فصلی علیھا فوقفت فجاؤا بھا الی المدینۃ بعد العتمۃ فوجدوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد نام فکرھوا ان یوقظوہ فصلوا علیھا ودفنوھا بقیع الغرقد فلما اصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاؤا فاسلموہ عنھا فقالوا قد دفنت یا رسول اللہ وقد رقدت فوجدناک نائما فکرھنا ان نوقظک قال فانطلق یمشی ومشوا معہ حتی اذا وقف علی قبرھا فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصفوا وراءہ فصلی علیھا وکبر اربعا ترجمہ ابوامامہ سہل بن حنیف سے روایت ہے ایک عورت بیمار ہوئی عوالی میں (عوالی اون قریوں کا نام جو مدینے کے اطراف میں ہیں) جو مسکین تھی تو رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ سے اوسکا حال پوچھا کرتے آپنے فرمایا اگر وہ مرجاوی تو اوسکو دفن مت کرنا جبتک مین اوس پر نماز نہ پڑہون وہ مرگئی تو لوگ اوسکو مدینے مین عشا کے بعد لیکر آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ سو گئے تہے صحابہ نے آپ کا جگانا مناسب نہ جانا اور اوس پر نماز پڑہ کے بقیع مین دفن کردیا جب صبح ہوئی اور لوگ آپا پاس آئے آپ نے اوسکا حال پوچھا صحابہ نے کہا وہ دفن ہوگئی یا رسول اللہ اور ہم آپ پاس آئے تھے لیکن آپ سو رہے تہے تو ہم نے برا جانا آپکا جگانا یہ سنکر آپ چلے اور صحابہ بھی آپکے ساتہہ چلے یہانتک کہ اونہون نے اوسکی قبر آپ کو دکہلائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوئے اور صحابہ نے آپ کے پیچہے صف کی آپنے اوسپر نماز پڑہی اور چار تکبیرین کہین **الصُّفُوْفُ عَلَى الْجَنَازَةِ** جنازے پر صفین باندہنا **عَنْ** جابرؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَخَاكُمُ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلَيْهِ فَقَامَ فَصَفَفْنَا كَمَا يُصَفُّ عَلَى الْجَنَازَةِ وَصَلّٰى عَلَيْهِ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا بہائی نجاشی (حبشہ کے بادشاہ نے جو مسلمان ہوگیا تہا) نے انتقال کیا تو کہڑے ہو اور نماز پڑہو اوسپر پہر آپ کہڑے ہوئے اور ہماری صفین بندہوئین جیسے جنازہ پر صفین ہوتی ہین اور نماز پڑہی اوس پر **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعٰى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ الْيَوْمَ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ ثُمَّ خَرَجَ بِهِمْ اِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے مرنیکی خبر اوسی روز دی جس روز وہ مرا (حالانکہ وہ ایک دور دراز ملک مین تہا) مجرد سنی) پہر نکلے آپ صحابہ کو لیکر مصلی کیطرف اور صف بندہوئی انکی اور نماز پڑہی اوسپر اور چار تکبیرین کہین **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَعٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجَاشِيَّ لِاَصْحَابِهِ لِلْمَدِيْنَةِ فَصَفُّوْا خَلْفَهُ فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ اَرْبَعًا ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو مدینے مین نجاشی کی مرنیکی خبر دی صحابہ نے آپکے پیچہے صف باندہی آپنے اوسپر نماز پڑہی چار تکبیرین کہین **عَنْ** جابرؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَخَاكُمْ قَدْ مَاتَ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلَيْهِ فَصَفَفْنَا عَلَيْهِ صَفَّيْنِ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا بہائی نجاشی مرگیا کہڑے ہو اور اوسپر نماز پڑہو ہم نے دو صفین باندہین اوسپر **عَنْ** جابرؓ قَالَ كُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِيْ يَوْمَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّجَاشِيِّ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے مین دوسری صف مین تہا جسروز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نجاشی پر نماز پڑہی **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخَاكُمُ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلَيْهِ قَالَ فَقُمْنَا فَصَفَفْنَا عَلَيْهِ كَمَا يُصَفُّ عَلَى الْمَيِّتِ وَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ كَمَا نُصَلِّيْ عَلَى الْمَيِّتِ ترجمہ عمران بن حصینؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا بہائی نجاشی مرگیا کہڑے ہو اور اوس پر نماز پڑہو ہم کہڑے ہوئے اور اوسپر صفین باندہین جیسے میت پر باندہتے ہین اور نماز پڑہی اوسپر جیسے میت پر پڑہتے ہین **الصَّلٰوةُ عَلَى الْجَنَازَةِ قَرِيْبًا** جنازے پر نماز کہڑے ہوکر پڑہنا **عَنْ** سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُمِّ كَعْبٍ مَاتَتْ

فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ فِي وَسَطِهَا ترجمہ سمرہؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام کعب پر نماز پڑھی جو زچگی میں مر گئی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اوسپر نماز پڑھنی کو لیکن اوس کی کمر کے سامنے **اجتماع** جنازۃ صبی وامرأۃ ترکے اور عورت کے جنازہ کو ساتھ رکھکر نماز پڑھنا **عن** عطاء بن ابی رباح عن عمار قال حضرت جنازۃ صبی وامرأۃ فقدم الصبی مما یلی القوم ووضعت المرأۃ وراءہ فصلی علیہما وفی القوم ابو سعید الخدری وابن عباس وابو قتادۃ وابو ہریرۃ فسألنہم عن ذلک فقالوا السنۃ ترجمہ عطا بن ابی رباح سے روایت ہے عمار کے سامنے ایک جنازہ لڑکے کا اور ایک عورت کا تو انہوں نے لڑکے کو لوگوں کے قریب کہا اور عورت کو اوسکے پیچھے اور دونوں پر نماز پڑھی اوسوقت لوگوں میں ابو سعید خدری اور ابن عباس اور ابو قتادہ اور ابو ہریرہ موجود تھے میں نے اون سے پوچھا انہوں نے کہا یہی سنت ہے **اجتماع** جنائز الرجال والنساء عورتوں اور مردوں کے جنازہ کا ایک جگہ کہنا **عن** نافع ان ابن عمر صلی علی تسع جنائز جمیعا فجعل الرجال یلونوا الامام والنساء یلین القبلۃ فصففن صفا واحدا ووضعت جنازۃ ام کلثوم بنت علی امرأۃ عمر بن الخطاب وابن لہا یقال لہ زید ووضعا جمیعا والامام یومئذ سعید بن العاص وفی الناس ابن عمر وابو ہریرۃ وابو سعید وابو قتادہ فوضع الغلام مما یلی الامام فقال رجل فانکرت ذلک فنظرت الی ابن عباس وابی ہریرۃ وابی سعید وابی قتادۃ فقلت ما ہذا فقالوا ہی السنۃ ترجمہ نافع کہتے ہیں عبد اللہ بن عمر نے نو جنازوں پر ایکساتھ نماز پڑھی تو مردوں کو امام کے نزدیک کیا اور عورتوں کو قبلہ کی نزدیک کیا اور اون سب کے ایک صف کی اور ام کلثوم حضرت علی کی صاحبزادی حضرت عمر کی بی بی کا جنازہ اور اون کے ایک بیٹے کا جنکو زید کہتے ہیں ایکساتھ کہا گیا اور اون دنوں میں حاکم سعید بن عاص تھے اور لوگوں میں عبد اللہ بن عمر اور ابو ہریرہ اور ابو سعید اور ابو قتادہ تھے اور لڑکا امام کے پاس رکھا گیا ایک شخص نے کہا میں اسکو برا سمجھا تو میں نے ابن عباس اور ابو ہریرہ اور ابو سعید اور ابو قتادہ کیطرف پھرا اور کہا یہ کیا ہے انہوں نے کہا ایسا ہی سنت ہے **عن** سمرۃ بن جندب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی امرأۃ من بنی فلان ماتت فی نفاسہا فقام فی وسطہا ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ام فلان (یعنی ام کعب) جو نفاس (اوس خون کا نام ہے جو جنی کے بعد نکلتا ہے) کی حالت میں گئی تھی آپ اوسکے بیچ میں کھڑے ہوئے (یعنی سینہ برابر کے سامنے) **عدد التکبیر** علی الجنازۃ جنازہ پر کتنی تکبیریں کہے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعی للناس النجاشی وخرج بہم فصففت بہم وکبر اربع تکبیرات ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے مرنیکی خبر دی نجاشی لوگوں کو اور اون کی ساتھ نکلے (مصلی کیطرف) پھر صف باندھی اور چار تکبیریں کہیں **عن** ابی امامۃ بن سہل قال مرضت امرأۃ من اہل العوالی وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لحسن شکوی حمادۃ

لِلْمَرِيضِ فَقَالَ إِذَا مَاتَتْ فَآذِنُونِي فَمَاتَتْ لَيْلًا فَدَفَنُوهَا وَلَمْ يُعْلِمُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحَ سَأَلَ عَنْهَا فَقَالُوا كَرِهْنَا أَنْ نُؤْذِيَكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَأَتَى قَبْرَهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ أَرْبَعًا ترجمہ ابوامامہ بن سہل سے روایت ہی ایکعورت بیمار ہوئی عوالی کے رہنے والونمیں سے (عوالی اون گانون کو کہتے ہین جو مدینہ کے اطراف بلندی پر واقع ہین) اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ بیمار پرسی کرتے تھے بیمار کی آپنے فرمایا جب یہ جاوی تو مجھ خبر کرنا وہ رات کو مرگئے لوگون نے اوسکو دفن کردیا اور رسول اللہ صلعم کو خبر نہ کی جب صبح ہوئی آپنے اوسکا حال پوچھا لوگون نے کہا یا رسول اللہ ہم کو برا معلوم ہوا آپکو جگانا رات مین تو آپ اوسکی قبر پر آئے اور نماز پڑہی اور سپیرو چار تکبیرین کہین **عَنْ** ابْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا خَمْسًا وَقَالَ كَبَّرَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابن ابی لیلی سے روایت ہی زید بن ارقم رضہ نے ایک جنازہ پر نماز پڑہی تو پانچ تکبیرین کہین اور کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی پانچ تکبیرین کہین **الدُّعَاءُ** دعا جنازہ کے بیان مین **عَنْ** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَاعْفُ عَنْهُ وَعَافِهِ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِمَاءٍ وَثَلْجٍ وَبَرَدٍ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَقِهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ قَالَ عَوْفٌ فَتَمَنَّيْتُ أَنْ لَوْ كُنْتُ الْمَيِّتَ لِدُعَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِذَلِكَ الْمَيِّتِ ترجمہ عوف بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑہی تو مین نے سنا آپنے یہ دعا کی۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ (اے اللہ بخش دی اوسکو اور رحم کر اوسپر اور معاف کر اوسکو اور سلامت رکہہ اوسکو عذاب سے (اور اچہی کر مہمانی اوسکی اور کشادہ کر جاہ اوسکی اور دہوڈال اوسکو پانی اور برف اور اولی سے (یعنے اپنی رحمت کی ٹہنڈک سے اوسکے گناہون کی گرمی کو بجہادے اور صاف کر اوسکو گناہون سے جیسے سفید کپڑا صاف کیا جاتا ہی میل سے اور بدل دی اوسکو ایک گہر اوس کے گہر سے) جو دنیا سے بہتر اور گہر کے لوگ اوس کے گہر کے لوگون سے بہتر اور بی بی اوسکی بی بی سے بہتر اور بچا اوسکو قبر کے عذاب سے اور دوزخ کے عذاب سے۔ عوف نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا سنکر مین نے آرزو کی کاش مین اس میت کی جگہہ ہوتا تو اس دعا سے مشرف ہوتا) **عَنْ** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى مَيِّتٍ فَسَمِعْتُ فِي دُعَائِهِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَجِرْهُ مِنَ النَّارِ أَوْ قَالَ أَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ عوف بن مالک سے روایت ہی میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نماز پڑہتے تھے میت پر تو دعا کی آپ نے اللھم اغفرلہ وارحمہ (اے اللہ بخش دی اوسکو اور رحم کر) **عَنْ** عُبَيْدِ اللهِ بْنِ رَبِيعَةَ السُّلَمِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ السُّلَمِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقُتِلَ اَحَدُهُمَا وَمَاتَ الْاٰخَرُ بَعْدَهُ فَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُلْتُمْ قَالُوْا دَعَوْنَا لَهُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اَللّٰهُمَّ اَلْحِقْهُ بِصَاحِبِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَيْنَ صَلٰوتُهُ بَعْدَ صَلٰوتِهِ وَاَيْنَ عَمَلُهُ بَعْدَ عَمَلِهِ فَلَمَا بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ترجمہ عبداللہ بن ابی سلمی سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ہیں انہوں نے سنا عبید بن خالد سلمی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھائی چارہ کر دیا دو شخصوں میں (یعنی ایک کو دوسرے کا بھائی بنا دیا) تو ایک ان دونوں میں سے قتل کیا گیا اور دوسرا (چند روز) بعد اسکے مر گیا ہم نے اوسپر نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے کیا کہا (یعنی کیا دعا مانگی) ہمنے کہا اوسکے لیے دعا کی یا اللہ اسکو بخشدے یا اللہ اوسپر رحم کر یا اللہ اوسکو اوسکے ساتھی سے ملا دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہاں گئی اوسکی نماز اوسکے بعد اور کہاں گیا اوسکا عمل اوسکے بعد البتہ دونوں میں اتنا فرق ہے جیسے آسمان اور زمین میں (یعنی ایک سے دوسرا کا درجہ بلند ہے پھر دونوں ایک جگہ کیسے ہو سکتے ہیں)

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا ذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا ترجمہ ابوابراہیم انصاری سے روایت ہے اوہنوں نے اپنے باپ سے اہنوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ جنازہ کی نماز میں فرماتے تھے یا اللہ بخشدے ہمارے زندہ کو اور مردہ کو اور حاضر اور غایب اور مرد اور عورت اور چھوٹی اور بڑی کو

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَاَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ وَجَهَرَ حَتّٰى اَسْمَعَنَا فَلَمَّا فَرَغَ اَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ سُنَّةٌ وَحَقٌّ ترجمہ طلحہ بن عبداللہ بن عوف سے روایت ہے میں نے نماز پڑھی ابن عباس کے پیچھے ایک جنازہ پر اہنوں نے سورہ فاتحہ اور ایک سورت پڑھی پکار کر یہانتک کہ ہم کو سنائی جب فارغ ہوئے تو میں نے اوسکا ہاتھ پکڑا اور پوچھا (یہ کیا ہے) اہنوں نے کہا سنت ہے اور حق ہے ف یعنی سورہ فاتحہ نماز جنازہ میں پڑھنا چاہیے

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَسَمِعْتُهُ يَقْرَاُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَسَاَلْتُهُ فَقُلْتُ اَقَرَاْ فَقَالَ نَعَمْ اِنَّهُ حَقٌّ وَسُنَّةٌ ترجمہ طلحہ بن عبداللہ سے روایت ہے میں نے ابن عباس کے پیچھے ایک جنازہ پر نماز پڑھی تو اوسکو سورہ فاتحہ پڑھتے سنا جب وہ فارغ ہوئے میں نے اوسکا ہاتھ پکڑا اور اوس سے پوچھا کہ تم سورت پڑھتے ہو اہنوں نے کہا ہاں یہ لازم ہے اور سنت ہے

عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ السُّنَّةُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ اَنْ يُقْرَاَ فِي التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ مُخَافَتَةً ثُمَّ يُكَبِّرُ ثَلٰثًا وَالتَّسْلِيْمُ عِنْدَ الْاٰخِرَةِ ترجمہ ابوامامہ نے کہا سنت ہے کہ نماز جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ آہستہ پڑھی جاوے پھر تین تکبیریں کہے اور اخیر میں سلام پھیرے ف پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ اور ایک سورت آہستہ سے یا پکار کر پڑھنا سنت ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک فاتحہ اور سورت نہ پڑھے بلکہ پہلی تکبیر کے بعد ثنا پڑھے اور دوسری تکبیر کے بعد درود شریف اور تیسری کے بعد دعا ماثورہ اور چوتھی کے بعد سلام

فصل من صلی علیہ امامہ جس شخص پر

سوا دی نماز پڑہیں عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من میت یصلی علیہ امۃ من المسلمین یبلغون
ان یکونوا مائۃ یشفعون الا شفعوا فیہ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس
مردے پر ایک گروہ مسلمانوں کا نماز پڑہی جو سو تک پہونچیں اور سکی سفارش کریں (اللہ کے پاس) تو اللہ انکی سفارش قبول کریگا
عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یموت احد من المسلمین فیصلی علیہ امۃ من الناس
فیبلغون ان یکونوا مائۃ فیشفعون الا شفعوا فیہ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو کوئی مسلمان مرے پھر اوسکے جنازہ پر ایک جماعت مسلمانوں کی نماز پڑہے جنکا شمار سو تک ہو اور وہ اوسکی سفارش کریں
اللہ پاس تو اللہ انکی سفارش قبول کریگا عن الحکم بن فروخ قال صلی بنا ابو المليح على جنازة فظننا انہ قد
کبر فاقبل علینا بوجهه فقال اقيموا صفوفكم ولتحسن شفاعتكم قال ابو المليح حدثني عبد الله
وهو ابن سليط عن احدى امهات المؤمنين وهي ميمونة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت اخبرني
النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من ميت يصلي عليه امة من الناس الا شفعوا فيه فسألت ابا المليح
عن الامة فقال اربعون ترجمہ حکم بن فروخ سے روایت ہے ابو المليح نے ہمارى ساتھ ایک جنازى پر نماز پڑہائى تو ہم کو گمان
ہوا کہ وہ تکبیر کہہ چکے پھر وہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور کہا قائم کرو اپنی صفوں کو اور اچھی ہوگی شفاعت تمہاری ابو المليح نے
کہا مجھ سے حدیث بیان کی عبد اللہ بن سلیط نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی سے اور وہ میمونہ ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مردے پر ایک اُمت نماز پڑہی تو اون کی سفارش قبول ہوگی۔ حکم بن فروخ نے کہا میں نے
ابو المليح سے پوچھا اُمت کتنے آدمیوں کو کہتے ہیں اونہوں نے کہا چالیس آدمیوں کو **باب** ثواب من صلى على جنازة
جو شخص جنازى پر نماز پڑہی اوسکے ثواب کا بیان عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى
على جنازة فله قيراط ومن انتظرها حتى توضع في اللحد فله قيراطان والقيراط مثل الجبلين العظيمين
ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازى پر نماز پڑہی اوسکو ایک قیراط برابر ثواب ہے اور جو
شخص انتظار کرے اوسکے دفن ہو تک اوسکو دو قیراط برابر ثواب ہے اور دو قیراط برابر دو بڑی پہاڑوں کے ہیں عن ابی هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شهد جنازة حتى يصلى عليها فله قيراط ومن شهد حتى تدفن
فله قيراطان قيل وما القيراطان يا رسول الله قال مثل الجبلين العظيمين ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازى کی ساتھ ہی نماز ہو تک اوسکو ایک قیراط برابر ثواب ہے اور جو شخص حاضر رہا اوسکو دفن تک
اوسکو دو قیراط کا ثواب ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ قیراط کیا ہے آپنے فرمایا دو قیراط دو بڑی پہاڑوں کے برابر ہیں (زندہ دنیا
کی قیراط کیطرح جو کئی تی کا ہوتا ہے) عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من تبع جنازة
رجل مسلم ايمانا واحتسابا وكان معها حتى يصلى عليها وكان معها حتى تدفن فانه يرجع بقيراطين

متن الاجر ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسلمان کے جنازہ کے ساتھ جاوے خدا کی طرف
اوپر نماز پڑھی پھر اوس کو دفن کی تو اوسکو دو قیراط برابر ثواب ہوگا اور جو شخص نماز پڑھ کر لوٹ آوے دفن سے پہلے اوسکو ایک
قیراط برابر ثواب ہوگا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَصَلّٰی عَلَیْهَا
ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَهٗ قِیْرَاطٌ مِنَ الْاَجْرِ وَمَنْ تَبِعَهَا فَصَلّٰی عَلَیْهَا ثُمَّ قَعَدَ حَتّٰی یُفْرَغَ مِنْ دَفْنِهَا فَلَهٗ قِیْرَاطَانِ مِنَ الْاَجْرِ
کُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازہ کے ساتھ
جاوے پھر اوسپر نماز پڑھے اور لوٹ آوے تو اوسکو ایک قیراط برابر ثواب ہے اور جو شخص جنازہ کے ساتھ جاوے پھر اوسپر نماز پڑھ کر پھر
میت کے ساتھ رہے یہانتک کہ دفن سے فارغ ہو تو اوسکو دو قیراط برابر ثواب ہے اور ہر ایک قیراط احد پہاڑ سے زیادہ ہے **اَلْجُلُوْسُ**
قَبْلَ اَنْ تُوْضَعَ الْجَنَازَةُ جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھنا کیسا ہے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا وَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا یَقْعُدْ حَتّٰی تُوْضَعَ ترجمہ ابوسعیدؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب تم جنازہ کو دیکھو تو اٹھ کھڑے ہو جو شخص جنازہ کے ساتھ جاوے وہ نہ بیٹھے جبتک جنازہ قبر میں نہ رکھا جاوے
اَلْوُقُوْفُ لِلْجَنَائِزِ جنازہ کو لیے کھڑے ہونا **عَنْ** عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّهٗ ذَکَرَ الْقِیَامَ عَلَی الْجَنَازَةِ حَتّٰی
تُوْضَعَ فَقَالَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَعَدَ ترجمہ حضرت علیؓ نے بیان کیا جنازہ
کو لیے کھڑے ہونیکو جبتک وہ دفن نکیا جاوے پھر انہوں نے کہا پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے تھے پھر اوس کے بیٹھنے
لگے **عَنْ** عَلِیٍّ قَالَ اَتَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقُمْنَا وَرَاَیْنَاهُ قَدْ قَعَدَ قَعَدْنَا ترجمہ حضرت علیؓ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمنے کھڑے دیکھا تو ہم کھڑے ہوے اور بیٹھتے دیکھا تو ہم بیٹھنے لگے **عَنِ** الْبَرَاءِ قَالَ
خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ جَنَازَةٍ فَلَمَّا انْتَهَیْنَا اِلَی الْقَبْرِ وَلَمَّا یُلْحَدْ فَجَلَسَ فَجَلَسْنَا حَوْلَهٗ
کَاَنَّ عَلٰی رُءُوْسِنَا الطَّیْرَ ترجمہ براءؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ایک جنازہ میں جب قبر تک
پہنچے تو وہ تیار نہیں ہوئی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے اور ہم بھی آپ کے گرد بیٹھ گیا ہمارے سروں پر پرندے
یعنی نہایت چپ چاپ) **مُوَارَاةُ الشَّهِیْدِ فِیْ دَمِهٖ** شہید کو خون لگا ہوا دفن کرنا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِعَمِّیْ اَحَدِ زَمِّلُوْهُمْ بِدِمَائِهِمْ فَاِنَّهٗ لَیْسَ کَلْمٌ یُکْلَمُ فِی اللّٰهِ اِلَّا
یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَدْمَی لَوْنُهٗ لَوْنُ الدَّمِ وَرِیْحُهٗ رِیْحُ الْمِسْکِ ترجمہ عبداللہ بن ثعلبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیٹ دونوں کو اونکے خونوں میں یعنے دونوں کپڑوں میں نہ غسل دو نہ کفن کی دو اس لیے کہ کوئی زخم ایسا
نہیں ہے جو اللہ کی راہ میں لگا ہے مگر وہ قیامت کے روز آویگا بہتا ہوا رنگ اوسکا خون کا ہوگا اور خوشبو مشک کی ہوگی **اَیْنَ یُدْفَنُ**
الشَّهِیْدُ شہید کہاں پر دفن کیا جاوے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُعَیْنَةَ قَالَ اُصِیْبَ خَلَّادُ بْنُ السَّائِبِ یَوْمَ الطَّائِفِ فَحُمِلَ
اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ اَنْ یُدْفَنَ فَدُفِنَ حَیْثُ اُصِیْبَ وَکَانَ ابْنُ مُعَیْنَةَ وُلِدَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

صلی اللہ علیہ وسلم فامر ان یدفنا حیث صیبا وکان ابن معیبۃ ولد علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ عبید اللہ بن سعید سے روایت ہے دو مسلمان مارے گئے طایف کی لڑائی میں لوگ انکو اوٹھا لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپنے حکم کیا انکو دفن کرنیکا جہاں وہ مارے گئے تھے۔ عبید اللہ بن معیبہ راوی اس حدیث کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مانے میں پیدا ہوا تھا عن جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر یقتلی احد ان یردوا

الی مصارعھم وکانوا قد نقلوا الی المدینۃ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا احد کے شہیدوں کو اون لوگوں کی جگہوں پر لیجانے کا اور لوگ میت کو اپنے باپ کو مدینہ میں اوٹھا لائے عن جابر ان النبی صلی

اللہ علیہ وسلم قال ادفنوا القتلی فی مصارعھم ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دفن کرو اون لوگوں کو جو لڑائی میں مارے جاویں اونکے گرنے کی جگہوں میں باب موارۃ المشرک مشرک کو دفن کرنا عن

علی قال قلت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ان عمک الشیخ الضال قد مات فمن یواریہ قال اذھب فواری

اباک ولا تحدثن حدثا حتی تاتینی فواریتہ ثم جئت فامرنی فاغتسلت ودعا لی ودعوات لا اخفظہ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپکا بوڑھا چچا گمراہ (یعنی ابو طالب) مر گیا اب کون اس کو گاڑیگا آپنے فرمایا جا اور اپنی باپ کو گاڑ کر آ اور کوئی نئی بات نہ کرنا جبتک میرے پاس لوٹ کر نہ آنا میں گیا اور اونکو زمین میں چھپا آیا پھر لوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپنے حکم دیا مجھکو غسل کرنیکا میں نے غسل کیا آپ نے میرے لیے دعا فرمائی اور ایک دعا ایسی کی جو مجھکو یاد نہیں ہی (یعنی ناجیہ بن کعب کا قول ہے جو حضرت علی سے راوی ہے) باب اللحد والشق بغلی اور صندوقی قبر کا بیان عن سعد قال الحدوا لی لحدا وانصبوا علی نصبا کما فعل

برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ سعد بن وقاص سے روایت ہے اونہوں نے کہا میرے لیے بغلی قبر کھودو اور اینٹوں میں کھڑی کر دیجیو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کی تھی عن عامر بن سعد ان سعدا لما حضرتہ الوفاۃ قال الحدوا

لی لحدا وانصبوا علی نصبا کما فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عامر بن سعد سے روایت ہے سعد بن وقاص جب وفات ہونے لگی تو اونہوں نے کہا میرے لیے بغلی قبر کھدوا اور اوپر اینٹیں کھڑی کر دیجیو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کیا تھا عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللحد لنا والشق لغیرنا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بغلی قبر ہمارے لیے ہے اور صندوقی اوروں کے لیے ہے۔ اس حدیث سے بغلی قبر کی فضیلت ثابت ہوئی لیکن صندوقی بھی بنانا درست ہے باب ما یستحب من اعماق القبر قبر کو گہرا کھودنا

بہتر ہے عن ھشام بن عامر قال شکوا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد فقلنا یا رسول اللہ احفر لکل انسان منا لاخیہ شدیدہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احفروا واعمقوا واحسنوا وادفنوا

الاثنین والثلاثۃ فی قبر واحد قالوا فمن نقدم یا رسول اللہ قال قدموا اکثرھم قرانا قال فکان ابی

ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ ترجمہ ہشام بن عامرؓ سے روایت ہے کہ احد کے روز ہم نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ہر ایک آدمی کو کیسی قبر کھودنا ہمپر دشوار ہے آپنے فرمایا کھودو اور گہرا کھودو اور جیسی طرح کھودو اور دو دو تین تین شخصوں کو ایک قبر میں رکھدو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کسکو ہم آگے کریں (یعنی قبلے کے قریب رکھیں) آپنے فرمایا جو قرآن زیادہ یاد رکھتا ہو ہشام نے کہا میرا باپ اوسدن تین شخصوں میں تیسرا تھا جو ایک قبر میں کہو گئے تھے **ف** قبر گہری کھودنیمیں جو ثبوت ہے اوسمیں ایک یہ ہے کہ مردے کی عفونت باہر نہیں نکلیگی اور نہ ندی ہوا کی فساد سے محفوظ رہیں گے **باب** مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ كَوْنِ اللَّحْدِ فِي الْقَبْرِ قبر کو کشادہ رکھنا **عن** هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ أُصِيبَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَصَابَ النَّاسَ جِرَاحَاتٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْفِرُوا وَأَوْسِعُوا وَادْفِنُوا الِاثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي الْقَبْرِ وَقَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا ترجمہ ہشام بن عامرؓ سے روایت ہے جسدن احد کی لڑائی ہوئی تو کئی ایک مسلمان ہو گئے اور کئی ایک زخمی ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھودو کشادہ قبر کو اور دو دو تین تین آدمیونکو ایک قبر میں گاڑدو اور جو قرآن زیادہ جانتا ہو اوسکے آگے کرو **وضع** الثَّوْبِ فِي اللَّحْدِ قبر میں ایک کپڑا بچھانا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ تَحْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دُفِنَ قَطِيفَةٌ حَمْرَاءُ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے جب آپ قبر میں کہو گئے ایک سرخ چادر (یعنی کملی) بچھائی گئی مگر یہ سنت نہیں ہے نہ صحابہ کے اتفاق سے ہوا بلکہ شقران آپ کے غلام نے اوس چادر کو بچھایا اوس کو برا معلوم ہوا کہ جس چادر پر آپ کو اڑہتے بچھاتے تھے اوسکو کوئی اور اڑہے یا بچھاوے **الساعات** الَّتِي نُهِيَ عَنْ دَفْنِ الْمَوْتَى فِيهِنَّ جن ساعتوں میں مردوں کا دفن کرنا منع ہے **عن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ وَحِينَ نَقُومُ قَائِمَ الظَّهِيرَةِ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ وَحِينَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ ترجمہ عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہے انہوں نے کہا تین ساعتیں ایسی ہیں جنمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے ہمکو نماز پڑہنے سے یا مردے کو گاڑنے سے ایک تو جسوقت آفتاب نکلتا ہو یہانتک کہ بلند ہو جاوے اور ایک ٹھیک دوپہر کو یہانتک کہ آفتاب ڈہلجاوے اور ایک جسوقت آفتاب ڈوبنے لگے **عن** جَابِرٍ يَقُولُ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ مَاتَ فَقُبِرَ لَيْلًا وَكُفِّنَ فِي كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ فَزَجَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْبَرَ إِنْسَانٌ لَيْلًا إِلَّا أَنْ يُضْطَرَّ إِلَى ذٰلِكَ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا تو ایک شخص کا ذکر کیا اپنے اصحاب میں سے جو مر گیا تہا اور اوسکو رات ہی رات ایک ناقص کفن میں گاڑ دیا تہا آپنے منع فرمایا رات کو گاڑنیسے مگر جب ایسی ہے لاچاری ہو **دفن الجماعة** فِي الْقَبْرِ الْوَاحِدِ کئی آدمیونکو ایک قبر میں گاڑنا **عن** هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ أَصَابَ النَّاسَ جَهْدٌ شَدِيدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْفِرُوا وَأَوْسِعُوا وَادْفِنُوا الِاثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي قَبْرٍ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَنْ نُقَدِّمُ قَالَ قَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا ترجمہ ہشام بن عامرؓ سے روایت ہے جب

کا روز ہوا تو لوگوں کو بڑی تکلیف پہونچی رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ ہو دو کشادہ کرو اور دو دو تین تین کو ایک قبر میں دفن کرو ایک قبر میں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کسکو آگے کریں آپنے فرمایا جو قرآن زیادہ جانتا ہو عن هشام بن عامر قال اشتد الجرح يوم احد فاتى

ذلك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال احفروا واوسعوا واحسنوا وادفنوا في القبر الاثنين والثلاثة

وقدموا اكثرهم قرانا ترجمہ ہشام بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا لوگ سخت زخمی ہوئے تھے احد کے

دن رسول اللہ صلعم اللہ علیہ وسلم سے اسکی شکایت بیان کی آپنے فرمایا کہو دو کشادہ کھودو اور اچھی طرح صاف کرو اور ایک ایک قبر میں

دو دو تین تین آدمیوں کو گاڑو اور جو قرآن زیادہ جانتا ہو اسکو آگے کرو عن هشام بن عامر ان رسول الله صلى الله عليه

وسلم قال احفروا واحسنوا وادفنوا الاثنين والثلاثة وقدموا اكثرهم قرانا ترجمہ ہشام بن عامر سے روایت ہے رسول

اللہ صلعم اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو دو اور اچھی طرح صاف کرو اور دو تین آدمیوں کو ملا کر دفن کرو اور جو قرآن زیادہ جانتا ہو اسکو آگے کرو

عن يقدموا كون آگے کیجاوے قتیبہ بن عامر عن هشام بن عامر قال قتل ابي يوم احد فقال النبي صلى الله عليه

وسلم احفروا واحسنوا وادفنوا الاثنين في القبر وقدموا اكثرهم قرانا وكان ابي ثالث ثلاثة وكان

اكثرهم قرانا فقدم ترجمہ ہشام بن عامر سے روایت ہے میرے باپ شہید کیگئے احد کے روز تو رسول اللہ صلعم اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو دو اور

اچھی طرح صاف کرو اور دفن کرو دو اور تین کو ایک ہی قبر میں اور آگے کرو اسکو جو قرآن زیادہ جانتا ہو اور میرے باپ تین آدمیوں کے ساتھ تیسرے تھے

جو ایک قبر میں کہے گئے تھے سو انہوں نے قرآن یاد جانتا تھا تو اسکو آگے کیا اخراج الميت من القبر بعد ان توضع فيه

مردے کو قبر سے نکالنا دفن کرنیکے بعد عن جابر يقول اتى النبي صلى الله عليه وسلم عبد الله بن ابي بعدما ادخل

في حفرته فامر به فاخرج فوضعه على ركبتيه ونفث عليه من ريقه والبسه قميصه والله اعلم ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن ابی پاس آئے جب قبر میں دفن ہو گیا تھا آپنے حکم کیا وہ نکالا گیا پھر بٹھایا اسکو گھٹنوں پر اور تھوک بنایا اوپر اسکے اور پہنایا اسکو کرتہ اپنا اور معلوم ہوتا ہے کہ اس سے قصد کیا تھا سلیم کہ عبد اللہ بن ابی سے دل سے مسلمان نہ تھا بلکہ کپٹا فی مشہور تھا عن جابر يقول ان النبي صلى الله عليه وسلم امر بعبد الله بن ابي فاخرجه من قبره

فوضع راسه على ركبتيه فتفل فيه من ريقه والبسه قميصه والله اعلم ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم اللہ علیہ

وسلم نے حکم کیا عبد اللہ بن ابی کو پس اسکو قبر سے نکالا پھر سر اوسکا رکھا گھٹنوں پر اسکے اور تھوک بنایا اوپر اسکے اور کرتہ اپنا اوسکو پہنایا عن

جابر يقول ان النبي صلى الله عليه وسلم امر بعبد الله بن ابي فاخرجه من قبره فوضع راسه على ركبتيه

فتفل فيه من ريقه والبسه قميصه والله اعلم ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا عبد اللہ بن

ابی کو پس وہ قبر سے نکالا گیا پھر سر اوسکا رکھا گھٹنوں پر اسکے اور تھوک بنایا اوپر اسکے اور کرتہ اپنا اوسکو پہنایا اور اسکو خوب جانتا ہے اخراج

الميت من القبر بعد ان يدفن فيه مردے کو قبر سے نکالنا دفن کے بعد عن جابر قال دفن مع ابي رجل في القبر فلم تطب

نفسي حتى اخرجته وفمته على حدة ترجمہ جابر سے روایت ہے میرے باپ کے ساتھ ایک شخص قبر میں دفن کیا گیا میرا دل خوش نہ ہوا

قبرہ

مین نے اوسکو نکالکر الگ دفن کیا **الصلوٰۃ** علی القبر قبر پر نماز پڑہنا **عن** ثمامۃ بن ثابت اُنہم خرجوا
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فرای قبرا جدیدا فقال ما ھذا فقالوا ھذہ فلانۃ موٰلاۃ
بنی فلان فعرفھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماتت ظھرا وانت صائمۃ قائلۃ فلم تحب ان تفوتیھا
بھا فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصف الناس خلفہ وکبر علیھا اربعا ثم قال لا یموتن فیکن
میت ما دمت بین اظھرکن الا یعنی اذنتمونی بہ فان صلوتی لہ رحمۃ ترجمہ ثمامہ بن ثابت سے روایت ہے وہ
رسول اللہ صلعم کے ساتھ نکلے ایک روز آپنے ایک قبر تازی دیکہی پوچہا یہ کیا ہے (یعنے کسکی قبر ہے) لوگون نے عرض کیا یہ فلانی عورت ہے فلان
لوگون کی لونڈی آپنے اوسکو پہچان لیا۔ یہ دوپہر کو مرگئی آپ روزہ سے تہی اور سو رہی تھی ہم کو اچھا معلوم ہوا تو رسول اللہ
صلعم نے صف باندہی آپنے تکبیر کہی چار بار پہر فرمایا جو کوئی تم مین سے مرے میری زندگی مین تو
مجہے خبر کرنا اسلیے کہ میری نماز اوسکے لیے رحمت ہے **عن** الشعبی اخبرنی من مر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی
قبر منتبذ فامھم وصف خلفہ قلت من ھو یا ابا عمرو قال ابن عباس ترجمہ شعبی سے روایت ہے مجہسے بیان کیا اوس
شخص نے جو رسول اللہ صلعم کے ساتھ گیا تہا ایک قبر پر جو سب قبرون سے علحدہ تہی آپنے امامت کی اور لوگون نے آپکے پیچہے صف باندہی
سلیمان نے کہا مین نے شعبی سے پوچہا وہ شخص کون تہی انہون نے کہا ابن عباس رض **عن** جابر اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی
علی قبر امرأۃ بعد ما دفنت ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے ایک عورت کی قبر پر نماز پڑہی دفن ہونے کے بعد
الرکوب بعد الفراغ من الجنازۃ جنازہ سے فارغ ہوکر سوار ہونا **عن** جابر بن سمرۃ قال خرج رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم علی جنازۃ ابی الدحداح فلما رجع اتی بفرس معروق فرکب ومشینا معہ ترجمہ جابر بن سمرہ رض سے
روایت ہے رسول اللہ صلعم ابو الدحداح کے جنازے کے ساتھ نکلے جب لوٹنے لگی تو ایک گہوڑا آپنکے پیش کیا (یعنے اوسپر آپنکو سوار ہونے کے لیے) آپ
اوس پر سوار ہوئے ہم آپکے ساتھ پیدل چلے **الزیادۃ** علی القبر قبر کو زیادہ کرنا **عن** جابر قال نہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ان یجصص القبر او یزاد علیہ او یجصص زاد سلیمان بن موسی او یکتب علیہ ترجمہ جابر رض سے روایت
ہے منع کیا رسول اللہ صلعم نے قبر عمارت بنانے سے (جیسے گنبد وغیرہ) یا قبر کو زیادہ کرنے سے (یعنے اونچا بنانے سے) یا اوسپر گچ کرنے
سے یا اوسپر لکہنے سے **صرف** کیونکہ ان سب چیزون مین مال حلال ضایع کرنا ہے اسلیے کہ مردے کو اسکی احتیاج نہین ہے اور زندہ محتاج ہین
مال کے پہر جسقدر مال موجود ہو زندون کی اصلاح اور تعلیم اور تربیت مین اوسکا صرف کرنا بہتر ہے **البناء** علی القبر قبر پر عمارت
بنانا کیسا ہے **عن** جابر یقول نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن تقصیص القبور او یبنی علیھا او یجلس
علیھا احد ترجمہ جابر رض سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلعم نے قبر کو گچ کرنے سے یا اوس پر عمارت بنانے سے یا اوسپر بیٹہنے
سے **تجصیص** القبور قبرون پر گچ کرنا **عن** جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن تقصیص
القبور ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے منع کیا قبر پر گچ کرنے سے **تسویۃ** القبر اذا رفعت قبر اگر زمین

ہو تو اوسکو گرا کر برابر کرنا **عن** ثمامۃ بن شفی قال کنا مع فضالۃ بن عبید بارض الروم فتوفی صاحب لنا فامر فضالۃ بقبرہ فسوی ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامر بتسویتھا ترجمہ ثمامہ بن شفی سے روایت ہے ہم فضالہ بن عبید کے ساتھ تھے روم کی ملک میں ہمارا ایک ساتھی مر گیا فضالہ نے حکم دیا اوسکی قبر برابر کی گئی یعنی زمین سے بہت اونچی نہیں کی پھر کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ حکم دیتے تھے قبروں کے برابر کرنیکا **ف** بعض زمین سے بہت بلند ذکر ہیں بلکہ ایک بالشت اونچا رکھنا کافی ہے اب اوسکو مسطح کرنا بہتر ہے امام شافعی کے نزدیک اور کوہان بہتر ہے اور علما کے نزدیک **عن** ابی الھیاج قال قال لی علی الا ابعثک علی ما بعثنی الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا تدع قبرا مشرفا الا سویتہ ولا صورۃ الا طمستھا ترجمہ ابو الہیاج سے روایت ہے حضرت علی نے اوسے کہا میں تمکو بھیجتا ہوں اوس کام پر جسپر مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا کوئی قبر بلند دیکھو تو برابر کر دو اور کوئی مورت کسی گھر میں نہ دیکھو مگر اوس کو میٹ دو **زیارۃ القبور** قبروں کی زیارت کا بیان **عن** بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھیتکم عن زیارۃ القبور فزوروھا ونھیتکم عن لحوم الاضاحی فوق ثلثۃ ایام فامسکوا ما بدا لکم ونھیتکم عن الانبذۃ الا فی سقاء فاشربوا فی الاسقیۃ کلھا ولا تشربوا مسکرا ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا قبروں کی زیارت سے اب زیارت کرو قبروں کی اور میں نے تم کو منع کیا تھا قربانی کے گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے اب جہانتک جی چاہے رکھو اور میں نے تم کو منع کیا تھا کہ بھیگو نے سے کسی برتن میں سوا مشک کے اب جس برتن میں چاہو بھگو دو اور پیو لیکن نشہ لانیوالی چیز نہ ہو **عن** بریدۃ کان فی مجلس فقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی کنت نھیتکم ان تاکلوا لحوم الاضاحی فوق ثلثا فکلوا واطعموا وادخروا ما بدا لکم وذکرت لکم ان تنتبذوا فی الظروف الا وکاء والزقاق والتقیر فاجتنبوا فیما رأیتم واجتنبوا کل مسکر ونھیتکم عن زیارۃ القبور فمن اراد ان یزور فلیزر ولا تقولوا ھجرا ترجمہ بریدہ سے روایت ہے وہ ایک مجلس میں تھے جسمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے آپنے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا قربانی کے گوشت کہانیسے تین دن کے بعد اب کھاؤ اور کھلاؤ اور جو چاہو رکھو جتنا تم کو مناسب معلوم ہو اور میں نے تم کو منع کیا تھا نبیذ بنانے سے نبیذ کہتے ہیں کھجور یا انگور کے پانی کو) چند برتنوں میں تو نبیذ بناؤ اور مرتبان اور کھجور کے تونبے میں اور سبز روغنی برتن میں کیونکہ ان برتنوں میں پہلے شراب بنایا جاتا تھا) اب جس برتن میں چاہو نبیذ بناؤ لیکن کوئی چیز ایسی ہو جو نشہ لاوے اور منع کیا تھا میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے اب جاؤ زیارت کرو لیکن زبان سے بری بات نہ کہو **رخصۃ فی زیارۃ قبر المشرک** مشرک کی قبر کی زیارت **عن** ابی ھریرۃ قال زار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبر امہ فبکی وابکی من حولہ وقال استاذنت ربی عز وجل فی ان استغفر لھا فلم یؤذن لی واستاذنتہ فی ان ازور قبرھا فاذن لی فزوروا القبور فانھا تذکر الموت ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ماں کی قبر پر گئے تو روئے اور جو لوگ آپکے ساتھ تھے اون کو رلانے لگی اور فرمایا کہ میں نے

اپنی ماں کے لیے دعا کرنیکی تو اجازت ملی (اسلیے کہ) مشرکوں کو اسکا ثواب نہیں بخشیگا پھر میں نے کہا کہ پھر میں
نے اجازت مانگی دیکھو قبر جانیکی تو اجازت ملی تم بھی زیارت کیا کرو قبروں کی کیونکہ زیارت قبروں کی موت کو یاد دلاتی ہے اگلی بھی

عَنْ ابْنِ اِسْتِغْفَارِ الْمُشْرِكِ كِتَابٌ مشرکوں کیواسطے دعا کرنے کی ممانعت عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ اَبَا طَالِبٍ

الْوَفَاةُ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ اَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُمَيَّةَ فَقَالَ اَيْ عَمِّ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

كَلِمَةً اُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ اَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُمَيَّةَ يَا اَبَا طَالِبٍ اَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ

الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَالَا يُكَلِّمَانِهِ حَتَّى كَانَ اٰخِرُ شَيْءٍ كَلَّمَهُمْ بِهِ عَلٰى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ اُنْهَ عَنْكَ فَنَزَلَتْ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا اَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَنَزَلَتْ اِنَّكَ

لَا تَهْدِي مَنْ اَحْبَبْتَ ترجمہ سعید بن المسیب اپنے باپ سے سنا جب ابو طالب (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چچا) مرنے لگا تو آپ اس

کے پاس تشریف لیگئے وہاں ابوجہل اور عبداللہ بن امیہ بیٹھے تھے آپنے فرمایا اے چچا میرے کہہ لا الہ الا اللہ اس کلمہ کیوجہ سے میں تمہارے لیے حجت

کرونگا اللہ جل جلالہ پاس ابوجہل اور عبداللہ بن امیہ نے کہا اے ابوطالب کیا تم عبدالمطلب کے دین سے نفرت کرتے ہو پھر وہ دونوں

ان سے باتیں کرتے رہے یہانتک کہ ابوطالب کے زبان سے نکلی کہ عبدالمطلب کے دین پر ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا میں تمہارے لیے دعا کرونگا جبتک مجھکو ممانعت نہ ہوگی اوسوقت یہ آیت اتری ما کان للنبی والذین آمنوا الخ تک یعنی نبی

کو اور جو لوگ ایمان لائے ان کو نہیں چاہیے شرکوں کے لیے دعا کرنا اور آیت اتری انک لا تہدی من احببت یعنی تم نہیں ہدایت

کر سکتے جسکو چاہو عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْتَغْفِرُ لِاَبَوَيْهِ وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقُلْتُ اَتَسْتَغْفِرُ لِاَبَوَيْكَ وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقَالَ

اَوَلَمْ يَسْتَغْفِرْ اِبْرَاهِيمُ لِاَبِيهِ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَنَزَلَتْ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ

اِبْرَاهِيمَ لِاَبِيهِ اِلَّا عَنْ مَوْعِدَةٍ وَعَدَهَا اِيَّاهُ ترجمہ حضرت علی فرماتے ہیں میں نے ایک شخص کو سنا وہ دعا کرتا تھا اپنے ماں

باپ کے لیے جو مشرک تھے میں نے کہا کیا تو دعا کرتا ہے ان کے لیے حالانکہ وہ مشرک تھے وہ بولا ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی ہے اپنے باپ کے لیے اور وہ

آذر کے لیے حالانکہ وہ مشرک تھا) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کیا تب یہ آیت اتری کہ ابراہیم علیہ السلام نے جو

دعا اپنے باپ کے لیے کی تھی وہ ایک وعدہ کی وجہ سے تھی جو ابراہیم نے کیا تھا اس لیے کہ کہا تھا لاستغفرن لک میں تیرے لیے دعا کرونگا

جب انکو معلوم ہوا کہ وہ اللہ کا دشمن تھا تو اس سے بیزار ہو گئے اَلْاَمْرُ بِالْاِسْتِغْفَارِ لِلْمَوْتٰى مِنَ الْمُسْلِمِينَ کی لیے دعا کرنیکا حکم

عَنْ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ مَوْلٰى مُحَرِّرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ حُدِّثَتْ قَالَتْ لَا اُحَدِّثُكُمْ عَلِيٌّ وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قُلْنَا بَلٰى قَالَتْ لَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِي الَّتِي هُوَ عِنْدِي يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْقَلَبَ فَوَضَعَ نَعْلَيْهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ

وَبَسَطَ طَرَفَ اِزَارِهِ عَلٰى فِرَاشِهِ فَلَمْ يَلْبَثْ اِلَّا اَرْتَمَّ اَظُنُّ اَنْ قَدْ رَقَدَتْ ثُمَّ اشْتَمَلَ وَيْدًا وَاحِدًا رِدَاءَهُ رُوَيْدًا وَانْتَحَلَ

فَتَحَ الْبَابَ رُوَيْدًا وَخَرَجَ رُوَيْدًا وَجَعَلْتُ دِرْعِي فِي رَاْسِي وَاخْتَمَرْتُ وَتَقَنَّعْتُ اِزَارِي وَانْطَلَقْتُ فِي اَثَرِهِ حَتّٰى جَاءَ

الْبَقِيعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ ثَلٰثَ مِرَارٍ فَاَطَالَ ثُمَّ انْحَرَفَ فَانْحَرَفْتُ فَاَسْرَعَ فَاَسْرَعْتُ ثُمَّ هَرْوَلَ فَهَرْوَلْتُ فَاَحْضَرَ

فَاخْضَرْتُ رَسِيفَتَهُ فَدَخَلْتُ فَلَيْسَ إِلَّا أَنِ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ مَالَكِ يَا عَائِشُ حَيْسًا أَرَابِكِ قَالَتْ قَالَ
تُخْبِرِينِي أَوْ يُخْبِرُنِي اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ قَالَ فَأَنْتِ السَّوَادُ الَّذِي رَأَيْتُ
أَمَامِي قَالَتْ نَعَمْ فَلَهَزَنِي فِي صَدْرِي لَهْزَةً أَوْجَعَنِي ثُمَّ قَالَ أَظَنَنْتِ أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ قُلْتُ مَهْمَا يَكْتُمِ
النَّاسُ فَقَدْ عَلِمَهُ اللَّهُ قَالَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ أَتَانِي حِينَ رَأَيْتِ وَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيَّ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ فَنَادَانِي فَأَخْفَى مِنْكِ
فَأَجَبْتُهُ فَأَخْفَيْتُهُ مِنْكِ لِأَنَّكِ قَدْ قَدَّرْتِ أَنَّكِ قَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ وَكَرِهْتُ أَنْ أَرُوعَكِ وَخَشِيتُ أَنْ تَسْتَوْحِشِي فَأَمَرَنِي أَنْ
أَتِيَ الْبَقِيعَ فَأَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قُلْتُ كَيْفَ أَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُولِي السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَيَرْحَمُ
اللَّهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ ترجمہ محمد بن قیس بن مخرمہ سے روایت ہے وہ کہتے
تھے یعنی حضرت عائشہ سے سنا انہوں نے کہا میں نے سنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال بیان کرتے ہم نے کہا ہاں ضرور بیان
کرو انھوں نے کہا کہ میری باری کی رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تھے آخر میں آپ نے کروٹ لی اور دونو جوتیاں اپنے پاس
رکھ لیں اور چادر کا بچھونا پر بچھایا یا پہنا نہیں ٹھہرے مگر اتنا کہ آپ سمجھے میں سو گئی پھر آہستہ سے جوتیاں پہنیں اور چپکی سے چادر
اوٹھالی پھر چپکے سے دروازہ کھولا اور چپکی سی نکل گئے میں نے بھی (یہ حال دیکھکر) کرتہ اپنے سر میں ڈالا اور اوڑھنی سر پر باندھی اور
تہبند پہنی اور آپ کے پیچھے پیچھے چلے یہانتک کہ آپ بقیع میں پہونچے وہاں جاکر تین بار دونوں ہاتھ اوٹھائے اور بڑی دیر تک کھڑے
رہے پھر لوٹے میں بھی لوٹی آپ جلد چلے میں بھی جلد چلی پھر آپ دوڑے میں بھی دوڑی پھر آپ اور زور سے دوڑے میں بھی زور سے دوڑی
اور میں آپ سے آگے گھر میں پہونچی گر لیٹی ہی تھی اتنے میں آپ آئے اور پوچھا ہے عائشہ تیری سانس پھول گئی ہے اور پیٹ اوپر اوٹھتا
ہے (جیسے دوڑنے والیکا حال معلوم ہوتا ہے) میں نے کہا کچھ نہیں آپ نے فرمایا تو مجھ سے کہدے نہیں تو وہ جو سب باتیں کو جانتا ہے
اور ہر ایک چیز کی خبر رکھتا ہے (یعنی اللہ جل جلالہ) مجھکو کہدیگا میں نے کہا یا رسول اللہ فدا ہوں آپ پر میں سچ کہتی ہوں اور میں نے
سب حال بیان کیا آپ نے فرمایا تو ہی تھی وہ سیاہی جو میں اپنے سامنے دیکھتا تھا میں نے کہا ہاں آپ نے ایک گھونسہ میرے سینے میں مارا
جس سے مجھے صدمہ پہونچا پھر فرمایا کیا تو یہ سمجھی کہ اللہ اور اسکا رسول تجھ پر ظلم کریگا (یعنی حضرت عائشہ نے دل میں خیال کیا تھا کہ
آپ چپکے سے کسی اور بی بی کے پاس جاتے ہیں کسوطے ساتھ ہوتا ہوں تہیں) میں نے کہا لوگ آپ سے کیا چھپاوینگے اللہ نے آپ کو بتلا
دیا کہ میرے دل میں یہ تھا آپ نے فرمایا جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے جب تو نے دیکھا لیکن اندر نہیں آئے اس لیے کہ تو کپڑے وغیرہ
اتار چکی تھی اونہوں نے مجھکو پکارا (تجھ چھپکر میں نے بھی انکو جواب دیا تجھ سے چھپکر پھر میں یہ سمجھا کہ تو سو گئی اور تجھ کو جگانا تیرا
معلوم ہوا اور میں ڈرا کہ تو اکیلی پریشان نہ ہو خیر جبرئیل نے مجھکو حکم کیا بقیع میں جانیکا اور وہاں کی لوگوں کو لیے دعا کرنیکا (
بقیع قبرستان ہے مدینہ منورہ کا) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں کیونکر کہوں (جب بقیع میں جاؤں) آپ نے فرمایا کہو السلام
علی اہل الدیار من المؤمنین والمسلمین یرحم اللہ المستقدمین منا والمستاخرین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون یعنی سلام ہو ان گھر والوں پر جو
مسلمان اور مومن ہیں اللہ ہم میں سے اگلوں اور پچھلوں پر اور ہم تم سے اگر خدا چاہے تو ملنے والے ہیں ف اس حدیث سے عورتوں کے

کہ کبھی قبروں کی زیارت سخت نکلی اور صحابہ میں علما کی تین قول ہیں۔ ایک تو یہ کہ عورتوں کو قبروں کی زیارت حرام ہے کیونکہ آپ نے فرمایا ہے کہ اللہ نے عورتوں پر جو قبروں کی زیارت کو جاویں دوسرے یہ کہ مکروہ ہے تیسری یہ کہ جائز ہے **عن عائشۃ** تقول قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فلبس ثیابہ ثم خرج قالت وامرت جاریتی برید ۃ تتبعہ فتبعتہ حتی جاء البقیع فوقف فی ادناہ ما شاء اللہ ان یقف ثم انصرف فسبقتہ برید ۃ فاخبرتنی فلم اذکر لہ شیئا حتی اصبحت ثم ذکرت ذلک لہ فقال انی بعثت الی اھل البقیع لاصلی علیہم ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات کو ٹھہرے ہوئے اور کپڑے پہنے پھر باہر نکلے میں نے اپنی لونڈی بریرہ سے کہا تو پیچھے پیچھے جاوہ گئی یہاں تک کہ آپ بقیع میں پہنچے اور اللہ جتنی دیر تک منظور تھا ٹھہرے ہے پھر لوٹے تو بریرہ آگئی آپ سے اور مجھ سے بیان کیا میں نے کچھ نہیں کہا جب صبح ہوئی تو میں نے آپ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا میں بقیع والوں کی طرف بھیجا گیا تھا دعا کرنے کو **عن عائشۃ** قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلما کانت لیلتھا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج فی اخر اللیل الی البقیع فیقول السلام علیکم دار قوم مؤمنین واتانا وایاکم متوعدون غدا ومواکلون وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون اللھم اغفر لاھل البقیع الغرقد ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باری جب انکی یہاں ہوتی تو آپ پچھلی رات کو بقیع کی طرف نکلتے اور فرماتے السلام علیکم دار قوم مؤمنین خیرتک یعنی سلام ہو تم پر اے گھر مسلمانوں کے اور ہم اور تم وعدہ دیکھے ہوئے ہیں کل اور اگر خدا چاہے تو ہم تم سے ملنے والے ہیں اللہ بخشدے بقیع الغرقد والوں کو **ف** بقیع ایک جگہ کا نام ہے متصل مدینہ کے وہ درخت جو اس میں بہت ہوں اسکو غرقد کہتے ہیں **عن بریدۃ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اتی علی القابر قال السلام علیکم اھل الدیار من المؤمنین والمسلمین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون انتم لنا فرط ونحن لکم تبع اسال اللہ العافیۃ لنا ولکم ترجمہ بریدہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قبرستان پر تشریف لیجاتے تو فرماتے السلام علیکم اہل الدیار خیرتک یعنی سلام ہو تم پر اے مومن اور مسلمان گھر والو اللہ چاہے تو ہم تم سے ملنے والے ہیں تم ہم سے آگے گئے ہو اور ہم تمہارے پیچھے ہیں میں اللہ سے سلامتی چاہتا ہوں تمہارے لیے اور اپنے لیے **عن ابی ھریرۃ** قال لما مات النجاشی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم استغفروا لہ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے جب نجاشی مرگیا (بادشاہ حبشہ کا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا کرو اسکی بخشش کے **عن ابی ھریرۃ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعی لھم النجاشی صاحب الحبشۃ فی الیوم الذی مات فیہ فقال استغفروا لاخیکم ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی موت کی خبر اسی دن دی جس دن مرا اور فرمایا دعا کرو اپنے بھائی کیلیے **التغلیظ فی اتخاذ السرج علی القبور** قبروں پر چراغ جلانے کی ممانعت **عن** ابن عباس قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زائرات القبور والمتخذین علیھا المساجد والمسرج ترجمہ عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ان عورتوں پر جو قبروں کی زیارت کریں اور ان لوگوں پر جو قبروں پر مسجدیں بناویں اور ان پر چراغ جلاویں **التشدید فی البول**

علی القبور قبروں پر بیٹھنے کی برائی عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یجلس احدکم علی جمرۃ حتی تحرق ثیابہ خیر من ان یجلس علی قبر ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی انگارہ پر بیٹھے یہاں تک کہ اس کے کپڑے جل جاویں تو اس سے بہتر ہے کہ قبر پر بیٹھے عن عمرو بن حزم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقعدوا علی القبور ترجمہ عمرو بن حزم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیٹھو قبر پر اتخاذ القبور مساجد قبروں کو سجدہ بنانا عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعن اللہ قوما اتخذوا قبور انبیائھم مساجد ترجمہ عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت کی اللہ نے اوس قوم پر جنہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو سجدہ بنالیا یعنے قبر کو قبلہ بنایا یا مسجد کیطرح قبر پر جمع ہونے لگے اور وہاں روشنی کرنے لگے عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعن اللہ الیھود والنصاری اتخذوا قبور انبیائھم مساجد ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت کی اللہ نے یہود اور نصاری پر انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو سجدہ بنالیا کراھیۃ المشی بین القبور فی النعال السبتیۃ سبتی جوتیاں پہنکر قبروں میں جانا مکروہ ہے ف سبت بالکسر گائے کے چمڑے کو کہتے ہیں جو دباغت کرکے صاف کیا جاوے اور بال اوسکے دور کیے جاویں ایسی جوتیاں پہنکر قبروں میں جانے سے منع کیا اس خیال سے کہ اون میں نجاست نہ ہو یا قبروں کی حرمت رکھنے کے خیال سے یا اسوجہ سے کہ اس قسم کی جوتیاں میں ایک قسم کا تکبر اور غرور ہے کیونکہ عرب کی عادت یہ نہیں کہ وہ بال سمیت چمڑے کی جوتیاں پہنے عن بشیر بن الخصاصیۃ قال کنت امشی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمر علی قبور المسلمین فقال لقد سبق ھؤلاء شرا کثیرا ثم مر علی قبور المشرکین فقال لقد سبق ھؤلاء خیرا کثیرا فحانت منہ التفاتۃ فرای رجلا یمشی بین القبور فی نعلیہ فقال یا صاحب السبتیتین القھما ترجمہ بشیر بن خصاصیہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ جارہا تھا آپ مسلمانوں کی قبر پر گزرے تو فرمایا یہ لوگ بڑی شر سے بچ گئے اور آگے نکل گئے پھر مشرکوں کی قبر پر گزرے تو فرمایا یہ لوگ بڑی خیر سے محروم ہے اور آگے ٹل گئے یہ آپنے خیال کیا دیکھا تو ایک شخص قبروں میں جوتیاں پہنے جارہا ہے آپنے فرمایا اسی سبتی جوتیاں والے اوسکو نکالدال التسھیل فی غیر السبتیۃ سبتی کے سوا اور جوتیوں کی اجازت عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان العبد اذا وضع فی قبرہ وتولی عنہ اصحابہ انہ لیسمع قرع نعالھم ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ جب اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اوسکے ساتھی لوٹتے ہیں تو وہ اونکی جوتیوں کی آواز سنتا ہے ف معلوم ہوا کہ جوتیاں پہنکر جانا درست ہے المسئلۃ فی القبر قبر کے سوال کا بیان عن انس بن مالک قال قال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا وضع فی قبرہ وتولی عنہ اصحابہ انہ لیسمع قرع نعالھم قال فیاتیہ ملکان فیقعدانہ فیقولان لہ ما کنت تقول فی ھذا الرجل فاما المؤمن فیقول اشھد انہ عبد اللہ ورسولہ فیقال لہ انظر الی مقعدک من النار قد ابدلک اللہ بہ مقعدا من

الْجَنَّةِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَيَا جَمِيعًا ترجمہ انس رضی اللہ عنہ مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ جب اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اسکے ساتھی لوٹتے ہیں تو وہ انکی جوتیوں کی آواز سنتا ہے پھر اوس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسکو بٹھاتے ہیں اوس سے پوچھتے ہیں تو کیا کہتا تھا اس شخص کے (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے) بارے میں سو جو مومن ہوتا ہے کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں اسبات کی کہ وہ اللہ کے بندے اور اسکے بھیجے ہوئے ہیں پھر اوس سے کہا جاتا ہے دیکھ اپنا ٹھکانا جہنم میں اللہ تعالیٰ نے اوس کے بدلے تجھے جنت میں ٹھکانا دیا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر وہ دونوں ٹھکانے اپنے دیکھتا ہے

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ فَيَقُولَانِ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ فَيُقَالُ لَهُ انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللّٰهُ مَقْعَدًا خَيْرًا مِنْهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا وَأَمَّا الْكَافِرُ أَوِ الْمُنَافِقُ فَيُقَالُ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي كُنْتُ أَقُولُ كَمَا يَقُولُ النَّاسُ فَيُقَالُ لَهُ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ ثُمَّ يُضْرَبُ ضَرْبَةً بَيْنَ أُذُنَيْهِ فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ جب اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اوس کے ساتھی لوٹ کر جاتے ہیں تو وہ انکی جوتیوں کی آواز سنتا ہے پھر اوس کے دو فرشتے آتے ہیں اور اوس سے پوچھتے ہیں تو کیا کہتا تھا اس شخص کے بارے میں (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں) جو مومن ہوتا ہے وہ کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں اسبات کی کہ وہ اللہ کے بندے اور اوس کے بھیجے ہوئے ہیں پھر اوس سے کہا جاتا ہے دیکھ اپنی جگہ جہنم میں اللہ نے تجھے اوس کے بدلے وہ جگہ دی جو اوس سے بہتر ہے پھر اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر وہ اپنی دونو جگہوں کو دیکھتا ہے لیکن کافر اور منافق جسکو دل میں یقین نہ ہو لیکن ظاہر میں مسلمان ہوا اوس سے جب کہا جاتا ہے تو کیا کہتا تھا اس شخص کے بارے میں تو وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا جیسا لوگ کہتے میں وہی کہتا تھا (یعنی میں لوگوں کا تابع تھا) تو اوس سے کہا جاتا ہے نہ تو نے عقل سے دریافت کیا نہ قرآن پڑھا پھر اوسپر ایک مار پڑتی ہے اوس کے دونو کانوں کے بیچ میں اور وہ ایک چیخ مارتا ہے جسکو سب نزدیک والی مخلوق میں سوا آدمی اور جن کے

مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ جو شخص پیٹ کے عارضہ سے مرا ہو

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا وَسُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ وَخَالِدُ بْنُ عُرْفُطَةَ فَذَكَرُوا أَنَّ رَجُلًا تُوُفِّيَ مَاتَ بِبَطْنِهِ فَإِذَا هُمَا يَشْتَهِيَانِ أَنْ يَكُونَا شَهِدَا جَنَازَتَهُ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَقْتُلُهُ بَطْنُهُ لَمْ يُعَذَّبْ فِي قَبْرِهِ فَقَالَ الْآخَرُ بَلَى الشَّهِيدُ ترجمہ عبداللہ بن یسار سے روایت ہے میں بیٹھا تھا اور سلیمان بن صرد اور خالد بن عرفطہ لوگوں نے ذکر کیا کہ فلاں شخص پیٹ کے عارضہ سے مر گیا اور دونوں نے آرزو کی کاش اوس کے جنازے میں شریک ہوتے پھر ایک نے دوسرے سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا جس شخص کو پیٹ مارڈالے (یعنی پیٹ کے عارضہ سے مرے) اسکو قبر کا عذاب نہ ہوگا دوسرے نے کہا وہ شہید ہے

عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا بَالُ الْمُؤْمِنِينَ يُفْتَنُونَ فِي قُبُورِهِمْ إِلَّا الشَّهِيدَ قَالَ كَفَى بِبَارِقَةِ

السُّيُوفِ عَلَى أَسِنَّةِ فِتْنَةٍ ترجمہ راشد بن سعد سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ہم سے ایک صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ایک شخص نے آپ سے پوچھا یا رسول اللہ کیا حال ہے کہ سب مسلمان قبر میں آرام جاتے ہیں لیکن ان کو عذاب ہوتا ہے اگر شہید کا امتحان نہیں ہوتا آپ نے فرمایا کافی ہے اس کے سر پر تلوار کی چمک کی آزمایش یعنے اس کا امتحان دنیا میں لے لیا گیا کہ تلوار سر پر کھائیں اور خدا کی راہ میں جان نثار کی پھر اب دوبارہ امتحان کی کیا ضرورت ہے عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ الطَّاعُونُ وَالْبَطْنُ وَالْغَرَقُ وَالنُّفَسَاءُ شَهَادَةٌ قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ مِرَارًا وَرُبَّمَا مَرَّةً إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ صفوان بن امیہ نے کہا طاعون اور اور پیٹ کی بیماری مرنا اور ڈوب کر مرنا اور زچگی کی مرنا عورت کا شہادت ہے تمیمی جو اس حدیث کا راوی ہے اوس نے کہا یہ حدیث ہم سے ابو عثمان نے کئی بار بیان کی اور ایک بار اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول بیان کیا ضَمَّةُ الْقَبْرِ وَضَغْطَتُهُ قبر کا دبانا اور دبوچنا عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا الَّذِي تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَشَهِدَهُ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَقَدْ ضُمَّ ضَمَّةً ثُمَّ فُرِّجَ عَنْهُ عَذَابُ الْقَبْرِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سعد بن معاذ انصاری کی حمیر یہ وہ شخص ہے جسکو مرنے سے عرش ہل گیا اور آسمان کے دروازے کھلگئے اور ستر ہزار فرشتے اسکی جنازے میں آئے البتہ قبر میں ایک دبا اسکو ہوا پھر وہ عذاب جاتا رہا عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ إِنَّمَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ قَالَ نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے یہ آیت یثبت اللہ الذین آمنوا اخیر تک یعنی استقامت رکھیگا ایمان والوں کو ٹھیک بات پر دنیا میں اور آخرت میں قبر کے عذاب میں اتری ہے عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ قَالَ نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ يُقَالُ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللَّهُ وَنَبِيِّيَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَلِكَ قَوْلُهُ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا وفی الآخرۃ قبر کے عذاب میں اتری ہے مردے سے پوچھا جاویگا تیرا رب کون ہے اور تیرا پیغمبر کون ہے وہ کہیگا رب میرا اللہ ہے اور پیغمبر میرے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یہی مراد ہے اس آیت سے کہ اللہ تعالی ثابت رکھیگا ایمان والوں کو ٹھیک بات پر دنیا میں اور آخرت میں یعنے وہ برابر جواب دینگے اللہ تعالی اون کے دلوں کو مضبوط کر دیگا اور کافروں کو ایسا دینگے غلط سلط بکینگے اونکو عذاب ہوگا عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ صَوْتًا مِنْ قَبْرٍ فَقَالَ مَتَى مَاتَ هَذَا فَقَالُوا مَاتَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ تُبْتَلَى فِي قُبُورِهَا فَلَوْلَا أَنْ لَا تَدَافَنُوا لَدَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ عَذَابَ الْقَبْرِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر سے ایکا آواز سنی تو پوچھا یہ شخص کب مرا ہے لوگوں نے کہا جاہلیت کے زمانہ میں یہ شخص مرا ہے یہ سنکر کہ مسلمان نہیں ہے پھر آپ نے فرمایا اگر تم گھبرا نہ جاتے تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ تم کو عذاب قبر کا سنا دے عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُودُ تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهَا ترجمہ ابو ایوب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب ڈوبنے کے بعد ایک آواز سنی آپ نے فرمایا یہود یوں کو عذاب ہوتا ہے اونکی قبر میں اسکا یہ ہے کہ

قبر کے عذاب سے) **التعوذ من عذاب القبر** قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا **عن ابی هریرة** عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه کان یقول اللهم انی اعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من عذاب النار واعوذ بک من فتنة المحیا والممات واعوذ بک من فتنة المسیح الدجال ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللھم انی اعوذ بک من عذاب القبر اخیر تک یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری جہنم کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری زندگی اور موت کی فساد سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری مسیح دجال کے فساد سے **عن ابی هریرة** قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم بعد ذلک یستعیذ من عذاب القبر ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنا آپ پناہ مانگتے تھے قبر کے عذاب سے **عن** اسماء بنت ابی بکر تقول قام رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر الفتنة التی یفتن بها المرء فی قبره فلما ذکر ذلک ضج المسلمون ضجة حالت بیننی وبین ان افهم کلام رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما سکنت ضجتهم قلت لرجل قریب منی بارک الله لک ماذا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فی آخر قوله قال قد اوحی الی انکم تفتنون فی القبور قریبا من فتنة الدجال ترجمہ اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور بیان کیا اس فتنے کا جو آدمی کو قبر میں ہوتا ہے جب آپ نے اسکا بیان کیا تو مسلمانوں نے ایک چیخ ماری جسکی وجہ سے میں حضرت کی بات سمجھنے سکی جب انکی چیخ موقوف ہوئی تو میں نے ایک شخص سے کہا جو میرے نزدیک اللہ تمکو برکت دیوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر میں کیا فرمایا اوس نے کہا آپ نے فرمایا مجھپر وحی آئی ہے کہ تم قبر میں آزمائے جاؤ گے قریب اوس آزمائش کے جو دجال کے سامنے ہوگی **عن عبد الله بن عباس** ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یعلمهم هذا الدعاء کما یعلمهم السورة من القرآن قولوا اللهم انا نعوذ بک من عذاب جهنم واعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من فتنة المسیح الدجال واعوذ بک من فتنة المحیا والممات ترجمہ عبداللہؓ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگونکو یہ دعا اسطرح سکھلاتے تھے جیسے قرآن کی کوئی سورت سکھلاتے میں اللھم انا نعوذ بک من عذاب جہنم اخیر تک **عن عائشة** قالت دخل علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وعندی امرأة من الیهود وهی تقول انکم تفتنون فی القبور فارتاع رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال انما تفتن یهود قالت عائشة فلبثنا لیالی ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انه اوحی الی انکم تفتنون فی القبور قالت عائشة فسمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم بعد یستعیذ من عذاب القبر ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور اوقت ایک یہودی عورت میرے پاس تھی وہ کہتی تھی تم کو قبر میں آزمایا جائیگا یہ سنکر آپ گھبرا گئے اور فرمایا یہود دین کی ازمائش ہوگی حضرت عائشہ نے کہا کئی رات تک ہم ٹھہرے رہے بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھپر وحی آئی ہے کہ تم کو قبر میں آزمایا جاویگا پھر میں نے سنا آپ پناہ مانگتے تھے قبر کے عذاب سے **عن عائشة** ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یستعیذ من عذاب القبر وقد فتنة الدجال وقال انکم تفتنون فی قبوركم ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے قبر کے عذاب سے اور دجال کے

قبر سے اور آپ نے فرمایا تم کو قبر میں آزمائش ہوگی **عن** عائشۃ دخلت یھودیۃ علیھا فاستوھبتھا شیئا فوھبت لھا
عائشۃ وقالت اعاذک اللہ من عذاب القبر قالت عائشۃ فوضع فی نفسہ من ذلک حتی جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قد کوت ذلک لہ فقال انھم لیعذبون فی قبورھم عذابا تسمعہ البھائم ترجمہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ
یہودی عورت اونکے پاس آئی اور اون سے کچھ مانگا انہوں نے دیا یہودی عورت نے کہا اللہ تجھے قبر کے عذاب سے بچاوے حضرت عائشہ نے کہا یہ
سنکر میرے دل میں ایک خیال پیدا ہوا یہانتک کہ رسول اللہ صلعم تشریف لائے میں نے آپ سے بیان کیا آپنے فرمایا اون کو قبروں
میں عذاب ہوتا ہے جسکو جانور سنتے ہیں **عن** عائشۃ قالت دخل علی عجوزان من عجز یھود المدینۃ فقالتا ان اھل القبور
یعذبون فی قبورھم فکذبتھما ولم انعم ان اصدقھما فجزتا ودخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقلت یا رسول اللہ ان عجوزتین من عجز یھود المدینۃ قالتا ان اھل القبور یعذبون فی قبورھم قال صدقتا
انھم یعذبون عذابا تسمعہ البھائم کلھا فما رایتہ صلی صلوۃ الا تعوذ من عذاب القبر ترجمہ ام المومنین عائشہ
سے روایت ہے میرے پاس مدینے کی دو بڑھیان یہودنیں آئیں اور انہوں نے کہا قبر والوں کو عذاب ہوتا ہے قبروں میں میں نے اون کو
جھٹلایا اور سچا نہیں جانا معلوم ہوا انکو سچا کہنا پھر وہ دونوں چلی گئیں اور رسول اللہ تشریف لائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
دو بڑھیان یہودنیں آئیں تھیں وہ کہتی تھیں قبر والوں کو قبروں میں عذاب ہوتا ہے آپنے فرمایا انہوں نے سچ کہا بیشک انکو
عذاب ہوتا ہے ایسا کہ سب جانور سنتے ہیں پھر میں نے دیکھا آپ ہر نماز کے بعد قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے **وضع الجریدۃ**
علی القبر قبر پر شاخ درخت کی لگانا **عن** ابن عباس قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحائط من حیطان
مکۃ او المدینۃ سمع صوت انسانین یعذبان فی قبورھما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعذبان
وما یعذبان فی کبیر ثم قال بلی کان احدھما لا یستبری من بولہ وکان الاخر یمشی بالنمیمۃ ثم دعا
بجریدۃ فکسرھا کسرتین فوضع علی کل قبر منھا کسرۃ فقیل لہ یا رسول اللہ لم فعلت ھذا قال لعلہ ان یخفف
عنھما ما لم ییبسا او الی ان ییبسا ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلعم مکہ یا مدینے کی ایک باغ میں
گزرے وہاں دو آدمیوں کی آواز سنی جنکو قبر میں عذاب ہوتا تھا رسول اللہ صلعم نے فرمایا انکو عذاب ہوتا ہے اور کسی بڑی
قصور میں نہیں ہوتا بلکہ ایک اپنے پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا تھا پھر آپ نے ایک شاخ منگوائی
اور اسکو دو ٹکڑے کیئے اور ہر ایک قبر پر ایک ٹکڑا لگا دیا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپنے ایسا کیوں کیا آپنے فرمایا شاید انکو عذاب
میں تخفیف ہو جبتک خشک نہ ہوں **عن** ابن عباس قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقبرین فقال انھما لیعذبان
وما یعذبان فی کبیر اما احدھما فکان لا یستبری من بولہ واما الاخر فکان یمشی بالنمیمۃ ثم اخذ
جریدۃ رطبۃ فشقھا بنصفین ثم غرز فی کل قبر واحدۃ فقالوا یا رسول اللہ لم صنعت ھذا فقال لعلہ ان
یخفف عنھما ما لم ییبسا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلعم دو قبر پر گزرے اور کہا انکو عذاب ہوتا ہے اور

کچھ بڑی قصور میں عذاب نہیں ہوتا ایک تو پیشاب سے پاکی نہیں کرتا تھا دوسرا چغل خوری کرتا تھا پھر آپنے ایک تر و تازہ شاخ لی اور اوس کو چیر کر دو ٹکڑے کیئے پھر ہر ایک قبر پر ایک ایک ٹکڑا لگایا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے ایسا کیوں کیا آپنے فرمایا شاید اون کا عذاب ہلکا ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہاتھ کی برکت ہے یا یہ کہ ہر تر و تازہ شاخ اور سبز درخت قبر کی عذاب کو کم کرتی ہے

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا مات احدکم عرض علیہ مقعدہ بالغداۃ والعشی ان کان من اھل الجنۃ فمن اھل الجنۃ وان کان من اھل النار فمن اھل النار حتی یبعثہ اللہ عز وجل یوم القیامۃ

ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مرجاتا ہے تو صبح و شام اوسکا ٹھکانا اوس کو دکھلایا جاتا ہے اگر جنتی ہے تو جنت میں سے اور جو دوزخی ہے تو دوزخیوں میں سے یہانتک کہ اللہ اوسکو اوٹھاوے قیامت کے روز

عن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یعرض علی احدکم اذا مات مقعدہ من الغداۃ والعشی فان کان من اھل الجنۃ فمن اھل الجنۃ وان کان من اھل النار فمن اھل النار فیقال ھذا مقعدک حتی یبعثہ اللہ عز وجل یوم القیامۃ

ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک کو جب مرجاتا ہے تو اوسکا ٹھکانا دکھلایا جاتا ہے صبح اور شام اگر وہ جنتی ہے تو جنت میں سے اور جو دوزخی ہے تو دوزخ میں سے کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانا ہے یہانتک کہ اللہ اوس کو اوٹھاوے قیامت کے روز

عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان احدکم اذا مات عرض علیہ مقعدہ بالغداۃ والعشی ان کان من اھل الجنۃ فمن اھل الجنۃ وان کان من اھل النار فمن اھل النار یقال ھذا مقعدک حتی یبعثک اللہ عز وجل یوم القیامۃ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

ارواح المومنین مومنوں کی روحوں کا بیان

عن کعب بن مالک کان یحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما نسمۃ المومن طائرۃ فی شجر الجنۃ حتی یبعثہ اللہ الی جسدہ یوم القیامۃ

ترجمہ کعب بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی جان جنت کے درخت پر اڑتی رہیگی یہانتک کہ اللہ تعالی اوسکو قیامت کے روز اوسکے بدن کیطرف پھیر دیگا

عن انس قال کنا مع عمر بنرصنۃ والمدینۃ احذ لحدثنا عن اھل بدر فقال ان کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیریانا مصارع عشیۃ بالامس قال ھذا مصرع فلان ان شاء اللہ غدا قال عمر والذی بعثہ بالحق ما اخطأوا حدودھم فجعلوا فی بئر فاتاھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنادی یا فلان بن فلان یا فلان بن فلان ھل وجدتم ما وعد ربکم حقا فانی وجدت ما وعدنی ربی حقا فقال عمر تکلم اجسادا لا ارواح فیھا فقال ما انتم بأسمع لما اقول منھم

ترجمہ انس سے روایت ہے ہم حضرت عمر کے ساتھ تھے مکہ اور مدینہ کی بیچ میں وہ ذکر کرنے لگے بدر کا تو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کل ان پہلوانوں کو کافروں کو مارے جانیکی جگہیں کہلائیں اور فرمایا یہ فلان کی گرنیکی جگہ ہے اور یہ فلانے کی گرنیکی جگہ ہے اگر خدا چاہے کل حضرت عمر نے کہا ہم اوس کی جنس کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا اون جگہوں میں فرق نہیں ہوا (یعنی ہر ایک کا اپنی جگہ پر مارا گیا) اون سبکو ایک کنوئیں میں ڈالدیا بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لائے اور پکارا اے فلاں فلانی کے بیٹے اے فلاں فلانے کے بیٹے

تمہارے رب نے جو تم سے وعدہ کیا تھا اسکو تم نے پایا (یعنی عذاب میں تم پڑے یا نہیں) اور میں نے تو اپنے رب کا وعدہ پالیا (یعنی فتح اور نصرت کو) حضرت عمرؓ نے کہا آپ ان مُردوں سے باتیں کرتے ہیں جن میں جان نہیں ہے آپ نے فرمایا تم میری بات کو ان سے زیادہ نہیں سنتے ف اسحدیث سے ایسے حواس اور احادیث سے سماع موتے یعنی مردوں کا سننا وغیرہ کی بات ثابت ہوتا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ ایک امر مخصوص تھا اسد نے اونکو وسوسہ آگیا کلام سننے کے لیے جلا دیا تھا **عن** انس قال سمع المسلمون من القليب يعني بدر وقول الله صلى الله عليه وسلم قاتلهم الله يا ابا جهل بن هشام ويا اميّة بن خلف ويا عتبة بن ربيعة ويا شيبة بن ربيعة ويا اميّة بن خلف هل وجدتم ما وعد ربكم حقا فاني وجدت ما وعدني ربي حقا قالوا يا رسول الله اوتدعو قوما قد جيفوا فقال ما انتم باسمع لما اقول منهم ولكنهم لا يستطيعون ان يجيبوا ترجمہ انس رضؓ سے روایت ہے مسلمانوں نے رات کو بدر کے کنوے پر سنا اور رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کہہ رہے ہو آواز دے رہے تھے اے ابا جہل بن ہشام اور اے شیبہ بن ربیعہ اور اے عتبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف کیا تم نے پایا جو تمہارے رب نے وعدہ کیا کیونکہ میں نے پایا جو میرے رب نے وعدہ کیا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اسد آپ ان لوگوں کو پکارتے ہیں جو مر گئے آپ نے فرمایا تم میری بات ان سے زیادہ نہیں سنتے لیکن وہ جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے **عن** ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم وقف على قليب بدر فقال وجدتم ما وعد ربكم حقا قال انهم ليسمعون الان ما اقول فذكر ذلك لعائشة فقال وهل ابن عمر انما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انهم الان ليعلمون ان الذي كنت اقول لهم هو الحق ثم قرأت قوله انك لا تسمع الموتى حتى قرأت الاية ترجمہ عبد اسد بن عمر سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم بدر کے کنوے پر کھڑے ہوئے اور فرمایا بیشک تم نے سچ پایا جو تم سے تمہارے رب نے وعدہ کیا تھا فرمایا یہ اس وقت سنتے ہیں جو میں کہتا ہوں حضرت عائشہ رضؓ سے اسکا ذکر ہوا انہوں نے کہا ابن عمر بھول گئے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا وہ اب جانتے ہیں کہ جو میں نے ان سے کہا تھا وہ سچ تھا پھر اس آیت کو پڑھا انک لا تسمع الموتے الخ تک ف یعنی تو نہیں سنا سکتا مردوں کو مراد کافروں کو دل میں جو مثل مُردے کے ہیں کوئی بات نہیں سنتے اس آیت سے اور حضرت عائشہ کے قول سے مردوں کا سننا معلوم ہوتا ہے واسد اعلم **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل بني ادم وفي حديث مغيرة كل ابن ادم ياكله التراب الا عجب الذنب منه خلق وفيه يركب ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا تمام آدمی کے بدن کو زمین کھا جاتی ہے سوا ریڑہ (دُمبڑی) کی ہڈی کے اسی سے آدمی بنایا گیا اور اسی میں پھر جوڑا جاویگا ف عجب الذنب اوس ہڈی کو کہتے ہیں جہاں سے جانور کی دُم جمتی ہے آدمی کے بدن میں اسکو دُمبڑی کہتے ہیں سو فرمایا کہ آدمی کا بدن کل تمام مٹی میں گل جاتا ہے مگر دُمبڑی نہیں گلتی آدمی کی پیدائش پست میں اول وہیں سے شروع ہوتی ہے اور قیامت میں بھی اوسی مٹی سے ترکیب ہوگی سب بدن خاک وہاں جا کر جیسا بدن تھا ویسا طیار ہو جاویگا یہ جو فرمایا دُمبڑی نہیں گلتی یا تو سب نے گلنی ہوگی یا اوسکا باریک باریک اجزا اصلی گلتے ہونگے اگرچہ اجتماع اوزکا بگڑ جاوے واسد اعلم ہمارے رسولہ صلی اسد علیہ وسلم **عن** ابي هريرة عن رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ عزوجل کذبنی ابن آدم ولم یکن ینبغی لہ ان یکذبنی وشتمنی ابن آدم ولم یکن ینبغی لہ ان یشتمنی
اما تکذیبہ ایای فقولہ انی لا اعیدہ کما بدأتہ ولیس اول الخلق علی من آخرہ وامّا شتمہ ایای فقولہ اتخذ اللہ
ولدا وانا الاحد الصمد لم ألد ولم اولد ولم یکن لی کفوا احد ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ
فرماتا ہے جھٹلایا مجھکو آدمی نے اور اسکو ایسا لائق نہ تھا اور گالی دی مجھکو آدمی نے اور اسکو ایسا لائق نہ تھا سو میرا جھٹلانا یہ ہے کہتا ہے میں اوس کو
دوبارہ نہ جلاؤنگا جیسے پہلی بار اسکو پیدا کیا اور دوبارہ پیدا کرنا پہلی بار پیدا کرنے سے کچھ دشوار نہیں ہے اور گالی دینا اوسکا یہ ہے کہتا ہے اللہ کا
ایک بیٹا ہے میں جو بیٹا ہوں مریم صدیقہ کی حضرت عیسیٰ کی کہتا ہوں میں (حالانکہ میں اکیلا ہوں کسی کا محتاج نہیں نہ جنا ہوں نہ جنا گیا ہوں اور میرے جوڑ کا کوئی نہیں)

عن ابی ھریرۃ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان رجلا لم یعمل حسنۃ قط وکان یدین الناس فکان یقول
لرسولہ اذہب فاقض فیقول عندی خیر واجوز فیقول اذہب فاقض فیقول مثل ذلک فیقول اذہب فاقض فیقول عندی خیر
واجوز فیقول اذہب فاقض فیقول مثل ذلک فیقول اذہب فاقض فیقول عندی خیر واجوز فیقول اذہب فاقض فیقول مثل ذلک
فیقول اذہب فاقض فیقول عندی خیر واجوز فیقول اذہب فاقض فیقول مثل ذلک فیقول اذہب فاقض فیقول عندی خیر واجوز
فیقول اذہب فاقض فیقول مثل ذلک فیقول اذہب فاقض فیقول عندی خیر واجوز فیقول اذہب فاقض فیقول مثل ذلک
فیقول اذہب فاقض فیقول عندی خیر واجوز فیقول اذہب فاقض فیقول مثل ذلک فیقول اذہب فاقض فیقول عندی خیر
واجوز

ابعث الناس یوم القیامۃ حفاۃ عراۃ غرلا قالت عائشۃ فکیف بالعورات قال لکل امرئ منہم یومئذ شان یغنیہ ترجمہ الترغیب
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز لوگ اٹھینگے ننگے پاؤن ننگے بدن بے ختنہ عورت بیٹھ والے پوچھا یا رسول اللہ عورتوں کے
شرم نہ کیا عورتیں بھی ہونگی آپ نے فرمایا ہر ایک اپنی فکر میں ہوگا تو کوئی کسی کی شرمگاہ کو نہ دیکھیگا **عن** عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
انکم محشورون حفاۃ عراۃ قلت الرجال والنساء ینظر بعضہم الی بعض قال الامر اشد من ان یہمہم ذلک ترجمہ ایضا
عائشہ صدیقہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم حشر کیلئے جاؤگے ننگے پیر ننگے بدن میں نے کہا مرد عورت ایک دوسرے کو دیکھینگے آپنے فرمایا اس
کا خیال کہاں ہوگا حشر کی مصیبت ایسی سخت ہوگی **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحشر الناس یوم
القیامۃ علی ثلاث طرائق راغبین راہبین اثنان علی بعیر وثلثۃ علی بعیر واربعۃ علی بعیر وعشرۃ علی بعیر وتحشر بقیتہم
النار تقیل معہم حیث قالوا وتبیت معہم حیث باتوا وتصبح معہم حیث اصبحوا وتمسی معہم حیث امسوا ترجمہ ایضا
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز لوگ تین طرح اٹھینگے بعضے اون میں سے شوق میں بھرے ہونگے رغبت کرنیوالے اور بعضے
ڈرتے ہونگے دو دو خصی دو ایک اونٹ پر ہونگے اور تین ایک اونٹ پر ہونگے اور چار ایک اونٹ پر ہونگے اور دس ایک اونٹ پر ہونگے اور باقی
لوگوں کو آگ گھیر لیگی یعنی گھیر لے گی جہاں وہ رہینگے آگ بھی اون کے ساتھ ٹھہر جائیگی اور جہاں رات کو ٹھہرینگے آگ بھی اونکے
ساتھ ٹھہریگی اور جہاں صبح کرینگے آگ بھی اونکے ساتھ صبح کریگی اور جہاں شام کرینگے آگ بھی اونکے ساتھ شام کریگی **ف** مطلب
یہ ہے کہ متقین علیے درجے کے مومن ہونگے جیسے انبیا اور شہدا اور صالحین جنکو جہنم سے مطلق ڈر نہ ہوگا اور دوزخ کے ڈر سے گنہگار مسلمان ہونگے
اور آگ میں گہرے ہوئے کافر ہونگے۔ بعضون نے کہا یہ واقعہ قیامت سے پہلے کا ہے یعنی اوس آگ کا جو لوگون کو شام کیطرف
لیجاویگی لیکن صحیح یہ ہے کہ حشر کا ذکر ہے **عن** ابی نضرۃ قال الصادق المصدوق صلی اللہ علیہ وسلم حدثنی ان الناس یحشرون
ثلثۃ افواج فوج راکبین طاعمین کاسین وفوج تسحبہم الملائکۃ علی وجوہہم ویحشرہم النار وفوج یمشون ویسعون
یلقی اللہ الآفۃ علی الظہر فلا یبقی حتی ان الرجل لتکون لہ الحدیقۃ یعطیہا بالقتب فلا یقدر علیہا ترجمہ ایضا
روایت ہے سچے اور سچے کہی گئے نے اللہ دن رحمت بھیجے اور سلام مجھ سے فرمایا لوگ تین طرح حیرا اٹھینگے ایک گروہ تو سوار ہوگا کھاتا اور پیتا ہوگا
اور دوسرے گروہ کو فرشتے اوندھے منہ گھسینگے اور آگ کیطرف لیجاوینگے اور تیسرا گروہ پاؤن سے چلیگا اور دوڑیگا اللہ ایسون پر آفت ڈال
دیگا سواری نہ ملیگی یہانتک کہ ایک شخص کے پاس باغ ہوگا وہ ایک اونٹ کو مول لینگا لیکن اونٹ نہ ملیگا **ف** بعضون نے کہا باغ کی بیان سے معلوم
ہوتا ہے کہ دنیا کا حشر ہے جو شام کیطرف ہوگا لیکن صحیح یہ ہے کہ قیامت کا حشر ہے اور باغ کا ذکر بہ سبیل تمثیل ہے یعنی سواری ایسی مقصود ہوگی
کہ اگر کوئی باغ بھی ایک اونٹ کے بدلے دینا چاہے تو اونٹ نہ ملیگا واللہ اعلم **ذکر** اول من یکسی ربنا پہلے قیامت میں کون کپڑا پہنایا
جاویگا **عن** ابن عباس قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالموعظۃ فقال یا ایہا الناس انکم تحشرون الی اللہ عز وجل عراۃ
قال ابو داود وحفاۃ کما تقول ونبغ وونبغ عراۃ غرلا کما بدانا اول خلق نعیدہ قال اول من یکسی یوم القیامۃ ابراہیم
وانہ سیؤتی قال ابو داود وعجاۃ قال اقعد ونبغ سیؤتی برجال من امتی فیوخذ بہم ذات الشمال فاقول رب اصحابی فیقال

لك لا تكذبني ما احدثوا بعدك فاقول كما قال العبد الصالح كنت عليهم شهيدا ما دمت فيهم فلما توفيتني كنت انت الرقيب عليهم
الآية فيقال ان هؤلاء لم يزالوا مرتدين قال ابو داود ومرتدين على اعقابهم منذ فارقتهم ترجمہ عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کھڑے ہوئے نصیحت کرتے تو فرمایا ہے لوگو تم اٹھائے جاؤ گے اللہ کے پاس ننگے بدن ننگے پاؤں اور بے ختنہ پھر اس آیت کو پڑھا کما بدانا اول خلق نعیدہ جیسے شروع
کیا ہم نے پیدا کرنا اول کی ویسا ہی دوبارہ کرینگے اور سب سے پہلے قیامت میں ابراہیم کو کپڑے پہنائے جائینگے اور کچھ لوگ میری امت کے لائے جاوینگے اور بائیں طرف لیجائے جائینگے میں کہونگا اے پروردگار میرے اصحاب میں کہا جاویگا تم نہیں جانتے جو لوگ تمہارے پیچھے نئی باتیں کرتے میں اسی طرح کہونگا جیسے
نیکبخت بندے حضرت عیسیٰ نے کہا (اللہ تعالیٰ کو) کہا اور میں ان پر گواہ تھا جبتک ان میں موجود رہا پھر جب تو نے مجھ کو اٹھا لیا تو نگہبان تھا
ان کا اگر تو ان کو عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور جو تو بخشدیوے تو تو غالب حکمت والا۔ کہا جاویگا یہ لوگ پھر گئے رہے ہیں تیرے دین سے جب سے تم نے ان سے
جدا ہوئے ف مراد وہ لوگ ہیں جو آنحضرت کی وفات کے بعد دین اسلام سے پھر گئے اور مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کے شریک ہوگئے حضرت ابوبکر صدیق نے ان سے لڑکر قتل کیا)

فی التعزیۃ تعزیہ کا بیان

عن معاویۃ بن قرۃ عن ابیہ قال کان ابن لرجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس جلیس اللہ لقم من الحمام یاتیہ
فهم رجل لہ ان صعیقۃ تاتی علی من فی الارض فیموتون صعقۃ واحدۃ فهلك فامتنع الرجل ان یخرج الحلقۃ للذی رأسہ فقدہ الذی ص
فقال ان لی امری فاذا انا قالوا یا رسول اللہ بنیۃ الذی رأیتہ هلك فلقیہ النبی ص فسألہ عن بنیہ فاخبرہ انہ هلك فعزاہ علیہ
ثم قال یا غلام ایما کان احب الیك ان تمتع بہ عمرك او لا تاتی غدا الی باب من ابواب الجنۃ الا وجدتہ قد سبقك الیہ یفتحہ لك
فقال الذی لہ الله بل یسبقنی الی باب الجنۃ فیفتحها الی فاحبہ الی فقال فذاك لك ترجمہ معاویہ بن قرہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کو کئی اصحاب کے ساتھ بیٹھتے اور ان میں یہ شخص تھا جسکا ایک چھوٹا بچہ تھا وہ مسجد کے پیچھے آتا اور وہ مسکو اسکے ساتھ بیٹھا تا اتفاقاً وہ بچہ گیا اوس شخص
نے مجلس میں نہ پایا پوچھا کیا سبب ہے جو فلاں شخص مجلس میں نہیں بیٹھتا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ
اوسکا چھوٹا بچہ جسکو اوسنے دیکھا تھا مرگیا رسول اللہ نے اوس شخص سے ملے اور اوسکے بچہ کا حال پوچھا اوس نے بیان کیا کہ وہ مرگیا اوسکو تعزیت دی یعنی
ایسی باتیں کہیں جس سے اوسکو تسلی ہو اور رنج کم ہو پھر آپ نے فرمایا اے شخص تم کو کونسی بات پسند ہے یہ کہ تو اوس سے فائدہ اٹھاتا اپنی عمر بھر یا یہ کہ جب
تو قیامت کے روز جنت کی کسی دروازہ پر پہنچے گا وہ تیرے لیے دروازہ کھولیگا وہ بولا یا رسول اللہ یہ بات کہ وہ جنت کا دروازہ مجھ سے پہلے
پہونچکر میرے لیے دروازہ کھولے مجھ کو زیادہ پسند ہے اوسکے جیسی اپنے فرمایا بھی ہوگا کہ یہ ہے

نوع آخر یک دیگر فسر کی تعزیت

عن ابی هریرۃ قال ارسل ملك الموت الی عبد من بنی اسرائیل فلما جاءہ صکہ ففقأ عینہ فرجع الیہ ثانیۃ فقال ارسلتنی الی عبد لا یرید الموت فرد اللہ عز وجل الیہ عینہ وقال
ارجع الیہ وقل لہ یضع یدہ علی متن ثور فلہ بکل ما غطت یدہ بکل شعرۃ سنۃ قال ای رب ثم ماذا قال الموت قال فالآن قال فسأل اللہ
عز وجل ان یدنیہ من الارض المقدسۃ رمیۃ بحجر قال رسول اللہ ص فلو کنت ثم لاریتکم قبرہ الی جانب الطریق تحت الکثیب الاحمر ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہے موت کا فرشتہ (عزرائیل) حضرت موسیٰ کا بھیجا گیا جب اوسکے پاس آیا تو حضرت موسیٰ نے ایک تمانچہ اوسکو مارا اوسکی آنکھ پھوٹ گئی وہ اپنے
پروردگار کے پاس گیا اور عرض کیا تو نے مجھکو ایسے بندے کے پاس بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا اللہ جل جلالہ نے اوسکی آنکھ پھر درست کردی اور فرمایا پھر جا اور اوسنے سے کہہ
اوسکے ہاتھ کو ایک بیل کے پیٹ پر رکھے قبول اوسکے ہاتھ تلے آویں گے اوتنے برس اوسکی عمر ہوگی (وہ) بولا اور اوسنے ایسا ہی کہا حضرت موسیٰ نے عرض کیا اے

الربع الثامن مترجمہ کتاب النساء ئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الصیام

کتاب روزہ کے بیان مین عن طلحۃ بن عبید اللہ ان اعرابیا جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثائر الرأس فقال یا رسول اللہ اخبرنی ماذا فرض اللہ علی من الصلوۃ قال الصلوات الخمس الا ان تطوع شیئا قال اخبرنی بما افترض اللہ علی من الصیام قال صیام شہر رمضان الا ان تطوع شیئا قال اخبرنی بما افترض اللہ علی من الزکوۃ فاخبرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شرائع الاسلام فقال والذی اکرمک لا اتطوع شیئا ولا انقص مما فرض اللہ علی شیئا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افلح ان صدق او دخل الجنۃ ان صدق ترجمہ طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا جسکے بال پریشان تھے (یعنی سر کھلا ہوا تھا) اوس نے کہا یا رسول اللہ مجھ بتلائی اللہ نے کتنی نماز مجھپر فرض کی ہے آپنے فرمایا پانچ نماز مین اور اوس سے زیادہ نفل مین پھر اوس نے کہا مجھ بتلایے اللہ نے کتنے روزے مجھپر فرض کیے ہین آپنے فرمایا رمضان کے روزے اور اوس کے سوا نفل مین پھر اوس نے کہا مجھ بتلایے زکوۃ اللہ نے کتنی فرض کی ہے آپ نے اوسکو اسلام کے احکام بتلایے وہ بولا قسم اوس شخص کی جسنے آپکو بزرگی دی مین اس سے زیادہ نہین کرونگا نہ اس سے کم جتنا اللہ نے فرض کیا ہے آپنے فرمایا اگر اس نے سچ کہا تو نجات پائی یا جنت مین جاویگا ف اس حدیث سے روزہ کی فرضیت ثابت ہوئی اور کلام اللہ کی آیت بھی فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ یعنے جو شخص تم مین سے رمضان کو پاوے وہ روزہ رکھے فرضیت پر دال ہے اور اس سے منسوخ ہوگیا وہ حکم جو ابتدا اسلام مین تھا کہ جو شخص مالدار ہووے روزہ رکھے یا فدیہ دیوے کیونکہ اللہ تعالی نے یہان اختیار نہین دیا اور جو فدیہ کا اختیار باقی ہوتا تو مریض اور سفر فدیہ کی زیادہ حقدار تھے اونکو قضا کرنے کا کیون حکم ہوا اب بعض ملحدون نے جو روزہ کو فرض اختیاری قرار دیا ہے یہ بطلان ہے آیت اور احادیث متواترہ کا اور خرق ہے اجماع اور صحابہ اور تابعین کا عن انس قال نہینا فی القرآن ان نسأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن شیء فکان یعجبنا ان یجیء الرجل العاقل من اہل البادیۃ فیسألہ ونحن نسمع فجاء رجل من اہل البادیۃ فقال یا محمد اتانا رسولک فاخبرنا انک تزعم ان اللہ عز وجل ارسلک قال صدق قال فمن خلق السماء قال اللہ قال فمن خلق الارض قال اللہ قال فمن نصب فیہا الجبال قال اللہ قال فمن جعل فیہا المنافع قال اللہ فبالذی خلق السماء والارض ونصب فیہا الجبال وجعل فیہا المنافع آللہ ارسلک قال اللہم نعم قال فان رسولک زعم لنا انک تزعم ان علینا خمس صلوات فی کل یوم ولیلۃ قال صدق قال فبالذی ارسلک آللہ امرک بہذا قال اللہم نعم قال وزعم رسولک ان علینا زکوۃ اموالنا قال صدق قال فبالذی ارسلک آللہ امرک بہذا قال اللہم نعم فقال وزعم رسولک ان علینا صوم شہر فی کل سنۃ قال

صَدَقَ قَالَ فَالَّذِي أَرْسَلَكَ اللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ وَذَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا الْحَجَّ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ
سَبِيلًا قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ اللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَزِيدُ عَلَيْهِنَّ
شَيْئًا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُنَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم کو ممانعت تھی قرآن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پوچھنے کی (یعنی بلا ضرورت سوال کرنیکی اللہ تعالیٰ نے فرمایا یا ایہا الذین آمنوا لا تسئلوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم یعنی اے ایمان والو مت پوچھو وہ باتیں کہ اگر کھولی جاویں تمہیں برا لگے تم کو) تو ہم کو بھلا معلوم ہوتا اگر کوئی شخص عقلمند گانوں سے آوے اور آپ سے کچھ پوچھے اتفاقاً ایک شخص جنگل کا رہنے والا آیا اور بولا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارا پیام پہونچانیوالا ہمارے پاس آیا اور کہنے لگا تم کہتے ہو اللہ نے تم کو رسول بھلا اللہ نے تم کو بھیجا ہے آپ نے فرمایا اس نے سچ کہا وہ شخص بولا آسمان کو کس نے پیدا کیا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پھر وہ بولا زمین کو کس نے پیدا کیا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پھر وہ بولا پہاڑوں کو زمین میں کس چیز سے گاڑا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پھر وہ بولا زمین میں فایدے (یعنی طرح طرح کے پہلے اور میوے) کس نے پیدا کیے آپ نے فرمایا اللہ نے پھر وہ بولا قسم ہے اوس شخص کے جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا پہاڑ زمین میں بھاؤ کھڑے کیے پھر اوں میں طرح طرح کی فایدے کس نے پیدا کیے اللہ تعالیٰ نے تم کو بھیجا ہے آپ نے فرمایا ہاں پھر وہ بولا تمہارے پیام پہونچانیوالے نے ہم سے کہا کہ ہم پر پانچ نمازیں ہیں ہر دن رات میں آپ نے فرمایا سچ کہا وہ بولا قسم اوس شخص کی جس نے آپ کو بھیجا کیا اللہ نے آپکو حکم کیا ہے ان نمازوں کا آپ نے فرمایا ہاں تب وہ بولا آپ کے پیام پہونچانیوالے نے کہا ہم پر سال میں ایک مہینہ کے روزے ہیں آپ نے فرمایا سچ کہا وہ بولا قسم ہے اوس شخص کی جس نے آپکو بھیجا کیا اللہ نے آپ کو حکم کیا ہے روزوں کا آپ نے فرمایا ہاں پھر وہ بولا آپ کے پیام پہونچانیوالے نے ہم سے کہا ہم پر حج ہے جو شخص راہ پاوے بیت اللہ کا حج جانے کا آپ نے فرمایا سچ کہا وہ بولا قسم اوس شخص کی جس نے آپ کو بھیجا کیا اللہ نے آپ کو حج کا حکم کیا ہے آپ نے فرمایا ہاں تب وہ بولا قسم اوس شخص کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر بھیجا میں ان باتوں کو پورا کرونگا نہ زیادہ نہ کم جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا آپ نے فرمایا اگر سچ بولا تو جنت میں جاویگا

باب یہ پوچھنے والا ضمام بن ثعلبہ تھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صرف فرائض کے ادا کرنا جنت کے استحقاق کو کسی کا فی ہے اگرچہ سنت اور نوافل ادا نہ کرے

عن انس بن مالک یقول بینا نحن جلوس فی المسجد جاء رجل علی جمل فاناخہ فی المسجد ثم عقلہ
فقال لہم ایکم محمد ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متکئ بین ظہرانیہم فقلنا لہ ہذا الرجل الابیض
المتکئ فقال لہ الرجل یا ابن عبد المطلب فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد اجبتک قال الرجل یا محمد
انی سائلک فمشتد علیک فی المسألۃ فلا تجدن فی نفسک قال سل عما بدا لک قال انشدک بربک ورب من
قبلک آللہ ارسلک الی الناس کلہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم نعم قال فانشدک اللہ اللہ امرک
ان تصلی الصلوات الخمس فی الیوم واللیلۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم نعم قال فانشدک اللہ اللہ
امرک ان تاخذ ہذہ الصدقۃ من اغنیائنا فقسمہا علی فقرائنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم
نعم فقال الرجل آمنت بما جئت بہ وانا رسول من ورائی من قومی وانا ضمام بن ثعلبۃ اخو بنی سعد بن

بکی ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک شخص اونٹ پر سوار آیا اور مسجد میں اونٹ کو بٹھایا پھر اسکو باندھا پھر لوگوں سے بولا محمد تم میں ہے کون ہیں اور آپ صحابہ کے بیچ میں تکیہ لگائے ہوئے تھے ہم نے کہا یہ شخص ہیں گورے رنگ کے گکیہ لگائے ہوئے وہ شخص بولا اے عبدالمطلب کے بیٹے آپ نے فرمایا میں نے تجھ سے جواب دیا (یعنی میں موجود ہوں بکار نا کیا ضرور ہے) وہ شخص بولا اے محمد میں تم سے کچھ پوچھنے والا ہوں اور زور سے پوچھونگا تو تم برا نہ ماننا آپ نے فرمایا پوچھ جو چاہے وہ بولا میں تم کو قسم دیتا ہوں تمہارے پروردگار کی اور تم سے پہلے جو لوگ گزرے ہیں کی پروردگار کی کیا اللہ نے تم کو سب آدمیوں کیطرف بھیجا ہے آپ نے فرمایا ہاں خدا (یعنی خدا کو گواہ کیا کہنے پر) پھر وہ بولا میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ کی کیا اللہ نے تم کو حکم کیا ہے پانچ نمازیں پڑھنے کا دن رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں خدا کی قسم پھر وہ بولا میں تم کو قسم دیتا ہوں کیا اللہ نے تم کو حکم کیا ہے ہر سال اس مہینے میں (یعنی رمضان میں) روزے رکھنے کا آپ نے فرمایا ہاں خدا کی قسم پھر وہ بولا میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ کی کیا اللہ نے تم کو حکم کیا ہے امیروں اور مالداروں سے زکوٰۃ لیکر فقیروں کو بانٹنے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں تب وہ شخص بولا میں تجھ پر یقین کیا اس بن سکو تم لاچے ہو میں تمہارے پاس قاصد ہوں اپنی قوم کا لوگوں کا جو میری پیچھے میں اور میں شام سردار ضمام ہوں بنی سعد بن بکر کی قوم میں سے **عن** ابی ہریرۃ قال بینما النبی صلی اللہ علیہ وسلم مع اصحابہ جاءہ رجل من اھل البادیۃ قال شعبۃ بن عبید لم یقل انہ سمعہ الا ھذا الحرف قال اراہ اتفق قال اراہ ابیض مشرب حمرۃ فقال ایکم محمد فقلت انا فسألہ عن شیء فقلت علیک بالمسألۃ فاسأل عن حاجتک فقال انی سائلک فشددت علیک فی المسألۃ فلا تجدن فی نفسک قال سل عما بدا لک قال اسألک بربک ورب من قبلک ورب من بعدک آللہ ارسلک قال اللھم نعم قال فانشدک باللہ آللہ امرک ان تصلی الخمس صلوٰت فی الیوم واللیلۃ قال اللھم نعم قال فانشدک باللہ آللہ امرک ان تأخذ من اموال اغنیائنا فترد علی فقرائنا قال اللھم نعم قال فانشدک باللہ آللہ امرک ان تصوم ھذا الشھر من السنۃ قال اللھم نعم قال فانشدک باللہ آللہ امرک ان تحج ھذا البیت من استطاع الیہ سبیلا قال اللھم نعم قال فانی امنت وصدقت وانا ضمام بن ثعلبۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صحابہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے ایک دیہات والا آیا اور پوچھا تم میں ہے کون عبدالمطلب کا بیٹا ہے لوگوں نے کہا یہ شخص جو گورے رنگ کے سرخ تکیہ لگائے ہوئے ہیں وہ بولا میں تجھ سے کچھ پوچھنے والا ہوں اور زور سے پوچھونگا آپ نے فرمایا پوچھ جو تیرا جی چاہے وہ بولا میں تجھ سے تیرے پروردگار کی قسم دیکر پوچھتا ہوں اور تجھ سے پہلے لوگوں کا بھی پروردگار ہے اور آپ کے بعد کے لوگوں کا بھی پروردگار ہے کیا اللہ نے آپ کو بھیجا آپ نے فرمایا ہاں خدا کی قسم پھر وہ بولا میں آپ کو قسم دیتا ہوں اسی کی کیا اللہ نے آپ کو حکم کیا ہے ہر دن رات میں پانچ نمازیں پڑھنے کا آپ نے فرمایا ہاں خدا کی قسم پھر وہ بولا میں آپکو قسم دیتا ہوں اسی کی کیا اللہ نے آپ کو حکم کیا ہے صدقہ لینے کا مالداروں کے مال میں سے اور فقیروں کو بانٹنے کا آپ نے فرمایا ہاں خدا کی قسم پھر وہ بولا میں آپکو قسم دیتا ہوں اسی کی کیا اللہ نے آپ کو حکم کیا ہے کہ بیت اللہ کا حج کرے جو شخص وہاں تک جا سکے آپ نے فرمایا ہاں خدا کی قسم پھر وہ بولا میں ایمان لایا اور سچ جانا اور میں ضمام ثعلبہ کا بیٹا ہوں **باب** الفضل فی الجود

فِي شَهْرِ رَمَضَانَ رمضان مین زیادہ سخاوت کرنیکا بیان عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ كَانَ يُقَالُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ اَجْوَدُ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرَئِيْلُ وَكَانَ جِبْرَئِيْلُ يَلْقَاهُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ
شَهْرِ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْاٰنَ قَالَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ
مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگون سے زیادہ سخی تھے اور سب وقتون سے
زیادہ آپ رمضان مین سخاوت کرتے جب حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ سے ملتے اور حضرت جبرئیل رمضان کی ہر رات مین آپ سے ملا کرتے
اور قرآن کا دور کرتے ۔ راوی نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت جبرئیل ملتے تو آپ سخاوت کرنے مین کھلی ہوئی ہوا سے
بھی زیادہ ف یعنی جیسی بے روک ہوا نکل جاتی ہے اسطرح مال آپکے ہاتھ سے نکلتا رہتا جو آتا بانٹ دیتے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
مَا عَرَّسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَعْتَةٍ تُذْكَرُ وَكَانَ اِذَا كَانَ قَرِيْبًا مِنْهُ جِبْرَئِيْلُ يُدَارِسُهُ كَانَ اَجْوَدَ
بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نعت ایسی نہین کی جو بیان
کیجاوی اور جب حضرت جبرئیل علیہ السلام کے دور کا زمانہ آتا تو آپ چھٹی ہوئی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے ۔ ابو عبدالرحمن نسائی نے
کہا یہ روایت غلط ہے اور صحیح یونس بن یزید کی روایت ہے جو اوپر گزری اور اس روایت مین ایک حدیث دوسری حدیث مین ملا دی گئی ہے

فَضْلُ شَهْرِ رَمَضَانَ رمضان کے فضیلت کا بیان عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا
دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول لیجاتے ہین اور جہنم کے دروازے بند کیے جاتے ہین
اور شیطان باندھے جاتے ہین عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ
الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى الزُّهْرِيِّ
فِيْهِ احادیث مین راویون نے جو زہری پر اختلاف کیا اسکا بیان عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَغُلِّقَتْ
اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا لیکن یہان جنت کی جگہ رحمت کا لفظ ہے یعنی رمضان آتا
ہے تو رحمت کے دروازے کھول دیجاتے ہین عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ رَمَضَانُ
فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ
ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَاكُمْ رَمَضَانُ فَتُفْتَحُ
فِيْهِ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَتُغَلَّقُ فِيْهِ اَبْوَابُ النَّارِ وَتُسَلْسَلُ فِيْهِ الشَّيَاطِيْنُ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ رمضان کا مہینہ آن پہونچا تمہارے اوپر اسمیں جنت کے دروازے کھولیجاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کیے جاتے ہیں اور شیطان زنجیروں سے باندھے جاتے ہیں **ذِكْرُ الاِخْتِلَافِ** علی من روی فیہ الحدیث میں سمعہ بر راویوں کے اختلاف کا بیان **عَنْ** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یرغب فی قیام رمضان من غیر عزیمۃ و قال اذا دخل رمضان فتحت ابواب الجنۃ و غلقت ابواب الجحیم و سلسلت الشیاطین

ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دلاتے تھے رمضان میں تراویح پڑھنے کی مگر وجب نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھولیجاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کیے جاتے ہیں اور شیطان زنجیروں سے باندھے جاتے ہیں **عَنْ** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتاکم رمضان شھر مبارک فرض اللہ عز و جل علیکم صیامہ تفتح فیہ ابواب الجنۃ و تغلق فیہ ابواب الجحیم و تغل فیہ مردۃ الشیاطین فیہ لیلۃ خیر من الف شھر من حرم خیرھا فقد حرم

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس رمضان آیا مبارک مہینہ ہے اللہ نے اوسکے روزے تمپر فرض کیے ہیں اس مہینے میں جنت کے دروازے کھولیجاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کیے جاتے ہیں اور شریر شیطان باندھے جاتے ہیں اوسمیں ایک رات ہے جو ہزار راتوں سے بہتر ہے جو شخص محروم رہا اوسکی ثواب سے وہ محروم رہا **عَنْ** عمرو بن مرۃ قال عدنا عتبۃ بن فرقد فذکرنا شھر رمضان فقال ما تذکرون قلنا شھر رمضان قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول تفتح فیہ ابواب الجنۃ و تغلق فیہ ابواب النار و تغل فیہ الشیاطین و ینادی مناد کل لیلۃ یا باغی الخیر ھلم و یا باغی الشر اقصر

ترجمہ عمرو مرۃ سے روایت ہے ہم عتبہ بن فرقد کی عیادت (بیمار پرسی) کو گئے وہاں رمضان کا ذکر کرنے لگے انہوں نے کہا کس چیز کا ذکر کرتے ہو ہم نے کہا رمضان کا مہینہ کا انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے رمضان میں جنت کے دروازے کھولیجاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کیے جاتے ہیں اور شیطان باندھے جاتے ہیں اور ہر رات ایک پکارنیوالا پکارتا ہے نیکی کے چاہنے والے آ اور اے بدی کے چاہنے والے بدی کم کر۔ امام نسائی نے کہا اس حدیث میں خطا ہوئی ہے **عَنْ** عمرۃ قالت فی بیت فیہ عتبۃ بن فرقد فاردت ان احدث بحدیث و کان رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اول بالحدیث فحدث الرجل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی رمضان تفتح فیہ ابواب السماء و تغلق فیہ ابواب النار و یصفد فیہ کل شیطان مرید و ینادی مناد کل لیلۃ یا طالب الخیر ھلم و یا طالب الشر انمسک

ترجمہ عمرۃ سے روایت ہے میں ایک گھر میں تھا جسمیں عتبہ بن فرقد تھے تو میں چاہا ایک حدیث بیان کرنا اور ایک شخص تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے وہ زیادہ مستحق تھا حدیث بیان کرنیکا اوس نے حدیث بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا رمضان کے بارے میں کہ اوس میں آسمان کے دروازے کھولیجاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کیے جاتے ہیں اور ہر ایک شیطان سرکش قید کیا جاتا ہے اور ہر رات ایک پکارنیوالا پکارتا ہے نیکی کے چاہنے والے آ اور اے بدی کے چاہنے والے بدی کم کر **الرُّخْصَةُ**

وَإِنْ يُقَالَ لِشَهْرِ رَمَضَانَ رَمَضَانُ رمضان کی مہینہ کو صرف رمضان کہنے کی اجازت **ف** اس مسئلہ میں تین قول ہیں ایک یہ کہ فقط رمضان نہیں کہنا چاہیے بلکہ ماہ رمضان کہنا چاہیے اس لیے کہ رمضان اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے دوسرا یہ کہ جہاں پر قرینہ ہو کہ مراد ماہ رمضان ہے وہاں صرف رمضان بھی کہنا درست ہے جیسے ہم نے رمضان کو روزہ رکھا اور نہیں کہنا چاہیے کہ رمضان آیا یا گیا تیسرا یہ کہ صرف رمضان کہنے میں کچھ قباحت نہیں اور یہی مذہب ہے بخاری کا اور محققین علما کا **عَنْ** أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ صُمْتُ رَمَضَانَ وَلَا قُمْتُهُ كُلَّهُ وَكَلَا أَدْرِي زَكَّى التَّزْكِيَةَ أَوْ قَالَ لَا بُدَّ مِنْ غَفْلَةٍ وَتَيْقَظَةٍ ترجمہ ابوبکرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے یہ نہ کہے میں سارا رمضان روزہ سے رہا اور عبادت کی راوی نے کہا میں نہیں جانتا اپنے کو پاک کہنا کیوں برا جانا شاید اس وجہ سے کہ اپنی تعریف کرنا یا سمجھا یا ضرور کہ یہ کچھ غفلت ہوئی ہوگی (یعنی ساری رمضان میں عبادت کہاں ہوئی) **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا كَانَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِي فِيهِ فَإِنَّ عُمْرَةً فِيهِ تَعْدِلُ حَجَّةً ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری عورت سے فرمایا جب رمضان آوے تو اس میں عمرہ کر لیں کہ رمضان میں ایک عمرہ حج کے برابر ہے **ف** تو ان دونوں حدیثوں میں آپ نے صرف رمضان کہا اور شہر رمضان نہیں فرمایا **اختلاف** أَهْلُ الْآفَاقِ فِي الرُّؤْيَةِ اگر چاند کو دیکھنے میں ملکوں میں اختلاف ہو **عَنْ** كُرَيْبٍ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ قَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتَهَلَّ عَلَيَّ هِلَالُ رَمَضَانَ وَأَنَا بِالشَّامِ فَرَأَيْتُ الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ فَسَأَلَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ مَتَى رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَقُلْتُ رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ قَالَ أَنْتَ رَأَيْتَهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ قُلْتُ نَعَمْ وَرَآهُ النَّاسُ فَصَامُوا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ قَالَ لَكِنَّا رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُومُ حَتَّى نُكْمِلَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا أَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ أَوَلَا تَكْتَفِي بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهِ قَالَ لَا هَكَذَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ کریب سے روایت ہے ام الفضل نے اوکو معاویہ بن ابی سفیان بن بھیجا شام میں انہوں نے کہا میں شام میں آیا اور انکا کام پورا کیا تمہیں رمضان کا چاند آیا اور میں شام ہی میں تھا تو میں نے جمعہ کی رات کو چاند دیکھا پھر میں مدینہ میں آن پہونچا رمضان کی خبر میں عبداللہ بن عباس نے مجھ سے پوچھا اور چاند کا ذکر کیا تم نے کب چاند دیکھا میں نے کہا ہم نے دیکھا جمعہ کی رات کو انہوں نے کہا تم نے جمعہ کی رات کو دیکھا میں نے کہا ہاں اور لوگوں نے بھی دیکھا اور روزہ رکھا ہے معاویہ نے انہوں نے کہا ہم نے تو ہفتہ کی رات کو دیکھا اور ہم برابر روزہ رکھیں گے یہانتک کہ تیس دن پورے ہوں یا چاند دکھلائی دیوے میں نے کہا تم معاویہ اور انکے لوگوں کے چاند دیکھنے پر خیال نہ کروگے انہوں نے کہا نہیں ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی حکم کیا ہے **ف** کہ چاند دیکھکر روزہ شروع کرو اور چاند دیکھکر روزہ موقوف کرو اگر چاند نہ دکھلائی دیوے تو تیس دن پورے کر لو۔ مدینہ سے شام کا ملک دو کوس سے اور اتنی دور میں اختلاف ہو سکتا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اور ملکوں کی رویت کا اعتبار نہیں جو ہمارے پاس واقع ہوں البتہ اگر نزدیک ہوں جیسے بہت سے شہر یکجا ہیں **بَابُ** قَبُولِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ الْوَاحِدِ عَلَى هِلَالِ شَهْرِ رَمَضَانَ

ایک شخص کی گواہی رمضان کا چاند دیکھنے پر مقبول ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَاَیْتُ الْھِلَالَ فَقَالَ اَتَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ قَالَ نَعَمْ فَنَادَی بِلَالٌ اَنْ صُوْمُوْا ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا میں نے چاند دیکھا آپ نے فرمایا تو گواہی دیتا ہے بسبات کے کہ نہیں کوئی معبود سچا سوا اللہ کے اور محمد اس کے بندے اور بھیجے ہوئے ہیں وہ بولا ہاں آپ نے منادی کروادی کہ روزہ رکھو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِعْرْتُ الْھِلَالَ اللَّیْلَۃَ فَقَالَ اَتَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ یَا بِلَالُ اٰذِنْ فِی النَّاسِ فَلْیَصُوْمُوْا غَدًا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک گنوار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا میں نے رات کو چاند دیکھا آپ نے فرمایا تو گواہی دیتا ہے بسبات کی کہ کوئی سچا معبود نہیں ہے سوا اللہ کے اور حضرت محمد اس کے بندے ہیں اور بھیجے ہوئے ہیں وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا اے بلال پکار دے لوگوں میں کل روزہ رکھیں عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَیْدِ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّہٗ خَطَبَ النَّاسَ فِی الْیَوْمِ الَّذِیْ شُکَّ فِیْہِ فَقَالَ اَلَا اِنِّیْ جَالَسْتُ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسَاَلْتُھُمْ وَاَنَّھُمْ حَدَّثُوْنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صُوْمُوْا لِرُؤْیَتِہٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْیَتِہٖ وَاَنْسُکُوْا لَھَا فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاَتِمُّوْا ثَلَاثِیْنَ وَاِنْ شَھِدَ شَاھِدَانِ فَصُوْمُوْا وَاَفْطِرُوْا ترجمہ عبد الرحمن بن زید بن خطاب خطبہ پڑھا شک کے روز (یعنی جس دن شبہ تھا کہ پہلی تاریخ ہے یا نہیں) تو کہا میں جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے اور ان سے پوچھا انہوں نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ رکھو چاند دیکھ کر اور روزہ چھوڑو چاند دیکھ کر اور اسی طرح حج میں عمل کرو اگر آسمان پر ابر ہو تو تیس دن پورے کرلو بسبب اگر دو گواہ گواہی دیں (چاند دیکھنے کی جب آسمان پر ابر ہو) تو روزہ رکھو اور روزہ چھوڑو کمال شعبان کے تیس دن پورے کرنا اور بیان اختلاف راویوں کے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صُوْمُوْا لِرُؤْیَتِہٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْیَتِہٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَعُدُّوْا ثَلَاثِیْنَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ رکھو چاند دیکھکر اور روزہ موقوف کرو چاند دیکھکر اگر ابر ہو تو تیس دن پورے کرلو عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صُوْمُوْا لِرُؤْیَتِہِ الْھِلَالِ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْیَتِہٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاقْدُرُوْا ثَلَاثِیْنَ ترجمہ وہی جو گزرا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَیْتُمُ الْھِلَالَ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَیْتُمُوْہُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَصُوْمُوْا ثَلَاثِیْنَ یوماً ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو پھر جب چاند دیکھو تو روزہ موقوف کرو اگر ابر آجاوے تو تیس روزے رکھو عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا رَاَیْتُمُ الْھِلَالَ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَیْتُمُوْہُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاقْدِرُوْا لَہٗ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب چاند دیکھو تو موقوف کرو اگر ابر آجاوے تو اندازہ کرو یعنی تیس دن پورے کرلو عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَکَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لَا تَصُوْمُوْا

حَتّٰی تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوا حَتّٰی تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوْا لَهٗ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا بیان کیا تو فرمایا مت روزہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھو اور مت روزہ موقوف کرو جب تک چاند نہ دیکھو اگر ابر آجاوے تو اندازہ کر لو ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ بیان راویوں کی اختلاف کا عبید اللہ بن عمر سے اس حدیث میں عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْهُ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰی تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوْا لَهٗ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت روزہ رکھو یہاں تک کہ چاند دیکھو اور مت روزہ موقوف کرو یہاں تک کہ چاند دیکھو اگر ابر آجاوے تو اسکا اندازہ کر لو عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهِلَالَ فَقَالَ اِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوْا ثَلَاثِيْنَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کا ذکر کیا تو فرمایا جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب پھر چاند دیکھو تو موقوف کرو اگر چاند چھپا ہو تو تیس دن پورے کر لو ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ راویوں کی اختلاف کا بیان ابن عباس کی حدیث میں عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُوْمُوا لِهِلَالِ رُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِيْنَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ رکھو چاند دیکھکر اور موقوف کرو چاند دیکھکر اگر ابر آجاوے تو تیس کا شمار پورا کر لو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُعْجِبْتُ مِمَّنْ يَتَقَدَّمُ الشَّهْرَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِيْنَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے وہ نہوں نے کہا میں تعجب کرتا ہوں اوس شخص سے جو مہینا سے آگے روزہ رکھتا ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب چاند دیکھو تو موقوف کرو اگر ابر آجاوے تو تیسوں کا شمار پورا کرو ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى مَنْصُوْرٍ فِيْ حَدِيْثِ رِبْعِيٍّ فِيْهِ راویوں کا اختلاف منصور پر ربعی کی روایت میں عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ حَتّٰی تَرَوُا الْهِلَالَ اَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ قَبْلَهٗ اَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثُمَّ صُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوُا الْهِلَالَ اَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ قَبْلَهٗ ترجمہ حذیفہ بن الیمان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت روزہ رکھو مہینا کے آگے جب تک چاند نہ دیکھلو یا شعبان کے تیس دن پورے نہ کر لو پھر روزہ رکھو یہاں تک کہ چاند دیکھو یا تیس روز پورے کر لو عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقَدِّمُوا الشَّهْرَ حَتّٰی تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ اَوْ تَرَوُا الْهِلَالَ ثُمَّ صُوْمُوْا وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰی تَرَوُا الْهِلَالَ اَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِيْنَ ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا مت روزہ رکھو رمضان کے آگے جب تک شمار پورا کر دیا چاند نہ دیکھو پھر روزہ رکھو اور موقوف مت کرو روزوں کو جب تک چاند نہ دیکھو یا شمار پورا کر لو عَنْ رِبْعِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَتِمُّوْا شَعْبَانَ ثَلَاثِيْنَ اِلَّا اَنْ تَرَوُا الْهِلَالَ قَبْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ صُوْمُوْا رَمَضَانَ ثَلَاثِيْنَ اِلَّا اَنْ تَرَوُا الْهِلَالَ قَبْلَ ذٰلِكَ ترجمہ ربعی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب پھر چاند دیکھو تو

موقوف کرو اگر چاند چھپ جاوے تو شعبان کی تیس دن پورے کرلو مگر جب چاند اوس سے پہلے دیکھو پھر رمضان کی تیس روزے رکھو مگر یہ چاند اوس سے پہلے دیکھو

عن ابن عباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ فان حالت بینکم وبینہ سحاب فاکملوا العدۃ ولا تستقبلوا الشہر استقبالا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا روزے رکھو چاند دیکھکر اور موقوف کرو چاند دیکھکر اگر تمھارے اور چاند کے بیچمیں ابر آجاوے تو تیس دن کا شمار پورا کرلو اور مہینے کے آگے مت روزے رکھو

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصوموا قبل رمضان صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ فان حالت دونہ غیابۃ فاکملوا ثلاثین ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا مت روزے رکھو رمضان سے پہلے ایک دو روز رمضان کی استقبال کے لیئے) بلکہ روزے رکھو چاند دیکھکر اور موقوف کرو چاند دیکھکر اگر ابر حائل ہوجاوے تو تیس دن پورے کرلو

کم الشہر مہینا کتنے روز کا ہوتا ہے وذکر الاختلاف علی الزہری فی الخبر عن عائشۃ بیان اختلاف کا راویوں کا زہری حضرت عائشہ کی حدیث میں

عن عائشۃ قالت اقسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا یدخل علی نسائہ شہرا فلبث تسعا وعشرین فقلت لیس قد کنت لبثت شہرا فعدت الا یام تسعا وعشرین قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہر تسع وعشرون ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے قسم کہائی کہ اپنی عورتوں پاس نہ جاوین گے ایک مہینے تک پھر آپ اوتیس روز تک ٹھہرے میں نے کہا آپنے قسم کہائی تھی ایک مہینے کی لیکن اوشمار سے بھی اوتیس روز ہوئے تب رسول اللہ صلعم نے فرمایا مہینہ اوتیس روز کا ہوتا ہے

ف ایکبار آنحضرت صلعم نے ایک بھید کی بات حضرت ام المومنین حفصہ سے کہی اور اون سے کہا کسی سے ظاہر نہ کرنا اونہوں نے حضرت عائشہ سے کہدی اور فرصت پاکر وہ بات فاش ہوگئی اللہ تعالی نے آنحضرت کو جتلادیا کہ ام المومنین حفصہ نے سبات کو ظاہر کردیا آپ بہت ناراض ہوئے اور ام المومنین عائشہ اور حفصہ دونوں کو توبہ کا حکم ہوا۔ وہ بات یہ تھی کہ حضرت نے اپنی لونڈی کو اپنے اوپر حرام کرلیا تھا۔ یا خلافت کی بات تھی کہ بعد میرے ابوبکر کو خلافت ہوگی پھر عمر کو

عن ابن عباس قال لم ازل حریصا ان اسأل عمر بن الخطاب عن المرأتین من ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللتین قال اللہ لہما ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما وما الحدیث وقال فیہ فاعتزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نساءہ من اجل ذلک الحدیث حین افشتہ حفصۃ الی عائشۃ تسعا وعشرین لیلۃ قالت عائشۃ وکان قال ما انا بداخل علیہن شہرا من شدۃ موجدتہ علیہن حین عاتبہ اللہ عز وجل فلما مضت تسع وعشرون لیلۃ دخل علی عائشۃ فبدأ بہا فقالت لہ عائشۃ انک قد کنت الیت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا تدخل علینا شہرا وانا اصبحنا من تسع وعشرین لیلۃ نعدہا عدا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہر تسع وعشرون لیلۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے میں نہایت مشتاق تھا کہ حضرت عمر سے پوچھوں اون دو بی بیوں کو جنکا ذکر اللہ تعالی نے اس آیت میں کہا ہے ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما یعنی اگر تم توبہ کرو اللہ کیطرف تو تمہارے دل جھکے ہیں

اور بیان کیا حدیث کو آخر تک اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دیا اپنی عورتوں کو اس بات کی وجہ سے جو حضرت حفصہ نے ظاہر کر دی حضرت عائشہ سے انتیس راتوں تک حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ان عورتوں پاس نہیں جاؤنگا ایک مہینے تک اسلیے کہ آپ کو بہت غصہ تھا دن پر جب اللہ نے اوذکا حال آپکو بتلا دیا جب انتیس راتیں گزریں تو رسول اللہ صلعم سے پہلے حضرت عائشہ پاس گئی انہوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے قسم کھائی تھی ایک مہینے تک نہ آنے کی اور ابھی انتیسویں رات کی صبح ہوئی ہے ہم گنتی جانتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ انتیس روز کا ہوتا ہے **ذکر** خبر ابن عباس فیہ ابن عباس کے حدیث کا بیان

اسباب میں **عن** ابن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اتانی جبرئیل علیہ السلام فقال الشہر تسع وعشرون یوما ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے انہوں نے کہا مہینہ انتیس روز کا ہوتا ہے **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہر تسع وعشرون یوما ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ انتیس روز کا ہوتا ہے **عن** سعد بن ابی وقاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ ضرب بیدیہ علی الاخری وقال الشہر ہکذا وہکذا ولقص فی الثالثۃ اصبعا ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مار کر فرمایا مہینہ ایسا ایسا اور ایسا ایسا اور خبر میں ایک انگلی کم کر لی **ف** یعنی انتیس روز کا **عن** سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہر ہکذا وہکذا وہکذا یعنی تسعۃ وعشرون ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ ایسا ایسا اور ایسا ہے اور یہ ہے اور ایسا ایسا اور ایسا ہے راپنے انگلیوں سے بتلایا اور تیسری بار میں ایک انگلی کو کم کر لیا یعنی انتیس روز کا **عن** محمد بن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہر ہکذا وہکذا وصفق محمد بن عبید بیدیہ تسعۃ ثم اتاہ ثم قبض فی الثالثۃ الابہام والسبابۃ ترجمہ محمد بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ ایسا ایسا اور ایسا ہے راوی محمد بن عبید نے حدیث کو ادا کی تو دونوں ہاتھوں کو ملا کر تین بار تالیا پھر تیسری بار میں انگوٹھا بند کر لیا **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہر یکون تسعا وعشرین ویکون ثلاثین فاذا رأیتموہ فصوموا واذا رأیتموہ فافطروا فان غم علیکم فاکملوا العدۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ انتیس روز کا ہوتا ہے انتیس روز کا ہوتا ہے جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب چاند دیکھو تو روزہ چھوڑ دو اگر ابر کا دن ہو تو شمار پورا کرلو **عن** عبد اللہ بن عمر یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الشہر تسع وعشرون ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے مہینہ انتیس روز کا ہوتا ہے **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انا امۃ امیۃ لا نکتب ولا نحسب الشہر ہکذا وہکذا وہکذا ثلاثا حتی ذکر تسعا وعشرین ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم امی ہیں (یعنی ان پڑھ ہیں) نہ لکھنے ہیں نہ حساب کرتے ہیں مہینہ ایسا اور ایسا اور ایسا ہے اور انتیس دنوں کو فرمایا **عن** ابن عمر حدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انا امۃ امیۃ لا نحسب

وَلَا نَكْتُبُ وَالشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَعَقَدَ الْاِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ وَالشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا تَمَامُ ثَلٰثِيْنَ

ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم لوگ امّی ہیں نہ حساب کرتے ہیں نہ لکھتے ہیں مہینہ یہ ہوا اور یہ ہوا اور تیسری بار میں انگلیوں کو بند کر لیا اور مہینہ یہ ہوا اور یہ ہوا پورے تیس تبلائے (یعنی کبھی انتیس دن کا ہوتا ہے اور کبھی تیس دن کا ہوتا ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَوَصَفَ شُعْبَةُ عَنْ صِفَةِ جَبَلَةَ عَنْ صِفَةِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ فَمَا حَكَى مِنْ صُنْعِهٖ مَرَّتَيْنِ بِاَصَابِعِ يَدَيْهِ وَنَقَصَ فِي الثَّالِثَةِ اِصْبَعًا مِنْ اَصَابِعِ يَدَيْهِ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مہینہ یہ ہوا اور شعبہ نے جبلہ بن سحیم سے نقل کیا انہوں نے ابن عمرؓ سے مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے یہ کہہ کر دو بار انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں سے اشارہ کیا اور تیسری بار میں ایک انگلی بند کر لی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے

اَلْحَثُّ عَلَى السَّحُوْرِ سحری کھانے کی فضیلت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً ترجمہ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ تَسَحَّرُوْا ترجمہ اس روایت میں عبداللہ بن مسعودؓ کا قول بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا سحری کرو

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً ترجمہ اس روایت میں یہ قول ابوہریرہؓ کا بیان کیا کہ سحری کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے

ف کیونکہ سحری کھانے سے طاقت ہوتی ہے اور روزہ دار خوش رہتا ہے اور سحری کے وقت عبادت اور دعا کی بھی سوزدن ہوتی ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

تَاْخِيْرُ السَّحُوْرِ سحری میں دیر کرنے کی فضیلت

عَنْ زِرٍّ قَالَ اَقْبَلْنَا حُذَيْفَةَ اَيُّ سَاعَةٍ تَسَحَّرْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ النَّهَارُ اِلَّا اَنَّ الشَّمْسَ لَمْ تَطْلُعْ ترجمہ زرؒ سے روایت ہے حذیفہ سے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کس وقت سحری کی انہوں نے کہا دن ہو گیا تھا مگر آفتاب نہیں نکلا تھا (مطلب یہ ہے کہ فجر بہت قریب تھی گویا ہو گئی تھی اور بعضوں کے نزدیک یہ وقت آفتاب تک کہنا نادرست ہے لیکن یہ قول مردود ہے اور مخالف ہے کتاب اللہ کے)

عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ تَسَحَّرْتُ مَعَ حُذَيْفَةَ ثُمَّ خَرَجْنَا اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَتَيْنَا الْمَسْجِدَ فَصَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا اِلَّا هُنَيْهَةٌ ترجمہ زر بن حبیشؒ سے روایت ہے میں نے سحری کھائی حذیفہؓ کے ساتھ پھر ہم نکلے نماز کو جب مسجد میں آئے تو دو رکعتیں ہم نے پڑھیں اور نماز کی تکبیر ہوئی تھوڑی دیر کے بعد

عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ قَالَ تَسَحَّرْتُ مَعَ حُذَيْفَةَ ثُمَّ خَرَجْنَا اِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّيْنَا ترجمہ صلہ بن زفرؒ سے روایت ہے میں نے سحری کھائی حذیفہؓ کے ساتھ پھر ہم نکلے نماز کو گئے تو فجر کی سنتیں ہم نے مسجد میں پڑھیں پھر نماز کی تکبیر ہوئی ہم نے نماز پڑھی

قَدْرُ مَا بَيْنَ السَّحُوْرِ وَبَيْنَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فجر کی نماز اور سحری میں کتنا فاصلہ ہو

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ

تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلٰوةِ قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَالَ قَدْرُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے ہم نے سحری کھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر نماز کو کھڑے ہوئے انس نے کہا میں نے زید بن ثابت سے پوچھا نماز میں اور سحری میں کتنا فاصلہ تھا انہوں نے کہا جتنی دیر میں آدمی پچاس آیتیں پڑھے

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلٰوةِ قُلْتُ زَعَمَ أَنَسٌ أَنَّ الْقَائِلَ مَا كَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ قَدْرُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کی پھر نماز کو اٹھے شاید انس نے کہا کتنا فاصلہ دونوں میں تھا انہوں نے کہا اتنا جتنی دیر میں آدمی پچاس آیتیں پڑھے

عَنْ أَنَسٍ قَالَ تَسَحَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ ثُمَّ قَامَ مُحَمَّدٌ خَلَالَ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَقُلْتُ لِأَنَسٍ كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا وَدُخُولِهِمَا فِي الصَّلٰوةِ قَالَ قَدْرُ مَا يَقْرَأُ الْإِنْسَانُ خَمْسِينَ آيَةً ترجمہ انس سے روایت ہے زید بن ثابت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کی پھر دونوں کھڑے ہوئے اور صبح کی نماز پڑھنی لگی قتادہ نے کہا میں نے انس سے پوچھا کتنا فاصلہ تھا کہا نصف ذرعت اور نماز میں داخل ہونے کہا اتنا جتنی دیر میں آدمی پچاس آیتیں پڑھے

عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ فِينَا رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ السَّحُورَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ السَّحُورَ قَالَتْ أَيُّهُمَا الَّذِي يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ السَّحُورَ قُلْتُ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَتْ هٰكَذَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ترجمہ ابو عطیہ سے روایت ہے کہتے حضرت عائشہ سے کہا ہم میں دو آدمی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک تو روزہ جلدی افطار کرتا ہے اور سحری دیر میں کھاتا ہے یعنی قریب فجر کے اور دوسرا افطار دیر میں کرتا ہے اور سحری جلد کھاتا ہے انہوں نے کہا وہ کون شخص ہے جو افطار جلدی کرتا ہے اور سحری دیر میں کھاتا ہے میں نے کہا عبد اللہ بن مسعود انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے

عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ فِينَا رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ السَّحُورَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ السَّحُورَ قَالَتْ أَيُّهُمَا الَّذِي يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ السَّحُورَ قُلْتُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَتْ هٰكَذَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَ لَهَا مَسْرُوقٌ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلَاهُمَا لَا يَأْلُو عَنِ الْخَيْرِ أَحَدُهُمَا يُؤَخِّرُ الصَّلٰوةَ وَالْفِطْرَ وَالْآخَرُ يُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ وَالْفِطْرَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَيُّهُمَا الَّذِي يُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ وَالْفِطْرَ قَالَ مَسْرُوقٌ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ هٰكَذَا كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابو عطیہ سے روایت ہے میں اور مسروق دونوں حضرت عائشہؓ پاس گئے مسروق نے کہا دو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ہیں اور دونوں نیک کام میں کوتاہی نہیں کرتے لیکن ایک نماز بھی دیر سے پڑھتا ہے اور روزہ بھی دیر سے افطار کرتا ہے اور دوسرا نماز بھی جلدی پڑھتا ہے اور روزہ بھی جلد افطار کرتا ہے حضرت عائشہؓ نے کہا وہ کون شخص ہے جو نماز بھی جلد پڑھتا ہے اور روزہ بھی جلد افطار کرتا ہے مسروق نے کہا عبد اللہ بن مسعود حضرت عائشہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے

عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا

وَسُرِقَ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ قَالَتْ أَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ قُلْنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَتْ هَكَذَا كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ أَبُو مُوسَى

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ دوسرے صحابی ابوموسیٰ اشعری تھے

فَضْلُ التَّسَحُّرِ سحری کھانے کی فضیلت

عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَسَحَّرُ فَقَالَ إِنَّهَا بَرَكَةٌ أَعْطَاكُمُ اللهُ إِيَّاهَا فَلَا تَدَعُوهُ

ترجمہ ایک صحابی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپ سحری کھا رہے تھے آپ نے فرمایا یہ برکت ہے جو اللہ نے تم کو دی ہے تو مت چھوڑو اس کو

دَعْوَةُ السَّحُورِ سحری کھانے کے لیے بلانا

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَدْعُو إِلَى السَّحُورِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ هَلُمُّوا إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ

ترجمہ عرباض بن ساریہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ بلا رہے تھے سحری کے لیے رمضان کے مہینہ میں تو فرماتے آؤ صبح کے مبارک کھانے کی طرف

تَسْمِيَةُ السَّحُورِ غداء کو صبح کا کھانا کہنا

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِغَدَاءِ السَّحُورِ فَإِنَّهُ هُوَ الْغَدَاءُ الْمُبَارَكُ

ترجمہ مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لازم کرو اپنے اوپر صبح کا کھانا یعنی سحری کا کیونکہ وہ مبارک کھانا ہے صبح کا

عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ يَعْنِي السَّحُورَ

ترجمہ خالد بن معدان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص سے آؤ صبح کا کھانے کے لیے جو مبارک ہے یعنی سحری کے لیے

فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں کیا فرق ہے

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فَصْلَ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحَرِ

ترجمہ عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے اور اہل کتاب کے روزے میں فرق بھی ہے سحری کھانا وہ سحری نہیں کھاتے

اَلسَّحُورُ بِالتَّوْقِيتِ وقت اور کہہ کہا کر سحری کرنا

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ عِنْدَ السَّحُورِ يَا أَنَسُ إِنِّي أُرِيدُ الصِّيَامَ أَطْعِمْنِي شَيْئًا فَأَتَيْتُهُ بِتَمْرٍ وَإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ وَذَلِكَ بَعْدَ مَا أَذَّنَ بِلَالٌ فَقَالَ يَا أَنَسُ انْظُرْ رَجُلًا يَأْكُلُ مَعِي فَدَعَوْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَجَاءَ فَقَالَ إِنِّي قَدْ شَرِبْتُ شَرْبَةَ سَوِيقٍ وَأَنَا أُرِيدُ الصِّيَامَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُرِيدُ الصِّيَامَ فَتَسَحَّرَ مَعَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ

ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کی وقت سحری کہا اے انس میں روزہ رکھنا چاہتا ہوں مجھ کچھ کھلا میں کھجور لایا اور ایک برتن پانی کا اس وقت بلال اذان دے چکے تھے آپ نے فرمایا اے انس کسی شخص کو ڈھونڈھ جو میری ساتھ کھاوے میں نے زید بن ثابت کو بلایا وہ آئے انہوں نے کہا میں نے ایک گھونٹ ستو کا پیا ہے اور میں نیت روزہ کی تو آپ نے فرمایا میری بھی نیت روزہ کی ہے پھر زید نے آپ کے ساتھ سحری کھائی بعد اس کے آپ اٹھے اور دو رکعتیں پڑھیں پھر

نماز کی کیسے کھلے **تاویل** قولہ تعالیٰ کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر

اس آیت کی تفسیر کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض اخیر تک **عن** البراء بن عازب ان احدہم کان اذا صام فقال ان یعتشی لم یحل لہ ان یاکل شیئا ولا یشرب لیلتہ ویومہ من الغد حتی تغرب الشمس حتی نزلت ہذہ الایۃ کلوا واشربوا الی الخیط الاسود وقال ونزلت فی ابی قیس بن عمرو اتی اہلہ وہو صائم بعد المغرب فقال ہل من شیء فقالت امرأتہ ما عندنا شیء ولکن اخرج التمس لک عشاء فجرجت ووضع رأسہ فنام فرجعت الیہ فوجدتہ نائما وانتظرتہ فلم یطعم شیئا وبات واضبح صائما حتی انتصف النہار فغشی علیہ وذلک ان تنزل ہذہ الایۃ فانزل اللہ فیہ

ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے پہلے یہ دستور تھا کہ اگر روزہ دار شام کو کھانا کھانے سے پہلے سو جاوے پھر اوسکو رات بھر کھانا اور پینا درست نہ ہوتا دوسرے دن آفتاب کے ڈوبنے تک یہانتک یہ آیت اتری کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر یعنی کھاؤ اور پیو یہانتک کہ دکھلائی دیوے تم کو سفید دھاری فجر کی سیاہ دھاری سے اور نہ کھانے کی کہا یہ آیت ابوقیس بن عمرو کے باب میں اتری وہ اپنی بی بی پاس گئے مغرب کے بعد اور وہ روزہ سے تھے پوچھا کچھ کھانے کو ہے بی بی نے کہا ہمارے پاس کچھ نہیں ہے لیکن میں جاتی ہوں تیرے لیے کچھ کھانا ڈھونڈھ کر لاتی ہوں وہ باہر گئی اور یہ لیٹ کر سو گئے جب وہ لوٹ کر آئی تو انکو دیکھا سو رہے میں اوس نے جگایا لیکن انہوں نے کچھ نہ کہا یا (اور جو سو کر سونے کے بعد کھانا پینا درست تھا) اور رات بھر یوں ہی رہی پھر صبح کو روزہ رکھا جب دوپہر ہوئی تو انکو غش آگیا (مارے بھوک اور پیاس کے) اوس وقت تک یہ آیت نہیں اتری تھی تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری **عن** عدی بن حاتم انطلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ہولہ حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود قال ہو سواد اللیل وبیاض النہار

ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے وہ بولے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر جیسا سفید دھاری اور سیاہ دھاری ہو کیا مراد ہے اس آیت میں حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود آپ نے فرمایا سیاہ دھاری رات کی سیاہی ہے اور سفید دھاری دن کی سفیدی **کیف الفجر** ذکر کیونکر نکلتی ہے **عن** ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یؤذن بلال بلیل لینبہ نائمکم ویرجع قائمکم ولیس الفجر ان یقول ہکذا واشار بکفہ ولکن الفجر ان یقول ہکذا واشار باصبعیہ

ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال رات کو اذان نہ دیوے میں (یعنی رات باقی رہتی ہے) اتنا کہ تم میں سو جو سوتا ہو وہ ہوشیار ہو (تہجد پڑھنے والا سیدھی کہاوے) اور جاگتا ہو وہ لوٹ جاوے (تھوڑی دیر سونیکی یا کھانا کھانے کے لیے یا وتر پڑھنے کی) اور فجر اسطرح نہیں ہے اور اشارہ کیا اپنی ہتھیلی سے بلکہ فجر اسطرح ہے اور اشارہ کیا دونوں کلمی کی انگلیوں سے **ف** پہلی ایک روشنی لمبی ہوتی ہے پہاڑ کے دم کیطرح وہ فجر نہیں ہے بلکہ صبح کاذب ہے اور فوت روزہ دار کو کھانا پینا درست ہے دوسری روشنی آسمان کے کنارہ میں پورب کی طرف پھیلی ہوئی نکلتی ہے وہ صبح صادق ہے اور فوت روزہ دار کو کھانا پینا منع ہے **عن** سمرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغرنکم اذان بلال ولا ہذا البیاض حتی ینفجر الفجر ہکذا وہکذا یعنی معترضا قال ابو داود وبسط یدیہ شمالا

مناد ابدیہ ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت آگے ہو کا دو ہو تم کو بلکا کی آدمی اور زید سعید ہی جیسے فجر کی روشنی نہیں ہوتے اسطرح بیچ جوزان میں ابوداؤد نے کہا شعبہ نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے اور بائیں پھیلائے کہنیکر **التقدم قبل شهر رمضان** رمضان کا استقبال کرنا کیسا ہے **عن** ابی هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تقدموا قبل الشهر بصيام رجل كان يصوم صياما فليصم ذلك اليوم **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت روزہ رکھو مہینے سے پہلے مگر وہ شخص کہ جسکا دن روزہ کا آجاوے یعنی کوئی شخص کہ عادت ہی ایکدن روزہ رکھنے کی اب وہ دن رمضان سے پہلے آن پڑا تو روزہ رکھے اسلیے کہ اوسکی نیت استقبال کے نہیں ہے **عن** ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يتقدمن احدكم الشهر بيوم ولا بيومين الا احد كان يصوم صياما فليصمه **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت روزہ رکھو کوئی رمضان سے ایک روز یا دو روز پہلے مگر وہ شخص جو پہلے سے اوسدن روزہ رکھا کرتا تھا تو وہ رکھے **عن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقدموا الشهر بصيام يوم ولا يومين الا ان يوافق ذلك يوما كان يصوم احدكم **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت روزہ رکھو رمضان سے ایک دن دو دن پہلے مگر جیسا وہ دن آجاوے جسدن تم میں سے کوئی روزہ رکھا کرتا تھا تو روزہ رکھے۔ امام بخاری نے کہا یہ حدیث غلط ہے **عن** ام سلمة قالت ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم شهرين متتابعين الا انه كان يصل شعبان برمضان **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پے در پے دو مہینے کے روزے رکھتے نہیں دیکھا مگر آپ شعبان کے رمضان سے ملا دیتے یعنی شعبان میں برابر روزے رکھتے کہ وہ رمضان کے روزوں سے ملجاتا **عن** ام سلمة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصل شعبان برمضان **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کو رمضان سے ملا دیتے **عن** ابی سلمة بن عبد الرحمن انه سأل عائشة عن صيام رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم حتى نقول لا يفطر ويفطر حتى نقول لا يصوم وكان يصوم شعبان او عامة شعبان **ترجمہ** ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کو وہ بولیں کہ آپ روزے رکھتے تو ہم کہتے تھے اب افطار نہ کریں گے پھر افطار کرتے تو ہم کہتے اب روزے نہ رکھینگے اور آپ سارے شعبان یا اکثر شعبان میں روزے رکھتے تھے **عن** عائشة قالت لقد كانت احدانا تفطر في رمضان فما تقدر ان تقضي حتى يدخل شعبان وما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم في شهر ما يصوم في شعبان كان يصوم كله الا قليلا بل كان يصومه كله **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ہم میں سے (یعنی حضرت کی بیبیوں میں سے) رمضان میں کوئی افطار کرتے) یعنی روزے رکھتی پھر اوسکو قضا کرنے کی مہلت نہ ملتی یہانتک کہ شعبان آتا اور حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان میں کہتے تنہی میں کسی مہینے میں نہ رکھتے آپ شعبان بلکہ سارے شعبان میں روزے رکھتے **عن** ابی سلمة قالت سألت عائشة فقلت اخبريني عن صيام رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت كان

يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ وَلَمْ يَكُنْ يَصُومُ شَهْرًا أَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ ترجمہ ابوسلمہؓ سے روایت ہے میں حضرت عائشہؓ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کا حال انہوں نے کہا آپ روزہ رکھتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب روزہ ہی رکھی جاویں گے اور افطار کرتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب افطار ہی کریں گے اور کسی مہینے میں آپ شعبان سے زیادہ روزے نہ رکھتے آپ کل شعبان میں روزے رکھتے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرٍ مِنَ السَّنَةِ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سال کے کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے نہ رکھتے آپ شعبان کے ساری مہینے میں روزے رکھتے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَعْبَانَ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان میں روزے رکھتے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَا أَعْلَمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ وَلَا قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا قَطُّ كَامِلًا ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے میں نہیں جانتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ایک رات میں سارا قرآن پڑھا ہو یا کسی رات میں ساری رات عبادت کی ہو یا کسی مہینے کے پورے روزے رکھے ہوں سوا رمضان کے ف پھر اور پوری حدیثوں میں جو آیا ہے کہ آپ سارے شعبان کے روزے رکھتے مراد اوس سے یہ ہے کہ اکثر دنوں میں رکھتے اور بہت کر کے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ وَكَمْ يَصُمْ شَهْرًا تَامًّا مُنْذُ أَتَى الْمَدِينَةَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَمَضَانَ ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب روزے رکھے جاویں گے اور افطار کرتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب افطار کیے جاویں گے اور آپ نے کسی مہینے کے پورے روزے نہیں رکھے جب سے مدینہ میں آئے مگر رمضان میں عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ الضُّحَى قَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْ مَغِيبَتِهِ قُلْتُ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرًا كُلَّهُ قَالَتْ مَا عَلِمْتُهُ صَامَ شَهْرًا كُلَّهُ إِلَّا رَمَضَانَ وَلَا أَفْطَرَ حَتَّى يَصُومَ مِنْهُ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ ترجمہ عبداللہ بن شقیق سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہؓ سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھا کرتے انہوں نے کہا نہیں مگر جب باہر سے آتے (یعنی سفر سے) میں نے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینے کو پورا روزے رکھتے انہوں نے کہا نہیں مگر رمضان کے اور نہ کسی مہینے میں افطار کرتے (یعنی ایک روزہ بھی نہ رکھتے) یہاں تک کہ وفات ہوئی آپ کے عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ الضُّحَى قَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْ مَغِيبَتِهِ قُلْتُ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ صَوْمٌ مَعْلُومٌ سِوَى رَمَضَانَ قَالَتْ وَاللَّهِ إِنْ صَامَ شَهْرًا مُعَلَّلًا سِوَى رَمَضَانَ حَتَّى مَضَى لِوَجْهِهِ وَلَا أَفْطَرَ حَتَّى يَصُومَ مِنْهُ ترجمہ عبداللہ بن شقیق سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھتے تھے انہوں نے کہا نہیں مگر جب سفر سے آتے میں نے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی روزہ معین تھا سوا رمضان کے انہوں نے کہا قسم اللہ کی آپ کسی معین مہینے میں روزے نہیں رکھتے سوا رمضان کے

یہانتک کہ وفات ہوئی اور نہ افطار کرلیا کسی مہینے میں (بالکل) بلکہ روزہ رکھا ہر ایک مہینے میں عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ أَنَّهُ سَأَلَ
عَائِشَةَ عَنْ الصِّيَامِ فَقَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ وَيَجْرِي صَوْمَهُ اثْنَيْنِ
وَالْخَمِيسَ ترجمہ حمید بن نافع سے روایت ہے ایک شخص نے حضرت عائشہ سے پوچھا روزوں کو اور انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سارا
شعبان میں روزے رکھتے اور خیال رکھتے پیر اور جمعرات کے روزہ کا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِلُ
شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ وَيَتَحَرَّى الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے
رکھتے تھے شعبان اور رمضان میں اور خیال رکھتے تھے پیر اور جمعرات کا صِيَامُ يَوْمِ الشَّكِّ شک کے دن روزہ رکھنا
کیسا ہے اور خبر دن شبہ ہو کہ رمضان کا پہلا دن ہے یا شعبان کا خبر دن عَنْ صِلَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَمَّارٍ فَأُتِيَ بِشَاةٍ مَصْلِيَّةٍ
فَقَالَ كُلُوا فَتَنَحَّى بَعْضُ الْقَوْمِ قَالَ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ عَمَّارٌ مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ
ترجمہ صلہ سے روایت ہے ہم عمار کے پاس تھے بھنی ہوئی بکری لائی گئی انہوں نے کہا کھاؤ بعض لوگوں نے کنارہ کیا اور
کہنے لگے ہم روزہ دار ہیں عمار نے کہا جس شک کے دن روزہ رکھا اس نے نافرمانی کی ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی عَنْ
سِمَاكٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فِي يَوْمٍ يَشُكُّ فِيهِ مِنْ رَمَضَانَ هُوَ مِنْ شَعْبَانَ وَهُوَ يَأْكُلُ خُبْزًا وَبَقْلًا وَ
لَبَنًا فَقَالَ لِي هَلُمَّ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ وَحَلَفَ بِاللَّهِ لَتُفْطِرَنَّ قُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ مَرَّتَيْنِ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ يَحْلِفُ لَا يَسْتَثْنِي
تَقَدَّمْتُ قُلْتُ هَاتِ الْآنَ مَا عِنْدَكَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُومُوا
لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سَحَابَةٌ أَوْ ظُلْمَةٌ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ عِدَّةَ شَعْبَانَ وَلَا تَسْتَقْبِلُوا
الشَّهْرَ اسْتِقْبَالًا وَلَا تَصُومُوا رَمَضَانَ يَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ ترجمہ سماک سے روایت ہے میں عکرمہ کے پاس گیا ایک دن میں تیس تک تھی شک
کا ہے یا شعبان کا وہ روٹی اور ترکاری اور دودھ کھا رہے تھے انہوں نے کہا آؤ میں نے کہا میں روزے سے ہوں انہوں نے اللہ کے
قسم کہائی تم روزہ توڑو گے میں دو بار کہا سبحان اللہ جب میں نے دیکھا وہ قسم کہائے جاتے ہیں اور انشاء اللہ بھی نہیں کہتے میں نے
کہا لاؤ جو تمہارے پاس ہے انہوں نے کہا میں نے ابن عباس سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے روزہ رکھو چاند دیکھکر
اور افطار کرو چاند دیکھکر اگر تمہارے اور چاند کے بیچ میں ابر آجاوے یا تاریکی تو شعبان کی تیس دن پورے کرلو اور رمضان سے پہلے روزے نہ
رمضان کو ملاؤ شعبان سے التَّسْهِيلُ فِي صِيَامِ يَوْمِ الشَّكِّ شک کے دن روزہ رکھنا کس کو جائز ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ بِيَوْمٍ أَوْ بِيَوْمَيْنِ إِلَّا رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صِيَامًا فَلْيَصُمْهُ
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مت روزے رکھو رمضان سے ایک یا دو دن پہلے مگر وہ شخص جو ہمیشہ روزے رکھتا ہو تو وہ روزہ رکھ
لے ثَوَابُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ وَصَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا جو شخص رمضان میں دن کو روزے رکھے اور رات کو عبادت
کرے ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اس کو کیا ثواب ملیگا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ
رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ترجمہ سعید بن مسیب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص

رمضان میں رات کو عبادت کرے (یعنی تراویح پڑھے) ایمان کو ساتھ ثواب کے لیے اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرَغِّبُ النَّاسَ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّاْمُرَهُمْ بِعَزِيْمَةِ اَمْرٍ فِيْهِ فَيَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں کو رغبت دیتے تھے رمضان میں عبادت کرنے کی لیکن زور سے کسی بات کا حکم نہیں کرتے تھے (زور نہ واجب ہوجاتی) آپ فرماتے تھے جو شخص کھڑا ہو رمضان کی راتوں میں (یعنی تراویح پڑھے) ایمان کو ساتھ ثواب کے لیے اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ يُصَلِّيْ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى بِالنَّاسِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَفِيْهِ قَالَتْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُهُمْ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّاْمُرَهُمْ بِعَزِيْمَةٍ وَيَقُوْلُ مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ قَالَ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رات کو باہر نکلے مسجد میں نماز پڑھنے کی لیے پھر نماز پڑھائی اور بیان کیا حدیث کو یہانتک کہا حضرت عائشہؓ نے آپ لوگوں کو رغبت دیتے تھے رمضان کی راتوں میں کھڑی ہونے کی (نماز تراویح میں) اگرچہ زور سے حکم نہیں دیتے تھے اور فرماتے تھے جو شخص شب قدر میں کھڑا ہو ایمان کو ساتھ ثواب کے لیے اوس کے اگلے گناہ بخشے جاوینگے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے اور حکم ایسا ہی تھا

ف یعنی رمضان کا قیام شب اور سنت تھا کچھ واجب اور ضرور نہ تھا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ رَمَضَانَ مَنْ قَامَهٗ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ رمضان کی باب میں فرماتے تھے جو شخص رمضان میں کھڑا ہو ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يُصَلِّيْ فِي الْمَسْجِدِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُهُمْ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّاْمُرَهُمْ بِعَزِيْمَةِ اَمْرٍ فِيْهِ فَيَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رات کو نکلی مسجد میں نماز پڑھنے کی لیے پھر بیان کیا حدیث کو کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رغبت دیتے تھے لوگوں کو رمضان میں عبادت کرنے کی مگر زور سے حکم نہیں دیتے تھے آپ فرماتے تھے جو شخص رمضان میں کھڑا ہو ایمان کو ساتھ ثواب کے لیے اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ رَمَضَانَ مَنْ قَامَهٗ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ رمضان کی باب میں فرماتے تھے جو شخص اس مہینے میں کھڑا ہو ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان میں کھڑا ہو ایمان کو ساتھ ثواب کے لیے اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّاْمُرَهُمْ بِعَزِيْمَةٍ فَيَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ قَالَ فَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ

مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دلاتے تھے رمضان میں کھڑے ہونے کی
مگر زور سے حکم نہ کرتے تھے آپ نے فرمایا جو شخص رمضان میں کھڑا ہوا ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے رکھے ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اوسکے اگلے گناہ
بخشے جاوینگے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ
مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کی راتوں میں کھڑا ہو ایمان
کے ساتھ ثواب کے لیے اوس کے اگلے گناہ بخشے جاوینگے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ
إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ترجمہ وہی ہے اوپر گزرا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
صَامَ رَمَضَانَ وَفِي حَدِيثِ قُتَيْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ
مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ترجمہ وہی ہے اوپر گزرا تنا یہ
ہے جو شخص قدر کی رات کو کھڑا ہوا عبادت کے لیے ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اوس کے اگلے گناہ بخشے جاوینگے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ترجمہ ابوہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من صام یعنے جو شخص روزے رکھے یا من قام یعنے جو شخص کھڑا ہو کر عبادت کرے رمضان میں
اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے عَنِ النَّضْرِ بْنِ شَيْبَانَ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ لَهُ حَدِّثْنِي بِأَفْضَلِ شَيْءٍ سَمِعْتَهُ
يَذْكُرُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ
رَمَضَانَ فَفَضَّلَهُ عَلَى الشُّهُورِ وَقَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ ترجمہ
نضر شیبان سے روایت ہے وہ ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے ملی اور اوس سے کہا بیان کرو مجھ سے سب سے عمدہ فضیلت رمضان کی جو تم
نے سنی ہو ابوسلمہ نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبدالرحمان بن عوف نے اونہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے
رمضان کا ذکر کیا تو سب مہینوں پر اوسکو فضیلت دی پھر فرمایا جو شخص رمضان میں کھڑا ہو ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے وہ گناہوں
سے یوں نکلیگا جیسے اوس روز جس دن اوسکو اوسکی ماں نے جنا تھا (اوسدن وہ گناہوں سے صاف اور پاک تھا) - امام نسائی نے کہا یہ روایت
غلط ہے صحیح یوں ہے کہ ابوسلمہ نے ابوہریرہ سے سنا - دوسری روایت میں بھی ایسا ہی ہے لیکن اسمیں یوں ہے مَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِيمَانًا
وَاحْتِسَابًا جو شخص روزے رکھے اور کھڑا ہو رمضان میں ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے عَنِ النَّضْرِ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي سَلَمَةَ

بِرَجُلٍ الرَّحْمَانِ حَدِّثْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ أَبِيكَ سَمِعَ أَبُوكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنَ بَيْنَ أَبِيكَ وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ نَعَمْ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَرَضَ صِيَامَ رَمَضَانَ وَسَنَنْتُ لَكُمْ قِيَامَهُ فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ **ترجمہ** نضر بن شیبان سے روایت ہے کہا میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے کہا مجھ کو کوئی حدیث ایسی بیان کر جو تم نے اپنی باپ سے سنی ہو اور تمہاری باپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو بیچ میں اور کوئی واسطہ نہ ہو ابوسلمہ نے کہا ہاں حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے فرض کیے روزے رمضان کے اور سنت ہے کہ کھڑا ہونا اور میں جو شخص رمضان میں روزے رکھے اور اثواب کو کھڑا ہوا گمان ہوں ایسا نکل جاویگا جیسے وہ روز تھا جسنے اس کی ماں نے اسے جنا تھا

فضل

الصیام روزے کی فضیلت کا بیان

عن علی رضی اللہ عنہ طالب عن رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ الصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ حِينَ يُفْطِرُ وَحِينَ يَلْقَى رَبَّهُ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے فرمایا روزہ خاص میرے لیے ہے یعنی ایسی عبادت ہے جو سوا خدا کے اور کسی کے لیے نہیں ہوئی اگرچہ مسلمان کی سب عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں اگرچہ روزہ مشرکوں نے بھی ہمیشہ اللہ ہی کے لیے کہا ہے پر روزہ ایسی عبادت ہے جس میں ریا نہیں ہو سکتی اس لیے وہ خاص خدا کے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دونگا اور روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں ایک خوشی جس وقت روزہ کھولتا ہے اور دوسری خوشی اس وقت ہوگی جب اپنے پروردگار سے ملیگا قسم اس شخص کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک وہ پسند ہے مشک کی خوشبو

عن عبداللہ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ حِينَ يُفْطِرُ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے ایسی ہی روایت ہے

عن ابی سعید قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ الصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ وَإِذَا لَقِيَ اللهَ فَجَزَاهُ فَرِحَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ **ترجمہ** ایسی ہی ہے اور پورا

عن ابوہریرۃ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّيَامُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَالصَّائِمُ يَفْرَحُ مَرَّتَيْنِ عِنْدَ فِطْرِهِ وَيَوْمَ يَلْقَى اللهَ وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ **ترجمہ** ایسی ہی روایت ہے

عن ابوہریرۃ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ حَسَنَةٍ عَمِلَهَا ابْنُ آدَمَ إِلَّا كُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِي لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نیکی آدمی کرتا ہے اس کی دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں سات سو نیکیوں تک اللہ جل جلالہ نے فرمایا مگر روزہ وہ میرے لیے ہے میں اس کا بدلہ دونگا اپنی خواہش کو اور کھانے کو چھوڑتا ہے

میرے لیے روزہ ڈھال ہے جیسے ڈھال لڑائی میں زخموں سے بچاتی ہے اسیطرح روزہ شیطان کی حملہ کو روکتا ہے روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں ایک روزہ کہلیتے وقت دوسری پروردگار سے ملتے وقت البتہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کو زیادہ پسند ہے مشک کی خوشبو سے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ هُوَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ إِذَا كَانَ يَوْمُ صِيَامِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَإِنْ شَاتَمَهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهِ وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَرِحَ بِصَوْمِهِ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب کام آدمی کا اوسکیلیے ہے مگر روزہ وہ میرے لیے ہے میں اوسکا بدلہ دونگا روزہ ڈھال ہے جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو بیہودہ بکے (یعنی جیسے جھوٹ بولے غیبت کرے) نہ چلاوے اگر کوئی اوسے گالی دیوے یا اوس سے لڑے تو کہدیوے میں روزہ دار ہوں قسم ہے اوس شخص کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے البتہ روزہ دار کو دو بری خوشی ہے ایک جسوقت روزہ کہولتا ہے خوش ہوتا ہے روزہ کہلنے سے دوسرے جب اللہ سے ملیگا خوش ہوگا اپنے روزے سے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ هُوَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ الصِّيَامُ جُنَّةٌ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَإِنْ شَاتَمَهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ هُوَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے اللہ نے فرمایا ہر کام آدمی کا اوسکیلیے ہے مگر روزہ وہ میرے لیے ہے میں اوسکا بدلہ دونگا قسم اوس شخص کی جسکے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے البتہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کی نزدیک بہتر ہے مشک کے خوشبو سے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا ابْنُ آدَمَ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ إِلَّا الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) ہر نیکی کے بدلے آدمی کو دس نیکیوں کا ثواب ملیگا مگر روزہ وہ میرے لیے ہی ہے میں اوسکا بدلہ دونگا **عَنْ** أَبِي أُمَامَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مُرْنِي بِأَمْرٍ آخُذُهُ عَنْكَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهُ **ترجمہ** ابوامامہؓ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلعم پاس آیا اور عرض کیا مجھکو ایک کام بتلایئے جسکو میں حاصل کروں آپ نے فرمایا تو روزے کو اختیار کر اس کے برابر کوئی (عبادت) نہیں ہے **عَنْ** أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مُرْنِي بِأَمْرٍ يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهِ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهُ **ترجمہ** ابوامامہ باہلی سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ مجھکو ایسا کام بتلا دیجیے جس سے اللہ مجھکو نفع دیوے آپنے فرمایا روزہ لازم کر اسکے برابر کوئی کام نہیں ہے **عَنْ** أَبِي أُمَامَةَ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عَدْلَ لَهُ **ترجمہ** ابوامامہؓ سے روایت ہے انہوں نے یوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کونسا کلام افضل ہے آپنے فرمایا روزہ کسی برابر دوسرا کلام نہیں ہے عن ابی امامۃ قال قلت یا رسول اللہ مرنی بعمل قال علیک بالصوم فانہ لا عدل لہ ترجمہ ابوامامہ سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ مجھ کسی کام کا حکم دیجئے آپنے فرمایا روزہ رکھا کر اس کے برابر دوسرا کام نہیں ہے عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصوم جنۃ ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا روزہ ڈال ہے عن معاذ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصوم جنۃ ترجمہ یہی حدیث اوپر گزری عن ابی ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصیام جنۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا روزہ ڈال سپر ہے جو شخص روزہ رکھتا ہے وہ بیہودہ بکواس نہ کرے اور شیطان کی حملوں سے بچا رہتا ہے عن ابی ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصیام جنۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا روزہ سپر ہے عن مطرف بن طریف عن رجل من صعصعۃ ان عثمان بن ابی العاص دعا بلبن لیشربہ فقال انی صائم ثم قال ان الصوم جنۃ کجنۃ احدکم من القتال ترجمہ مطرف سے روایت ہے بنی صعصعہ کی اولاد میں سے ایک شخص عثمان بن العاص نے دودھ منگوایا اونکو ملایا کر پی دودھ منگوایا اونھوں نے کہا میں روزہ ہوں عثمان نے کہا میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپنے فرمایا روزہ سپر ہے جیسی تم میں کسی کے پاس لڑائی کی سپر ہوتی ہے عن مطرف قال دخلت علی عثمان بن ابی العاص فدعا بلبن فقلت انی صائم فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الصوم جنۃ من النار کجنۃ احدکم من القتال ترجمہ مطرف سے روایت ہے عثمان بن ابی العاص پاس گیا اونھوں نے دودھ منگوایا میں نے کہا میں روزہ دار ہوں اونھوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ فرماتے تھے روزہ سپر ہے جہنم کی آگ سے جیسے تم میں کسی کے پاس لڑائی کی سپر ہو عن ابی عبیدۃ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الصوم جنۃ سالم عرفھا ترجمہ ابوعبیدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ فرماتے تھے روزہ سپر ہے جب اوسکو نہ پاڑے یعنی بیشک غیبت کرے یا بیہودہ بکواس کرے اس سے روزہ بگڑ جاتا ہے عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الصیام جنۃ من النار فمن اصبح صائما فلا یجھل یومئذ وان امرؤ جھل علیہ فلا یشتمہ ولا یسبہ ولیقل انی صائم والذی نفس محمد بیدہ لخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا روزہ ڈال ہے آگ کی (یعنی جہنم کی آگ سے بچاویگا) جو شخص صبح کو روزہ دار ہو وہ جہالت نہ کرے اگر کوئی شخص اس سے جہالت کرے تو وہ گالی نہ دے یا نہ کہے بلکہ یوں کہے کہ میں روزہ دار ہوں قسم اوس شخص کے جسکے ہاتھ میں محمد کی جان ہے البتہ روزہ دار کے منھ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی بو سے زیادہ پاکیزہ ہے عن ابی عبیدۃ قال الصیام جنۃ مالم یخرقھا ترجمہ ابوعبید نے کہا روزہ ڈال ہے بیشک اوسکو پھاڑ نہ ڈالے عن سھل بن سعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال للصائمین بابا فی الجنۃ یقال لہ الریان لا یدخل فیہ احد غیرھم فاذا دخل اخرھم غلق فمن دخل فیہ شرب ومن شرب لم یظمأ ابدا ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا روزہ دار کے

لیے جنت مین ایک دروازہ ہی جسکو ریان کہتے ہین اوس مین کوئی نہجاویگا سوا روزہ دارون کے جب رسب روزہ دار یہانتک کہ
اخیر شخص اوسکے اندر جاویگا تو وہ دروازہ بند ہوجاویگا جو شخص اوسکے اندر جاویگا وہ پیے گا اور جو پیگا وہ
پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا **عن** سہل قال ان فی الجنۃ بابا یقال لہ الریان یقال یوم القیامۃ این الصائمون هل لکم
الی الریان من دخلہ لم یظمأ ابدا فاذا دخلوا اغلق علیهم فلم یدخل فیہ احد غیرهم **ترجمہ** سہلؓ کہتے ہین
ایک دروازہ ہی جسکو ریان کہتے ہین قیامت کے روز پکارا جاویگا روزہ دار کہان ہین اسکے سوا ریان کے یعنی جو شخص اوسکے اندر جاویگا
وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا جب اوسکے اندر چلے جاوینگے تو وہ دروازہ بند ہوجاویگا پھر کوئی اوسمین نہجاویگا **عن** ابی ہریرۃ
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من انفق زوجین فی سبیل اللہ عزوجل نودی فی الجنۃ یا عبد اللہ ھذا
خیر فمن کان من اھل الصلوۃ دعی من باب الصلوۃ ومن کان من اھل الجہاد دعی من باب الجہاد ومن کان
من اھل الصدقۃ دعی من باب الصدقۃ ومن کان من اھل الصیام دعی من باب الریان قال ابو بکر
الصدیق یا رسول اللہ ما علی ہذا یدعی من تلک الابواب من ضرورۃ فهل یدعی احد من تلک الابواب کلها
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم وارجو ان تکون منهم **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو شخص جوڑا دو شے فی الیان یا دو روپے یا دو پیسے یا دو گیہوں یا دو کپڑے یا دو روٹیان یا دو غلام یا دو لونڈیان دیوے
اللہ کی راہ مین جنت مین پکارا جاویگا اے اللہ کے بندے یہ تیری نیکی ہی تو جو شخص نمازی ہوگا وہ نماز کے دروازے سے بلایا جاویگا او
جو شخص جہادی ہوگا (غازی) وہ جہاد کے دروازے سے بلایا جاویگا اور جو شخص صدقہ دینے والا ہوگا وہ صدقہ کے دروازے سے بلایا جاویگا
اور جو شخص روزہ دار ہوگا وہ روزہ کے دروازے سے بلایا جاویگا - ابوبکر صدیق نے کہا یا رسول اللہ جو شخص سب دروازون سے بلایا جاوے
اوسکو کیا تکلیف ہوگی کوئی ایسا بھی ہوگا جو سب دروازون سے بلایا جاوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان امید کرتا ہون کہ تم
انہی لوگون مین سے ہوگے **ف** جو سب دروازون سے بلائے جاوینگے اس حدیث سے فضیلت اور بزرگی حضرت ابوبکر صدیق
کی معلوم ہوئی روزہ اور نماز اور صدقہ اور جہاد سب باتون مین ابوبکر صدیق کامل تھے پھر اون کے جنتی ہونے مین کیا شک ہے **عن**
عبد اللہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن شباب لا نقدر علی شیء فقال یا معشر الشباب علیکم
بالباءۃ فانہ اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم یستطع فعلیہ بالصوم فانہ لہ وجاء **ترجمہ** عبد اللہؓ سے روایت ہی
ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور ہم جوان تھے تب نہ کہتے تھے (یعنی فرمایا ہی) گروہ جوانون کے تم نکاح کرو اس لیے کہ نکاح کر لینے
سے نگاہ نیچی رہتی ہی (یعنی عورتون کے گھورنے سے بچتا ہی) اور شرمگاہ بچتی ہی (زنا سے) اور جو شخص نکاح کا مقدور نہ رکھتا ہو وہ روزہ رکھے روزہ
اوسکے خصی بنا دیگا **ف** یعنی جیسی خصی کرنے سے شہوت جاتی رہتی ہی اوسیطرح روزہ رکھنے سے شہوت کم ہوجاویگی **عن** علقمۃ ان
ابن مسعود لقی عثمان بمنی فقال یا عثمان نعزف لک بنت فلان فقال لہ ابن مسعود هل لک فی ثیبا تذکرک
ما کنت عہدت او فی بکرا تلاعبہ قال فلما رای ان عبد اللہ قد علقہ قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج فانہ اغض

لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَصُمْ فَاِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وِجَاءٌ ترجمہ علقمہ سے روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ حضرت عثمان سے ملے عرفات میں اور تنہائی میں انسی باتیں کیں حضرت عثمان نے عبداللہ بن مسعود سے کہا میں تمہارا نکاح ایک جوان عورت سے کردوں عبداللہ بن مسعود نے علقمہ کو بلا بھیجا اور یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے نکاح کا مقدور رکھے وہ نکاح کرے یہ اوسکی نگاہ کو روکے گا اور شرمگاہ کو بچا رکھیگا اور جو شخص نکاح کا مقدور نہ رکھتا ہو وہ روزہ رکھے روزہ اوسکو خصی بنا دیگا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے نکاح کی طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کرے جسکو اتنا مقدور نہ ہو وہ روزہ رکھے روزہ اوسکو خصی بنا دیگا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ وَنَحْنُ عَلْقَمَةُ وَالْاَسْوَدُ وَجَمَاعَةٌ فَحَدَّثَنَا بِحَدِيْثٍ مَا رَاَيْتُهُ حَدَّثَ بِهِ اَحَدًا مِنَ الْقَوْمِ اِلَّا مِنْ لَحْلَحِهِ لَهُ كُنْتُ اَحْدَثَهُمْ سِنًّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَاِنَّهُ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ ترجمہ عبدالرحمن بن یزید سے روایت ہے ہم عبداللہ بن مسعود کے پاس گئے ہمارے ساتھ علقمہ تھے اور اسود اور کئی ایک لوگ تھے انہوں نے ایک حدیث بیان کی میں سمجھتا ہوں میرے لیے بیان کی کیونکہ میں ان سب میں کمسن تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے گروہ جوانوں کے جو شخص تم میں سے مقدور رکھے نکاح کا وہ نکاح کرلے اسلیے کہ نکاح روکتا ہے نگاہ کو اور بچا رکھتا ہے فرج کو تو شرمگاہ کو عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَهُوَ عِنْدَ عُثْمَانَ فَقَالَ عُثْمَانُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ يَعْنِي فِتْيَةً فَقَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ ذَا طَوْلٍ فَلْيَتَزَوَّجْ فَاِنَّهُ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَا فَالصَّوْمُ لَهُ وِجَاءٌ ترجمہ علقمہ سے روایت ہے میں عبداللہ بن مسعود کے پاس تھا اور وہ حضرت عثمانؓ کے پاس بیٹھے تھے حضرت عثمانؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جوان عورت پر گزرے آپنے فرمایا جو شخص تم میں سے طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کرے کیونکہ نکاح نگاہ کو روکتا ہے اور شرمگاہ کو بچاتا ہے اور جو شخص اتنا مقدور نہ رکھے وہ روزہ رکھے روزہ اوسکو خصی بنا دیگا۔ امام نسائیؒ نے کہا اس حدیث میں جو ابو معشر راوی ہے اوسکا نام زیاد بن کلیب ہے اور وہ ثقہ ہے مصاحب تھا ابراہیم نخعی کا اوس سے منصور اور مغیرہ اور شعبہ نے روایت کیا اور ایک ابو معشر مدینے کا رہنے والا ہے اوسکا نام نجیح ہے وہ ضعیف ہے اور ضعف کے ساتھ منکر حدیثیں اوسنے ملا لیں اوسکی منکر حدیثوں میں سے ایک وہ ہے جو اوس نے روایت کی محمد بن عمرو سے اونہوں نے ابو سلمہ سے اونہوں نے ابوہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ما بین المشرق والمغرب قبلہ یعنی درمیان پورب اور پچھم کے قبلہ ہے اور ایک وہ ہے جو ہشام بن عروہ سے روایت کی اونہوں نے اپنے باپ سے اونہوں نے عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مٹ کا گوشت کو چیرے ہے لیکن اوسکو نوچ کر کھاؤ کہ تفصّوا اللحم بالسکین ولکن انھسوہ نھسًا

باب مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

جو شخص اللہ کی راہ میں ایک روزہ رکھے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ خَرَّجَ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایکدن روزہ رکھے اللہ کی راہ میں

رہیگی جہاد کے سفرمیں یا حج کے سفرمیں) اللہ تعالیٰ اوسکو جہنم سے اس روز ہی کیوجہ سے ستر برس کی راہ دور کردیگا **عَنْ** سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بَاعَدَ اللّٰہُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ النَّارِ یَدْ لِکَ الْیَوْمَ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا **ترجمہ** ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزہ رکھے ایک دن اللہ کی راہ میں اللہ تعالیٰ اوسکو دور کردیگا آگ سے اس دن کے بدلے ستر برس کی راہ **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بَاعَدَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ وَجْھَہٗ عَلَی النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بَاعَدَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ مِنْ جَھَنَّمَ سَبْعِیْنَ عَامًا **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ یَصُوْمُ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا بَعَّدَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ بِذٰلِکَ الْیَوْمِ وَجْھَہٗ مِنَ النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ بَاعَدَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ بِذٰلِکَ الْیَوْمِ وَجْھَہٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی بَاعَدَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ مِنَ النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَصُوْمُ عَبْدٌ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلَّا بَاعَدَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِذٰلِکَ الْیَوْمِ مِنَ النَّارِ عَنْ وَجْھِہٖ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بَاعَدَ اللّٰہُ بِذٰلِکَ حَرَّ جَھَنَّمَ عَنْ وَجْھِہٖ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بَاعَدَ اللّٰہُ بِذٰلِکَ الْیَوْمِ النَّارَ عَنْ وَجْھِہٖ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا **عَنْ** عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ بَاعَدَ اللّٰہُ مِنْہُ جَھَنَّمَ مَسِیْرَۃَ مِائَۃِ عَامٍ **ف** اِن سب احادیث کے لفظوں میں کچھ کچھ اختلاف ہے لیکن مطلب ایک ہے **مَا یُکْرَہُ** مِنَ الصِّیَامِ فِی السَّفَرِ سفرمیں روزہ رکھنا مکروہ ہے **عَنْ** کَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّیَامُ فِی السَّفَرِ **ترجمہ** کعب بن عاصم سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے سفرمیں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے **ف** علما نے اختلاف کیا ہے سفرمیں رمضان کا روزہ رکھنا کیسا ہے بعض ظاہریہ کے نزدیک جائز ہی نہیں بلکہ اگر رکھے تو روزہ درست نہ ہوگا اور قضا لازم ہوگی اور جمہور علما کے نزدیک جائز ہے لیکن مالک و ابوحنیفہ اور شافعی کے نزدیک روزہ رکھنا بہتر ہے اگر تکلیف نہ ہو نہیں تو افطار بہتر ہے اور سعید بن المسیب اور اوزاعی اور احمد اور اسحاق کے نزدیک روزہ نہ رکھنا بہتر ہے اور یہ حدیث محمول ہے اوس صورت پر جب روزہ سے ضرر کا احتمال ہو **عَنْ** سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّیَامُ فِی السَّفَرِ **ترجمہ** یہی حدیث اوپر گزری - امام نسائی نے کہا یہ روایت خطا ہے یعنی سعید بن المسیب سے مرسلاً اور ٹھیک پہلی روایت ہے جس روایت میں ابن کثیر کا کسے نے ساتھ نہیں ہے **عَنْ** مُجَاہِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی نَاسًا مُجْتَمِعِیْنَ عَلٰی رَجُلٍ فَسَاَلَ فَقَالُوْا رَجُلٌ اَجْھَدَہُ الصَّوْمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّیَامُ فِی السَّفَرِ **ترجمہ** مجاہد بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

لوگون کو دیکھا ایک شخص پر جمع ہین کیتے پوچھا کیا ہی لوگون نے کہا روزہ ہی سے پریشان ہوگیا ہے اور یہ قصہ سفر مین تہا آپنے فرمایا سفر مین روزہ رکہنا نیکی نہین ہے **عن** جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر برجل فی ظل شجرۃ یرش علیہ الماء فقال ما بال صاحبکم ہذا فقالوا یا رسول اللہ صائم فقال لیس من البر ان تصوموا فی السفر وعلیکم برخصۃ اللہ التی رخص لکم فاقبلوہا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر گزرے جو درخت کی سایہ مین اوپر پانی ڈال رہا تہا آپنے فرمایا اسکو کیا ہوا ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ روزہ دار ہی آپنے فرمایا سفر مین روزہ رکہنا کوئی نیکی نہین ہے تم قبول کرو اللہ کی رخصت کو جو اوس نے تم کو دی ہی **عن** جابر بن عبد اللہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس من البر الصیام فی السفر علیکم برخصۃ اللہ عز وجل فاقبلوہا **عن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس من البر الصیام فی السفر **ترجمہ** اور پرگزرے کا **عن** جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا قد ظلل علیہ فی السفر فقال لیس من البر الصیام فی السفر **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکہا سفر مین اوپر سایہ کیا گیا تہا آپنے فرمایا سفر مین روزہ رکہنا نیکی نہین ہی **عن** جابر قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی مکۃ عام الفتح فی رمضان فصام حتی بلغ کراع الغمیم فصام الناس فبلغہ ان الناس قد شق علیہم الصیام فدعا بقدح ماء بعد العصر فشرب والناس ینظرون فافطر بعض الناس وصام بعضہم فبلغہ ان ناسا صاموا فقال اولئک العصاۃ **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس سال کہ فتح ہوا مکہ کیطرف چلے رمضان مین تو روزہ رکہتے ہوے یہانتک کہ پہونچے کراع الغمیم مین (کراع الغمیم دو لفظ ہین ایک کراع بیچ ندی دوسری غمیم جو ایک وادی کا نام ہی اور دونون ملکر ایکموضع کا نام ہی جو مدینہ سے سات منزل پر ہی اور مکہ سے دو منزل پر) اور لوگ بہی رجو آپ کے ساتہ تہے) روزہ رکہتے ہے آپکو خبر پہونچی کہ روزہ لوگون پر بہاری ہوگیا ہی آپنے ایک پیالہ پانی کا منگوایا عصر کے بعد اور پی لیا لوگ دیکہ رہے ہی تہے اسپر بعض لوگون نے روزہ کہولڈالا (آپ کو دیکہکر) اور بعضون نے روزہ رکہا جب آپ کو یہ خبر پہونچی کہ بعض لوگون نے روزہ رکہا ہی آپنے فرمایا وہ گنہگار ہین **ف** اسلیے کہ جب روزہ سفر مین شاق ہو تو فطار بہتر ہی خصوصا جہاد کے سفر مین جہان روزہ سے ضعیف ہوجانیکا احتمال ہے **عن** ابی ہریرۃ قال فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بطعام یوم الظہران فقال یا ابا بکر وعمر اذنیا فکلا فقالا انا صائمان فقال ارحلوا لصاحبیکم اعلوا لصاحبیکم **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہانا لایا گیا الظہران (ایک مقام کا نام ہی درمیان مکے اور مدینے کے) مین آپنے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا نزدیک آؤ اور کہاؤ اون دونون نے کہا ہم روزہ سے ہین آپنے فرمایا لوگو تمکو اپنے دو نو یارو نکی سواری طیار کرو اور کہانا کہلاؤ اونکے حصہ کا اسلیے کہ وہ روزہ دار ہین **عن** ابی سلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتغدی یوم الظہران ومعہ ابو بکر وعمر فقال الغداء مرتین **ترجمہ** ابوسلمہ سے یہی حدیث مرسلا روایت کی گئی ہے کہ آپ صبح کا کہانا کہا رہے تہے الظہران مین آپکے ساتہہ ابوبکر اور عمر تہے۔ اخیر تک **عن** ابی سلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وابا بکر وعمر کانوا یامرونہ بالفطر اھ مرسل ترجمہ اوپر گزرا **ذکر** وضع الصیام عن المسافر مسافر کو روزہ معاف ہونا **عن** عمرو بن امیۃ الضمری قال قدمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سفر فقال انتظر الغداۃ یا ابا امیۃ فقلت السلام قال اقل ادن منی حتی اخبرک عن المسافر ان اللہ عز وجل وضع عنہ الصیام ونصف الصلوۃ ترجمہ عمرو بن امیہ ضمری سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس سفر سے آیا اور آپ نے فرمایا صبح کو کھانے کو یہیں رہو دوسرے میں نے کہا میں نے کہا السلام علیکم یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اور نزدیک میرے پاس میں تجھکو مسافر کا حکم بتلاؤں اللہ جل جلالہ نے روزہ اور آدھی نماز کو معاف کر دیا ہے مسافر پر **عن** عمرو بن امیۃ الضمری قال قدمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتظر الغداۃ یا ابا امیۃ قلت ان لی صائمۃ فقال تعال اخبرک عن المسافر ان اللہ وضع عنہ یعنی الصیام ونصف الصلوۃ **عن** ابی امیۃ الضمری قال قدمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سفر فسلمت علیہ فلما ذہبت ارکب قال انتظر الغداۃ یا ابا امیۃ قلت ان لی صائمۃ یا نبی اللہ قال تعال اخبرک عن المسافر ان اللہ تعالی وضع عنہ الصیام ونصف الصلوۃ ترجمہ میں رات میں آنا زیادہ ہے کہ میں سفر سے آیا میں نے آپ کو سلام کیا جب میں جانے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھہرو کہا میں کیلئے بہتر ہے **عن** ابی امیۃ یعنی الضمری انہ قدم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر نحوہ **عن** ابی امیۃ الضمری انہ قدم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سفر قال انتظر الغداۃ یا ابا امیۃ قلت ان لی صائمۃ قال ادن اخبرک عن المسافر ان اللہ وضع عنہ الصیام ونصف الصلوۃ **عن** ابی امیۃ الضمری انہ اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سفر فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تعال اخبرک عن الصیام ان اللہ عز وجل وضع عن المسافر الصیام ونصف الصلوۃ **عن** ابی امیۃ انہ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سفر نحوہ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ وضع عن المسافر یعنی نصف الصلوۃ والصوم وعن الحبلی والمرضع ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالی نے معاف کر دیا مسافر کو روزہ اور آدھی نماز اور پیٹ والی اور دودھ پلانیوالی عورت کو **ف** اگر روزے ڈر ہو نقصان کا تو نہ کریں پھر قضا کر لیں **عن** ابی یعقوب عن نجیح مولی لحمید عن عبد حدثنا ثم الدستوائی فی لیلۃ فقال ابو فلابۃ حدثکم فقال التنوخی حدثنی عمی انہ ذہب فلیل لہ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یاکل او قال یطعم فقال ادن فکل او قال ادن فاطعم فقلت انی صائم فقال ان اللہ عز وجل وضع عن المسافر شطر الصلوۃ والصیام وعن الحامل او المرضع ترجمہ ابو یعقوب سے روایت ہے انہوں نے سنا ایک بہی سے وہ نجیح کے دو شیر ایک قبیلہ کا نام ہے اوس نے سنا نہیں بجا سے ایوب نے کہا پہلی اس بہی نے ہم سے حدیث بیان کی تھی پھر ہم نے اوسکو انہوں میں اوسکو دیکھا تو ابو قلابہ نے کہا حدیث بیان کرا وس سے اوس نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے چچا نے وہ اپنی اونٹنی کے ساتھ گیا تو رسول اللہ صلعم تک پہنچا آپ کہا نا کہا رہے تھے آپ نے فرمایا نزدیک آ اور کہا میں نے کہا میں روزہ دار ہوں آپنے فرمایا اللہ جل جلالہ نے معاف کر دیا ہے مسافر سے آدھی نماز کو اور روزے کو اسیطرح پیٹ والی عورت اور دودھ پلانیوالی کو روزہ معاف کر دیا ہے **عن**

أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ هَذَا الْحَدِيثَ ثُمَّ قَالَ أَتَاهُ فِي حَدِيثِ يَحْيَى فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَسْتَطْعِمْهُ فَقَالَ الْحَكَمُ بْنُ وَرْدَانَ
لِلَّذِي يُقَالُ لَهُ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ هَلْ أَتَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَذَا وَكَذَا إِنْ كَانَتْ لَكَ حَاجَةٌ فَأْتِهِ فَسَلْهُ وَهُوَ يَأْكُلُ مَعَهُ
إِلَى جَانِبِهِ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ ادْنُ أُخْبِرْكَ عَنِ الصَّوْمِ إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلَاةِ ترجمہ ابوقلابہ سے روایت ہے
ابوقلابہ نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی پھر کہا ہم اس حدیث کے بیان کرنے والے سے ملوگئے پھر یحییٰ کی حدیث میں ہے کہ ابوقلابہ سے ملا اور اس نے ہم سے کہا مجھ سے میرے
ایک عزیز نے بیان کیا جس کا انس بن مالک کہتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اونٹ لیکر گیا جب میں آپ کے پاس پہونچا تو آپ نے کہا نا
کہا رہا تھا آپ نے مجھے بلایا کہا نے کے لیے میں نے کہا میں روزہ دار ہوں آپ نے فرمایا نزدیک آ یا میں تجھے بیان کروں اللہ تعالیٰ نے مسافر
کو آدھی نماز اور روزہ معاف کر دیا ہے عَنْ رَجُلٍ أَتَاهُ فَقَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ فَإِذَا هُوَ يَتَغَدَّى قَالَ أَهْلُمَّ إِلَى
الْغَدَاءِ قُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ أَهْلُمَّ أُخْبِرْكَ عَنِ الصَّوْمِ إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ نِصْفَ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمَ وَرَخَّصَ لِلْحُبْلَى
وَالْمُرْضِعِ ترجمہ ایک شخص سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک کام کو آیا آپ جیسہ کا کہا نا کہا رہا تھا آپ نے فرمایا آگے
میں نے کہا میں روزہ دار ہوں آپ نے فرمایا ادھر آ میں تجھے روزہ کا حکم بتلاؤں اللہ تعالیٰ نے مسافر کو آدھی نماز معاف کر دی ہے اور روزہ
معاف کر دیا ہے سیدھر حاملہ اور دودھ پلانیوالی کو رخصت دی ہے عَنْ كَانِيٍّ فِي الْمُخَيِّرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَلْحَرِيشٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ
مُسَافِرًا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا صَائِمٌ وَهُوَ يَأْكُلُ قَالَ أَهْلُمَّ قُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ أَفَلَا أُعَلِّمُكَ مَا وَضَعَ
اللَّهُ عَنِ الْمُسَافِرِ قُلْتُ وَمَا وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ قَالَ الصَّوْمَ وَنِصْفَ الصَّلَاةِ ترجمہ کانی بن شخیر سے روایت ہے وہ بنی بلحریش میں سے تھا اس نے سنا اپنے باپ سے کہا میں مسافر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور میں روزہ سے تھا وہ
ایک شخص سے جو بلحریش میں سے تھا اس نے سنا اپنے باپ سے کہا میں مسافر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور میں روزہ سے تھا آپ
کہا نا کہا رہا تھا آپ نے فرمایا آ میں نے کہا میں روزہ دار ہوں آپ نے فرمایا آ تو نہیں جانتا جو اللہ تعالیٰ نے معاف کیا مسافر سے کہا کیا معاف
کیا ہے آپ نے فرمایا روزہ اور آدھی نماز عَنْ هَانِئِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَلْحَرِيشٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ فَمَا شَاءَ
اللَّهُ فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُطْعِمُ فَقَالَ أَهْلُمَّ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدَّثَكُمْ عَنِ الصِّيَامِ إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلَاةِ ترجمہ ہانی بن عبد اللہ بن شخیر سے
روایت ہے وہ بنی بلحریش میں سے تھا اس نے سنا اپنے باپ سے کہا میں مسافر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور میں روزہ سے تھا آپ نے کہا نا کہا رہا تھا آپ نے فرمایا آ میں نے کہا میں روزہ دار ہوں آپ نے فرمایا آ تو نہیں جانتا جو اللہ تعالیٰ نے مسافر سے کہا کیا معاف کیا ہے آپ نے فرمایا روزہ اور آدھی نماز عَنْ هَانِئِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَلْحَرِيشٍ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ فَمَا شَاءَ اللَّهُ فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُطْعِمُ فَقَالَ أَهْلُمَّ فَقُلْتُ إِنِّي
صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدِّثُكُمْ عَنِ الصِّيَامِ إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلَاةِ ترجمہ
ہانی بن عبد اللہ بن شخیر سے روایت ہے اس نے سنا بلحریش کے ایک شخص سے اس نے سنا اپنے باپ سے کہا ہم سفر میں تھے کرتے تھے جتنا اللہ
چاہتا تو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ کہا نا کہا رہا تھا آپ نے فرمایا آ کہا نا کہا میں روزہ دار ہوں میں نے کہا میں روزہ دار ہوں آپ نے فرمایا میں تم کو روزے

بتلا آ ہوں اللہ تعالیٰ نے مسافر کو روزہ معاف کر دیا ہے اور آدھی نماز معاف کر دی ہے عَنْ هِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُخَيْرٍ قَالَ لَقِيتُ مُسَافِرًا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَأْكُلُ وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ هَلُمَّ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ إِنِّي مَا وَضَعَ اللّٰهُ عَنِ الْمُسَافِرِ قُلْتُ وَمَا وَضَعَ اللّٰهُ عَنِ الْمُسَافِرِ قَالَ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلٰوةِ ترجمہ اور گزر چکا عَنْ غَيْلَانَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ أَبِي قِلَابَةَ فِي سَفَرٍ فَقَرَّبَ طَعَامًا فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي سَفَرٍ فَقَرَّبَ طَعَامًا فَقَالَ لِرَجُلٍ اُدْنُ فَاطْعَمْ قَالَ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ نِصْفَ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمَ فِي السَّفَرِ فَأَدْنُ فَاطْعَمْ فَدَرَفَوْتُ فَطَعِمْتُ ترجمہ غیلان سے روایت ہے میں ابو قلابہ کے ساتھ نکلا سفر میں انہوں نے کہا ناشتہ کر میں نے کہا میں روزہ سے ہوں ابو قلابہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں نکلے آپ کے سامنے کھانا آیا آپ نے ایک شخص سے کہا آ اور کہا وہ بولا میں روزہ سے ہوں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مسافر کو آدھی نماز اور روزہ سفر میں معاف کر دیا ہے تو آ اور کھا میں گیا اور کھایا **فَضْلُ** الْإِفْطَارِ فِي السَّفَرِ عَلَى الصَّوْمِ سفر میں روزہ نہ رکھنے کی فضیلت عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَنَزَلْنَا فِي يَوْمٍ حَارٍّ وَالْكَثِيرُ مِنَّا ظِلَالُهُ فَسَقَطَ الصُّوَّامُ وَقَامَ الْمُفْطِرُونَ فَسَقَوُا الرِّكَابَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے بعضوں نے ہم میں سے روزہ رکھا اور بعضوں نے افطار کیا ایک دن بہت گرمی تھی ہم اترے اور سایہ لگایا سو روزہ دار تھک کر گر پڑے اور بے روزہ اٹھے اور اونٹوں کو پانی پلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کا ثواب بے روزہ لوگوں کو ملا گیا **ذِكْرُ** قَوْلِهِ الصَّائِمُ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ روزہ رکھنا سفر میں ایسا ہے جیسے بے روزہ ہونا گھر میں عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ يُقَالُ الصَّائِمُ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ ترجمہ ابو سلمہ بن عبدالرحمن بن عوف نے کہا لوگ کہتے تھے سفر میں روزہ رکھنا ایسا ہے جیسے حضر میں افطار کرنا **ف** یعنی سفر میں روزہ رکھنے کا کچھ ثواب نہیں ہے یا روزہ رکھنا گناہ ہے مگر جس صورت میں ضرر کا احتمال ہو یہ حدیث ابن ماجہ نے عبدالرحمن بن عوف سے مرفوعاً روایت کی ہے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ كَالْإِفْطَارِ فِي الْحَضَرِ ترجمہ عبدالرحمن بن عوف نے کہا سفر میں روزہ رکھنا ایسا ہی جیسے حضر یعنی گھر میں افطار کرنا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ الصَّائِمُ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ ترجمہ عبدالرحمن بن عوف نے کہا سفر میں روزہ رکھنے والا ایسا ہی جیسے حضر میں افطار کرنے والا **اَلصِّيَامُ** فِي السَّفَرِ سفر میں روزہ رکھنے کا بیان عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى أَتَى قَدِيدًا ثُمَّ أُتِيَ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ وَأَفْطَرَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں نکلے (سفر میں) تو روزہ رکھتے رہے یہاں تک کہ قدید (ایک مقام ہے مدینہ سے سات منزل پر مکہ کی طرف میں ہے) پہنچے پھر ایک پیالہ دودھ کا آپ کے سامنے لایا گیا آپ نے پی لیا اور آپ کے اصحاب نے بھی پیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر میں اگر کسی نے روزہ رکھا ہو پھر تکلیف معلوم ہو تو توڑ سکتا ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتّٰى أَتَى قَدِيدًا ثُمَّ أَفْطَرَ حَتّٰى أَتَى مَكَّةَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا جب مدینے میں سے نکلے

یہانتک کہ قدید میں پہنچی پھر افطار کیا یہانتک کہ مکہ میں داخل ہوئے **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ فِي السَّفَرِ حَتّٰى اَتٰى قُدَيْدًا ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ فَاَفْطَرَ هُوَ وَاَصْحَابُهٗ **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزہ رکھا یہانتک کہ قدید میں آئے پھر ایک پیالہ دودھ کا منگوایا اپنے پیا اور آپکے اصحاب نے بھی پیا **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى مَكَّةَ فَصَامَ حَتّٰى اَتٰى عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ فَشَرِبَ قَالَ شُعْبَةُ فِيْ مَضَانَ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ مَنْ شَاءَ صَامَ **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کیطرف نکلے تو روزہ رکھتے رہے یہانتک کہ عسفان میں پہنچے وہاں ایک پیالہ منگوایا اور پیا یہ رمضان میں ابن عباس کہتے تھے جو چاہے سفر میں روزہ رکھے اور جو چاہے افطار کرے **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** قَالَ سَافَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِاِنَاءٍ فَشَرِبَ نَهَارًا لِيَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ اَفْطَرَ **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کیا رمضان میں تو روزہ رکھتے رہے یہانتک کہ عسفان میں پہونچے پھر ایک برتن منگوایا اور دن کو پانی پیا لوگ دیکھتے رہے پھر روزہ نہیں رکھا **عَنِ الْعَوَّامِ** بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ قُلْتُ لِمُجَاهِدٍ اَلصَّوْمُ فِي السَّفَرِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ وَيُفْطِرُ **ترجمہ** عوام بن حوشب سے روایت ہے میں نے مجاہد سے کہا سفر میں روزہ کہنا کیسا ہے اونہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے اور افطار کرتے تھے **عَنْ مُجَاهِدٍ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَاَفْطَرَ فِي السَّفَرِ **ترجمہ** مجاہدؒ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں روزہ رکھا پھر افطار کیا سفر میں **عَنْ حَمْزَةَ** بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ اَنَّهٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ قَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ **ترجمہ** حمزہ بن عمروؓ اسلمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا سفر میں روزہ رکھنا کیسا ہے آپنے فرمایا تیرا جی چاہے تو روزہ رکھ جی چاہے نہ رکھ **عَنْ** حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِثْلَهٗ مُرْسَلٌ **عَنْ** حَمْزَةَ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ قَالَ اِنْ شِئْتَ اَنْ تَصُوْمَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ اَنْ تُفْطِرَ فَاَفْطِرْ **عَنْ** حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ اَنْ تَصُوْمَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ اَنْ تُفْطِرَ فَاَفْطِرْ **عَنْ** حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَجِدُ قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ قَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ **عَنْ** حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ قَالَ اِنْ شِئْتَ اَنْ تَصُوْمَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ اَنْ تُفْطِرَ فَاَفْطِرْ **ترجمہ** یہی جواب برگزرا ان سب روایتوں کے معنے ایک ہیں لیکن لفظوں میں کچھ کچھ اختلاف ہے **عَنْ** حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كُنْتُ اَصُوْمُ الصِّيَامَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَصُوْمُ الصِّيَامَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ **ترجمہ** حمزہ بن عمرو سے روایت ہے میں پی دیپی روزہ رکھا کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں میں نے کہا یا رسول اللہ مدینہ میں رہتے ہوئے برابر سفر میں آیندہ یا جی چاہے تو روزہ رکھوں اور جی چاہے تو افطار کر **عَنْ** حَمْزَةَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنِّيْ رَجُلٌ اَسُوْمُ الصِّيَامَ اَفَاَصُوْمُ فِي السَّفَرِ قَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ **ترجمہ** وہی جواب برگزرا **عَنْ** حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ رَجُلًا يَصُوْمُ فِي السَّفَرِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ **ترجمہ** حمزہ بن عمرو اسلمی سفر میں روزہ رکھا کرتے

اللہ ہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا تیرا جی چاہے تو روزہ رکھ جی چاہے نہ رکھ **عن حمزۃ بن عمرو** انہ قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجد فی قوۃ علی الصیام فی السفر فھل علی جناح قال ھی رخصۃ من اللہ عز وجل فمن اخذ بھا فحسن ومن احب ان یصوم فلا جناح علیہ ترجمہ حمزہ بن عمرو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میں اپنے روزی کی طاقت پاتا ہون سفر مین کیا مجھپر گناہ ہے (روزہ رکھنے سے) آپنے فرمایا یہ ایک رخصت ہے اللہ جل جلالہ کی جو شخص اس رخصت کو لیوے تو اچھا ہے اور جو روزہ رکھنا چاہے تو اوسپر گناہ نہین ہے **عن حمزۃ بن عمرو** الاسلمی انہ سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصوم فی السفر قال ان شئت فصم وان شئت فافطر ترجمہ حمزہ بن عمرو اسلمی سے روایت ہے اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا سفر مین روزہ رکھون آپنے فرمایا تیرا جی چاہے تو رکھ جو چاہے نہ رکھ **عن حمزۃ بن عمرو** انہ قال یا رسول اللہ انی رجل اصوم افاصوم فی السفر قال ان شئت فصم وان شئت فافطر **عن عائشۃ** قالت ان حمزۃ قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ اصوم فی السفر وکان کثیر الصیام فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان شئت فصم وان شئت فافطر ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے حمزہ نے کہا یا رسول اللہ مین سفر مین روزہ رکھون اور وہ بہت روزے رکھا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تیرا جی چاہے تو روزہ رکھ اور جی چاہے تو نہ رکھ **عن عائشۃ** قالت ان حمزۃ سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ اصوم فی السفر فقال ان شئت فصم وان شئت فافطر **عن** عائشۃ ان حمزۃ الاسلمی سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصوم فی السفر وکان رجلا یسرد الصوم فقال ان شئت فصم وان شئت فافطر **عن ابی سعید** قال کنا نسافر فی رمضان فمنا الصائم ومنا المفطر لا یعیب الصائم علی المفطر ولا المفطر علی الصائم ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے ہم رمضان مین سفر کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی ہم مین سے روزہ رکھتا کوئی نہ رکھتا اور کوئی دوسری کو عیب نہ لگاتا **عن ابی سعید** قال کنا نسافر مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمنا الصائم ومنا المفطر ولا یعیب الصائم علی المفطر ولا یعیب المفطر علی الصائم ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عن** جابر قال سافرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصام بعضنا وافطر بعضنا ترجمہ جابر سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا بعضون نے ہم مین سے روزہ رکھا اور بعضون نے نہین رکھا **عن ابی سعید** وجابر بن عبد اللہ انھما سافرا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصام بعضنا وافطر بعضنا فلم یعب الصائم علی المفطر ولا المفطر علی الصائم ترجمہ ابو سعید و جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے دونون نے سفر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو کوئی روزہ رکھتا تھا کوئی افطار کرتا اور کوئی دوسرے پر عیب نہ لگاتا **عن** ابن عباس ان رخصۃ للمسافر ان یصوم بعضا ویفطر بعضا مسافر کو اختیار ہے کہ رمضان مین کچھ دن روزے رکھے کچھ دن افطار کرے **عن ابن عباس** قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الفتح صائما فی رمضان حتی اذا کان بالغدیر افطر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس سال مکہ فتح ہوا رمضان مین نکلے (مدینے سے) روزے رکھتے ہوے جب غدیر مین پہونچے تو افطار کیا

الرخصة في الافطار لمن حضر شهر رمضان فصام ثم سافر جو شخص رمضان مین روزہ رکھے پھر سفر کو جاوے تو روزہ توڑ سکتا ہے **عن** ابن عباس قال سافر رسول الله صلى الله عليه وسلم فصام حتى بلغ عسفان ثم دعا بإناء فشرب نهارا ليراه الناس ثم افطر حتى دخل مكة في رمضان قال ابن عباس فصام رسول الله صلى الله عليه وسلم في السفر وافطر فمن شاء صام ومن شاء افطر ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کیا تو روزہ رکھا جب عسفان (ایک مقام ہے مکے سے دوسری منزل پر) مین پہونچے تو ایک برتن پانی کا منگوایا اور دن کو پانی پیا اسلیے کہ لوگ دیکھین پھر روزہ نہ رکھا یہانتک کہ مکہ مین پہونچے رمضان مین ابن عباس نے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا سفر مین اور افطار بھی کیا جسکا جی چاہے روزہ رکھے اور جسکا جی چاہے افطار کرے **وضع** الصيام عن الحبلى والمرضع حاملہ اور دودھ پلانے والی کو روزہ معاف ہونا **عن** أنس بن مالك انه أتى النبي صلى الله عليه وسلم وهو يتغدى فقال له النبي صلى الله عليه وسلم ادن فكل فقال إني صائم فقال له النبي صلى الله عليه وسلم إن الله عز وجل وضع عن المسافر الصوم وشطر الصلوة وعن الحبلى والمرضع ترجمہ انس بن مالکؓ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور آپ کھانا کھا رہے تھے تو ذکر کیا آپنے فرمایا آؤ کھانا کھاؤ انس نے کہا مین روزہ دار ہون آپنے فرمایا اللہ نے معاف کر دیا ہے مسافر کو روزہ اور آدہی نماز اسیطرح پیٹ والی اور دودھ پلانیوالی عورت کو روزہ معاف ہے جب ضرر کا احتمال ہو لیکن پھر قضا کرنا ضرور ہے **تأويل** قول الله عز وجل وعلى الذين يطيقونه فدية طعام مسكين اس آیت کی تفسیر **عن** سلمة بن الأكوع قال لما نزلت هذه الآية وعلى الذين يطيقونه فدية طعام مسكين كان من أراد أن يفطر ويفتدي حتى نزلت الآية التي بعدها فنسختها ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے جب آیت اتری وعلی الذین یطیقونہ فدیہ طعام مسکین یعنے جو شخص طاقت رکھتا ہو روزہ کی وہ ایک مسکین کا کھانا دیوے (اگر روزہ نہ رکھنا چاہے) تو جو شخص جاہتا روزہ رکھتا اور جو چاہتا فدیہ دیتا یہانتک کہ اسکے بعد کی آیت اتری (فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ) اور پہلے آیت منسوخ ہوگئی **ف** اب سب کو روزہ رکھنا ضرور ہے مگر مسافر اور مریض کو رخصت ہے کہ وہ روزہ نہ رکھین پھر قضا کرلیوین اور بعضون نے کہا پہلی آیت منسوخ نہین ہے بلکہ معنے اسکے یہ ہین کہ جو لوگ پہلے روزہ کی طاقت رکھتے تھے لیکن بے طاقت ہوگئی ہین (جیسے بوڑھا) انکو اختیار ہے کہ فدیہ دیں یا روزہ رکھین **عن** ابن عباس انه قرأ وعلى الذين يطيقونه فدية طعام مسكين يطيقونه يكلفونه فدية طعام مسكين واحد فمن تطوع خيرا طعام مسكين آخر كيست بمنسوخة فهو خير له وأن تصوموا خير لكم لا يرخص في هذا إلا الذي لا يطيق الصيام أو مريض لا يشفى ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے وعلی الذین یطیقونہ کے معنے یہ ہین کہ جن لوگون کو تکلیف سے روزہ کی (یعنے روزہ اون پر فرض ہی) ایک مسکین کا کھانا دینا چاہیے اگر کوئی ایک اور مسکین کو دیوے تو وہ اسکے لیے بہتر ہے لیکن روزہ رکھنا بہتر ہے (یہ آیت منسوخ نہین ہے بلکہ رخصت ہے اوس شخص کے لیے جو روزہ کی طاقت نہین رکھتا جیسے ضعیف ناتوان جسکو روزہ ضرر کرتا ہے) یا بیماری جو جاتی نہین ہوتا) **ف** اور بعضے کہتے ہین یطیقونہ مین لا مقدر ہے یعنے لا یطیقونہ جیسے اس آیت مین یبین اللہ لکم ان تضلوا یعنے ان لا تضلوا اور بعضے کہتے ہین کہ یطیقونہ الطاقۃ سے ہے جسکے معنی سابق مذکور

تو صحیح ہیں جو لوگ طاقت نہیں رکھتے روزے کی وہ فدیہ دیویں یا روزہ کہیں پھر حال جیسے پہلے چکی موقی تازے طاقت دار شخص کو کسینے رخصت نہیں ہے کہ فدیے کی بلکہ باتفاق اہل اسلام شرقاً و غرباً اوسپر روزہ کہنا فرض ہے **وَضْعُ الصِّيَامِ عَنِ الْحَائِضِ** حائضہ سے روزہ کو روزہ معاف ہونا **عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ** اَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ اَتَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلٰوةَ اِذَا طَهُرَتْ قَالَتْ حَرُوْرِيَّةٌ اَنْتِ كُنَّا نَحِيْضُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَطْهُرُ فَيَأْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا يَأْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ **ترجمہ** معاذہ عدویہ سے روایت ہے ایک عورت نے حضرت عائشہ سے پوچھا کیا حائضہ عورت جب حیض سے پاک ہو تو نماز کی قضا کرے انہوں نے کہا تو حروری تو نہیں **ف** حروری نسبت ہے حرورا کی طرف جو ایک مقام کا نام تھا قریب کوفے کے خارجی یہیں کے تھا ہوئے تھے اور حضرت علی مرتضی نے انکو قتل کیا تھا وہ لوگ تشدد کرتے تھے دین کے مسائل میں حد سے زیادہ تو حضرت عائشہ نے اوس عورت سے کہا کیا تو بھی حروریہ ہے یعنی خارجی ہے **ف** ہم کو حیض آتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پھر ہم پاک ہوتی تھی تو آپ ہم کو حکم کرتے روزے کی قضا کہنے کی اور نماز کے قضا پڑھنے کا حکم نہ کرتے **عَنْ عَائِشَةَ** قَالَتْ كَانَ يَكُوْنُ عَلَيَّ الصِّيَامُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا اَقْضِيْهِ حَتّٰى يَجِيْءَ شَعْبَانُ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ مجھ پر رمضان کے روزے ہوتے پھر میں انکی قضا نہیں کرتی یہانتک کہ شعبان آجاتا **اِذَا طَهُرَتِ الْحَائِضُ وَقَدِمَ الْمُسَافِرُ فِيْ رَمَضَانَ هَلْ يَصُوْمُ بَقِيَّةَ يَوْمِهٖ** جب عورت حیض سے پاک ہو یا مسافر سفر سے رمضان میں اوردن باقی ہو تو کیا کرے **عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ مَنْ كُمْ اَحَدٌ اَكَلَ الْيَوْمَ فَقَالُوْا مِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ لَمْ يَصُمْ قَالَ فَاَتِمُّوْا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ وَابْعَثُوْا اِلَى الْعُرُوْضِ فَلْيُتِمُّوْا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ **ترجمہ** محمد بن صیفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عاشورا کے روز کسی نے تم میں سے کچھ کھایا ہے جسکے روز لوگوں نے کہا بعضوں نے ہم میں سے روزہ کہا ہے اور بعضوں نے نہیں کہا آپ نے فرمایا تو باقی دن پورا کرو (یعنی اب باقی دن کچھ کھاؤ پیو نہیں) اور کہلا بھیجو اون لوگوں کو جو شہر کے گھاروں پر ہیں یعنی قریب گانوں والوں کو) پورا کریں باقی دن کو **ف** اس حدیث سے مولف نے یہ بات نکالی کہ جب عاشورا میں امساک کا حکم ہوا تو رمضان میں بھی امساک کرنا لازم ہوگا **اِذَا اَجْمَعَ مِنَ اللَّيْلِ هَلْ يَصُوْمُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ مِنَ التَّطَوُّعِ** اگر رات سے روزے کی نیت نکی ہو تو دن کو نفلی روزہ رکھ سکتا ہے **عَنْ سَلَمَةَ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ اَذِّنْ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ مَنْ كَانَ اَكَلَ فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهٖ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ اَكَلَ فَلْيَصُمْ **ترجمہ** سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا پکار دے (عاشورا کے روز) جس شخص نے کھانا کھایا ہے وہ باقی دن کچھ کھاوے پیوے نہیں اور جس شخص نے نہیں کھایا ہے وہ روزہ رکھ لیوے **اَلنِّيَّةُ فِي الصِّيَامِ** روزے کی نیت کا بیان **عَنْ عَائِشَةَ** قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ شَيْءٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَاِنِّيْ صَائِمٌ ثُمَّ مَرَّ بِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَقَدْ اُهْدِيَ اِلَيَّ حَيْسٌ خَبَأْتُ لَهٗ مِنْهُ وَكَانَ يُحِبُّ الْحَيْسَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ خَبَأْتُ لَكَ مِنْهُ قَالَ اَمَا اِنِّيْ قَدْ اَصْبَحْتُ صَائِمًا

فَاكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُ صَوْمِ التَّطَوُّعِ مَثَلُ الرَّجُلِ يُخْرِجُ مِنْ مَالِهِ الصَّدَقَةَ فَاِنْ شَاءَ اَمْضَاهَا وَاِنْ شَاءَ حَبَسَهَا

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز میرے پاس تشریف لائے اور پوچھا کچھ کھانے کو ہے میں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو میں روزہ سے ہوں پھر دوسری دن آئے اور میرے پاس حصہ آیا تھا جس کا (حیس ایک قسم کا کھانا ہے جو کھجور اور پنیر اور گھی اور آٹے سے بنتا ہے) میں نے آپ کے لیے پہلے رکھا تھا اس لیے کہ حیس کو جلد ہضم میں نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس حیس کا حصہ آیا ہے تو میں نے آپ کے لیے پہلے رکھا ہے آپ نے فرمایا لا اور کسی کو میں روزہ رکھا تھا پھر آپ نے کھایا اور کسی کو بعد اور کسی فرمایا نفل روزہ کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اپنے مال میں سے (نفل) صدقہ نکالے اب اوسکو اختیار ہے چاہے دیوے چاہے نہ دیوے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَارَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ اَعِنْدَكُمْ شَيْءٌ قُلْتُ لَيْسَ عِنْدَنَا شَيْءٌ قَالَ فَاِنِّيْ صَائِمٌ قَالَتْ ثُمَّ دَارَ عَلَيَّ مِنَ الْغَدِ وَقَدْ اُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَخَبَّاْتُ بِهِ فَاَكَلَ فَجَعَلْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دَخَلْتَ عَلَيَّ وَاَنْتَ صَائِمٌ ثُمَّ اَكَلْتَ حَيْسًا قَالَ نَعَمْ يَا عَائِشَةُ اِنَّمَا مَثَلُ مَنْ صَامَ فِيْ غَيْرِ رَمَضَانَ اَوْ غَيْرِ قَضَاءِ رَمَضَانَ اَوْ فِي التَّطَوُّعِ مَثَلُ رَجُلٍ اَخْرَجَ صَدَقَةَ مَالِهِ فَجَادَ مِنْهَا بِمَا شَاءَ فَاَمْضَاهُ وَبَخِلَ مِنْهَا بِمَا بَقِيَ فَاَمْسَكَهُ

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پہر کیا میرے پاس آ کر پوچھا کچھ کھانے کو ہے میں نے کہا میرے پاس کچھ نہیں ہے آپ نے فرمایا تو میں روزہ سے ہوں پھر دوسرا پہر کیا آپ نے اوسوقت میرے پاس حیس کا حصہ آیا تھا جس کا میں نے اوسکو لیکر آئی آپ نے کہا یا میں نے تعجب کیا اور کہا یا رسول اللہ پہلے آپ نے تو روزہ سے تھے اب آپ نے حیس کھایا آپ نے فرمایا ہاں اے عائشہ جو شخص روزہ رکھے لیکن رمضان کا نہ رمضان کی قضا کا۔ یا نفل روزہ ہو اوسکی مثال ایسی ہے جیسی کسی نے اپنے مال میں سے صدقہ نکالا پھر جتنا چاہا سخاوت کر کی اوس میں دیدیا اور جتنا چاہا بخیلی کر کے اوسمیں سے رکھ لیا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيْءُ وَيَقُوْلُ هَلْ عِنْدَكُمْ غَدَاءٌ فَنَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ اِنِّيْ صَائِمٌ فَاَتَانَا يَوْمًا وَقَدْ اُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ اَدْنَاهُ عَلَيْكُمْ شَيْءٌ قُلْنَا نَعَمْ اُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ قَالَ اَمَا اِنِّيْ قَدْ اَصْبَحْتُ اُرِيْدُ الصَّوْمَ فَاَكَلَ

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آتے تھے اور پوچھتے تھے تمہارے پاس کچھ ہے ہم کہتے نہیں آپ فرماتے میں روزہ سے ہوں پھر ایک روز آئے تو ہمارے پاس حیس آیا تھا آپ نے پوچھا کچھ ہے۔ ہم نے کہا ہاں حیس کا حصہ آیا ہے آپ نے فرمایا میں صبح کو روزی کی نیت کی تھی پھر کھایا عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقُلْنَا اُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَقَدْ جَعَلْنَا لَكَ مِنْهُ نَصِيْبًا فَقَالَ اَمَا اِنِّيْ صَائِمٌ فَاَفْطَرَ

ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ایک دن تشریف لائے ہم نے کہا ہمارے پاس حیس کا حصہ آیا تھا ہم نے آپکا حصہ رکھ چھوڑا ہے آپ نے فرمایا میں روزہ سے ہوں پھر روزہ توڑ ڈالا عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْتِيْهَا وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَ اَصَبَحْتُمْ شَيْئًا تُطْعِمُوْنِيْهِ فَنَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ اِنِّيْ صَائِمٌ ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ اُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ فَقَالَ مَا هِيَ قَالَ حَيْسٌ قَالَ قَدْ اَصْبَحْتُ صَائِمًا فَاَكَلَ

ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آتے روزہ رکھکر اور پوچھتے کچھ کھانے کو ہے کہ نہیں ہم کہتے نہیں آپ فرماتے میں روزہ

سے ہوں ایک روز بعد کسی کے آئی میں نے کہا ہمارے پاس حیس آیا ہے آپ نے فرمایا میں نے تو روزہ رکھا تھا پھر کہا یا **عن** عائشۃ ام المؤمنین قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فقال ھل عندکم شیء فقلنا لا قال فانی صائمۃ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز میرے پاس تشریف لائے اور پوچھا تمہارے پاس کچھ ہے ہمنے کہا نہیں آپ نے فرمایا میں روزہ سے ہوں **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانا ھا فقال ھل عندکم طعام فقلنا لا قال فانی صائم قال ثم جاءنا یوما اخر فقالت یا رسول اللہ اھدی لنا ھدیۃ حیس فقال اما انی قد اصبحت صائما فاکل **ترجمہ** ام المومنین عائشہ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور پوچھا تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے اور ہمنوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا میں روزہ سے ہوں پھر ایک اور دن آپ تشریف لائے حضرت عائشہ نے کہا ہمارے پاس ہدیہ آیا ہے حیس کا وہ ہنگو یا گیا آپ نے فرمایا میں نے تو صبح کو روزہ کی نیت کی تھی پھر کھایا آپ نے **عن** مجاھد وقام کلثوم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی عائشۃ فقال ھل عندکم طعام نحوہ **ترجمہ** مجاہد اور ام کلثوم نے بھی حضرت عائشہ ایسی ہی روایت کی **عن** عائشۃ ام المؤمنین قالت جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فقال ھل عندکم من طعام قلت لا قال فانی اذا اصوم قالت ودخل علی من مرۃ اخری فقلت یا رسول اللہ اھدی لنا حیس فقال اذا افطر الیوم وقد فرضت الصوم **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن تشریف لائے اور پوچھا تمہارے پاس کچھ کھانا ہے میں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو میں روزہ رکھتا ہوں پھر ایک بار اور آئے تو میں نے کہا یا رسول اللہ ہمارے پاس حیس آیا ہے حیس کا آپ نے فرمایا تو میں افطار کرتا ہوں آج اور میں روزہ کو فرض کر چکا تھا **عن** حفصۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من لم یبیت الصیام قبل الفجر فلا صیام لہ **ترجمہ** ام المومنین حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزہ کی نیت نہ کرے فجر نکلنے سے پہلے اور کا روزہ نہ ہوگا **ف** ظاہر یہ حدیث مخالف ہے حضرت عائشہ کی حدیث کے جو اوپر گزری مگر شاید یہ فرض روزے میں ہو یعنی قضا اور کفارے کے روزوں میں اور امام مالک کے نزدیک ہر طرح کے روزے میں رات سے نیت کرنا ضرور ہے **عن** حفصۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من لم یبیت الصیام قبل الفجر فلا صیام لہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عن** حفصۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من لم یجمع الصیام قبل طلوع الفجر فلا یصوم **ترجمہ** ام المومنین حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزہ کی نیت نہ کرے فجر نکلنے سے پہلے وہ روزہ نہ رکھے **عن** حفصۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من لم یبیت الصیام من اللیل فلا صیام لہ **ترجمہ** اوپر گزر چکا **عن** حفصۃ انھا کانت تقول من لم یجمع الصیام من اللیل فلا یصوم **ترجمہ** ام المومنین حفصہ نے کہا جو شخص روزہ کی نیت رات سے نہ کرے وہ روزہ نہ رکھے **عن** عبد اللہ بن عمر قال قالت حفصۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا صیام لمن لم یجمع قبل الفجر **ترجمہ** ام المومنین حفصہ نے کہا جو شخص نیت نہ کرے فجر سے پہلے اس کا روزہ نہیں ہے **عن** حفصۃ

قَالَتْ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعْ قَبْلَ الْفَجْرِ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ عَنْ حَفْصَةَ
قَالَتْ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ مِثْلَهُ لَا يَصُومُ لَهُ
مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ ترجمہ اُم المومنین عائشہ اور حفصہ سے روایت ہے ان دونوں نے کہا روزہ نہ رکھے مگر وہ شخص جس نے
نیت کی ہو روزے کی فجر سے پہلے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِذَا لَمْ يُجْمِعِ الرَّجُلُ الصَّوْمَ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يَصُمْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ
كَانَ يَقُولُ لَا يَصُومُ إِلَّا مَنْ أَجْمَعَ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے بھی ایسا ہی کہا صَوْمُ نَبِيِّ اللَّهِ
دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے کا بیان عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَأَحَبُّ
الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ صَلَاةُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ ترجمہ
عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب روزوں سے زیادہ اللہ کو حضرت داؤد کا روزہ
پسند ہے وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتی اور سب نمازوں میں سے اللہ کو حضرت داؤد کی نماز پسند ہے وہ آدھی رات
تک سوتے تھے اور تہائی رات تک کھڑے رہتے چھٹے حصہ میں رات کو سوتے (یعنی رات کے بارہ گھنٹوں میں سے چھ گھنٹے تک سوتی پھر تین گھنٹے
جاگتی پھر دو گھنٹے سوتے) صَوْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِي هُوَ وَأُمِّي رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کا بیان
اور آپ پر ان باپ میری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفْطِرُ أَيَّامَ الْبِيضِ فِي حَضَرٍ
وَلَا سَفَرٍ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام بیض میں (یعنی ہر مہینے کی ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ میں) افطار
نہیں کرتے تھے نہ سفر میں نہ حضر میں عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ
وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ مَا يُرِيدُ أَنْ يَصُومَ وَمَا صَامَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا غَيْرَ رَمَضَانَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ ترجمہ ابن عباس
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے تھے افطار نہ کریں گے پھر افطار کرتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے تھے
روزے نہ رکھیں گے اور کبھی آپ ایک مہینہ تک پورے روزے نہیں رکھے سوا رمضان کے جب سے مدینہ میں آئے ف یعنی کسی مہینے
کی پوری روزے نہیں رکھے سوا رمضان کے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ مَا
يُرِيدُ أَنْ يُفْطِرَ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ مَا يُرِيدُ أَنْ يَصُومَ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے تھے افطار نہ کریں گے پھر افطار کرتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے تھے اب روزہ نہ رکھیں گے عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ لَا أَعْلَمُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ وَلَا قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا
قَطُّ كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں نہیں جانتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سارا قرآن کی آیات
میں پڑھا ہو یا ساری رات صبح تک عبادت کی ہو یا کسی مہینے کو پوری روزے رکھے ہوں سوا رمضان کے عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ
سُئِلَتْ عَائِشَةُ عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ

قَطُّ وَمَا صَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ إِلَّا رَمَضَانَ ترجمہ اسید بن تقیق سے روایت ہے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کو انہوں نے کہا آپ روزے رکھتے یہاں تک کہ ہم کہتے رب روزے ہی رکھیں گے پھر افطار کرتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب افطار ہی کریں گے اور کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مہینے کے پورے روزے نہیں رکھے سوا رمضان کے جب سے مدینے میں تشریف لائے عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ أَحَبُّ الشُّهُورِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَصُومَهُ شَعْبَانُ بَلْ كَانَ يَصِلُهُ بِرَمَضَانَ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب مہینوں میں روزہ رکھنے کو کسی شعبان کا مہینہ پسند تھا بلکہ آپ اوسکو ملا دیتے تھے رمضان کے ساتھ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ مَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ مَا يَصُومُ وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے یہاں تک کہ ہم کہتے افطار نہ کرینگے اور افطار کرتے یہاں تک کہ ہم کہتے روزے نہ رکھیں گے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے رکھتے نہیں دیکھا عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ إِلَّا شَهْرَ شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی دو مہینے پے در پے روزے نہ رکھتے مگر شعبان اور رمضان کے عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَصُومُ مِنَ السَّنَةِ شَهْرًا تَامًّا إِلَّا شَعْبَانَ وَيَصِلُ بِهِ رَمَضَانَ ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سال بھر میں کسی مہینے کو پوری روزے نہیں رکھتے تھے مگر شعبان کے اوسکو رمضان سے ملا دیتے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ لِشَعْبَانَ كَانَ يَصُومُهُ أَوْ عَامَّتَهُ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے نہ رکھتے آپ ساری شعبان میں روزے رکھتے یا اکثر شعبان میں عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان میں روزے رکھتے مگر کچھ تھوڑے دن نہ رکھتے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساری شعبان میں روزے رکھتے عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَمْ أَرَكَ تَصُومُ شَهْرًا مِنَ الشُّهُورِ مَا تَصُومُ مِنْ شَعْبَانَ قَالَ ذٰلِكَ شَهْرٌ يَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ بَيْنَ رَجَبٍ وَرَمَضَانَ وَهُوَ شَهْرٌ تُرْفَعُ فِيهِ الْأَعْمَالُ إِلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ فَأُحِبُّ أَنْ يُرْفَعَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ ترجمہ اسامہ بن زید نے کہا یا رسول اللہ میں آپکو سب مہینوں سے زیادہ شعبان میں روزے رکھتا دیکھتا ہوں آپنے فرمایا یہ وہ مہینہ ہے جس سے لوگ غافل ہیں رجب اور رمضان کے بیچ میں بھولا مہینہ ہے جسمیں آدمی کے اعمال پروردگار پاس پہنچائے جاتے ہیں میں چاہتا ہوں میرا عمل اوسوقت جاوے جب میں روزے سے ہوں عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ تَصُومُ حَتَّى لَا تَكَادَ تُفْطِرَ وَتُفْطِرُ حَتَّى لَا تَكَادَ تَصُومَ إِلَّا يَوْمَيْنِ إِنْ تَصَامَا فِي صِيَامِكَ وَإِلَّا صُمْتَهُمَا قَالَ أَيُّ يَوْمَيْنِ قُلْتُ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ قَالَ

ذٰلِكَ يَوْمَانِ تُعْرَضُ فِيهِمَا الْأَعْمَالُ عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ آپ روزے کرتے ہیں اسقدر کہ افطار نہیں کرتے پھر افطار کرتے ہیں اسقدر کہ روزے نہیں رکھتے مگر دو دن اگر آپ کو روزوں میں بیچ میں آجاتے ہیں تو بہتر ورنہ آپ ان دونوں میں ضرور روزہ رکھتے ہیں آپ نے فرمایا وہ کون سے دن ہیں میں نے کہا پیر اور جمعرات آپ نے فرمایا یہ دو دن ہیں جنمیں اعمال پیش کیے جاتے ہیں پروردگار پاس تو میں چاہتا ہوں میرا عمل اوسوقت پیش کیا جاوے جب میں روزے سے ہوں عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْرُدُ الصَّوْمَ فَيُقَالُ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ فَيُقَالُ لَا يَصُومُ ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر روزے رکھتے تھے لوگ کہتے تھے اب افطار نہ کریں گے پھر افطار کرتے تو لوگ کہتے اب روزہ نہ رکھیں گے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَحَرَّى صِيَامَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیال کرتے تھے پیر اور جمعرات کے روزے کا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیال کرتے پیر اور جمعرات کا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ مِنْ هٰذِهِ الْجُمُعَةِ وَالِاثْنَيْنِ مِنَ الْقَبِيلَةِ ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں تین روزے رکھتے دو ایک ہفتے میں پیر اور جمعرات کو اور ایک دوسرے ہفتے کے پیر کو عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَيَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَمِنَ الْجُمُعَةِ الثَّانِيَةِ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ ترجمہ ام المومنین حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے پھر دوسری ہفتے کی پیر کو رکھتے عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحَدَّ مَضْجَعَهُ جَعَلَ كَفَّهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ وَكَانَ يَصُومُ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ ترجمہ ام المومنین حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سوتے تو اپنی داہنی ہتیلی کو داہنی گال کے تلے رکھتے اور پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ وَقَلَّمَا يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں غرہ سے (یعنی پہلی تاریخ سے) تین روزے رکھتے تھے اور جمعہ کی دن کم افطار کرتے تھے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَكْعَتَيِ الضُّحَى وَبِأَنْ أُوتِرَ قَبْلَ أَنْ أَرْقُدَ وَبِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دو رکعت چاشت کی پڑھنے کا مجھ کو حکم دیا اور فرمایا ہے جبتک وتر نہ پڑھ لو اور حکم دیا تین روزے رکھنے کا ہر مہینے میں عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

سمع ابن عباس وسئل عن صیام عاشوراء فقال ما علمت النبی صلی اللہ علیہ وسلم صام یوما یتحری فضلہ علی الایام الا ھذا الیوم یعنی شھر رمضان ویوم عاشوراء ترجمہ سعید اسدی روایت ہے ابن عباس سے کسی نے پوچھا عاشورا کے روزے کو یعنی محرم کی دسویں تاریخ کو، انہوں نے کہا میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسے دن کا روزہ اور دنوں سے بہتر جان کر رکھا ہو مگر رمضان کا اور عاشورا کا عن حمید بن عبد الرحمن بن عوف قال سمعت معاویۃ یوم عاشوراء وھو علی المنبر یقول یا اھل المدینۃ این علماؤکم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی ھذا الیوم ھذا صیامکم ان شاء ان تصوموہ فلیصم ترجمہ حمید بن عبد الرحمن عوف سے روایت ہے انہوں نے معاویہ بن ابی سفیان سے سنا عاشورا کے روزہ منبر پر تھے اور کہتے تھے اے مدینہ والو کہاں ہیں علما تمہارے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ آجکل دن فرماتے تھے میں روزہ سے ہوں جسکا جی چاہے روزہ رکھے عن ھنیدۃ بن خالد عن امراتہ قالت حدثتنی بعض نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصوم یوم عاشوراء وتسعا من ذی الحجۃ وثلاثۃ ایام من الشھر اول اثنین من الشھر وخمیس ترجمہ ہنیدہ بن خالد نے اپنی بی بی سے سنا اور انہوں نے کہا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی نے بیان کیا کہ آپ روزہ رکھتے تھے عاشورا کے روز اور نو ذی الحجہ کے نو دنوں میں اور ہر مہینے کے تین دنوں میں ایک پہلی پیر کو اور دو جمعرات کو عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام الابد فلا صام ولا افطر ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے ہمیشہ روزہ رکھا اوس نے روزہ نہیں رکھا ف بلکہ وہ عادی ہو گیا دن کو بھوکے رہنے کا اور روزہ سے جو غرض تھی فوت ہو گئی۔ ہر ایک خواہش توڑنے اور چھوڑنے کا ثواب جب ہی ہے جب خواہش استعمال بھی جاری ہو ورنہ نفس پر دشواری نہ ہوگی عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام الابد فلا صام ولا افطر ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمیشہ روزہ رکھے اوس نے نہ روزہ رکھا نہ افطار کیا عن ابن عمر یقول قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صام الابد فلا صام عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من صام الابد فلا صام ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمیشہ روزہ رکھے اوس نے روزہ نہیں رکھا عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام الابد فلا صام ولا افطر ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے بھی ایسا ہی روایت ہے عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال بلغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی اقول واللہ لاصومن النھار واقومن اللیل ما عشت فقال انت الذی تقول ذلک قال قلت قد قلتہ بابی انت وامی یا رسول اللہ قال فانک لا تستطیع ذلک فصم وافطر ونم وقم وصم من کل شھر ثلاثۃ ایام فان الحسنۃ بعشر امثالھا وذلک مثل صیام الدھر قال فقلت انی اطیق اکثر من ذلک قال فصم یوما وافطر یومین قال قلت انی اطیق اکثر من ذلک قال فصم یوما وافطر یوما فذلک صیام داود علیہ السلام وھو افضل الصیام قال فقلت انی اطیق افضل من ذلک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا افضل من ذلک ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی میں ہمیشہ روزہ رکھتا ہوں کہتا ہوں واللہ میں روزہ رکھا کروں گا جب تک جیتا رہوں گا یا فرمایا میں کہتا ہوں میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ آپ نے یہ کہا ہے میں نے کہا ہے آپ نے فرمایا تو ایسا نہیں کر سکتا تو روزہ رکھ اور افطار کر سو اور اٹھ اور ہر مہینے میں تین روزے رکھا کر کیونکہ نیکی کا بدلہ دس گنا ہے یہ روزہ ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے میں نے کہا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں فرمایا ایک دن روزہ رکھ اور دو دن افطار کر میں نے کہا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں فرمایا ایک دن روزہ رکھ اور ایک دن افطار کر یہ داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے اور یہ افضل روزہ ہے میں نے کہا میں اس سے بھی افضل کی طاقت رکھتا ہوں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے افضل نہیں ہے عن صیام الدھر ہمیشہ روزہ رکھنے کی ممانعت عن عمر انہ قال یا رسول اللہ ان فلانا یقول انہ یفطر نھار الابد قال اذھب فاسئلہ فجاء فقال

وَلَا اَفْطَرَ ترجمہ عمران سے روایت ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ فلاں شخص دہر کو بھی افطار نہیں کرتا ہے آپ نے فرمایا اوس نے نہ روزہ رکھا نہ افطار کیا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِرَ عِنْدَهٗ رَجُلٌ يَصُوْمُ الدَّهْرَ قَالَ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ ترجمہ عبد اللہ بن شخیر سے روایت ہے اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ کے پاس ایک شخص کا ذکر ہوا جو ہمیشہ روزہ ہی رکھتا تھا آپ نے فرمایا نہ اوس نے روزہ رکھا نہ افطار کیا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ صَوْمِ الدَّهْرِ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ ترجمہ عبد اللہ بن شخیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ روزہ رکھنے کی باب میں نہ وہ روزہ ہے نہ افطار ہے عَنْ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا رَجُلًا فَقَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ هٰذَا لَا يُفْطِرُ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ ترجمہ حضرت عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک شخص سے گزرے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ یہ شخص افطار نہیں کرتا اتنی مدت سے آپ نے فرمایا اوس نے روزہ رکھا نہ افطار کیا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِهٖ فَغَضِبَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ الدَّهْرِ فَقَالَ لَا صَامَ الدَّهْرَ فَقَالَ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ اَوْ مَا صَامَ وَمَا اَفْطَرَ ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ کسی شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کتنے روزے رکھتے ہیں آپ غصہ ہوئے (اس لیے کہ یہ سوال محل تھا پوچھنا چاہیے تھا کہ میں کتنے روزے رکھوں تاکہ اوسکی طاقت کیموافق آپ جواب دیتے) حضرت عمرؓ نے (آپکا غصہ ٹھنڈا کرنے کے لیے) کہا ہم راضی ہیں اللہ جل جلالہ کے پروردگار ہونے پر اور اسلام کو دین کرنے پر اور محمد کے رسول ہونے پر پھر آپ سے پوچھا گیا ہمیشہ روزے رکھنا کیسا ہے آپنے فرمایا جو کوئی ایسا کرے اوس نے روزہ نہیں رکھا نہ افطار کیا **سَرْدُ الصِّيَامِ**

پے در پے روزے رکھنا عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيَّ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ رَجُلٌ اَسْرُدُ الصَّوْمَ اَفَاَصُوْمُ فِي السَّفَرِ قَالَ صُمْ اِنْ شِئْتَ وَاَفْطِرْ اِنْ شِئْتَ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے حمزہ بن عمرو اسلمی نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں ہمیشہ روزے رکھتا ہوں کیا سفر میں بھی رکھوں آپنے فرمایا تیرا جی چاہے تو رکھ چاہے تو افطار کر **صَوْمُ ثُلُثِ الدَّهْرِ** دو دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ جَاءَ رَجُلٌ يَصُوْمُ الدَّهْرَ قَالَ وَدِدْتُّ اَنَّهٗ يُطْعَمُ الدَّهْرَ قَالُوْا فَثُلُثَيْهِ قَالَ اَكْثَرُ قَالُوْا فَنِصْفَهٗ قَالَ اَكْثَرُ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَا يُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ صَوْمُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ ترجمہ عمرو بن شرحبیل سے روایت ہے اونہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر آیا ایک شخص کا جو ہمیشہ روزے رکھتا تھا آپنے فرمایا اگر وہ کبھی کچھ نہ کھاتا تو بہتر تھا (یعنی جب ہمیشہ روزے رکھتا ہے تو رات کو بھی کھانا کیا ضرور ہے) لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اگر دو دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے آپنے فرمایا یہ بھی زیادہ ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اگر ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے آپنے فرمایا یہ بھی زیادہ ہے پھر آپنے فرمایا میں تم کو بتلاؤں اوجھ روزے جن سے سینے کی جلن جاتی رہے (یعنی دل کی بیماریاں کم ہوں جیسے حسد بغض اور شہوت) ہر مہینہ میں تین روزے ہیں عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ قَالَ اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَقُوْلُ فِيْ رَجُلٍ صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَدِدْتُ اَنَّهُ لَمْ يُطْعِمِ الدَّهْرَ شَيْئًا قَالَ فَثُلُثَيْهِ قَالَ اَكْثَرُ قَالَ فَشَطْرَهُ قَالَ اَكْثَرُ قَالَ فَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَا
يُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ قَالُوْا بَلٰى قَالَ صِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس مین یہ ہے کہ ایک شخص نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کیا فرماتے ہین اوس شخص کے باب مین جو ہمیشہ روزے رکھے اخیر تک **عن**
اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَنْ يَّصُوْمُ الدَّهْرَ كُلَّهُ قَالَ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ اَوْ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ قَالَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَنْ يَّصُوْمُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَيُطِيْقُ ذٰلِكَ اَحَدٌ قَالَ فَكَيْفَ بِمَنْ يَّصُوْمُ يَوْمًا وَ
يُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذٰلِكَ صَوْمُ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ كَيْفَ بِمَنْ يَّصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُ اَنِّيْ
اُطِيْقُ ذٰلِكَ قَالَ ثُمَّ قَالَ ثَلَاثَةٌ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ هٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ ترجمہ ابوقتادہ ہی روایت
ہے حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ ہمیشہ روزے رکھنا کیسا ہے آپ نے فرمایا نہ روزہ ہے نہ افطار ہے پھر اونہون نے کہا یا رسول اللہ
جو شخص دو دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے آپنے فرمایا اس کے کوئی طاقت رکھتا ہے پھر اونہون نے کہا جو شخص ایکدن روزہ
رکھے اور ایک دن افطار کرے آپنے فرمایا یہ روزہ ہے حضرت داؤد پیغمبر کا پھر اونہون نے کہا جو شخص ایکدن روزہ رکھے اور دو دن
افطار کرے آپنے فرمایا مین چاہتا ہون اتنی طاقت رکھون پھر آپنے فرمایا تین روزے ہر مہینے مین رکھنا اور رمضان کے روزے
رکھنا ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہین **صَوْمُ** يَوْمٍ وَّاِفْطَارُ يَوْمٍ ایکدن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا **عن** عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَقُوْلُ لَاُصَلِّيَنَّ اللَّيْلَ وَلَاَصُوْمَنَّ النَّهَارَ مَا عِشْتُ فَقُلْتُ قَدْ قُلْتُهُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ
قَالَ فَاِنَّكَ لَا تَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ فَصُمْ وَاَفْطِرْ وَنَمْ وَقُمْ وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَاِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا وَاَنَّ
ذٰلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَاَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قَالَ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ
قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَاَفْطِرْ يَوْمًا فَذٰلِكَ صِيَامُ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ اَفْضَلُ الصِّيَامِ فَقُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ
فَقَالَ لَا اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے میرے باپ نے میرا نکاح ایک عالی خاندان کی عورت سے کر دیا تو وہ اوس عورت کے پاس
آتی اور اوس کے خاوند کا حال یعنے میرا حال پوچھتی وہ بولی بہت اچھا آدمی ہے جب تک ہمارے بچھونے کو نہین روندا اور ہمارے پاخانے
کو نہین دھوندھا **ف** یعنے کبھی ہمارے ساتھ سویا بیٹھا نہین تاکہ بچھونا روندا جاتا اور کبھی کپڑا پاخانے کی حاجت
پڑتی **ق** جب سے ہم اوس کے پاس آئے ہین میرے باپ نے اسکا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپنے فرمایا اوسکو میرے
پاس لے آؤ مین آپنے باپ کے ساتھ آپ پاس گیا آپنے فرمایا تو کسطرح روزے رکھتا ہے مین نے کہا ہر روز آپ نے فرمایا ہر مہینے مین
تین روزے رکھا کر مین نے کہا مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا تو دو دن روزہ رکھ اور ایک دن افطار کر مین نے کہا مجھ
اس سے زیادہ طاقت ہے آپنے فرمایا پھر ایک دن روزہ رکھ داؤد علیہ السلام کے روزے ایکدن روزہ اور ایک دن افطار کر
عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ ذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِمْرَاَةً تَزَوَّجْتُهَا فَقَالَ كَيْفَ تَرَاهَا فَقُلْتُ خَيْرَ بَعْلٍ فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ مِنْ رَّجُلٍ لَمْ يَطَأْ

كَانَ يَنَامُ اللَّيْلَ وَلَا يُفْطِرُ النَّهَارَ هُوَ ضَعْفٌ فِي وَقَالَ زَوَّجْتُكَ امْرَأَةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَعْضَلَتُهَا قَالَ فَجَعَلْتُ لَا أَلْتَفِتُ إِلَى

قَوْلِهِ مِمَّا أَرَى عِنْدِي مِنَ الْقُوَّةِ وَالِاجْتِهَادِ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا أَقُومُ وَأَنَامُ وَ

أَصُومُ وَأُفْطِرُ وَنَحْنُ وَصْمٌ وَأُفْطِرُ قَالَ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَقُلْتُ أَنَا أَقْوَى مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ صَوْمَ

دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا فَقُلْتُ إِنِّي أَقْوَى مِنْ ذَلِكَ قَالَ اقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ قُمَّ إِنَّكَ إِلَى خَمْسٍ عَشْرَةَ

وَأَنَا أَقُولُ أَنَا أَقْوَى مِنْ ذَلِكَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے میرے باپ نے میرا نکاح ایک عورت سے کر دیا پھر وہ اوسکو دیکھنے کو آئے اور اوس سے پوچھا تیرا خاوند کیسا ہے وہ بولی واہ کیا اچھا آدمی ہے رات کو سوتا نہیں دن کو افطار نہیں کرتا وہ مجھ سے کہنے لگے اور کہنے لگے ایک مسلمان عورت کو تو نے تکلیف میں ڈال کہا ہے میں نے اوسکی بات کا خیال نہیں کیا۔ اس لیے کہ میں اپنے آپ میں بہت قوت اور طاقت پاتا تھا یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپنے فرمایا میں تو رات کو عبادت بھی کرتا ہوں سوتا بھی ہوں روزہ بھی رکھتا ہوں افطار بھی کرتا ہوں تو بھی عبادت کر اور سو اور روزہ رکھ اور افطار کر آپنے فرمایا ہر مہینے میں تین روزے رکھ میں نے کہا مجھ سے زیادہ طاقت ہے آپنے فرمایا پھر پانچ روزے رکھ میں نے کہا مجھ سے زیادہ طاقت ہے آپنے فرمایا ایک ہفتے میں قرآن ختم کر پھر آپ (کم کرتے کرتے) پندرہ دن تک پہنچے اور میں یہی کہتا جاتا تھا مجھ سے زیادہ طاقت ہے **عن** عبداللہ بن عمرو قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجْرَتِي فَقَالَ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَ

تَصُومُ النَّهَارَ قَالَ بَلَى قَالَ فَلَا تَفْعَلْ نَمْ وَقُمْ وَصُمْ وَأَفْطِرْ فَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا

وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِضَيْفِكَ عَلَيْكَ حَقًّا بِالصَّدِيقِ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّهُ عَسَى أَنْ يَطُولَ بِكَ عُمُرٌ وَ

إِنَّهُ حَسْبُكَ أَنْ تَصُومَ كُلَّ شَهْرٍ ثَلَاثًا فَذَلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا قُلْتُ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً فَشَدَّدْ

فَشُدِّدَ عَلَيَّ وَقَالَ صُمْ مِنْ كُلِّ جُمُعَةٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ قَالَ صُمْ

صَوْمَ نَبِيِّ اللَّهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قُلْتُ وَمَا كَانَ صَوْمُ دَاوُدَ قَالَ نِصْفَ الدَّهْرِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجرے میں آئے اور فرمایا مجھے خبر پہنچی ہے تم رات بھر عبادت کرتے ہو اور دن کو روزہ رکھتے ہو میں نے کہا ہاں سچ ہے آپنے فرمایا ایسا مت کر سو اور عبادت کر اور روزہ رکھو اور افطار کر اسلیے کہ تمہاری آنکھوں کا تم پر حق ہے (وہ سونا چاہتی ہیں) اور تمہارے بدن کا تم پر حق ہے) وہ آرام چاہتا ہے) اور تمہاری بیبی کا تم پر حق ہے اور تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے تمہاری عمر شاید بہت ہوگی (ایسا ہی ہوا عبداللہ بن عمرو بہت بوڑھے ہو کر مرے) تم کو کافی ہے ہر مہینے میں تین روزے رکھنا جب عمر پڑی ہے تو اتنی ہی روزے بہت (جاوین گے) اور یہ برابر ہیں ہمیشہ روزہ رکھنے کی (یعنی اتنا ہی ثواب ہے) اس لیے کہ ہر ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے (تو تین روزے تیس روزے ہوئے) میں نے کہا مجھ سے زیادہ طاقت ہے اور میں نے اپنے اوپر سختی کی آپ نے بھی سختی کی اور فرمایا ہر جمعہ میں تین روزے رکھ میں نے کہا مجھ سے زیادہ طاقت ہے اور میں نے اپنے اوپر سختی کی آپ نے بھی سختی کی اور فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھ میں نے کہا وہ کیسا ہے آپنے فرمایا آدھا زمانہ (یعنی ایک دن روزہ اور ایک دن

افطار عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّيْ اَقُوْلُ لَاَقُوْمَنَّ اللَّيْلَ وَلَاَصُوْمَنَّ النَّهَارَ مَا عِشْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لَهٗ قَدْ قُلْتُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّكَ لَا تَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ فَصُمْ وَاَفْطِرْ وَنَمْ وَقُمْ وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَاِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا وَذٰلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ قُلْتُ فَاِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ يَوْمًا وَاَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قُلْتُ فَاِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَاَفْطِرْ يَوْمًا وَذٰلِكَ صِيَامُ دَاوٗدَ وَهُوَ اَعْدَلُ الصِّيَامِ قُلْتُ فَاِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو لَاَنْ اَكُوْنَ قَبِلْتُ الثَّلَاثَةَ الْاَيَّامَ الَّتِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَهْلِيْ وَمَالِيْ

ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسے نے بیان کیا۔ میں کہتا ہوں کہ رات بھر عبادت کروں گا اور دن بھر روزہ رکھوں گا جب تک جیوں گا آپ نے مجھے فرمایا تو یہ کہتا تھا میں نے کہا یا رسول اللہ بیشک میں نے یہ کہا آپ نے فرمایا تو اتنی طاقت نہیں رکھتا روزہ رکھ اور افطار کر اور سو اور عبادت کر اور ہر مہینہ میں تین روز ہے رکھا کر اس لیے کہ نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے اور یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے میں نے کہا مجھ میں اس سے بہتر کی طاقت ہے آپ نے فرمایا اچھا ایک دن روزہ رکھ اور دو دن افطار کر میں نے کہا مجھے اس سے بہتر کی طاقت ہے آپ نے فرمایا اچھا ایک دن روزہ رکھ اور ایک دن افطار کر حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ یہ بہت معتدل ہے میں نے کہا مجھ میں اس سے بہتر کی طاقت ہے آپ نے فرمایا اس سے بہتر کچھ نہیں ہے عبداللہ بن عمرو نے کہا اگر میں پہلی بات آپ کی قبول کر لیتا یعنے تین دن ہر مہینہ میں روزے رکھنا تو وہ بہت پسند ہوتا مجھے اپنے گھر بار اور مال سے ف یعنے پہلے تو جوانی اور زور کے جوش میں میں نے آپکا کہنا نہ مانا اور اپنے نفس پر سختی کی اب قدر معلوم ہوئی اور ایک دن روزہ ایک دن افطار بھی شاق ہو گیا اب افسوس آتا ہے کہ میں نے پہلی بات کیوں قبول نہ کی عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قُلْتُ اَيْ عَمِّ حَدِّثْنِيْ عَمَّا قَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَخِيْ فُلَانٌ قَدْ جَمَعَ عَلَيَّ اَنْ اَجْتَهِدَ اجْتِهَادًا شَدِيْدًا حَتّٰى قُلْتُ لَاَصُوْمَنَّ النَّهَارَ وَلَاَقْرَاَنَّ الْقُرْاٰنَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَانِيْ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى فِيْ دَارِيْ فَقَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ قُلْتَ لَاَصُوْمَنَّ النَّهَارَ وَلَاَقْرَاَنَّ الْقُرْاٰنَ فَقُلْتُ قَدْ قُلْتُ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ قُلْتُ اِنِّيْ اَقْوٰى عَلٰى اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ صِيَامَ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِنَّهٗ اَعْدَلُ الصِّيَامِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمًا صَائِمًا وَيَوْمًا مُفْطِرًا فَاِنَّهٗ اِذَا كَانَ وَفْدًا لَمْ يَخِبْ وَلَمْ يَخِفْ وَلَمْ يَفِرَّ

ترجمہ عبدالرحمن سے روایت ہے میں عبداللہ بن عمرو کے پاس گیا اور کہا اے چچا بیان کرو مجھ سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے فرمایا ہو انہوں نے کہا میرے بھتیجے میرے میں نے تصمیم کیا کہ بہت کوشش کرونگا (عبادت میں) یہانتک کہ میں نے کہا میں ساری عمر روزہ رکھونگا اور قرآن ہر ایک رات دن میں پڑھا کرونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر سنی تو میرے پاس آئے اور میرے گھر کے اندر آئے اور فرمایا میں نے سنا ہے تم نے کہا ہے میں ساری عمر روزہ رکھونگا اور قرآن

پڑھونگا میں نے کہا بیشک یارسول اللہ میرے ایسا کہا ہی آپنے فرمایا ایسا مت کر ہر مہینہ میں تین روزے رکھ میں نے کہا مجھ اس سے زیادہ کی طاقت ہی آپنے فرمایا تو حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھ وہ سب روزوں سے زیادہ معتدل ہے اللہ کو پیارے ایکدن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتی تھے اور جب وعدہ کرتے تو خلاف نہ کرتے اور جب لڑائی شروع کرتی تو میدان سے نہ بھاگتے

ذکر الزیادۃ فی الصیام والنقصان روزوں کی زیادتی کا نقصان

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَہٗ صُمْ یَوْمًا وَلَکَ اَجْرُ مَا بَقِیَ قَالَ اِنِّیْ اُطِیْقُ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ صُمْ یَوْمَیْنِ وَلَکَ اَجْرُ مَا بَقِیَ قَالَ اِنِّیْ اُطِیْقُ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ صُمْ ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ وَلَکَ اَجْرُ مَا بَقِیَ قَالَ اِنِّیْ اُطِیْقُ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ صُمْ اَرْبَعَۃَ اَیَّامٍ وَلَکَ اَجْرُ مَا بَقِیَ قَالَ اِنِّیْ اُطِیْقُ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ صُمْ اَفْضَلَ الصِّیَامِ عِنْدَ اللّٰہِ صَوْمَ دَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ کَانَ یَصُوْمُ یَوْمًا وَیُفْطِرُ یَوْمًا ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور ایک دن روزہ رکھ اور تجھ کو ثواب ملیگا باقی نو دن کے روزے کا رینے دس دن میں ایکدن روزہ رکھ اونہون نے کہا مجھ اس سے زیادہ کی طاقت ہی آپنے فرمایا دو دن روزہ رکھ اور باقی دونو کا تجھ کو ثواب ملیگا اونہون نے کہا مجھ اس سے زیادہ کی طاقت ہی آپنے فرمایا تین دن روزہ رکھ اور تجھ کو باقی دونو کا ثواب ملیگا اونہون نے کہا مجھ اس سے زیادہ کی طاقت ہی آپنے فرمایا سب روزوں میں افضل روزہ رکھ داؤد علیہ السلام کا وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ ذُکِرَتْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصَّوْمُ فَقَالَ صُمْ مِنْ کُلِّ عَشَرَۃِ اَیَّامٍ یَوْمًا وَلَکَ اَجْرُ تِلْکَ التِّسْعَۃِ فَقُلْتُ اِنِّیْ اَقْوٰی مِنْ ذٰلِکَ قَالَ فَصُمْ مِنْ کُلِّ تِسْعَۃِ اَیَّامٍ یَوْمًا وَلَکَ اَجْرُ تِلْکَ الثَّمَانِیَۃِ فَقُلْتُ اِنِّیْ اَقْوٰی مِنْ ذٰلِکَ قَالَ فَصُمْ مِنْ کُلِّ ثَمَانِیَۃِ اَیَّامٍ یَوْمًا وَلَکَ اَجْرُ السَّبْعَۃِ قَالَ اِنِّیْ اَقْوٰی مِنْ ذٰلِکَ قَالَ فَلَمْ یَزَلْ حَتّٰی قَالَ صُمْ یَوْمًا وَاَفْطِرْ یَوْمًا ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روزوں کا بیان کیا آپ نے فرمایا ہر دس دن میں ایکدن روزہ رکھ اور تجھ باقی نو روزوں کا ثواب ملیگا میں نے کہا مجھ اس سے زیادہ طاقت ہی آپنے فرمایا اچھا ہر نو دن میں ایکدن روزہ رکھ اور تجھ کو ثواب باقی آٹھ روزوں کا ملیگا میں نے کہا میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہون آپنے فرمایا اچھا ہر آٹھ دن میں ایکدن روزہ رکھ اور تجھ باقی سات دنوں کے روزے کا ثواب ملیگا میں نے کہا مجھ اس سے زیادہ کی طاقت ہی یہ برابر ایک سیڑھی فرماتے رہے یہانتک کہ فرمایا ایک دن روزہ رکھ اور ایک دن افطار کر

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صُمْ یَوْمًا وَلَکَ اَجْرُ عَشَرَۃٍ فَقُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ صُمْ یَوْمَیْنِ وَلَکَ اَجْرُ تِسْعَۃٍ قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ صُمْ ثَلَاثَۃً وَلَکَ اَجْرُ ثَمَانِیَۃٍ قَالَ ثَابِتٌ وَذَکَرَتْ ذٰلِکَ لِمُطَرِّفٍ فَقَالَ مَا اَرَاہُ اِلَّا یُرِیْدُ فِی الْعَمَلِ وَیَنْقُصُ مِنَ الْاَجْرِ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایکدن روزہ رکھ تجھ کو دس دن روزوں کا ثواب ملے گا میں نے کہا اور زیادہ کیجیے آپنے فرمایا دو دن روزہ رکھ تجھ کو نو روزوں کا ثواب ملیگا میں نے کہا اور زیادہ کیجیے آپنے فرمایا تین دن روزہ رکھ تجھ کو آٹھ روزوں کا ثواب ملیگا ثابت نے کہا میں نے مطرف سے یہ حدیث بیان کی اونہون نے کہا مجھ کو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ عمل

بڑہتا جاویگا اوتنا ثواب گہٹتا جاویگا **ف** اور مقصود اس سے یہہ ہے کہ لوگ روزے کم رکہیں اور افطار زیادہ کریں اس لیے کہ جب بہت روزے رکہینگے تو نفس کو بہوک اور پیاس کے عادت ہوجاویگی علاوہ اسکے خوف ہے اسبات کا کہ کہیں بہت روزوں سے ضعیف نہ ہوجاوے اور پہر دوسرے عبادتوں میں خصوصًا کافر دشمنسے جہاد کرنے میں خلل پڑے **صَوْمُ عَشْرَةِ أَيَّامٍ** دس مہینے مہینہ میں دس دن روزہ رکہنا **عَنْ** عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ بلغنی

أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَرَدْتُ بِذَلِكَ إِلَّا الْخَيْرَ قَالَ فَإِنَّ مِنْ حَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ لَكَ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا وَإِنَّ ذَلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ فَكَانَ يَشُقُّ عَلَيَّ وَأَقُولُ إِنَّ لِي قُوَّةً قَالَ فَصُمْ صِيَامَ نَبِيِّ اللَّهِ دَاوُدَ وَلَا تَزِدْ عَلَيْهِ قُلْتُ وَمَا كَانَ صِيَامُ نَبِيِّ اللَّهِ دَاوُدَ قَالَ نِصْفَ الدَّهْرِ فَكَانَ بَعْدَ إِذَا أَسَنَّ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي قَبِلْتُ رُخْصَةَ نَبِيِّ اللَّهِ

ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہسے فرمایا میں نے سنا ہے تو رات بہر عبادت کرتا ہے اور ہر دن روزہ رکہتا ہے میں نے کہا یا رسول اللہ میری نیت تہی مگر ثواب کی رغبت دی پہر جان کر بہر کرتا ہوں آپنے فرمایا جسنے ہمیشہ روزہ رکہا اوس نے روزہ نہیں رکہا لیکن میں تجہکو ہمیشہ روزے کا ثواب بتلاتا ہوں ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکہ میں نے کہا یا رسول اللہ مجہمیں سے زیادہ طاقت ہے آپنے فرمایا ہر مہینہ میں پانچ دن روزہ رکہہ میں نے کہا یا رسول اللہ مجہمیں سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا ہر مہینہ میں دس دن روزہ رکہہ میں نے کہا مجہسے اس سے زیادہ طاقت ہے آپنے فرمایا۔ تو داؤد علیہ السلام کا روزہ رکہ وہ ایک دن روزہ رکہتے اور ایک دن افطار کرتے تہے **عَنْ** عبداللہ بن عمرو قال قال لی

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ ترجمہ دوسری روایت بہی عبداللہ بن عمرو سے ایسی ہی ہے **عَنْ** عبداللہ

بن عمرو قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عبداللہ بن عمرو انک تصوم الدہر وتقوم اللیل وانک

اذا فعلت ذلک هجمت العین ونفهت له النفس لا صام من صام الابد صوم الدہر ثلاثة ایام من الشهر

صوم الدہر کله فان لک بکل حسنة عشر امثالها فان ذلک صوم الدہر فوقع فی نفسی شیء فقلت انی اطیق اکثر من ذلک قال فصم صوم داود کان یصوم یومًا ویفطر یومًا ولا یفر

اذا لاقی ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہسے فرمایا ہے عبداللہ تو ہمیشہ روزے کہتا ہے اور رات بہر عبادت کرتا ہے جب تو ایسا کریگا تو آنکہیں اندر بیٹہ جاوینگی اور طبیعت تہک جاویگی جسنے ہمیشہ روزہ رکہا اوس نے روزہ نہیں رکہا ہر مہینہ میں تین روزہ رکہنا ہمیشہ روزے کے برابر ہے میں نے کہا مجہمیں سے زیادہ طاقت ہے آپنے فرمایا ایک دن روزہ رکہ اور ایک دن افطار کر جیسے داؤد علیہ السلام کرتے تہے اور وہ لڑائی سے نہ بہاگتے تہے **عَنْ** عبداللہ بن عمرو قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اقرأ القرآن فی الشهر قلت انی اطیق اکثر من ذلک قال فلم أزل أطلب إليه حتى قال فی خمس قال فلم يقل لي شيئا وقال صم ثلاثة

أيام من الشهر قلت إني أطيق أكثر من ذلك فلم أزل أطلب إليه قال صم أحب الصيام إلى الله عز وجل صوم داود كان

يصوم يوما ويفطر يوما ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہسے فرمایا قرآن کو ایک مہینہ میں پڑہ میں نے کہا مجہمیں سے زیادہ طاقت ہے پہر میں اسی طرح کہتا رہا یہانتک کہ آپنے فرمایا پڑہ پانچ دن میں آپنے فرمایا ہر مہینہ میں تین روزے

رکھ مین نے کہا مجھ مین سے زیادہ کی طاقت ہی پہر مین یہی کہتا رہا یہانتک کہ آپنے فرمایا سب سے ان مین اللہ کو حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ پسند ہی وہ ایکدن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال بلغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اصوم الدہر واقوم اللیل فارسل الیہ وامالیہ قال الم اخبر انک تصوم ولا تفطر وتصلی اللیل فلا تفعل فان لبدنک حظا وان لنفسک حظا وان لاھلک حظا صم وافطر وصل ونم صم من کل عشرۃ ایام یوما ولک اجر تسعۃ قال انی اقوی لذلک یا رسول اللہ قال صم صیام داود علیہ السلام اذا قال وکیف صیام داود یا نبی اللہ قال کان یصوم یوما ولا یفطر یوما ولا یفر اذا لاقی قال ومن لی بھذا یا نبی اللہ مرجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہونچی کہ مین ہمیشہ روزہ رکھتا ہون اور رات کو نماز پڑہتا ہون آپنے مجھکو بلا بہیجا یا آپ خود مجھسے ملے آپنے فرمایا مجھکو خبر پہونچی ہے تم روزہ رکھتے ہو اور افطار نہین کرتے اور رات بھر نماز پڑہتے ہو تو ایسا مت کرو اس لیے کہ تمہارے بدن کا بھی تمپر حق ہی اور تمہارے نفس کا بھی ایکحصہ ہے اور تمہاری بی بی کا بھی ایکحصہ ہی روزہ رکھو اور افطار کرو اور سو اور ہر دن مین ایک روزہ رکھو اور تمہارے واسطے باقی دونو کا ثواب لیکا مین نے کہا یا رسول اللہ مین اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہون آپنے فرمایا تو حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھو مین نے کہا اونکا روزہ کیسا تہا آپنے کہا اونکا روزہ ایکدن چہوڑ ایکدن رکھنا اور ایکدن افطار کرنا اور جب لڑائی مین مقابلہ ہوتا تو نہ بہاگتے مین نے کہا کون ایسا کر سکتا ہی نبی اللہ کے **صیام** خمسۃ ایام من الشہر مہینہ مین پانچ روزے رکھنے کا بیان **عن** عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر لہ صومی فدخل علی فالقیت لہ وسادۃ ادم حشوھا لیف فجلس علی الارض وصارت الوسادۃ بینی وبینہ قال اما یکفیک من کل شہر ثلاثۃ ایام قلت یا رسول اللہ قال خمسا قلت یا رسول اللہ قال سبعا قلت یا رسول اللہ قال تسعا قلت یا رسول اللہ قال احدی عشرۃ قلت یا رسول اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا صوم فوق صوم داود شطر الدہر صیام یوم وفطر یوم مترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر آیا میری روزہ کا آپ تشریف لائے میری پاس میںنے آپ کے لیے ایک تکیہ بہپایا چمڑے کا جس مین اندر خرما کی چھال بھری تھی آپ زمین پر بیٹھے اور تکیہ میرے اور آپ کے بیچ مین ہوگیا آپنے فرمایا کیا تجھے ہر مہینے مین تین روزے کافی نہین مین نے کہا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا پانچ میںنے کہا یا رسول اللہ آپنے فرمایا سات مین نے کہا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نو مین نے کہا یا رسول اللہ آپنے فرمایا گیارہ مین نے کہا یا رسول اللہ آپنے فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام کے روزہ سے بڑہ کر کوئی روزہ نہین ہی وہ آدہی زمانہ مین روزہ رکھتے اسطرح کہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے **صیام** اربعۃ ایام من الشہر مہینہ مین چار روزے رکھنا **عن** عبد اللہ بن عمرو قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صم من الشہر یوما قال ابغی ما بقی قلت انی اطیق اکثر من ذلک فقال صم یومین قال ابغی ما بقی قلت انی اطیق اکثر من ذلک فقال صم ثلثۃ ایام قال ابغی ما بقی قلت انی اطیق اکثر من ذلک قال صم اربعۃ ایام قال ابغی ما بقی قلت انی اطیق اکثر من ذلک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کان صیامہ

أَفْضَلُ الصَّوْمِ صَوْمُ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھسے بھینے میں ایک روزہ رکھو اور تجھ باقی نو دنوکا ثواب ملیگا میں نے کہا مجھسے زیادہ طاقت
ہے آپنے فرمایا تو دو دن روزہ رکھو اور تجھ باقی دنوکے روزے کا ثواب ملیگا میں نے کہا مجھسے زیادہ طاقت ہے آپنے فرمایا تین
دن روزے رکھ اور تجھ باقی دنوکا روزیکا ثواب ملے گا میں نے کہا مجھسے زیادہ طاقت ہے آپنے فرمایا چار دن روزے رکھ
اور تجھ باقی دنوکے روزے کا ثواب ملیگا میں نے کہا مجھسے زیادہ کی طاقت ہے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
سب روزوں میں بہتر داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایکدن افطار کرتے **صَوْمُ** ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنَ
الشَّهْرِ ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھنا **عَنْ** أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَوْصَانِي حَبِيبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثَةٍ لَا أَدَعُهُنَّ
أَوْصَانِي بِصَلَاةِ الضُّحَى وَالْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ وَبِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے مجھے وصیت کی میری
حبیب نے اللہ اونپر رحمت بھیجے اور سلام تین باتونکی میں اونکو نہیں چھوڑتا وصیت کی مجکو چاشت کی نماز پڑھنے کی اور سونے سے پہلے
وتر پڑھ لینے کی اور ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھنے کی **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ
بِصَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَقَالَ اغْتَسِلْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کا حکم کیا ایک تو وتر پڑھ کر سونا دوسرے جمعہ کو دن غسل کرنا تیسری ہر مہینے میں تین روزے رکھنا **عَنْ**
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَكْعَتَيِ الضُّحَى وَأَنْ لَا أَنَامَ إِلَّا عَلَى وِتْرٍ وَبِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ
مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم کیا دو رکعت چاشت کی ہر مہینے کا اور نہیں وتر
پڑھے سونیکا اور ہر مہینے میں تین روزے رکھنیکا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ
مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَبِالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَبِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مجھکو حکم کیا وتر پڑھ کر سونے کا اور جمعہ کے دن غسل کرنیکا اور ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنے کا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ شَهْرُ الصَّبْرِ وَثَلَاثَةُ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ایک رمضان کے مہینے میں اور ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا ہمیشہ
روزے رکھنے کے برابر ہے **عَنْ** أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ فَذَاكَ صِيَامُ
الدَّهْرِ كُلِّهِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ وَاللَّهِ فِي كِتَابِهِ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مہینے میں تین روزے رکھے اوس نے ہمیشہ روزے رکھے پھر کہا سچ فرمایا اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں جو
کوئی ایک نیکی لاوے اسکو دس گنا ثواب ہوگا **عَنْ** أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَامَ
ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ فَقَدْ تَحَرَّمَ وَمَنْ صَامَ الشَّهْرَ أَوْ قَالَ صَوْمُ الشَّهْرِ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص مہینے میں تین روزے رکھے اوسکو پوری مہینے کے روزوں کا ثواب ہے **عَنْ** عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حِسْبَانُ صِيَامِ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ ترجمہ عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جی چاہے روزے ہر مہینے میں تین روزے ہیں عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ ترجمہ عبداللہ بن محیریز سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں تین روزے رکھتے تھے كَيْفَ يَصُوْمُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ ہر مہینے میں تین روزے کس طرح رکھے عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوْمُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ مِنْ اَوَّلِ الشَّهْرِ وَالْخَمِيْسَ الَّذِيْ يَلِيْهِ ثُمَّ الْخَمِيْسَ الَّذِيْ يَلِيْهِ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں تین روزے رکھتے ایک پہلی پیر کو دوسری اوس کے بعد کی جمعرات کو تیسری اوسکی بعد کی جمعرات کو عَنْ هُنَيْدَةَ الْخُزَاعِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ تَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اَوَّلَ اثْنَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ ثُمَّ الْخَمِيْسَ الَّذِيْ يَلِيْهِ ثُمَّ الْخَمِيْسَ الَّذِيْ يَلِيْهِ ترجمہ ہنیدہ خزاعی سے روایت ہے میں ام المومنین حفصہؓ پاس گیا وہ کہتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں تین روزے رکھتے تھے ایک پہلے پیر کو دوسری جمعرات کو پھر ایک دوسری جمعرات کو عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ اَرْبَعٌ لَمْ يَكُنْ يَدَعُهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَامَ عَاشُوْرَاءَ وَالْعَشْرَ وَثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ ترجمہ ام المومنین حفصہ سے روایت ہے چار باتوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی نہیں چھوڑتے تھے ایک تو عاشورا کے روزے کو دوسرے ذی حجہ کے دس روز کو تیسری ہر مہینے میں تین روز کو چوتھی فجر سے پہلے دو رکعتوں کو عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوْمُ تِسْعًا مِّنْ ذِي الْحِجَّةِ وَيَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ اَوَّلَ اثْنَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ وَخَمِيْسَيْنِ ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی سے روایت ہے آپ ذیحجہ میں نو روزے رکھتے (پہلی تاریخ سے لیکر نویں تاریخ تک) اور عاشورا کے روز (یعنی دسویں محرم کو) روزہ رکھتے اور ہر مہینے میں تین روزے رکھتے ایک پیر کو اور دو دو جمعراتوں کو عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ الْعَشْرَ وَثَلٰثَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ اَثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسَيْنِ ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی سے روایت ہے آپ ذیحجہ کے دس دن مہینے میں روزہ رکھتے اور ہر مہینے میں تین دن ایک پیر کو اور دو دو جمعرات کو عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ بِصِيَامِ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ اَوَّلَ خَمِيْسٍ فِي الْاِثْنَيْنِ وَالْاِثْنَيْنِ ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین دن روزہ رکھنے کا حکم کرتے ایک نوچندی جمعرات کو دوسری پیر کو تیسرے ہی پیر کو عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ صِيَامُ الدَّهْرِ وَاَيَّامُ الْبِيْضِ صَبِيْحَةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ ترجمہ جریر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دن ہر مہینے میں روزہ رکھنا ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے اور ایام بیض تیرہویں شب کی فجر سے چودہویں پندرہویں تک ہیں ان کو ایام بیض اس لیے

کہتے ہیں کہ ان کی راتیں چاندنی سے سفید اور روشن ہوتی ہیں) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ بِاَرْنَبٍ قَدْ شَوَّاهَا فَوَضَعَهَا بَیْنَ یَدَیْهِ فَاَمْسَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَاْكُلْ وَاَمَرَ الْقَوْمَ
اَنْ یَّاْكُلُوْا وَكَانُوْا لَا یَعْرِفُوْنَ فَقَالَ الْاَعْرَابِیُّ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا یَمْنَعُكَ اَنْ تَاْكُلَ قَالَ اِنِّیْ صَوْمٌ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ مِّنَ
الشَّهْرِ قَالَ وَكُنْتَ صَائِمًا فَصُمِ الْغُرَّ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور
ایک خرگوش بھونکر لایا اوس کو آپ کے سامنے رکھا آپ اوس کے کھانے سے رکے اور نہیں کہا یا لیکن لوگوں کو حکم کیا انہوں نے
کھایا اور گنوار بھی کھانے سے رکا آپنے فرمایا تو کیوں نہیں کھاتا وہ بولا میں ہر مہینے میں تین دن روزے رکھتا ہوں آپنے فرمایا
اگر تو روزے رکھتا ہے تو چاندنی کے دنوں میں رکھ یعنی ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ - عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّصُوْمَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلٰثَةَ اَیَّامِ الْبِیْضِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ ترجمہ ابوذر سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم کیا مہینے میں تین روزے رکھنے کا ایام بیض میں یعنی ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ - عَنْ
اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّصُوْمَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ مِّنَ الْبِیْضِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ
وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ ترجمہ وہی جو گزرا عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صُمْتَ
مِنْ شَهْرٍ فَصُمْ ثَلٰثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب تو مہینے میں روزہ رکھے تو تیرہویں اور چودہویں اور پندرہویں کو رکھ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ عَلَیْكَ بِصِیَامِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا تو لازم کر لے اپنے اوپر روزہ تیرہویں اور چودہویں اور پندرہویں کو عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا بِصِیَامِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ ترجمہ ابوذر سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ایک شخص کو تیرہویں اور چودہویں اور پندرہویں کے روزے کا عَنْ اَبِیْ الْعُشَرَاءِ
قَالَ قَالَ اَبِیْ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ اَرْنَبٌ قَدْ شَوَّاهَا وَجَعَلَ یَقْطَعُ لَهَا بَیْنَ
یَدَیِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اِنِّیْ وَجَدْتُّهَا تُدْمِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْقِرَنَّ
لَا یَضُرُّكُلُوْا وَقَالَ لِلْاَعْرَابِیِّ كُلْ قَالَ اِنِّیْ صَائِمٌ قَالَ صَوْمُ مَاذَا ..... قَالَ صَوْمُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ مِّنَ الشَّهْرِ
قَالَ اِنْ كُنْتَ صَائِمًا فَعَلَیْكَ بِالْغُرِّ الْبِیْضِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ ترجمہ زید بن وہب سے روایت ہے
کہ میرے باپ نے کہا ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ایک خرگوش لیے ہوئے جسکو اوس نے بھونا تھا اور روبرو لیے ہی تھا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھا اور کہا میں نے دیکھا یہ خون بہا رہا تھا یعنی حیض کا خون اسمیں سے نکلتا تھا اس لیے کہ خرگوش
کو حیض آتا ہے) آپ نے اپنے ہاتھ سے فرمایا کچھ نقصان نہیں کھاؤ اور گنوار سے فرمایا تو بھی کھا اوس نے کہا میں روزے سے ہوں
آپ نے فرمایا کیسے روزے اوس نے کہا مہینے کے تین روزے آپنے فرمایا اگر تو ہے تو سفید راتوں میں رکھ یعنے تیرہویں چودہویں

اور پندرہویں کو۔ آمام نسا

عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ لکھا گیا ہو عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ ہی نے کہا صحیح یہ ہے کہ ابن حجر نے ابی ذر سے سنا لیکن کہیں میں شاید ہو لی سو بجا بی ذر کے لیے

اَنَّ اَبَا ذَرٍّ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَرْنَبٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَّ يَدَهُ اِلَيْهَا فَقَالَ الَّذِي جَاءَ بِهَا اِنِّي رَاَيْتُ بِهَا دَمًا فَكَفَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ وَاَمَرَ الْقَوْمَ اَنْ يَاْكُلُوا وَكَانَ فِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مُتَبَدٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ قَالَ اِنِّي صُمْتُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ ثَلَاثَ الْبِيضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ ترجمہ موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس خرگوش لایا آپ نے اپنا ہاتھ اوسکیطرف لمبا کیا (کہا نے کو) وہ شخص بولا میں نے دیکھا ہے اسکو خون آتا تھا آپ نے ہاتھ روک لیا اور لوگوں کو حکم دیا اوس کے کہانے کو ایک شخص دوسرا علیحدہ بیٹھا تھا آپ نے اوس سے پوچھا تجھے کیا ہوا ہے وہ بولا میں روزے سے ہوں آپ نے فرمایا ایام بیض میں کیوں روزہ نہیں کہتا تیرہویں اور چودہویں اور پندرہویں کو

عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَرْنَبٍ قَدْ شَوَاهَا رَجُلٌ فَلَمَّا قَدَّمَهَا اِلَيْهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي قَدْ رَاَيْتُ بِهَا دَمًا فَتَرَكَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَاْكُلْهَا وَقَالَ لِلَّذِي عِنْدَهُ كُلْ فَاِنِّي لَوِ اسْتَحْيَيْتُهَا اَكَلْتُهَا وَرَجُلٌ جَالِسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْنُ فَكُلْ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ اِنِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي صَائِمٌ قَالَ فَهَلْ صُمْتَ مِنَ الْبِيضِ قَالَ وَمَا هُنَّ قَالَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ ترجمہ موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک خرگوش آیا جسکو ایک شخص بھونکر لایا تھا جب آگے سامنے رکھا تو بولا یا رسول اللہ میں نے دیکھا اوس کو خون آتا تھا آپ نے یہ سنکر اوسی چھوڑ دیا اور نہ کھایا اور جو لوگ آپکے پاس بیٹھے تھے اون سے کہا کھاؤ اسلیے اگر میرا جی چاہتا تو میں بھی کھاتا ایک شخص اور بیٹھا تھا آپنے اوس سے فرمایا نزدیک آ اور لوگوں کے ساتھ شریک ہو کہا نے میں وہ بولا یا رسول اللہ میں روزے سے ہوں آپنے فرمایا تو نے بیض کے روزے کیوں نہ رکھے پوچھا بیض کے روزے کیسے آپ نے فرمایا تیرہویں اور چودہویں اور پندرہویں کو

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ بِصَوْمِ الْاَيَّامِ الثَّلَاثِ الْبِيضِ وَيَقُولُ هُنَّ صِيَامُ الشَّهْرِ ترجمہ عبدالملک سے روایت ہے اوس نے سنا اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین ایام بیض میں روزے رکھنے کا حکم کرتے اور فرماتے یہ مہینے کے روزے کے برابر ہیں عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي النَّهَّالِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُمْ بِصِيَامِ ثَلَاثِ الْبِيضِ ترجمہ عبدالملک بن ابی النہال نے سنا اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا لوگوں کو ایام بیض کے تین روزوں کا عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ قُدَامَةَ بْنِ مِلْحَانَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا بِصِيَامِ اللَّيَالِي الْغُرِّ الْبِيضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ ترجمہ عبدالملک بن قدامہ بن ملحان سے روایت ہے اوس نے سنا اپنے باپ قدامہ بن ملحان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو حکم کرتے چاندنی سفید راتوں میں روزے رکھنے کا تیرہویں اور چودہویں اور پندرہویں کو صَوْمُ يَوْمَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ مہینے میں دو دن روزہ رکھنا عَنْ عَبْدِ

قَالَ سَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زِدْنِي

فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زِدْنِي زِدْنِي يُومِئُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زِدْنِي زِدْنِي إِنِّي أَجِدُ فِيَّ قُوَّةً فَأَسْكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ لَيْسَ دُونِي قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ترجمہ ابوعقرب سے روایت ہے میںنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا روزے کو آپنے فرمایا ہر مہینے میں ایک روزہ رکھ میں نے کہا یا رسول اللہ بڑھایئے۔ بڑھایئے کہا یا رسول اللہ بڑھایئے دو دن ہر مہینے میں۔ میںنے کہا یا رسول اللہ بڑھایئے میں اپنے تئیں زور آور پاتا ہوں آپ چپ ہو رہے یہانتک کہ میں سمجھا آپ مجھے جواب دیں گے۔ یعنے نہیں بڑھاوینگے آپ نے فرمایا تین روزے رکھ ہر مہینے میں عَنْ أَبِي عَقْرَبَ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ صُمْ يَوْمًا مِنْ كُلِّ شَهْرٍ فَاسْتَزَادَهُ قَالَ إِنِّي أَنَا وَأُمُّ أَهْلِي نَجِدُ فِينَا قُوَّةً فَزِدْهُ قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ فَقَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَجِدُ فِينَا قُوَّةً فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَجِدُ فِينَا قُوَّةً فَمَا كَادَ أَنْ يَزِيدَهُ فَلَمَّا أَلَحَّ عَلَيْهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ترجمہ ابوعقرب سے روایت ہے اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا روزے کو آپ نے فرمایا ایک روزہ رکھ ہر مہینے میں اور زیادہ چاہا ابوعقرب نے تو کہا فدا ہو آپ پر ماں باپ میرے میں اپنے تئیں طاقت دار پاتا ہوں آپ نے زیادہ کیا اور فرمایا مہینے میں دو روزے کھ اوس نے کھا فدا ہوں آپ پر ماں باپ کے میں اپنے تئیں طاقت دار پاتا ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا میں بھی اپنے تئیں طاقت دار پاتا ہوں طاقتدار پاتا ہوں پھر اپنے اوسی زیادہ کیا جب اوس نے بہت خاطر کی تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہر مہینے میں تین روزے رکھ

كِتَابُ الزَّكٰوةِ

کتاب زکوۃ کے بیان میں ف جو ایک رکن اسلام ہے جیسے نماز **بَابُ وُجُوبِ الزَّكٰوةِ** زکوۃ فرض ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذٍ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا تو اون سے کہا تم گزرو گے ایک قوم پر جو اہل کتاب ہیں یعنے یہود اور نصارے) پھر جب تو اون کے پاس پہونچے تو اولا اون کو گواہی دینی اس بات کی کہ خدا کے کوئی عبادت کی لائق نہیں اور محمد صلعم اوسکے بندے ہیں اور پیغمبر ہوے ہیں اگر وہ تیرا کہنا ان لیں پھر تو اون سے کھ اللہ نے اونپر پانچ نمازیں فرض کیں ہیں ایکدن رات میں اگر وہ اوسکو مان لیں پھر اون سے کھ اللہ نے اون پر صدقہ زکوۃ فرض کیا ہے جو مالداروں سے لیا جاتا ہے اور اونھی میں کے مفلسوں اور محتاجوں کو دیا جاتا ہے اگر وہ اسکو بھی مان لیں تو بچارہ مظلوم کی بددعا سے ف صحیحین کی روایت میں ہے اگر وہ اسکو بھی بغیر صدقہ دیئے کو بھی مان لیں تو بچارہ اون کے عمدہ اور بہتر مال

یعنے زکوۃ مین متوسط بیچ کا مال لے نہ عمدہ اور نہ خراب اور بیچارہ مظلوم کی بد دعا سے بچیلو کہ مظلوم کی دعا مین اور اللہ تعالی مین کوئی روک نہین ہوتی ہے وہ برابر حجاب نہ وتعالی تک پہونچتی ہے کہین نہین رکتی ایسا نہ ہو کہ تو ان پر ظلم کرے اور زکوۃ مین عمدہ عمدہ مال لیوے اور وہ تیرے لیے بد دعا کرین **عن** بهز بن حكيم عن ابيه عن جده قال قلت يا نبي الله ما اتيتك حتى حلفت كثير من عدد هجر لا صابع يديه ان لا اتيك ولا ارى دينك وانى كنت امرأ لا اعقل شيئا الا ما علمني الله عز وجل ورسوله وانى اسألك بوجه الله بما بعثك ربك الينا قال بالاسلام قلت وما ايات الاسلام قال ان تقول اسلمت وجهي الى الله وخليت وتقيم الصلوة وتؤتي الزكوة ترجمہ بہز بن حکیم سے روایت ہے انہون نے سنا اپنے باپ سے انہون نے اوسکے دادا سے انہون نے کہا مین رسول اللہ صلعم اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مین آپ پاس نہین آیا یہانتک کہ مین نے قسمین کہائین تین اپنے اونٹ کے جھنڈ سے زیادہ کہ آپ پاس نہ آونگا اور کبھی آپکا دین قبول نہ کرونگا اور مین ایک آدمی تہا جسکو کچھ عقل نہ تھی مگر جو اللہ نے اور اوس کے رسول نے سکھلایا اور مین اوسے پوچھتا ہون اللہ کی قسم دیکر اللہ نے کس چیز کے ساتھہ آپکو بھیجا ہمارے طرف آپنے فرمایا اسلام کے ساتھہ مین نے کہا اسلام کی نشانیان کیا ہین آپنے فرمایا تو کہے مین نے اپنا منہہ رکہدیا اللہ کیطرف (یعنی جو اوسکا حکم ہوگا سو بجا لاونگا) اور اوسی کا ہو گیا اور نماز ادا کرے اور زکوۃ دیوے **عن** ابي مالك الاشعري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اسباغ الوضوء شطر الايمان والحمد لله تملأ الميزان والتسبيح والتكبير تملآن السموات والارض والصلوة نور والزكوة برهان والصبر ضياء والقرآن حجة لك او عليك ترجمہ ابو مالک اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورا کرنا وضو کا آدہا ایمان ہے (کیونکہ ایمان سے گناہ بخشے جاتے ہین اور وضو سے صغایر یعنی چہوٹے بخشے جاتی ہین) اور الحمد للہ کہنا بھر دیگا ترازو کو اور سبحان اللہ اور اللہ اکبر بھر دیتے ہین آسمان اور زمین کو (اپنے ثواب سے) اور نماز نور ہے (قیامت مین) اور زکوۃ دلیل ہے (اللہ پاس خلوص کے اور نجات کی) اور صبر روشنی ہے (یعنی عقل کی روشنی ہے جسکو عقل ہے وہ صبر کرتا ہے اور جو اس روشنی سے محروم ہے وہ صبر نہین کرتا) اور قرآن دلیل ہے تیرے لیے (اگر تو حق پر ہے) یا دلیل ہے تجھپر (اگر تو باطل پر ہے) **عن** ابي هريرة وابي سعيد يقولان خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما قال والذي نفسي بيده ثلاث مرات ثم سكت فكل رجل منا يبكي لا ندري ما اصابه ثم رفع رأسه فوجهه البشر فكانت احب الينا من حمر النعم ثم قال ما من عبد يصلي الصلوات الخمس ويصوم رمضان ويخرج الزكوة ويجتنب الكبائر السبع الا فتحت له ابواب الجنة فقيل له ادخل بسلام ترجمہ ابوہریرہ اور ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز خطبہ سنایا ہم کو تو فرمایا قسم اوس شخص کے جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے تین بار یہ پھر آپ جھک گئے اور ہر شخص ہم مین سے جھک کر رونے لگا لیکن ہمکو معلوم نہین آپنے کیا قسم کہائی پھر آپنے سر اوٹھایا اور آپ کے چہرہ پر خوشی تہی ہم کو بہلا معلوم ہوا لال اونٹ ملنے سے زیادہ لال اونٹ بہت قیمتی ہوتے ہین) پھر آپنے فرمایا جو بندہ پانچون نمازین پڑہے اور رمضان کے روزے رکہے اور زکوۃ نکالی اور سات بڑے گناہون سے بچی (یعنے شرک اور جادو اور خون ناحق اور سود خواری اور یتیم کے مال کہانے اور

جہاد سے بہا گئے اور پاکدمن عورتون پر تہمت لگانے سے) اوسکو کہ جنت کے دروازے کہدیجاوینگے اور کہا جاویگا جاانذر سلامتی کے ساتھ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَیْنِ مِنْ شَیْءٍ مِنَ الْاَشْیَاءِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ دُعِیَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ یَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَیْرٌ فَمَنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّیَامِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الرَّیَّانِ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ هَلْ عَلٰی مَنْ یُدْعٰی مِنْ تِلْکَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ یُدْعٰی مِنْهَا کُلِّهَا اَحَدٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَاِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنَ مِنْهُمْ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے جو شخص کسی چیز کا ایک جوڑا صرف کرے اللہ کی راہ مین وہ جنت کے دروازون سے بلایا جاویگا اے بندے اللہ کے یہہ دروازہ بہتر ہے اور جنت کے کئے دروازہ ہین جو نمازی ہوگا وہ نماز کے دروازہ سے بلایا جاویگا اور جو غازی ہوگا وہ جہاد کے دروازی سے بلایا جاویگا اور جو صدقہ دینے والا ہوگا وہ صدقے کے دروازے سے بلایا جاویگا اور جو روزہ دار ہوگا وہ باب الریان سے بلایا جاویگا ابوبکر صدیق رض نے کہا یا رسول اللہ جو شخص اندروازون سے بلایا جاوے اوسکو کچہہ ضرر نہین لیکن کوئی ایسا بہی ہوگا جو سب دروازون سے بلایا جاوے آپنے فرمایا ہان اور مجہے امید ہے کہ تم اونہی مین سے ہوگے

باب التغلیظ فی حبس الزکوٰة نہ دینے کا عذاب

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اَتَیْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِیْ ظِلِّ الْکَعْبَةِ فَلَمَّا رَاٰنِیْ مُقْبِلًا قَالَ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْکَعْبَةِ فَقُلْتُ مَا لِیْ لَعَلَّهُ اُنْزِلَ فِیَّ شَیْءٌ فَقُلْتُ مَنْ هُمْ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ قَالَ الْاَکْثَرُوْنَ اَمْوَالًا اِلَّا مَنْ قَالَ هٰکَذَا وَهٰکَذَا وَهٰکَذَا مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ وَعَنْ یَمِیْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا یَمُوْتُ رَجُلٌ فَیَدَعُ اِبِلًا اَوْ بَقَرًا لَمْ یُؤَدِّ زَکٰوتَهَا اِلَّا جَاءَتْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْظَمَ مَا کَانَتْ وَاَسْمَنَهُ تَطَؤُهٗ بِاَخْفَافِهَا وَتَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا کُلَّمَا نَفِدَتْ اُخْرٰهَا اُعِیْدَتْ اُوْلٰهَا حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ کعبے کے سایے مین بیٹہے تہے جب مجہے آتے دیکہا تو فرمایا وہی لوگ ہوئے والے ہین قسم ہے کعبے کے پروردگار کی مین نے کہا کیا ہے شاید میری باب مین کچہہ اترا مین نے عرض کیا وہ کون لوگ ہین قربان ہون آپ پر ماں باپ میرے آپنے فرمایا جو بہت مال کہتی ہین مگر جو ایسے ہین اور اشارہ کیا اسطرف و اسطرف یہانتک کہ سامنے اور داہنے اور بائین ہی (یعنی ہر طرف محتاجون کے خیر کرتے ہین) پہر فرمایا قسم ہے اوس شخص کے جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے جو شخص مرے اونٹ اور بیل چہوڑ کر جنکے زکوٰة نہ دی ہو تو وہ اونٹ اور بیل قیامت مین بڑے ہوکر آوین گے اور موٹی اور دبیز ہونگے اوسکو کہدون گے اور ماریں گے اوس کو سینگون سے جب خیر جانور اوسکا اسطرح کرلیگا تو پہر پہلے لاوینگے ۔ یہی ہوتا رہیگا یہان تک کہ حکم ہو آدمیون کے یعنے اونکا فیصلہ ہو کہ جنتی ہین اور یہ دوزخی

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ لَا یُؤَدِّیْ حَقَّ مَالِهٖ اِلَّا جُعِلَ لَهٗ طَوْقًا فِیْ عُنُقِهٖ شُجَاعًا اَقْرَعَ وَهُوَ یَفِرُّ مِنْهُ وَهُوَ یَتْبَعُهٗ ثُمَّ قَرَاَ عَلَیْنَا مِصْدَاقَهٗ مِنْ کِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَیْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ یَوْمَ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مالدار ہو اور اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو وہ مال اسکے گردن کا طوق ہوگا ایک گنجا سانپ بنکر وہ اوس کی بہانگے گا اور یہ اوس کے ساتھ ہوگا پھر اسکی تصدیق کے لیئے کلام اللہ کی یہ آیت پڑہی ست سمجھیں ان لوگونکو جو بخیلی کرتے ہین اوس مال کے ساتھ جو اللہ نے اونکو اپنے فضل سے دیا ہے یہ اونکی بہتر ہے بلکہ وہ برا ہے اون کیلئے نزدیک ہے جسکے ساتھ وہ بخیلی کرتے ہین وہ اونکا طوق بنایا جاویگا قیامت کے روز عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ اِبِلٌ لَا يُؤَدِّيْ حَقَّهَا فِيْ نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا نَجْدَتُهَا وَرِسْلُهَا قَالَ فِيْ عُسْرِهَا وَيُسْرِهَا فَاِنَّهَا تَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَغَدِّ مَا كَانَتْ وَاَسْمَنِهِ وَاَشَرِّهِ يَبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ فَتَطَؤُهُ بِاَخْفَافِهَا اِذَا جَاءَتْ اُخْرٰهَا اُعِيْدَتْ عَلَيْهِ اُوْلٰهَا وَيَوْمٌ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ فَيُرٰى سَبِيْلُهُ وَاَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ بَقَرٌ لَا يُؤَدِّيْ حَقَّهَا فِيْ نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا فَاِنَّهَا تَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَغَدَّ مَا كَانَتْ وَاَسْمَنِهِ وَاَشَرِّهِ يَبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ فَتَنْطَحُ كُلَّ ذَاتِ قَرْنٍ بِقَرْنِهَا وَتَطَؤُهُ كُلَّ ذَاتِ ظِلْفٍ بِظِلْفِهَا اِذَا جَاءَتْ اُخْرٰهَا اُعِيْدَتْ عَلَيْهِ اُوْلٰهَا فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ فَيُرٰى سَبِيْلُهُ وَاَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ لَا يُؤَدِّيْ حَقَّهَا فِيْ نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا فَاِنَّهَا تَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَغَدِّ مَا كَانَتْ وَاَسْمَنِهِ وَاَشَرِّهِ يَبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ فَتَنْطَحُ كُلَّ ذَاتِ قَرْنٍ بِقَرْنِهَا وَتَطَؤُهُ كُلَّ ذَاتِ ظِلْفٍ بِظِلْفِهَا لَيْسَ فِيْهَا عَقْصَاءُ وَلَا عَضْبَاءُ اِذَا جَاءَتْ اُخْرٰهَا اُعِيْدَتْ عَلَيْهِ اُوْلٰهَا فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ فَيُرٰى سَبِيْلُهُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جس شخص کے پاس اونٹ ہون اور وہ اونکی زکوٰۃ نہ دیوین گے اور کشادگی مین (یعنے جب اونٹ موٹی تازی ہون تو زکوٰۃ نہ دیوے) اون مین سے کیونکر اچھے موٹے اونٹ کاندکی راہ مین دینا دشوار ہوا در جب دبلی ہون تو برا سمجھکر زکوٰۃ مین دیدیوے یا جب قحط اور تنگی کا زمانہ ہو تو زکوٰۃ نہ نکالے) لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ تنگی اور کشادگی کیا ہے آپ نے فرمایا دشواری اور آسانی کے زمانے مین تو وہ اونٹ قیامت کے روز خوب تیز اور موٹے اور چالاک بنکر آوین گے اور اونکا مالک اون اونٹونکے سامنے ایک صاف برابر میدان مین اونہ ڈالا جاویگا وہ اونٹ اوسکو روندینگے اپنے کھرون سے جب اخیر کا اونٹ روند چلیگا تو پہر سے سی پہلی اونٹ کو لاوینگے دن بھر اسیطرح جو پچاس ہزار برس کے برابر ہوگا یہانتک کہ فیصلہ ہو لوگون کا اور وہ اپنی راہ دیکھ لیوے (کہ جنت کیطرف ہے یا دوزخ کیطرف) اور جس شخص کا پاس بیل ہون وہ اونکی زکوٰۃ ادا نہ کرے تنگی اور آسانی کے زمانے مین تو قیامت کے روز وہ بیل تیز اور موٹی اور چالاک بنکر آوینگی اور اون کے مالک کو اوندہ ڈالا جاویگا ایک صاف پٹ پر میدان مین پہر ہر ایک سینگون والا بیل ماریگا اوسکو اپنے سینگون سے اور ہر ایک کھروالا اپنے کھرون سے اوس کو کچلیگا جب اخیر بیل گزر جاویگا تو پہر سے سی پہلی بیل کو لاوینگے دن بھر اسی طرح جو پچاس ہزار برس کے برابر ہوگا یہانتک کہ فیصلہ ہو لوگونکا اور وہ اپنی راہ دیکھ لیوے اور جس شخص کے پاس بکریان ہون اور وہ اون کی زکوٰۃ تنگی اور آسانی کیوقت ادا نہ کرے تو قیامت

کہے وہ بکریاں جیز اور موٹی اور چالاک تجرآ دینگی پھر اوسکے مالک کو اوندھا لٹایا جاویگا ایک برابر کھلے میدان مین اور ہر ایک کھُردلی بکری اوسکو اپنے کھُروں سے روندیگی اور سینگوں والی سینگوں سے ماریگی اور کوئی اونمین مڑھی ہوئے سینگ کی باقی ہوئے سینگ کی نہ ہوگی (بلکہ سب کے سینگ سیدھے اور مضبوط ہونگے تاکہ مالک کو تکلیف پہونچاوین) جب خیر کی بکری نکل جاویگی تو پھر سرے سے پہلی کو لاوینگے دن بھر جو پچاس ہزار برس کے برابر ہوگا یہانتک کہ فیصلہ ہوجاوے گا اور وہ اپنی راہ دیکھے

باب مانع الزکوٰۃ جو شخص زکوٰۃ نہ دیوے اوسکا بیان **عن** ابی ھریرۃ قال لما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واستخلف ابوبکر بعدہ وکفر من کفر من العرب قال عمر لابی بکر کیف تقاتل الناس وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الٰہ الا اللہ فمن قال لا الٰہ الا اللہ عصم منی مالہ ونفسہ الا بحقہ وحسابہ علی اللہ فقال ابوبکر واللہ لاقاتلن من فرق بین الصلوٰۃ والزکوٰۃ وان الزکوٰۃ حق المال واللہ لو منعونی عقالا کانوا یؤدونہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقاتلتھم علی منعہ قال عمر رض فواللہ ما ھو الا ان رأیت اللہ شرح صدر ابی بکر للقتال فعرفت انہ الحق ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور ابوبکر خلیفہ ہوئے اور جو لوگ عربون مین سے کافر ہوئے وہ کافر ہوئے تو حضرت عمر نے حضرت ابوبکر رض سے کہا تم کیسے لڑوگے لوگون سے (جو زکوٰۃ نہین دیتے) حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو حکم ہوا لوگون سے لڑنیکا یہانتک کہ وہ کہین کوئی معبود سچا نہین ہے سوا خدا کے تو جسنے یہ کہا اوس نے اپنے مال اور جان کو مجھسے بچا لیا مگر کسی حق کے بدلے مین (یعنے اگر کسیکو مار یگا تو وہ بھی مارا جاویگا یا کسی کا مال لیگا تو اوسکا بھی مال لیا جاویگا) اور اوسکا حساب اللہ پر ہے حضرت ابوبکر نے کہا مین لڑونگا اوس شخص سے جو فرق کریگا نماز اور زکوٰۃ مین (یعنے نماز پڑہی اور زکوٰۃ نہ دی) اوسکی فرضیت کا انکار کرکے کیونکہ زکوٰۃ حق ہے مال کا (جیسے نماز حق ہے نفس کا) قسم خدا کی اگر ایک بکری کا بچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتے تھے اور مجھکو نہ دین گے تو مین اون سے لڑونگا اوس کے نہ دینے پر حضرت عمر نے کہا قسم اللہ کی مجھ کو نہ تھا مگر مین جانتا ہون اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر کا سینہ کھول دیا لڑنے کو لیے پہ مین جانا کہ یہی حق ہے **ف** اس لیے کہ اسلام مین صرف لا الٰہ الا اللہ کہنا کافی نہین بلکہ اسلام کی ارکان مین سے پہلا رکن توحید ہے پھر نماز اور روزہ اور زکوٰۃ اور حج یہ بھی ارکان ہین جو کوئی ان کے فرض ہونے سے انکار کریگا وہ مسلمان نہین اوس سے لڑنا چاہیے

باب عقوبۃ مانع الزکوٰۃ جو شخص زکوٰۃ نہ دیوے اوس کی سزا کیا ہے **عن** بھز بن حکیم قال حدثنی ابی عن جدی قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی کل ابل سائمۃ فی کل اربعین ابنۃ لبون لا یفرق ابل عن حسابھا من اعطاھا مؤتجرا فلہ اجرھا ومن ابی فانا اٰخذوھا وشطر ابلہ عزمۃ من عزمات ربنا لا یحل لال محمد صلی اللہ علیہ وسلم منھا شیء ترجمہ بہز بن حکیم سے روایت ہے اوس نے سنا اپنے باپ سے اوسنے اوسکے دادا سے اوسنے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ہر چالیس اونٹ مین جو جنگل سے چرکر آجاتے ہون ایکدو برس کے اونٹنی ہے اونٹ جداگانہ کیے جاوینگے اپنے حساب سے (زکوٰۃ بیچنے کے لیے) جو شخص زکوٰۃ دیگا ثواب کے لیے

اُسکو ثواب ملیگا اور جو شخص انکار کریگا ہم زکوۃ بھی لینگے اور آدھی اونٹ اوسکو تاوان میں دینگے یہ ایک منتر ہے ہماری شریعت کے سرداروں میں سے اور مال میں سے محمد کی آل کو کچھ درست نہیں ہے **باب** زکوۃ الابل اونٹوں کی زکوۃ کا بیان **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس فیما دون خمس ذود صدقۃ ولا فیما دون خمس اواق صدقۃ ولا فیما دون خمسۃ اوسق صدقۃ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق سے کم غلے میں (جو زمین سے پیدا ہو) زکوۃ نہیں ہے اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکوۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوۃ نہیں ہے **ف** وسق ساٹھ صاع کا اور ایک صاع آٹھ رطل یا پانچ رطل کا ہوتا ہے اور رطل آدھ سیر کا ہوتا ہے آوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے پانچ اوقیے سو دو سو درم ہوئے اور درم تین ماشے اور ایک رتی اور پانچویں حصہ رتی کے برابر ہوتا ہے اگر تولہ پورا بارہ ماشہ کا ہو تو دو سو درم میں ساڑھے باون تولی چاندی ہوتی ہے اور جو کم و بیش ہو تو اسی حساب سے لگا سکتے ہیں **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس فیما دون خمس ذود صدقۃ ولیس فیما دون خمس اواق صدقۃ ولیس فیما دون خمسۃ اوسق صدقۃ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ اونٹوں سے کم میں زکوۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوۃ نہیں ہے اور پانچ وسق غلے سے کم میں زکوۃ نہیں ہے **عن** انس بن مالک ان ابا بکر کتب لھم ان ھذہ فرائض الصدقۃ التی فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المسلمین التی امر اللہ عز وجل بھا رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن سئلھا من المسلمین علی وجھھا فلیعطھا ومن سئل فوق ذلک فلا یعط فیما دون خمس وعشرین من الابل فی کل خمس ذود شاۃ فاذا بلغت خمسا وعشرین ففیھا بنت مخاض الی خمس وثلاثین فان لم تکن بنت مخاض فابن لبون ذکر فاذا بلغت ستا وثلاثین ففیھا بنت لبون الی خمس واربعین فاذا بلغت ستۃ واربعین ففیھا حقۃ طروقۃ الفحل الی ستین فاذا بلغت احدی وستین ففیھا جذعۃ الی خمس وسبعین فاذا بلغت ستۃ وسبعین ففیھا بنتا لبون الی تسعین فاذا بلغت احدی وتسعین ففیھا حقتان طروقتا الفحل الی عشرین ومائۃ فاذا زادت علی عشرین ومائۃ ففی کل اربعین بنت لبون وفی کل خمسین حقۃ فاذا تباین اسنان الابل فی فرائض الصدقات فمن بلغت عندہ صدقۃ الجذعۃ ولیست عندہ جذعۃ وعندہ حقۃ فانھا تقبل منہ الحقۃ ویجعل معھا شاتین ان استیسرتا لہ او عشرین درھما ومن بلغت عندہ صدقۃ الحقۃ ولیست عندہ الا جذعۃ فانھا تقبل منہ ویعطیہ المصدق عشرین درھما او شاتین ان استیسرتا لہ ومن بلغت عندہ صدقۃ الحقۃ ولیست عندہ وعندہ بنت لبون فانھا تقبل منہ ویجعل معھا شاتین ان استیسرتا لہ او عشرین درھما ومن بلغت عندہ صدقۃ بنت لبون ولیست عندہ الا حقۃ فانھا تقبل منہ ویعطیہ المصدق عشرین درھما او شاتین ومن بلغت عندہ صدقۃ بنت لبون ولیست عندہ ابنۃ لبون وعندہ بنت مخاض فانھا تقبل منہ ویجعل معھا شاتین ان استیسرتا لہ او عشرین درھما ومن بلغت عندہ صدقۃ

اثنتي مخاض فليس عنده الا ابن لبون ذكر فانه يقبل منه وليس معه شيء ومن لم يكن عنده الا اربع من الابل فليس فيها شيء الا ان يشاء ربها وفي صدقة الغنم في سائمتها اذا كانت اربعين ففيها شاة الى عشرين ومائة فاذا زادت بعد واحدة ففيها شاتان الى مائتين فاذا زادت واحدة ففيها ثلث شياة الى ثلثمائة فاذا زادت ففي كل مائة شاة ولا يؤخذ في الصدقة هرمة ولا ذات عوار ولا تيس الغنم الا ان يشاء المصدق ولا يجمع بين متفرق ولا يفرق بين مجتمع خشية الصدقة وما كان من خليطين فانهما يتراجعان بينهما بالسوية فاذا كانت سائمة الرجل ناقصة من اربعين شاة واحدة فليس فيها شيء الا ان يشاء ربها وفي الرقة ربع العشر فان لم تكن الا تسعين ومائة درهم فليس فيها شيء الا ان يشاء ربها ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے یہ لکھا کہ یہ فرض ہیں زکوۃ کے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیے مسلمانوں پر جنکا اللہ تعالی نے اپنے رسول کو حکم دیا جس مسلمان سے مانگا جاوے انکو موافق دیدیوے اور جس سے نا مانگا جاوے اس سے زیادہ نہ دیوے۔ پچیس اونٹوں سے کم میں ہر پانچ میں ایک بکری ہے جب پچیس اونٹ ہو جاویں تو اوسمیں ایک برس کی اونٹنی ہے پینتیس تک اگر ایک برس کی اونٹنی نہ ہو تو دو برس کا اونٹ جب چھتیس اونٹ ہوں تو ان میں دو برس کی اونٹنی ہے پینتالیس اونٹوں تک جب پینتالیس اونٹ ہوں تو ان میں تین برس کے اونٹنی ہے جو جفتی کے لائق ہو زکوۃ دینے کی بخیر جوان ہوگئی ہو ساٹھ اونٹوں تک جب ایک اونٹ ہو جاویں تو ان میں چار برس کے اونٹنی ہے (جو پانچویں میں لگی ہو) پچہتر اونٹوں تک جب چھتر اونٹ تو ان میں دو دو اونٹنیاں ہیں دو دو برس کے نوے اونٹوں تک جب ایک نوے اونٹ ہوں تو ان میں دو اونٹنیاں ہیں تین تین برس کے جنپر تر کو دے سکے ایکسو بیس اونٹ تک جب ایکسو بیس سے زیادہ اونٹ ہوں تو ہر چالیس اونٹ میں ایک اونٹنی ہے دو برس کے اور ہر پچاس میں ایک اونٹنی ہے تین برس کے۔ اگر اونٹوں کے دانتوں میں اختلاف ہو یعنے زکوۃ کے لائق اونٹ نہ ہو مثلاً جس پر پانچ برس کی اونٹنی لازم آوے اور اوس کے پاس نہ ہو لیکن تین برس کی اونٹنی ہو تو وہ اوسکو دیدے اور دو بکریاں دیدے اگر اوس سے ہو سکیں نہیں تو بیس درم دیدے اور جس شخص کو تین برس کے اونٹنی دینا ہو اور اوسکے پاس چار برس کے اونٹنی ہو تو لے لیں گے اور زکوۃ لینے والا (یعنے مصدق جو امام کیطرف سے مقرر ہوتا ہے زکوۃ کی تحصیل کے لیے) اوس کو بیس درم پھیر دیگا یا دو بکریاں دیدیگا اور جس شخص کو تین برس کے اونٹنی دینا ہو اور اوس کے پاس نہ ہو تو دو برس کی اونٹنی دیدے اور دو بکریاں اوسکے ساتھ لیوے یا بیس درم دیوے اور جسکو دو برس کے اونٹنی دینا ہو اور اوس کے پاس تین برس کے اونٹنی ہو تو لے لینگے اور مصدق اوسکو بیس درم یا دو بکریاں دیدیگا اور جسکو دو برس کی اونٹنی دینا ہو اور اوس کے پاس نہ ہو لیکن ایک برس کے اونٹنی ہو تو لے لیں گے اور دو بکریاں لیں گے اگر اوس سے ہو سکیں نہیں تو بیس درم لیں گے اور جس شخص کے اوپر ایک برس کی اونٹنی ہو لیکن اوس کے پاس دو برس کا اونٹ ہو تو لے لیں گے اور کچھ نہ دیں گے نہ لیں گے (اس لیے کہ اونٹ کی قیمت مادہ سے نصف ہے) اور جسکے پاس صرف چار اونٹ ہوں اوسمیں کچھ زکوۃ نہیں ہے مگر جو ایک اپنی خوشی سے کچھ دینا چاہے اور

بکریان جو جنگل سے چرائی جاتی ہون جب چالیس ہون تو اون مین ایک بکری ہو زیادہ ہو تو ایسے تک اوس مین دو بکریان ہین جب دو سو تک بھی زیادہ ہو تو تین بکریان ہین تین سو تک پھر ہر ایک سو بکری مین ایک بکری ہو لیکن زکوۃ مین بوڑہی اور کانے اور عیب دار نہ لیجاوینگی اور نہ نر مگر جب مصدق لینا چاہیے (کسی مصلحت سے مثلاً اوسکے پاس سب عیب دار یا بوڑہے جانور ہون یا سب نر ہون یا زکوۃ کے جانورون کے لیے نر لینا ضرورت ہو) اور زکوۃ کے ڈر سے دو جدا مالون کو ایک جگہ نہ کرین (مثلاً چالیس چالیس بکریان دو شخصونکی ہون تو ہر ایک سے ایک ایک بکری لینا چاہیے وہ دونو ملا دین تاکہ ایک سو بکری دینا پڑہی) اور ملے ہوئے مالون کو جدا نہ کرین (مثلاً کسی پاس چالیس بکریان ہون وہ مہینہ بیس الگ کر دیوے تاکہ مصدق نصاب سے کم سمجھے اور زکوۃ نہ لیوے دو شخصونکا مال سمجھکر ف اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ نہی مصدق کے لیے ہے یعنے وہ ظلم نہ کرے زکوۃ لینے مین اور متفرق مالون کو ایک جگہ نہ کرے زکوۃ وصول کرنیکی غرض سے اور جب مال دو شریکون کا ہو تو وہ بھی ایکدوسرے سے حساب برابر کرلین ف مثلاً دو سو بکریان دو شخصونکی ہون ایک تہائی کا شریک ہو اور ایک تین بہرکا تو مصدق دو بکریان لیوے جو تہائی والا آدہی بکری کے دام دوسرے شریک سے مجرا لیوے ف اور جب بکریان چالیس سے کم ہون تو اون مین کچہ نہین ہے مگر جب اونکا مالک مٹھے سے کچہ دینا چاہے اور چاندی مین چالیسوان حصہ زکوۃ کا ہے (جسکو سود درہم کہتے ہین) اگر ایک سو نوے درہم ہون تو اون مین کچہ نہین ہے مگر جب مالک خوشی سے کچہ دینا چاہے باب مانع زکوۃ کے دلائل اور اونکی زکوۃ نہ دینے کا عذاب عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من صاحب ابل لا یؤدی زکوتہا الا بطح لہا یوم القیامۃ قاع قرقر اوفر ما کانت لا یفقد منہا فصیلا واحدا تطوہم بخفہا وتعضہم بافواہہا کلما مر علیہ اولاہا رد علیہ اخراہا فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ حتی یقضی بین العباد فیری سبیلہ اما الی الجنۃ واما الی النار قیل یا رسول اللہ فالبقر والغنم قال ولا صاحب بقر ولا غنم لا یؤدی منہا حقہا الا اذا کان یوم القیامۃ بطح لہا بقاع قرقر لا یفقد منہا عجماء جلحاء ولا عضباء تنطحہ بقرونہا وتطوہ باظلافہا کلما مر علیہ اولاہا رد علیہ اخراہا فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ حتی یقضی بین العباد فیری سبیلہ اما الی الجنۃ واما الی النار قیل یا رسول اللہ فالخیل قال الخیل ثلثۃ ہی لرجل وزر وہی لرجل ستر وہی لرجل اجر فاما التی ہی لہ وزر فرجل ربطہا رئاء ونواء ونواء لاہل الاسلام فہی لہ وزر علی ظہرہا وبطنہا ورجل ربطہا فی سبیل اللہ ثم لم ینس حق اللہ فی ظہورہا ولا رقابہا فہی لہ ستر ورجل ربطہا فخرا وتیاء ونواء لاہل الاسلام فہی لہ اجر قیل یا رسول اللہ فالحمر قال ما انزل علی فیہا شیئا الا ہذہ الآیۃ الجامعۃ الفاذۃ فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹ اپنے مالک کے پاس آوینگے ہر حال مین ہوکر (یعنے جیسے دنیا مین جسوقت موٹی تازی تہی) جب اس نے اون کا حق ادا نہ کیا ہوگا (یعنے اون کی زکوۃ نہ دیتی ہوگی) روندین گی اوسکو اپنے پاؤن سے۔ اسی طرح بکریان اپنے مالک کے پاس آوینگے اچھے حال مین ہوکر جب اوس نے اونکا حق ادا نہ کیا ہوگا روندین گے اوسکو اپنے کہرون سے اور ماارین گی اوسکو اپنی سینگون سے ایک حق اونکا یہہ بھی ہو (سوا زکوۃ کے مگر زکوۃ فرض ہے اور یہہ سبب ذکر وہ وہی جاوین جب پانی پینے آوین) ف عرب مین دستور تہا کہ لوگ اپنی اپنی جانورونکو جب پانی پلانے لے تو وہان جو لوگ جمع ہوتے اون کو دودہ دوہکر پلاتے اگرچہ یہہ مستحب ہے مگر مروت اور احسان کے لحاظ سے ضرور ہے اوسطرح اسکو بھی حق قرار دیا بات خبردار رہو جاؤ کوئی تم مین سے قیامت کے روز اپنی اونٹ کو گردن پر سوار کرکے نہ لاوے وہ واویلا کرتا ہوگا پہر وہ کہیگا ای محمد (صلعم) مجھکو) مین کہونگا مین تیرے لیے کچہ نہین کرسکتا مین کہہ چکا تہا۔ تم مین سے ایک کا خیانہ (جسکی وہ زکوۃ ادا نہ کرتا تہا) قیامت کے

روز ایک گنجا زدہ دمابنکر [illegible] ک اوسکو کیکہکر بہاگے گا وہ اوسکے پیچھے ہوگا اور کہیگا میں تیرا خزانہ ہوں یہانتک کہ مالک اپنی
اوںگلی اوس کے منہ میں دیدیگا **باب** سُقُوطِ الزَّكٰوةِ عَنِ الْإِبِلِ إِذَا كَانَتْ رِسْلًا لِأَهْلِهَا وَالْحُمُولَةِ صحبت تیسرے
تہ دوسرے ہوں کام کاج کے لیئے اور بوجھ لادنے کو لیئے تو اون میں زکوۃ نہیں ہے **عَنْ** بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي كُلِّ إِبِلٍ سَائِمَةٍ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ ابْنَةُ لَبُونٍ لَا يُفَرَّقُ
إِبِلٌ عَنْ حِسَابِهَا مَنْ أَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا لَهُ أَجْرُهَا وَمَنْ مَنَعَهَا فَإِنَّا آخِذُوهَا وَشَطْرَ إِبِلِهِ عَزْمَةٌ مِنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا
لَا يَحِلُّ لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا شَيْءٌ **ترجمہ** بہز بن حکیم سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے اوس نے
دادا سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جب جنگل سے چرنیوالے اونٹ ہوں تو ہر چالیس اونٹ میں ایکدو برس
کی اونٹنی ہے۔ اونٹ جدا کر دیا جاویں گے اپنے حساب سے جو شخص زکوۃ دیگا ثواب کے لیے اوسکو ثواب ملیگا اور جو شخص نہ دیگا تو ہم
زبردستی لیں گے اور آدھی اوسکے اور لیں گے (سزا کے لیئے) یہ ایک حکم ہمارے پروردگار کے حکموں سے ہے محمد کی آل کو اوس میں سے کچھ
درست نہیں ہے **باب** زَكٰوةِ الْبَقَرِ گائے بیل کی زکوۃ کا بیان **عَنْ** مُعَاذٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ وَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا أَوْ عِدْلَهُ مَعَافِرَ وَمِنَ الْبَقَرِ مِنْ ثَلَاثِينَ تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً
وَمِنْ كُلِّ [illegible] **ترجمہ** معاذ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو یمن کیطرف بھیجا اور حکم کیا ہر بالغ سے
ایک دینار یا اوسکے برابر معافری کپڑا اور ہر تیس گائے بیلوں سے ایک بیل برس کا یا گائے برس روز کی اور ہر چالیس گائے
بیلوں سے ایک گائے دو برس کی **عَنْ** مُعَاذٍ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ وَأَمَرَنِي أَنْ آخُذَ مِنْ
كُلِّ أَرْبَعِينَ بَقَرَةً شَيْئَةً وَمِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعًا وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا أَوْ عِدْلَهُ مَعَافِرَ **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو یمن کیطرف بھیجا اور حکم کیا ہر چالیس بیلوں میں سے ایک گائے دو برس کے لینے کا اور ہر تیس
سے ایک برس کی گائے لینے کا اور ہر بالغ سے ایک دینار یا اوس قیمت کے کپڑے لینے کا **عَنْ** مُعَاذٍ قَالَ الْمَا بَعَثَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً وَمِنْ
كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا أَوْ عِدْلَهُ مَعَافِرَ **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مجھکو یمن کی
طرف بھیجا تو حکم دیا گائے بیلوں سے کچھ نہ لینے کا جبتک وہ تیس کو نہ پہونچیں جب تیس کو پہونچیں تو اون میں ایک گائی کا بچہ ہے
ایک سال کا زیادہ چالیس تک پہر جب چالیس ہوں تو اون میں ایک گائی ہے دو برس کے **باب** مَانِعِ زَكٰوةِ الْبَقَرِ گائے بیل
کی زکوۃ نہ دینے والے کی سزا ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ
لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا وَهِيَ تَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَطَؤُهُ ذَاتُ [illegible] تَعْرِفُ بَقَرَهَا

لَنَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ شَيْئًا وَلَا مَسْئُولَةُ الْفَقِيرِ فَلَمَّا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا ذَاكُمَا قَالَ الطِّرَاقُ فَحْلُهَا وَإِعَارَةُ دَلْوِهَا وَحَمْلٌ عَلَيْهَا
فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَا صَاحِبُ مَالٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهُ إِلَّا يُمَثَّلُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يَتْبَعُهُ يَقُولُ
لَهُ هَلُمَّ لَكَ لَعَلَّكَ لَنْ تَرَى شَيْئًا مِنِّي فَإِذَا رَأَى أَنَّهُ لَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي فِيهِ فَجَعَلَ يَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ رَجَمَهُ

جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اونٹ یا بیل یا بکریاں رکھتا ہو اور ان کا حق نہ دیوے تو قیامت کے روز وہ کھڑا کیا جاویگا ایک صاف ہموار میدان میں کھڑا ہی نہ کہ دون سے اور سکو روندیں گے اور سینگ والی ہی سینگوں سے اس کو مارے گی کوئی ان میں مڑی اور سینگ ٹوٹی نہیں ہوگی ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کا حق کیا ہے آپ نے فرمایا نر کو جفتی کے لیے دینا اور اس پر سواری (نہ لینا) اور پانی پلانے کا دودھ مانگے کو دینا اور خدا کی راہ میں (یعنی جہاد میں سواری اور بوجھ لادنے کو دینا) اور دجال والا ان کا حق ادا نہ کریگا قیامت کے روز وہ مال اس کا ایک گنجا سانپ بنکر آویگا اور مالک اس کو دیکھکر بھاگیگا وہ ساتھ ہوگا اور کہیگا یہ تیرا خزانہ ہے جس پر تو بخیلی کرتا تھا جب وہ دیکھیگا کوئی علاج نہیں (یعنی بھاگنے سے بچا نہیں ہو سکتا تو لاچار ہو کر اپنا ہاتھ اس کے منہ میں ڈالدیگا اور وہ اس کو چبا ڈالیگا اونٹ کی طرح **باب** زکوٰۃ الغنم بکریوں کی زکوٰۃ کا بیان **عن** انس بن مالک ان ابا بکر رضی

كَتَبَ لَهُ هٰذِهِ فَرَائِضَ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ بِهَا رَسُولَهُ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَدِيثَ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے حضرت ابوبکر صدیق نے اون کو یہ لکھا یہ فرض ہیں زکوٰۃ کے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیے مسلمانوں پر جنکا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو حکم دیا اخیر حدیث تک **ف** جو اوپر گزری جسمیں یہ ہے اونٹوں اور بکریوں کی زکوٰۃ کا۔ مؤلف نے حدیث کو دوبارہ ذکر کیا اور ہم نے طول کے ڈر سے چھوڑ دیا **باب** مانع زکوٰۃ

الْغَنَمِ بکریوں کی زکوٰۃ نہ دینے والی کا بیان **عن** ابی ذر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ما من صاحب ابل ولا
بقر ولا غنم لا یؤدی زکوتها الا جاءت یوم القیمة اعظم ما کانت واسمنه وتنطحه بقرونها وتطاوه
باخفافها کلما نفدت اخراها عادت علیه اولاها حتی یقضی بین الناس **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اونٹ اور گائے اور بکریاں رکھتا ہو اور ان کی زکوٰۃ نہ دیوے تو قیامت کے روز وہ جانور خوب بڑی اور موٹی بنکر آوینگے اور سینگوں سے ماریں گے اور کھروں سے روندیں گے جب اخیر جانور نکل جاویگا تو پھر پہلا آویگا اسیطرح لوگوں کا فیصلہ ہونے تک **باب** الجمع بین المتفرق والتفریق بین المجتمع جدا جدا مال کو ملانا اور ملا ہوا مال کو جدا کرنا **عن** سوید

بن غفلة قال اتانا مصدق النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم فاتیته فجلست الی ابله فسمعته یقول انه فی عهدی ان لا
نأخذ راضع لبن ولا نجمع بین متفرق ولا نفرق بین مجتمع فاتاه رجل بناقة کوماء فقال خذها فابی **ترجمہ**
سوید بن غفلہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مصدق (زکوٰۃ تحصیل کرنیوالا) ہمارے پاس آیا میں اس کے پاس جا کر بیٹھا اور سنا وہ کہتا تھا ہم سے قرار لیا گیا ہے کہ ہم دودھ پلانے والے جانور کو نہ لینگے اور جدا مال کو اکٹھا نہ کرینگے اور ملا ہوا مال کو جدا جدا نہ کرینگے (زکوٰۃ بڑھانے کے لیے **ف** مثلاً دو اونٹ ایک کے تھے اور تین ایک کے کسی پر زکوٰۃ نہ تھی دونوں کو ملا دیا اور ایک بکری زکوٰۃ کی لی

یا اسی کریاں ایک شخص لاوے شخص کے ملی ہوئی تہیں اون مین ایک بکری تہی اب چالیس چالیس الگ کرکے دو کریان مین ف
ایک شخص اون کے پاس آیا بچی کو اون کے اونٹنی زبردست لیکر آیا اور کہنے لگا لے اوس نے انکار کیا عن قبیلۃ بن عبد اللہ ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث ساعیا فاتی بصالا فاتاہ فصیلا محفولا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعثنا
مصدقا فظلم وسئل اللہ وترسولہ وان فلانا اعطاہ فصیلا محفولا اللھم لا تبارک فیہ ولا فی اہلہ فبلغ ذلک الرجل فجاء
بناقۃ حسناء فقال ثبت الی اللہ عزوجل والی نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللھم
بارک فیہ وفی اہلہ ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بھیجا زکوۃ وصول کرنیکے لیے
وہ گیا ایک شخص کے پاس اوس نے ایک دبلا اونٹ کا بچہ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے اللہ اور اوس کے رسول
کے مصدق کو بھیجا فلانے نے اوسکو ایک اونٹ کا بچہ دیا یا اللہ برکت نہ دے اوس مین اور اوس کے اونٹ مین پھر اوسکو
پہونچی وہ ایک چربی اونٹنی لیکر آیا اور کہنے لگا مین نے توبہ کی اللہ اور اوس کے رسول کیطرف آپ نے فرمایا یا اللہ برکت دے اوس
مین اور اوس کے اونٹون مین **باب** صلوۃ الامام علی صاحب الصدقۃ زکوۃ دینیوالی کے لیے دعا کرنا عن
عبد اللہ بن ابی اوفی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتاہ قوم بصدقتہم قال اللھم صل علی اٰل
فلان فاتاہ ابی بصدقۃ فقال اللھم صل علی اٰل ابی اوفی ترجمہ عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم پاس جب کوئی قوم زکوۃ لیکر آتی آپ فرماتے یا اللہ رحمت بھیج فلانے کی آل پر میرا باپ زکوۃ لیکر آیا تو آپ نے فرمایا
یا اللہ رحمت بھیج ابی اوفی کی آل پر **اذا جاوز** فی الصدقۃ جب صدقہ مین مصدق دیتی کرے عن عبد الرحمن
بن ہلال قال جریر اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ناس من الاعراب فقالوا یا رسول اللہ یاتینا ناس من
مصدقیک یظلمون قال ارضوا مصدقیکم قالوا وان ظلم قال ارضوا مصدقیکم قال ثم قالوا وان ظلم
قال ارضوا مصدقیکم قال جریر فما صدر عنی مصدق منذ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا
وھو راض ترجمہ عبد الرحمن بن ہلال سے روایت ہے جریر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس عرب کے چند لوگ آئے اور
کہنے لگے یا رسول اللہ آپ کیطرف سے مصدق لوگ ہمارے پاس آتے ہین اور ہم ظلم کرتے ہین آپ فرمایا راضی کرو اپنے مصدقون کو
لوگون نے عرض کیا اگرچہ وہ ظلم کرے آپ نے فرمایا راضی کرو اپنے مصدقون کو پھر لوگون نے کہا اگرچہ وہ ظلم کرے آپ نے فرمایا
راضی کرو اپنے مصدقون کو جریر نے کہا اوس دن سے کوئی مصدق میرے پاس سے نہین گیا مگر راضی ہوکر جب سے میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا **باب** اعطاء السید المال یعین بہ فی الصدقۃ مالک خود زکوۃ نکالکر دے سکتا ہے
اگر مصدق نہ نکالے عن سلیم بن ثمنۃ قال استعمل ابن علقمۃ ابی علی حرافۃ قومہ وامرہ ان یصدقہم
فبعثنی فی نفر من الطائفۃ منہم لاتیہ بصدقتہم فخرجت حتی اتیت علی شیخ کبیر یقال لہ سفر فقلت ان ابی بعثنی
الیک لتؤدی صدقۃ غنمک قال ابن اخی واری بک تاخذون قلت نختار حتی تاتی النذیر ضرع النعم قال ابن

أَرْعَى فَإِتِيَ أُحَدِّثُكَ إِنِّي كُنْتُ فِي شِعْبٍ مِنْ هَذِهِ الشِّعَابِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنْ تَجَاءَ فِي رَجُلَانِ عَلَى بَعِيرٍ فَقَالَا إِنَّا رُسُلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتُؤَدِّيَ صَدَقَةَ غَنَمِكَ قَالَ قُلْتُ وَمَا عَلَيَّ فِيهَا قَالَا شَاةٌ فَأَعْمَدُ إِلَى شَاةٍ قَدْ عَرَفْتُ مَكَانَهَا مُمْتَلِئَةً مُحَّضًا وَشَحْمًا فَأَخْرَجْتُهَا إِلَيْهِمَا فَقَالَا هَذِهِ الشَّارِفُ وَالشَّارِفُ الْحَائِلُ وَقَدْ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَأْخُذَ شَارِفًا فَأَعْمَدُ إِلَى عَنَاقٍ وَمُعْتَاطٍ وَالْمُعْتَاطُ الَّتِي لَمْ تَلِدْ وَلَدًا أَوْ قَدْ حَانَ وِلَادُهَا فَأَخْرَجْتُهَا إِلَيْهِمَا فَقَالَا نَا وَلَدُنَا هَا فَرَفَعْتُهُمَا إِلَيْهِمَا فَجَعَلَا هَا مَعَهُمَا عَلَى بَعِيرِهِمَا ثُمَّ انْطَلَقَا

ترجمہ مسلم بن نفنہ سے روایت ہے ابن علقمہ نے میرے باپ کو اپنی قوم کی عرافت پر مقرر کیا (عرافت ایک خدمت ہے جو ہر ایک قوم میں کسی شخص کو دی جاتی ہے وہ اون کے برے بھلے کی خبر رکھتا ہے اور حاکم سے ہر ایک کا حال کہتا رہتا ہے یہاں اوسکو خبار ی اور پرچہ نویس کہتے ہیں) اور حکم کیا اونکو صدقہ وصول کرنیکا میرے باپ نے مجھکو ایک گروہ کیطرف بھیجا اونکی زکوٰۃ لانے کو میں نکلا اور ایک بوڑھی شخص کے پاس گیا جسکو سرکہتے ہیں میں نے کہا میرے باپ نے مجھکو تمہاری پاس بھیجا ہے تاکہ تم اپنی بکریوں کا صدقہ ادا کرو وہ بولا اے میرے بھتیجے تم کسطرح صدقہ لیتے ہو میں نے کہا ہم تو تمہیں بکریوں کے تہائی کو تمہیں بکریوں کو تہائی عمدہ مال دیکھ کر لیتے ہیں) اوس نے کہا اے بھتیجے میری میں تم سے حدیث بیان کرتا ہوں کہ بار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو آدمیوں اپنی گہاٹیوں میں سے ایک گہاٹی میں اپنی بکریاں لیے رہتا تھا اتنے میں دو شخص ایک اونٹ پر سوار آئے اور کہنے لگے ہم تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس لیے کہ تو اپنی بکریوں کی زکوٰۃ ادا کری میں نے کہا میرے اوپر ان بکریوں میں کتنی زکوٰۃ ہے انہوں نے کہا ایک بکری میں نے قصد کیا ایک بکری کیطرف جسکو مرتبہ میں جانتا تھا بھری ہوئی تھی دودھ سے اور چربی سے اور اوسکو نکال لایا اون کیطرف انہوں نے کہا یہ تو اونٹنی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے بھیڑ کی بکری لینے سے پھر میں نے قصد کیا ایک اور بکری کے طرف جو ایک برس کی تھی گابھ اوس نے کبھی بچہ نہ جنا تھا لیکن جننے والی تھی میں اوسکو نکال لایا انہوں نے کہا ہے میں نے اوٹھا کر اون کو دی اونہوں نے اونٹ پر اپنی ساتھ رکھ لی اور چلے گئے

عن مسلم بن نفنة ان ابن علقمة استعمل اباه على صدقة قومه وساق الحديث ترجمہ مسلم بن نفنہ سے روایت ہے کہ ابن علقمہ نے اپنے باپ کو اپنی قوم کی زکوٰۃ پر مقرر کیا اور پھر اوپر حدیث

عن ابي هريرة قال قال عمر امر رسول الله صلى الله عليه وسلم بصدقة فقيل منع ابن جميل وخالد بن الوليد والعباس عم رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما ينقم ابن جميل الا انه كان فقيرا فاغناه الله وانا خالد بن الوليد فانكم تظلمون خالدا قد احتبس ادراعه واعتده في سبيل الله واما العباس عم رسول الله صلى الله عليه وسلم فهي عليه صدقة ومثلها معها ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے حضرت عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کا حکم کیا تو اسے کہا گیا (تین آدمی صدقہ نہیں دیتا) ابن جمیل اور خالد بن الولید اور عباس بن عبد المطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن جمیل ناشکری کرتا ہے پہلے وہ محتاج تھا پھر اللہ نے اوسکو مال دار کر دیا (تو زکوٰۃ دینا چاہیے) اور خالد بن ولید پر تم ظلم کرتے ہو اس لیے کہ انہوں اپنے زرہیں اور اسباب اللہ کی راہ میں وقف کر دی ہیں (پھر اون میں

زکوٰۃ کہان ہے) اور عباس بن عبد المطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا اون کی زکوٰۃ رسول اللہ پر ہے اور اوسی اور ف
اس لیے کہ آپ اون سے دو سال پیشگی زکوٰۃ لیچکے تھے عن ابی ھریرۃ قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بصدقۃ
مثلہ سواء ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے ایسی ہے عن عبد اللہ بن ھلال الثقفی قال اتیت رجل النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فقال کنت اقل بعدک فی عیال او فی عیالی من الصدقۃ فما ادری اذکرھا فتطھر المھاجرین ما
احدثوا ترجمہ عبد اللہ بن ہلال ثقفی سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ تو جب تہا کہ
میں مارا جاؤں بعد آپ کے ایک بکری کے بچے یا ایک بکری میں (یعنی اوس کے لیئے میں) زکوٰۃ کے آپ نے فرمایا اگر زکوٰۃ تہا جو میں کیے فقیروں
کو نہ دی جاتی تو میں نہ لیتا (یعنی زکوٰۃ میں نہ لیے نہیں لیتا بلکہ اپنی کے فقیروں کو دیتا ہوں تو خوشی سے دیا جاتا ہے) باب
زکوٰۃ الحیوان جانوروں کی زکوٰۃ کے بیان میں عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ولا فی عبدہ صدقۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر اوسکے غلام میں زکوٰۃ
نہیں ہے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا زکوٰۃ علی المسلم فی عبدہ ولا فرسہ عن
ابی ھریرۃ رفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس علی المسلم فی عبدہ ولا فی فرسہ صدقۃ عن ابی ھریرۃ عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس علی المسلم فی فرسہ ولا مملوکہ صدقۃ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا باب زکوٰۃ
الرقیق غلاموں کی زکوٰۃ کا بیان عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس علی المسلم فی عبدہ ولا فی فرسہ
صدقۃ عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس علی المسلم صدقۃ فی غلامہ ولا فی فرسہ ترجمہ وہی جو اوپر
گزرا یعنے گہوڑے اور غلام میں زکوٰۃ نہیں ہے ف یہ جب ہے کہ خدمت کے لیے ہوں اور جو تجارت کے لیے ہوں تو اون میں
زکوٰۃ ہے مگر بعض لوگوں کے نزدیک سوا اونٹ اور گائی اور بکری اور چاندی سونے کے کسی مال میں زکوٰۃ نہیں ہے اگرچہ تجارت
کے لیے ہو اور یہ قول شاذ ہے باب زکوٰۃ الورق چاندی کی زکوٰۃ کا بیان عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لیس فیما دون خمس اواق صدقۃ ولا فی دون خمسۃ اوسق صدقۃ ترجمہ ابوسعید خدری سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ اوقیے سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں
ہے ف اوقیے اور وسق کے معنے اوپر گزری عن ابی سعید الخدری انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیس
فیما دون خمس اواق من الورق صدقۃ ولا فیما دون خمس ذود من الابل صدقۃ ولیس فیما دون خمس ذود
من الابل صدقۃ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے اونہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے پانچ وسق سے
کم کھجور میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیے سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے عن ابی
سعید الخدری انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا صدقۃ فیما دون خمس وسق من التمر ولا فیما
دون خمس اواق من الورق صدقۃ ولا فیما دون خمس من الابل صدقۃ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن ابی سعید الخدری

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ مِّنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عن علی** رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ فَاَدُّوْا زَكٰوةَ اَمْوَالِكُمْ مِنْ كُلِّ مِائَتَيْنِ خَمْسَةٌ ترجمہ حضرت علی رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے معاف کردی زکوۃ گھوڑوں اور غلاموں کے تو ادا کرو زکوۃ اپنے مالوں کی دوسو میں سے پانچ (یعنی چالیسواں حصہ) **عن علی** رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ زَكٰوةٌ ترجمہ امیر المومنین علی رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے معاف کردی زکوۃ گھوڑوں اور غلاموں کی اور دوسو درہم سے کم میں زکوۃ نہیں ہے **باب** زکوۃ الحلی یعنی زیور کی زکوۃ کا بیان **عن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتٌ لَهَا فِيْ يَدِ ابْنَتِهَا مَسْكَتَانِ غَلِيْظَتَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ اَتُعْطِيَانِ زَكٰوةَ هٰذَا قَالَتْ لَا قَالَ اَيَسُرُّكِ اَنْ يُّسَوِّرَكِ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهِمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سِوَارَيْنِ مِنْ نَّارٍ قَالَ فَخَلَعَتْهُمَا فَاَلْقَتْهُمَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ هُمَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے ایک عورت یمن کی رہنے والی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اوس کے ساتھ اوسکی بیٹی تھی اوس کے ہاتھ میں دو کنگن تھے سونے کے سو کی سونے کے آپ نے فرمایا کیا تم زکوۃ دیتی ہو اوس نے کہا نہیں آپنے فرمایا تم کو بھلا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ جل جلالہ قیامت کے روز تم کو دو کنگن آگ کے پہناوے اوس عورت نے یہ سنکر کنگنوں کو اوتارا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ڈالدیا اور کہا یہ اللہ اور اوس کے رسول کی نذر ہیں **عن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ وَمَعَهَا بِنْتٌ لَّهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدِ ابْنَتِهَا مَسْكَتَانِ نَحْوَ مُرْسَلٍ ترجمہ عمرو بن شعیب سے مرسلاً ایسی ہی روایت ہے **باب** مانع زکوۃ مالہ جو شخص اپنے مال کی زکوۃ نہ دیوی **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِيْ لَا يُؤَدِّيْ زَكٰوةَ مَالِهٖ يُمَثَّلُ لَهٗ مَالُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ قَالَ فَيَلْتَزِمُهٗ اَوْ يَطُوْقُهٗ قَالَ يَقُوْلُ اَنَا كَنْزُكَ اَنَا كَنْزُكَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مال کے زکوۃ ادا نہ کرے قیامت کے روز اوسکا مال ایک گنجا سانپ بنکر آویگا اوسکی آنکھوں پر دو نقطے سیاہ ہونگے (اس قسم کا سانپ بہت زہردار ہوتا ہے) وہ اوس سے چمٹ جاویگا یا اوسکو لپیٹ لیگا اور کہیگا میں تیرا خزانہ ہوں میں تیرا خزانہ ہوں **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ مَالُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ يَاْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ اَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ الْاٰيَةَ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو اللہ تعالی مال دیوی پھر وہ اوسکی زکوۃ نہ ادا کرے قیامت کے روز اوسکا مال ایک گنجا سانپ بنکر آویگا جسکی آنکھوں پر دو کالے کالے ٹپکے ہونگے اور اوس کے دونوں باچھیں پکڑ کر کہیگا میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں پھر

آپنے یہ آیت پڑھی ولا تحسبن الذین یبخلون الآیۃ (یعنی بخیل نہ سمجھیں کہ بخیلی اونکے لیے بہتر ہے بلکہ بری ہے اون کے لیے قیامت کے روز جس مال سے بخیلی کرتے تھے وہی اونکا طوق ہوگا **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَۃِ اَوْسَاقٍ مِّنْ تَمْرٍ صَدَقَۃٌ **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق غلے سے کم مین زکوۃ نہین ہے **باب** زکوۃ نخلستان یعنی کھجور کا بیان **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُحْمَلُ فِی الْبُرِّ وَالتَّمْرِ زَکٰوۃٌ حَتّٰی یَبْلُغَ خَمْسَۃَ اَوْسُقٍ وَلَا یُحْمَلُ فِی الْوَرِقِ زَکٰوۃٌ حَتّٰی یَبْلُغَ خَمْسَۃَ اَوَاقٍ وَلَا یُحْمَلُ فِی اِبِلٍ زَکٰوۃٌ حَتّٰی تَبْلُغَ خَمْسَ ذَوْدٍ **ترجمہ** ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گیہون اور کھجور مین زکوۃ نہین ہوتی جبتک پانچ وسق نہوین چاندی مین زکوۃ نہین ہوتی جبتک پانچ اوقیہ نہوین اور اونٹون مین زکوۃ نہین ہوتی جبتک پانچ اونٹ نہون **زکوۃ الحبوب** غلون کی زکوۃ کا بیان **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ فِیْ حَبٍّ وَلَا تَمْرٍ صَدَقَۃٌ حَتّٰی یَبْلُغَ خَمْسَۃَ اَوْسُقٍ وَلَا یُحْمَلُ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی دانے اور کھجور مین صدقہ (زکوۃ) نہین ہے جبتک پانچ وسق نہون اور پانچ اونٹون سے کم مین اور پانچ اونٹون سے کم مین اور پانچ اوقیے سے کم چاندی مین زکوۃ نہین ہے **القدر الذی یجب فیہ الصدقۃ** کتنے مال مین زکوۃ واجب ہے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَۃٌ **ترجمہ** ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ اوقیے سے کم مین زکوۃ نہین ہے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَۃٌ وَلَا فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَۃٌ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَۃِ اَوْسُقٍ صَدَقَۃٌ **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ اوقیے سے کم مین زکوۃ نہین ہے اور (یعنی چاندی مین اور پانچ اونٹون سے کم مین زکوۃ نہین ہے اور پانچ وسق غلے سے کم مین زکوۃ نہین ہے **مایوجب العشر** جو چیز عشر واجب کرتی ہے **نصف العشر** دسوان حصہ کس مین ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْاَنْہَارُ وَالْعُیُوْنُ اَوْ کَانَ بَعْلًا الْعُشْرُ وَمَا سُقِیَ بِالسَّوَانِیْ وَالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلہ بارش اور نہر اور چشمون کے پانی سے پیدا ہو یا مین تری سے پیدا ہو اسمین سے دسوان حصہ لیا جاویگا اور جو اونٹون سے سینچا جاوی یا ڈولون سے اوس مین سے بیسوان حصہ لیا جاویگا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْاَنْہَارُ وَالْعُیُوْنُ اَوِ الْبَعْلُ وَمَا سُقِیَ بِالنَّاضِیَۃِ نِصْفُ الْعُشْرِ **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو پیدا ہو آسمان یا نہر یا چشمون کے پانی سے ہو اوس مین سے دسوان حصہ لیا جاویگا اور جو پیدا ہو جانورون پر پانی لیجاوے اوس مین سے بیسوان حصہ ہے **عَنْ** مُعَاذٍ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْیَمَنِ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَخْرُصَ مَا سَقَتِ السَّمَآءُ الْعُشْرَ

وَفِيمَا سُقِيَ بِالدَّوَالِي نِصْفُ الْعُشْرِ ترجمہ یہ حدیث روایت ہے مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کیطرف بھیجا اور حکم کیا جو بارش کے پانی سے پیدا ہوا اوسمیں سے دسواں حصہ لینے کا اور جو ڈولوں کے پانی سے پیدا ہوا اوس میں سے بیسواں حصہ لینے کا کام بَابُ الْخَارِصِ اندازہ کرنیوالا کتنا ہوتا ہے عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوا وَدَعُوا الثُّلُثَ فَإِنْ لَمْ تَأْخُذُوا وَتَدَعُوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ ترجمہ سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اندازہ کرو (پھلونکا جیسے انگور خرمے وغیرہ) پر معمول ہے کہ جب پھل درخت پر ہوتے ہیں تو اونکا اندازہ کرتے ہیں اور اوسمیں سے تہائی کو تو تم اگر تہائی حصہ نہ چھوڑو تو چوتھا حصہ چھوڑ دو (رعایت کے طور پر تاکہ مالک کو گنجائش رہے میوہ کے اور دوستوں کو گھلانے کی) بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ اس آیت کی تفسیر عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ فِي الْآيَةِ الَّتِي قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ قَالَ هُوَ الْجُعْرُورُ وَلَوْنٌ يُشْبِهُهُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَأْصُدَ فِي الصَّدَقَةِ الزَّرْنَةَ ترجمہ ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے اس آیت میں لاتیمموا الخبیث منہ تنفقون یعنی مت قصد کرو بری مال کے دینے کا اوس کو خیر کرکے تم ہو لیکن لیتے نہیں خیر تک اسنوں نے کہا خبیث سے مراد جعرور اور لون جیسے ہیں (یہ دو قسمیں ہیں کھجور کی جو بہت خراب ہوتی ہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زکوٰۃ میں ردی مال کے لینے سے عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِيَدِهِ عَصًا وَقَدْ عَلَّقَ رَجُلٌ قِنْوَ خِشْفٍ فَجَعَلَ يَطْعَنُ بِالْعَصَا فِي ذَلِكَ الْقِنْوِ فَقَالَ لَوْ شَاءَ رَبُّ هَذِهِ الصَّدَقَةِ تَصَدَّقَ بِأَطْيَبَ مِنْ هَذَا إِنَّ رَبَّ هَذِهِ الصَّدَقَةِ يَأْكُلُ حُشَفًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ عوف بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے آپ کے ہاتھ میں لکڑی تھی ایک شخص سوکھی بری کھجور لٹکا گیا تھا (مسجد میں دستور تھا کہ صدقے کی کھجور کو مسجد میں لٹکا دیتے مسکین لوگ کھاتے) آپ اوس گچھی میں لکڑی مارنے لگے اور فرماتی اگر اسکا مالک چاہتا تو ایسی کھجور دیسکتا تھا بیشک اسکا مالک قیامت کے روز ایسی ہی خراب کھجور کھاویگا الْمَعْدِنُ کان کا بیان عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ مَا كَانَ فِي طَرِيقٍ مَأْتِيٍّ أَوْ فِي قَرْيَةٍ عَامِرَةٍ فَعَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَلَكَ وَمَا لَمْ يَكُنْ فِي طَرِيقٍ مَأْتِيٍّ وَلَا فِي قَرْيَةٍ عَامِرَةٍ فَفِيهِ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا پڑی ہوئی چیز کو آپ نے فرمایا جو آمد رفت کی راہ میں یا آباد گانوں میں ملی تو ایک برس تک اوسکو تلاش کرو اس کا مالک آوے نہیں تو تیری ہے اور جو راستہ آباد نہ ہو یا گانوں آباد نہ ہو تو اوس میں سے اور کان میں سے پانچواں حصہ لیا جاویگا (باقی سب مالک والیکا ہے) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانور کے زخم کا بدلہ نہیں اور کنوان کھودنے میں اگر مزدور مرجاوے تو بدلہ نہیں اور اگر کان کھودنے میں مزدور مرے تو بدلہ نہیں اور کافروں کے گڑی خزانی میں (یا کان میں) پانچواں حصہ ہے بیت المال کا ف یعنی اگر کسیکا جانور بلا تعدی مالک کے کسی کو مار ڈالے یا جھکی ہو تو اوس کے مالک پر دعوا نہیں اور اگر مزدور

ف جعد کی دوسری حدیث میں ہے کہ جانور کا زخم بھی ہے اور کنوان کھودنے میں مزدور مرجاوے تو بھی بدلہ نہیں

ف کان کا حکم دوسری حدیث میں ہے

کنوان کھودتے یا کان کھودنے میں اگر کنوان یا کھان پھٹ پڑی یا گر پڑی اور مزدور مر جاوے یا گر کر مر جاوے تو کھودنیوالی پر کچھ ڈنڈ نہیں ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ مِثْلَهٗ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْجُرْحُ الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **زکوٰۃ النخل** شہد کی جیتوکی زکوٰۃ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ جَاءَ هِلَالٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعُشُوْرِ عَسَلٍ لَهٗ وَسَاَلَهٗ اَنْ یَّحْمِیَ لَهٗ وَادِیًا یُقَالُ لَهٗ سَلْبَةُ فَحَمٰی لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِکَ الْوَادِیَ فَلَمَّا وَلِیَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ کَتَبَ سُفْیَانُ بْنُ وَهْبٍ اِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ یَسْاَلُهٗ فَکَتَبَ عُمَرُ اِنْ اَدَّی اِلَیْکَ مَا کَانَ یُؤَدِّیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عُشُوْرِ نَحْلِهٖ فَاحْمِ لَهٗ سَلْبَةَ ذٰلِکَ وَاِلَّا فَاِنَّمَا هُوَ ذُبَابُ غَیْثٍ یَاْکُلُهٗ مَنْ شَاءَ ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے ہلال آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شہد کا دسواں حصہ لیکر اور درخواست کی آپ ایک جنگل مقرر کر دینے کی جسکا نام سلبہ تھا اپنے لیے (یعنے اور کوئی وہاں کی چھتے نہ لے سکے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ جنگل اوس کے لیے مقرر کر دیا جب حضرت عمر خلیفہ ہوئے سفیان بن وہب نے اونکو لکھا پوچھنے تجھے (اسی بات کو کہ وہ جنگل اوسپر مقرر ہوا یا نہیں) حضرت عمر نے جواب لکھا اگر وہ تجھکو دیتا ہو دسواں حصہ شہد کا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتا تھا تو وہ جنگل اوسی کے علاقے میں مقرر کر اور جو نہ دیوے تو مکھیاں بارش کی شہد دیتی ہیں جسکا جی چاہے اوسی کھاوے (بارش کی مکھیاں اس لیے کہ وہ بارش سے جو پھول اور گھاس اور درخت اگتے ہیں اونکو کھاتی ہیں پھر اونکے منہ سے شہد نکلتا ہے) **فرض زکوٰۃ رمضان** رمضان کی زکوٰۃ (یعنے صدقہ فطر) کا بیان عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَکٰوةَ رَمَضَانَ عَلَی الْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّکَرِ وَالْاُنْثٰی صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ قَالَ فَعَدَلَ النَّاسُ بِهٖ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کی زکوٰۃ فرض کی آزاد اور غلام اور مرد اور عورت پر ایک صاع چھوہارے یا ایک صاع جو کا پھر لوگوں نے آدھا صاع گیہوں کا ٹھہرا لیا (کیونکہ وہ قیمت میں جو کے ایک صاع کے برابر ہے) ابن عمر کا بیٹا عبداللہ سے روایت میں گیہوں کا آدھا صاع حضرت سے بھی منقول ہوا **وَاَیْضًا** فَرَضَ زَکٰوةَ رَمَضَانَ عَلَی الْمَمْلُوْکِ غلام لونڈی پر زکوٰۃ رمضان کی فرض ہے عَنْ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَی الذَّکَرِ وَالْاُنْثٰی وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوْکِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ قَالَ فَعَدَلَ النَّاسُ اِلٰی نِصْفِ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **زکوٰۃ رمضان علی الصغیر** چھوٹے نابالغ پر رمضان کی زکوٰۃ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَکٰوةَ رَمَضَانَ عَلٰی کُلِّ صَغِیْرٍ وَّکَبِیْرٍ حُرٍّ وَّعَبْدٍ وَّذَکَرٍ وَّاُنْثٰی صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض کی رمضان کی زکوٰۃ ہر چھوٹے اور بڑے آزاد اور غلام مرد اور عورت پر ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع جو سے لیکن نابالغ اگر مالدار ہو تو اوس کے مال میں سے زکوٰۃ دیجاوے اور جو مفلس ہو تو اوسکا ولی دیوے بیطرح لونڈی غلام کیطرف سے

اور کا مالک دیوے) **فرض** زکوٰۃ رمضان علی المسلمین دون المعاہدین رمضان کی زکوٰۃ مسلمانوں پر ہے نہ کافروں پر **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض زکوٰۃ الفطر من رمضان علی الناس صاعا من تمر او صاعا من شعیر علی کل حر او عبد ذکر او انثی من المسلمین **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر فرض کیا لوگوں پر ایکصاع کھجور یا ایک صاع جو ہر آزاد اور غلام مرد اور عورت پر مسلمانوں میں سے **ف** تو اگر غلام لونڈی کافروں اور کے طرف سے صدقہ دینا ضرور نہیں **عن** ابن محمد قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ الفطر صاعا من تمر او صاعا من شعیر علی الحر والعبد والذکر والانثی والصغیر والکبیر من المسلمین وامرہا ان تؤدی قبل خروج الناس الی الصلوٰۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فطر کی زکوٰۃ مقرر کی ایک صاع کھجور کا یا ایکصاع جو کا آزاد اور غلام اور مرد اور عورت اور چھوٹے اور بڑے پر مسلمانوں میں سے اور حکم کیا اوس کو ادا کرنے کا عید کی نماز کو جانے سے پہلے **عن** ابن عمر قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقۃ الفطر علی الصغیر والکبیر والذکر والانثی والحر والعبد صاعا من تمر او صاعا من شعیر **ترجمہ** گزر چکا **فرض** صدقۃ الفطر قبل نزول الزکوٰۃ زکوٰۃ فرض ہونے سے پہلے صدقہ فطر فرض تھا **عن** قیس بن سعد بن عبادۃ قال کنا نصوم عاشوراء وتؤدی زکوٰۃ الفطر فلما نزل رمضان ونزلت الزکوٰۃ لم نؤمر بہ ولم ننہ عنہ وکنا نفعلہ **ترجمہ** قیس بن سعد بن عبادہ سے روایت ہے ہم عاشورہ کا روزہ کرتے اور عید الفطر کا صدقہ ادا کرتی یہانتک کہ رمضان کے روزے فرض ہوئے اور زکوٰۃ فرض ہوئی اور روزے نہ ہم کو حکم ہوا عاشورہ کے روزے اور صدقہ فطر کا نہ ممانعت ہوئی **ف** بلکہ دونوں چیزیں سنت ہیں جیسے بعض علما کا مذہب ہے لیکن جمہور علما کے نزدیک صدقہ فطر کی فرضیت باقی ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک واجب ہے **عن** قیس بن سعد قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بصدقۃ الفطر قبل ان تنزل الزکوٰۃ فلما نزلت الزکوٰۃ لم نؤمر ولم ننہ ونحن نفعلہ **ترجمہ** قیس بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم کیا صدقہ فطر کا زکوٰۃ فرض ہونے سے پہلے پھر جب زکوٰۃ فرض ہوئی تو نہ ہم کو حکم کیا نہ منع کیا ہم ادسی کو کرتے ہے **مسئلہ** زکوٰۃ الفطر صدقہ فطر کن کو کتنا ادا دینا چاہیے **عن** الحسن قال قال ابن عباس فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ الفطر طہرۃ للصائم من اللغو والرفث وطعمۃ للمساکین فمن ادّاہا قبل الصلوٰۃ فہی زکوٰۃ مقبولۃ ومن ادّاہا بعد الصلوٰۃ فہی صدقۃ من الصدقات **ترجمہ** حسن بصری سے روایت ہے عبد اللہ بن عباس جب یہ حکم ہوا کہ زکوٰۃ فطر کی فرض ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہر آزاد اور غلام پر ایک صاع جو سے یا ایک صاع کھجور سے یا آدھا صاع گیہوں سے پھر وہ لوگ اوٹھے سب لوگوں کو سمجھانے کے لیے کہ

عن

ابن سیرین عن ابن عباس قال ذکر فی صدقۃ الفطر قال صاعا من بر او صاعا من تمر او صاعا من شعیر او صاعا من سلت ترجمہ ابن سیرین سے روایت ہے ابن عباس نے صدقہ فطر میں بیان کیا ایک صاع گیہوں کا یا ایک صاع کھجور کا یا ایک صاع جو کا یا ایک صاع سلت کا (ایک قسم ہے جو کی) **عن** ابی داؤد قال سمعت ابن عباس یخطب علی منبرکم یعنی منبر البصرۃ یقول صدقۃ الفطر صاع من طعام ترجمہ ابوداؤد سے روایت ہے ابن عباس سے میں نے سنا وہ خطبہ پڑھتے تھے تمہارے منبر یعنی بصرے کے منبر پر کہتے تھے صدقہ فطر ایک صاع ہے غلہ کا **باب** التمر فی زکوۃ الفطر صدقہ فطر میں کھجور دینا **عن** ابی سعید الخدری قال کنا نخرج زکوۃ الفطر علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقۃ الفطر صاعا من شعیر او صاعا من تمر او صاعا من اقط ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر مقرر کیا ایک صاع جو سے یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع پنیر سے **الزبیب** انگور صدقہ فطر میں دینا **عن** ابی سعید قال کنا نخرج زکوۃ الفطر اذا کان فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاعا من طعام او صاعا من شعیر او صاعا من تمر او صاعا من زبیب او صاعا من اقط ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے ہم صدقہ فطر کالتے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں موجود تھے ایک صاع گیہوں کا یا ایک صاع جو کا یا ایک صاع کھجور کا یا ایک صاع پنیر کا **ف** طعام کا ترجمہ گیہوں صحیح ہے اس لیے کہ اہل حجاز کی عرف میں طعام گیہوں کو کہتے ہیں اور جمہور علما جیسے شافعی اور مالک وغیرہم کا یہی قول ہے کہ صدقہ فطر ایک صاع سے کم نہیں ہے اگرچہ گیہوں یا انگور ہوں اور ابوحنیفہ کے نزدیک گیہوں اور آٹا میں نصف صاع اور باقی چیزوں میں ایک صاع ہے **عن** ابی سعید قال کنا نخرج صدقۃ الفطر اذا کان فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاعا من طعام او صاعا من شعیر او صاعا من تمر او صاعا من زبیب او صاعا من اقط فلم نزل کذلک حتی قدم معاویۃ من الشام فکان فیما کلم الناس انی لا اری مدین من سمراء الشام تعدل صاعا من ھذا فعدل الناس بذلک ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زکوۃ نکالتے تھے ایک صاع گیہوں سے یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع جو سے یا ایک صاع پنیر سے ہمیشہ ایسی ہی کرتے رہے یہاں تک کہ معاویہ شام سے آئے اور انھوں نے لوگوں سے کہا یا اس میں یہ بھی ایک تھا کہ شام کے گیہوں کے دو مد (یعنی نصف صاع کہ یہ صاع کے چار مد ہوتے ہیں (اس کے ایک صاع کے برابر ہیں) جسکو تم نکالتے ہو میں) اس روز سے لوگوں نے اسپر عمل شروع کیا (گیہوں کا آدھا صاع دینے لگے) **الدقیق** آٹا صدقہ فطر میں دینا **عن** ابی سعید الخدری قال کنا نخرج علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاعا من تمر او صاعا من شعیر او صاعا من زبیب او صاعا من اقط او صاعا من دقیق او صاعا من سلت فلم نزل نخرجہ کذلک حتی کان معاویۃ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہیں نکالتے تھے صدقہ فطر میں مگر ایک صاع کھجور کا یا ایک صاع جو کا یا ایک صاع پنیر کا یا ایک صاع آٹے کا یا ایک صاع سلت کا **الحنطۃ** گیہوں صدقہ فطر میں گیہوں دینا **عن**

أَمَرَ عَبَّاسٍ خَطَبَ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ أَدُّوا زَكَوٰةَ صَوْمِكُمْ فَجَعَلَ النَّاسُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ مَنْ هٰهُنَا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قُومُوا إِلَى إِخْوَانِكُمْ فَعَلِّمُوهُمْ فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ فَقَالَ الْحَسَنُ فَقَالَ عَلِيٌّ إِمَّا إِذَا أَوْسَعَ اللّٰهُ فَأَوْسِعُوا أَعْطُوا صَاعًا مِنْ بُرٍّ أَوْ غَيْرِهِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے انہوں نے خطبہ پڑھا بصری میں تو کہا ادا کرو زکوۃ اپنے روزوں کی لوگ یہ سنکر ایکدوسرے کیطرف دیکھنے لگے (حیران ہوئے کہ روزے کی زکوۃ کیسی) انہوں نے کہا یہاں مدینے والوں میں کون کون ہے اوٹھو اور اپنے بھائیوں کو سکھلاؤ وہ نہیں جانتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض کیا صدقہ فطر کو چھوٹی اور بڑی اور آزاد اور غلام پر اور مرد اور عورت پر آدھا صاع گیہوں کا یا ایک صاع کھجور کا یا جو کا۔ حسن نے کہا حضرت علی نے کہا جب اللہ نے تم کو گنجایش دی تو تم بھی گنجایش کرو ایک صاع دو گیہوں کا یا اور چیزوں کا

السُّلْت سلت (ایک قسم کا جو ہے سفید اور سکوا پست نہیں ہوتا) صدقہ فطر میں دینا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُخْرِجُونَ عَنْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ تَمْرٍ أَوْ سُلْتٍ أَوْ زَبِيبٍ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے لوگ صدقہ فطر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نکالتے تھے ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع

الشَّعِيرُ جو صدقہ فطر میں دینا **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ تَمْرٍ أَوْ زَبِيبٍ أَوْ أَقِطٍ فَلَمْ نَزَلْ كَذٰلِكَ حَتَّى كَانَ فِي عَهْدِ مُعَاوِيَةَ قَالَ أَرَى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ لَا تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک صاع جو یا کھجور یا انگور یا پنیر کا نکالتے ہر ایسا ہی کرتے رہے یہانتک کہ معاویہ کا زمانہ ہوا وہ نے کہا میرے نزدیک شام کے گیہوں کے دو مد (یعنی نصف صاع) جو کے ایک صاع کے برابر ہے

الْأَقِطُ صدقہ فطر میں پنیر دینا **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ لَا نُخْرِجُ غَيْرَهُ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک صاع کھجور کا نکالتے یا ایک صاع جو کا یا ایک صاع پنیر کا (صدقہ فطر میں) ان کے سوا اور چیز میں نہ دیتے

كَمْ الصَّاعُ صاع کتنا ہوتا ہے **عَنِ** السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ الصَّاعُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدًّا وَثُلُثًا بِمُدِّكُمُ الْيَوْمَ وَقَدْ زِيدَ فِيهِ ترجمہ سائب بن یزید سے روایت ہے صاع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تمہارے ایک مد اور تہائی مد کے آج کل مد زیادہ ہو گیا ہے ف صاع دو من ایک حجازی ایک عراقی ہر ایک صاع چار مد کا ہوتا ہے لیکن ابوحنیفہ کے نزدیک عراقی مد کا اعتبار ہے اور جمہور صاع کے نزدیک وہی مد معتبر ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھا۔ آپ کے زمانے میں ہر ایک رطل اور تہائی رطل کا تھا جسکو تخمیناً اوڑھائی تولے جہ باشی ہوئے اس حساب سے صاع دو سو چونتیس تولہ کا ہوا یعنی سی تولہ کے سیر سے چھ تولے کم تین سیر خیر تین سیر کہہ لو سلیمی کہ کبھی تولہ اماشہ کا ہوتا ہے اور کبھی سیر اسی روپیہ کا اور روپیہ تولے بھر کا ہوتا ہے۔ حاشیہ ۶

کے نزدیک مد و بطل کا ہوتا ہے تو صاع کے آٹھ رطل ہوئے یعنی چار سیر۔ حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ مد ابتدا کیا ہی تمہارے مکی من آٹھ صاع غوبی ایک مد اور انتہائی مد کا ہو گیا **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المکیال مکیال اہل المدینۃ والوزن وزن اہل مکۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے کا تول ہی رتول مکے والوں کے **باب** الوقت الذی یستحب ان تؤدی صدقۃ الفطر فیہ کونسی وقت صدقہ فطر ادا کرنا بہتر ہے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بصدقۃ الفطر ان تؤدی قبل خروج الناس الی الصلوۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا صدقہ فطر ادا کرنے کا نماز کو جانے سے پہلے **اخراج** الزکوۃ من بلد الی بلد ایک شہر کی زکوۃ دوسرے شہر میں بھیجنا کیسا ہے **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث معاذ بن جبل الی الیمن فقال انک ستاتی قوما اہل کتاب فادعہم الی شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ فان ہم اطاعوک فاعلمہم ان اللہ عز وجل افترض علیہم خمس صلوات فی کل یوم ولیلۃ فان ہم اطاعوک فاعلمہم ان اللہ عز وجل افترض علیہم صدقۃ فی اموالہم تؤخذ من غنیہم فترد علی فقیرہم فان ہم اطاعوک لذلک فایاک وکرائم اموالہم واتق دعوۃ المظلوم فانہا لیس بینہا وبین اللہ عز وجل حجاب **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا تم جاتے ہو ایک قوم پاس جو اہل کتاب ہیں تو بلانا انکو گواہی دین اسبات کی کوئی معبود برحق نہیں ہے سوا اللہ کے اور میں اللہ کا رسول ہوں اگر وہ تیرا کہنا مان لیں پھر اونکو بتلا کہ اللہ نے اون پر پانچ نمازیں فرض کیں ہیں ہر دن اور رات میں اگر وہ مان لیں پھر انکو بتلا کہ اللہ نے اون پر صدقہ فرض کیا ہے اون کے مالوں میں جو لیا جاوے گا اون کے مالدار لوگوں سے اور دیا جاویگا اون کے محتاجوں کو **ف** اس سے معلوم ہوا کہ ہر ملک اور شہر کی زکوۃ وہیں کے محتاجوں کو دینا بہتر ہے البتہ دوسری شہر میں بھیجی گئی اون محتاج نہ ہوں یا اون سے بھی زیادہ مستحق ہوں **ت** اگر وہ مان لیں اسکو تو بچو اونکے عمدہ مالوں سے اور ڈرو مظلوم کے بددعا سے کیونکہ مظلوم کی دعا اور اللہ تعالی کے بیچ میں کوئی آڑ نہیں ہے **باب** اذا اعطاہا غنیا وہو لا یشعر جب زکوۃ مالدار کو دیدے اور معلوم نہ ہو کہ یہ مالدار ہے **عن** ابی ہریرۃ یحدث بہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رجل لاتصدقن بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعہا فی ید سارق فاصبحوا یتحدثون قد تصدق علی سارق فقال اللہم لک الحمد علی سارق لاتصدقن بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعہا فی ید زانیۃ فاصبحوا یتحدثون تصدق اللیلۃ علی زانیۃ فقال اللہم لک الحمد علی زانیۃ لاتصدقن بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعہا فی ید غنی فاصبحوا یتحدثون تصدق علی غنی فقال اللہم لک الحمد علی زانیۃ وعلی سارق وعلی غنی فاتی فقیل لہ اما صدقتک فقد تقبلت اما الزانیۃ فلعلہا ان تستعف بہ من زناہا ولعل السارق ان یتستعف بہ عن سرقتہ ولعل الغنی ان یعتبر فینفق مما اعطاہ اللہ عز وجل **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے کہا میں صدقہ دونگا پھر وہ اپنا صدقہ لیکر نکلا اور ایک چور کے ہاتھ میں رکھ آیا فجر کو لوگ کہنے لگے چور کو صدقہ ملا وہ شخص بولا یا اللہ تیرا شکر ہے چور کے صدقی پر (یعنے اگرچہ چور کو پہونچا پر میں تیرا شکر کرتا ہوں تو نے مجھکو صدقے کی توفیق دی) میں اور صدقہ دونگا پھر وہ اپنا صدقہ لیکر نکلا اور ایک بدکار عورت کے ہاتھ میں رکھ آیا صبح کو لوگ کہنے لگے جورات کو ایک بدکار عورت کو صدقہ ملا وہ شخص بولا یا اللہ تیرا شکر ہے بدکار عورت کو صدقے پر میں اور ایک صدقہ دونگا پھر وہ صدقہ لیکر نکلا اور ایک مالدار کے ہاتھ میں رکھ آیا صبح کو لوگ کہنے لگے ایک مالدار کو صدقہ ملا وہ شخص بولا یا اللہ تیرا شکر ہے بدکار اور چور اور مالدار کی خیرات پر پھر خواب میں اوس سے کہا گیا تیرا صدقہ قبول ہوا یا بدکار کا اس لیے کہ شاید وہ سوچی اور شرماوے اور زنا کاری اوس مال میں سے جو اللہ نے اوسکو دیا ہے **ف** معلوم ہوا کہ صدقے اور خیرات کا ثواب کیطرح ضائع نہیں ہوتا اگرچہ ناواقفی سے غیر مستحق کو دیدے بشرطیکہ نیت خالص ہو **باب** الصَّدَقَةِ مِنَ الْغُلُولِ چوری کے مال میں سے صدقہ دینا

عن أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَقْبَلُ صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُورٍ وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ **ترجمہ** ابوالملیح سے روایت ہے اونہوں نے سنا اپنے باپ سے اونہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ جل جلالہ نہیں قبول کرتا نماز بغیر طہارت کے اور نہ صدقہ چوری کے مال میں سے

عن أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصَدَّقَ أَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا الطَّيِّبَ إِلَّا أَخَذَهَا الرَّحْمَنُ عَزَّ وَجَلَّ بِيَمِينِهِ وَإِنْ كَانَتْ تَمْرَةً فَتَرْبُو فِي كَفِّ الرَّحْمَنِ حَتَّى تَكُونَ أَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ أَوْ فَصِيلَهُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی صدقہ دیوے حلال میں سے اور اللہ نہیں قبول کرتا مگر حلال مال کو تو پروردگار اوسکو اپنے داہنے ہاتھ میں لیتا ہے اگرچہ ایک ہی کھجور ہو پھر وہ بڑھتا ہے اوسکی ہتیلی میں یہانتک کہ پہاڑ سے بڑا ہو جاتا ہے جیسے کوئی تم میں سے اپنے بچھیرے کو پالتا ہے **ف** یعنے اگر حلال مال تھوڑا سا بھی خدا کی راہ میں دیوے تو اوسکا ثواب بہت ہے **جهد** المقل کم مال والا کوشش کرے صدقہ دیوے تو اوسکا ثواب

عن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُبْشِيٍّ الْخَثْعَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ لَا شَكَّ فِيهِ وَجِهَادٌ لَا غُلُولَ فِيهِ وَحَجَّةٌ بَرُورُهَا قِيلَ فَأَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ قَالَ طُولُ الْقُنُوتِ قِيلَ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ قِيلَ فَأَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قِيلَ فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِينَ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ قِيلَ فَأَيُّ الْقَتْلِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ أُهْرِيقَ دَمُهُ وَعُقِرَ جَوَادُهُ **ترجمہ** عبداللہ بن خبشی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کونسا کام افضل ہے آپنے فرمایا ایمان جس میں کسی طرح شک نہ ہو اور جہاد جس میں چوری نہ ہو غنیمت کے مال کے اور حج مبرور (یعنے جسمیں گناہ نہ ہو) پھر پوچھا گیا کون سی نماز افضل ہے آپنے فرمایا جس میں قیام دیر تک ہو پھر پوچھا گیا کونسا صدقہ افضل ہے آپنے فرمایا جو کم مال والا (غریب) محنت اوٹھا کر دیوے پھر پوچھا گیا کون سی ہجرت افضل ہے آپنے فرمایا جو چھوڑدی حرام کاموں کو پوچھا گیا کونسا جہاد افضل ہے فرمایا جو شخص جہاد کرے مشرکوں سے اپنے مال اور جان کو صرف کرکے پھر

پوچھا گیا کونسا مارا جانا افضل ہے فرمایا جسکا خون بہایا گیا اور اوسکا کہوڑا مارا گیا **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سبق درھم مائۃ الف درھم قالوا کیف قال کان لرجل درھمان تصدق باحدھما و انطلق رجل الی عرض مالہ فاخذ منہ مائۃ الف درھم فتصدق بھا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک درم لاکھ درم سے زیادہ ہے لوگون نے کہا کیسے آپنے فرمایا ایک شخص کے دو درم ہون اور ایک درم صدقہ دیوے (تو یہ ایک درم بہتر ہے) اور ایک شخص اپنے مال کی ایک طرف جاوے اور لاکھ درم نکالے اور صدقہ دیوے یعنے مالدار آدمی کے لاکھ درم کے برابر محتاج کا ایک درم ہے) **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبق درھم مائۃ الف قالوا یا رسول اللہ وکیف قال رجل لہ درھمان فاخذ احدھما فتصدق بہ و رجل لہ مال کثیر فاخذ من عرض مالہ مائۃ الف فتصدق بھا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک درم لاکھ درم سے بڑھ گیا لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ کیونکر آپنے فرمایا ایک شخص کے پاس دو درم تھے اوسنے ایک درم لیکر صدقہ دیا اور ایک شخص کے پاس بہت مال تھا اوسنے اپنے مال کے ایک حصہ مین سے لاکھ درم اوٹھائے اور صدقہ دیے (تو اسکے لاکھ درم سے اوسکا ایک درم بہتر ہے) **عن** ابی مسعود قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا بالصدقۃ فما یجد احدنا شیئا یتصدق بہ حتی ینطلق الی السوق فیحمل علی ظھرہ فیجیئ بالمد فیعطیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و انی لاعرف الیوم رجلا لہ مائۃ الف ما کان لہ یومئذ درھم **ترجمہ** ابومسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو صدقے کا حکم کرتے اور ہمارے پاس کچھ نہوتا جو صدقہ دین تو ہم مین سے کوئی بازار مین جاتا اور بوجھ اوٹھاتا پھر ایکمد کہانا لاتا (مزدوری کرکے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتا۔ ابومسعود نے کہا مین ایک شخص کو جانتا ہون جسکے پاس اب ایک لاکھ درم ہین اور اوسوقت ایک درم نہ تہا) **عن** ابی مسعود قال لما امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالصدقۃ فتصدق ابو عقیل بنصف صاع و جاء انسان بشیء اکثر منہ فقال المنافقون ان اللہ عز و جل لغنی عن صدقۃ ھذا و ما فعل ھذا الاخر الا ریاء فنزلت الذین یلمزون المطوعین من المؤمنین فی الصدقات والذین لا یجدون الا جھدھم الآیۃ **ترجمہ** ابومسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہمکو صدقے کا حکم کیا تو ابوعقیل نصف صاع لیکر آئے اور ایک شخص زیادہ لیکر آیا منافقون نے کہا اس کے (یعنے ابوعقیل) کے صدقے سے تو اللہ غنی ہے (یعنی تھوڑے صدقے کے اوسکو کیا پروا ہے) اور دوسرے نے لوگون کو دکہلانے کے لئے صدقہ دیا ہے تب یہ آیت پڑہی الذین یلمزون المطوعین اخیر تک یعنی جو لوگ طعن کرتے ہین دل کہولکر خیرات دینے والے مسلمانون پر اور اون پر جو نہین کہتے مگر اپنی محنت اور مزدوری پھر اونپر ٹھٹھے کرتے ہین اللہ فی اونکو ٹھٹھا کیا اور اونکو دکہہ کی مار کی **ف** وہ دوسرے شخص عبدالرحمن عوف تھے جو چار ہزار درم لیکر آئے تہے کافرون نے کہا اونہون نے ریا کے لئے دیا ہے **الید العلیا** اوپر والا ہاتھ (دینے والا) کیسا ہے **عن** حکیم بن حزام یقول سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعطانی ثم سالتہ فاعطانی ثم سالتہ

فَاعْطَانِي ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِطِيبِ نَفْسٍ يُورَكُ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى **ترجمہ** حکیم بن حزام سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا آپ نے مجھ دیا پھر مانگا پھر آپنے دیا پھر فرمایا مال سرسبز اور شیریں ہے جو شخص اسکو خوشی سے لیگا اوسکو برکت ہوگی اور جو شخص حرص سے لیگا (یعنے اوسکا انتظار کرکے طمع سے) اوسکو برکت نہ ہوگی وہ اوسکی طرح ہوگا جو کھاتا ہی لیکن اوسکا پیٹ نہیں بھرتا اور اوپر والا ہاتھ (دینے والا) نیچے کے ہاتھ (لینے والی) سے بہتر ہے **ف** بخاری میں ہے حضرت نے جب یہ حدیث فرمائی تو میں نے کہا قسم ہے اوسکی جسنے آپکو پیغمبر کیا میں زندگی بھر کسی سے کچھ نہ مانگونگا چنانچہ حکیم نے اپنا حصہ بیت المال سے بھی نہ لیا ابو بکر اور عمر اپنی اپنی خلافت میں ذکر کیا تے حصہ لینے کو اور وہ نہ لیتے **باب** اَیُّتُهُمَا الْیَدُ الْعُلْیَا اوپر والا ہاتھ کونسا ہے

عن طارق المحاربی قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ النَّاسَ وَهُوَ يَقُولُ يَدُ الْمُعْطِي الْعُلْيَا وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ أُمَّكَ وَأَبَاكَ وَأُخْتَكَ وَأَخَاكَ ثُمَّ أَدْنَاكَ أَدْنَاكَ مختصر **ترجمہ** طارق محاربی سے روایت ہے ہم مدینے میں آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوے خطبہ پڑھ رہے تھے آپ فرماتے تھے دینے والیکا ہاتھ اوپر ہے اور شروع کر صدقہ ان لوگوں سے جنکی روٹی تجھپر ہے ان کی اور باپ کی اور بہن کے اور بھائی کی پھر سیدھے اور نزدیک کے (یہ حدیث مختصر ہے بڑی حدیث ہے) **الید السفلی** نیچے والا ہاتھ

عن عبد اللّٰہ بن عمر اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْأَلَةِ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَالْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ وَالْيَدُ السُّفْلَى السَّائِلَةُ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقے کا ذکر کرتے تھے اور سوال سے بچنے کا تو فرمایا اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور اوپر والا ہاتھ وہ ہی جو خرچ کرے اور نیچا ہاتھ وہ ہے جو مانگے **الصدقۃ عن ظھر غنی**

عن ابی ھریرۃ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر صدقہ وہ ہے جو آدمی مالدار رہے اوس کے بعد مالدار رہے (یعنے سب مال نہ دیوی بلکہ بقدر اپنی حاجت کے رکھ لیوی تاخود اوسکو مانگنا نہ پڑے) اور بلند ہاتھ نیچے کی ہاتھ سے بہتر ہے اور شروع کر اوس سے جسکی پرورش تجھپر ہے **تفسیر ذلک** اس حدیث کی تفسیر

عن ابی ھریرۃ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عِنْدِي دِينَارٌ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى نَفْسِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى زَوْجَتِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى وَلَدِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى خَادِمِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ أَنْتَ أَبْصَرُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ دو ایک شخص بولا یا رسول اللہ میرے پاس ایک اشرفی ہے آپ نے فرمایا صدقہ کر اپنی اوپر (یعنی اپنے کاموں میں صرف کر) وہ بولا ایک اور ہے آپنے فرمایا صدقہ کر اپنی بی بی پر وہ بولا ایک اور ہے آپنے فرمایا صدقہ کر اپنے لڑکے پر وہ بولا ایک اور ہے آپنے فرمایا صدقہ کر اپنے خدمتگار پر وہ بولا ایک اور ہے آپنے فرمایا اب تو خود سمجھ لے (یعنے جو مستحق ہو اوسکو دے) **باب** وَإِذَا تَصَدَّقَ

وَهُوَ مُحْتَاجٌ إِلَيْهِ هَلْ يَرُدُّ عَلَيْهِ اگر کوئی شخص صدقہ دیوے اور خود محتاج ہو تو صدقہ واپس کا سکتا ہے یا جاوے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَاءَ الْجُمُعَةَ الثَّانِيَةَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ تَصَدَّقُوا فَتَصَدَّقُوا فَأَعْطَاهُ ثَوْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ تَصَدَّقُوا فَطَرَحَ أَحَدُ ثَوْبَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَرَوْا إِلَى هَذَا أَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ بِهَيْئَةٍ بَدِّيَّةٍ فَرَجَوْتُ أَنْ تَفْطِنُوا لَهُ فَتَصَدَّقُوا عَلَيْهِ فَلَمْ تَفْعَلُوا فَقُلْتُ تَصَدَّقُوا فَتَصَدَّقْتُمْ فَأَعْطَيْتُهُ ثَوْبَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ تَصَدَّقُوا فَطَرَحَ أَحَدُ ثَوْبَيْهِ خُذْ ثَوْبَكَ وَالتَّمْرَةَ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے ایک شخص مسجد میں آیا جمعہ کی روز اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا دو رکعتیں پڑھ پھر وہ دوسری جمعہ میں آیا اور آپ خطبہ پڑھ رہے تھے آپنے فرمایا دو رکعتیں پڑھ پھر تیسری جمعہ میں آیا آپ نے فرمایا دو رکعتیں پڑھ پھر فرمایا صدقہ دو لوگوں نے صدقہ دیا آپنے اوس شخص کو دو کپڑے دیئے پھر آپنے لوگوں سے فرمایا صدقہ دو اوس شخص نے ایک کپڑا نکال کر ڈالدیا پھر دوسرا دن دوسرا کپڑا نکالا جو آپنے اوسکو دیا تھا آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم نہیں دیکھتے اس شخص کو یہ مسجد میں آیا پھٹے حال سے تو میں سمجھا تم اوسکا حال دیکھکر پہچان لوگے اور اوسکو صدقہ دوگے لیکن تم نے نہ دیا تو میں ہی نے کہا صدقہ دو جب تم نے صدقہ دیا تو میں نے اوسکو دو کپڑے دیئے پہننے کو پھر میں نے کہا صدقہ دو تو اوس نے ایک کپڑا نکال کر ڈالا لے اپنا کپڑا اٹھا اور جھڑکا آپ نے اوس کو ف اسوجہ سے کہ وہ خود محتاج تھا اوس کے پاس کپڑا نہ تھا پہر اوسکو صدقہ دینا بیجا تھا کیونکہ پہلے اپنی ضرورت رفع کرنا ضرور ہے

صَدَقَةُ الْعَبْدِ غلام صدقہ دیوے

عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمَرَ لِي مَسْلَمَةُ بِشَيْءٍ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ أَهْلِي بَعَثُونِي إِلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَجَاءَ مِسْكِينٌ فَأَطْعَمْتُهُ مِنْهُ فَعَلِمَ بِذَلِكَ مَوَالِيَّ فَضَرَبُونِي فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُمْ فَقَالَ لِمَ ضَرَبْتُمْ هَذَا قَالُوا يُطْعِمُ طَعَامَنَا بِغَيْرِ أَمْرِنَا وَقَالَ مَرَّةً أَخْرَجَهُ بِغَيْرِ أَمْرِنَا قَالَ الْأَجْرُ بَيْنَكُمَا ترجمہ سے روایت ہے جو غلام تھا ابی لحم کا مجھکو میری مالک نے حکم گوشت بھونے کا تھا میں ایک مسکین آیا میں نے اوسکو بھونا گوشت کھلایا جب مالک کو یہ خبر ہوئی تو اوس نے مجھکو مارا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے میرے مالک کو بلا بھیجا اور پوچھا تو نے کیوں مارا اوس نے کہا میرا کہانا لوگوں کو کھلا دیتا ہے تو میری پوچھی یا بغیر میری حکم کے آپنے فرمایا ثواب اوسکا تم دونوں کو ملیگا یعنی جب غلام مالک کے مال میں سے یا جورو خاوند کے مال میں سے صدقہ دیوے تو ثواب غلام اور مالک اور جورو اور خاوند دونوں کو ملیگا

عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قِيلَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ يَعْمَلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ قِيلَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ قِيلَ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ يَأْمُرُ بِالْخَيْرِ قِيلَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ يُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ ترجمہ ابو موسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان پر صدقہ ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اگر وہ پاوے (یعنی مقدور نہ ہو) آپنے فرمایا اپنے ہاتھوں سے محنت کرے پہر اپنے تئیں فایدہ پہونچاوے یہ بھی صدقہ ہے اوسنے پوچھا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اگر ایسا بھی نہ کرے آپنے فرمایا مدد کرے محتاج پریشان کی لوگوں نے کہا اگر ایسا بھی نہ کرے آپ نے فرمایا حکم کرے نیک بات کا لوگوں نے کہا اگر یہ بھی نہ کرے فرمایا باز رہے برائیوں سے یہ بھی ایک صدقہ ہے

صَدَقَةُ الْمَرْأَةِ

مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا عورت اپنے خاوند کے مال سے صدقہ دیوے عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا كَانَ لَهَا اَجْرُهَا وَلِلزَّوْجِ مِثْلُ ذٰلِكَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ وَلَا يَنْقُصُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مِنْ اَجْرِ صَاحِبِهِ شَيْئًا لِلزَّوْجِ بِمَا كَسَبَ وَلَهَا بِمَا اَنْفَقَتْ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت اپنے خاوند کے مال میں سے صدقہ دیوے تو اسکو ثواب ملیگا اور اتنا ہی ثواب اوس کے خاوند کو ملیگا اور اتنا ہی ثواب تحویلدار کو ملیگا اور کوئی انمیں سے دوسرے کا ثواب کم نہ کریگا خاوند کو کمانیکی وجہ سے اور عورت کو خرچنیکی وجہ سے ثواب ملیگا

عَطِيَّةُ اَلْمَرْاَةِ بِغَيْرِ اِذْنِ زَوْجِهَا عورت بغیر اجازت خاوند کے نہ دیوے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ لَا يَجُوْزُ لِاِمْرَاَةٍ عَطِيَّةٌ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو فتح کیا تو خطبے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا خطبے میں عورت کو صدقہ دینا جائز نہیں ہے مگر اپنی خاوند کی اجازت سے **فَضْلُ** اَلصَّدَقَةِ صدقے کی فضیلت عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ اِنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتَمَعْنَ عِنْدَهٗ فَقُلْنَا اَيُّنَا بِكَ اَسْرَعُ لُحُوْقًا قَالَ اَطْوَلُكُنَّ يَدًا فَاَخَذْنَ قَصَبَةً فَجَعَلْنَ يَذْرَعْنَهَا فَكَانَتْ سَوْدَةُ اَطْوَلَهُنَّ يَدًا فَكَانَتْ اَطْوَلَهُنَّ يَدًا اِذْ كَانَ ذٰلِكَ مِنْ كَثْرَةِ الصَّدَقَةِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیاں آپکے پاس اکٹھی ہوئیں ہمنے کہا کون بی بی آپسے جلد ملیگی آپنے فرمایا جو تم سے لمبی ہاتھ والی ہے (یعنی بہت سخی ہے) اونہوں نے ایک لکڑی لی اور ہاتھ ناپنے لگیں (وہ سمجھیں کہ مراد آپکی یہی ہے جسکا ہاتھ لمبا ہو) تو سب سے جلدی (حضرت کی بی بیوں میں) سودہ آپسے ملیں (یعنی اونکی وفات سب بی بیوں سے پہلی ہوئی) وہ سب میں لمبی ہاتھ والی تھیں (یعنی صدقہ بہت دیتی تھیں لیکن دوسری روایتوں میں ہے کہ سب بی بیوں میں پہلے حضرت کے حضرت زینب کا انتقال ہوا اور وہ سب میں زیادہ سخی تھیں اور یہی صحیح ہے

بَابُ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ کونسا صدقہ افضل ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَاْمُلُ الْعَيْشَ وَتَخْشَى الْفَقْرَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کونسا صدقہ بہتر ہے آپنے فرمایا تیرا صدقہ دینا اوس وقت جب تندرست ہو مال کی حرص کرتا ہو عیش کی آرزو رکھتا ہو محتاجی سے ڈرتا ہو **ف** اور نہیں تو ہمارے میں یہ ہے وقت جب سانس زمین پر ہی ہو جاتی ہیں سب ہی صدقہ دیتے ہیں عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ **ترجمہ** حکیم بن حزام سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر صدقہ وہ ہے جسکے بعد آدمی الدار رہے اور اوپر والا ہاتھ بہتر ہے نیچے والے ہاتھ سے اور شروع کر صدقہ اوس سے جسکی پرورش تجھپر ہے عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلٰى اَهْلِهٖ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً **ترجمہ** ابومسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی نے فرمایا جب صرف کرے اپنی بی بی پر ثواب کے واسطے (یعنی خدا کی حکم کو بجا لانے کی نیت سے) تو اوسکے صدقے کا ثواب حاصل ہوگا عَنْ

اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ الصَّدَقَةِ مَا کَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًی وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر صدقہ وہ ہے جسکے بعد آدمی مالدار رہے اور شروع کر صدقہ اوس سے جسکی پرورش تجھپر ہے **عن** جَابِرٍ قَالَ اَعْتَقَ رَجُلٌ مِّنَّا عَبْدًا لَهٗ عَنْ دُبُرٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَكَ مَالٌ غَیْرُهٗ فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّشْتَرِیْهِ مِنِّیْ فَاشْتَرَاهُ نُعَیْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَدَوِیُّ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَآءَ بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهَا اِلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اِبْدَاْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَیْهَا فَاِنْ فَضَلَ شَیْءٌ فَلِاَهْلِكَ فَاِنْ فَضَلَ شَیْءٌ عَنْ اَهْلِكَ فَلِذِیْ قَرَابَتِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ ذِیْ قَرَابَتِكَ شَیْءٌ فَهٰهُنَا وَهٰهُنَا یَقُوْلُ بَیْنَ یَدَیْكَ وَعَنْ یَّمِیْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ **ترجمہ** جابرؓ سے روایت ہے ایک شخص نے بنی عذرہ میں سے اپنے غلام کو آزاد کیا اپنے مرنے کے بعد یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپنے فرمایا تیرے پاس اوس کیسوا مال ہے سو اس غلام کے وہ بولا نہیں آپنے فرمایا کون خریدتا ہے اس غلام کو نعیم بن عبد اللہ نے آٹھسو درہمون کو وہ غلام خریدا آپ اوُن درہمون کو اوس شخص پاس لائے دیئے کو (جسکا غلام تھا) پھر فرمایا شروع کر اپنی ذات سے پہلے اوسپر صدقہ کر (یعنی اپنے نفس کو آرام دی اگر اوس سے کچھ بچے تو اپنی بی بی کو دے اگر اوس سے کچھ بچے تو اپنے ناتے والے کو دے اگر اوس سے کچھ بچے تو اسطرح اوسطرح یعنے سامنے سے اور داہنی طرف سے اور بائین طرف سے (فقیرون کو دے) **صَدَقَةُ الْبَخِیْلِ** بخیل کے صدقے کا بیان **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مَثَلَ الْمُنْفِقِ الْمُتَصَدِّقِ وَالْبَخِیْلِ كَمَثَلِ رَجُلَیْنِ عَلَیْهِمَا جُبَّتَانِ اَوْ جُنَّتَانِ مِنْ حَدِیْدٍ قَدْ اضْطُرَّتْ اَیْدِیْهِمَا اِلٰی تَرَاقِیْهِمَا فَاِذَا اَرَادَ الْمُنْفِقُ اَنْ یُّنْفِقَ اتَّسَعَتْ عَلَیْهِ اِلَّا اَنَامِلُهٗ اَوْ مَرَّ حَتّٰی تَجُنَّ بَنَانَهٗ وَتَعْفُوَ اَثَرَهٗ وَاِذَا اَرَادَ الْبَخِیْلُ اَنْ یُّنْفِقَ قَلَصَتْ وَلَزِمَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا حَتّٰی اَخَذَتْ بِتَرْقُوَتِهٖ اَوْ بِرَقَبَتِهٖ یَقُوْلُ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَشْهَدُ اَنَّهٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوَسِّعُهَا فَلَا تَتَّسِعُ قَالَ طَاؤُسٌ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یُشِیْرُ بِیَدَیْهِ وَهُوَ یُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَّسِعُ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرچنے والی خیرات کرنیوالی کے اور بخیل کی مثال ایسی ہے جیسے دو مردون کی جن پر دو کرتے یا دو زرہین لوہے کی چھاتی سے لیکر ہنسلی تک اب خرچنے والا (سخی) جب خرچنا چاہتا ہے تو اوسکی زرہ کشادہ ہو جاتی ہے اور چلی جاتی ہے یہانتک کہ اوسکے پورون کو ڈھانپ لیتی ہے پھر اوسکے چلنے کا نشان مٹ جاتا ہے (یعنے جاوے اوسکے ڈھیلے ہونیکے یعنے زمین پر اوسکے قدم کا نشان نہین رہتا) اور بخیل جب خرچنے کا قصد کرتا ہے تو وہ زرہ سمٹ جاتی ہے اور ہر ایک چھلہ اوسکا دوسرے چھلے کو پکڑ لیتا ہے یہانتک کہ اوسکی ہنسلی یا گردن پکڑ لیتی ہے۔ ابوہریرہؓ نے کہا میں گواہ ہون میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اوسکو کشادہ کرتے تھے وہ کشادہ نہوتی تھی طاؤس نے کہا میں نے ابوہریرہؓ سے سنا دونون ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے کشادہ کرنیکے لیے وہ کشادہ نہوتی تھی **ف** اس حدیث کے الفاظ اور معانی مین اور ترتیب مین راویون کا بہت اختلاف ہوا ہے یہانتک کہ بعضی راویون مین بوجہ تقدیم اور تاخیر اور تحریف الفاظ کے مطلب بگڑ گیا ہے مگر جو روایت اوپر مذکور ہوئی قریب

ہی صواب ہے اور حاصل اوسکا یہہ ہے کہ سخی خرچ کرنیمین خوش رہتا ہی اور دل اوسکا کشادہ ہوتا ہے اور نشان مثل سی یہہ غرض ہے کہ مال کی نقصان صدقی سی مٹ جاتا ہی اور وہ مال بڑہ کر ویسا ہی یا اوس سی بہی زیادہ ہو جاتا ہے برخلاف بخیل کے وہ خرچ کرنیمین دل تنگ ہوتا ہی بقول شخصی کہہ ڈری جاؤں پہر دمڑی نہ جائی **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مثل البخیل والمتصدق مثل رجلین علیہما جبتان من حدید قد اضطرت ایدیہما الی ترا قیہما فکلما ہم المتصدق بصدقۃ انسعت علیہ حتی تعفو اثرہ وکلما ہم البخیل بصدقۃ تقلصت کل حلقۃ الی صاحبتہا وتقلصت علیہ وانضمت یدہ الی ترا قیہ وسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فبینما ہما کذلک اذ جاء رجل فاراد ان یوسعہما فلا تتسع **ترجمہ** ابوہریرہ رضی سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مثال بخیل کے اور صدقہ دینی والے کی (یعنی سخی کی) اون دو شخصونکی سی ہی جو لوہی کی دو جبی پہنی ہون اور اون کے ہاتہہ چہاتی گلوبن ہنسلی سے تو جب صدقہ دینی والا قصد کرتا ہی صدقہ دینی کا وہ جبکشادہ ہو جاتا ہی یہانتک کہ اوسکا پانوتکا نشان مٹتا ہی (یعنی جبکشادہ ہونے کے اور زمین پر پہرنے لگی) اور جب بخیل قصد کرتا ہی صدقے کا تو ہر ایک حلقہ اوس کا دوسری سی پیوست ہو جاتا ہی اور جبہ سمٹ جاتا ہی اور دونون ہاتہونکو ہنسلی پر جوڑ دیتا ہی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا آپ فرماتی تہی وہ کوشش کرتا ہی کشادہ کرنے کی لیکن کشادہ نہیں ہوتا **عن** ابی امامۃ بن سہل بن حنیف قال کنا یوما فی المسجد جلوسا وکنا سبعۃ نفر من الحی جمیعا ولا انصار فارسلنا رجلا الی عائشۃ یستاذن فدخلنا علیہا قالت دخل علی سائل منکم وعندی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامرت لہ بشیء فدعوت بہ فنظرت الیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ترین ان لا یدخل بیتک شیء ولا یخرج الا بعلم قلت نعم فداک ابی وامی یا عائشۃ لا تحصی فیحصی اللہ عز وجل علیک **ترجمہ** ابوامامہ بن سہل بن حنیف سی روایت ہی ہم ایک روز مسجد مین بیٹہے تہے اور کئی بھائی برادر ہمارے بیٹہے تہے ایک شخص کو ہم نے بہیجا حضرت عائشہ کہ پاس اجازت چاہنی کو پہر ہم گئے اون کے پاس اونہون نی کہا ایک یا ایک فقیر میرے پاس آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہے تہے مین نے حکم کیا اوسکو کچہ دینی کا پہر مین نے منگوا کر اوسکو دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو چاہتی ہی تیرے گہر مین کچہ نہ آوے نہ جاوے بغیر تیری جانے ہوئے میں کہا ہان اپنے فرمایا چہوڑ اے عائشہ مت گن کر تجہہ دیگا (یعنی بیجا) تو بی گنکر تجہہ دیگی **عن** اسماء بنت ابی بکر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہا لا توکی فیوکی اللہ علیک **ترجمہ** اسماء بنت ابی بکر سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا تو گن نہین تو اللہ بہی گنکر تجہہ دیگا **عن** اسماء بنت ابی بکر انہا جاءت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا نبی اللہ لیس لی شیء الا ما ادخل علی الزبیر فہل علی جناح ان ارضخ مما یدخل علی فقال ارضخی ما استطعت ولا توکی فیوکی اللہ علیک **ترجمہ** اسماء بنت ابی بکر سی روایت ہی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئین اور کہنے لگین ای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس کچہ نہین ہی مگر جو زبیر اون کے خاوند مجہہ دیتے ہین کہانی گو یا خرچ کو کیا مجہہ گناہ ہوگا اگر مین اوس سی کچہ دیا کرون (فقیرون اور محتاجون کو) آپنے فرمایا دیا کر وجہانتک تجہہ سی ہو سکے اور مت گن اگر یہ نصیحت روک نہیں تو اسد بہی روک کے گا تجہپر **الترغیب فی الصدقۃ** تہوڑی صدقہ کا بیان **عن** علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
تم جہنم سے صدقہ دو اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہو عن عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ ذُكِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّارُ فَأَشَاحَ
بِوَجْهِهِ وَتَعَوَّذَ مِنْهَا ذُكِرَ لِشُعْبَةَ أَنَّهُ فَعَلَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ التَّمْرَةِ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَبِكَلِمَةٍ
طَيِّبَةٍ ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم کا ذکر کیا تو اپنی منہ کو سکیڑ کر یا ہم سمجھے کہ آپ جہنم
کو دیکھ رہے ہیں) اور پناہ مانگی جہنم سے شعبہ نے کہا تین بار آپ نے ایسا ہی کیا پھر فرمایا بچو تم انگار سے اگرچہ کھجور کا ٹکڑا دیکر اگر یہ بھی نہ ہو
تو اچھی بات کہکر ف یعنی سائل جب سوال کرے اگر کچھ میسر ہو تو دیدے تھوڑا ہو یا بہت جو کچھ نہ ہو سکے تو جواب دیدو مگر نرمی سے کہ سائل
کا جی خوش رہے اس میں بھی صدقے کا ثواب ہے **باب** التَّحْرِيضِ عَلَى الصَّدَقَةِ صدقے کی فضیلت عن جریر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَدْرِ النَّهَارِ فَجَاءَهُ قَوْمٌ عُرَاةٌ حُفَاةٌ مُقَلَّدِينَ السُّيُوفَ
عَامَّتُهُمْ مِنْ مُضَرَ بَلْ كُلُّهُمْ مِنْ مُضَرَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا رَأَى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ
فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي
خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي
تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ تَصَدَّقَ
رَجُلٌ مِنْ دِينَارِهِ مِنْ دِرْهَمِهِ مِنْ ثَوْبِهِ مِنْ صَاعِ بُرِّهِ مِنْ صَاعِ تَمْرِهِ حَتَّى قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ
الْأَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهُ تَعْجِزُ عَنْهَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتَّى رَأَيْتُ كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَثِيَابٍ حَتَّى
رَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّلُ كَأَنَّهُ مُذْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ
سُنَّةً سَيِّئَةً فَعَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا ترجمہ جریر بن عبد اللہ سے
روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے بھی ان پر شروع تہا تنہ میں کچھ لوگ آئے ننگے بدن ننگے پانوں تلواریں
لٹکائے ہوئے اکثر ان میں مضر کے قبیلے سے تھے بلکہ سب مضر تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ بدل گیا ان کی محتاجی دیکھ
کر پہلے آپ اندر گئے پھر نکلے پھر بلال کو حکم دیا اذان دینے کا انہوں نے اذان دی نماز تیار ہوئی آپ نے نماز پڑہی پھر خطبہ پڑہا اور فرمایا
یا ایہا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم الخ تک ای ایمان والو ڈرو اپنے مالک سے جسنے تم کو پیدا کیا ایک جان سے پھر اوس کے بی بی
اوسی میں سے پیدا کی پھر پھیلایا دونوں سے بہت مردوں اور عورتوں کو (مطلب یہ ہے کہ انسانی ہر دی پر لوگ متدہ ہوئے
یہ خیال کر کے کہ آدمی سب ایکدوسرے کے بھائی ہیں) ڈرو اوس اللہ سے جسکے نام کے ذریعے سے مانگتے ہو ایک دوسرے سے اور ناتوں
کے ذریعے سے بیشک اللہ تم کو دیکھ رہا ہے ڈرو اللہ سے اور دیکھے ہر آدمی جو اوس نے بھیجا ہے کل کے روز کے لیے (یعنی قیامت کے لیے
کیا سامان کیا ہے) صدقہ آدمی کا اشرفی سے ہے روپیہ سے کپڑے سے ہے ایک صاع گیہوں سے ہے ایک صاع جو سے ہے یہانتک کہ

(باقی صفحہ پر)

کے مکڑی سے پہر ایک شخص نصاری ایک تھیلی (روپیون کی) لایا جو اوسکی تھیلی مین نہین سماتی تھی پہر اور لوگون کی تار بندہ کیا یہانتک کہ دو ڈہیر اونچا اونچے کہانے اور کپڑے کے ہوگئے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مُنہ کو دیکہا چمک رہا تہا جیسے سونا (خوشی سے اور فرحت سے اسلئے کہ آپ کی نصیحت کی تاثیر ہوئی اور غریبون کا کام نکلا واہی فصاحت اور بلاغت ایسی کا نام ہی جو آپ مین تہی) تب آپنے فرمایا جو شخص اسلام مین نیک راہ نکالے (جس سے مسلمانون کا فائدہ ہو اسلام کی ترقی ہو) اوسکو اوسکے نکالنے کا ثواب ہے اور اون لوگون کا ثواب ہے بیگا جو اسپر عمل کرتے جاوینگے مگر عمل کرنیوالے کا ثواب کچہہ کم نہوگا اور جو شخص اسلام مین بُری بات نکالے (جس سے مسلمانون کو نقصان ہو یا اسلام کو ضعف ہو) تو اُسپر اوس نکالنے کا عذاب ہے اور اون لوگون کا عذاب بہی اوسی پر ہوگا جو اوسپر عمل کرینگے مگر عمل کرنیوالونکا عذاب کم نہوگا **ف** یہان یہی انصاری نے راہ نکالی کہ سب سے پہلے صدقہ لایا پہر اور لوگ بہی اوسکے دیکہا دیکہی لائے چونکہ یہہ بات نیک تہی اوس انصاری کو اپنے صدقے کا ثواب بہی ملا اور دون کا بہی ثواب ہوا

عن حَارِثَةَ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ مُقَرِّنٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَصَدَّقُوا فَإِنَّهُ سَيَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَيَقُولُ الَّذِي يُعْطَاهَا لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْأَمْسِ قَبِلْتُهَا فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا **ترجمہ** حارثہ بن وہب سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے صدقہ کرو اس لئے کہ ایک زمانہ ایسا آویگا جب آدمی اپنا صدقہ ایک شخص کو دینے جاویگا وہ کہیگا کل لاتا تو مین لے لیتا آج نہین لونگا (اس لئے کہ آج مالدار ہو گیا ہون مطلب یہہ ہے کہ روپیہ خیر زمانی مین بہت جلد ہاتہہ آویگا بوجہ بی انتظامی اور لوٹ پوٹ اور فساد کی بازہین کے خزانے کہلجاوینگے اور دولت کو بہت ترقی ہوگی لینوالے کم ہونگے

عن أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْفَعُوا تُشَفَّعُوا وَيَقْضِي اللّٰهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ **ترجمہ** ابوموسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفارش کرو اور سفارش قبول کرو (کسی مسلمان کے فائدے کیلئے) اللہ اپنی پیغمبر کی زبان سے جو چاہیگا حکم کریگا (یعنی ہوگا وہی جو خدا کا حکم ہے پہر سفارش مین کیا نقصان ہے)

عن مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَسْأَلُنِي الشَّيْءَ فَأَمْنَعُهُ حَتَّى تَشْفَعُوا فِيهِ فَتُؤْجَرُوا وَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اشْفَعُوا تُؤْجَرُوا **ترجمہ** معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھسے کوئی شخص مانگتا ہے مین نہین دیتا جبتک تم سفارش نہین کرتے جب تم سفارش کرتے ہو تم کو ثواب ہوتا ہے تو سفارش کرو ثواب پاؤ گے

الاختیال فِي الصَّدَقَةِ صدقے مین فخر کرنا

عن جَابِرٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَيْرَةِ مَا يُحِبُّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنَ الْخُيَلَاءِ مَا يُحِبُّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَأَمَّا الْغَيْرَةُ الَّتِي يُحِبُّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَالْغَيْرَةُ فِي الرِّيبَةِ وَأَمَّا الْغَيْرَةُ الَّتِي يُبْغِضُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَالْغَيْرَةُ فِي غَيْرِ رِيبَةٍ وَأَمَّا الْخُيَلَاءُ الَّتِي يُحِبُّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اخْتِيَالُ الرَّجُلِ بِنَفْسِهِ عِنْدَ الْقِتَالِ وَعِنْدَ الصَّدَقَةِ وَأَمَّا الْخُيَلَاءُ الَّتِي يُبْغِضُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْخُيَلَاءُ فِي الْبَاطِلِ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک غیرت وہ ہے جسکو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور ایک غیرت وہ ہے جسکو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے اسی طرح ایک فخر وہ ہے جسکو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے دوسرا فخر وہ ہے

جسکو اللہ تعالی ناپسند کرتا ہی - وہ غیرت جو اللہ کو پسند ہی یہ ہی کہ انسان غیرت کرے تہمت کی جگہ مین - یعنی اوس جگہ جہان بدنامی کا خوف ہو جیسے شراب خانہ مین بیٹہنا غیر محرم عورت کے ساتہہ تنہا رہنا جب غیرت کریگا تو ناہموں (نہ کیگا) اور جو غیرت ناپسند ہی وہ یہ ہی کہ انسان غیرت کرے اوس مقام مین جہان تہمت کا خوف نہین ہی اور جو فخر اللہ کو پسند ہی وہ یہ ہی کہ انسان فخر کرے اپنی ساتہہ ذاتی کیوقت (تاکہ شجاعت زیادہ ہو اور دوسرے لوگون کو بھی رغبت ہو لڑنے پر) یا صدقہ دیتے وقت اور جو فخر اللہ کو ناپسند ہی وہ یہ ہی کہ انسان لغو یا گناہ کے کامون مین فخر کرے **ف** یہ حدیث حکمت کے جشمون مین ایک بڑا چشمہ ہے جس سے یہ بات معلوم ہوتی ہی کہ پیغمبر حکمت دین پہلے اور برے کامون مین فخر کرنے سے منع کردیا **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلوا وتصدقوا والبسوا فی غیر اسراف ولا مخیلۃ ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہاؤ اور صدقہ دو اور کپڑا پہنو لیکن اسراف (یعنی بیفایدہ خرچ کرنا) اور غرور سے بچو **باب** اجر الخادم اذا تصدق وباذن مولاہ مجب نوکر یا غلام اپنی مالک کی اجازت سے صدقہ دیوے **عن** ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن للمؤمن کالبنیان یشد بعضہ بعضا وقال الحارث الاعین الذی یعنی ما امر بہ طیبا بہا نفسہ احد المتصدقین ترجمہ ابوموسے سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان دوسری مسلمان کے لیے مثل عمارت کے ہے جیسے اوس مین ایک اینٹ دوسری اینٹ کو مضبوط کیے ہوتی ہی اسیطرح ہر ایک مسلمان کو چاہیے دوسرے مسلمان کو سنبہالی ہی اور مضبوط کیے رہی) اور فرمایا تحویلدار امانت دار جو اپنی مالک کے حکم سے خوش ہو کر دیتا ہی خدا کی راہ مین) صدقہ دینے والی کے برابر ہے **باب** المسر بالصدقۃ چپکے سے صدقہ دینے والا **عن** عقبۃ بن عامر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الجاہر بالقرآن کالجاہر بالصدقۃ والمسر بالقرآن کالمسر بالصدقۃ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن پکار کر پڑہنے والا ایسا ہی جیسے سب کے سامنے صدقہ دینے والا (یعنی ہوسکا ثواب کم ہی) اور آہستہ قرآن پڑہنے والا ایسا ہے جیسے چہپا کر صدقہ دینے والا **عن** ابن محمد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ لا ینظر اللہ عز وجل الیہم یوم القیمۃ العاق لوالدیہ والمرأۃ المترجلۃ والمذوتۃ وثلاثۃ لا یدخلون الجنۃ العاق لوالدیہ والمدمن علی الخمر والمنان بما اعطی ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیون کیطرف اللہ نہین دیکھیگا قیامت کے روز ایک وہ جو نافرمانی کرے اپنے کے (دنیا کے کامون مین) والدین کی (ماں باپ کی) دوسرے وہ عورت جو مردونکا سا بہیس بناوے تیسری دیوث (جو اپنی عورت کو دوسرے کے پاس لیجاوے) اور تین آدمی جنت مین نہ جاوینگے ایک تو نافرمانی کرنیوالا ماں باپ کی اور دوسرے ہمیشہ شراب پینے والا اور تیسرے احسان کرکے جتانے والا **عن** ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلاثۃ لا یکلمہم اللہ عز وجل یوم القیمۃ ولا ینظر الیہم ولا یزکیہم ولہم عذاب الیم فقرأہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابوذر خابوا وخسروا

قَالَ اَلْمُجْمِلُ زَادَهُ وَالْمَنْفُوْسُ سَلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ الْمَنَّانُ عَطَاءَهُ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں سے اللہ بات نہیں کریگا قیامت کے روز نہ ان کیطرف دیکھیگا نہ ان کو پاک کریگا اور ان کو دکھ کا عذاب ہوگا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی۔ ابوذر نے کہا وہ لوگ گئے یہ میں ہے اور ان کو نقصان ہوا آپ نے فرمایا ازار ٹخنے سے نیچی فروخت کرنے والا احسان جتانے والا اور اپنی اسباب کو جھوٹی قسم کھا کر اور دیکر احسان جتانے والا عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اَلْمَنَّانُ بِمَا اَعْطٰى وَالْمُسْبِلُ اِزَارَهُ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہی جو اوپر گزرا **بَابُ** حُرْمَةِ السَّائِلِ الَّذِيْ يَسْاَلُ عَلٰى صَنْعَةِ الْكَلَامِ وَالَّذِيْ يَسْاَلُ وَهُوَ غَنِيٌّ سائل کی حرمت کا بیان جو صنعت کلام پر مانگے اور جو مانگے حالانکہ وہ غنی ہو **عَنْ** بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ مُحْرَقٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا وَهْنٌ فِيْ حَدِيْثِ بَهْزٍ ترجمہ بہز بن حکیم سے اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سائل کو پھیر دو اگرچہ جلا ہوا کھر دیکر (اگرچہ کچھ ہو جلا ہوا) **عَنْ** بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَاْتِيْ رَجُلٌ رَجُلًا فَيَسْاَلُهُ مِنْ فَضْلٍ عِنْدَهٗ فَيَمْنَعُهٗ اِيَّاهُ اِلَّا دُعِيَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ يَتْلَظّٰى فَضْلُهُ الَّذِيْ مَنَعَ ترجمہ بہز بن حکیم سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اپنے مالک کے پاس آوے اور فاضل (زیادہ) حاجت سے کچھ مانگے اور وہ نہ دے قیامت کے روز ایک گنجا سانپ بنکر آویگا جو اپنی زبان سے اوس چیز کو چباتا ہوگا **مَنْ سَاَلَ بِاللّٰهِ** عَزَّ وَجَلَّ جو شخص اللہ کے نام پر مانگے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ فَاَعِيْذُوْهُ وَمَنْ سَاَلَكُمْ بِاللّٰهِ فَاَعْطُوْهُ وَمَنِ اسْتَجَارَ بِاللّٰهِ فَاَجِيْرُوْهُ وَمَنْ اَتٰى اِلَيْكُمْ مَعْرُوْفًا فَكَافِئُوْهُ فَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا فَادْعُوْا لَهٗ حَتّٰى تَعْلَمُوْا اَنْ قَدْ كَافَاْتُمُوْهُ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پناہ مانگی اللہ کی پناہ دو اور جو شخص مانگے تم سے اللہ کے نام پر اوسکو دو اور جو شخص ان جانے اللہ کے نام پر دوس کو مانگ دو اور جو شخص تمہارے ساتھ سلوک کرے تو اوسکا بدلہ دو اگر بدلہ نہ دی سکو تو اوس کے لیے دعا کرو یہانتک کہ تم سمجھ لو کہ بدلہ ہو چکا **مَنْ سَاَلَ بِوَجْهِ** اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اللہ کی ذات کا وسیلہ کر کے سوال کرنا **عَنْ** بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا اَجِدُ حَتّٰى حَلَفْتُ اَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ هٰذِهِ بِاَصَابِعِهٖ يَكْفِيْنِيْ اَنْ لَّا اَسْاَلَ بِكَ وَلَا اُرَانِيْ فِيْكَ فَاِنْ كُنْتُ لَاَرٰى الْاَعْقَلَ شَيْئًا اَلَّا مَا عَلَّمَكَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَاِنِّيْ سَاَلْتُكَ بِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا بَعَثَكَ رَبُّكَ اِلَيْنَا قَالَ بِالْاِسْلَامِ قَالَ قُلْتُ وَمَا اٰيَاتُ الْاِسْلَامِ قَالَ اَنْ تَقُوْلَ اَسْلَمْتُ وَجْهِيْ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَخَلَّيْتُ وَاَقَمْتُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُ الزَّكٰوةَ كُلُّ مُسْلِمٍ عَلٰى مُسْلِمٍ مُحَرَّمٌ اَخَوَانِ نَصِيْرَانِ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ مُشْرِكٍ بَعْدَمَا اَسْلَمَ عَمَلًا اَوْ يُفَارِقُ الْمُشْرِكِيْنَ اِلَى الْمُسْلِمِيْنَ ترجمہ بہز بن حکیم سے روایت ہے اوس نے اپنے باپ سے اوس نے دادا سے کہا میں نے عرض کیا اے نبی اللہ کے میں آپ پاس نہیں آیا یہانتک کہ میں نے اپنی ہاتھ کی انگلیوں سے زیادہ قسم کھائی میں نہیں کہ آپ پاس نہ آؤنگا نہ آپ کا دین قبول کرونگا اور میں نے عقل آدمی تنہا

اب بھی کچھ نہیں جانتا مگر جو اللہ اور اوسکے رسول نے سکھلایا میں اللہ تعالی کے منہ مبارک کی قسم کھاکر کہتا ہوں اللہ کے سوا کوئی دیوتا ہوں اللہ نے کہا حکم دیکر آپ کو بھیجا ہے آپ نے فرمایا اسلام کا میں نے کہا اسلام کی نشانیاں کیا ہیں آپ نے فرمایا تو کہے میں اپنا سر نہ کہدوں یا اللہ جل جلالہ کے سامنے (جو فرماوے گا اسکو مانوں گا) اور خالی ہوا میں اللہ کے سوا کسی کے خیال سے (یعنی شرک سے بیزار ہوکر) اور ادا کرے تو نماز کو اور زکوۃ دیوے ۔ ہر مسلمان دوسری مسلمان پر حرام ہے دو مسلمان ایکدوسرے کے بھائی ہیں اور ایک دوسری کے مددگار اللہ نہیں قبول کرتا مشرک کا کوئی کام اگرچہ وہ مسلمان ہوجاوے جبتک وہ شرکوں کو چھوڑکر مسلمانوں میں نہ چلا آوے ف اس حدیث سے ہجرت کا فرض ہونا پایا جاتا ہے بعضوں نے کہا کہ یہ حکم ابتدای اسلام میں تھا جب مسلمانوں کی تعداد کم تھی اور اوسکا ایک جگہ ہونا ضرور رہتا تھا کہ سب ملکر کافروں کا مقابلہ کریں **مسئلہ** باللہ عزوجل ولا یعطی بہ جو شخص اللہ کے نام سے دیوے

عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا اخبرکم بخیر الناس منزلۃ قلنا بلی یا رسول اللہ قال رجل اخذ بعنان فرسہ فی سبیل اللہ عزوجل حتی یموت او یقتل واخبرکم بالذی یلیہ قلنا نعم یا رسول اللہ قال رجل معتزل فی شعب یقیم الصلوۃ ویؤتی الزکوۃ ویعتزل شرور الناس واخبرکم بشر الناس قلنا نعم یا رسول اللہ قال الذی یسئل باللہ عزوجل ولا یعطی بہ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو نہ بتلاؤں وہ شخص جو اللہ کے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ بہتر ہے ہمنے کہا کیوں نہیں بتلایئے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جو شخص اپنے گھوڑے کو لیوے ہوئے اللہ کی راہ میں جاوے (یعنی کافروں سے جہاد کے لیے) یہانتک کہ جاوے یا مرجاوے پھر میں اوس شخص کو بتلاؤں جو اوس کے قریب ہے ہم نے کہا ہاں یا رسول اللہ آپنے فرمایا جو شخص لوگوں سے جدا ہوکر ایک گھاٹی میں مرجاوے اور نماز ادا کرے اور زکوۃ دیوے اور لوگوں کی برائیوں سے بچے پھر میں تم کو بتاؤں جو بدتر ہے ہم نے کہا ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا وہ شخص جو اللہ کے نام پر اوس سے مانگا جاوے اور وہ نہ دیوے **مسئلہ** من یعطی دینے والے کا ثواب **عن** ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلاثۃ یحبھم اللہ عزوجل وثلاثۃ یبغضھم اللہ عزوجل واما الذین یحبھم اللہ عزوجل فرجل اتی قوما فسالھم باللہ ولم یسالھم بقرابۃ بینہ وبینھم فمنعوہ فتخلف رجل بأعقابھم فاعطاہ سرا لا یعلم باعطائہ الا اللہ عزوجل والذی اعطاہ وقوم ساروا لیلتھم حتی اذا کان النوم احب الیھم مما یعدل بہ نزلوا فوضعوا رؤسھم فقام یتملقنی ویتلو آیاتی ورجل کان فی سریۃ فلقوا العدو فھزموا فاقبل بصدرہ حتی یقتل او یفتح اللہ لہ والثلاثۃ الذین یبغضھم اللہ عزوجل الشیخ الزانی والفقیر المختال والغنی الظلوم **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کو اللہ چاہتا ہے اور تین سے دشمنی رکھتا ہے جسکو چاہتا ہے وہ یہ ہیں ایک شخص لوگوں پاس آیا اور اللہ کے نام پر اوان سے کچھ مانگا اور رشتہ ناتا نہ رہتا تھا اون سے اون لوگوں نے نہ دیا ایک شخص اونمیں سے چپکے سے اوٹھا اور لوگوں کو سوتے چھوڑ کر چپکے سے اوس کو کچھ دیا جسکو کوئی نہیں جانتا مگر اللہ دینے والا

کچھ لوگ ساری رات چلی جب نیند سب برابر والی چیزوں سے اون کو پہلی معلوم ہوئی تو اوتر کر سو رہی ایک شخص اون میں سے اوٹھا اور میرے سامنے گڑگڑایا کیا اور آیتیں پڑھا کیا۔ ایک وہ شخص جو لشکر کے ایک مکڑی میں تھا جب دشمن سے لڑائی ہوئی تو سب بھاگ گئے مگر وہ سینہ سامنے کر کے کیا یہانتک کہ مارا گیا یا اللہ نے اوسکو فتح دی۔ وہ تین لوگ جن سے اللہ تعالی کو دشمنی ہے پھر میں نیک کاموں کا بدکار دوسری مفلس غرور کرنیوالا تیسری مالدار ظلم کرنیوالا **تفسیر المسکین** مسکین کی کہتے میں **عن ابی هریرة** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس المسکین الذی ترده التمرة والتمرتان واللقمة واللقمتان انما المسکین المتعفف اقرؤا ان شئتم لا یسئلون الناس الحافا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں ہے جو ایک نوالہ دو نوالی یا ایک کھجور یا دو کھجور اوسکو پھراتے میں بلکہ مسکین وہ ہے جو سوال نہیں کرتا پھر اگر تم چاہو اس آیت کو لا یسالون الناس الحافا یعنی نہیں مانگتے لوگوں سے گڑگڑا کر **عن ابی هریرة** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس المسکین بهذا الطواف الذی یطوف علی الناس ترده اللقمة واللقمتان والتمرة والتمرتان قالوا فما المسکین قال الذی لا یجد غنا یغنیه ولا یفطن له فیتصدق علیه ولا یقوم فیسأل الناس ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں ہے جو لوگوں پاس مانگتا پھرتا ہے ایک نوالہ دو نوالی ایک کھجور دو کھجور اوسکو پھراتے میں لوگوں نے عرض کیا پھر مسکین کون ہے آپنے فرمایا مسکین وہ ہے جسکے پاس دولت نہیں جو اوسکو بے پرواہ کر دے نہ اوسکا حال کسیکو معلوم ہے تاکہ لوگ اوسکو صدقہ دیں نہ وہ کھڑا ہوتا ہے لوگوں سے مانگنے کے لیے **عن ابی هریرة** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس المسکین الذی ترده الاکلة والاکلتان والتمرة والتمرتان قالوا فما المسکین یا رسول اللہ قال الذی لا یجد غنا ولا یعلم الناس حاجته فیتصدق علیه ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عن ام المؤمنین حمیدة** کانت تبایعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم انها قالت لرسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان المسکین لیقوم علی بابی فما اجد له شیئا اعطیه ایاه فقال لها رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان لم تجدی شیئا تعطینه ایاه الا ظلفا محرقا فادفعیه الیه ترجمہ ام المؤمنین حمیدہ سے روایت ہے اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عورتوں کے ساتھ بیعت کی تھی عرض کیا یا رسول اللہ مسکین میرے دروازے پر کھڑا ہوتا ہے اور میرے پاس کچھ نہیں ہوتا اوسکو دینی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تیرے پاس کچھ نہ ہو اوسکو دینی کو سوا ایک جلے کہر کے تو وہی دیدے اوسکو (یعنی حتی المقدور سائل کو محروم نہ کر جو کچھ ہو سکے دے)

الفقیر المختال تکبر فقیر کا بیان **عن ابی هریرة** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ثلاثة لا یکلمهم اللہ عز وجل یوم القیامة الشیخ الزانی والعائل المزهو والامام الکذاب ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں سے اللہ بات نہیں کریگا قیامت کے روز ایک بوڑھا بدکار دوسرا ایک [illegible] کہ باوجود محتاجی کے نوکری اور محنت نہ کرے تیسرا بادشاہ جھوٹا **عن ابی هریرة** ان [illegible] قال [illegible]

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار آدمیون کو اللہ دشمن رکھتا ہے ایک تو بیچنے والا قسمین کھاکر دوسرا محتاج مغرور تیسرا بوڑھا بدکار چوتھا حاکم ظلم کرنیوالا **افضل الساعی** علی الارملۃ ببیوہ عورتون کے لیے محنت کرنیوالے کی فضیلت

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الساعی علی الارملۃ والمسکین کالمجاہد فی سبیل اللہ

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محنت کرنیوالا بیوہ عورتون کے لیے (جو محتاج ہون اور کمانیوالا کوئی نہ ہو) مثل اوس شخص کے ہے (ثواب مین) جو جہاد کرتا ہے اللہ کی راہ مین **المؤلفۃ قلوبھم** اون کافرون کا بیان جنکو لانے کے لیے روپیہ دیا جاتا تھا **ف** ابتدائے اسلام مین کافر مسلمانون کے دشمن تھے اور مسلمان شمار مین بہت کم تھے بعضے کافر ایسے تھے کہ اگر اونکو روپیہ دیا جاوے تو وہ مسلمانون کو تکلیف نہ دین اور بعضے ایسے بھی تھے کہ روپیہ کے طمع سے مسلمان ہوجاوین اور بعضے ایسے تھے کہ مسلمان تو بنام ہوچکے تھے لیکن ڈگمگاتے تھے اگر روپیہ اون کو نہ ملتا تو وہ پھر کافرون مین شریک ہوجاتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال حکمت سے ان سب قسم کے کافرون کو روپیہ دیکر ملایا اور اموال غنیمت اور صدقات مین سے انکے دین کے لیے بھی مقرر کیا **عن** ابی سعید الخدری قال بعث علی وھو بالیمن بذھیبۃ فی تربتھا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقسمھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اربعۃ نفر الاقرع بن حابس الحنظلی وعیینۃ بن بدر الفزاری وعلقمۃ بن علاثۃ العامری ثم احد بنی کلاب وزید الخیر الطائی ثم احد بنی نبھان فغضبت قریش وقالوا تعطیہ صنادید نجد وتدعنا قال انما فعلت ذلک لاتالفھم فجاء رجل کث اللحیۃ مشرف الوجنتین غائر العینین ناتی الجبین محلوق الرأس فقال اتق اللہ یا محمد

قال فمن یطع اللہ عز وجل ان عصیتہ ایامننی علی اھل الارض ولا تامنونی ثم ادبر الرجل فاستاذن رجل من القوم فی قتلہ یرون انہ خالد بن الولید فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من ضئضئ ھذا قوما یقرؤن القرآن لا یجاوز حناجرھم یقتلون اھل الاسلام ویدعون اھل الاوثان یمرقون من الاسلام کما یمرق السھم من الرمیۃ لئن ادرکتھم لاقتلنھم قتل عاد

ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے حضرت علی نے یمن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک سونی کا ٹکڑا بہیجا مٹی کے ساتھ (یعنی کچا سونا مٹی ملا ہوا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو بانٹ دیا چار آدمیون مین اقرع بن حابس اور عیینہ بن بدر اور علقمہ بن علاثہ عامری کو جو بنی کلاب مین سے تھا اور زید طائی کو جو بنی نبہان مین سے تھا یہ دیکھکر قریش کے لوگ غصے ہوے یا قریش کے سردار غصے ہوے اور کہنے لگے تم نجد کے سردارون کو دیتے ہو اور ہمکو چھوڑ دیتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے انکو دلدل لانے کے لیے (کیونکہ یہ بھی نئے مسلمان ہین انکا اعتبار نہین ہوشاید مال کے طمع سے اسلام پر جمے ہین) تب ایک شخص آگیا گھنی داڑھی والا گال اوبھری ہوئی آنکھین بیٹھی ہوئین پیشانی اونچی سر منڈا ہوا اور کہنے لگا خدا سے ڈر اے محمد اپنے پروردگار کی تابعداری کریگا اگر مین اوسکے نافرمانی کرون اللہ نے مجھے امین بنایا ہے زمین والون پر اور تم مجھے امین نہین سمجھتے مین ایسا شخص ہون کہ

اجازت مانگی اوس کے ماموں کی لوگ جانتے ہین کہ وہ خالد بن الولید تھے (یا عمر بن الخطاب اونہون نے کہا یا رسول اللہ یہ منافق معلوم ہوتا ہے فرمائی تو اسکو قتل کرین اپنے فرمایا نہین لوگ کہینگے محمد اپنے ہی لوگون کو قتل کرتے ہین) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہونگے جو قرآن پڑہین گے مگر حلق کے نیچے نہ اتریگا (یعنی دل مین اون کے قرآن کی کوئی تاثیر نہوگی) قتل کرینگے مسلمانون کو اور چھوڑ دینگے بت پرستون کو نکل جاوینگے وہ لوگ اسلام سے جیسے تیر شکار سے نکلجاتا ہے (یعنی جانور کے لگ کر اوس مین سے پار ہوجاتا ہے اور تیر مین کچھ نہین لگتا وہ صاف کا صاف رہتا ہے اسیطرح یہ لوگ بھی اسلام مین آئے اور پھر نکلے مگر اسلام کا ذرا نشان بھی اون پر نہ پڑا) اگر مین ان لوگون کو پاؤنگا تو ایسا قتل کرونگا جیسے عاد کی قوم قتل ہوئی (کہ نو نکا نام نشان تک نہ رہا) **ف** مراد اون لوگون سے خارجی تھے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مخالفت مین ظاہر ہوئے ظاہر مین بڑے متقی پرہیزگار تھے قرآن پر عمل کرنیکا دعوی کرتے مگر دلون مین ایمان کا نور نہ تھا مسلمانون سے لڑنیکو مستعد ہوئے اون کو کافر کہتے

الصدقة

لمن تحل له المسألة جو شخص ضامن ہوجاوے کسی قرض کا جسکو ادا نہ کرسکے (تو اوسکو صدقہ دینا درست ہے)

عن قبيصة بن مخارق قال تحملت حمالة فأتيت النبي صلى الله عليه وسلم فسألته فيها فقال أقم يا قبيصة حتى تأتينا الصدقة فنأمر لك بها ثم قال يا قبيصة إن المسألة لا تحل إلا لأحد ثلاثة رجل تحمل حمالة فحلت له المسألة حتى يصيبها ثم يمسك ورجل أصابته جائحة اجتاحت ماله فحلت له المسألة حتى يصيب قواما من عيش أو سدادا من عيش ورجل أصابته فاقة حتى يشهد ثلاثة من ذوي الحجى من قومه قد أصابت فلانا فاقة فحلت له المسألة حتى يصيب قواما من عيش أو سدادا من عيش فما سوى هذا من المسألة يا قبيصة سحت يأكلها صاحبها سحتا ترجمہ قبیصہ بن مخارق سے روایت ہے ضامن ہوا مین ایک قرضے کا تو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا یا مانگنے کو آپنے فرمایا ٹھہر جا ہی قبیصہ جبتک ہمارے پاس صدقہ آوے تو ہم تجھے دلوائین گے پھر اوس کے آپنے فرمایا اے قبیصہ صدقہ کسی کے لیے درست نہین مگر تین مین سے ایک کے لیے ایک تو وہ شخص جو ضامن ہوا قرضے کا مسلمانون مین سے (تو اوسکو صدقہ درست ہے) یہانتک کہ حاجت روا ہوجاوے اوسکی یا نکلجاوے اور ایک وہ شخص جسپر آفت آئی اور اوسکا مال تباہ کردیا اوسکو سوال کرنا درست ہے یہانتک کہ اوسکی مصیبت رفع ہو ایک وہ شخص جسکو کوئی احتیاج پیش آئی اور تین معتبر آدمیون نے اوس کی قوم مین سے گواہی دی کہ بیشک یہ محتاج ہے اوسکو بھی سوال درست ہے یہانتک کہ حاجت روائی ہو اوسکی اور گزران کا ایک ذریعہ حاصل کرے اوسکے سوا سوال کرنا حرام ہے اور جو کوئی سوال کرے تو یہ وہ

حرام کہا ہے **الصدقۃ علی الیتیم** یتیم کو صدقہ دینے کا بیان **عن ابی سعید الخدری** قال جلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر وجلسنا حولہ فقال انما اخاف علیکم من بعدی ما یفتح لکم من زھرۃ الدنیا وزینتھا فقال رجل او ویاتی الخیر بالشر فسکت عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقیل ما شانک تکلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا یکلمک وراینا انہ ینزل علیہ فاقام یمسح الرحضاء وقال این السائل انہ یعنو کا یاتی الخیر بالشر وانما ینبت الربیع یقتل او یلم الا اکلۃ الخضر فانھا اکلت حتی اذا امتلات خاصرتاھا استقبلت عین الشمس فثلطت وبالت ثم رتعت وان ھذا المال خضرۃ حلوۃ فنعم صاحب المسلم ھو ان اعطی منہ الیتیم والمسکین وابن السبیل او کما قال وان الذی یاخذہ بغیر حقہ کالذی یاکل ولا یشبع ویکون علیہ شھیدا یوم القیمۃ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور ہم بھی آپ کے گرد بیٹھے آپ نے فرمایا میں ڈرتا ہوں جو تم پر کھولی جاوے گی دنیا کی خوبی اور زینت سے (یعنی بعد میرے جو فتوحات تم کو حاصل ہوں گے اور مال دولت ملیگا) ایک شخص بولا کیا نیکی برائی لاوے گی (یعنے ہم مال پیدا کرین گے تو نیک ذریعوں سے جہاد سے یا تجارت سے پھر اوس سے برائی کیونکر پیدا ہوگی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر چپ ہو رہے لوگون نے اوس شخص سے کہا تجھ کو کیا ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے باتین کرتا ہے اور آپ بات نہین کرتے ہم دیکھ رہے تھے کہ اوسوقت آپ پر وحی اتر رہی تھی جب وحی موقوف ہوئی تو آپ نے پسینہ پونچھا اور فرمایا وہ پوچھنے والا حاضر ہے بیشک نیکی سے برائی نہین ہوتی (یعنے حلال مال برا نہین) مگر دیکھو فصل جن کھاتا ہے تو مکو کاتی ہے وہ مار ڈالتی ہے یا قریب مار ڈالنے کی کر دیتی ہے (حالانکہ گھاس بہتر چیز ہے مگر جب جانور بہت کھا جاتا ہے تو بدہضمی ہو کر مرنے لگتا ہے یا مر جاتا ہے (مگر دو اب (یعنی نرم نرم گھاس کھانا نیوالا جانور کہاتا ہے جب اوس کے کوکھین بھر جاتی ہین تو آفتاب کے سامنے جاتا ہے اور گوبر موتتا ہے پھر چرتا ہے (اسی طرح مال حلال ہے جو اوسکو شکر سے حاصل کریگا تو کام آویگا اور جو حرص کریگا تو ضرور بدہضمی ہوگی آفت لاویگا) کیا اچھا ساتھی ہے مسلمان کا مال حلال اگر اوس مین سے دیا جاوے یتیم اور مسکین اور مسافر کو اور جو شخص ناحق مال حاصل کرے اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی کھاتا کھاتا ہے مگر اوسکا پیٹ نہین بھرتا اور وہ مال قیامت کے روز اوسپر گواہی دیگا۔ **الصدقۃ علی الاقارب** عزیزون کو صدقہ دینا **عن سلیمان بن عامر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم** قال الصدقۃ علی المسکین صدقۃ وعلی ذی الرحم اثنتان صدقۃ وصلۃ ترجمہ سلیمان بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین پر صدقہ کرنیکا ایک ثواب اور ناتے والی پر صدقہ کرنا جو مسکین ہو دو ثواب رکھتا ہے ایک صدقہ کا دوسرا ناتے ملانیکا **عن زینب امرأۃ عبد اللہ** قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للنساء تصدقن ولو من حلیکن قالت وکان عند عبد اللہ خفیف ذات الید یسعنی ان اضع صدقتی فیک وذہبت بہ لی شامی فقال عبد اللہ سل ھل ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت فانطلقت فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذا امرأۃ من الانصار یقال لھا زینب لنسائل عما اشار

ف فقالت له

عَنْهُ فَخَرَجَ إِلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهُ ائْتِ لَنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلْهُ عَنْ زَوْجَاتِ وَلَاخَيْرٌ مِنْ نَحْنُ

فَانْطَلَقَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هُمَا قَالَ زَيْنَبُ قَالَ أَيُّ الزَّيَانِبِ قَالَ زَيْنَبُ امْرَأَةُ عَبْدِ اللَّهِ وَزَيْنَبُ الْأَنْصَارِيَّةُ قَالَ نَعَمْ لَهُمَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ ترجمہ زینب سے روایت ہے جو یہودی تھیں عبداللہ بن مسعود کی عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ دو اے عورتو اگرچہ اپنے زیوروں میں سے ہو زینب نے کہا عبداللہ میرے خاوند مفلس ہیں مجھ سے دینی اور کہا کیا ہو سکتا ہے کہ میں اپنا صدقہ تم کو اور اپنے یتیم لڑکوں کو دوں عبداللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ میں آپ پاس آئی دیکھا ایک عورت جسکا نام بھی زینب تھا آپ کے دروازے پر بھی مسئلہ پوچھنے کو کھڑی ہے تھیں بلال اندر سے نکلے تو میں نے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاؤ اور آپ سے یہ مسئلہ پوچھو لیکن ہمارا نام مت کہو وہ گئی اور آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا وہ عورتیں کون ہیں بلال نے کہا زینب ہیں آپ نے فرمایا کون زینبیں ہیں انہوں نے کہا ایک زینب تو عبداللہ کی جورو اور دوسری ایک زینب انصار کی قوم میں سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک یہ صدقہ درست ہے اور ان کو دوہرا ثواب ہے ایک رشتے کا اور دوسرا صدقے کا **المسئلة** سوال کرنا کیسا ہے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَحْتَزِمَ أَحَدُكُمْ حُزْمَةً حَطَبٍ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعَهَا خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ رَجُلًا فَيُعْطِيَهُ أَوْ يَمْنَعَهُ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی ایک گٹھڑ لکڑیوں کا اپنی پیٹھ پر اٹھا کر بیچے تو بہتر ہے اس سے کہ سوال کرے کسی سے کوئی دیوے کسی نہ دیوے **عن** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ حَتَّى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُزْعَةُ لَحْمٍ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ آدمی مانگتا رہتا ہے یہانتک کہ قیامت کے روز آویگا اور اوس کے منہ پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہ ہوگا (یعنی قیامت کے روز ذلیل اور خوار ہو کر آویگا) **عن** عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَأَعْطَاهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْطَاهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْطَاهُ ثُمَّ وَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى أُسْكُفَّةِ الْبَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا فِي الْمَسْأَلَةِ مَا مَشَى أَحَدٌ إِلَى أَحَدٍ يَسْأَلُهُ ترجمہ عائذ بن عمرو سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اوہ آپ سے کچھ مانگا آپ نے دیا جب پاؤں چوکھٹ پر رکھا (یعنی لوٹ کر چلا) تو آپ نے فرمایا اگر تم جانتے جو مانگنے میں خرابی ہے البتہ کوئی کسی کے پاس مانگنے نہ جاتا **سوال الصالحین** نیک لوگوں سے مانگنا چاہیے **عن** ابْنِ الْفِرَاسِيِّ أَنَّ الْفِرَاسِيَّ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنْ كُنْتَ سَائِلًا لَا بُدَّ فَاسْأَلِ الصَّالِحِينَ ترجمہ ابن فراسی سے روایت ہے فراسی نے کہا یا رسول اللہ میں مانگوں آپ سے فرمایا نہیں اگر بھی مانگنی ہو سکے تو نیک لوگوں سے مانگ **ف** کیونکہ وہ رحم کریں گے اور تیرا راز فاش نہ کریں گے اور احسان جتاویں گے مثل مشہور ہے خدا جھوٹی کے احسان سے بچاوے - فراسی جو راوی ہے اس حدیث کا صحابی ہے پر اوسکا نام معلوم نہیں ہوا نہ اوسکے بیٹے کا **الاستعفاف عن المسألة** سوال سے بچنا کیسا ہے **عن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ حَتَّى إِذَا نَفِدَ مَا عِنْدَهُ قَالَ مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ

اللّٰہ ومن یستعفف یعفہ اللّٰہ وما اعطی احد عطاء ھو خیر وأوسع من الصبر ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے کچھ لوگوں نے انصار کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا آپنے اونکو دیا پھر سوال کیا پھر دیا جب آپ پاس کچھ نہ رہا تو آپنے فرمایا میرے پاس جو مال ہوگا میں تم سے اٹھا نہ رکھونگا اور جو شخص سوال سے بچے اللہ اوس کو بچا دیگا اور جو شخص صبر کریگا اللہ اوسکو صبر دیگا اور کوئی دینا بہتر اور بڑی صبر سے زیادہ نہیں ہے عن ابی ھریرۃ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال والذی نفسی بیدہ لا یأخذ احد منکم حبلہ فیحتطب علی ظھرہ خیر لہ من ان یأتی رجلا اعطاہ اللّٰہ من فضلہ فیسألہ اعطاہ او منعہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اوس شخص کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے اگر کوئی تم میں سے اپنی رسی لیکر لکڑیونکا گٹھہ اپنے پیٹھ پر لادے تو یہ بہتر ہے اس سے کہ ایک شخص پاس جاوے جسکو اللہ نے اپنے فضل سے دیا ہے اور اوس سے مانگے پھر وہ دیوے یا نہ دیوے فصل من لا یسأل الناس شیئا جو شخص لوگوں سے کچھ نہ مانگے اوس کی فضیلت عن ثوبان قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من یتضمن لی واحدۃ فلہ الجنۃ قال یحیی ھو منا کفلہ معناھا ان لا یسأل الناس شیئا ترجمہ ثوبان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ضامن ہو میرے لیے ایک بات کا اوسکی جنت ملیگی وہ یہ ہے کہ لوگوں سے کچھ نہ مانگے عن قبیصۃ بن مخارق قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول لا تصلح المسألۃ الا لثلاثۃ لذی فقر مدقع او لذی غرم مفظع او لذی دم موجع رجل اصابتہ جائحۃ فیسأل حتی یصیب سدادا من عیش ثم یمسک ورجل تحمل حمالۃ فیسأل حتی یؤدی الیھم حمالتھم ثم یمسک عن المسألۃ ورجل تحملت حمالۃ فسألت فلانا ثم تقربن قومہ یزدوی لحمالۃ فلانۃ فحلت المسألۃ لفلان فیسأل حتی یصیب قواما من عیشۃ ثم یمسک عن المسألۃ فما سوی ذلک سحت ترجمہ قبیصہ بن مخارق سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے سوال درست نہیں مگر تین آدمیوں کو ایک تو وہ شخص جسکی مال پر آفت آئی وہ مانگی یہانتک کہ گزران کا ایک مضبوط ذریعہ حاصل کرے پھر مانگنا چھوڑ دے اور ایک وہ شخص جسنے کسی کا قرضہ اپنے ذمہ لیا وہ مانگے یہانتک کہ وہ قرضہ ادا ہو پھر مانگنا چھوڑ دے تیسرا وہ شخص جسکے قوم میں عقلمند آدمی کو ہی فلاں کا مال لیکر مبتلا ہوا ہے سو وہ مانگے درست ہے وہ مانگی یہانتک کہ گزران جلیگی اوس کے پھر مانگنا چھوڑ دے اوس کے سوا مانگنا حرام ہے حسل یغنی مالدار کس کو کہتے ہیں عن عبد اللّٰہ بن مسعود قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من یسأل وہ لا یغنیہ جاءت مسئلتہ خموشا او کدوحا فی وجھہ یوم القیامۃ قیل یا رسول اللّٰہ ما یغنیہ او ما غناہ قال خمسون درھما او حسابھا من الذھب ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سوال کرے اور اوس کے پاس تو مال ہو جسکی وجہ سے وہ غنی ہو تو اوسکا سوال چھلا ہوا ہوگا قیامت کے روز لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کتنا مال اوسکو غنی کرتا ہے آپنے فرمایا پچاس درم یا اوس کے قیمت کا سونا ف پچاس درم سے زیادہ کے قریب ہے جسکے پاس اتنا مال ہو اوسکا سوال حرام ہے اگرچہ بے سوال کیے اوس کو زکوۃ لینا درست ہے اور حدیث میں ہے کہ اگر صبح شام کا کھانا بھی کسی کے پاس موجود ہے تو سوال جائز نہیں باب کراھیۃ الحاف فی المسئلۃ سوال کرنا عن معاویۃ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لا یلحفون

فَبَارَكَ لَهُ — فَبَارَكَ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَ وَمَنْ لَمْ يَقْنَعْ ترجمہ معاویہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت کو ڈرایا کرو اور جھڑکا کرو اگر کوئی تم میں سے مجھ سے مانگتا ہے اور میں دل میں ناراض ہوتا ہوں تو اسکو برکت نہ دیگا اور میں جو اس کو دیتا ہوں اسکو

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ وَلَهُ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا فَهُوَ مِنَ الْمُلْحِفِ ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا شخص سوال کرے اور اسکی پاس چالیس درم ہوں تو وہ الحاف سے سوال کرتا ہے (حبکا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا الحاف کے معنے ہیں لپٹنا کرنا اور گڑگڑا کر پیچھے پڑ جانا)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعَتْنِي أُمِّي أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ فَقَعَدْتُ فَاسْتَقْبَلَنِي وَقَالَ مَنِ اسْتَغْنَى أَغْنَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنِ اسْتَعَفَّ أَعَفَّهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ يَسْتَكْفِ يَكْفِهِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ يَسْأَلْ وَلَهُ قِيمَةُ أُوقِيَّةٍ فَقَدْ أَلْحَفَ قُلْتُ نَاقَتِي الْيَاقُوتَةُ خَيْرٌ مِنْ أُوقِيَّةٍ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَسْأَلْهُ

اَعَفَّهُ — سئل سأل

ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے میری ماں نے مجھکو روانہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس میں آیا اور بیٹھا آپ نے میرے سامنہ منہ کر کے بیٹھے اور فرمایا جو شخص بے پرواہی کریگا لوگوں سے اللہ اس کو بے پرواہ کریگا اور جو شخص سوال سے بچیگا اللہ اسکو بچائیگا اور جو شخص تھوڑی پر کفایت کریگا اللہ اسکو کفایت دیگا اور جو شخص سوال کریگا اور اوس کے پاس ایک اوقیہ (چالیس درم) ہونگا تو سوال کرنا الحاف کیا میں نے دل میں کہا میری اونٹنی یاقوتہ ایک اوقیہ سے بہتر ہے میں لوٹ کر آیا اور آپ سے سوال نہیں کیا

إِذَا أَبَى — لَهُ دِرْهَمٌ وَكَانَ لَهُ عِدْلُهَا جس شخص کے پاس روپیہ ہوں لیکن مال ہو

عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ قَالَ لَمَّا أَنْ نَعَى لَنَا نَفْسَهُ

فَقَالَتْ — فَقَالَ لِي ائْتِ أَهْلَ ذَاكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْأَلْهُ لَنَا شَيْئًا نَأْكُلُهُ فَذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ عِنْدَهُ رَجُلًا يَسْأَلُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا أَجِدُ مَا أُعْطِيكَ فَتَوَلَّى عَنْهُ وَهُوَ مُغْضَبٌ وَهُوَ يَقُولُ لَعَمْرِي إِنَّكَ لَتُعْطِي مَنْ شِئْتَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيَغْضَبُ عَلَيَّ أَنْ لَا أَجِدَ مَا أُعْطِيهِ مَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ وَلَهُ أُوقِيَّةٌ أَوْ عَدْلُهَا فَقَدْ سَأَلَ إِلْحَافًا قَالَ لَا أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَ فَقُلْتُ لَنَاقَتِي خَيْرٌ مِنْ أُوقِيَّةٍ وَلَا أُوقِيَّةٌ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَسْأَلْهُ فَقَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ شَعِيرٌ وَزَبِيبٌ فَقَسَمَ لَنَا مِنْهُ حَتَّى أَغْنَانَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ ایک شخص سے روایت ہے جو بنی اسد میں سے ہیں اور میرے گھر کے لوگ بقیع الغرقد (مدینہ منورہ کے مقبرہ کا نام ہے) میں اوترے میری بی بی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاؤ اور کچھ مانگ کر لاؤ جس کو ہم کھاویں میں گیا آپکے پاس اسیشخص کو دیکھا جو مانگ رہا تھا آپ فرماتے تھے میرے پاس نہیں ہے جو تجھکو دوں وہ شخص پیٹھ موڑ کر غصہ سی چلا اور کہتا تھا قسم اپنی عمر کی تم اوسی کو دیتے ہو جسکو چاہتے ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غصہ ہوتا ہے اسبات پر کہ میرے پاس نہیں ہے جو اوس کو دوں جو شخص تم میں سے سوال کرے اور اوس کے پاس چالیس درم ہوں یا اتنا مال ہو تو اوس نے ناحق سوال کیا میں نے کہا میرے پاس تو ایک اونٹ چالیس درم سے بہتر ہے پھر میں لوٹا اور آپسے کچھ نہ مانگا بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جواد رسو کہیں مگر آئے آپ نے ہم کو بھی اوس میں سے ایک حصہ دیا یہانتک کہ اللہ نے مالدار کر دیا ہم کو

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ درست نہیں ہے مالدار کو اور نہ اچھی ہٹے کٹے تندرست (جو محنت اور مزدوری کر سکے)

مسئلۃ المسئلۃ الثانیۃ فی کتب جو شخص طاقتدار کما سکتا ہو اوس کو سوال کرنا کیسا ہے عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ اَنَّ رَجُلَيْنِ حَدَّثَاهُ اَنَّهُمَا اَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلَانِهِ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَلَّبَ فِيْهِمَا الْبَصَرَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ بَصَرَهُ فَرَاٰهُمَا جَلْدَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ شِئْتُمَا اَعْطَيْتُكُمَا وَلَا حَظَّ فِيْهَا لِغَنِيٍّ وَلَا لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ ترجمہ عبید اللہ بن عدی سے روایت ہے دو شخصوں نے اون سے بیان کیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کے صدقے مین سے کچھ مانگنے تو آپ نے اونکو گہور کر دیکھا معلوم کیا کہ وہ طاقتدار ہین فرمایا اگر تم چاہو تو لو لیکن صدقہ مین کوئی حصہ نہین ہے مالدار کا اور نہ طاقتدار کما کھا کا

مسئلۃ الرجل اذا سلطان حاکم سے مانگنا عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَسْاَلَةَ كُدُوْحٌ يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ فَمَنْ شَاءَ كَدَحَ وَجْهَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَ اِلَّا اَنْ يَسْاَلَ الرَّجُلُ ذَا سُلْطَانٍ اَوْ فِيْ اَمْرٍ لَا يَجِدُ مِنْهُ بُدًّا ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مانگنا ایک زخم ہے مانگنے والا اپنے منہ کو زخمی کرتا ہے مانگ کر مگر جو شخص حاکم سے مانگے یا ایسی چیز کو مانگے جس کے بغیر چارہ نہ ہو

عن حکیم بن حزام عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهُ فَاَعْطَانِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَكِيْمُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهُ بِطِيْبِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهُ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهُ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيْهِ فَكَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ ترجمہ حکیم بن حزام سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا آپنے دیا پھر مانگا پھر دیا پھر مانگا پھر دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ حکیم یہ مال سبز ہے رغبت بخشی مین بھلا معلوم ہوتا ہے) شیرین ہے جو شخص اوسکو خوشی سے لیگا اوس کو برکت دیجاویگی اور جو شخص طمع سے لیگا اوس کو برکت نہ ہوگی وہ ایسا ہوگا جیسے کوئی کھاوے لیکن اوسکا پیٹ نہ بھرے

الید العلیا خیر من الید السفلی الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى اوپر والا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهُ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَكِيْمُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ مَنْ اَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهُ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهُ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى ترجمہ حکیم بن حزام سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا آخیر تک وہی حدیث ہے جو اوپر گذری اتنا زیادہ ہے

کہ اوپر والا ہاتھ (دینے والا) بہتر ہے نیچے والے ہاتھ (لینے والے) سے عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ
حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ
وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى قَالَ حَكِيمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ
حَتَّى أُفَارِقَ الدُّنْيَا إِشْعَثُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ حکیم نے کہا یا رسول اللہ قسم اوس شخص کی جس نے آپ کو بھیجا سچائی
کے ساتھ میں اب کسی سے آپ کے بعد نہ لونگا کوئی چیز یہانتک کہ دنیا سے اوٹھ جاؤں (ایسا ہی ہوا) حکیم بن حزام نے
پھر زندگی بھر کسی سے کچھ نہ لیا یہانتک کہ حضرت ابوبکر اور عمر اونکو بلاتے مال غنیمت میں سے اونکا حصہ دلانے
کے لیے اور وہ نہ لیتے مَنْ أَتَاهُ اللَّهُ مَالًا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ جس شخص کو اللہ تعالیٰ کوئی چیز دیوے بغیر سوال کے
عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا فَأَدَّيْتُهَا إِلَيْهِ أَمَرَ لِي
بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّمَا عَمِلْتُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَجْرِي عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ خُذْ مَا أُعْطِيتَ فَإِنِّي قَدْ عَمِلْتُ عَلَى
عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِي فَقُلْتُ لَهُ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُعْطِيتَ شَيْئًا
مِنْ غَيْرِ أَنْ تَسْأَلَ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ ترجمہ عبداللہ بن سائب سے روایت ہے حضرت عمر نے مجھکو مقرر کیا صدقہ تحصیل کرنیکے
کام پر جب میں فارغ ہوا اور صدقہ اونکو دیدیا انہوں نے حکم کیا میرے لیے اُجرت دینے کا میں نے کہا یہ کام میں نے خدا کے لیے کیا تھا میرا اجر
بھی اللہ دیگا اونہوں نے کہا جو میں تیرا ہو لے لے ایسے کام میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک کام کیا تھا پھر بھی کہا
تھا جو تو نے کہا آپنے فرمایا جب تجھکو کوئی چیز ملے بن مانگے تو کھا اوس میں سے اور صدقہ دے عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّعْدِيِّ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
مِنَ الشَّامِ فَقَالَ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَعْمَلُ عَلَى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ الْمُسْلِمِينَ فَتُعْطَى عَلَيْهِ عُمَالَةً فَلَا تَقْبَلُهَا قَالَ بَلَى إِنَّ لِي أَفْرَاسًا وَأَعْبُدًا
وَأَنَا بِخَيْرٍ وَأُرِيدُ أَنْ يَكُونَ عَمَلِي صَدَقَةً عَلَى الْمَسَاكِينِ فَقَالَ عُمَرُ لَا تَفْعَلْ فَإِنِّي أَرَدْتُ الَّذِي أَرَدْتَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْمَالَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي فَأَتَاهُ أَعْطَانِي مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ لَهُ أَعْطِهِ مَنْ
هُوَ أَحْوَجُ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ أَمَا أَتَاكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ هَذَا الْمَالِ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَلَا إِشْرَافِ نَفْسٍ فَخُذْهُ فَقُلْهُ أَوْ تَصَدَّقْ
بِهِ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ ترجمہ عبداللہ بن سعدی سے روایت ہے وہ حضرت عمر نے پاس آئے شام سے اونہوں نے کہا میں نے
سنا ہے تم کام کرتی ہو مسلمانوں کا اور جو اُجرت ملتی ہے وہ نہیں لیتے عبداللہ نے کہا ان صحیح ہے میری پاس گھوڑی ہیں اور غلام میں
اور میں اچھا ہوں میں چاہتا ہوں کہ جو مال مجھکو اُجرت میں ملتا ہے وہ مسکینوں کو صدقہ میں صرف ہو حضرت عمر نے کہا میں نے
بھی یہی چاہا تھا جو تو چاہتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو مال دیتے میں کہتا اسکو دیجیے جو مال کی حاجت مجھ سے زیادہ رکھتا ہے آپنے
آپنے مجھکو مال دیا میں نے کہا جو مجھ سے زیادہ محتاج ہو اوسکو دیجیے آپنے فرمایا جو اللہ تعالیٰ تجھ دیوے دنیا کی طرف سے بغیر
سوال کے اور طمع کے تو اوسکو لے اور کام میں لا اور صدقہ دے اور جو مال تجھے نہ دیوے اوسکے پیچھے اپنا جان مت لگا (یعنی اوسکو حاصل کرنے

ربیع اور غصہ مت کر عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ اَنَّهٗ قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيْ خِلَافَتِهٖ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اَلَمْ اَكُنْ
اُنْبَّئْتُ اَنَّكَ تَلِيْ مِنْ اَعْمَالِ النَّاسِ اَعْمَالًا فَاِذَا اُعْطِيْتَ الْعُمَالَةَ رَدَدْتَهَا فَقُلْتُ بَلٰى فَقَالَ عُمَرُ فَمَا تُرِيْدُ اِلٰى ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِيْ
اَفْرَاسٌ وَاَعْبُدٌ وَاَنَا بِخَيْرٍ وَاُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ عَمَالَةُ صَدَقَةً عَلَى الْمَسَاكِيْنِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ فَلَا تَفْعَلْ فَاِنِّيْ كُنْتُ اَرَدْتُ
مِثْلَ الَّذِيْ اَرَدْتَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِي الْعَطَاءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِهٖ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ اَوْ تَصَدَّقْ بِهٖ مَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ
وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ ترجمہ عبداللہ بن سعد سے روایت ہے ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ اَنَّهٗ
قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيْ خِلَافَتِهٖ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَلِيْ مِنْ اَعْمَالِ النَّاسِ اَعْمَالًا فَاِذَا اُعْطِيْتَ الْعُمَالَةَ
كَرِهْتَهَا قَالَ فَقُلْتُ بَلٰى قَالَ فَمَا تُرِيْدُ اِلٰى ذٰلِكَ فَقُلْتُ اِنَّ لِيْ اَفْرَاسًا وَاَعْبُدًا وَاَنَا بِخَيْرٍ وَاُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ عَمَالَتِيْ صَدَقَةً
عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ عُمَرُ فَلَا تَفْعَلْ فَاِنِّيْ كُنْتُ اَرَدْتُ الَّذِيْ اَرَدْتَ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِي الْعَطَاءَ
فَاَقُوْلُ اَعْطِهٖ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ حَتّٰى اَعْطَانِيْ مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ اَعْطِهٖ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ
فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهٖ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ ترجمہ
وہی جو اوپر گزرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِي الْعَطَاءَ فَاَقُوْلُ
اَعْطِهٖ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ حَتّٰى اَعْطَانِيْ مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ لَهٗ اَعْطِهٖ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهٖ وَمَا
جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے
روایت ہے کہتے ہیں حضرت عمر سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو دیتے تھے میں کہتا تھا اوسکو دیجئے جو مجھ سے محتاج ہو
یہاں تک کہ ایکبار آپ نے مجھکو مال دیا میں نے کہا یہ اوسکو دیجئے جو مجھ سے زیادہ اسکی حاجت رکھتا ہو آپنے فرمایا لے اوسکو اور مال میں اور تصدق کر
جو مال تیرے پاس آوے اور تجھ اوس کے طمع نہ ہو نہ سوال کرے تو لے لے اوسکو اور جو نہ آوے اوس کے پیچھے مت پڑ بَابُ اِسْتِعْمَالِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّدَقَةِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کا کو صدقہ وصول کرنے پر مقرر کرنا عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ
اَنَّهٗ قَالَ لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِئْتِيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَقُوْلَا لَهٗ اِسْتَعْمِلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَى الصَّدَقَاتِ فَاَتَانَا عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَنَحْنُ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ فَقَالَ مَا اِنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يَسْتَعْمِلُ لِهٰذَا اِسْتَنْكَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَالْفَضْلُ حَتّٰى اَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا اِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ اِنَّمَا هِيَ اَوْسَاخُ النَّاسِ وَاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ترجمہ ربیعہ بن حارث سے روایت ہے انہوں نے عبدالمطلب بن ربیعہ اور فضل بن عباس سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس جاؤ اور کہو ہم کو عامل مقرر کر دو صدقوں پر تاکہ ہمیں حضرت علی تشریف لائے اور ہم اسی حال میں تھے تھے یا انہوں نے کہا رسول اللہ
صلعم تم دونوں میں سے کسی کو عامل نہیں کرینگے صدقوں پر پھر میں (ربیعہ عبدالمطلب بن ربیعہ کہتے ہیں) اور فضل دونوں ملکر چلے

المسلمین

فاتی ذالک

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بہو بھیجا آپنے فرمایا صدقہ لوگونکا میل ہے (یعنے مالونکا میل) وہ درست نہین محمدؐ کے لیئے اور محمدؐ
کی آل کے لیئے **ف** حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل مین پانچ شخصون کی اولاد داخل ہے ایک علی کی دوسری جعفر کی تیسری عقیل
کی چوتھی عباس کی پانچوین حارث بن عبد المطلب کے ان کو زکوٰۃ لینا آپنے منع کردیا اس لیئے کہ صدقے اور زکوٰۃ لینے مین نہایت ذلت
ہے اور محتاجی ہے لوگون کی چون کہ یہہ لوگ بزرگ ہین بسلیقہ ضرور ہونگے کہ اپنی محنت سے مال پیدا کرین اور عزت کو قایم رکھین **باب**

ابن احت القوم منہم ایکقوم کا بہانجا بھی اسی قوم مین داخل ہے **عن** شعبۃ قال قلت لابی اياس معاویۃ بن قرۃ اسمعت
انس بن مالک یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن اخت القوم من انفسھم قال نعم ترجمہ شعبہ سے
ابو ایاس سے پوچھا تم نے انس سے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہانجا کسی قوم کا اوس قوم مین اونہی سے ہے کہا ہان **مولی**
القوم منھم ایک قوم کا مولی (آزاد کیا ہوا غلام) اوسی قوم مین شریک ہوگا **عن** ابی رافع ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم استعمل رجلا من بنی مخزوم علی الصدقۃ فاراد ابو رافع ان یتبعہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان الصدقۃ لا تحل لنا وان مولی القوم منھم ترجمہ ابو رافع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخزوم مین سے ایک
شخص کو مقرر کیا صدقہ وصول کرنے پر ابو رافع نے (جو مولی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے) اوس کے ساتھ جانا چاہا تو آپنے
فرمایا صدقہ ہم کو درست نہین اور مولی ہر قوم کا اوسی قوم مین سے ہے **الصدقۃ** کانت تحمل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صدقہ درست نہ تھا **عن** بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم اذا اتی بشیء سال عنہ اھدیۃ ام صدقۃ فان قیل صدقۃ لم یاکل وان قیل ھدیۃ بسط یدہ
ترجمہ بہز بن حکیم سے روایت ہے اونہون نے سنا اپنی باپ سے اونہون نے دادا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب کوئی چیز
آئی (کہانے کی) تو پوچھتے کہ تحفہ ہے یا صدقہ اگر کہتے صدقہ تو آپنے کہانے اور جو کہتے ہدیہ تو آپ ہاتھ پھیلاتی کہانے کو **اذا**
تحولت الصدقۃ جب صدقہ ایک کے پاس ہوکر آوے **عن** عائشۃ انھا اراد ت ان تشتری بریرۃ فتعتقھا
وانھم اشترطوا ولاءھا فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اشتریھا فاعتقیھا فان الولاء
لمن اعتق وخیرت حین اعتقت وابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلحم فقیل ھذا ما تصدق بہ علی
بریرۃ فقال ھو لھا صدقۃ ولنا ھدیۃ وکان زوجھا حرا ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے اونہون نے چاہا
بریرہ کو خرید کر آزاد کرین لیکن اوس کے مالکون نے شرط کی کہ ترکہ اوسکا ہم لینگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر ہوا آپنے
فرمایا خرید لی اوسکو اور آزاد کر ترکہ اوسی کو ملیگا جو آزاد کریگا (اور اون کی شرط لغو ہے) جب وہ آزاد ہوئی تو اوس کو اختیار ملا) کہ
(بیخاوند پاس رہے یا نہ رہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گوشت آیا لوگون نے کہا یہ بریرہ کو صدقہ مین ملا ہے آپنے فرمایا
وہ اوس کے لیے صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے اور بریرہ کا خاوند آزاد تھا **ف** معلوم ہوا کہ اگر صدقہ کا مال کسی مالدار کو بھی
کسی طور پر ملے تو مالدار کو اوسکا استعمال کرنا درست ہے **شر الصدقۃ** ہے براصدقہ کیا ہے **عن** من یقل عت

قوم مین شریک ہے

علی فرس فی سبیل اللہ عزوجل فاضاعہ الذی کان عندہ فاردت ان ابتاعہ منہ وظننت انہ بائعہ برخص
فسألت عن ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تشترہ وان اعطاکہ بدرہم فان العائد فی صدقتہ
کالکلب یعود فی قیئہ ترجمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے ایک گھوڑا دیا خدا کی راہ میں سواری کو جسکو دیا تھا اس نے
گھوڑا خراب کر دیا میں نے چاہا اس کو خرید کر لوں وہ سستا بیچ دیگا لیکن میں نے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ
نے فرمایا مت خرید اس کو اگرچہ ایکدرم کو وہ دیدیوے اس لیے کہ صدقہ دیکر پھر اوس کو لینے والا کتے کیطرح ہے قے کرتا ہے پھر اوسی کو
کھانے جاتا ہے **عن** عمر انہ حمل علی فرس فی سبیل اللہ فراٰھا تباع فاراد شراءھا فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لا تعد فی صدقتک ترجمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اونہوں نے ایک گھوڑا سواری کو دیا خدا کی راہ میں پھر دیکھا تو وہ گھوڑا
بک رہا ہے اوسکو خریدنا چاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت لوٹ اپنے صدقے میں **عن** عبید اللہ بن عمر ان عمر
تصدق بفرس فی سبیل اللہ فوجدھا تباع بعد ذلک فاراد ان یشتریہ ثم اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فاستامرہ فی ذلک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تعد فی صدقتک ترجمہ عبید اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت
عمر نے ایک گھوڑا صدقہ دیا اللہ کی راہ میں پھر پایا اوسکو بکتا ہوا تو قصد کیا خرید نیکا بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
اور آپ سے اجازت چاہی آپ نے فرمایا مت لوٹ اپنے صدقے میں **عن** سعید بن المسیب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
امر عتاب بن اسید ان یخرص العنب تؤدی کما تؤدی زکوۃ النخل تمرا ترجمہ سعید بن المسیب سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا عتاب بن اسید کو انگور کا اندازہ کرنے کے لیے (جب وہ درخت پر ہوں) پھر وہ دیے
جاویں تمر کا جب وہ خشک ہو کر اور ترین جیسے کھجور کی زکوۃ خشک ہونے کی وقت لیجاتی ہے **ف** پھلوں کا اندازہ پہلے ہی کر لینے میں جب
وہ درخت پر ہوتے ہیں تاکہ بعد اوترنیکے دیہیں غبن اور خیانت نہ ہو پھر اوسی حساب سے دسواں حصہ پہل اور ترنے کے بدلے لیتے ہیں

تمام ہوئی کتاب زکوۃ کی اللہ جل جلالہ کے فضل سے

آخر کتاب الزکوۃ

کتاب مناسک الحج

ف حج فرض ہے ہر مسلمان آزاد پر جو قدرت رکھتا ہو
پر راہ میں امن ہو اور اوس کے پاس اتنا زر نقد ہو جو خوراک اور سواری کو کافی ہو حج سے لوٹنے تک اور گھر بار کے خرچ کے لیے زیادہ
وجوب الحج حج کے فرض ہونے کا بیان **عن** ابی ھریرۃ قال خطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس فقال ان اللہ عز
وجل قد فرض علیکم الحج فقال رجل فی کل عام فسکت عنہ حتی اعادہ ثلثا فقال لو قلت نعم لوجبت
ولو وجبت ما قمتم بھا ذروونی ما ترکتکم فانما ھلک من کان قبلکم بکثرۃ سؤالھم واختلافھم علی انبیائھم
فاذا امرتکم بشیء فخذوا منہ ما استطعتم واذا نھیتکم عن شیء فاجتنبوہ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا تو فرمایا بیشک اللہ جل جلالہ نے فرض کیا ہے تم پر حج کو یکشخص بولا کیا ہر سال آپ نے کچھ جواب دیا
یہانتک کہ اوس نے تین بار یہی پوچھا پھر آپ نے فرمایا اگر میں ہاں کہتا تو ہر سال حج واجب ہو جاتا تم اوسکو ادا نہ کر سکتے ہو ذرا مجھے چھوڑ دو جبتک

اعطاک
بالشرع

میں تم کو چھوڑ دوں (یعنی میں جتنا کوئی حکم نہ دوں تم بھی مجھ سے نہ پوچھو) تم سے پہلے جو لوگ تھے وہ تباہ ہو گئی بہت پوچھنے سے اور
اختلاف کرنے اپنے پیغمبروں پر جب میں تم کو کسی بات کا حکم دوں جہاں تک ہو سکے اوس پر عمل کرو اور جب میں تم کو کسی بات سے منع کروں
اُس پر پرہیز کرو **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَقَالَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ
اَلتَّمِيْمِيُّ كُلَّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَسَكَتَ فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ ثُمَّ اِذًا لَا تَسْمَعُوْنَ وَلَا تُطِيْعُوْنَ وَلٰكِنَّهُ حَجَّةٌ
وَاحِدَةٌ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ نے تم پر حج فرض کیا ہے اقرع بن حابس نے ہر سال
کہا رسول اللہ کیا حج ہر سال ہے اور فرمایا اگر میں ہاں کہتا تو ہر سال واجب ہو جاتا پھر تم نہ سنتے عمل کرتے نہیں حج ایک ہی بار فرض
ہے **وُجُوْبُ الْعُمْرَةِ** عمرہ کی واجب ہونے کا بیان **عَنْ** اَبِيْ رَزِيْنٍ اَنَّهُ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّ اَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ حُجَّ عَنْ اَبِيْكَ وَاعْتَمِرْ ترجمہ ابورزین سے روایت ہے
وہ بولا یا رسول اللہ میرا باپ بہت بوڑھا ہے وہ نہ حج کر سکتا ہے نہ عمرہ نہ اونٹ پر چڑھ سکتا ہے آپ نے فرمایا تو حج کر اپنے باپ کی طرف سے
اور عمرہ کر **بَابُ الْحَجِّ الْمَبْرُوْرِ** حج مبرور کا بیان **ف** مبرور اوس حج کو کہتے ہیں جس میں کوئی گناہ نہ ہو یا اوس کے بعد پھر گناہ نہ کرے
نہ ہو **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَجَّةُ الْمَبْرُوْرَةُ لَيْسَ لَهَا جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ وَالْعُمْرَةُ اِلَى
الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج مبرور کا کوئی بدلہ نہیں ہے سوائے
کے اور ایک عمرہ کفارہ ہو جاتا ہے اون گناہوں کا جو دوسرے عمرہ تک ہوتے ہیں **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اَلْحَجَّةُ الْمَبْرُوْرَةُ لَيْسَ لَهَا ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّةُ مِثْلُهُ سَوَاءٌ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ يُكَفِّرُ مَا بَيْنَهُمَا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا ہی جواب پر گزرا **بَابُ الْحَجِّ** حج کی فضیلت کا بیان **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ اَلْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کسی شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کونسا
عمل افضل ہے فرمایا یقین کرنا اللہ پر اُس نے پوچھا پھر کونسا آپ نے فرمایا جہاد اللہ کی راہ میں (بچاؤ میں رہنے کے لیے نہ مال کے
لالچ کے طمع سے) اوس نے کہا پھر کونسا آپ نے فرمایا پھر حج مبرور **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَفْدُ اللّٰهِ ثَلَاثَةٌ اَلْغَازِيْ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اللہ کے مہمان تین ہیں (ایک جہاد کرنیوالا (غازی) دوسرا حاجی تیسرا عمرہ کرنیوالا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جِهَادُ الْكَبِيْرِ وَالصَّغِيْرِ وَالضَّعِيْفِ وَالْمَرْاَةِ حَجٌّ وَعُمْرَةٌ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد بوڑھے اور بچے اور ناتوان اور عورت کا حج اور عمرہ ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے حج کیا اس گھر کا اور بیہودہ نہ بکا اور گناہ نہ کیا اور پھر لوٹا جیسا کہ اوس کی ماں نے

اوسی جناہتہا (یعنی گناہون سے صاف پاک) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا نَخْرُجُ فَنُجَاهِدَ مَعَكَ فَإِنِّي لَا
أَرَى عَمَلًا فِي الْقُرْآنِ أَفْضَلَ مِنَ الْجِهَادِ قَالَ لَا وَلَكُنَّ أَفْضَلُ الْجِهَادِ وَأَجْمَلُهُ حَجٌّ مَبْرُورٌ ترجمہ ام المومنین
عائشہ سے روایت ہی میں نے عرض کیا یارسول اللہ کیا ہم ساتھ نکلین آپ کے جہاد کرین اسلیے کہ میں قرآن مین کوئی عمل جہاد سے زیادہ بہتر
نہین پاتی آپ نے فرمایا نہین تمہارا جہاد اور افضل جہاد حج ہی جو مبرور ہو (یہہ حکم عورتون کے لیئے ہی) فَضْلُ الْعُمْرَةِ عمرہ کی فضیلت
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ
لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کفارہ ہوتا ہے بیچ
کے گناہون کا اور حج مبرور کا بدلہ کچھ نہین ہی مگر جنت الْمُتَابَعَةُ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حج کے ساتھ ہی عمرہ کرنا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا تَنْفِيَانِ الذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خُبْثَ الْحَدِيدِ
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج اور عمرہ ایک کے بعد ایک کرو کیونکہ وہ دونون دور کرتے ہین گناہون
کو جیسے دور کرتی ہی بھٹی میل لوہے کا عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا
يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خُبْثَ الْحَدِيدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجِّ ثَوَابٌ دُونَ الْجَنَّةِ ترجمہ عبداللہ
بن مسعود سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج اور عمرہ ایک کے بعد ایک کرو اسلیے کہ وہ دونون دور کرتی ہین محتاجی
اور گناہون کو جیسے بھٹی لوہے کی اور سونے اور چاندی کی میل کو دفع کرتی ہی اور حج کا ثواب نہین ہے مگر جنت الْحَجُّ عَنِ الْمَيِّتِ
الَّذِي نَذَرَ أَنْ يَحُجَّ فَمَاتَ حج اوس مردہ کیطرف سے حج کرنا جس نے حج کی نذر کی ہو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً تَذَرَّتْ أَنْ تَحُجَّ فَمَاتَتْ
فَأَتَى أَخُوهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أُخْتِكَ دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ
قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضُوا اللهَ فَهُوَ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی ایک عورت نے نذر کی حج کی پھر گئی اوس کا
بھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور یہ مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا اگر تیری بہن پر قرض ہوتا تو تو ادا کرتا وہ بولا ہان آپنے
فرمایا تو اللہ کا قرض ادا کرو اوسکا ادا کرنا زیادہ ضرور ہی الْحَجُّ عَنِ الْمَيِّتِ الَّذِي لَمْ يَحُجَّ مردہ کیطرف سے حج کرنا جس
نے حج نہین کیا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً سِنَانَ بْنِ سَلَمَةَ الْجُهَنِيَّ أَنَّ يَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
أُمَّهَا مَاتَتْ وَلَمْ تَحُجَّ أَيَجْزِي أَنْ أَحُجَّ عَنْهَا قَالَ أَكُنْتِ فَاعِلَةً لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّهَا دَيْنٌ فَقَضَيْتِهِ أَلَمْ يَكُنْ يُجْزِئْ عَنْهَا
فَلْتَحُجَّ عَنْ أُمِّهَا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی ایک عورت نے سنان بن سلمہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو میری
ماں مرگئی ہے اور اوس نے حج نہین کیا تھا کیا مین اوسکیطرف سے حج کرون تو کافی ہوگا (انہون نے پوچھا) آپ نے فرمایا ماں
اگر اوسکی ان پر قرض ہوتا اور وہ ادا کرتی تو کافی نہوتا اوسکو حج کرنا چاہیے اپنی ان کیطرف سے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ
النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أُمِّهَا مَاتَتْ وَلَمْ تَحُجَّ قَالَ أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتِ قَاضِيَتَهُ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی ایک عورت نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میرا باپ گیا اوس نے حج نہین کیا تھا آپنے فرمایا تو حج کرلی اپنے باپ کیطرف سے الْحَجُّ عَنِ الَّذِي لَا

یستمسک علی الراحلۃ ایک شخص زندہ ہو مگر ناتوانی سے اونٹ پر تھم نہیں سکتا اوسکی طرف سے حج درست ہو عن ابن عباس ان امرأۃ من خثعم سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند جمع فقالت یا رسول اللہ فریضۃ اللہ فی الحج علی عبادہ ادرکت ابی شیخا کبیرا لا یستمسک علی الراحلۃ افاحج عنہ قال نعم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہو ایک عورت نے قبیلہ خثعم سے کہا مزدلفہ کی صبح کو اور یہ دسویں تاریخ کو) یارسول اللہ حج اللہ نے اوسوقت فرض کیا اپنے بندوں پر جب میرا باپ ایک بوڑھا ضعیف جو اونٹ پر تھم نہیں سکتا کیا میں اوسکیطرف سے حج کروں آپنے فرمایا ہاں عن ابن عباس مثلہ ابن عباس سے دوسری روایت بھی ایسی ہو الغمرۃ عن الرجل الذی لا یستطیع جو شخص طاقت نہ رکھے اوسکیطرف سے عمرہ کرنا عن ابی رزین العقیلی ان امرأتہ قال یا رسول اللہ ان ابی شیخ کبیر لا یستطیع الحج ولا العمرۃ ولا الظعن قال حج عن ابیک واعتمر ترجمہ ابورزین عقیلی سے روایت ہو اوسنے کہا یارسول اللہ میرا باپ بوڑھا ضعیف ہو نہ حج کرسکتا ہی نہ عمرہ اور نہ اونٹ پر چڑھ سکتا ہو آپنے فرمایا حج کر اپنے باپ کیطرف سے اور عمرہ کر تشبیہ قضاء الحج بقضاء الدین حج کا ادا کرنا ایسا ہی جیسے قرض کا ادا کرنا عن عبد اللہ بن الزبیر قال جاء رجل من خثعم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان ابی شیخ کبیر لا یستطیع الرکوب ادرکتہ فریضۃ اللہ فی الحج فھل یجزئ ان احج عنہ قال انت اکبر ولدہ قال نعم قال ارأیت لو کان علیہ دین اکنت تقضیہ قال نعم قال فحج عنہ ترجمہ عبد اللہ بن الزبیر سے روایت ہو ایک شخص خثعم میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا میرا باپ بوڑھا ہی سواری نہیں ہو سکتا اوسپر حج فرض ہی اللہ کا کیا میں اوسکیطرف سے حج کروں آپنے فرمایا تو اوس کا بڑا لڑکا ہی وہ بولا ہاں آپنے فرمایا تو دیکھ اگر اوس پر قرض ہوتا تو ادا کرتا وہ بولا بیشک آپ نے فرمایا تو حج کر اوسکیطرف سے عن ابن عباس قال قال رجل یا رسول اللہ ان ابی مات ولم یحج افاحج عنہ قال ارأیت لو کان علی ابیک دین اکنت تقضیہ قال نعم قال فدین اللہ احق ترجمہ ابن عباس سے روایت ہو ایک شخص نے کہا یارسول اللہ میرا باپ گیا اور حج نہیں کیا کیا میں اوسکی طرف سے حج کروں آپنے فرمایا اگر تیرے باپ پر قرض ہوتا تو تو اوس کو ادا کرتا یا نہیں وہ بولا ہاں آپنے فرمایا تو اللہ کا قرض ادا کر اوس کا زیادہ حق ہی عن عبد اللہ بن عباس ان رجلا سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ابی ادرکہ الحج وھو شیخ کبیر لا یثبت علی راحلتہ وان شددتہ خشیت ان یموت افاحج عنہ قال ارأیت لو کان علیہ دین فقضیتہ اکان یجزیا قال نعم قال فحج عن ابیک ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہو ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا میرے باپ پر حج فرض ہوا اور وہ بوڑھا ہی اونٹ پر تھم نہیں سکتا اور اگر میں اوس کو باندھوں تو ڈرتا ہوں کہیں مر جاوے کیا میں اوسکی طرف سے حج کروں آپنے فرمایا اگر اوس پر قرض ہوتا اور تو ادا کرتا تو ادا ہوتا کہ نہیں وہ بولا ہاں تو ہوتا آپنے فرمایا پھر حج کر اپنے باپ کیطرف سے حج المرأۃ عن الرجل عورت مرد کی طرف سے حج کرے عن ابن عباس قال کان الفضل بن عباس ردیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاءت امرأۃ من خثعم فجعل الفضل ینظر الیھا وتنظر الیہ وجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصرف وجہ الفضل الی الشق الآخر قالت یا رسول اللہ ان فریضۃ اللہ فی الحج علی عبادہ ادرکت

اِنَّ شَیْخًا کَبِیْرًا لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَّثْبُتَ عَلَی الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے فضل بن عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے اتنے میں ایک عورت آئی شعم کی آپ سے مسئلہ پوچھنے لگی فضل اسکیطرف دیکھنے لگا اور وہ فضل کی طرف دیکھنے لگی وہ بھی خوبصورت تھی اور یہ بھی ویسے ہی آپ کو ڈر ہوا کہیں فضل فتنہ میں پڑے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل کا منہ دوسری طرف پھیرنے لگے وہ عورت بولی یا رسول اللہ میرے باپ پر اللہ کا فرض حج آیا تو وہ بوڑھا ضعیف تھا اونٹ پر بیٹھنے کی طاقت نہ رکھتا تھا کیا میں اوسکی طرف سے حج کروں آپنے فرمایا ہاں اور یہ حجۃ الوداع کا ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ خَثْعَمَ اسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِیْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِیْضَةَ اللّٰهِ فِی الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِیْ شَیْخًا كَبِیْرًا لَا یَسْتَوِیْ عَلَی الرَّاحِلَةِ فَهَلْ یُقْضٰی عَنْهُ اَنْ اَحُجَّ عَنْهُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَلَحَظَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ اِلَیْهَا وَكَانَتِ امْرَاَةً حَسْنَاءَ وَلَحَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْفَضْلَ فَحَوَّلَ وَجْهَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ وہ عورت خوبصورت تھی

عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ كَانَ رَدِیْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّیْ عَجُوْزَةٌ كَبِیْرَةٌ وَاِنَّ حَمْلَتَهَا لَكُمْ لَسَمِیْنَةٌ وَاِنَّ رَبْطَهَا لَخَشِیَّةٌ اَنْ اَفْدَحَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَیْتَ لَوْ كَانَ عَلٰی اُمِّكَ دَیْنٌ اَكُنْتَ قَاضِیَهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحُجَّ

عَنْ اَبِیْ رَزِیْنٍ ترجمہ فضل بن عباس سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور عرض کیا میری ماں ضعیف بوڑھی ہے اگر میں اوس کو اونٹ پر چڑھاؤں تو تھم نہیں سکتی اور جو باندھ دوں تو ڈرتا ہوں مر نہ جاوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تیری ماں پر قرض ہوتا تو ادا کرتا وہ بولا بیشک آپ نے فرمایا پھر حج کر اپنی ماں کیطرف سے

مَا یُسْتَحَبُّ اَنْ یَّحُجَّ عَنِ الرَّجُلِ الْكَبِیْرِ وَلَدُهٗ باپ کیطرف سے بڑا لڑکا حج کرے تو بہتر ہے

عَنِ ابْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ اَنْتَ اَكْبَرُ وَلَدِ اَبِیْكَ فَحُجَّ عَنْهُ ترجمہ عبداللہ بن الزبیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص سے تو باپ کا بڑا لڑکا ہے اس لیے اوسکیطرف سے حج کر

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةً رَفَعَتْ صَبِیًّا لَهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک عورت نے بچہ کو اوٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ اسکا بھی حج ہوگا آپ نے فرمایا ہاں اور ثواب تجھکو ہوگا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَفَعَتِ امْرَاَةٌ صَبِیًّا لَهَا مِنْ هَوْدَجٍ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ لڑکے کو ہودج میں سے اوٹھایا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِیٍّ فَقَالَتْ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک لڑکے کو لیکر آئی اور بولے کیا اسکا بھی حج ہوگا آپ نے فرمایا ہاں اور تجھکو ثواب ہوگا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَدَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَیْثُ كَانَ بِالرَّوْحَاءِ لَقِیَ رَكْبًا فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوْا

المسلمون قالوا من استنصر قالوا یا رسول اللہ قال فاخرجت امرأۃ صبیا من المحفۃ فقالت الھذا حج قال نعم ولک اجر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے جب روحاء ایک مقام کا نام ہے مدینے سے چھتیس میل کے فاصلے پر ہیں پہونچے وہاں پر کچھ لوگ ملے آپنے فرمایا تم کون لوگ ہو وہ بولی ہم مسلمان ہیں پھر اونہوں نے پوچھا تم کون ہو لوگوں نے کہا رسول اللہ صلعم ہیں یہ سنکر ایکعورت نے ایک لڑکے کو نکالکر دیدی سی اور پوچھا کیا اسکا بھی حج ہوگا آپ نے فرمایا ہاں اور ثواب تجھ ہوگا عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بامرأۃ وھی فی خدرھا معھا صبی فقالت الھذا حج قال نعم ولک اجر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت پر سے گزرے وہ پردے میں تھی ایک لڑکا اوسکے ساتھ تھا وہ بولی اس لڑکی کا بھی حج ہوگا آپ نے فرمایا ہاں اور تجھ ثواب ہوگا **الوقت** الذی وقت فیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ الی الحج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے سے حج کو کب نکلے **عن** عائشۃ تقول خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لخمس بقین من ذی القعدۃ کانری الا الحج حتی اذا دنونا یعنی من مکۃ امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یکن معہ ھدی اذا طاف بالبیت ان یحل ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ نکلے جب ذیقعدہ کے پانچ دن باقی تھے حج کے ارادے سے جب ہم مکہ کے قریب پہونچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو جنکے ساتھ ہدی (قربانی کا جانور) نہ تھی حکم کیا طواف کرکے احرام کھولڈالنے کا **ف** اس لیے کہ حج میں دیر تھی آپنے خیال کیا کہ اگر حج سے فارغ ہونے تک احرام باندھے ہوئے رہیں گے تو لوگوں کو تکلیف ہوگی **المواقیت** میقاتوں کا بیان **ف** میقات اوس مقام کو کہتے ہیں جہاں سے احرام باندھنا ضرور ہے اوس شخص کے لیے جو حج یا عمرہ کا قصد رکھتا ہو **میقات** اھل المدینۃ مدینے والوں کا میقات **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یھل اھل المدینۃ من ذی الحلیفۃ واھل الشام من الجحفۃ واھل نجد من قرن قال عبد اللہ ویبلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ویھل اھل الیمن من یلملم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احرام باندھیں مدینے والے ذوالحلیفہ سے (جو مدینے سے چھ میل پر ہے اور مکہ وہاں سے دس منزل ہے) اور شام والے الجحفہ سے جو مکہ سے تین منزل پر ہے) اور نجد والے قرن سے (جو مکے سے دو منزل پر ہے) عبد اللہ نے کہا مجھکو پہونچی یہ بات کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یمن والے یلملم سے (جو ایک پہاڑ ہے مکے سے دو منزل پر) احرام باندھیں **میقات** اھل الشام شام والوں کا میقات **عن** عبد اللہ بن عمر ان رجلا قام فی المسجد فقال یا رسول اللہ من این تامرنا ان نھل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یھل اھل المدینۃ من ذی الحلیفۃ ویھل اھل الشام من الجحفۃ ویھل اھل نجد من قرن قال ابن عمر فیزعمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ویھل اھل الیمن من یلملم وکان ابن عمر یقول لم افقہ ھذا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص مسجد میں کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ آپ کہاں سے ہم کو حکم کرتے ہیں احرام باندھنے کا آپنے فرمایا مدینے والی احرام باندھیں ذوالحلیفہ سے اور شام والی احرام باندھیں جحفہ سے اور نجد والے قرن سے ابن عمر نے کہا لوگ

کہتے ہیں آپ نے فرمایا یمن والے یلملم سے احرام باندھیں لیکن میں نہیں سمجھا کہ آپ کا **مِيقَاتُ** اَهْلِ مِصْرَ مطر الوکا میقات

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ وَمِصْرَ الْجُحْفَةَ

وَلِاَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میقات مقرر کیا مدینے والوں کے لیے ذوالحلیفہ اور شام والوں کے لیے اور مصر والوں کی لیے جحفہ اور عراق والوں کی لیے ذات عرق اور یمن والوں کی لیے یلملم نسائی

مِيقَاتُ اَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ والوں کا میقات **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَقَالَ

هُنَّ لَهُنَّ وَلِكُلِّ اٰتٍ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ مِمَّنْ كَانَ اَهْلُهُ دُوْنَ الْمِيْقَاتِ حَيْثُ يُنْشِئُ حَتّٰى يَاْتِيَ ذٰلِكَ عَلٰى

اَهْلِ مَكَّةَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میقات مقرر کیا مدینے والوں کی لیے ذوالحلیفہ اور شام والوں کی لیے جحفہ اور نجد والوں کے لیے قرن اور یمن والوں کی لیے یلملم اور فرمایا یہ میقات ہیں ان لوگوں کی لیے جو یہیں رہتے ہیں یا جو اور مقاموں سے یہاں آویں اور جو لوگ میقاتوں سے ادھر (یعنی مکے سے نزدیک) رہتے ہیں وہ یہاں سے چلیں یہی ان کا میقات ہے یہاں تک کہ مکہ والوں کا میقات مکہ ہے **مِيقَاتُ** اَهْلِ نَجْدٍ نجد والوں کا میقات **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَاَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَاَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ وَذُكِرَ لِيْ وَلَمْ اَسْمَعْ

اَنَّهُ قَالَ وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینے والی ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں اور شام والی جحفہ سے اور نجد والی قرن سے اور میں نے نہیں سنا لیکن لوگوں نے بیان کیا آپ نے فرمایا یمن والے یلملم سے احرام باندھیں **مِيقَاتُ** اَهْلِ الْعِرَاقِ عراق والوں کا میقات **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ وَمِصْرَ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ

يَلَمْلَمَ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے والوں کی لیے میقات مقرر کیا ذوالحلیفہ کو اور شام اور مصر والوں کی لیے جحفہ کو اور عراق والوں کی لیے ذات عرق کو اور نجد والوں کی لیے قرن کو اور یمن والوں کی لیے یلملم کو **مَنْ**

كَانَ اَهْلُهُ دُوْنَ الْمِيْقَاتِ جو لوگ میقات کے اندر رہتے ہوں **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ قَالَ هُنَّ لَهُمْ وَلِمَنْ اَتٰى عَلَيْهِنَّ

مِمَّنْ كَانَ سِوَاهُمْ لِمَنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ مِنْ حَيْثُ بَدَا حَتّٰى يَبْلُغَ ذٰلِكَ اَهْلُ مَكَّةَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میقات مقرر کیا مدینے والوں کی لیے ذوالحلیفہ اور شام والوں کی لیے جحفہ اور نجد والوں کی لیے قرن اور یمن والوں کے لیے یلملم اور فرمایا یہ میقات ہیں ان لوگوں کے لیے جو یہیں رہتے ہیں اور جو اور مقاموں سے وہاں آویں جو قصد رکھتے ہوں حج یا عمرہ کا اور جو ان کے اور رہتے ہوں وہ جہاں سے قصد کریں یہیں سے احرام باندھیں یہاں تک کہ مکہ والوں کو بھی یہی حکم ہے (وہ مکے ہی میں حج کا احرام باندھیں) **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ

قرن

الیمن یہلمہ ولہن لہن ولمن اتی علیہن من غیرہن ممن کان یرید الحج والعمرۃ فمن کان دونہن فمن حیث انشا حتی اہل مکۃ یہلون منہا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لیے میقات مقرر کیا ذوالحلیفہ اور شام والوں کے لیے جحفہ اور یمن والوں کے لیے یلملم اور نجد والوں کے لیے قرن جو یہاں مقیم ہوں یا آویں یہاں اور مقاموں سے مگر قصد رکھتے ہوں حج یا عمرہ کا **ف** اور جو حج یا عمرہ کا قصد نہ ہو کسی اور کام کے لیے مکہ میں آویں تو اخیر تک ضرور نہیں لیکن ابو حنیفہ کے نزدیک ضرور ہے **ت** اور جو لوگ ان مقاموں کے اس طرف رہتے ہوں وہ اپنے گھر سے احرام باندھیں یہاں تک کہ مکہ والے مکے سے احرام باندھیں **التعریس بذی الحلیفۃ** ذوالحلیفہ میں رات کو اترنا **عن** عبد اللہ بن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذی الحلیفۃ ببیداء وصلی فی مسجدہا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رات کو ذوالحلیفہ میں ہی بیداء میں (ایک میدان ہے ذوالحلیفہ کے پاس) اور نماز پڑھی ہے ان کی مسجد میں **عن** عبد اللہ بن محمد عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ وہو فی المعرس وہو فی الحلیفۃ انی یقیل لہ بات بظاہر مبارکۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معرس میں تھے (یعنی اوس مقام میں جہاں مسافر رات کو ٹھہرتے ہیں) ذوالحلیفہ میں آپ سے کہا گیا تم مبارک میدان میں ہو **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اناخ بالبطحاء التی بذی الحلیفۃ وکان اذا اتی بہا البیداء ترجمہ ابن عمر رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ بٹھایا اوس ابرصحا میدان میں جو ذوالحلیفہ میں ہے اور نماز پڑھی بیداء میں **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظہر بالبیداء ثم رکب وعلا جبل البیداء فاہل بالحج والعمرۃ حین صلی الظہر ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ظہر کی بیداء میں پہر سوار ہوئے اور بیداء کی پہاڑ پر چڑھے اور لبیک پکارے حج اور عمرے کا ساتھ جب ظہر کی نماز پڑھی **الغسل** للاہلال احرام باندھنے کی لیے غسل کرنا **عن** اسماء بنت عمیس انہا ولدت محمد بن ابی بکر الصدیق بالبیداء فذکر ابو بکر ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال مرہا فلتغتسل ثم لتہل ترجمہ اسماء بنت عمیس سے روایت ہے انہوں نے جنا محمد بن ابی بکر کو بیداء میں ابوبکر نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا اون سے کہو غسل کریں پھر لبیک پکاریں (کیونکہ حیض یا نفاس احرام کو نہیں روکتا تمام حج کے ارکان کرے البتہ طواف میں توقف کرے جب تک پاک نہ ہو) **عن** ابی بکر انہ خرج حاجا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع ومعہ امرأتہ اسماء بنت عمیس بذی الحلیفۃ فولدت اسماء محمد بن ابی بکر فاتی ابو بکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فامرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یامرہا ان تغتسل ثم تہل بالحج وتصنع ما یصنع الناس الا لا تطوف بالبیت ترجمہ ابوبکر صدیق سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے حج کو یعنی حجۃ الوداع میں اون کے ساتھ انکی بی بی تھیں اسماء بنت عمیس جب ذوالحلیفہ میں پہنچے تو وہ جنیں محمد بن ابی بکر کو ابوبکر یہ دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا اوس سے کہو غسل کرے پہر حج کا احرام باندھے اور سب کام کرے جو اور لوگ کریں مگر طواف نہ کرے جب تک

کا غسل المحرم جو شخص احرام باندھ چکا ہو وہ غسل کرے وکسطرح کرے عن عبد اللہ بن عباس والمسور بن مخرمۃ
انھما اختلفا بالابواء فقال ابن عباس یغسل المحرم راسہ وقال المسور لا یغسل راسہ فارسلنی ابن عباس الی
ابی ایوب الانصاری اسالہ عن ذلک فوجدتہ یغتسل بین القرنین وھو مستتر بثوب فسلمت علیہ وقلت
ارسلنی الیک عبد اللہ بن عباس اسالک کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغسل راسہ وھو محرم فوضع
ابو ایوب یدیہ علی الثوب فطاطاہ حتی بدا لی راسہ ثم قال لانسان یصب علی راسہ اصب ثم حرک راسہ بیدیہ
فاقبل بھما وادبر وقال ھکذا رایتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعل ترجمہ عبد اللہ بن حنین سے روایت ہے
کہ عبد اللہ بن عباس اور مسور بن مخرمہ نے اختلاف کیا ابوا (ایک مقام ہے درمیان مکے اور مدینے کے) مین ابن عباس نے کہا
محرم (یعنی جو شخص احرام باندھ چکا ہو) اپنا سر دھوئے اور مسور نے کہا نہ دھوے - ابن عباس نے مجھکو ابو ایوب انصاری پاس بھیجا
یہ مسئلہ پوچھنے کو مین آیا تو وہ غسل کر رہے تھے کنوئے کے دو لکڑیون کے بیچ مین ایک کپڑا اڑکیے ہوے تھے مین نے سلام کیا اور کہا مجھ
عبد اللہ بن عباس نے بھیجا ہے تمہارے پاس یہ پوچھنے کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب محرم ہوتے تھے تو کیونکر سر دھوتے تھے
انہون نے اپنے کپڑے پر ہاتھ رکھکر سر سے ہٹایا یہان تک کہ کھل گیا پھر ایک آدمی سے کہا جو پانی ڈالتا تھا (پانی ڈال) پھر اپنا سر دونون
ہاتھون سے ملا آگے لائے ہاتھون کو پھر پیچھے لیگئے اور کہا مین نے اسطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا **النھی عن**
الثیاب المصبوغۃ بالورس والزعفران فی الاحرام احرام مین زعفران اور ورس مین رنگے ہوے کپڑے پہننے کی ممانعت **عن**
ابن عمر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تلبس المحرمۃ ثوبا مصبوغا بزعفران او ورس ترجمہ عبد اللہ بن عمر
سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو زعفران یا ورس (ایک گھاس ہے خوشبودار) مین رنگا ہوا کپڑا پہننے سے
عن ابن عمر قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یلبس المحرم من الثیاب قال لا یلبس القمیص ولا البرنس ولا
السراویل ولا العمامۃ ولا ثوبا مسہ ورس ولا زعفران ولا الخفین الا لمن لا یجد نعلین فان لم یجد نعلین فلیقطعھما
حتی یکونا اسفل من الکعبین ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا محرم کیسے کپڑے پہنے آپ نے فرمایا نہ پہنے
قمیص (کرتہ) اور ٹوپی اور پاجامہ اور عمامہ اور وہ کپڑا جس مین ورس (ایک قسم گھاس ہے خوشبودار) یا زعفران لگی ہو اور نہ موزے مگر جس
جوتہ نہ ملے وہ اون کو کاٹ ڈالے ٹخنون کے نیچے کرلے **الجبۃ فی الاحرام** احرام مین جبہ پہننا **عن** یعلی بن امیۃ انہ قال
لیتنی ارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو ینزل علیہ فینا نحن بالجعرانۃ والنبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قبۃ
فاتاہ الوحی فاشار الی عمر ان تعال فادخل راسہ القبۃ فاتاہ رجل قد احرم فی جبۃ بعد ما تضمخ بطیب فقال
یا رسول اللہ ما تقول فی رجل قد احرم فی جبۃ بعد ما فعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھذا فنزلت علیہ الوحی فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یغط ذلک فنزعت
عنہ فقال این الرجل الذی سالنی انفا عن العمرۃ فالتمس الرجل فقال اما الجبۃ فاخلعھا واما الطیب فاغسلہ ثم افعل
فی احرامک ترجمہ یعلی بن امیہ سے روایت ہے مین نے کہا کاش مین دیکھتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جس آتی ہوئی ایک بار ہم جعرانہ (جو ایک

موضع ہی طایف کی راہ مین اب اوسکو بڑا عمرہ کہتے ہین) مین ملا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ڈیرے مین تھے مین آپ پر سی آئی مجھکو عمران نے شارہ کیا اُدمین (دسرے ڈیرے مین ڈالا) ایک شخص آیا جسنے احرام باندہا تھا جبہ پہنے ہوے خوشبو لپیٹے ہوے وہ بولا یارسول اللہ آپ کیا فرماتے ہین اوس شخص کے باب مین جس نے جبہ پہنی ہوئی احرام باندہا ہوا آپ پر وحی اوترہی تھی آپ اور کرہے تھے جیسے سونے مین خراٹی کی آواز ہوتی ہے جتنے مین وحی موقوف ہوئی آپنے فرمایا وہ شخص کہان ہے جس نے مجھسے ابھی پوچھا تھا وہ لوگ اوس کو لیکر آئے آپ نے فرمایا جبہ کو اوتار ڈال اور خوشبو جو تُو نے سر سے لگائی ہے اوسکو دھو ڈال پھر جو سر سے احرام باندہ۔ امام نسائی نے کہا نہی سر سے احرام باندہنا یہ فقرہ کسی نے نقل نہین کیا سوا نوح بن حبیب کے اور مین اسکو محفوظ نہین سمجھتا

النہی عن لبس القمیص للمحرم

محرم کو قمیص پہننے کی ممانعت **عن** عبد اللہ بن عمر ان رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یلبس المحرم من الثیاب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یلبس القمص ولا العمائم ولا السراویلات ولا البرانس ولا الخفاف الا احد لا یجد نعلین فلیلبس خفین ولیقطعهما اسفل من الکعبین ولا تلبسوا شیئا مسه الزعفران ولا الورس ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا محرم کون سے کپڑے پہنے آپنے فرمایا کرتہ نہ پہنے عمامہ یا پاجامہ نہ ٹوپی نہ موزے مگر جسکو جوتے نہ ملین وہ موزے پہنے اور اوسکو کاٹ کر ٹخنون سے نیچا کرلی اور نہ پہنے وہ کپڑا جس مین زعفران یا ورس لگی ہو

النہی عن السراویل فی الاحرام

احرام مین پاجامہ پہننے کی ممانعت **عن** ابن عمر ان رجلا قال یا رسول اللہ ما یلبس من الثیاب اذا احرمنا قال لا تلبسوا القمیص ولا العمائم ومرة اخری القمص ولا العمائم ولا السراویلات ولا الخفین الا ان لا یکون لاحد نعلان فلیقطعهما اسفل من الکعبین ولا تلبسوا من الثیاب شیئا مسه الزعفران ولا ورس ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ہم کونسی کپڑے پہنین جب احرام باندہین آپ نے فرمایا سر پہنو کرتہ اور عمرو نے کہا کرتے اور عمامے اور پاجامے اور موزے مگر جسکے پاس جوتی نہ ہون تو وہ موزون کو کاٹ کر ٹخنون سے نیچا کرلیوے اور نہ وہ کپڑا پہنو جس مین ورس یا زعفران لگی ہو

الرخصة فی لبس السراویل لمن لا یجد الازار

اگر کسی کے پاس تہ بند نہ ہو تو وہ پاجامہ پہن لیوے **عن** ابن عباس قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب وهو یقول السراویل لمن لا یجد الازار والخفین لمن لا یجد النعلین للمحرم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ پڑہتے ہوے آپ فرماتے تہے پاجامہ اوس شخص کے لیے ہے جسکو تہ بند نہ ملی اور موزے اوس شخص کے لیے مین جسکو جوتی نہ ملین احرام مین

عن ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من لم یجد ازارا فلیلبس سراویل ومن لم یجد نعلین فلیلبس خفین ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے جو شخص تہ بند نہ پاوے وہ پاجامہ پہنے اور جو شخص جوتے نہ پاوے وہ موزے پہن لی (احرام مین)

النہی عن ان تنتقب المرأة المحرمة

جو عورت احرام باندہی ہو نہ پرنقاب ڈالے

عن ابن عمر قال قام رجل فقال یا رسول اللہ انا امرنا ان نلبس من الثیاب فی الاحرام فما ذا تامرنا ان نلبس من الثیاب فی الاحرام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تلبسوا القمیص ولا السراویلات ولا العمائم ولا البرانس ولا الخفاف الا ان یکون احد لیست له

نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ وَلَا تَنْتَقِبِ الْمَرْأَةُ الْمُحْرِمُ وَلَا تَلْبَسِ الْقُفَّازَيْنِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ آپ کون سے کپڑے پہننے کا حکم کرتے ہیں احرام میں آپ نے فرمایا سب پہنو کرتہ اور پائجامہ اور عمامہ اور ٹوپیاں اور موزے مگر جب کسی کے پاس جوتیاں نہ ہوں تو موزے پہن لے ان کو نیچا کرلے ٹخنے سے اور مت پہنو وہ کپڑے جن میں زعفران یا ورس لگی ہو اور نہ نقاب ڈالے وہ عورت جو حرام باندھی ہو دستانے پہنے **الدَّنَفِي** عَنْ لُبْسِ الْبَرَانِسِ فِي الْإِحْرَامِ احرام میں ٹوپی پہننے کی ممانعت **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلْبَسُ الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَالْوَرْسُ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے وہی جو اوپر گزری **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ إِذَا أَحْرَمْنَا قَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **النَّهْيُ** عَنْ لُبْسِ الْعَمَائِمِ فِي الْإِحْرَامِ احرام میں عمامہ باندھنے کی ممانعت **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَادَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ مَا تَلْبَسُ إِذَا أَحْرَمْنَا قَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَ نَعْلَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ فَلْيَقْطَعْهُمَا دُونَ الْكَعْبَيْنِ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا اور پوچھا کہ حرام میں کیا پہنیں آپ نے فرمایا مت پہنو کرتہ اور عمامہ اور پائجامہ اور ٹوپیاں اور موزے مگر جب جوتی نہ ملیں تو نیچا کرلے اونچا ٹخنوں سے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَادَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ مَا تَلْبَسُ إِذَا أَحْرَمْنَا قَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَنْ لَا يَكُونَ نَعْلَانِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ دُونَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مَصْبُوغًا مِنَ الثِّيَابِ وَلَا ثَوْبَ شُهْرَةٍ وَلَا تَلْبَسُوا الْقُفَّازَيْنِ وَلَا النِّقَابَ وَلَا تَتَلَثَّمُوا وَلَا تَتَبَرْقَعُوا وَلَا تَلْبَسُوا الْخُفَّيْنِ إِلَّا أَنْ لَا تَجِدُوا نَعْلَيْنِ وَإِنْ لَبِسْتُمُوهُمَا فَاقْطَعُوهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ وہ کپڑے مت پہنو جن میں زرد رنگ کا زعفران ہو **النَّهْيُ** عَنْ لُبْسِ النِّقَابِ فِي الْإِحْرَامِ احرام میں موزے پہننے کی ممانعت **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَلْبَسُوا فِي إِحْرَامِكُمُ الْقُمُصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **الرُّخْصَةُ** فِي لُبْسِ الْخُفَّيْنِ فِي الْإِحْرَامِ لِمَنْ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ جس کو جوتیاں نہ ملیں اس کو موزے پہننے کی اجازت **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُحْرِمُ إِزَارًا فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ وَإِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب کسی کو تہبند نہ ملے تو وہ پائجامہ پہنے اور جب جوتیاں نہ ملیں تو موزے پہنے **قَطْعُهُمَا** أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ اگر موزے پہنے تو ان کو کاٹ کر ٹخنوں سے نیچا کرے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُحْرِمُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی

علیہ وسلم نے فرمایا جب محرم کو جوتی نہ ملیں تو وہ موزے پہن لیوے اور اون کو کاٹ کر ٹخنوں سے نیچا کر لیوے **النہی** عَنْ اَنْ تَلْبَسَ الْمُحْرِمَةُ الْقُفَّازَيْنِ جو عورت احرام باندھے ہو دستانے نہ پہنے **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا قَامَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاذَا تَاْمُرُنَا اَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ فِي الْاِحْرَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا يَلْبَسُ شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْاَةُ الْحَرَامُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ ترجمہ پر گزر چکا **التبدید** عِنْدَ الْاِحْرَامِ احرام کے وقت بالوں کو جمانا (گوند وغیرہ سے تاکہ بال پریشان نہ ہوں) **عن** حَفْصَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاْنُ النَّاسِ حَلُّوْا وَلَمْ تَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ اِنِّيْ لَبَّدْتُ رَاْسِيْ وَقَلَّدْتُ هَدْيِيْ فَلَا اُحِلُّ حَتّٰى اَحِلَّ مِنَ الْحَجِّ ترجمہ حفصہ رضہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا لوگوں کو کیا ہوا ان سب نے احرام کھول ڈالا اور آپ نے اپنے عمرہ کا احرام نہیں کھولا آپ نے فرمایا میں نے بالوں کو جمایا اور قربانی کی تقلید کی **ف** تقلید کہتے ہیں گلے میں لٹکانے کو ہدی یعنی قربانی کی تقلید یہ ہے کہ اوسکے گلے میں ہار لٹکا دیتے ہیں تاکہ پہچان ہو کہ یہ ہدی کا جانور ہے اور مسافر میں کاٹنے کے لیئے جاتا ہے پھر کوئی اوس سے تعرض نہ کرتا **ف** سین احرام نہیں کھولونگا جبتک حج نہ کر لونگا **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا لبیک پکارتے تھے اور بالوں کو جما لیا تھا **اياحة** الطِّيْبِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ احرام باندھتے وقت خوشبو لگانا درست ہے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اِحْرَامِهِ حِيْنَ اَرَادَ اَنْ يُحْرِمَ وَعِنْدَ اِحْلَالِهِ قَبْلَ اَنْ يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے میں نے خوشبو لگائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھتے وقت اور احرام کھولتے وقت اپنے ہاتھوں سے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاِحْرَامِهِ قَبْلَ اَنْ يُحْرِمَ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ اَنْ يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے میں نے خوشبو لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے لیئے احرام سے پہلے اور احرام کھولتے وقت طواف سے پہلے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاِحْرَامِهِ قَبْلَ اَنْ يُحْرِمَ وَلِحِلِّهِ حِيْنَ حَلَّ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاِحْرَامِهِ حِيْنَ اَحْرَمَ وَلِحِلِّهِ بَعْدَ مَا رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ قَبْلَ اَنْ يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ ترجمہ حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے میں نے خوشبو لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے لیئے جب احرام باندھا اور احرام کھولتے وقت جب جمرہ عقبہ کی رمی سے فارغ ہوئے طواف سے پہلے **ف** منا میں تین مقام ہیں جہاں کنکریاں مارتے ہیں اون میں سے ایک جمرہ عقبہ ہے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاِحْرَامِهِ وَلِحِلِّهِ بِاَطْيَبِ مَا يَكُوْنُ مِنَ الطِّيْبِ بِطِيْبٍ هٰذَا يَعْنِيْ لَيْسَ لَهُ بَقَاءٌ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے میں نے خوشبو لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام کھولتے وقت اور باندھتے وقت کہ وہ ایسی خوشبو تھی جیسے تمہارے خوشبو ہے بلکہ جلد فنا ہو جاتی ہے **عن** عُرْوَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ يَا اُمَّتَاهْ طَيَّبْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بِاَطْيَبِ الطِّيْبِ عِنْدَ حُرُمِهِ وَلِحِلِّهِ ترجمہ عروہ سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے

پوچھا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کونسے خوشبو لگائی اونہان نے کہا عمدہ خوشبو احرام باندھتے وقت اور کہا تو وقت عن عائشۃ قالت کنت اطیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند احرامہ باطیب ما اجد ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے مین خوشبو لگاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھتے وقت وہ جو عمدہ سے عمدہ مجھکو ملتی عن عائشۃ قالت کنت اطیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باطیب ما اجد من عندہ وعلیہ یرید ان یزور البیت ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگاتی عمدہ خوشبو جو مجھکو ملتی احرام باندھتے وقت اور احرام کہولتے وقت اور جب آپ طواف کا قصد کرتے عن عائشۃ طیبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل ان یحرم ویوم النحر قبل ان یطوف بالبیت بطیب فیہ مسک ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے مینے خوشبو لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھتے سے پہلے اور دسوین تاریخ کو ذبیحہ کے طواف سے پہلے جسمین مشک تھی عن عائشۃ قالت کانی انظر الی وبیص الطیب فی راس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم قال احمد بن نصر فی حدیثہ وبیص طیب المسک فمفرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے گویا مین خوشبو کی چمک کو دیکھ رہی ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مین احمد بن نصر کی روایت مین ہے مشک کی خوشبو کی چمک کو آپکے ناک مین عن عائشۃ قالت لقد کان یرئی وبیص الطیب فی مفارق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے خوشبو کی چمک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگون مین معلوم ہوتی اور آپ احرام سے ہوتے موضع الطیب خوشبو کا مقام عن عائشۃ قالت کانی انظر الی وبیص الطیب فی راس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم عن عائشۃ قالت کنت انظر الی وبیص الطیب فی فرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم عن عائشۃ قالت کانی انظر الی وبیص الطیب فی مفارق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم عن عائشۃ قالت لقد رایت وبیص الطیب فی راس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم عن عائشۃ قالت کانی انظر الی وبیص الطیب فی مفارق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یھل ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے گویا مین دیکھ رہی ہون یا مین نے دیکھی خوشبو کی چمک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مین یا بالون کی جڑون مین یا مانگون مین اور آپ احرام باندھتے ہی بالبیک پکارتے تھے ف یہ ایک ہی حدیث ہے مولف نے الفاظ کی اختلاف سے اوسکو جدا جدا روایت کہا ترجمہ سب کا قریب قریب اسوجہ سے ہم نے ایک ہی جگہہ ترجمہ کردیا عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یحرم ادھن باطیب ما یجد ثم یدھن بدھنہ فی راسہ ولحیتہ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب احرام کا قصد کرتے تو خوشبو دار روغن لگاتے یہانتک کہ مینہ کی چمک آپ کے سر اور داڑھی مین دیکھتی عن عائشۃ قالت کنت اطیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باطیب ما کنت اجد من الطیب حتی اری وبیص الطیب فی راسہ ولحیتہ قبل ان یحرم ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگاتی عمدہ خوشبو جو مجھکو ملتی یہانتک کہ مین دیکھتی

دیکھی خوشبو کی آپ کی واپسی اور سر مین احرام باندھنے سے پہلے **عن** عائشۃ قالت لقد رأیت وبیص الطیب فی مفارق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد ثلاث **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے مینے خوشبو کی چمک دیکھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ مین تین دن کے بعد **عن** عائشۃ قالت کنت اری وبیص الطیب فی مفارق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد ثلاث **ترجمہ** وہی اوپر گزرا **عن** محمد بن المنتشر قال سألت ابن عمر عن الطیب عند الاحرام فقال کان أهلی یأتونی بالقطران أحب إلی من ذلك فذكرت ذلك لعائشة فقالت یرحم الله أبا عبد الرحمن لقد كنت أطیب رسول الله صلی الله علیه وسلم فیطوف فی نسائه ثم یصبح محرما ینضح طیبا **ترجمہ** محمد بن المنتشر سے روایت ہے مین نے عبد اللہ بن عمر سے پوچھا احرام باندھتے وقت خوشبو لگانا کیسا ہے انہون نے کہا اگر مین قطران (ایک تیل ہوتا ہے سیاہ بدبودار جو اونٹون کو لگاتے ہین) لگانون تو بہتر ہے خوشبو لگانے سے مین نے یہ حضرت عائشہ سے بیان کیا انہون نے کہا رحم کرے اللہ ابا عبد الرحمن پر (یعنی ابن عمر اپنی کہنون سے جو چوک ہوئی) مین خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگاتی تھی آپ سب عورتون پاس پھر کر آتے پھر صبح ہوتی اور خوشبو پھوٹ پھوٹ کر نکلتی آپ مین سے (اور آپ احرام باندھتے صبح کو) **عن** محمد بن المنتشر قال سمعت ابن عمر یقول لأن أصبح مطلیا بقطران أحب إلی من أن أصبح محرما أنضح طیبا فدخلت علی عائشة فأخبرتها بقوله فقالت طیبت رسول الله صلی الله علیه وسلم فطاف فی نسائه ثم أصبح محرما **ترجمہ** وہی اوپر گزرا **الرخصۃ فی ان یتزعفر المحرم** محرم کو زعفران لگانا کیسا ہے **عن** انس قال نهی النبی صلی الله علیه وسلم أن یتزعفر الرجل **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مرد کو زعفران لگانا غیر (یعنی احرام مین) **عن** انس بن مالك قال نهی رسول الله عن التزعفر **عن** انس أن رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن التزعفر قال حماد یعنی الرجال **ترجمہ** اوپر گزرا **المخلوق للمحرم** محرم کو اگر خوشبو لگی ہو تو کیا کرے **عن** یعلی بن منیة أن رجلا أتی النبی صلی الله علیه وسلم وعلیه لعمرة وعلیه مقطعات وهو متضمخ بطیب فقال فقال أهللت بعمرة ثم اصنع فقال النبی صلی الله علیه وسلم ما كنت صانعا فی حجك فاصنعه فی عمرتك **ترجمہ** یعلی بن منیہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور اس نے عمرہ کا احرام باندھا تھا لیکن بے سی کپڑے پہنے تھا اور خوشبو لگائے تھا وہ بولا مین نے عمرہ کی نیت کی ہے اب مین کیا کرون آپ نے فرمایا جو حج مین کرتا ہے سو عمرہ مین کر (یعنی عمرہ کے احرام مین بھی ان چیزون سے بچ جن سے حج مین بچتا ہے) **عن** یعلی بن أمیة قال أتی رسول الله صلی الله علیه وسلم رجل وهو بالجعرانة وعلیه جبة وهو مصفر لحیته ورأسه فقال یا رسول الله إنی أحرمت بعمرة وأنا كما ترى فقال انزع عنك الجبة واغسل عنك الصفرة وما كنت صانعا فی حجك فاصنعه فی عمرتك **ترجمہ** یعلی بن امیہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ جعرانہ مین تھے وہ جبہ پہنے تھا اور داڑھی اور سر کا زرد تھا (زعفران سے) وہ بولا یا رسول اللہ مین نے عمرہ کا احرام باندھا اور میرا حال ایسا ہے جو آپ دیکھتے ہین آپ نے فرمایا جبہ اتار اور زردی دھو ڈال اور جو حج مین کرتا ہے سو عمرہ مین کر **الکحل للمحرم** محرم کو سرمہ لگانا کیسا ہے **عن** عثمان قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فی المحرم إذا اشتكى رأسه وعینیه

حجتك

ان یغسلہ بماء وسدر ترجمہ حضرت عثمان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محرم کے سر (یا) کہنوں میں بیماری ہو تو (علاج کا) کیا کیا ہے ف اور ہر ایک دوا لگاوے جسمیں خوشبو نہ ہو **الکراھیۃ** وفی الثیاب للصغیر للمحرم محرم کو رنگین کپڑے پہننا مکروہ ہے **عن** جعفر بن محمد قال حدثنی ابی قال اتینا جابرا فسألناہ عن حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحدثنا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لو استقبلت من امری ما استدبرت لم اسق الھدی وجعلتھا عمرۃ فمن کان منکم لیس معہ ھدی فلیحلل ولیجعلھا عمرۃ وقدم علی رضی من الیمن بھدی وساق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ ھدیا واذا فاطمۃ قد لبست ثیابا صبیغا واکتحلت فانطلقت محرشا استفتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ ان فاطمۃ لبست ثیابا صبیغا واکتحلت فقال مرتی بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال صدقت صدقت صدقت انا امرتھا ترجمہ حضرت امام جعفر صادق رح سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ امام محمد باقر سے انہوں نے کہا ہم جابر بن عبد اللہ انصاری کے پاس آئے اور ان سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کو انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (حجۃ الوداع میں) اگر معلوم ہوتا مجھ پہلی جواب ہوا تو میں ہدی اپنے ساتھ نہ لاتا اور عمرہ کر لیتا یعنی حج کو بدل کر عمرہ کر دیتا اور طواف اور سعی کر کے احرام کھول ڈالتا (اب بھی جس شخص کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے اور حج کو عمرہ کر دیوے پھر حج کے دنوں میں حج کا احرام باندھے) اور حضرت علی رض یمن سے آئے ہدی لیکر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے ہدی لیکر گئے تو ایک ہی بیکا حضرت فاطمہ نہ ہر ارض نے رنگین کپڑے پہنے اور سرمہ لگایا حضرت علی نے کہا میں یہ دیکھکر بھڑکانے کی نیت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ دیکھیے فاطمہ نے رنگین کپڑے پہنے ہیں اور سرمہ لگایا اور کہتی ہیں مجھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا حکم دیا آپ نے فرمایا انہوں نے سچ کہا سچ کہا میں نے انکو حکم دیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محرم کو رنگین کپڑے پہننا منع ہے ورنہ حضرت علی رض کیوں شکایت کرنے جاتے بعضوں نے کہا وہ رنگ منع نہیں جو خوشبودار ہو **تخمیر** للوجہ ورأس المحرم کو سر یا منہ ڈھانپنا درست نہیں ہے **عن** ابن عباس ان رجلا وقصت عنزہ ترجمہ

فاقصعتہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اغسلوہ بماء وسدر وکفنوہ فی ثوبین وخمروا رأسہ ووجھہ فانہ یبعث یوم القیامۃ ملبیا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص نے اونٹ پر سے گرا اوس نے اوسکو مار ڈالا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو غسل دو پانی اور بیری کی پتی سے اور کفن دو دو کپڑوں میں سر اور منہ اوسکا باہر رکھو وہ قیامت کو لبیک کہتا ہوا اٹھیگا ف اوسکا سر اور منہ کھولنے کا حکم دیا کس لیے کہ وہ احرام میں مرا تھا **عن** ابن عباس قال مات رجل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اغسلوہ بماء وسدر وکفنوہ فی ثیابہ ولا تخمروا وجھہ ورأسہ فانہ یبعث یوم القیامۃ ملبیا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص مر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو غسل دو پانی اور بیری سے اور کفن دو کپڑوں کا اور سر اور منہ اوسکا کیونکہ وہ قیامت کو لبیک پکارتا ہوا اٹھیگا **الافراد** افراد کا بیان ف افراد یہ ہے میں صرف حج کی نیت سے احرام باندھے کوئی حج اور عمرہ دونوں کی ایک ساتھ نیت کرے تو وہ قران ہے اور جو صرف عمرہ کی نیت سے

احرام باندھے پھر مکے میں جاکر عمرہ کرکے احرام کھولڈالے اور حج کے دن میں حج کرے تو وہ تمتع ہے **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افرد الحج **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا **عن** عائشۃ قالت اھل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحج **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لبیک پکاری صرف حج کی نیت سے **عن** عائشۃ قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موافین لھلال ذی الحجۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شاء ان یھل بحج فلیھل ومن شاء ان یھل بعمرۃ فلیھل بعمرۃ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ذیحجہ کے چاند پر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا جی چاہے حج کا احرام باندھے اور جسکا جی چاہے عمرہ کا احرام باندھے **عن** عائشۃ قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نری الا انہ الحج **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ہم نہیں جانتے مگر یہ کہ نکلتے آپ حج کو

القران

قران کا بیان **عن** ابی وائل قال قال الصبی بن معبد کنت امرأ عربیا نصرانیا فاسلمت فکنت حریصا علی الجھاد فوجدت الحج والعمرۃ مکتوبین علی فاتیت رجلا من عشیرتی یقال لہ ھریم بن عبد اللہ فسالتہ فقال اجمعھما واذبح ما استیسر من الھدی فاھللت بھما فلما اتیت العذیب لقینی سلمان بن ربیعۃ وزید بن صوحان وانا اھل بھما فقال احدھما للاخر ما ھذا بافقہ من بعیرہ فاتیت عمر فقلت یا امیر المؤمنین انی اسلمت وانا حریص علی الجھاد وانی وجدت الحج والعمرۃ مکتوبین علی فاتیت ھریم بن عبد اللہ فقلت یا ھناہ انی وجدت الحج والعمرۃ مکتوبین علی فقال اجمعھما واذبح ما استیسر من الھدی فاھللت بھما فلما اتیت العذیب لقینی سلمان بن ربیعۃ وزید بن صوحان فقال احدھما للاخر ما ھذا بافقہ من بعیرہ فقال عمر ھدیت لسنۃ نبیک صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابو وائل سے روایت ہے صبی بن معبد نے کہا میں ایک گنوار نصرانی تھا سو مسلمان ہوگیا اور مجھ جہاد کی بڑی خواہش تھی لیکن حج اور عمرہ دونوں مجھ پر فرض نکلے میں ایک شخص پاس آیا اپنی قبیلہ میں سے جسکا نام ہریم بن عبد اللہ تھا اوس سے میں نے پوچھا اوس نے کہا دونوں ایک ساتھ کرلی اور جو قربانی میسر ہو کاٹ میں نے دونوں کا احرام ساتھ باندھا (یعنی قران کیا) جب ہم عذیب میں آئے (عذیب ایک مقام ہے) تو دو مسلمان سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان ملے اور میں دونوں کے ساتھ لبیک پکارتا تھا (یعنی لبیک بحج و عمرہ کہتا تھا) ایک نے دوسرے سے کہا یہ اپنی اونٹ سے زیادہ سمجھ نہیں رکھتا ہے یہ سنکر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ پاس آیا اور عرض کیا اے امیر المومنین میں مسلمان ہوا اور مجھ جہاد کی بڑی آرزو تھی لیکن میں نے دیکھا تو حج اور عمرہ مجھ پر فرض ہے میں ہریم بن عبد اللہ پاس گیا اور اوس سے کہا مجھ پر حج اور عمرہ دونوں فرض ہیں اونہوں نے کہا دونوں کو ایک ساتھ کرلی اور کاٹ جو قربانی میسر ہو میں نے دونوں کا احرام باندھا جب عذیب میں پہونچا تو دو مسلمان سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان ملے ایک نے اون میں سے دوسرے سے کہا اس کو اپنی اونٹ سے زیادہ سمجھ نہیں ہے حضرت عمر نے کہا تجھکو بتلائی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت (یعنی قران بہتر ہے جو تو نے کیا اور سنت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) **عن** رجل من اھل العراق یقال لہ شقیق بن سلمۃ ابو وائل ان رجلا من بنی تغلب یقال لہ الصبی بن معبد فکان

نَصْرَانِيًّا فَاسْلَمَ فَقِيلَ فِي اَوَّلِ مَاجَمَعَ قَلْبِيْ حَجٌّ وَعُمْرَةٌ جَمِيْعًا فَهُوَ كَذٰلِكَ يُلَبِّيْ بِهِمَا جَمِيْعًا ثُمَّ عَلٰى سَلْمَانَ بْنِ رَبِيْعَةَ
وَزَيْدِ بْنِ صُوْحَانَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا كُنْتَ اَضَلَّ مِنْ جَمَلِكَ هٰذَا قَالَ الصُّبَيُّ فَلَمْ يَزَلْ فِيْ نَفْسِيْ حَتّٰى لَقِيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ هُدِيْتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَقِيْقٌ وَكُنْتُ اخْتَلِفُ اَنَا وَمَسْرُوْقُ بْنُ الْاَجْدَعِ اِلَى
الصُّبَيِّ بْنِ مَعْبَدٍ نَسْتَذْكِرُهٗ فَلَقَدِ اخْتَلَفْنَا عَلَيْهِ مِرَارًا اَنَا وَمَسْرُوْقُ بْنُ الْاَجْدَعِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ شقیق نے کہا
جو راوی ہے اس حدیث کا میں اور مسروق بن الاجدع صبی بن معبد کے پاس جایا کرتے اور اس قصہ کو بیان کرنا چاہتے تھے اور مسروق کئی بار
اس کے پاس گئے ہیں عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عُثْمَانَ فَسَمِعَ عَلِيًّا يُلَبِّيْ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ فَقَالَ اَلَمْ تَكُنْ تَنْهٰى
عَنْ هٰذَا قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّيْ بِهِمَا جَمِيْعًا فَلَمْ اَدَعْ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِقَوْلِكَ ترجمہ مروان بن الحکم سے روایت ہے جس حضرت عثمان پاس بیٹھا تھا اور انہوں نے سنا حضرت علی رضہ کو لبیک کہتے ہوئے عمرہ اور حج
کی ایک ہی قران کیا تھا عثمان نے کہا کیا ہم نہیں منع کرتے ہیں اس سے علی رضہ نے کہا بیشک تم منع کرتے ہو اس سے لیکن میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا لبیک کہتے ہوئے حج اور عمرہ کی ایک ساتھ تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو تمہاری بات سے نہ چھوڑوں گا

ف حضرت عثمان خلفاء راشدین میں سے ہیں اور اس وقت ایک بڑے مجتہد تھے جنکو طریقے پر خود حضرت پیغمبر نے چلنے کا حکم دیا ہے مگر چونکہ قران
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت تھی اور حضرت عثمان رضہ زمانہ واقفی سے اوس سے منع کیا تھا اس لیے حضرت علی رضہ نے عثمان کا کہنا نہ سنا
اور حضرت رسول اللہ صلعم کی سنت پر عمل کیا۔ جب حدیث کے خلاف حضرت عثمان کا حکم جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اور اوس زمانہ میں خلیفہ
وقت ہیں قبول کرنے کے لائق نہ ہوا اور مجتہد یا فقیہ یا امام یا عالم کس شمار اور قطار میں ہیں عَنْ مَرْوَانَ اَنَّ عُثْمَانَ كَانَ يَنْهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ وَاَنْ
يَجْمَعَ الرَّجُلُ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَقَالَ عَلِيٌّ لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مَعًا فَقَالَ عُثْمَانُ اَتَفْعَلُهَا وَاَنَا اَنْهٰى عَنْهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لَمْ اَكُنْ
لَاَدَعَ سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَحَدٍ مِنَ النَّاسِ ترجمہ مروان سے روایت ہے حضرت عثمان رضہ نے منع کیا حج تمتع سے اور قران
منع کیا تو حضرت علی رضہ نے اسی وقت پکارا لبیک بحجۃ وعمرۃ معاً یعنی حاضر ہوا ہوں میں تیری خدمت میں حج اور عمرہ کی ایک ساتھ
حضرت عثمان نے کہا تم اس کو کرتے ہو اور میں منع کرتا ہوں حضرت علی رضہ نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو کسی کی
کہنے سے چھوڑنے والا نہیں عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ حِيْنَ اَمَّرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
الْيَمَنِ فَلَمَّا قَدِمَ عَلِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلِيٌّ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ صَنَعْتَ قُلْتُ اَهْلَلْتُ بِاِهْلَالِكَ قَالَ فَاِنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ وَقَرَنْتُ قَالَ وَقَالَ اَحْصِنْ هٰذَا بِهٖ لَوِ
اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ لَفَعَلْتُ مَا فَعَلْتُمْ وَلٰكِنِّيْ سُقْتُ الْهَدْيَ وَقَرَنْتُ ترجمہ براء سے روایت ہے میں حضرت
علی رضہ کو ساتھ تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو یمن کا حاکم بنایا تھا جب حضرت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو
اونہوں نے کہا مجھ سے آپنے پوچھا تو نے کیا کیا ہے (یعنی کاہیکا احرام باندھا ہے) میں نے کہا میں نے احرام باندھا ہے آپ کے احرام پر
(یعنی یہ نیت کی ہے کہ جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے آپنے فرمایا میں تو ہدی (قربانی کا جانور) ساتھ لایا اور

قران کیا آپ نے فرمایا اپنے اصحاب سے اگر میں پہلے جانتا جو اب ہوا ہے ہم کو احرام کہو نہ اشاق ہوا اسوجہ سے کہ میں احرام نہیں کھولا البتہ میں جیسے ویسا ہی کرتا جیسا تم نے کیا ہے رعینی ہدی ساتھ نہ لاتا اور عمرہ یا حج کی نیت سے کرتا) لیکن میں ہدی ساتھ لایا ہوں اور میں قران کیا ہے اور تو میں احرام نہیں کھول سکتا جبتک جو سی فراغت نہ ہو **عن** عمران بن حصین جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین حج وعمرۃ ثم توفی قبل ان ینھی عنھا وقبل ان ینزل القران بعضو منہ **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے جمع کیا حج اور عمرہ کو پھر وفات پائی اور نہ منع کیا اوس سے قران میں اوسکی حرمت اوتری **عن** عمران ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمع بین حج وعمرۃ ثم لم ینزل فیھا کتابا ولم ینھ عنھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فیھا رجل برایہ ماشاء **ترجمہ** عمران سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے جمع کیا حج اور عمرہ کو اور قرآن میں اوسکا حکم نہیں اوتارا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے اوس سے منع کیا بکہ نہیں نے اپنی عقل سے اوسمیں کچھ کہا **ف** مراد حضرت عمر ہیں کیونکہ وہ منع کرتے تھے قران سے تمتع سے جیسے حضرت عثمان منع کرتے تھے پر اون کے منع کرنے کیطرف صحابہ نے التفات نہیں کیا اور اون کو بھی جب حدیث معلوم ہوئی تو وہ اپنی بات سے پھر گئے جیسے اوپر گزرا کہ حضرت عمر نے قران کو سنت بتلایا جہنی بن معبد کو **عن** عمران بن حصین تمتعنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** عمران بن حصین نے کہا ہم نے تمتع کیا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے ساتھ **عن** انس یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لبیک عمرۃ وحجا لبیک عمرۃ وحجا **ترجمہ** انس سے روایت ہے میں نے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے لبیک عمرہ وحجا لبیک عمرہ وحجا **عن** انس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلبی بھما **ترجمہ** انس سے روایت ہے میں نے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے سنا آپ لبیک پکارتے تھے دونوں کے ساتھ یعنی حج اور عمرے کے **عن** بکر بن عبد اللہ المزنی قال سمعت انسا قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یلبی بالعمرۃ والحج جمیعا فحدثت بذلک ابن عمر فقال انی لا احدثک انسا تحدثنی یقول ابن عمر قال انس ما تعدون الا صبیانا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لبیک عمرۃ وحجا معا **ترجمہ** بکر بن عبد اسد سے روایت ہے میں نے انس سے سنا کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم لبیک کہتے تھے عمرے اور حج دونوں کے ساتھ یہ میں نے ابن عمر سے بیان کیا اوہنوں نے کہا اپنے فقط حج کے ساتھ لبیک کہی میں نے انس سے کہا ابن عمر ایسا کہتے ہیں اوہنوں نے کہا تم کو کیا سمجھتے ہو میں نے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے لبیک عمرہ وحجا معا یعنی لبیک عمرہ اور حج کے ساتھ ایسا کہا

التمتع

تمتع کا بیان **عن** عبد اللہ بن عمر قال تمتع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع بالعمرۃ الی الحج وساق معہ الھدی بذی الحلیفۃ وبدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاھل بالعمرۃ ثم اھل بالحج وتمتع الناس مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالعمرۃ الی الحج فکان من الناس من اھدی فساق الھدی ومنھم من لم یھد فلما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ قال للناس من کان منکم اھدی فانہ لا یحل من شیء حرم منہ حتی یقضی حجہ ومن لم یکن اھدی فلیطف بالبیت وبالصفا والمروۃ ولیقصر ولیحلل ثم لیھل بالحج فلیھد و

وَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ فَطَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ حَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ وَمَشَى أَرْبَعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ رَكَعَ حِينَ قَضَى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ فَصَلَّى عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى قَضَى حَجَّهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهْدَى وَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ

ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا حجۃ الوداع میں یعنی پہلی عمرہ کیا پھر حج لیکن ہدی (قربانی) ہمراہ نہ لی بلکہ اپنے ساتھ لیگئے ذوالحلیفہ کو اور پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا احرام باندھا پھر حج کا احرام باندھا اور آپ کے ساتھ لوگوں نے بھی تمتع کیا یعنے پہلے عمرہ کا احرام باندھا پھر حج کا لیکن بعض لوگ اپنے ساتھ ہدی لیگئے اور بعضے نہیں لیگئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں تشریف لائے تو لوگوں سے فرمایا جو تم میں سے ہدی لایا ہے وہ احرام نہ کھولے جبتک حج نہ کرلے اور جو ہدی نہیں لایا وہ طواف کرے خانہ کعبہ کا اور صفا مروہ دوڑے اور بال کترادے اور احرام کھول ڈالے پھر حج کا احرام باندھے اور ہدی دیوے (یعنے قربانی کرے) اور جسکو ہدی نہ ملے وہ تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات اپنے گھر میں پہونچکر رکھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں تشریف لائے تو طواف کیا اور حجر اسود کو بوسہ دیا سب سے پہلے پھر دوڑ کر چلے پہلے تین پھیروں میں (یعنی مونڈھے ہلاتے ہوئے تیز چال سے اسکو رمل کہتے ہیں) جب طواف سے فارغ ہوئے تو مقام ابراہیم کے پاس دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا اور نماز سے فارغ ہوکر صفا مروے کے بیچ میں سات پھیرے کیے اور کسی چیز کو استعمال نہیں کیا جسکا استعمال احرام میں درست نہیں یعنی احرام نہیں کھولا) یہانتک کہ حج ادا کیا اور یوم النحر کو (یعنی دسویں تاریخ ذیحجہ کی) ہدی کو نحر کیا اور منا سے لوٹ کر مکے میں آئے اور طواف کیا بیت اللہ کا پھر سب چیزیں درست کرلیں جن سے احرام میں پرہیز کرتے ہے (یعنی خوشبو صحبت وغیرہ) اور جو لوگ اپنے ساتھ ہدی لے گئے تھے انہوں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرح کیا

عن سعید بن المسیب یقول حج علی وعثمان فکنا بعض الطریق فنهی عثمان عن التمتع فقال إذا رأیتموه قد دخل فارتحلوا فلبی علی وعثمان یا لعمرة فلم ینههم ثم عثمان فقال علی ألم تعلم أنا تمتعنا قال بلی قال له علی ألم تسمع رسول الله صلی الله علیه وسلم تمتع قال بلی

ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے حضرت علی اور عثمان نے حج کیا جب ہم راستے میں تھے تو حضرت عثمان نے منع کیا تمتع سے حضرت علی نے کہا اپنے لوگوں سے جب عثمان کو پھر کر جاویں تب تم چلاو اور حضرت علی اور ان کے ساتھیوں نے (عمرہ کی لبیک کہی یعنی تمتع کیا) حضرت عثمان نے انکو منع کیا حضرت علی نے کہا کیا تم نے نہیں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا انہوں نے کہا ہاں

ف پھر منع کرنا حضرت عمر اور عثمان کا تمتع سے کسی خاص وجہ سے ہوگا ورنہ قرآن میں خود تمتع کا جواز موجود ہے بعضوں نے کہا کہ یہ نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی اسلیے کہ افراد افضل ہے اور حج کے دنوں میں حج کرنا بہتر ہے اور بعضوں نے کہا کہ مقصود ممانعت سے اوس تمتع کی ہے جسمیں حج کا احرام فسخ کرکے عمرہ کیا جاوے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو رخصت دی صحابہ کو اس امر

کی وہ اون کر ساتھ خاص تھی جیسے حضرت ابو ذر سے مروی ہے کہ متعہ حج اور متعہ نساء دونوں ہمارے ساتھ خاص تھی واللہ اعلم **عن** محمد بن عبد اللہ بن الحارث بن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب انہ سمع سعد بن ابی وقاص والضحاک بن قیس عام حج معاویۃ بن ابی سفیان وھما یذکران التمتع بالعمرۃ الی الحج فقال الضحاک لا یصنع ذلک الا من جھل قدر اللہ قال سعد بئس ما قلت یا ابن اخی قال الضحاک فان عمر بن الخطاب نھی عن ذلک قال سعد قد صنعھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصنعنا ھا معہ ترجمہ محمد بن عبد اللہ بن الحارث سے روایت ہے وہ نے سنا سعد بن ابی وقاص اور ضحاک بن قیس کو جس سال معاویہ بن ابی سفیان نے حج کیا ذکر کرتے تھے تمتع کا یعنی عمرہ کے بعد حج کرنے کا ضحاک نے کہا یہ وہ کرے گا جس کو اللہ کا حکم معلوم نہیں سعد نے کہا تو برا بولا اے میرے بھتیجے ضحاک نے کہا حضرت عمر منع کرتی تھی تمتع سے سعد نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا اور ہم نے آپ کے ساتھ تمتع کیا **عن** ابی موسی انہ کان یفتی بالمتعۃ فقال رجل رویدک بعض فتیاک فانک لا تدری ما احدث امیر المؤمنین فی النسک بعد حتی لقیہ فسالہ فقال عمر قد علمت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد فعلہ ولکن کرھت ان یظلوا معرسین بھن فی الاراک ثم یروحوا بالحج تقطر رؤسھم ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے وہ فتوی دیتے تھے تمتع کا ایک شخص نے کہا ذرا ٹھہر و اس لیے کہ تم کو معلوم نہیں امیر المومنین نے کیا نیا حکم دیا ہے تمہارے بعد جبتک تم اون سے نہ ملو ابو موسے نے کہا میں عمر سے ملا اور اون سے پوچھا انہوں نے کہا میں جانتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا ہے لیکن مجھ کو ناپسند معلوم ہوا کہ لوگ رات کو اراک کے تلے اپنی عورتوں کے ساتھ ہوں اور صبح کو حج کو جاویں سر میں سے پانی ٹپکتا ہوا (یعنی غسل جنابت کر کے) **عن** ابن عباس قال سمعت عمر یقول واللہ انی لانھاکم عن المتعۃ وانتھا فی کتاب اللہ ولقد فعلھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی العمرۃ فی الحج ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے میں نے سنا حضرت عمر سے وہ کہتے تھے قسم خدا کی میں تم کو منع کرتا ہوں تمتع سے حالانکہ تمتع اللہ کی کتاب میں موجود ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے پھر منع کرنا حضرت عمر کا بیفائدہ ٹھہرا اور صحابہ نے اوس طرف التفات نکیا **عن** طاؤس قال قال معاویۃ لابن عباس اعلمت انی قد قصرت من رأس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند المروۃ قال لا یقول ابن عباس ھذا معاویۃ ینھی الناس عن المتعۃ وقد تمتع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ طاؤس سے روایت ہے کہ معاویہ نے ابن عباس سے کہا کیا تم جانتے ہو کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کترے مروہ کے پاس انہوں نے کہا عباس کا یہ کہنا کہ معاویہ لوگوں کو منع کرتا ہے تمتع سے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا ہے **ف** مگر یہ دلیل معاویہ کی ٹھیک نہیں اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا تھا لیکن آپ قربانی ساتھ لائے تھے اسی سبب سے آپ نے عمرہ کر کے احرام کھولا اور بال کترے پر جو لوگ قربانی ساتھ نہیں لائے تھے انکو آپ نے احرام کھولنے کا حکم دیدیا اور فرمایا اگر مجھکو پیشتر ایسا معلوم ہوتا تو میں ساتھ نہ لاتا جیسے دوسری روایتوں میں ہے **عن** ابی موسی قال قدمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو بالبطحاء فقال بما اھللت قلت باھلال کاھلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ھل سقت من ھدی قلت لا قال فطف بالبیت وبالصفا والمروۃ ثم حل

طفت بالبيت وبالصفا والمروة ثم اتيت امرأة من قومي فمشطتني وغسلت رأسي فكنت أفتي الناس بما أمرني ربي في إمارة أبي بكر وإمارة عمر وإني لقائم بالموسم إذ جاءني رجل فقال إنك لا تدري ما أحدث أمير المؤمنين في شأن النسك قلت يا أيها الناس من كنا أفتيناه بشيء فليتئد فإن أمير المؤمنين قادم عليكم فائتموا به فلما قدم قلت يا أمير المؤمنين ما هذا الذي أحدثت في شأن النسك قال إن نأخذ بكتاب الله فإن الله عز وجل قال وأتموا الحج والعمرة لله وإن نأخذ بسنة نبينا صلى الله عليه وسلم فإن نبينا صلى الله عليه وسلم لم يحل حتى نحر الهدي

ترجمہ ابوموسیٰ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا بطحا میں آپ نے فرمایا تو نے کاہے کا احرام باندھا میں نے کہا جس چیز کا آپ نے احرام باندھا آپ نے فرمایا تو ہدی ساتھ لایا ہے میں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا طواف کر لی اور صفا مروہ ڈور لے پھر احرام کھول ڈال میں نے طواف کیا اور صفا مروہ ڈورا پھر اپنی قوم کی ایک عورت پاس آیا اوس نے میری سر میں کنگھی کی اور میں سر دھویا میں لوگوں کو ایسا ہی حکم دیتا رہا حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ کی خلافت تک پھر ایک بار میں حج کو موسم میں تھا تو میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا تم نہیں جانتے جو امیر المومنین نے نیا حکم دیا ہے حج کے باب میں میں نے کہا اے لوگو تم میں سے جس شخص کو میں نے کچھ حکم دیا ہو وہ تامل کرے اس لیے کہ امیر المومنین خود آنیوالے ہیں انکی پیروی کرو جب وہ آئے تو میں نے کہا اے امیر المومنین تجھے کون سی بات نئی نکالی ہے حج میں اونہوں نے کہا یہ بات ہے کہ عمل کریں ہم اللہ کی کتاب پر اللہ فرماتا ہے پورا کرو حج اور عمرہ کو اللہ کے لیے اور عمل کریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر نہیں ہے کہ ہمارے پیغمبر نے احرام نہیں کھولا جبتک ہدی کو نحر نہیں کیا **ف** مگر ان دونوں باتوں سے تمتع کی ممانعت ثابت نہیں ہوتی اور خود اللہ کی کتاب میں ہے فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام نہیں کھولا ہدی کے ساتھ ہونے کی وجہ سے لیکن اون صحابہ کو حکم دیا احرام کھولنے کا

عن عمران بن حصين عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد تمتع وتمتعنا معه قال فيما نزل بآية ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ تمتع کیا لیکن ایک شخص نے اپنی عقل سے سبا یعنی کچھ کہا (دوسرا) عمل کرنا ضرور نہیں ہے شخص حضرت عمرؓ سے

ترک التسمية عند الاهلال احرام کیوقت حج یعنی کا نام نہ لینا **عن** جعفر بن محمد قال حدثني أبي قال أتينا جابر بن عبد الله فسألناه عن حجة النبي صلى الله عليه وسلم فقال نا رسول الله صلى الله عليه وسلم مكث بالمدينة تسع حجج ثم أذن في الناس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم حاج في هذا العام فنزل المدينة بشر كثير كلهم يلتمس أن يأتم برسول الله صلى الله عليه وسلم ويفعل ما يفعل فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم لخمس بقين من ذي القعدة وخرجنا معه حتى أتى ذا الحليفة فولدت أسماء بنت عميس محمد بن أبي بكر فأرسلت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف أصنع قال اغتسلي واستثفري بثوب وأحرمي فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد ثم ركب القصواء حتى إذا استوت به ناقته على البيداء نظرت إلى مد بصري من بين يديه من راكب وماش وعن يمينه مثل ذلك وعن يساره مثل ذلك ومن خلفه مثل ذلك ورسول الله صلى الله عليه وسلم بين أظهرنا عليه ينزل القرآن وهو يعرف تأويله وما عمل به من شيء عملنا به فأهل بالتوحيد لبيك اللهم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك إن الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك وأهل الناس بهذا الذي يهلون به فلم يرد رسول الله صلى الله عليه وسلم عليهم شيئا منه ولزم رسول الله صلى الله عليه وسلم تلبيته قال جابر لسنا ننوي إلا الحج ترجمہ امام جعفر صادق سے روایت ہے اونہوں نے اپنے والد بزرگوار امام محمد باقر سے فرمایا کہ میں جابر بن عبد اللہ انصاری پاس گیا اور اون سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کو اونہوں نے کہا آپ نو سال تک مدینہ میں رہے حج کو دنوں میں پھر لوگوں کو اطلاع کی گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سال حج کو تشریف لیجاوینگے تو بہت لوگ مدینہ میں آئے سب خیال یہ کرتے

کی پیروی کرین حج کے کاموں مین پھر آپ چلے جب ذیقعدہ کو پانچ روز باقی رہے ہم بھی آپ کے ساتھ نکلی جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری بیچ مین قرآن اترتا آپ اوسکا مطلب سمجھتے لیکن ہم تو جو آپ کرتی وہی کرتی اور جب ہم نکلے تو حج کی نیت سے نکلے **عن** عائشۃ قالت خرجنا لا نتوی الا الحج فلما کنا بسرف حضت فدخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابکی فقال ما یبکیک قلت لیتنی لم اخرج العام قال لعلک نفست قلت نعم قال ان ھذا شیء کتبہ اللہ عز وجل علی بنات آدم فاقضی ما یقضی الحجیر غیر ان لا تطوفی بالبیت ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ہم نکلے حج ہی کی نیت سے جب سرف (ایک مقام ہے) مکی سے چھ کوس پر) مین پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس گئے مین رو رہی تھی آپنے فرمایا شاید تجھکو حیض آیا مین نے کہا جی ہان آپنے فرمایا یہ تو وہ چیز ہے جو اللہ نے لکھدی آدم کی بیٹیون کے حصے مین تو کر سب کام جو احرام والی کرتے ہین مگر طواف نہ کر جبتک اللہ کا (جبتک پاک نہ ہو لی) **آ حج** بغیر التیلۃ بقصد الحجر دوسری کی نیت پر حج کا احرام باندھنا **عن** ابی موسی قال اقبلت من الیمن والنبی صلی اللہ علیہ وسلم منیخ بالبطحاء حین حج فقال بحجت قلت نعم قال کیف قلت قال قلت لبیک باھلال کاھلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فطف بالبیت وبالصفا والمروۃ واحل ففعلت ثم اتیت امراۃ ففلت رأسی فجعلت افی التاسر بذلک حتی کان فی خلافۃ عمر فقال ان رجلا یا ابا موسی رویدک بعض فتیاک فانک لا تدری ما احدث امیر المومنین فی النسک بعدک قال ابو موسی یا ایھا الناس من کنا افتیناہ فلیتئد فان امیر المومنین قادم علیکم فائتموا بہ وقال عمر ان تاخذ بکتاب اللہ فانہ یامرنا بالتمام وان تاخذ بسنۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یحل حتی بلغ الھدی محلہ ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے مین یمن سے آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابطح مین اترے ہوئے تھے بطحا مین جہان حج کیا تھا مجھسے پوچھا تو نے حج کیا مین نے کہا ہان آپ نے فرمایا تو نے کیا کہا مین نے کہا لبیک باہلال کاہلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی مین وہی احرام باندھتا ہون جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا ہے آپنے فرمایا طواف کر بیت اللہ کا اور دو صفا اور مروہ کے بیچ پھر احرام کھولڈالی مین نے ایسا ہی کیا بعد اوس کے مین ایکعورت پاس گیا اوس نے میرے سر کی جوئین نکالین مین لوگون کو ایسا ہی حکم دیتا رہا یہانتک کہ عمر کی خلافت ہوئی ایکشخص نے ابو موسی سے کہا تم اپنا فتوی چھوڑو تم کو معلوم نہین امیر المومنین نے کیا حکم دیا ہے حج کے کامون مین ابو موسی نے کہا اے لوگو جسکو مین نے کچھ فتوی دیا ہو وہ توقف کرے اس لیے کہ امیر المومنین خود آنیوالے ہین انکی پیروی کرو حضرت عمر نے کہا ہم کو اللہ کے کتاب پر عمل کرنا چاہیے اللہ حکم کرتا ہے پورا کرنے کا حج یا عمرہ کو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام نہین کھولا جبتک ہدی اپنی ٹھکانے نہین پہنچ (یعنی قربان نہین گئی منامین) **ف** اس روایت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمر اوسی تمتع سے منع کیا جس مین حج کو فسخ کر کے عمرہ بنایا جاے اور یہ ممانعت ہی تنزیہا تھی نہ تحریما **عن** جعفر بن محمد قال حدثنا ابی قال اتینا جابر بن عبد اللہ فسالناہ عن حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحدثنا ان علیا قدم من الیمن بھدی فساق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ ھدیا وقال لعلی بما اھللت قال اللھم انی اھل بما اھل بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعی الھدی قال

ت فاتیمو

قَالَ اَخْبَرَنَا تَرْجَمَہ امام جعفر صادق رح سے روایت ہے مجھ سے بیان کیا میرے والد امام محمد باقر رح نے کہا کہ ہم جابر بن عبد اللہ رض پاس آئے اور ان سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کو انہوں نے کہا حضرت علی رض تشریف لائے یمن سے ہدی لیکر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے ہدی لیگئے تھے آپ نے فرمایا علی رض تم نے کاہیکا احرام باندھا انہوں نے کہا میں نے کہا یا اللہ میں احرام باندھا ہے جسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا اور میرے ساتھ ہدی ہے آپ نے فرمایا تو احرام نہ کھول (حبتک جو حج نہ ہو) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمَ عَلِيٌّ مِنْ سَعَايَتِهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اَهْلَلْتَ يَا عَلِيُّ قَالَ بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا اَنْتَ قَالَ وَاَهْدٰى لَهُ هَدْيًا ترجمہ جابر رض سے روایت ہے حضرت علی صدقے کا کام کرکے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم نے کاہیکا احرام باندھا ہے علی رض انہوں نے کہا جو آپنے باندھا ہے فرمایا تو ہدی دے اور احرام باندھ ہے رہ جیسے تو باندھی ہے جابر نے کہا علی بھی ہدی لائے تھے عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ حِينَ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَصَبْتُ مَعَهُ اَوَاقِيَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلِيٌّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَجَدَ فَاطِمَةَ قَدْ نَضَحَتِ الْبَيْتَ بِنَضُوحٍ قَالَ فَتَحَصَّبَنِيهِ فَقَالَتْ اِنَّ مَالَكَ اِلَّا مَا جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَنِي فَاَحْلَلْتُ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ فَقَالَ مَا هٰذَا فَاَخْبَرْتُهُ اَنَّ فَاطِمَةَ اَمَرَتْنِي بِمَا صَنَعْتُ فَقَالَ صَدَقَتْ صَدَقَتْ مَاذَا قُلْتَ حِينَ فَرَضْتَ الْحَجَّ قَالَ قُلْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُهِلُّ بِمَا اَهَلَّ بِهِ نَبِيُّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ فَلَا تَحْلِلْ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے میں حضرت علی رض کے ساتھ تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مقرر کیا یمن پر میں نے ان کے ساتھ کئی اوقیہ چاندی پائی (ایک اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے) جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے (مکہ میں) تو فاطمہ زہرا کو دیکھا انہوں نے گھر میں خوشبو لپائی ہے علی رض کہا کہ انہوں نے کہا تم نے برا کیا انہوں نے کہا تمہیں کیا ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حکم کیا انہوں نے ہم کھول ڈالے میں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سا احرام باندھا ہے پھر میں آپ پاس آیا آپ نے فرمایا تو نے کیا کیا ہے میں نے کہا آپکے احرام باندھا ہے آپنے فرمایا میں تو قران کیا ہے اور ہدی ساتھ لایا ہوں عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ اَهْلَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ خَالِصًا لَيْسَ مَعَهُ عُمْرَةٌ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذٰلِكَ وَقَدْ نَحَرَ وَحَلَقَ وَلَمْ يَقْصُرْ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَحَلَقَ وَرَاٰى اَنَّهُ قَدْ قَضٰى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْاَوَّلِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كَذٰلِكَ فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے جو کارواں کیا جس سال حجاج بن یوسف نے یہاں عبد اللہ بن زبیر سے لوگوں نے کہا وہاں لڑائی ہونیوالی ہے ایسا نہ ہو لوگ تم کو روکیں انہوں نے کہا اللہ فرماتا ہے تم کو روکے

عَلِيٌّ عَلَى الْيَمَنِ

عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقِيلَ لَهُ اِنَّهُ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَاَنَّا نَخَافُ اَنْ يَصُدُّوكَ قَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ اِذًا اَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُشْهِدُكُمْ اَنِّي قَدْ اَوْجَبْتُ عُمْرَةً ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا شَاْنُ الْحَجِّ اِلَّا وَاحِدٌ اُشْهِدُكُمْ اَنِّي قَدْ اَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِي وَاَهْدٰى هَدْيًا اشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ ثُمَّ انْطَلَقَ يُهِلُّ بِهِمَا جَمِيعًا حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ وَلَمْ يَنْحَرْ وَلَمْ يَحْلِقْ وَلَمْ يُقَصِّرْ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَنَحَرَ وَحَلَقَ رَاٰى اَنَّهُ قَدْ قَضٰى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْاَوَّلِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كَذٰلِكَ فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ نافع سے روایت ہے ابن عمر نے جو کارادہ کیا جس سال حجاج بن یوسف نے ابن زبیر پر چڑھائی کی تھی کہا گیا ان سے کہ ہوگی لڑائی ان میں اور ہم ڈرتے ہیں کہ تم کو روکیں گے کہا تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اچھی ہے میں بھی وہی کرونگا جو آپ نے کیا میں گواہ کرتا ہوں تم کو میں نے عمرہ واجب کیا پھر چلا جب بیداء کے پاس پہنچا کہا حج اور عمرہ ایک ہے میں گواہ کرتا ہوں تم کو میں نے حج اور عمرہ واجب کیا ہے اور ہدی خریدی ہے قدید سے پھر چلا لبیک کہتا ہوا دونوں کا مکہ پہنچا طواف کیا صفا اور مروہ کا اور کچھ نہ کیا نہ قربانی کی نہ سر منڈایا نہ کترایا نہ احرام کی کوئی چیز چھوڑی جو اس پر حرام ہوئی تھی یہاں تک کہ دسویں تاریخ قربانی کی سر منڈایا سمجھا کہ حج اور عمرہ کا طواف پہلے طواف سے ہو گیا ابن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا

تحاف

اللہ کی پیروی کرنا بہتر ہے اور سوقت میں وہی کرونگا جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا (صلح حدیبیہ کے زمانے میں جب کافروں نے آپ کو مکہ میں آنے سے روکا تھا) آپنے مجبور ہوکر قربانی کاٹ ڈالی اور بال منڈائے احرام کھولڈالا پھر دوسری سال آپنے عمرے کی قضا کی (میں نے تم کو گواہ کیا کہ میں نے اپنے اوپر عمرہ واجب کیا پھر نکلے جب بیدا میں پہونچے تو کہا حج اور عمرہ ایک ہے میں نے تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے حج واجب کیا عمرے کے ساتھ اور ہدی لے گئے جسکو قدید (ایک مقام کا نام ہے) میں خریدا تھا پھر دونوں کو پکارتے ہوئے مکے میں آئے اور طواف کیا بیت اللہ کا اور صفا مروہ دوڑے بس اس سے زیادہ نہ کیا نہ قربانی کو نحر کیا نہ منڈایا نہ بال کترائے نہ کسی چیز کا استعمال کیا جو احرام میں درست نہیں جب دوسری تاریخ ہوئی تو نحر کیا منڈایا اور خیال کیا کہ پہلے طواف سے حج اور عمرہ دونوں کا طواف ادا ہوگیا **ف** شافعی کا یہ مذہب ہے اور ابو حنیفہ کا نزدیک قارن کو دو طواف اور دو سعی کرنا چاہیے

ت ابن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا **کیفیت التلبیۃ** لبیک کیونکر کہے **عن** ابن عمر

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِي التَّلْبِيَةِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اِذَا اسْتَوَتْ بِهِ النَّاقَةُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ اَهَلَّ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارتے سنا آپ فرماتے تھے لبیک اللھم لبیک لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک لک یعنی حاضر ہوتا ہوں تیری خدمت میں یا اللہ حاضر ہوں حاضر تیرا کوئی ساتھی نہیں شکر اور احسان تیرا ہی سلطنت تیری ہی کوئی تیرا ساجھی نہیں عبداللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں پڑھتے پھر جب اونٹ آپ کو لیکر کھڑا ہوتا مسجد کے پاس تو آپ ان کلموں کو پکار کر کہتے **عن** عبداللہ بن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے لبیک اللھم لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک لک

عن عبداللہ بن عمر قَالَ تَلْبِيَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک اللھم لبیک کہتے تھے لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک لک

عن عبداللہ بن عمر قَالَ كَانَتْ تَلْبِيَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَزَادَ فِيْهِ ابْنُ عُمَرَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک یوں کہتے لبیک لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک لک ابن عمر نے زیادہ کیا اس میں لبیک وسعدیک والخیر فی یدیک والرغباء الیک والعمل یعنی حاضر ہوں تیری خدمت میں میری سعادت تیرے ہی ہاتھ میں بھلائی تیری ہاتھ میں ہے رغبت تیری طرف ہے اور عمل بھی تیرے لیے ہے **عن** مسیب بن رافع قَالَ كَانَ

مِنْ تَلْبِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک یوں کہتے لبیک اللھم لبیک لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد النعمۃ لک **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ مِنْ تَلْبِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ إِلٰهَ الْخَلْقِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے لبیک الٰہ الخلق یعنی حاضر ہوں تیری خدمت میں اے اللہ تمام مخلوق کے **رَفْعُ الصَّوْتِ بِالْإِهْلَالِ** بلند آواز سے لبیک کہنا **عَنْ** خَلَّادٍ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَنِي جِبْرِيلُ وَقَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ مُرْ أَصْحَابَكَ أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ **ترجمہ** خلاد بن السائب اپنے باپ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا میرے پاس جبرئیل آئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم حکم کر دو اپنے اصحاب کو پکار کر لبیک کہنے کا **الْعَمَلُ فِي الْإِهْلَالِ** احرام کب باندھے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا نماز کے بعد **عَنْ** أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْبَيْدَاءِ ثُمَّ رَكِبَ وَصَعِدَ جَبَلَ الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حِينَ صَلَّى الظُّهْرَ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ظہر کی بیداء میں (ایک میدان ہے ذوالحلیفہ کے پاس جو مدینہ سے چھ میل ہے) پھر سوار ہوئے اور بیداء کے پہاڑ پر چڑھے اور حج اور عمرہ کی لبیک پکاری ظہر پڑھ چکنے کے **عَنْ** جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ فِي حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ صَلَّى وَهُوَ صَامِتٌ حَتَّى أَتَى الْبَيْدَاءَ **ترجمہ** امام جعفر صادق نے اپنے باپ سے سنا انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بیان میں آپ ذوالحلیفہ میں آئے اور نماز پڑھی پھر چپ رہے یہاں تک کہ بیداء میں آئے **عَنْ** سَالِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ بَيْدَاؤُكُمْ هَذِهِ الَّتِي تَكْذِبُونَ فِيهَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ **ترجمہ** سالم نے سنا اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے یہ تمہارا بیداء جس میں تم جھوٹ بولتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر آپ نے احرام نہیں باندھا مگر ذوالحلیفہ کی مسجد سے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَبُ رَاحِلَتَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ يُهِلُّ حِينَ تَسْتَوِي بِهِ قَائِمَةً **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ سوار ہوتے تھے اپنی اونٹنی پر ذوالحلیفہ میں پھر لبیک پکارتے جب اونٹنی آپ کو لیکر سیدھے کھڑی ہوتی **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک پکارتے جب اونٹنی آپ کو لیکر سیدھی ہوتی **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَأَيْتُكَ تُهِلُّ إِذَا اسْتَوَتْ بِكَ نَاقَتُكَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُهِلُّ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ وَانْبَعَثَتْ **ترجمہ** عبید اللہ بن جریج سے روایت ہے میں نے ابن عمر سے کہا تم لبیک پکارتے ہو جب اونٹنی تم کو اٹھاتی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک پکارتے تھے جب اونٹنی آپ کو لیکر کھڑی ہوتی **اِهْلَال**

النفساء نفاس والی عورت کیا کرے **عن** جابر بن عبد اللہ قال اقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسع
سنین لم یحج ثم اذن فی الناس بالحج فلم یبق احد یقدر ان یاتی راکبا او راجلا الا قدم قدم الناس
یخرجون حتی جاء ذا الحلیفۃ فولدت اسماء بنت عمیس محمد بن ابی بکر فارسلت الی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فقال اغتسلی واستثفری بثوب فاحلی ففعلت مختصر **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نو برس تک مدینہ میں رہے حج نہیں کیا پھر لوگوں کو خبر دی گئی حج کی لیے کوئی شخص باقی نہ رہا
جس کو طاقت تھی سوار یا پیدل آنے کی مگر آیا لوگ آگئے تھے نکلنے کے لیے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحلیفہ
میں تشریف لائے وہاں اسماء بنت عمیس حسین محمد بن ابی بکر کو وہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہلا بھیجا آپ نے فرمایا
غسل کر پھر لنگوٹ باندھ اور لبیک پکار وہ نے یہی کیا (یہ حدیث مختصر ہے ایک لمبی حدیث سے) **عن** جابر قال
نفست اسماء بنت عمیس محمد بن ابی بکر فارسلت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسالہ کیف
تفعل قام ان تغتسل وتستثفر بثوبها **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اسماء بنت عمیس حسین محمد بن ابی بکر کو وہ نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھوا بھیجا میں کیا کروں آپ نے فرمایا غسل کر اور ایک کپڑا لنگوٹ کس لے **فی المہلۃ**
بالعمرۃ تحیض وتخاف فوت الحج ایک عورت نے عمرہ کا احرام باندھا ہو پھر اس کو حیض آجاوے اور حج کے جاتے رہنے کا ڈر ہو
تو کیا کرے **عن** جابر بن عبد اللہ قال اقبلنا مہلین مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحج مفرد واقبلت
عائشۃ مہلۃ بعمرۃ حتی اذا کنا بسرف عرکت حتی اذا قدمنا طفنا بالکعبۃ وبالصفا والمروۃ فامرنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نحل منا من لم یکن معہ هدی قال فحللنا حل ما قال فحل کله فوطئنا
النساء وتطیبنا بالطیب ولبسنا ثیابنا ولیس بیننا وبین عرفۃ الا اربع لیال ثم اهللنا یوم الترویۃ ثم
دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی عائشۃ فوجدها تبکی فقال ما شانک قالت شانی انی قد حضت
وقد حل الناس ولم احلل ولم اطف بالبیت والناس یذهبون الی الحج الان فقال ان هذا امر کتبه اللہ علی
بنات ادم فاغتسلی ثم اهلی بالحج ففعلت ووقفت المواقف حتی اذا طهرت طافت بالکعبۃ وبالصفا و **بالمواقف**
المروۃ ثم قال قد حللت من حجتک وعمرتک جمیعا فقالت یا رسول اللہ انی اجد فی نفسی انی لم اطف با
لبیت حتی حججت قال فاذهب بها یا عبد الرحمن فاعمرها من التنعیم وذلک لیلۃ الحصبۃ **ترجمہ** جابر
بن عبد اللہ سے روایت ہے ہم لبیک پکارتی ہوئی آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج صرف حج کی اور عائشہ آئیں لبیک پکارتے
ہوئے عمرہ کی جب ہم سرف میں پہنچی تو ان کو حیض آگیا یہاں تک کہ ہم لوگ مکہ میں پہنچے اور طواف کیا کعبہ کا اور صفا مروہ کے
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم کیا احرام کھولنے کا جس کے ساتھ ہدی نہ ہو ہم نے کہا کیا کیا چیزیں ہم کو حلال ہونگی
(جو احرام میں ہم نہیں) آپ نے فرمایا ہر چیز پھر ہم نے عورتوں سے جماع کیا اور خوشبو لگائی اور کپڑے پہنے اور نویں تاریخ ہمیں حج

چار راتین باقی تہین پھر آٹھوین تاریخ ہمنے احرام باندہا جہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ پاس آئے دیکہا تو وہ رو رہی ہین آپنے فرمایا تجھے کیا ہوا وہ بولین مجھکو حیض آگیا اور لوگون نے احرام کہولا مین نے نہین کہولا نہ طواف کیا بیت اللہ کا (تو ابھی تک عمرہ کی فارغ نہین ہوئی) اور لوگ اب حج کو جا رہی ہین (میرا حج بھی گیا) آپ نے فرمایا یہ تو وہ چیز ہے جو اللہ نے لکھدی ہے آدم کے بیٹیون کو (یعنی اب تو غسل کر اور حج کا لبیک پکار) اونھون نے (ایسا ہی کیا اور سب جگہ نہین ٹھہرین (یعنی منا اور عرفات اور مزدلفہ مین) جب حیض سے پاک ہوئین تو طواف کیا کعبہ کا اور صفا اور مروہ کا پھر فرمایا اب تو حلال ہوگئی حج اور عمرہ دونون سے اونھون نے کہا (یہ دل مین کہتکتا ہے) مجھ طواف نہین کیا کعبے کا حج سے پہلے (تو عمرہ کیسی) (واہوا) آپ نے فرمایا چاہا عبدالرحمن (حضرت عائشہ کو بہائی تھی) انکو لیجا اور عمرہ کرا لا (تنعیم سے (جو ایک مقام ہے مکے سے تین کوس پر اب عمر کا احرام اکثر وہین سے باندہتے ہین) اور یہ واقعہ لیلۃ الحصبہ مین ہوا (یعنی جس رات محصب مین اترتے ہین) محصب ایک مقام ہے مکے سے ایک میل پر وہان مناسع نوشتی ہوئے ٹہرتے ہین بارہوین یا تیرہوین تاریخ کو

عن عائشۃ قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع فاھللنا بعمرۃ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان معہ ھدی فلیھل بالحج مع العمرۃ ثم لا یحل حتی یحل منھما جمیعا فقدمت مکۃ وانا حائض فلم اطف بالبیت ولا بین الصفا والمروۃ فشکوت ذلک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انقضی راسک وامتشطی واھلی بالحج ودعی العمرۃ ففعلت فلما قضیت الحج ارسلنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع عبدالرحمن بن ابی بکر الی التنعیم فاعتمرت قال ھذہ مکان عمرتک قالت فطاف الذین اھلوا بالعمرۃ بالبیت وبین الصفا والمروۃ ثم حلوا ثم طافوا طوافا اخر بعد ان رجعوا من منی بحجھم واما الذین جمعوا الحج والعمرۃ انما طافوا طوافا واحدا

ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نکلے حجۃ الوداع مین تو ہم نے عمر کا احرام باندہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکے ساتھہ ہدی ہو تو وہ حج اور عمر کا احرام دونون باندہی پھر احرام نہ کہولی جبتک دونون سے فارغ نہ ہو مین جب مکے مین پہونچی تو مجھکو حیض آگیا مین نے طواف نہین کیا کعبہ کا نہ صفا مروہ دوڑے پھر مینے شکایت کی اسکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سر کھول ڈال اور کنگی کر اور حج کا احرام باندہ اور عمرہ چھوڑ دے مین نے ایسا ہی کیا جب حج کر چکی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو عبدالرحمن بن ابی بکر کے ساتھہ تنعیم کو بہیجا مینے عمرہ کیا آپنے فرمایا یہ تیری عمر کا مقام ہے تو جن لوگون نے عمر کا احرام باندہا تہا انہون نے طواف کیا اور سعی کی پھر احرام کہول ڈالا پھر جب (حج کر کے) مناسع لوٹے تو دوسرا طواف کیا حج کا اور جن لوگون نے جمع کیا تہا حج اور عمرے کو (یعنی قران کیا تہا) اونہون نے ایک ہی طواف کیا

الاشتراط فی الحج حج مین شرط کرلینا ف یعنی احرام کیوقت اسی طرح پکارنا کہ اگر مجھے کہٹکے تک پہونچنا نہ ہوگا تو جہانتک پہونچ سکونگا وہین احرام کہول ڈالونگا اس شرط کا فایدہ یہ ہے کہ اوسکو احرام کہول ڈالنا درست ہوگا جہان وہ بیماری کیوجہ سے مجبور ہو جاوے اور آگے نہ جا سکے اور وہی کہ حج ہونے کا منا مین انتظار نہ کرنا پڑیگا جیسے اور احصار مین ہوتا ہے

عن ابن عباس ان ضباعۃ اراد ت الحج فامرھا النبی صلی

اللہ علیہ وسلم ان تشترط فعلت عن امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ضباعہ نے ارادہ کیا حج کا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو حکم کیا شرط کرلینے کا اور اوس نے ایسا ہی کیا آپکے حکم سے **کیف** یقول اذا اشترط شرط کرتے وقت کیا کہو **عن** هلال بن خباب قال سألت سعید بن جبیر عن الرجل یحج ویشترط قال الشرط بین الناس محدثنه حدیثة یعنی عکرمة محدث عن ابن عباس ان ضباعة بنت الزبیر بن عبد المطلب اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی ارید الحج فکیف اقول قال قولی لبیک اللهم لبیک ومحلی من الارض حیث تحبسنی فان لک علی ربک ما استثنیت ترجمہ ہلال بن خباب سے روایت ہے میں نے سعید بن جبیر سے پوچھا آدمی حج میں شرط کرے اونہوں نے کہا شرط لوگوں میں ہوتی ہے میں نے اون سے حدیث بیان کی اونہوں نے حدیث بیان کی ابن عباس سے کہ ضباعہ بنت زبیر بن عبد المطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ میرا قصد ہے حج کرنا تو کیا کہوں آپنے فرمایا کہہ لبیک اللھم لبیک اور میری جگہ احرام کھولنے کی وہی ہے جہاں تو مجھے روک دیوے کیونکہ جو تو نے شرط کی وہ تیرے پروردگار کے اوپر ہے **عن** ابن عباس قال جاءت ضباعة بنت الزبیر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی امرأة ثقیلة وانی ارید الحج فکیف تامرنی ان اهل قال اهلی واشترطی ان محلی حیث حبستنی ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ضباعہ بنت زبیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ میں بیمار ہوں اور میری نیت حج کی ہے تو کیا حکم فرماتے ہیں آپ مجھکو کس احرام باندھنے میں آپنے فرمایا احرام باندھ اور شرط کرلی کہ میرا احرام کھولنے کی جگہ وہی ہے جہاں تو مجھکو روک دیوے **عن** عائشة قالت دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ضباعة فقالت یا رسول اللہ انی شاکیة وانی ارید الحج فقال لها النبی صلی اللہ علیہ وسلم حجی واشترطی ان محلی حیث تحبسینی ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضباعہ پاس آئے وہ بولی یا رسول اللہ میں بیمار ہوں اور حج کرنا چاہتی ہوں آپنے فرمایا حج کر اور شرط کرلے کہ میرا احرام کھولنے کی وہی جگہ ہے جہاں تو روک دیوے **مایفعل** من جلس عن الحج ولکن یشترط جو شخص حج سے رکا ہو لیکن اوسنے شرط نہ کی ہو تو کیا کرے **عن** سالم قال کان ابن عمر ینکر الاشتراط فی الحج فیقول الیس حسبکم سنة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان حبس احدکم عن الحج طاف بالبیت وبالصفا والمروة ثم حل من کل شیء حتی یحج عاما قابلا ویهدی او یصوم ان لم یجد هدیا ترجمہ سالم سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر انکار کرتے تھے حج میں شرط کرنے سے اور کہتے تھے کیا بس نہیں تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ اگر کوئی تم میں سے روکا جاوے حج سے تو طواف کرے کعبہ کا اور صفا مروہ دوڑے پھر ہر چیز سے اوس کو درست ہو جاوے گی یہانتک کہ حج کرے دوسرے سال اور ہدی دیوے اور جو ہدی نہ پاوے تو روزے رکھے **عن** سالم عن ابیه انه کان ینکر الاشتراط فی الحج ویقول ما حسبکم سنة نبیکم صلی اللہ علیه وسلم انه لم یشترط فان حبس احدکم حابس فلیات البیت فلیطف به وبین الصفا والمروة ثم لیحلق او لیقصر ثم لیحل وعلیه الحج من قابل ترجمہ سالم سے روایت ہے اونہوں نے سنا اپنی باپ سے وہ انکار کرتی تھے حج میں شرط

کرنیکا اور کہتے تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرط نہیں کی اگر تم مین سے کسیکو روکنے والا روک دیوے تو بیت اللہ مین آوے
اور طواف کرے اور صفا مروہ دوڑے پھر سر منڈاوے یا بال کتروے پھر احرام کھول ڈالے اور دوسرے سال حج کرے **اشعار الھدی** ہدی کو اشعار کرنا **ف** یعنی ایکطرف سے کوہان کے ایک زخم کردینا اور یہ نشانی ہے ہدی کی کہ وہ جانور ہدی کا ہے عرب لوگ جب
یہ نشانی دیکھتے تو اوس جانور کو نہ لوٹتے **عن** المسور بن مخرمۃ و مروان بن الحکم قالا خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم زمن الحدیبیۃ فی بضع عشرۃ مائۃ من اصحابہ حتی اذا کانوا بذی الحلیفۃ قلد الھدی و اشعر و احرم
بالعمرۃ مختصر ترجمہ مسور بن مخرمہ اور مروان بن الحکم سے روایت ہے دونون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ
کے سال کئے سو اصحاب لیکر نکلے جب ذوالحلیفہ مین پہونچے تو ہدی کی تقلید (گلے مین ڈالنا کسی چیز کا جیسے جوتی یا رومال وغیرہ
نشانی کے لئے) کی اور اشعار کیا اور احرام باندھا عمرے کا **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشعر بدنتہ
ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشعار کیا اپنی اونٹنی کا **ای** الشقین یشعر کس طرف
سے اشعار کرے **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشعر بدنتہ من الجانب الایمن و سلت الدم عنھا
و اشعرھا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشعار کیا اپنی اونٹنی کا داہنی طرف سے اور پونچھ ڈالا
خون اوس سے **باب** سلت الدم عن البدن بدن سے خون پونچھ ڈالنا **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لما کان بذی الحلیفۃ امر ببدنتہ فاشعر فی سنامھا من الشق الایمن ثم سلت عنھا و قلدھا نعلین فلما استوت
بہ علی البیداء اھل ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ذوالحلیفہ مین تھے تو حکم کیا اپنی اونٹ کی کوہان
چیرنے کا داہنی طرف سے پھر خون پونچھا وہان سے اور گلے مین اوس کے دو جوتیان لٹکائین جب اونٹنی آپ کو لیکر سیدھی ہوئی
بیداء پر تو لبیک پکاری **فتل** القلائد اونٹ کے گلے کے ہار بٹنا **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یھدی من المدینۃ فافتل قلائد ھدیہ ثم قلدھا بیدہ ثم بعثھا مع ابی بکر فلم یحرم علیہ شیء مما یحرم
ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدی بھیجتے مدینے سے تو مین ہار گوندھا کرتی پھر بھیجا ابوبکر کے ہاتھ پھر پرہیز نہ کیا کسی چیز سے
(اسلیے کہ ہار بٹنے سے احرام نہین ہوتا جبتک ہدی کے ساتھ روانہ نہ ہو) جن چیزون سے محرم پرہیز کرتا ہے **عن** عائشۃ قالت کنت
افتل قلائد ھدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیبعث بھا ثم یاتی ما یاتی الحلال مما یحل ان یبلغ الھدی محلہ
ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہدی کے ہار بٹتی پھر آپ ہدی کو روانہ کردیتے اور جو
کام حلال (بی احرام) لوگ کرتے ہین وہ کرتے یہانتک کہ ہدی اپنی جگہ پہونچی **عن** عائشۃ قالت کنت اقتل قلائد ھدی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم یقیم فینا و لا یحرم ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہدی کے ہار بٹتی پھر آپ ٹھہرے رہتے اور احرام نہ باندھتے **عن** عائشۃ قالت کنت افتل قلائد ھدی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فیقلد ھدیہ ثم یبعث بھا ثم یقیم لا یجتنب شیئا مما یجتنبہ المحرم **عن** عائشۃ قالت لقد رایتنی

ف بدنہ

انتھی

افتل فلائد الغنم لهدی رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم یمکث حلالا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **ما یقتل**
منه القلائد ہار کس چیز کے بٹنا چاہیے **عن** ام المؤمنین قالت انا فتلت تلك القلائد من عهن کان عندنا
ثم اصبح فینا فیها ما یاتی الحلال من اهله وما یاتی الرجل من اهله ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رض سے روایت ہے مینی ان
ہار ڈورکو بٹا تھا روئی سے جو ہماری پاس تھی پھر صبح ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب کام کرتے ہے جو بن احرام لوگ کرتے ہیں اور
جو لوگ اپنی بی بیون سے کرتی ہیں **تقلید** الهدی ہدی کو گلیمین کچھ لٹکانا **عن** حفصة زوج النبی صلی الله علیه
وسلم انها قالت یا رسول الله ما بال الناس قد حلوا بعمرة ولم تحل انت من عمرتك قال انی لبدت
راسی وقلدت هدیی فلا احل حتی انحر ترجمہ ام المؤمنین حفصہ سے روایت ہے مینی کہا یا رسول اللہ لوگون کو کیا ہوا انہون
نے عمرہ کرکے حرام کھولڈالا اور آپنے عمرہ نہین کھولا آپنے فرمایا مین نے سر کے بالون کو جمایا اور ہدی کے گلیمین ہار لٹکایا مین
احرام نہین کھولونگا جبتک نحر (قربانی) نہ کرون **عن** ابن عباس ان نبی الله صلی الله علیه وسلم لما اتی الخلیفة اشعر
الهدی فی جانب السنام الایمن ثم اماط عنه الدم وقلده نعلین ثم رکب ناقته فلما استوت به البیداء
لبی واحرم عند الظهر واصل بالحج ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحلیفہ مین تشریف لائے اور ہدی
کا شعار کیا داہنی طرف کوہان مین اور دو جوتیان اوسکو گلے مین لٹکائین پھر سوار ہوے اپنی اونٹنی رجیب بیداء مین اونٹنی آپ کو
لیکر سیدھی ہوئی اوسوقت آپنے لبیک کہی اور ظہر کیوقت احرام باندھا اور حج کا لبیک پکارا **تقلید** الاهل اونٹ کے گلے مین ہار
لٹکانا **عن** عائشة قالت فتلت قلائد بدن رسول الله صلی الله علیه وسلم بیدی ثم قلدها واشعرها ووجهها
الی البیت وبعثت بها وکان لم یحرم علیه شیء کان له حلالا ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رض سے روایت ہے مینی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے اونٹون کے ہار اپنی ہاتھ سے بٹے پھر آپنے اون کے گلے مین لٹکائے اور وہ کو شعار کیا اور روانہ کردیا بیت اللہ کیطرف اور آپ
ٹھہرے رہے اور کوئی چیز آپ پر حرام نہین ہوئی جو حلال تھی **عن** عائشة قالت قلدت بدن رسول الله صلی الله علیه
وسلم ثم لم یجتنب شیئا مما یجتنب المحرم ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رض سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹون
کے ہار بٹے پھر آپ محرم نہین ہوے نہ کپڑے پہننا چھوڑے **تقلید** النعم بجو یعنے ہار لٹکانا **عن** عائشة قالت کنت افتل
قلائد هدی رسول الله صلی الله علیه وسلم غنما ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بکریون
کی جو ہدی ہوتی تھین رفیعے یعنے بکریون کو جو حج کو جاتی تھین قربانی کو لیجاتی تھی **عن** عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان
یهدی النعم ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدی بھیجتے تھی بکریون کی **عن** عائشة ان رسول الله صلی
الله علیه وسلم اهدی مرة غنما وقلدها ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار بکریون کو ہدی کیا
اور اون کے گلے مین ہار لٹکائے **عن** عائشة قالت کنت افتل قلائد هدی رسول الله صلی الله علیه وسلم غنما ثم لم یحرم
ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بکریون کو ہار بٹتی تھی جو ہدی کو بھیجی جاتین تھین پھر آپ

محرم نہ ہوتے **عن** عائشۃ قالت کنا نقلد الشاۃ فیرسل بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلالا لا یجتنب من شیء ۔ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے ہم نار لٹکاتے تھے بکری کے گلے مین پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اوسکو بھیجتے تھے اور حلال ہوتے تھے کسی چیز سے پرہیز نہین کرتے تھے **تقلید الھدی** تعلیق ہدی کے گلے مین دو جوتیان لٹکانا **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اتی ذا الحلیفۃ اشعر الھدی من جانب السنام الایمن ثم قام اما طعنۃ الدم ثم قلدہ نعلین ثم رکب ناقتہ فلما استوت بہ البیداء کبر واحرم بالحج ۔ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب ذوالحلیفہ مین آئے تو اشعار کیا ہدی کا داہنی طرف سے پھر خون صاف کیا پھر دو جوتیان لٹکائین پھر سوار ہوئے اونٹنی پر جب وہ سیدھی ہوئے بیداء مین آکر پکارے تو حج کا احرام باندھا **ھل** یؤخذ من شعر الھدی اذا قلد وھل یرکبھا صاحبھا ۔ ترجمہ کیا ہدی کے گلے مین ہار لٹکاوے تو احرام باندھے یا نہین **عن** جابر انھم کانوا اذا کانوا حاضرین مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ بعث بالھدی فمن شاء احرم ومن شاء ترک ۔ ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی بھیجی تو سب لوگ مدینہ مین موجود تھے جس نے چاہا احرام باندھا اور جسنے چاہا نہ باندھا **ھل** یوجب تقلید الھدی احرامًا کیا ہدی کو تقلید کرنیسے احرام بندھ جاتا ہے **عن** عائشۃ قالت کنت افتل قلائد ھدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی ثم یقلدھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ ثم یبعث بھا مع ابی فلا یدع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا احلہ اللہ عز وجل لہ حتی ینحر الھدی ۔ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدی کی ہار بٹتی اپنے ہاتھ سے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی ہاتھ سے وہ ہارون کی گلے مین ڈالتی اور روانہ کردیتی اون کو میرے باپ کے ساتھ اور آپ کوئی چیز نہ چھوڑتے جسکو اللہ نے حلال کیا آپ کے لیے یہانتک کہ ہدی کٹی جاتی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص ہدی کے جانورون کو قربانی کے لیے کے کو روانہ کردے لیکن خود اون کے ساتھ نہ جاوے یا احرام کی نیت نکرے تو احرم نہین ہوتا **عن** عائشۃ قالت کنت افتل قلائد ھدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم لا یجتنب شیئا مما یجتنبہ المحرم ۔ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہدی کی ہار بٹتی تھی پھر آپ کسی چیز سے پرہیز نکرتے جس سے محرم پرہیز کرتا ہے **عن** عائشۃ کنت افتل قلائد ھدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا یجتنب شیئا قالت ولا نعلم الحاج حل لہ الا الطواف بالبیت ۔ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدی کی ہار بٹتی تھی پھر آپ کسی چیز سے پرہیز نکرتے اور ہم نہین جانتے کہ حج کرنیوالا حلال ہوتا ہو سوا طواف کے اور کسی چیز سے **ف** یعنی جب طواف الزیارت کرلے تو احرام کھل جاتا ہے اور سب چیزین جنکا استعمال احرام مین منع تھا درست ہوجاتی ہین **عن** عائشۃ قالت کنت لا افتل قلائد ھدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویخرج بالھدی مقلدا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقیم ما یتنع من شیء ۔ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے ہار بٹتی تھی پھر وہی روانہ ہوجاتی اور آپ شہر مین

عن عائشۃ قالت کنت افتل قلائد ھدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیقیم حلالا ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں رہتی اپنی عورتوں سے پرہیز نہیں کرتے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَنَمِ فَيُبْعَثُ بِهَا ثُمَّ يُقِيمُ فِينَا حَلَالًا **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہدی کے ہار بٹتی پھر آپ اوس کو روانہ کر دیتے اور گھر میں رہتے حلال یعنے بغیر احرام کے **سُوقِ** الْهَدْيِ ہدی کو اپنے ساتھ لیجانا **عَنْ** جَابِرٍ يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاقَ هَدْيًا فِي حَجَّةٍ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدی اپنی ساتھ لے گئے حج میں **رُكُوبُ** الْبَدَنَةِ ہدی کے جانور پر سوار ہونا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا ہدی کا اونٹ ہانک رہا تھا (اور چلتے چلتے تھک گیا تھا) آپنے فرمایا سوار ہو جا اوسپر وہ بولا ہدی کا اونٹ ہے آپنے فرمایا سوار ہو جا خرابی ہو تیری یہ دوسری یا تیسری بار آپنے فرمایا **عَنْ** أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا ہدی کا اونٹ ہانکتے ہوئے فرمایا سوار ہو جا اوسپر وہ بولا ہدی ہے آپنے فرمایا سوار ہو جا وہ بولا ہدی ہے آپنے چوتھی بار میں فرمایا سوار ہو جا خرابی ہو تیری **رُكُوبُ** الْبَدَنَةِ لِمَنْ جَهَدَهُ الْمَشْيُ جو چلتے چلتے تھکجاوے وہ ہدی کے جانور پر چڑھ لیوے **عَنْ** أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً وَقَدْ جَهِدَ بِهِ الْمَشْيُ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ أَوْ وَيْحَكَ بَدَنَةٌ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا اونٹ ہانک رہا تھا ہدی کا اور چلتے چلتے تھک گیا تھا آپنے فرمایا سوار ہو جا اوسپر وہ بولا ہدی کا اونٹ ہے آپنے فرمایا سوار ہو جا اگرچہ ہدی کی ہے **رُكُوبُ** الْبَدَنَةِ بِالْمَعْرُوفِ ہدی کے جانور پر ضرورت کیوقت چڑھنا **عَنْ** أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُسْأَلُ عَنْ رُكُوبِ الْبَدَنَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ إِذَا أُلْجِئْتَ إِلَيْهَا حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا **ترجمہ** ابوالزبیر سے روایت ہے جابر سے پوچھا گیا ہدی کے جانور پر چڑھنا کیسا ہے اونہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے چڑھ اوسپر دستور کیموافق (یعنے زیادتی مت کر اور معمول سے زیادہ اوسکو مت ستا جب تو لاچار ہو یہانتک کہ دوسری سواری پاوے **إِبَاحَةُ** فَسْخِ الْحَجِّ بِعُمْرَةٍ لِمَنْ لَمْ يَسُقِ الْهَدْيَ جو شخص ہدی ساتھ نہ لیجاوے وہ حج کا احرام فسخ کرکے عمرہ کرکے احرام کھول سکتا ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نُرَى إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ طُفْنَا بِالْبَيْتِ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَكَانَ مِمَّنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ وَنِسَاءٌ لَمْ يَسُقْنَ فَأَحَلَّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَحِضْتُ فَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَأَرْجِعُ أَنَا بِحَجَّةٍ قَالَ وَمَا كُنْتِ طُفْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا مَكَّةَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاذْهَبِي مَعَ أُخْتِكِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهِلِّي بِعُمْرَةٍ ثُمَّ مَوْعِدُكِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور نیت نہیں تھی مگر حج کی جب مکے میں آئے تو طواف کیا بیت اللہ کا اور آپ نے حکم دیا اوس شخص کو جو ہدی نہ لایا ہو احرام کھول ڈالنے کا تو احرام کھول ڈالا اون لوگوں نے جو ہدی لائے تھے اور آپ کے ہمراہ ہی ہدی نہیں لائے تھے اون نہوں نے بھی احرام کھول ڈالا حضرت عائشہ نے کہا مجھکو حیض آ گیا اسوجہ سے میں نے طواف نہیں کیا بیت اللہ کا جب مصب کی رات ہوئی (یعنی تیرہویں یا ہارہویں شب) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگ عمرہ اور حج کرکے اپنے گھر جا چکے اور میں صرف حج کرکے جاؤں آپ نے فرمایا کیا تو نے طواف نہیں کیا اون راتوں میں جب مکے میں آئے میں نے کہا نہیں اسوجہ سے کہ میں حائضہ ہو گئی تھی) آپ نے فرمایا تو جا اپنی بہائی کے ساتھ تنعیم تک اور عمرے کا احرام باندھ پھر فلان مقام پر ہم سے ملنا

عن عائشۃ قالت حرضت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نری الا انہ الحج فلما دنونا من مکۃ امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان معہ ھدی ان یقیم علی احرامہ ومن لم یکن معہ ھدی ان یحل ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جہ سی کی نیت سے جب مکے کے قریب پہونچے تو آپ نے حکم دیا جس کے ساتھ ہدی تھی وہ احرام باندھی رہی اور جس کے ساتھ ہدی نہیں ہے وہ احرام کھول ڈالے

عن جابر قال اھللنا اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالحج خالصا لیس معہ غیرہ خالصا وحدہ فقدمنا مکۃ صبیحۃ اربع مضت من ذی الحجۃ فامرنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان نحل ویجعلوا عمرۃ فبلغہ عنا انا نقول لما لم یکن بیننا وبین عرفۃ الا خمس امرنا ان نحل فنروح الی منی ومذاکیرنا تقطر من المنی فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فخطبنا فقال قد بلغنی الذی قلتم وانی ابرکم ولتقاکم ولولا الھدی لحللت ولو استقبلت من امری ما استدبرت ما اھدیت قال وقدم علی من الیمن فقال بما اھللت قال بما اھل بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال افھد وامکث حراما کما انت قال وقال سراقۃ بن مالک بن جعشم قال رسول اللہ ارایت عمرتنا ھذہ لعامنا ھذا او للابد قال ھی للابد ترجمہ جابر سے روایت ہے ہم نے یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے احرام باندھا صرف حج کی نیت سے فقط حج ہی کے واسطے پر ہم مکے میں پہونچے ذیحجہ کے چوتھی تاریخ صبح کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احرام کھول ڈالو اور عمرہ کرلو (یعنی حج کو فسخ کرکے عمرہ کرکے احرام کھول ڈالو) آپ کو ہماری یہ بات پہونچی ہم کہتے تھے جب عرفے کے پانچ دن باقی ہیں اور ہم نے احرام کھول ڈالا تو ہماری عورتیں جاوینگے اپنے اعضای تناسل سے منی بہاتے ہوے (یعنی جماع سے فارغ ہوں گے کہ حج کا احرام باندھا ہو گویا منی ذکر سے بہہ رہی ہے) آپ خطبے کو کھڑے ہوے اور فرمایا میں نے تمہاری بات سُنی میں تم سے زیادہ نیک اور پرہیزگار ہوں اگر میں ہدی نہ لاتا تو احرام کھول ڈالتا اور اگر پہلے مجھے معلوم ہوتا جو اب معلوم ہوا تو میں ہدی نہ لاتا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آئے آپ نے فرمایا تم نے کا ہیکا احرام باندھا انہوں نے کہا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا آپ نے فرمایا تو ہدی لا اور احرام باندھی رہ جیسے باندھی ہے۔ سراقہ بن مالک نے کہا یا رسول اللہ ہمارا عمرہ ہمارے اس سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کو لیے آپ نے فرمایا ہمیشہ کے لیے

عن سراقۃ بن مالک بن جعشم انہ قال یا رسول اللہ ارایت عمرتنا ھذہ لعامنا ھذا ام لابد قال بل ھی لابد ترجمہ سراقہ نے کہا یا رسول اللہ یہ عمرہ اسی سال کے

لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے آپ نے فرمایا ہمیشہ کے لیے **عَنْ** سُرَاقَةَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَمَتَّعْنَا مَعَهُ فَقُلْنَا أَنَا خَاصَّةً أَمْ لِلْأَبَدِ قَالَ بَلْ لِلْأَبَدِ ترجمہ سراقہ سے روایت ہے تمتع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم نے بھی تمتع کیا آپ کے ساتھ پھر ہم نے کہا کیا یہ ہماری لیے خاص ہے یا ہمیشہ کے لیے ہے آپ نے فرمایا نہیں ہمیشہ کے لیے ہے **عَنْ** بِلَالٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَسْخُ الْحَجِّ لَنَا خَاصَّةً أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً قَالَ بَلْ لَنَا خَاصَّةً ترجمہ بلال سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ کیا حج کا فسخ کرنا ہماری لیے خاص ہے یا سب لوگوں کے لیے آپ نے فرمایا نہیں خاص ہم لوگوں کے لیے **عَنْ** أَبِي ذَرٍّ فِي مُتْعَةِ الْحَجِّ قَالَ كَانَتْ لَنَا خَاصَّةً ترجمہ ابوذر سے روایت ہے تمتع حج میں خاص ہماری لیے تھا **عَنْ** أَبِي ذَرٍّ قَالَ فِي مُتْعَةِ الْحَجِّ لَيْسَتْ لَكُمْ وَلَسْتُمْ مِنْهَا فِي شَيْءٍ إِنَّمَا كَانَتْ رُخْصَةً لَنَا أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے انہوں نے کہا حج کا تمتع تمہاری واسطے نہیں ہے نہ تم کو اوس سے علاقہ ہے وہ خاص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے لیے رخصت تھی **عَنْ** أَبِي ذَرٍّ قَالَ كَانَتِ الْمُتْعَةُ رُخْصَةً لَنَا ترجمہ ابوذر سے روایت ہے متعہ خاص رخصت تھی ہماری لیے **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نَعْمٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَإِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ فَقُلْتُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَجْمَعَ الْعَامَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لَوْ كَانَ أَبَوَاكَ أَهَمَّا بِذَلِكَ قَالَ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ إِنَّمَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ لَنَا خَاصَّةً ترجمہ عبدالرحمن بن نعم سے روایت ہے میں ابراہیم نخعی اور ابراہیم تیمی کے ساتھ تھا میں نے کہا میں قصد کرتا ہوں اس سال حج اور عمرہ ایک ساتھ کرنیکا ابراہیم نے کہا کہ اگر تیرا باپ یا تو ایسا قصد کرتا ابراہیم تیمی نے اپنے باپ سے روایت کی انہوں نے ابوذر سے سنا کہ متعہ خاص ہماری لیے تھا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنْ أَفْجَرِ الْفُجُورِ فِي الْأَرْضِ وَيَجْعَلُونَ الْمُحَرَّمَ صَفَرًا وَيَقُولُونَ إِذَا بَرَأَ الدَّبَرُ وَعَفَى الْوَبَرُ وَانْسَلَخَ صَفَرٌ وَقَدْ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرَ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ صُبْحَ رَابِعَةٍ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً فَعَاظَمَ ذَلِكَ عِنْدَهُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الْحِلِّ قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے لوگ سمجھتے تھے (جاہلیت میں) کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا بڑا گناہ ہے اور محرم کو صفر کہتے تھے اور کہتے تھے جب اونٹ کی پیٹھ کا زخم اچھا ہوا اور بال اوسکے بڑھ جاویں اور صفر گزر جاوے یا صفر اچھا ہو تو عمرہ حلال ہوا عمرہ کرنیوالے کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب چوتھی تاریخ ذیحجہ کی صبح کو (مکے میں) آئے حج کی لبیک پکارتی ہوئی پھر آپ نے صحابہ کو حکم دیا حج کو عمرہ کرنے کا یا دن لوگوں کو ایک بڑا کام معلوم ہوا (اس لیے کہ جاہلیت سے اوسکا عقیدہ تھا کہ حج کے مہینوں میں عمرہ درست نہیں ہے) اونہوں نے کہا یا رسول اللہ عمرہ کرینگے سے کون کون سی چیزیں درست ہوں گی آپ نے فرمایا سب چیزیں حلال ہیں (احرام میں درست نہیں) **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ وَأَهَلَّ أَصْحَابُهُ بِالْحَجِّ وَأَحْرَمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ أَنْ يَحِلَّ وَكَانَ فِيمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ آخَرُ فَأَحَلَّا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا احرام باندھا اور آپ کے اصحاب نے حج کا پھر جن لوگوں کے ساتھ ہدی نہ تھی اونکو آپ نے حکم دیا احرام کھولڈالنے کا اور طلحہ بن عبیداللہ ایک شخص اور اون لوگوں میں سے تھے جنکے پاس ہدی نہ تھی سو انہوں نے

بَابُ الْخُصَّةِ

بَابُ الصَّفَرِ

احرام کھولدالا **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ھذہ عمرۃ استمتعنا بھا فمن لم یکن حدیثہ الفصل ولم یکن معہ ھدی فلیحل ولیجعلھا عمرۃ فقد دخلت العمرۃ فی الحج **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ عمرہ ہے جس سے فایدہ اٹھایا ہم نے سو جسکے پاس ہدی نہ ہو وہ سب طرح سے حلال ہو جاوے اور عمرہ حج میں داخل ہو گیا **ما یجوز للمحرم** اکلہ من الصید محرم کو شکار کھانا درست ہے **عن** ابی قتادۃ انہ کان مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا کان ببعض طریق مکۃ تخلف مع اصحاب لہ محرمین وھو غیر محرم فرای حمارا وحشیا فاستوی علی فرسہ ثم سال اصحابہ ان یناولوہ سوطہ فابوا فسالھم رمحہ فابوا فاخذہ ثم شد علی الحمار فقتلہ فاکل منہ بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بعضھم فادرکوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالوہ عن ذلک فقال انما ھی طعمۃ اطعمکموھا اللہ عز وجل **ترجمہ** ابو قتادہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے الجبار مکے کے راستے میں اپنے یاروں کے ساتھ پیچھے رہ گئے جو احرام باندھے تھے لیکن ابو قتادہ کو احرام نہ تھا انہوں نے ایک گورخر دیکھا اپنے گھوڑے پر چڑھے اور یاروں سے کوڑا مانگا انہوں نے نہ دیا پھر نیزہ مانگا انہوں نے نہ دیا انہوں نے آپ لیا اور گورخر کا پیچھا کیا آخر اسکو مارا تو بعضے اصحاب نے (جو احرام باندھے تھے) اسکا گوشت کھایا اور بعضوں نے نہ کھایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تو آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا یہ ایک لقمہ تھا جو اللہ نے تم کو کھلایا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محرم اگر مرد نہ شکاری شکار کرنے میں نہ بتلاوے نہ دکھاوے اور کوئی شکار کر لاوے تو اسکو کھانا درست ہے

عن عبد الرحمن التیمی قال کنا مع طلحۃ بن عبید اللہ ونحن محرمون فاھدی لہ طیر وھو راقد فاکل بعضنا وتورع بعضنا فاستیقظ طلحۃ فوافق من اکلہ وقال اکلناہ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

توقف

ترجمہ عبد الرحمن تیمی سے روایت ہے ہم طلحہ بن عبید اللہ کے ساتھ تھے احرام باندھے ہوئے انکو تحفہ آیا پرندی کا گوشت اور وہ سوتے تھے تو بعضوں نے ہم میں سے کھایا اور بعضوں نے پرہیز کیا جب طلحہ جاگے تو وہ موافق ہوئے ان لوگوں کے جنہوں نے کھایا تھا اور کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس کو کھایا ہے **عن** البحر ہے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرم ثم یرید مکۃ وھو محرم حتی اذا کانوا بالروحاء اذا حمار وحش معقور فذکر ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال دعوہ فانہ یوشک ان یاتی صاحبہ فجاء البحر ہے وھو صاحبہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ شانکم بھذا الحمار فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابا بکر فقسمہ بین الرفاق ثم مضی حتی اذا کان بالاثایۃ بین الروحاء والعرج اذا ظبی حاقف فی ظلھا فمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یقف عندہ لا یرمینہ احد من الناس حتی یجاوزہ

ذرعوہ

ترجمہ زید بن کعب نہدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے مکے کے قصد سے احرام باندھے ہوئے جب حاجیں پہنچے (روحا ایک مقام ہے درمیان مکہ اور مدینے کے) تو ایک گورخر زخمی دیکھا لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا

اوسکو پھر نہ دو اوسکا مالک آجاویگا اتنے مین ہنری آیا وہی اوسکا مالک تہا وہ بولا ہی رسول اللہ اس گدہ کے آپ حقدار ہین آپ
فی ابوبکر کو حکم دیا اونہون نے اوسکا گوشت تقسیم کیا سب ساتہیون کو پھر آپ آگے بڑہے جب اثابہ مین پہونچے درمیان روحاء اور عرج کے
(اثابہ اور روحاء اور عرج سب مقاموں کے نام ہین) تو دیکہا کہ ایک ہرن اپنا سر جہکا ہی ہوئی سایے مین کہڑی ہی اور ایک تیر اوسکو
لگا ہوا ہے تو کہا ہنری نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ کہڑا ہی اوس کے پاس تا کوئی اوسکو نہ چھیڑے
یہانتک کہ آپ آگے بڑہ جاوین ف شکار گوشت یعنی جنگل کے شکار کا محرم کے لیے حرام ہی مطلقا بعضون کے نزدیک اس لیے
کہ اللہ نے فرمایا وحرم علیکم صید البر ما دمتم حرما یعنے حرام ہی تم پر شکار خشکی کا جبتک تم احرام باندہی ہوا ور شافعی اور مالک
احمد امام واؤد ظاہری کے نزدیک حرام ہی اگر محرم خود شکار کرے یا مدد کری شکار کرنے مین یا اوسکی لیی شکار کیا جاوے
اور ابوحنیفہ کے نزدیک اگر محرم کے لیے شکار کیا جاوی لیکن اوس نے مدد نہ کی ہو تو درست ہی واللہ اعلم **مَا لَا يَجُوزُ لِلْمُحْرِمِ**
أَكْلُهُ مِنَ الصَّيْدِ جس شکار کا کہانا محرم کو درست نہین **عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارَ وَحْشٍ فَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي وَجْهِي قَالَ مَا إِنَّهُ لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ ترجمہ صعب بن جثامہ سے روایت ہی
مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک گورخر بہیجا اور آپ ابواء یا ودان مین تہے (دونون مقاموں کے نام ہین) آپ نے
پہیر دیا جب آپ نے دیکہا جو میری منہ پر نمود ہوا (یعنے رنج) تو فرمایا ہم نے اسلیے پہیرا کہ ہم احرام باندہی ہین) ف شاید صعب نے
حضرت ہی کی لیی شکار کیا ہوگا اسلیے آپ نے پہیر دیا ورنہ اوپر گزرا کہ ہنری کا گورخر آپ نے قبول کیا **عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ**
أَنَّهُ أَهْدَى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِوَدَّانَ أَوْ بِوَدَّانَ أَهْدَى حِمَارَ وَحْشٍ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ وَقَالَ إِنَّا حُرُمٌ وَلَا نَأْكُلُ
الصَّعْبُ ترجمہ صعب بن جثامہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاے جب ودان مین پہونچے تو ایک گورخر انکو
آپنے پہیر دیا اور فرمایا ہم احرام باندہی ہین شکار نہین کہاتے **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لِزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ مَا عَلِمْتَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدِيَ لَهُ عَضُدُ صَيْدٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَمْ يَقْبَلْهُ قَالَ فَعَضُدٌ ترجمہ ابن عباس نے زید بن ارقم سے
کہا تم کو معلوم نہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ بہیجا گیا شکار کی جانور کا ایک ٹکڑا آپنے قبول کیا اونہون نے کہا ہان
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ تَسْتَدْرِكُ كَيْفَ أَخْبَرَنِي عَنْ لَحْمِ صَيْدٍ أَهْدَاهُ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حَرَامٌ قَالَ نَعَمْ أَهْدَى لَهُ رَجُلٌ عُضْوًا مِنْ لَحْمِ صَيْدٍ فَرَدَّهُ وَقَالَ إِنَّا
لَا نَأْكُلُ إِنَّا حُرُمٌ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی زید بن ارقم آے تو ابن عباس نے اونکو یاد دلانی کی پوچہا تم نے کیا بیان
کیا تہا شکار کے گوشت مین جو ہدیتی دیا گیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ احرام باندہی تہے زید نے کہا ہان ایک شخص نے
آپ کو ایک پارچہ شکار کے گوشت کا بہیجا آپنے پہیر دیا اور فرمایا ہم نہین کہاتے ہم احرام باندہی ہین **عَنِ ابْنِ جَثَّامَةَ قَالَ قَعَدَ**
الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجْلَ حِمَارِ وَحْشٍ فَرَدَّهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ بِتَنْدُبَةٍ

فَرَدَّهَا عَلَيْهِ وَتَرجمہ ابن عباس سے روایت ہے صعب بن جثامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس گورخر کی ران ہدیہ میں بھیجی جو ان
پہنچ رہا تھا قدید میں (ایک مقام ہے) آپ احرام باندھے تھے آپ نے پھیر دیا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ أَهْدَى لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے صعب بن جثامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو گورخر ہدیہ بھیجا آپ احرام باندھے تھے آپ نے پھیر دیا إِذَا صَحَّ قَوْلُكَ لَمْ نَأْكُلْ لَحْمَ الصَّيْدِ فَقَتَلَهُ أَوْ كَلَّفَ أَحَدًا
محرم شکار کو دیکھکر ہنسے اور حلال سمجھ جاوے اور شکار مارے تو اوسکا کہانا درست ہے یا نہیں عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ
انْطَلَقَ أَبِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ يُحْرِمْ فَبَيْنَمَا أَنَا مَعَ أَصْحَابِي
ضَحِكَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَنَظَرْتُ فَإِذَا حِمَارُ وَحْشٍ فَطَعَنْتُهُ فَاسْتَعَنْتُهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ
وَخَشِينَا أَنْ نُقْطَعَ فَطَلَبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْفَعُ فَرَسِي شَأْوًا وَأُسَيِّرُ شَأْوًا وَلَقِيتُ خَلَالًا
مِنْ بَنِي غِفَارٍ فَسَأَلْتُهُمْ فَقَالُوا لَا نَدْرِي غَيْرَ أَنَّا تَرَكْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا تَرَكْتُهُ وَهُوَ قَائِلٌ بِالسُّقْيَا فَلَحِقْتُ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَصْحَابَكَ يُقْرِئُونَكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللَّهِ وَبَرَكَاتِهِ إِنَّهُمْ قَدْ خَشُوا أَنْ تُقْطَعَ دُونَكَ فَانْتَظِرْهُمْ فَانْتَظَرَهُمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حِمَارَ وَحْشٍ وَعِنْدِي مِنْهُ فَقَالَ لِلْقَوْمِ كُلُوا وَهُمْ
مُحْرِمُونَ ترجمہ عبید اللہ بن ابی قتادہ سے روایت ہے میرے باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے جس سال حدیبیہ ہوئی
(یعنی چھ سال ہجرت کے) تو اوسکے ساتھیوں نے احرام باندھا اور میرے باپ نے احرام نہیں باندھا میرے باپ نے کہا پھر یہ لوگ میرے ساتھ
تھا اتنے میں ایکدم میرے دیکھکر ہنسنے لگے میں نے دیکھا تو ایک گورخر ہے میں نے اوسکی پر حملہ مارا اور اپنے یاروں سے مدد چاہی
انہوں نے مدد نہ دی پھر ہم نے اوسکا گوشت کہایا اور ہم کو ڈر ہوا کہ ہم پیچھے رہ جاویں تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو ڈھونڈھنا شروع کیا میں اپنے گھوڑے کا ایک قدم رکھتا تھا اور ایک قدم اوٹھاتا تھا یہانتک کہ ایک شخص قبیلہ غفار سے
سے رات کو مجھ ملا میں نے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہاں چھوڑا ہے وہ بولا میں نے آپکو چھوڑا جب آپکا ارادہ سقیا
(ایک گاؤں کا نام ہے) میں ٹہرنے اور سونے کا تہا میں آپکے جاکر ملا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپکے اصحاب نے آپکو سلام
عرض کیا ہے اور رحمت اللہ کی اور برکت اوسکی اور وہ ڈرتے ہیں کہ میں لٹ نہ جاویں بغیر آپکے تو اوسکا انتظار کیجئے پس آپ نے انتظار
کی میں نے کہا یا رسول اللہ میں نے ایک گورخر مارا اور میری پاس اوسکا گوشت موجود ہے آپنے لوگوں سے فرمایا کہاؤ اور وہ سب
احرام باندھے ہے عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَهَلُّوا بِعُمْرَةٍ
فِي رَمَضَانَ فَاصْطَدْتُ حِمَارَ وَحْشٍ فَأَحْمَتْ أَطْعَانِي مِنْهُ وَهُمْ مُحْرِمُونَ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَنَبَأْتُهُ أَنَّ عِنْدَنَا مِنْ لَحْمِهِ فَاضِلَةً فَقَالَ كُلُوهُ وَهُمْ مُحْرِمُونَ ترجمہ ابوقتادہ سے روایت ہے انہوں
نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں تو سب لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا رمضان کے۔ ابوقتادہ نے کہا میں
نے ایک گورخر شکار کیا اور اپنے ساتھیوں کو کہلایا اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور عرض کیا

ن علیہ
ن اصحابہ
ن ارفع
ن یقطعوا

میری پاس اسکا گوشت اوسکا بچا ہوا ہی آپنے فرمایا کہا اوسکو حالانکہ وہ احرام باندہی ہوئی تھی **اِذَا اَشَارَ الْمُحْرِمُ اِلَی الصَّیْدِ فَقَتَلَهُ الْحَلَالُ** مجب محرم شکار کیطرف اشارہ کرے پھر غیر محرم اوسکو مارڈالے تو کیا حکم ہی **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهُمْ كَانُوْا فِیْ مَسِیْرٍ لَهُمْ بَعْضُهُمْ مُحْرِمٌ وَبَعْضُهُمْ لَیْسَ مُحْرِمًا قَالَ فَرَاَیْتُ حِمَارَ وَحْشٍ فَحِمْتُ فَرَسِیْ وَاَخَذْتُ الرُّمْحَ وَاسْتَعَنْتُهُمْ فَاَبَوْا اَنْ یُعِیْنُوْنِیْ فَاخْتَلَسْتُ سَوْطًا مِنْ بَعْضِهِمْ فَشَدَدْتُ عَلَی الْحِمَارِ فَاَصَبْتُهُ فَاَكَلُوْا مِنْهُ فَاَشْفَقُوْا اَنْ یَسْاَلَ عَنْ ذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ اَشَرْتُمْ اَوْ تَعَمَّمْتُمْ قَالُوْا لَا قَالَ فَكُلُوْا** ترجمہ عبد اللہ بن ابی قتادہ نے اپنے باپ ابو قتادہ سے سنا لوگ سفر مین تہی بعضون نے احرام باندہا تہا اور بعضون نے نہین باندہا تہا مینے ایک گورخر دیکہا اور پرچہ لیکر اپنی ساتہیون سے مدد چاہی لیکن اونہون نے انکار کیا مدد دینے سے مین نے ایک کا کوڑا لیا اور گورخر کے پیچہے لگا آخر اوسکو مارا اونہون نے اوسکا گوشت کہایا پہر ڈرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا آپنے فرمایا کیا تم نے اشارہ کیا یا مدد کی اونہون نے کہا نہین آپنے فرمایا تو کہاؤ **عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ صَیْدُ الْبَرِّ لَكُمْ حَلَالٌ مَا لَمْ تَصِیْدُوْهُ اَوْ یُصَادَ لَكُمْ** ترجمہ جابر سے روایت ہی مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے خشکی کا شکار حلال ہی تمہارے لیے جب تم خود شکار نکرو نہ تمہارے لیے شکار کیا جاوے۔ امام دارمی نے کہا اس حدیث کی اسناد مین عمرو بن ابی عمرو ہی جو قوی نہین ہی اگر یہ روایت کیا ہی دس امام مالک نے **مَا یَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ** محرم کو کون سی جانور مارنا درست ہی **قَتْلُ الْكَلْبِ الْعَقُوْرِ** کٹکنی کا مارنا درست ہی **عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ لَیْسَ عَلَی الْمُحْرِمِ فِیْ قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ الْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَاْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ** ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ہین جنکے مارڈالنے مین محرم پر کچہ گناہ نہین ایک کوا دوسری چیل تیسری بچہو چوتہی چوہا پانچوین کاٹنے والا کتا **قَتْلُ الْحَیَّةِ** سانپ کا مارنا درست ہی **عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ یَقْتُلُهُنَّ الْمُحْرِمُ الْحَیَّةُ وَالْفَاْرَةُ وَالْحِدَاَةُ وَالْغُرَابُ الْاَبْقَعُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ** ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانورون کو محرم نے کی محرم مارڈالے سانپ اور چوہا اور چیل اور کوا جیت کبلا اور کاٹنے والا کتا **قَتْلُ الْفَاْرَةِ** چوہے کا مارنا درست ہی **عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ فِیْ قَتْلِ خَمْسٍ مِنَ الدَّوَابِّ لِلْمُحْرِمِ الْغُرَابِ وَالْحِدَاَةِ وَالْفَاْرَةِ وَالْكَلْبِ الْعَقُوْرِ وَالْعَقْرَبِ** ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی پانچ جانورون کو مارنیکی محرم کے لیے کوا اور چیل اور چوہا اور کاٹنے والا کتا اور بچہو **قَتْلُ الْوَزَغِ** گرگٹ کا مارنا درست ہی **عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ امْرَاَةً دَخَلَتْ عَلٰی عَائِشَةَ وَبَیْنَ یَدَیْهَا عُكَّازٌ فَقَالَتْ مَا هٰذَا فَقَالَتْ لِهٰذَا الْوَزَغِ اِنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَنَّهُ لَمْ یَكُنْ فِیْ دَاَبَّةٍ یُطْفِئُ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِلَّا هٰذِهِ الدَّابَّةَ فَاَمَرَنَا بِقَتْلِهَا وَنَهٰی عَنْ قَتْلِ الثَّمَانِ اِلَّا الطَّعِیْنَیْنِ وَالْكَابِّ فَاِنَّهَا یُطْفِئَانِ الْبَصَرَ وَیُسْقِطَانِ مَا فِیْ بُطُوْنِ النِّسَاءِ**

ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے ایکعورت حضرت عائشہ رض پاس آئی اوسکے ہاتھ مین ایک لکڑی تھی حضرت عائشہ نے پوچھا یہ کیا ہے وہ بولی یہ گرگٹ مارنے کے لیی ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب جانور حضرت ابرہیم علیہ السلام کی آگ کو بجھاتے تھے مگر یہ جانور تو حکم کیا ہم کو اوس کے مار ڈالنے کا اور منع کیا آپنے سفید سانپ کے مارنے سے (اس لیے کہ تب تک مین نے نہین ہوتا) اور حکم کیا دیکھنے والے اور دوم کٹی ہوئے سانپ کو مارنیکا کیونکہ وہ دونون آنکھ پھوڑ ڈالتے ہین اور حاملہ عورت کے پیٹ گرا دیتے ہین **قتل العقرب** بچھو کا مارنا درست ہے **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خمس من الدواب کلھن فاسق فاقتلوھن فی الحل والحرم الحدأۃ والغراب والفارۃ والعقرب والکلب العقور ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ذکو مار ڈالنے مین گناہ نہین احرام کیحالت مین چیل اور چوہا اور کنا کتا اور بچھو اور کوا **قتل الحدأۃ** چیل کا مارنا درست ہے **عن** ابن عمر قال قال رجل یا رسول اللہ ما نقتل من الدواب اذا احرمنا قال خمس لا جناح علی من قتلھن فی الحل والحرم الحدأۃ والغراب والفارۃ والعقرب والکلب العقور ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے پوچھا یا رسول اسد ہم کون سے جانور ذکو مارین جب احرام باندہی ہون آپنے فرمایا پانچ جانور ذکو مارنے مین گناہ نہین چیل اور کوے اور چوہے اور بچھو اور کاٹنے کتے مین **قتل الغراب** کوے کا مارنا درست ہے **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل ما یقتل المحرم قال یقتل العقرب والفویسقۃ والحدأۃ والغراب والکلب العقور ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون سے جانور ذکو محرم مارے آپنے فرمایا مارے بچھو اور چوہا اور چیل اور کوا اور کتنا کتا **عن** ابن عمر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم خمس من الدواب لا جناح فی قتلھن فی الحل والحرم الفارۃ والحدأۃ والغراب والعقرب والکلب العقور ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانورون کے مارنے مین گناہ نہین اگرچہ حرم مین ہے یا احرام کیحالت مین چوہا چیل کوا بچھو کاٹنے والا کتا **فما لا یقتلہ المحرم** جن جانور کا مارنا محرم کو درست نہین **عن** ابن ابی عمار قال سألت جابر بن عبد اللہ عن الضبع فامرنی بأکلھا قلت اصیدھی قال نعم قلت اصیدھی من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم ترجمہ ابن ابی عمار سے روایت ہے مین نے جابر بن عبد اسد سے پوچھا ضبع (کفتار ہندی مین ہندیا) کو اونہون نے حکم دیا اوسکی کہانے کا مین نے کہا کیا وہ شکار ہی اونہون نے کہا ہان مین نے کہا تم نے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے سنا اونہون نے کہا ہان **الرخصۃ فی النکاح للمحرم** محرم کو نکاح کرنے کی اجازت **عن** ابن عباس قال تزوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے نکاح کیا اور آپ احرام باندہی تھے **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکح میمونۃ حراما ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے نکاح کیا اور آپ احرام باندہی تھے **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تزوج میمونۃ وھما محرمان ترجمہ ابن عباس

سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اور وہ دونوں احرام باندھے تھے **عَنِ** ابن عباس اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اور آپ احرام باندھے تھے **عَنِ** ابن عباس اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ترجمہ پہلی حدیث اوپر گزری **اَلنَّهْيُ عَنْ** ذالک محرم کو نکاح کرنے کی ممانعت **عَنْ** عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُخْطَبُ وَلَا يُنْكِحُ ترجمہ عثمان بن عفان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ نکاح کرے کوئی محرم نہ پیام بھیجے نکاح کا نہ نکاح کرے کوئی سر پر کا **عَنْ** عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى اَنْ يَنْكِحَ الْمُحْرِمُ اَوْ يُنْكِحَ اَوْ يَخْطُبَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عَنْ** نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ اَرْسَلَ عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ اِلٰى اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ يَسْاَلُهُ اَيَنْكِحُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ اَبَانٌ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ حَدَّثَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُخْطَبُ ترجمہ نبیہ بن وہب سے روایت ہے عمر بن عبید اللہ نے ابان پاس بھیجا کسی کو دریافت کرنے کو لیے کہ محرم نکاح کرے کوئی ابان نے کہا عثمان بن عفان نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محرم نہ نکاح کرے کوئی پیام بھیجے نکاح کا **اَلْحِجَامَةُ** لِلْمُحْرِمِ محرم کو پچھنی لگانا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنی لگائی اور آپ احرام باندھے تھے **عَنْ** عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اِحْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ اَخْبَرَنِيْ طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **حِجَامَةُ** الْمُحْرِمِ مِنْ عِلَّةٍ تَكُوْنُ بِهٖ محرم کا کسی تکلیف کی وجہ سے پچھنی لگانا **عَنْ** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ مِنْ وَجْعٍ كَانَ بِهٖ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنی لگائی احرام میں ایک درد کی وجہ سے **حِجَامَةُ** الْمُحْرِمِ عَلٰى ظَهْرِ الْقَدَمِ پانوں پر پچھنی لگانا **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ عَلٰى ظَهْرِ الْقَدَمِ مِنْ وَجْعٍ كَانَ بِهٖ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنی لگائی پانوں پر ایک درد کی وجہ سے **حِجَامَةُ** الْمُحْرِمِ وَسَطَ رَاْسِهٖ محرم کو اپنی چندیا پر پچھنی لگانا کیسا ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ بُحَيْلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَسَطَ رَاْسِهٖ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْيِ جَمَلٍ مِنْ طَرِيْقِ مَكَّةَ ترجمہ عبد اللہ بن بحینہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنی لگائی احرام میں لحی جمل ایک مقام کا نام ہے مکہ کی راہ میں سر کے بیچ میں **ف** یہ سبب ضرورت کے ہوگا یعنی کہ سر پر پچھنی لگانے میں بال نکلیں گے اور بال نکالنا احرام میں جائز نہیں ہے مگر جب ضرورت ہو تو نکالی اور فدیہ دی **فِي الْمُحْرِمِ** يُؤْذِيْهِ الْقَمْلُ فِيْ رَاْسِهٖ محرم کو اگر جوؤں سے تکلیف ہو **عَنْ** كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَاٰذَاهُ الْقَمْلُ فِيْ رَاْسِهٖ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَحْلِقَ رَاْسَهٗ وَقَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ مُدَّيْنِ مُدَّيْنِ اَوْ انْسُكْ شَاةً اَيَّ ذٰلِكَ فَعَلْتَ اَجْزَاَ عَنْكَ ترجمہ کعب بن عجرہ سے روایت ہے

اندھی

دہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے احرام باندھے ہوئے اون کا سر مین جوئین پڑگئین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا سر منڈانے کا اور فرمایا تین روزے رکھے یا چھ مسکینونکو کھانا کھلاوے مد دو مد ایک مد دو رطل کا یا سوا رطل کا اور ایک بکری کاٹے جو تو اس مین سے کرے تجھے کافی ہوگا **عَنْ** کعب بن عجرہ **قَالَ** حُمِلْتُ **وَالْقَمْلُ** یَتَنَاثَرُ عَلَی وَجْهِي فَقَالَ مَا كُنْتُ أُرَى الْوَجَعَ بَلَغَ بِكَ مَا أَرَى أَتَجِدُ شَاةً قُلْتُ لَا قَالَ فَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ لِكُلِّ مِسْكِينٍ نِصْفُ صَاعٍ وَاحْلِقْ رَأْسَكَ فَنَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةً

ترجمہ کعب بن عجرہ سے روایت ہی مینے احرام باندھا تو سر مین جوئین پڑگئین بہت یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ میرے پاس آئے مین اپنے ساتھیونکی ہانڈی پکا رہا تھا آپنے میرے سر مین اپنی انگلی سے چھوا پھر فرمایا جاؤ منڈا سر کو اور صدقہ دو تین مسکینون کو **عَنْ** ابن عباس **أَنَّ** المحرم یستدل **إِذَا مَاتَ** اگر محرم مرجاوے تو اوسکو بیری کے پانی سے غسل دینا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ **أَنَّ** رَجُلًا **كَانَ** مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **فَوَقَصَتْهُ** نَاقَتُهُ **وَهُوَ** مُحْرِمٌ **فَمَاتَ فَقَالَ** رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُغَطُّوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اوسکی اونٹنی نے اوسکی گردن توڑ ڈالی اور وہ احرام باندھے تھا وہ مرگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسکو غسل دو پانی اور بیری سے اور کفن دو اوسی دو کپڑون مین (جو پہنے ہی) اور مت خوشبو لگاؤ اوس کے اور مت ڈانپو سر اوسکا اس لیے کہ وہ قیامت کو اٹھے لبیک کہتا ہوا اوٹھیگا **فِي** كَمْ يُكَفَّنُ الْمُحْرِمُ **إِذَا مَاتَ** محرم جب مرجاوے تو کتنی کپڑون مین کفن کیا جاوے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ **أَنَّ** رَجُلًا مُحْرِمًا صُرِعَ عَنْ نَاقَتِهِ فَأَوْقَصَتْ بِذِكْرِ قِصَّتِهِ فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ أَبُو ضِرَارٍ رَأْسُهُ قَالَ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُمِسُّوهُ طِيبًا فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا

ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی ایک شخص محرم گرا اپنی اونٹنی پر سے اوسکی گردن ٹوٹ گئی وہ مرگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسکو غسل دو پانی اور بیری سے اور کفن دو دو کپڑون مین پھر اوسکے بعد کہا اوسکا سر ڈانپو اور مت خوشبو لگاؤ اوس کے اسلیے کہ وہ قیامت مین لبیک کہتا ہوا اوٹھیگا راشد نے کہا راوی ہی اس حدیث کا مین نے یہ حدیث ابو بشر سے دس برس کے بعد پھر پوچھی اونہون نے اوسی طرح بیان کیا جیسے بیان کرتے تھے اتنا زیادہ کیا پھر چھپایا اوسکا منہ اور سر **اللہی** **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ **أَنَّ** رَجُلًا **سَقَطَ** المحرم **إِذَا مَاتَ** محرم جب مرجاوے تو اوسکی خوشبو نہ لگانا **عَنِ** ابْنِ جُرَيْجٍ **قَالَ** بَيْنَا رَجُلٌ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَأَقْعَصَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی ایک شخص عرفات مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑا تھا اتنے مین اونٹ پر سے گرا اوسکی گردن ٹوٹ گئی تب آپنے فرمایا اس کو پانی اور بیری کے تین غسل دو اور اوسی دو کپڑون مین جو پہنے ہی دفن کرو اور خوشبو مت لگاؤ اور سر مت ڈانپو اس لیے کہ اللہ جل جلالہ قیامت کے روز

اوسکو اوٹھاؤ پانی لگاؤ بیری کہتا ہوا **عن** ابن عباس قال وقصت رجلا منا ناقته فقتلته فاتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال اغسلوه وکفنوه ولا تقربوه طیبا فانه یبعث یهل ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص محرم کی اوسکی اونٹنی نے گردن توڑ ڈالی وہ مرگیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسکی غسل دو اور کفن دو اور اوسکا سر مت ڈھانپو اور اوسکی خوشبو مت لگاؤ وہ لبیک پکارتا ہوا اوٹھیگا **الذهبی** ان یحرم وجهه لانه محرم وراسه اذا مات محرم جیسا اوسی تو اوسکا منہ اور سر نہ ڈھانپیں **عن** ابن عباس ان رجلا کان حاجا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم وانه لفظه بعیره فمات فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یغسل ویکفن فی ثوبین ولا یغطی راسه ووجهه فانه یقوم یوم القیامة ملبیا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص حج میں ساتھ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوسکے اونٹ نے اوسے گرا دیا وہ مرگیا تب آپ نے فرمایا اوسکو غسل دیا جاوے اور کفن دو کپڑوں میں اور اوسکا سر منہ نہ ڈھانپا جاوے وہ قیامت کے روز لبیک کہتا ہوا اوٹھیگا **الذهبی** عن تخمیر راس المحرم اذا مات محرم جیسا جاوے تو اوسکا سر نہ ڈھانپا جاوے **عن** ابن عباس قال قتل رجل حرام مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فوقص من فوق بعیره فوقص وقصا فمات فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اغسلوه بماء وسدر وکفنوه فی ثوبیه ولا تخمروا راسه فانه یاتی یوم القیامة یلبی ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کسی احرام باندھے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آیا وہ اونٹ پر سے گرا اوسکی گردن ٹوٹ گئی اور مرگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسکو غسل دو پانی اور بیری سے اور پہناؤ اوسکی دو کپڑے اور مت ڈھانپو سر اوس کا اسلیے کہ وہ قیامت کے روز آوے گا لبیک کہتا ہوا **فیمن** احصر بعدو او خشی عرجا کا جاوے جسی بسبب دشمن کے **عن** نافع ان عبد الله بن عبد الله وسالم بن عبد الله اخبراه انهما کلما عبد الله بن عمر لما نزل الجیش بابن الزبیر قیل ان یقتل فقالا لا یضرك ان لا تحج العام انا نخاف ان یحال بیننا وبین البیت قال خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم عام حال کفار قریش دون البیت فنحر رسول الله صلی الله علیه وسلم هدیه وحلق راسه واشهدکم انی قد وجبت عمرة ان شاء الله انطلق فان خلی بینی وبین البیت طفت وان حیل بینی وبین البیت فعلت ما فعل رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا معه ثم سار ساعة ثم قال فاما شانهما واحدا اشهدکم انی قد اوجبت حجة مع عمرتی فلما رای منهما حین احل یوم النحر واهدی ترجمہ نافع سے روایت ہے عبید اللہ بن عبد اللہ سالم بن عبد اللہ نے اون سے بیان کیا اون دونوں نے اپنے باپ عبد اللہ بن عمر سے گفتگو کی جب لشکر (حجاج بن یوسف ظالم) کا عبد اللہ بن الزبیر پر آیا (جو مکے کے حاکم تھے) اون کے مارے جانے سے پہلے تو دونوں نے کہا اگر اس سال

لبیک

بتک

آپ جو چاہیں کیجئے تو کچھ نقصان نہیں کیونکہ ہم کو ڈر ہے بیت اللہ سے روکے جانیکا عبداللہ بن عمر رضی نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے (حج کرنے کو) تو قریش کے کافروں نے آپ کو روکا بیت اللہ سے آپ اپنی ہدی کا نحر کیا اور سر منڈایا اور مجھ کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے حج کے ساتھ عمرے کو ہدی جب کیا اگر خدا چاہے میں چلتا ہوں اگر میرے ساتھ ملا بیت اللہ جانے کا تو طواف کرونگا اور جو روک ہوگی تو جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا ویسا ہی کرونگا میں بھی آپ کے ساتھ تھا تھوڑی دیر چلے بعد اوسکو فرمایا حج اور عمرہ دونوں اکٹھا ہیں میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے عمرہ کے ساتھ حج کو بھی واجب کر لیا پھر آپ نے احرام نہیں کھولا یہانتک کہ دسویں تاریخ ہوئی اور روز احرام کھولا اور ہدی کو نحر کیا **عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ** أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ عَرَجَ أَوْ كُسِرَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ أُخْرَى فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَا صَدَقَ ترجمہ حجاج بن عمرو انصاری سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص لنگڑا ہو جاوے یا اوسکی ہڈی ٹوٹ جاوے تو اوسکا احرام کھلیگا اور دوسرے سال حج کریگا۔ عکرمہ نے کہا میں نے عبداللہ بن عباس اور ابوہریرہ سے پوچھا انہوں نے کہا سچ کہا حجاج نے **عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى** اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَسِرَ أَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ أُخْرَى وَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَا صَدَقَ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَصَدَقَتْ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **دُخُولُ مَكَّةَ** مکے میں داخل ہونیکا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ بِذِي طُوًى حَتَّى يُصْبِحَ وَيَغْتَسِلُ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ حِينَ يَقُومُ إِلَى مَكَّةَ وَيُصَلِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ عَلَى الْخَمِيلَةِ خَلِيقَةِ لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي بِنَى ثَمَّ وَلَكِنْ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ عَلَى الْخَمِيلَةِ حَشْنَةٍ خَلِيقَةٍ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکے کے قریب پہونچتے ذوی طوی (ایک مقام کا نام ہے حرم کے حد کے اندر) میں رات کو ٹھہرتے پھر صبح کی نماز پڑھ کر مکے میں آتے آپ کی نماز کی جگہ وہ مسجد نہیں ہے جو اب بن گئی ہے وہاں بلکہ دس سے نیچے ایک سخت ٹیلی پر **دُخُولُ مَكَّةَ لَيْلًا** رات کو مکہ میں داخل ہونا **عَنْ** مُحَرِّشِ بْنِ الْكَعْبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلًا مِنَ الْجِعْرَانَةِ حِينَ مَشَى مُعْتَمِرًا فَأَصْبَحَ بِالْجِعْرَانَةِ كَبَائِتٍ حَتَّى إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ خَرَجَ عَنِ الْجِعْرَانَةِ فِي بَطْنِ سَرِفَ حَتَّى جَامَعَ الطَّرِيقَ طَرِيقَ الْمَدِينَةِ مِنْ سَرِفَ ترجمہ محرش کعبی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نکلے جعرانہ (ایک مقام ہے عرفات کے پاس) میں سے عمرے کو چلے (پھر مکے میں رات کو آئے اور عمرہ ادا کیا اور رات ہی کو چلے گئے) اور صبح کو جعرانہ میں جیسے رات کو وہیں ہو جب دوپہر ڈھلی تو جعرانے سے نکلکر بطن سرف میں پہونچے اور وہاں مدینے کی راہ میں لگے **عَنْ** مُحَرِّشٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ لَيْلًا كَأَنَّهُ سَبِيكَةُ فِضَّةٍ فَأَصْبَحَ بِهَا كَبَائِتٍ ترجمہ محرش کعبی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جعرانے میں سے نکلے جیسے کہ ہی چاندی کی ڈلی (یعنی ایسا اجالا رنگ چمکتا تھا) اور صبح کیا جعرانہ میں گئے جیسے رات کو وہیں ہو **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ وَإِذَا خَرَجَ خَرَجَ مِنْ كُدًى مِنْ أَسْفَلِ مَكَّةَ ترجمہ ابن عمر سے آوی

علیہ وسلم دخل مکۃ من الثنیۃ العلیا التی بالبطحاء وخرج من الثنیۃ السفلی ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں داخل ہوئے گھاٹی کیطرف سے (یعنی جنۃ المعلی کیطرف سے) اور نکلے گھاٹی سے **دخول مکۃ** بالثنیۃ کے معنی ہیں جنۃ المعلی کی طرف جانا **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکۃ ولواؤہ ابیض ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں داخل ہوئے اور نشان آپکا سفید تھا **دخول مکۃ** بغیر احرام مکے میں بغیر احرام باندھے جانا **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکۃ وعلیہ المغفر فقیل ابن خطل متعلق باستار الکعبۃ فقال اقتلوہ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں داخل ہوئے اور آپکے سر پر خود تھا (اس سے معلوم ہوا احرام نہ تھا) لوگوں نے کہا ابن خطل کعبے کی پردوں سے لپٹا ہوا ہے آپنے فرمایا مار ڈالو اوس کو (اور قصہ اوسکا یہ تھا کہ مسلمان ہو کر پھر کافر ہو گیا تھا اور زکوۃ کا مال لیکر بھاگ گیا اور اپنی خادم کو ناحق قتل کیا **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکۃ عام الفتح وعلی راسہ المغفر ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں داخل ہوئے جس سال مکہ فتح ہوا اور آپکے سر پر خود تھا **عن** جابر بن عبداللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل یوم فتح مکۃ وعلیہ عمامۃ سوداء بغیر احرام ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں داخل ہوئے بسبب مکہ فتح ہوا اور آپکے سر پر عمامہ تھا سیاہ بغیر احرام کے **الوقت** الذی وقت النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاہل مکۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکے میں کب داخل ہوئے **عن** ابن عباس قال قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ لصبح رابعۃ وھم یلبون بالحج فامرھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یجعلوا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب ذیحجہ کی چوتھی تاریخ صبح کو مکے میں آئے اور وہ لبیک پکارتے تھے حج کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو حکم کیا (عمرہ کرکے) احرام کھولڈالنے کا **عن** ابن عباس قال قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبیحۃ رابعۃ مضت من ذی الحجۃ وقد اھل بالحج فصلی الظہر بالبطحاء وقال من شاء ان یجعلھا عمرۃ فلیفعل ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذیحجہ کے چار دن گزر گئے تھے جب مکے میں آئے اور فجر کی نماز بطحا میں پڑھی اور حج کا احرام باندھا تھا پھر فرمایا جسکا جی چاہے وہ حج کو عمرہ کر دیوے **عن** جابر قال قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ صبیحۃ رابعۃ مضت من ذی الحجۃ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکے میں چوتھی ذیحجہ کی صبح کو آئے **انشاد الشعر** فی الحرم والمشی بین یدی الامام حرم میں شعر پڑھنا اور امام کے آگے چلنا **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکۃ فی عمرۃ القضاء وعبداللہ بن رواحۃ ممشی بین یدیہ وھو یقول ۔ خلوا بنی الکفار عن سبیلہ + الیوم نضربکم علی تنزیلہ + ضربا یزیل الھام عن مقیلہ + ویذھل الخلیل عن خلیلہ + فقال لہ عمر یا ابن رواحۃ بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی حرم اللہ عزوجل تقول الشعر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم خل عنہ فلھو اسرع فیھم من نضح النبل ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں داخل ہوئے عمرۃ القضا کے سال میں (جو ۷ ہجری میں ہوا) اور عبداللہ بن رواحہ

آپ کے آگے چلتی تھی اور کہتی جاتی تھی یہ شعر (جنکی معنے یہ ہین) کافرون کے لڑکو سر کو راہ سے ہٹھ جاؤ ورنہ ہم تمھین مارین گے اوس کے حکم سے جس سے سر گردن جدا ہو ویگا جدا ہو دوست اپنے دوست کو بھولے سدا ہے حضرت عمرؓ نے کہا ای ابن رواحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اللہ کے حرم مین تم شعر پڑھتے ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑو اوسکو ای عمر یہ شعر ان کافرون کے دلون مین تیر مارنے سے زیادہ جلد اثر کرتی ہین **حرمۃ مکۃ** مکہ کے تعظیم کا بیان **عن** ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفتح ھذا البلد حرمہ اللہ یوم خلق السموت والارض فھو حرام بحرمۃ اللہ الی یوم القیامۃ لا یعضد شوکہ ولا ینفر صیدہ ولا یلتقط لقطتہ الا من عرفھا ولا یختلی خلاہ قال العباس یا رسول اللہ الا الاذخر فانہ کان لقینھم وبیوتھم فسکت ثم قال الا الاذخر **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسدن مکہ فتح ہوا یہ شہر وہ ہے جسکو اللہ نے حرام کیا جسدن آسمان اور زمین پیدا کیا تو یہ حرام ہی اللہ کے حرمت ہی قیامت تک یہان کا کانٹا نہ کاٹا جاوے یہان کا شکار نہ بھگایا جاوے یہان کی پڑی ہوئی چیز نہ اوٹھائی جاوے مگر جو اپنی چیز پھچانے اویہان کی گھاس نہ کاٹی جاوے حضرت عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ مگر اذخر کاٹنے کی اجازت دیجیے (جو ایک خوشبو دار گھاس ہے کام مین آتی ہی آپنے کچھ ایسا فرمایا جسکا مطلب یہی تہا یعنی اذخر کاٹنے کی اجازت دی **محرم** **القتال فیہ** مکہ مین لڑائی حرام ہے **عن** ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکۃ ان ھذا البلد حرام حرمہ اللہ عز وجل لم یحل فیہ القتال لاحد قبلی واحل لی ساعۃ من نھار فھو حرام بحرمۃ اللہ عز وجل الی یوم القیامۃ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسدن مکہ فتح ہوا یہ شہر حرام ہے اللہ نے اسکو حرام کیا اس مین لڑائی کسیکو درست نہین ہوئی مجھسے پہلے اور میری لیے صرف ایک گھڑی لڑنا درست ہوا پھر یہ حرام ہی اللہ کی حرمت سے قیامت تک **عن** ابی شریح انہ قال لعمرو بن سعید وھو یبعث البعوث الی مکۃ ایذن لی ایھا الامیر احدثک قولا قام بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغد من یوم الفتح سمعتہ اذنای ووعاہ قلبی وابصرتہ عیناہ حین تکلم بہ حمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ان مکۃ حرمھا اللہ ولم یحرمھا الناس فلا یحل لامرئ یؤمن باللہ والیوم الاخر ان یسفک بھا دما ولا یعضد بھا شجرۃ فان ترخص احد لقتال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیھا فقولوا ان اللہ اذن لرسولہ ولم یاذن لکم وانما اذن لی فیھا ساعۃ من نھار وقد عادت حرمتھا الیوم کحرمتھا بالامس فلیبلغ الشاھد الغائب **ترجمہ** ابوشریح سے روایت ہی وہ عمرو بن سعید بن العاص سے کہا (جو مہیر تہا مدینہ کا معاویہ کے طرف سے) جب لشکر بہیج رہا تہا مکے کو ای امیر مجھکو اجازت دی مین تمھسے وہ بات کہتا ہون جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکے کے فتح کے دوسرے روز فرمائی تہی مین نے کانون سے سنا اور دل سے یاد رکہا اور آنکھون سے دیکہا جب آپنے فرمایا آپنے اللہ کی تعریف اور ثنا کی پہر فرمایا مکے کو اللہ نے حرام کیا اور لوگون نے اوس کی حرمت نہ کی جسطرح یقین کرنے

اسید پر اور قیامت اسکو درست نہیں کہ مین خون کرنا یا دہان کا دخت کاٹنا اگر کوئی کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہان لڑنے کی اجازت ہوئی تھی تو تم کہو اللہ نے اپنی رسول کو اجازت دی اور تم کو اجازت نہین دی اور مجھ بھی صرف دن مین ایک گھڑی کے لیے اجازت ہوئی پھر اوسکی حرمت ایسی ہوئی جیسی کل تھی یہ بات جو حاضر ہو وہ غایب کو پہونچا دے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَغْزُوْ هٰذَا الْبَیْتَ جَیْشٌ فَیُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَیْدَاءِ

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بیت اللہ سے لڑنے ایک لشکر آویگا پھر وہ دہنس جاویگا بیداء مین **عَنْ** اَبِیْ صُهَیْبَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْتَهِی الْبُعُوْثُ عَنْ غَزْوِ هٰذَا الْبَیْتِ حَتّٰی یُخْسَفَ بِجَیْشٍ مِنْهُمْ

ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبھی باز نہ آوینگے لشکر اس گھر پر لڑنے سے یہانتک کہ ایک لشکر اون مین سے دہنس جاویگا **عَنْ** حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَبْعَثُ جَیْشٌ اِلٰی هٰذَا الْحَرَمِ فَاِذَا کَانُوْا بِبَیْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ وَلَمْ یَنْجُ اَوْسَطُهُمْ

قُلْتُ اَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ فِیْهِمْ مُؤْمِنُوْنَ قَالَ یَکُوْنُوْنَ فِیْهِمْ قُبُوْدًا

ترجمہ حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک لشکر بھیجا جاویگا اس حرم کیطرف جب بیداء مین پہونچینگے تو لشکر کا پہلا اور پچھلا حصہ دہنس جاویگا اور بیچ کا حصہ بچیگا مین نے کہا یا رسول اللہ اوس لشکر مین مسلمان بھی ہون گے آپنے فرمایا اون کے لیے قبرین ہو جاوینگے (اور کافرون کے لیے عذاب) **عَنْ** حَفْصَةَ اَنَّهٗ قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیَؤُمَّنَّ هٰذَا الْبَیْتَ جَیْشٌ حَتّٰی اِذَا کَانُوْا بِبَیْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِاَوْسَطِهِمْ فَیُنَادِیْ اَوَّلُهُمْ وَاٰخِرُهُمْ فَیُخْسَفُ بِهِمْ وَلَا یَبْقٰی اِلَّا الشَّرِیْدُ الَّذِیْ یُخْبِرُ عَنْهُمْ

ترجمہ ام المومنین حفصہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس گھر کا قصد کریگا ایک لشکر جب بیداء مین پہونچینگے تو بیچ کا حصہ دہنس جاویگا وہ پہلی اور پچھلی کو پکارین گے وہ بھی دہنس جاوینگے کوئی اون مین سے نہ بچیگا مگر ایک جو جاکر خبر لاویگا

ف ایک شخص نے اس حدیث کے راوی اُمیہ صفوان سے کہا مین کو ہی تیا ہون کہ تم نے اپنے دادا پر جھوٹ نہین بولا اور وہ نہون نے حفصہ پر جھوٹ نہین بولا اور وہ نہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ نہین بولا

عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ یُقْتَلْنَ فِی الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْعَقْرَبُ وَالْحُدَاَةُ وَالْکَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْغُرَابُ وَالْفَاْرَةُ

ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ بری جانور قتل کیے جاوین حل اور حرم مین ایک کوا دوسری چیل تیسری کاٹنے والا کتا چوتھی بچھو پانچوین چوہا

قتل الحیۃ فی الحرم

حرم مین سانپ کو مارنا

عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ یُقْتَلْنَ فِی الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحَیَّةُ وَالْکَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْغُرَابُ الْاَبْقَعُ وَالْحُدَاَةُ وَالْفَاْرَةُ

ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ بری جانور مارے جاوین حل اور حرم مین سانپ اور کاٹنے والا کتا اور کوا چت کبرا اور چیل اور چوہا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْخَیْفِ فَرُمِیَتْ حَتّٰی نَزَلَتْ وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا اُخْرِجَتْ

حیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقتلوھا فابتدرناھا فدخلت فی جحرھا ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے غرنے کی رات کو جو غرنے کے رفد سے پہلے ہوتی ہی ایک ہی ایکا سانپ کی آہٹ معلوم ہوئی آپنے فرمایا مار ڈالو اوسکو وہ سوراخ مین گہس گیا ہم نے لکڑی ڈالکر کچہہ سوراخ کریا پھر لکڑیان ملیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مین بھین) اوسمین آگ لگا دی آپنے فرمایا اللہ نے اوس کو تم سے بچایا اور تم کو اوس سے بچایا **قتل الوزغ** گرگٹ کو مارنا

عن ام شریک قالت امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتل الوزغ ترجمہ ام شریک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو حکم کیا گرگٹ کے مارنیکا **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الوزغ الفویسق ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گرگٹ جانور ہی **قتل العقرب** بچھو مارنا

عن عائشۃ قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم خمس من الدواب کلھن فاسق یقتلن فی الحل والحرم الکلب العقور والغراب والحدأۃ والعقرب والفارۃ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ بد جانور ہین جو مارے جاوین حل اور حرم مین کتا کاٹنے والا اور کوا اور چیل اور بچھو اور چوہا **قتل الفارۃ فی الحرم** چوہے کو حرم مین مارنا **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس من قتلھن وھو محرم فلا جناح علیہ العقرب والفارۃ والکلب العقور والحدأۃ والغراب ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانورون مین سب سے بری ہین مارے جاوین حرم مین محرم کو اور چیل اور کاٹنے والا کتا اور چوہا اور بچھو **عن** حفصۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس من الدواب لا حرج علی من قتلھن العقرب والغراب والحدأۃ والفارۃ والکلب العقور ترجمہ ام المومنین حفصہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانورون مین جنکو مار ڈالنے مین کچھہ حرج نہین ایک بچھو دوسری کوا تیسری چیل چوتھے چوہا پانچوین کاٹنے والا کتا **قتل الحدأۃ فی الحرم** چیل کو حرم مین مارنا **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خمس فواسق یقتلن فی الحل والحرم الحدأۃ والغراب والفارۃ والعقرب والکلب العقور ترجمہ وہی اوپر گزرا **قتل الغراب فی الحرم** کوے کو مارنا حرم مین **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس فواسق یقتلن فی الحرم العقرب والفارۃ والغراب والکلب العقور والحدأۃ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **الترھیب ان یتقرر صید الحرم** حرم کے شکار کو بگاڑنے کی ممانعت **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ھذہ مکۃ حرمھا اللہ عز وجل یوم خلق السموات والارض لم تحل لاحد قبلی ولا لاحد بعدی وانما احلت لی ساعۃ من نھار وھی ساعتی ھذہ حرام بحرام اللہ الی یوم القیامۃ لا یختلی خلاھا ولا یعضد شجرھا ولا ینفر صیدھا ولا تحل لقطتھا الا لمنشد فقام العباس وکان رجلا مجربا فقال الا الاذخر فانہ لبیوتنا وقبورنا فقال الا الاذخر ترجمہ ابن عباس رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مکہ حرام کیا اسکو اللہ عزوجل نے

ع الوزغ

ع عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل وزغا فی اول ضربۃ کتب لہ کذا وکذا حسنۃ دون الثانیۃ دون الثالثۃ

ع وفی ھذا الحدیث دلیل علی ان الوزغ لیس من الدواب التی یجوز قتلھا فی الحرم وانما یجوز قتلھا فی الحل

ع وفی ھذا الحدیث دلیل علی ان الوزغ لیس من الدواب التی یجوز قتلھا فی الحرم وانما یجوز قتلھا فی الحل

نے جسدن پیدا کیا آسمان اور زمین کو نہین حلال ہوا کسی کے لیے مجھ سے پہلے اور نہ میرے بعد حلال ہوگا کسی کے لیے میرے لیے بھی ایک گھڑی کی حلال ہوا اسی گھڑی پھر حرام ہے اسدکی حرمت سے قیامت تک یہان کی گھاس نہ کاٹا جاوے درخت نہ کاٹا جاوے شکار نہ پکڑا جاوے یہان کی پڑی ہوئی چیز کسی کو لینا درست نہین مگر اوسکی ڈھونڈھنے والے کو یہ سنکر عباس کھڑے ہوئے اور وہ تجربہ کار آدمی تھے اونہون نے کہا مگر اذخر (اوسکی گھاس کی اجازت دیجیے) کیونکہ وہ ہمارے گھرون اور قبرون مین کام آتی ہے آپ نے فرمایا مگر اذخر **فَاسْتَقْبَلَ الْحَجَّ** حجمین امام کو اگر چاہیے **عَنْ** ابن عباس **قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَابْنُ رَوَاحَةَ يَتَرَبَّلُ بَيْنَ يَدَيْهِ** یعنی آگے آگے چلتا تھا **يَقُولُ خَلُّوا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيلِهِ + الْيَوْمَ نَضْرِبْكُمْ عَلَى تَنْزِيلِهِ + ضَرْبًا يُزِيلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيلِهِ + وَيُذْهِلُ الْخَلِيلَ عَنْ خَلِيلِهِ + قَالَ عُمَرُ يَا ابْنَ رَوَاحَةَ فِي حَرَمِ اللّٰهِ وَبَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ الشِّعْرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِّ عَنْهُ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَكَلَامُهُ أَشَدُّ عَلَيْهِمْ مِنْ وَقْعِ النَّبْلِ** ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے مین داخل ہوئے عمرۃ القضا مین اور عبداللہ بن رواحہ آپکے سامنے چلتے تھے یہ شعر پڑھتے ہوئے - کافرون کے لڑکو سر کو راہ سے ہم تمہین ماریں گے اوسکے حکم سے - جس سے گردن سے ہوویگا جدا - دوست اپنے دوست کو بھولے سدا - حضرت عمرؓ نے کہا اے ابن رواحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اللہ کے حرم مین تم شعر پڑھتے ہو آپنے فرمایا چپ رہو یہی اوس کو اے عمر قسم اوس شخص کے جسکے ہاتھ مین میری جان ہے اسکا کلام تیر مارنے سے زیادہ کافرون پر سخت ہے **عَنِ** ابن عباس **أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَهُ أُغَيْلِمَةُ بَنِي هَاشِمٍ قَالَ فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاعْتَنَقَ** ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکے مین آئے تو بنی ہاشم کے بچے آپکے سامنے آئے آپنے ایک کو اپنی سامنے بٹھا لیا اور دوسرے کو اپنے پیچھے **رَفْعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ** کعبہ کو دیکھکر ہاتھ اوٹھانا **عَنْ** مہاجر المکی **قَالَ سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الرَّجُلِ يَرَى الْبَيْتَ أَيَرْفَعُ يَدَيْهِ قَالَ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَحَدًا يَفْعَلُ هٰذَا إِلَّا الْيَهُودَ وَقَدْ حَجَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَكُنْ نَفْعَلُهُ** ترجمہ مہاجر مکی سے روایت ہے جابر بن عبداللہ سے سوال ہوا ایک شخص کعبہ دیکھکر کیا ہاتھ اوٹھاوے جابرؓ نے کہا مین تو نہین سمجھتا ایسا کوئی کرتا ہو سوا یہودیون کے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا لیکن ہاتھ نہین اوٹھاتے تھے **الدُّعَاءُ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ** کعبہ کو دیکھتے وقت دعا کرنا **عَنْ** مقبل بن عبدالرحمان **بْنِ هَابِذٍ بْنِ عَلْقَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَاءَ مَكَانًا فِي الْبَرِّ يَعْلُو اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَدَعَا** ترجمہ مقبل الرحمان بن ہابذ بن علقمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ابواعلی کے مکان مین آتے (یعنی مکہ کے قریب جہان سے بیت اللہ دکھائی دیتا ہے) تو قبلہ کیطرف منہ کرتے اور دعا کرتے **فَضْلُ الصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ** مسجد حرام مین نماز کی فضیلت **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ** ترجمہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میری مسجد (یعنی مدینہ کی مسجد) مین نماز پڑھنا اور مسجدون کے ہزار نماز کی برابر ہے سوا مسجد حرام کے **عَنْ** میمونہ **زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ**

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ ترجمہ ام المومنین میمونہ رضہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے میری اس مسجد میں نماز پڑھنا اور مسجدوں کی ہزار نماز سے بہتر ہے مگر کعبہ کی مسجد دوسو نماز پڑھنا میری مسجد سے بہتر ہے عن ابی ھریرۃ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْكَعْبَةَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **بناء الکعبۃ** کعبہ کے بنانے کا بیان عن عائشۃ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَمْ تَرَيْ اَنَّ قَوْمَكِ حِيْنَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَرٰى اَنْ نَدَعَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ اِلَّا اَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری قوم نے جب کعبہ کو بنایا تو ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں سے کم بنایا میں نے کہا یا رسول اللہ آپ ان بنیادوں پر بنا دیجئے فرمایا میں بناتا اگر تیری قوم کا کفر کا زمانہ قریب نہ ہوتا (اب بناؤں تو ڈر ہے فساد کا لوگ کہیں محمد نے کعبہ کو توڑا اور جاہل گمراہ ہو جاویں) عبداللہ بن عمر نے کہا اگر حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہی تو میں خیال کرتا ہوں اسی وجہ سے آنحضرت نہیں چھوتے تھے دو رکنوں کو جو نزدیک ہیں حجر اسود کے (یعنی رکن شامی اور عراقی کو) اس لیے کہ خانہ کعبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر نہ تھا رکن عراقی اور شامی کیطرف سے کیونکہ حطیم کعبہ میں داخل تھا حضرت ابراہیم کی بنا کیموافق اور اب خارج ہے عن عائشۃ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ فَبَنَيْتُهُ عَلٰى اَسَاسِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَجَعَلْتُ لَهُ خَلْفًا فَاِنَّ قُرَيْشًا لَمَّا بَنَتِ الْبَيْتَ اسْتَقْصَرَتْ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ قریب نہ ہوتا تو میں بیت اللہ کو توڑتا اور بناتا ابراہیم علیہ السلام کے پائے پر اور میں اوس میں پیچھے ایک دروازہ رکھتا رستا کے دروازے کے مقابل اب ایک ہی دروازہ ہے دو دروازوں میں یہ کام تھا کہ ایک دروازہ سے آویں اور دوسرے دروازہ سے نکلیں اور ہوا آتی اور نکلتی ہے) اسلیے کہ قریش نے جب کعبہ کو بنایا تو اوس میں کمی کی عن ام سلمۃ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ وَفِيْ حَدِيْثِ مُحَمَّدٍ قَوْمَكِ حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ بِجَاهِلِيَّةٍ هَدَمْتُ الْكَعْبَةَ وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ فَلَمَّا مَلَكَ ابْنُ الزُّبَيْرِ جَعَلَ لَهَا بَابَيْنِ ترجمہ ام المومنین ام سلمہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میری یا تیری قوم کے جاہلیت کا زمانہ قریب ہوتا تو میں کعبہ کو گراتا اور اوس میں دو دروازے کرتا ابن زبیر رضہ نے اپنی حکومت میں کعبہ کے دو دروازے کر دیے (جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منشا تھا لیکن حجاج بن یوسف نے جب عبداللہ بن زبیر کو شہید کیا تو کعبہ کو بھی تعصب سے اوسی طرح کر دیا جیسے جاہلیت میں تھا عن عائشۃ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

لم یتمم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ لَأَمَرْتُ بِالْبَيْتِ فَهُدِمَ فَأَدْخَلْتُ

فِيهِ مَا أُخْرِجَ مِنْهُ وَأَلْزَقْتُهُ بِالْأَرْضِ وَجَعَلْتُ لَهُ بَابَيْنِ بَابًا شَرْقِيًّا وَبَابًا غَرْبِيًّا فَهُنَا بَلَغْتُ

بِهِ أَسَاسَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ فَذَلِكَ الَّذِي حَمَلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى هَدْمِهِ قَالَ يَزِيدُ وَقَدْ شَهِدَ ابْنُ الزُّبَيْرِ

حِينَ هَدَمَهُ وَبَنَاهُ وَأَدْخَلَ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ وَقَدْ رَأَيْتُ أَسَاسَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِجَارَةً كَأَسْنِمَةِ الْإِبِلِ قَالَ جَرِيرٌ فَقُلْتُ لَهُ أَيْنَ هُوَ قَالَ قَدْ دَخَلْتُ الْآنَ

ترجمہ عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ اگر تیری قوم کی جاہلیت کا زمانہ نزدیک نہ ہوتا تو میں حکم دیتا کعبہ کے گرانیکا پھر جو اسمیں سے نکالا گیا ہے اوسکو شریک کرتا اور زمین کے برابر اوسکو کر دیتا اور اوسکے دو دروازے رکھتا ایک شرقی رویہ اور دوسرا غربی رویہ قریش اوس کے بنانے سے عاجز ہو گئی (اور خرچ حلال نہ ملا) میں اب ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر تک پہونچا دیتا راوی نے کہا اسی سے عبداللہ بن زبیر نے کعبے کو گرایا یزید نے کہا میں اوسوقت موجود تھا جب عبداللہ بن الزبیر نے اوسکو گرایا اور بنایا اور حطیم کو اوسمیں شریک کیا میں نے ابراہیم علیہ السلام کی بنا کی پتھر دیکھی اونٹوں کی کوہان کی طرح تھی ہم اور جریر نے کہا میں نے اوسکو کہا کہ تو اوسکو کہاں دیکھتا ہے اوسنے کہا میں اب داخل ہوا ہوں (یعنی اوسکا نشان اب تک ظاہر ہے)

اساس

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ

ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خراب کریگا کعبہ کو دو چھوٹے پنڈلیوں والا حبشی ف یعنی اخیر زمانے میں قیامت کے قریب مکہ تباہ ہو جاویگا اور کعبہ کو حبش کے کافر لوگ خراب کرینگے

دخول البیت کعبہ کے اندر جانا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى الْكَعْبَةِ وَقَدْ خَلَصَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَأَجَافَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْبَابَ فَمَكَثُوا فِيهَا مَلِيًّا ثُمَّ فَتَحَ الْبَابَ فَجَئْتُ

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبِّتُ الدَّرَجَةَ وَدَخَلْتُ الْبَيْتَ فَقُلْتُ أَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فقالو

قَالُوا هٰهُنَا وَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُمْ كَمْ صَلَّى بِالْبَيْتِ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہے وہ کعبہ کے پاس گئے اور اسمیں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کے اندر تشریف لیگئے تھے اور بلال اور اسامہ بن زید اور عثمان بن طلحہ نے دروازہ بند کر لیا تھا بڑی دیر تک یہ لوگ اندر ہی پھر دروازہ کھولا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور میں سیڑھی پر چڑھا اور بیت اللہ میں داخل ہوا میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز پڑھی لوگوں نے کہا یہاں لیکن میں بھول گیا پوچھا کتنی رکعتیں پڑھیں **عن**

عظیمہ

ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ وَمَعَهُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ

بلال

بْنُ طَلْحَةَ وَبِلَالٌ فَأَجَافُوا عَلَيْهِ الْبَابَ فَمَكَثَ فِيهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ خَرَجَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ لَقِيتُ بِلَالًا

قُلْتُ أَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ سُطْوَانَتَيْنِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ میں داخل ہوئے اور آپکے ساتھ فضل بن عباس اور اسامہ بن زید اور عثمان بن طلحہ اور بلال تھے انہوں نے دروازہ بند کر لیا آپ اندر رہے جتنا اللہ کو منظور تھا پھر باہر نکلے سب سے پہلے مجھکو بلال ملے میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کہاں پڑھی انہوں نے کہا دو ستونوں کے بیچ میں **موضع** الصلوٰۃ فی البیت بیت اللہ میں کعبہ نماز پڑھنا **عن** ابن

قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ وَدَنَا خُزَيْمَةُ وَجَدْتُ شَيْئًا فَذَهَبْتُ فَجِئْتُ سَرِيْعًا
فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجًا فَسَأَلْتُ بِلَالًا أَصَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ
قَالَ نَعَمْ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ ترجمہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے اندر تشریف لیگئے جب نزدیک ہوئے نکلنے کے مجھ خیال آیا میں گیا اور جلدی گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا اندر سے نکلتا ہوا میں نے بلال سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبے کے اندر نماز پڑھی انہوں نے کہا ہاں درمیان دو ستونوں کے عَنْ مُجَاهِدٍ يَقُوْلُ أَتَى ابْنَ عُمَرَ فِي مَنْزِلِهِ فَقِيْلَ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ قَدْ دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَأَقْبَلْتُ فَأَجِدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ وَأَجِدُ بِلَالًا عَلَى الْبَابِ قَائِمًا فَقُلْتُ يَا بِلَالُ أَصَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ
قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَيْنَ قَالَ مَا بَيْنَ هَاتَيْنِ لَاسْطُوَانَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي وَجْهِ الْكَعْبَةِ ترجمہ مجاہد سے روایت ہے عبداللہ بن عمر اپنی مکان میں آئے لوگوں نے کہا دیکھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گئے یہ کعبے کے اندر میں آیا تو آپ کو نکلتے ہوئے پایا اور بلال دروازے پر کھڑے ہے میں نے کہا اے بلال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبے کے اندر نماز پڑھی انہوں نے کہا ہاں میں نے کہا کہاں انہوں نے کہا ان دو ستونوں کے بیچ میں دو رکعتیں باہر نکلکر کعبے کے سامنے دو رکعتیں پڑھیں عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ فَسَبَّحَ فِي نَوَاحِيْهَا وَكَبَّرَ وَلَمْ يُصَلِّ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے اندر تشریف لیگئے اوس کے کونوں میں تسبیح کہی اور تکبیر اور نماز نہیں پڑھی پھر باہر نکلے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں پھر فرمایا یہ قبلہ ہے **الْحِجْر** حطیم کا بیان عَنْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنَّ النَّاسَ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِكُفْرٍ وَلَيْسَ عِنْدِي مِنَ النَّفَقَةِ مَا يُقَوِّيْنِي لَكُنْتُ أَدْخَلْتُ فِيْهِ مِنَ الْحِجْرِ خَمْسَةَ أَذْرُعٍ وَلَجَعَلْتُ لَهُ بَابًا يَدْخُلُ مِنْهُ النَّاسُ وَبَابًا يَخْرُجُوْنَ مِنْهُ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگوں کے کفر کا زمانہ نزدیک نہ ہوتا اور میرے پاس خرچ زیادہ ہوتا اوس سے جو مجھکو قوت دے البتہ میں حطیم پانچ گز کعبے کے اندر داخل کرتا اور ایک دروازہ اندر جانے کی لیے اور ایک دروازہ نکلنے کے لیے بناتا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا أَدْخُلُ الْبَيْتَ قَالَ ادْخُلِي الْحِجْرَ فَإِنَّهُ مِنَ الْبَيْتِ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضؓ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بیت اللہ میں داخل ہوں آپ نے فرمایا حطیم میں جا وہ بیت اللہ ہی میں ہے حطیم اوسجگہ کا نام ہے جو بیت اللہ کے مغربی جانب میزاب سمت کو تلی واقع ہے وہاں ایک دیوار بنا دی ہے درحقیقت حطیم میں نماز پڑھنا گویا بیت اللہ میں پڑھنا ہے **الصَّلٰوةُ فِي الْحِجْرِ** حطیم میں نماز پڑھنا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَدْخُلَ الْبَيْتَ وَأُصَلِّيَ فِيْهِ فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ فَأَدْخَلَنِي الْحِجْرَ فَقَالَ إِذَا أَرَدْتِ دُخُوْلَ الْبَيْتِ فَصَلِّي هٰهُنَا فَإِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِنَ الْبَيْتِ وَلٰكِنَّ قَوْمَكِ اقْتَصَرُوْا حِيْنَ بَنَوْهُ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضؓ سے روایت ہے میں بیت اللہ کے اندر جانا پسند کرتی تھی اور وہاں نماز پڑھنا چاہتی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ

پکڑا اور مجھے حطیم میں لیگئے فرمایا جب بیت اللہ کے اندر جانا چاہو تو یہاں کھڑے ہو کر نماز پڑھ لی یہ بھی ایک بیت اللہ کا ٹکڑا ہے لیکن تمہاری قوم نے نیا تی وقت کمی کی (کہ اسکو بیت اللہ سے باہر چھوڑ دیا اور نہ شریک کرنیکا تھا) **اَللّٰہُ اَکْبَرُ** فِیْ نَوَاحِی الْکَعْبَۃِ کعبہ کے کونوں میں تکبیر کہنا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ یُصَلِّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْکَعْبَۃِ وَلٰکِنَّہٗ کَبَّرَ فِیْ نَوَاحِیْہِ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کے اندر نماز نہیں پڑھی لیکن تکبیر کہی اور کعبہ کے کونوں میں **اَلذِّکْرُ وَالدُّعَاءُ** فِی نَاحِیَتَیِ الْبَیْتِ بیت اللہ کے اندر اللہ کا ذکر کرنا اور دعا کرنا **عَنْ** اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ اَنَّہٗ دَخَلَ ھُوَ وَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْبَیْتَ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَغْلَقَ الْبَابَ وَالْبَیْتُ اِذْ ذَاکَ عَلٰی سِتَّۃِ اَعْمِدَۃٍ فَمَضٰی حَتّٰی اِذَا کَانَ بَیْنَ الْاُسْطُوَانَتَیْنِ اللَّتَیْنِ یَلِیَانِ بَابَ الْکَعْبَۃِ حَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ وَسَاَلَہٗ وَاسْتَغْفَرَ ثُمَّ قَامَ حَتّٰی اَتٰی مَا اسْتَقْبَلَ مِنْ دُبُرِ الْکَعْبَۃِ فَوَضَعَ وَجْھَہٗ وَصَدْرَہٗ وَخَدَّہٗ عَلَیْہِ وَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ وَسَاَلَہٗ وَاسْتَغْفَرَ ثُمَّ قَامَ اِلَی الرُّکْنِ مِنْ اَرْکَانِ الْکَعْبَۃِ فَاسْتَقْبَلَ بِالتَّکْبِیْرِ وَالتَّھْلِیْلِ وَالتَّسْبِیْحِ وَالثَّنَاءِ عَلَی اللّٰہِ وَالْمَسْئَلَۃِ وَالْاِسْتِغْفَارِ ثُمَّ خَرَجَ مُصَلِّیًا رَکْعَتَیْنِ مُسْتَقْبِلَ وَجْھِہِ الْکَعْبَۃَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ ھٰذِہِ الْقِبْلَۃُ ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے وہ اور رسول اللہ صلعم خانہ کعبہ کے اندر گئے بلال کو حکم کیا انہوں نے دروازہ بند کر لیا اور وقت خانہ کعبہ میں چھ ستون تھے آپ چلیگئے جب ان دو ستونوں کے بیچ میں پہونچے جو دروازہ کے نزدیک ہیں تو بیٹھے اور اللہ تعالیٰ کی حمد اور ثنا کی اور اس سے مانگا اور استغفار کیا پھر کھڑے ہوئے اور کعبہ کی پشت پر جو سامنے تھی منہ کیا اور حمد اللہ کی اور ثنا کی اور سوال استغفار کیا پھر کعبہ کے ایک کونے کی طرف گئے اور تکبیر اور تہلیل اور تسبیح کہی اور ثنا کی اللہ کی اور سوال کیا اور استغفار پھر نکلے اور دو رکعتیں پڑھیں کعبہ کی طرف منہ کر کے پھر فارغ ہو کر چلے اور فرمایا یہ قبلہ ہے **وَضْعُ** الْوَجْہِ وَالصَّدْرِ عَلٰی مَا اسْتَقْبَلَ مِنْ دُبُرِ الْکَعْبَۃِ کعبہ کی دیوار پر منہ اور سینہ رکھنا **عَنْ** اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْبَیْتَ فَجَلَسَ وَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ وَکَبَّرَہٗ وَھَلَّلَ ثُمَّ مَالَ اِلٰی مَا بَیْنَ یَدَیْہِ مِنَ الْبَیْتِ فَوَضَعَ صَدْرَہٗ عَلَیْہِ وَخَدَّہٗ وَبَکٰی وَھُوَ ثُمَّ کَبَّرَہٗ وَھَلَّلَ وَدَعَا فَصَنَعَ ذٰلِکَ بِالْاَرْکَانِ کُلِّھَا ثُمَّ خَرَجَ فَاَقْبَلَ عَلَی الْقِبْلَۃِ وَھُوَ عَلَی الْبَابِ فَقَالَ ھٰذِہِ الْقِبْلَۃُ ھٰذِہِ الْقِبْلَۃُ ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے میں رسول اللہ صلعم کے ساتھ کعبہ کے اندر گیا آپ بیٹھے اور اللہ کی حمد اور ثنا کی اور تکبیر اور تہلیل کے پھر جو سامنے دیوار تھی کعبہ کی اس طرف جھکے اور اپنا سینہ اور سر کہا اور گال اور دونوں ہاتھ پھر اللہ اکبر کہا اور لا الٰہ الا اللہ اور دعا کی چاروں کونوں میں ایسا ہی کیا پھر نکلے دروازہ پر آکر کعبہ کی طرف منہ کیا اور فرمایا یہ قبلہ ہے یہ قبلہ ہے **وَضْعُ** الصَّلٰوۃِ مِنَ الْکَعْبَۃِ کعبہ میں نماز کس جگہ پڑھی **عَنْ** اُسَامَۃَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَیْتِ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ فِیْ قُبُلِ الْکَعْبَۃِ ثُمَّ قَالَ ھٰذِہِ الْقِبْلَۃُ ترجمہ اسامہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم خانہ کعبہ سے نکلے اور دو رکعتیں کعبہ کی طرف پڑھیں پھر فرمایا یہ قبلہ ہے **عَنْ** اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْبَیْتَ فَدَعَا فِیْ نَوَاحِیْہِ کُلِّھَا وَلَمْ یُصَلِّ فِیْہِ حَتّٰی خَرَجَ مِنْہُ فَلَمَّا خَرَجَ رَکَعَ رَکْعَتَیْنِ فِیْ قُبُلِ الْکَعْبَۃِ ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلعم

علیہ وسلم کعبہ کے نذر گئے اور چادروں کو نون میں دعا کی اور نماز نہیں پڑھی یہانتک کہ باہر نکلے جب نکلے تو دو رکعتیں پڑھیں کعبہ کی سامنے

عَنْ عبداللہ بن السائب انہ کان یقود ابن عباس یقیمہ عند الشقۃ الثالثۃ مما یلی الرکن الذی یلی الحجر مما یلی الباب فقال ابن عباس اما انبئت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی ھھنا فیقول نعم فتقدم فیصلی **ترجمہ** عبداللہ بن السائب سے روایت ہے وہ ابن عباس کو کھینچ کر لاتے تھے جب بوڑھے ہو گئی تھی اور ان کی بینائی جاتی رہی تھی) اور کھڑا کر دیتے تھے تیسری کگاڑ پر حجر اسود کے پاس سے دروازہ کعبہ کے قریب ابن عباس نے کہا کیا تم کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں نماز پڑھتے تھے وہ کہتی ہاں پھر آگے بڑھتی اور نماز پڑھتے

ذکر الفضل فی الطواف بالبیت

خانہ کعبہ کے طواف کی فضیلت

عَنْ عبداللہ بن عبید بن عمیر ان رجلا قال یا ابا عبدالرحمن ما اراک تستلم ھذین الرکنین قال انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان مسحھما کفارۃ للخطیئۃ وسمعتہ یقول من طاف سبعا فھو کعدل رقبۃ **ترجمہ** عبداللہ بن عبید بن عمیر سے روایت ہے کسی شخص نے کہا اے ابا عبدالرحمن (کنیت ہے عبداللہ بن عمر کی) میں دیکھتا ہوں تم نہیں چھوتے مگر ان دو رکنوں کو (یعنی حجر اسود اور رکن یمانی کو) انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے انکا چھونا مٹاتا ہے گناہ کو اور میں نے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص سات بار طواف کرے گویا اس نے ایک بردہ آزاد کیا

الکلام فی الطواف

طواف میں باتیں کرنا

عَنِ ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر وھو یطوف بالکعبۃ بانسان یقودہ انسان بخزامۃ فی انفہ فقطعھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ ثم امرہ ان یقودہ بیدہ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طواف کر رہے تھے ایک آدمی کو دیکھا وہ دوسرے آدمی کو کھینچ رہا ہے اوسکی ناک میں نکیل ڈالکر آپ نے ہاتھ سے نکیل کاٹ دی اور فرمایا ہلہ ہاتھ پکڑ کر کھینچ

عَنِ ابن عباس قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برجل یقودہ رجل بنسعۃ ذکر فی تذرہ فتناولہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقطعھا قال انہ نذر **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کو دیکھا کھینچ رہا ہے ایک شخص کو کسی چیز سے اوس نے نذر کی تھی آپنے اوسکو کاٹ دیا اور فرمایا یہ نذر ہے (یعنی نذر اسطرح نہیں ادا ہو جاوے گی)

اباحۃ الکلام فی الطواف

طواف میں باتیں کرنا درست ہے

عَنْ رجل ادرک النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الطواف بالبیت صلوۃ فاقلوا من الکلام **ترجمہ** ایک شخص سے روایت ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپنے فرمایا طواف بیت اللہ کا نماز ہے (یعنی مثل نماز کے ہے) تو اس میں باتیں کم کرو

عَنْ عبداللہ بن عمر قال اقلوا الکلام فی الطواف وانما انتم فی الصلوۃ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہا کم باتیں کرو طواف میں تم نماز میں ہو (یعنی طواف بھی نماز ہے)

اباحۃ الطواف فی کل الاوقات

ہر وقت طواف درست ہے

عَنْ جبیر بن مطعم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا بنی عبد مناف لا تمنعن احدا طاف بھذا البیت وصلی ای ساعۃ شاء من لیل ونھار **ترجمہ** جبیر بن مطعم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بنی عبد مناف کے

بیٹوست منع کرو کسی کو اس گھر کے طواف کرنے یا یہاں نماز پڑھنے سے جس وقت چاہو رات اور دن میں **کیف** طوافہ
الحائض بیمار کیونکر طواف کرے **عن** ام سلمۃ قالت شکوت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اشتکی فقال
طوفی من وراء الناس وانت راکبۃ فطفت ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الی جنب البیت وھو یقرأ
بالطور وکتاب مسطور ترجمہ ام المؤمنین ام سلمہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی میں بیمار
ہوں آپ نے فرمایا طواف کر لوگوں کے پیچھے سوار ہو کر میں نے طواف کیا اور آپ بیت اللہ پاس نماز پڑھ رہے تھے سورہ والطور پڑھتے
تھے **طواف** الرجال مع النساء مردوں کا طواف کرنا عورتوں کے ساتھ **عن** ام سلمۃ قالت یا رسول اللہ
واللہ ما عفت طواف الخروج فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوٰۃ فطوفی علی بعیرک من وراء
الناس ترجمہ ام المؤمنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے عرض کیا میں نے طواف نہیں کیا رخصت
کا آپ نے فرمایا جب نماز ہونے لگے تو اپنی اونٹ پر سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے طواف کر لے **عن** ام سلمۃ انہا قدمت مکۃ
وھی مریضۃ فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال طوفی من وراء المصلین وانت راکبۃ
فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو عند الکعبۃ یقرأ والطور ترجمہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا مکہ میں
آئیں اور وہ بیمار تھیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا نمازیوں کے پیچھے سے طواف کر لی سوار
ہو کر انہوں نے کہا میں نے سنا اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے پاس والطور پڑھ رہے تھے **الطواف** بالبیت
علی الراحلۃ اونٹ پر سوار ہو کر طواف کرنا **عن** عائشۃ قالت طاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع
حول الکعبۃ علی بعیرہ یستلم الرکن بمحجنہ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
طواف کیا کعبہ کے گرد اونٹ پر سوار ہو کر چومتی تھے آپ حجر اسود کو محجن لکڑی سے **طواف** من فرد الحج جو شخص تنہا حج کرے
اوسکا طواف **عن** عبد اللہ بن عمر وسألہ رجل اطوف بالبیت وقد احرمت بالحج قال وما یمنعک قال کان
عبد اللہ بن عباس ینھی عن ذلک وانت تعجب الیتامی منہ قال ایتار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احرم بالحج
فجاء بالبیت وسعی بین الصفا والمروۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے ایک شخص نے پوچھا کیا میں بیت اللہ کا طواف کروں
میں صرف حج کا احرام باندھا ہے اونہوں نے کہا کیوں نہیں کرتا وہ بولا میرے عبد اللہ بن عباس کو اس سے منع کرتے دیکھا ہے کیا تم
تمہارا کہنا ہم کو اوں سے زیادہ پسند ہے اونہوں نے کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے حج کا احرام باندھا طواف
کیا بیت اللہ کا اور سعی کی صفا اور مروہ میں **طواف** من صلی بعمرۃ جو شخص عمرہ کا احرام باندھے اوسکا طواف **عن**
عمرو قال سمعت ابن عمر وسألتہ عن رجل قدم معتمرا فطاف بالبیت ولم یطف بین الصفا والمروۃ ایأتی
اھلہ قال لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فطاف سبعا صلی خلف المقام رکعتین وطاف بین
الصفا والمروۃ وقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ ترجمہ عمرو سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

صفا اور مروہ کے بیچ میں کیا وہ اپنی عورت سے جماع کرے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آئے تو سات پھیرے کیے پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا مروہ کے بیچ میں دو ڑی اور تم کو رسول اللہ کی پیروی کرنا چاہیے پس جبتک سعی نہ کرے صفا اور مروے کی اپنی بے بے سے صحبت نہ کرے **کیف** یفعل من اھل بالحج والعمرۃ و لم یسق الھدی جو شخص قران کرے لیکن ہدی ساتھ نہ لاوے وہ کیا کرے **عن** انس قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و خرجنا معہ فلما بلغ ذا الحلیفۃ صلی الظھر ثم دعا براحلتہ فلما استوت بہ علی البیداء اھل بالحج والعمرۃ جمیعا فاھللنا معہ فلما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ وطفنا امر الناس ان یحلوا فھاب القوم فقال لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا ان معی الھدی لاحللت فحل القوم حتی حلوا الی النساء ولم یحل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یقصر الی یوم النحر ترجمہ انس رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور ہم بھی آپ کے ساتھ نکلے جب ذوالحلیفہ میں پہنچے تو اپنے ظہر پڑھی اور اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے جب بیداء میں پہنچے تو حج اور عمرے دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھا ہم نے بھی احرام باندھا آپ کے ساتھ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں آئے اور ہم نے طواف کیا اپنے حکم کیا لوگوں کو احرام کھولڈالنے کا سب لوگ ڈرے آپنے فرمایا اگر میری ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھولڈالتا پھر سب لوگوں نے احرام کھول ڈالا اور اپنی عورتوں تک کے پاس گئے اور رسول اللہ صلعم نے احرام نہ کھولا وہاں تک کہ تیرے دسویں تاریخ تک ذبح کیا **طواف** القارن قران کرنیوالے کے طواف کی **عن** نافع عن ابن عمر قرن الحج والعمرۃ فطاف طوافا واحدا وقال ھکذا رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ ترجمہ نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر نے قران کیا حج اور عمرے میں تو ایک ہی طواف کیا اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے **ف** یعنی قران میں ایک ہی طواف اور سعی کافی ہے حج اور عمرے دونوں کو لیکن ابوحنیفہ کے نزدیک دو طواف اور دو سعی کرنا چاہیے **عن** نافع قال خرج عبداللہ بن عمر فلما اتی ذا الحلیفۃ اھل بالعمرۃ فسار قلیلا ثم قال انی صددت صددت کما صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فاللہ ما شانکم الا شان واحد اشھدکم انی قد اوجبت مع عمرتی حجا فسار حتی اتی قدیدا فاشتری منھا ھدیا ثم قدم مکۃ فطاف بالبیت سبعا وبین الصفا والمروۃ وقال ھکذا رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعل ترجمہ نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر نکلے جب ذوالحلیفہ میں آئے تو عمرے کا احرام باندھا تھوڑی دور چلے پھر لوگوں کو ڈرہوا کہنے سے روکے جانیکا (یعنی فساد حجاج اور عبداللہ بن الزبیر کے) انہوں نے کہا اگر میں روکا جاؤں گا تو اسی طرح کرونگا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے پھر کہا کہ حج کی بھی وہی راہ ہے جو عمرے کی ہے میں تم کو گواہ کرتا ہوں میں نے حج واجب کر لیا اپنے عمرے کے ساتھ پھر چلے یہاں تک کہ قدید (ایک مقام کا نام ہے) میں آئے اور ہدی خریدی پھر مکے میں آئے اور طواف کیا بیت اللہ کا سات بار اور صفا و مروہ کے بیچ میں سعی کی اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے **عن** جابر بن عبداللہ ان النبی صلی اللہ

علیہ وسلم طاف طوافا واحدا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی طواف کیا۔

ذکر الحجر الاسود حجر اسود کا بیان

عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الحجر من الجنۃ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجر اسود یعنی پتھر جو کعبہ کے مشرقی جانب میں نصب ہے جنت کا پتھر ہے

استلام الحجر الاسود حجر اسود کا چومنا

عن سوید بن غفلۃ ان عمر قبل الحجر وقال لولا انی رأیت ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم یقبلک ما قبلتک ترجمہ سوید بن غفلہ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے بوسہ دیا حجر اسود کو اور کہا میں نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھ پر بوسہ دیتے دیکھا اگر میں نہ دیکھتا

تقبیل الحجر حجر اسود کو چومنا

عن عابس بن ربیعۃ قال رأیت عمر جاء الی الحجر فقال انی لا اعلم انک حجر ولولا انی رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبلک ما قبلتک ثم دنا منہ فقبلہ ترجمہ عابس بن ربیعہ سے روایت ہے یعنی دیکھا حضرت عمرؓ کو حجر اسود پاس آئے اور کہا میں جانتا ہوں تو پتھر ہے اور اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا ہوتا تجھ کو بوسہ دیتے ہوئے میں بھی بوسہ نہ دیتا پھر نزدیک گئے اوس سے اور چوما اوس کو

کیف یقبل کس طرح بوسہ دیوے

عن حنظلۃ قال رأیت طاوسا یأتی الرکن فان وجد علیہ زحاما مر ولم یزاحم وان راٰہ خالیا قبلہ قلنا ثم قال رأیت ابن عباس فعل مثل ذلک وقال ابن عباس رأیت عمر بن الخطاب فعل مثل ذلک ترجمہ حنظلہ سے روایت ہے میں نے طاؤس کو دیکھا وہ حجر اسود کے سامنے سے جاتی اگر بھیڑ ہوتا تو چلی جاتے اور بھیڑ نہ ہوتا تو میں یا اسکو بوسہ دیتی پھر کہتے میں نے ابن عباس کو ایسا ہی کرتی دیکھا ابن عباس نے کہا میں نے حضرت عمر کو دیکھا اونہوں نے ایسا ہی کیا پھر کہا تو پتھر ہی نہ فایدہ دیسکتا ہے نہ نقصان اور میں نے رسول اللہ صلعم کو نہ دیکھا ہوتا تجھ کو چومتے ہوئے میں بھی نہ چومتا پھر حضرت عمرؓ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ایسا ہی کرتی ہوئے

کیف یطوف اول ما یقدم طواف کیونکر شروع کرے اور حجر اسود کو بوسہ کیونکر دیوے جب

عن جابر قال لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ دخل المسجد فاستلم الحجر ثم مضی علی یمینہ فرمل ثلثا ومشی اربعا ثم اتی المقام فقال واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی فصلی رکعتین والمقام بینہ وبین البیت ثم اتی البیت بعد الرکعتین فاستلم الحجر ثم خرج الی الصفا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں آئے تو مسجد میں گئے اور حجر اسود کو چھوا پھر داہنی طرف چلی رباب کعبہ کی طرف تین پھیروں میں ذرا دوڑ کر چلے مونڈھی ہلاتے ہوئے (یعنی رمل کیا) پھر چار پھیروں میں پھر مقام ابراہیم پاس آئے اور فرمایا واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی پھر دو رکعتیں پڑھیں اور مقام ابراہیم آپکے اور کعبہ کے بیچ میں تھا پھر خانہ کعبہ پاس آئے دو رکعتیں پڑھ کر اور حجر اسود کو چوما پھر صفا کیطرف نکلے

کم یسعی فی السبع سات پھیروں میں دوڑی

عن نافع ان عبد اللہ

بن عمر کان یرمل الثلث ویمشی اربعا ویزعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذالک ترجمہ نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ پہلے تین پھیروں میں رمل کرتے اور چار پھیروں میں اپنی معمولی چال چلتے (سبات پھیرے کرتے) اور کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے **کم** یمشی ستۃ پھیروں میں چلی **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا طاف فی الحج والعمرۃ اول ما یقدم فانہ یسعی ثلث الطواف ویمشی اربعا ثم یصلی سجدتین ثم یطوف بین الصفا والمروۃ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب طواف کرتے حج یا عمری میں آتے ہی تو تین پھیروں میں دوڑ کر چلتے اور چار پھیروں میں اپنی چال سے چلتے پھر دو رکعتیں پڑھتے پھر صفا مروہ دوڑتے **اخب** فی السابعۃ من السبع پہلے تین پھیروں میں دوڑ کر چلنا **عن** ابن عمر اذا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین یقدم مکۃ یستلم الرکن الاسود اول ما یطوف یخب ثلثۃ اطواف من السبع ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکے میں آتے تو حجر اسود کو بوسہ دیتے طواف کے شروع میں پھر تین پھیروں میں دوڑ کر چلتے **الرمل** فی الحج والعمرۃ حج اور عمری میں رمل کرنا **ف** رمل کہتے ہیں جلدی جلدی چلنے کو مونڈھے ہلا کر جیسے سپاہی میدان جنگ میں اکڑ کر چلتا ہے **عن** نافع ان عبداللہ بن عمر کان یخب فی طوافہ حین یقدم فی حج او عمرۃ ثلثا ویمشی اربعا قال وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعل ذالک ترجمہ نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر خب حج یا عمری میں پہلا طواف کرتی تو تین پھیروں میں دوڑ کر چلتے اور چار پھیروں میں اپنی چال سے چلتے اور کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے **الرمل** من الحجر الی الحجر حجر اسود سے لیکر حجر اسود تک رمل کرنا **عن** جابر بن عبداللہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمل من الحجر الی الحجر حتی انتہی الیہ ثلثۃ اطواف ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے یعنی دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رمل کرتے حجر اسود سے حجر اسود تک تین پھیروں میں **العمل الذی** من لجنبہا سعی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا النبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کون کیا **عن** ابن عباس قال لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصحابہ قال المشرکون وہنہم حمی یثرب ولقوا منہا شرا فاطلع اللہ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ذالک فامر اصحابہ ان یرملوا وان یمشوا ما بین الرکنین وکان المشرکون من ناحیۃ الحجر فقالوا ہؤلاء اجلد من کذا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب مدینے میں آئے تو مشرکوں نے کہا تو ان کو یا ان لوگوں کو بخار نے اور انہوں نے مدینے جا کر بڑی خرابی اور بیماری پھیلا دی جبرائیل نے پیغمبر کو دی آپ نے حکم کیا اپنی اصحاب کو رمل کرنے کا اور وہ لوگوں (یعنی رکن یمانی اور حجر اسود) کے بیچ میں اپنی چال چلنے کا مشرک اوسوقت حطیم کیطرف تھے (تو وہ نہیں دیکھتے تھے مسلمانوں کو رکن یمانی اور حجر اسود کے بیچ میں) انہوں نے کہا تو وہ تو آدمی ہیں اس سے بھی **عن** ابی الطفیل عن علی قال سال رجل ابن عمر عن استلام الحجر فقال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ فَقَالَ لِلرَّجُلِ أَرَأَيْتَ إِنْ زُحِمْتُ عَلَيْهِ أَوْ غُلِبْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَمْ اِجْعَلْ أَرَأَيْتَ بِالْيَمَنِ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ ترجمہ زبیر بن عربی سے روایت ہے ایک شخص نے عبد اللہ بن عمر سے پوچھا حجر اسود کے چومنے کو اونہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا حجر اسود کو چومتے اور چومتے وہ بولا اگر میں بھیڑ ہجوم کروں اور میں مغلوب ہو جاؤں ابن عمر نے کہا اگر مگر وہیں یمن میں کہو رہ پوچھنے والا میں کہا رہنے والا تھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا حجر اسود کو چومتے ہوئے اور چومتے ہوئے **اِسْتِلَامُ** الرُّكْنَيْنِ فِي كُلِّ طَوَافٍ رکن یمانی اور حجر اسود کو ہر پھیرے میں چومنا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَ وَالْحَجَرَ فِي كُلِّ طَوَافٍ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکن یمانی اور حجر اسود کو ہر پھیرے میں چومتے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَسْتَلِمُ إِلَّا الْحَجَرَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چومتے تھے مگر حجر اسود اور رکن یمانی کو **مَسْحُ** الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ حجر اسود اور رکن یمانی پر ہاتھ پھیرنا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ أَرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا چھوتے ہوئے مگر رکن یمانی اور حجر اسود کو **تَرْكُ** اِسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ الْآخَرَيْنِ اور دو رکنوں کا نہ چھونا **عَنْ** عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَأَيْتُكَ لَا تَسْتَلِمُ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ قَالَ لَمْ أَرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ إِلَّا هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ **مختصر** ترجمہ عبید بن جریج نے کہا میں نے ابن عمر سے کہا تم نہیں چھوتے ہو مگر رکن یمانی اور حجر اسود کو اونہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی نہیں چھوتے تھے مگر ان کو یہ حدیث مختصر ہے بڑی حدیث سے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنْ مَكَانِ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ وَالَّذِي يَلِيهِ مِنْ نَحْوِ دُورِ الْمُحَجَّبِيْنَ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چومتے تھے گھر کے رکنوں (دیوار کے کناروں) سے کسی رکن کو مگر حجر اسود کو اور جو رکن اس کے پاس ہے جو محجبی لوگوں کے گھر کی طرف **عَنْ** نَافِعٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا الْيَمَانِيَ وَالْحَجَرَ فِي شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ ترجمہ نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر نے کہا میں نے ان دو رکنوں کا یعنی رکن یمانی اور حجر اسود کا چومنا نہیں چھوڑا جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ان کو چومتے ہوئے سختی میں (بھیڑ ہجوم میں) اور آسانی میں یعنی ہجوم میں بھی سختی اور تنہا کر چومنا) **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ الْحَجَرِ فِي رَخَاءٍ وَلَا شِدَّةٍ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ ترجمہ ابن عمر نے کہا میں نے حجر اسود کا چومنا نہ چھوڑا آسانی اور سختی میں جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اوسی چومتے ہوئے **اِسْتِلَامُ** الرُّكْنَيْنِ بِالْمِحْجَنِ لکڑی سے حجر اسود کو چھونا **عَنْ** [illegible] رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرِهِ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا حجۃ الوداع میں اونٹ پر سو ہو کر چومتے تھے حجر اسود کو اپنی لکڑی سے (یعنی لکڑی پر پتھر

الکنار اوسکو چومتا تھا ہے **الاشارۃ الی الرکن** حجر اسود پر ہو کر اشارہ کرنا **عن عبد اللہ بن عباس** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یطوف بالبیت علی راحلتہ فاذا انتہی الی الرکن اشار الیہ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کا طواف اونٹ پر چڑھ کر کرتے جب حجر اسود کے سامنے پہنچتے تو اشارہ کرتے۔

قولہ ما عزوجل خذوا زینتکم عند کل مسجد اللہ جل جلالہ نے فرمایا اپنی کپڑی پہنو ہر مسجد کے پاس **عن** ابن عباس قال کانت المرأۃ تطوف بالبیت وھی عریانۃ تقول الیوم یبدو بعضہ او کلہ وما بدا منہ فلا احلہ قال فنزلت یا بنی آدم خذوا زینتکم عند کل مسجد ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک عورت بیت اللہ کا طواف کرتی تھی ننگی اور کہتی تھی بعض الیوم بدا بعضہ او کلہ وما بدا منہ فلا احلہ جسکا معنی یہ ہے کہ دن ظاہر ہے اور اسکا بعض اور سکا کل ظاہر ہے اور اسکا میں نہیں حلال کرتے اسکو یعنی اگر شرمگاہ میرا ننگا ہو کر کسینے یہ کہا تب یہ آیت اتری یا بنی آدم خذوا زینتکم عند کل مسجد یعنے اے آدم کے بیٹو اپنی کپڑے ہر ہر مسجد کے پاس **عن** ابی ھریرۃ ان ابا بکر بعثہ فی الحجۃ التی امرہ علیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل حجۃ الوداع فی رھط یؤذن فی الناس الا لا یحج بعد ھذا العام مشرک ولا یطوف بالبیت عریان ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے حضرت ابوبکر کو بھیجا جس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو امیر کیا تھا حجۃ الوداع سے پہلے چند آدمیوں کے ساتھ تاکہ لوگون کو خبر کریں اس سال کے بعد کوئی شرک نہ حج کرے اور نہ کوئی ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے **عن** ابی ھریرۃ قال جئت مع علی بن ابی طالب حین بعثہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی اھل مکۃ ببراءۃ قال ما کنتم تنادون قال کنا ننادی انہ لا یدخل الجنۃ الا نفس مؤمنۃ ولا یطوف بالبیت عریان ومن کان بینہ وبین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عھد فاجلہ الی اربعۃ اشھر فاذا مضت اربعۃ اشھر فان اللہ بریء من المشرکین ورسولہ ولا یحج بعد ھذا العام مشرک کنت انادی حتی صحل صوتی ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے میں حضرت علی رض کے ساتھ آیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو سورہ برات سنانے کے لیے مکے کو بھیجا تھا راوی نے کہا میں نے ابوہریرہ سے کہا تم کیا پکارتے تھے انہون نے کہا ہم پکارتے تھے کہ نہیں جاویگا جنت میں مگر مومن اور نہ طواف کریگا بیت اللہ کا ننگا اور جس شخص سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اقرار کیا ہو تو اوسکی مدت اور مہلت چار مہینے تک ہے جب چار مہینے گذر جاوینگے تو اللہ اور اوسکا رسول بیزار ہے مشرکون سے بعد اس سال کے کوئی مشرک حج نہ کرے میں پکارتا رہون یہان تک کہ میری آواز بیٹھ گئی **این یصلی** (یعنی الطواف طواف کی دو رکعتین کہان پڑھے **عن** المطلب بن ابی وداعۃ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین فرغ من سبعہ جاء حاشیۃ الطواف فصلی رکعتین ولیس بینہ وبین الطائفین احد ترجمہ مطلب بن ابی وداعہ سے روایت ہے میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سات پھیرون سے فارغ ہوئے تو طواف کرنیوالون کے بیچ میں کوئی آڑ نہ تھی (سامنے سے طواف

کرنیوالے جارہے تھے عن ابن عمر قال قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فطاف بالبیت سبعا وصلی خلف
المقام رکعتین وطاف بین الصفا والمروۃ وقال لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ ترجمہ ابن عمرؓ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور طواف کیا بیت اللہ کا سات بار اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور
صفا مروہ دوڑے پھر کہا تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اچھی پیروی کرنا چاہیے القول بعد رکعتی الطواف
طواف کا دو رکعت پڑھ کر کیا کہے عن جابر قال طاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالبیت سبعا رمل منہا
ثلثا ومشی اربعا ثم قام عند المقام فصلی رکعتین ثم قرأ واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی ورفع
صوتہ یسمع الناس ثم انصرف فاستلم ثم ذہب فقال نبدأ بما بدأ اللہ بہ فبدأ بالصفا فرقی علیہا
حتی بدا لہ البیت فقال ثلث مرات لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت
وہو علی کل شیء قدیر فکبر اللہ وحمدہ ثم دعا بما شاء اللہ ثم نزل ماشیا حتی تصوبت قدماہ
فی بطن المسیل فسعی حتی صعدت قدماہ ثم مشی حتی اتی المروۃ فصعد فیہا ثم بدا لہ البیت فقال لا
الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر قال لک ثلث مرات ثم
ذکر اللہ وسبحہ وحمدہ ثم دعا علیہما بما شاء اللہ فعل ہذا حتی فرغ من الطواف ترجمہ جابرؓ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا بیت اللہ کا سات بار تین پھیروں میں رمل کیا اور چار پھیروں میں اپنی چال سے چلے
پھر مقام ابراہیم کے پاس کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں پھر اس آیت کو پڑھا۔ واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی یعنے مقام ابراہیم
کو نماز کی جگہ بنا لو اور بلند آواز سے پڑھا لوگوں کو سنایا پھر فارغ ہو کر حجر اسود کو چوما اور چلے کہنے ہوئے ہم شروع کرتے ہیں اس سے
جس سے اللہ نے شروع کیا (یعنے قرآن میں اللہ نے پہلی صفا کو بیان فرمایا) ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ تو ہم بھی
صفا سے شروع کرتے ہیں (صفا پر آپ چڑھے یہانتک کہ بیت اللہ دکھائی دیا تین بار فرمایا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک
ولہ الحمد یحیی ویمیت وہو علی کل شیء قدیر یہ تکبیر کہی اور اللہ کی تعریف کی اور دعا مانگی جو اللہ نے تقدیر میں لکھی تھی پھر نیچے اترے
یہانتک کہ آپکے دونوں پانوں جھک گئی نالے کی بیچ میں (وہ جو میلین کے پاس ہے نیچی جگہ) دوڑے یہانتک کہ پانوں
بلندی پر چڑھے پھر اپنی چال سے چلے یہانتک کہ مروہ کو پاس آئے اوپر چڑھے یہانتک کہ بیت اللہ دکھلائی دیا تین بار
فرمایا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر پھر اللہ کا ذکر کیا اور تسبیح کی اور تعریف کی اور دعا
کی جو اللہ کو منظور تھی ہر بار ایسا ہی کیا یہانتک کہ فارغ ہوئی سعی سے عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
طاف سبعا رمل ثلثا ومشی اربعا ثم قرأ واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی فصلی رکعتین وجعل المقام
بینہ وبین الکعبۃ ثم استلم الرکن ثم خرج فقال ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ فابدأ بما بدأ اللہ
بہ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات پھیرے کیے ان میں سے تین میں رمل کی اور چار میں اپنی

چال سے چلے پھر یہ آیت پڑھی۔ واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی بعد اسکے دو رکعتیں پڑھیں اور مقام آپکے اور کعبے کے بیچ میں تنہا پھر حجر اسود کو چوما اور نکلے یہ آیت پڑھتے ہوئے ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ یعنی صفا اور مروہ دونوں اللہ کے نشانیاں ہیں تو شروع کرو اس سے جس سے اللہ نے شروع کیا **اَلْقِرَاءَۃُ فِی کَمْ تَعْنِی الطَّوَافَ** طواف کی دو رکعتوں میں کون سی سورتیں پڑھے

عَنْ جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما انتہی الی مقام ابراھیم قرأ واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی فصلی رکعتین قرأ فاتحۃ الکتاب وقل یا ایھا الکافرون وقل ھو اللہ احد ثم جاء الی الرکن فاستلمہ ثم خرج الی الصفا

ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب مقام ابراہیم میں پہونچے تو یہ آیت پڑھی۔ واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی پھر دو رکعتیں پڑھیں ان میں الحمد اور قل یا ایھا الکافرون اور قل ھو اللہ احد پڑھا پھر حجر اسود پاس آئے اسکو بوسہ دیا پھر صفا کیطرف نکلے

اَلشُّرْبُ من ماء زمزم زمزم کا پانی پینا

عَنْ ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شرب من ماء زمزم وھو قائم

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پیا

اَلشُّرْبُ من ماء زمزم قائما زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پینا

عَنْ ابن عباس قال سقیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من زمزم فشربہ وھو قائم

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو زمزم کا پانی پلایا آپنے کھڑے ہو کر پیا

ذِکْرُ مخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی الصفا من الباب الذی یخرج منہ

صفا کیطرف آپکے دروازے سے نکلنا جہاں سے حرم سے نکلتے ہیں

عَنْ ابن عمر یقول لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ طاف بالبیت سبعا وصلی خلف المقام رکعتین ثم خرج الی الصفا من الباب الذی یخرج منہ فطاف بالصفا والمروۃ قال شعبۃ واخبرنی ایوب عن عمرو بن دینار عن ابن عمر انہ قال سنۃ

ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں آئے تو سات بار طواف کیا بیت اللہ کا پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں پھر صفا کیطرف نکلے اوس دروازے سے جہاں سے نکلا کرتے تھے اور دوڑے درمیان صفا اور مروہ کے عبد اللہ بن عمر نے کہا یہ سنت ہے

ذِکْرُ الصفا والمروۃ صفا اور مروہ کا بیان

عَنْ عروۃ قال قرأت علی عائشۃ فلا جناح علیہ ان یطوف بھما قالت بئسما قلت یا ابن اختی ان کانت کما اولتھا کانت لا جناح علیہ ان لا یطوف بھما قلت ما ابالی ان لا اطوف بھما قالت بئسما قلت یا ابن اختی انما کان من اھل الجاھلیۃ کانوا یطوفون بھما فلما کان الاسلام ونزل بالقرآن ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ الآیۃ قد طاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وطفنا معہ وکانت سنۃ

ترجمہ عروہ سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ کے سامنے یہ آیت پڑھی ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بھما یعنی صفا اور مروہ دونوں نشانیاں ہیں اللہ کی سو جو کوئی حج کرے بیت اللہ کا یا عمرہ کرے تو اوسپر گناہ نہیں پھرنا دونوں کے بیچ میں مینے کہا اب مجھپر واہ نہیں چاہوں نہ پھروں صفا اور مروہ میں کیونکہ اللہ جل جلالہ نے صفا مروہ پھرنے کو واجب نہیں کیا بلکہ فرمایا پھرنا گناہ نہیں ہے

حضرت عائشہؓ نے کہا بارکہا تم نے کچھ لوگ جاہلیت میں صفا اور مروہ میں نہیں پھرتی تھے (بلکہ صفا اور مروہ دونوں بتوں کا نام تھا) جب دین اسلام آیا اور قرآن اترا اوسوقت یہ آیت اتری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا اور مروہ دوڑے ہم بھی آپ کے ساتھ دوڑے اور یہ سنت ہوگیا ف اکثر علما کے نزدیک صفا اور مروہ میں ناچ کا ایک رکن ہے جسکے بغیر حج صحیح نہیں ہوتا اور بعض اسلم سلف کے نزدیک مستحب ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک واجب ہے عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَوَاللَّهِ مَا عَلَى أَحَدٍ جُنَاحٌ أَنْ لَا يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِي إِنَّ هَذِهِ الْآيَةَ لَوْ كَانَتْ كَمَا أَوَّلْتَهَا كَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَلَكِنَّهَا نَزَلَتْ فِي الْأَنْصَارِ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوا كَانُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَ عِنْدَ الْمُشَلَّلِ وَكَانَ مَنْ أَهَلَّ لَهَا يَحْرَجُ أَنْ يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا أَسْلَمُوا سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا ثُمَّ قَدْ سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَتْرُكَ الطَّوَافَ بِهِمَا ترجمہ عروہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا اس آیت کو فلا جناح علیہ ان یطوف بہما میں تو کہا قسم خدا کی اگر کوئی صفا مروہ نہ دوڑے تو اوسپر کچھ گناہ نہیں ہے حضرت عائشہ نے کہا بری بات کہی تو نے اے بہانجے میری اس آیت کا اگر یہ مطلب ہوتا تو یوں اوترتی فلا جناح علیہ ان لا یطوف بہما یعنی اگر کوئی صفا مروہ نہ پھری تو اوسپر کچھ گناہ نہیں یہ آیت انصار کے باب میں اوتری ہے اسلام لانے سے پہلے وہ احرام باندھتے تھے مناۃ (بت کا نام ہے) کے لیے جسکو پوجتے تھے مشلل (ایک مقام کا نام ہے قریب قدید کے) کے پاس سو جو کوئی احرام باندھتا تھا مناۃ کی پھر وہ صفا مروہ دوڑنا برا جانتا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سکو پوچھا تو یہ آیت اوتاری ان الصفا والمروۃ الخ (پس یہ رسم انصار کے خیال کا) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت کیا صفا مروہ پھرنے کو اب کسی شخص کو اوسکا چھوڑنا جائز نہیں عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ يُرِيدُ الصَّفَا وَهُوَ يَقُولُ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ ترجمہ جابر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے نکلی صفا پر جانے کی نیت سے آپ فرماتے تھی شروع کرتی ہیں ہم اوس سے جس سے اللہ نے شروع کیا عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّفَا وَقَالَ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑ کیطرف نکلے اور فرمایا شروع کرتے ہیں ہم اوس سے جس سے اللہ نے شروع کیا پھر یہ آیت پڑھی ان الصفا والمروۃ الخ **مَوْضِعُ** القِيَامِ عَلَى الصَّفَا صفا پر کہاں کھڑا ہو عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقِيَ عَلَى الصَّفَا حَتَّى إِذَا نَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ كَبَّرَ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑ پر چڑھے جب خانہ کعبہ کو دکھائی دیا تو تکبیر کہی (اور مسلمان کھڑے ہوگئے) **التَّكْبِيرُ** عَلَى الصَّفَا صفا پر تکبیر کہنا عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

اذا وقف علی الصفا یکبر ثلثا ویقول لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر یصنع ذلک ثلث مرات ویدعو ویصنع علی المروۃ مثل ذلک ترجمہ جابر یعنی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صفا پر کھڑے ہوتے تو تین بار تکبیر کہتے اور فرماتے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر تین بار اور دعا مانگتے پھر مروی پر ایسا ہی کرتے **التہلیل علی الصفا** صفا پر لا الہ الا اللہ کہنا **عن جعفر** بن محمد عن ابیہ انہ سمع ابا ہریرۃ یحدث عن جابر عن حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثم وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی الصفا فحمد اللہ عز وجل ومجد عن بین ذلک ترجمہ امام جعفر صادق رضی نے سنا اپنے والد امام محمد باقر رضی سے انہوں نے جابر رضی سے جو کی حدیث میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے صفا پر لا الہ الا اللہ کہتے تھے اور دعا کرتے تھے **الذکر والدعاء علی الصفا** صفا پہاڑ پر اللہ کا ذکر اور دعا کرنا **عن جابر** قال طاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالبیت سبعا رمل فیہا ثلثا ومشی اربعا ثم قام عند المقام فصلی رکعتین وقرأ واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی ودفع صنوتہ یسمع الناس ثم انصرف فاستلم ثم ذہب فقال نبدأ بما بدأ اللہ بہ فبدأ بالصفا فرقی علیہا حتی یری البیت وقال ثلث مرات لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وہو علی کل شیء قدیر وکبر اللہ وحمدہ ثم دعا بما قدر لہ ثم ترک ما شیا حتی تصوبت قدماہ فی بطن المسیل فسعی حتی صعدت قدماہ ثم مشی حتی اتی المروۃ فصعد فیہا ثم بدا بالبیت فقال لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر قال فی ذلک ثلث مرات ثم ذکر اللہ وسبحہ ثم دعا علیہا بما شاء اللہ فعل احذ حتی فرغ من الطواف ترجمہ اس حدیث کا ابھی گزر چکا **باب الطواف بین الصفا والمروۃ** **الطواف بین الصفا والمروۃ** علی الراحلۃ اونٹ پر حجرہ کے صفا مروہ دوڑنا **عن** جابر بن عبد اللہ یقول طاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع علی راحلتہ بالبیت وبین الصفا والمروۃ لیراہ الناس ولیشرف ولیسئلوہ فان الناس غشوہ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر حجرہ کے سمے کی صفا مروہ میں اور طواف کیا بیت اللہ کا سوار ہو کر تاکہ لوگ آپکو دیکھیں اور آپ لوگوں پر اونچی رہیں اور لوگ آپ سے پوچھیں اسلیے کہ لوگوں نے آپکو گھیر لیا تھا **المشی** بینہما صفا اور مروہ کی بیچ میں چلنا **عن کثیر** بن جمہان قال رأیت ابن عمر یمشی بین الصفا والمروۃ فقال ان تمش فقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمشی وان اسع فقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسعی ترجمہ کثیر بن جمہان سے روایت ہے میں عبد اللہ بن عمر کو دیکھا چلتے ہوئے اپنی چال سے صفا اور مروی کے بیچ میں انہوں نے کہا اگر میں چلوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی چلتے تھے اور جو دوڑوں تو آپ بھی دوڑتے تھے **عن سعید بن جبیر** قال رأیت ابن عمر وذکر متعتہ بالعمرۃ الی الحج فقال انہ قال وانا

شیخ عبید ترجمہ اس روایت میں اتنا زیادہ ہے انہوں نے کہا میں بوڑھا ہوں تو میری لئے چلنا ہی بہتر ہے) **الرَّمَلُ** بینھما صفا اور مروہ کے بیچ میں رمل کرنا **عَنِ الزُّهْرِيِّ** قَالَ سَأَلُوا ابْنَ عُمَرَ هَلْ رَأَيْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ كَانَ فِي جَمَاعَةٍ مِنَ النَّاسِ فَرَمَلُوا فَلَوْ أَرَاهُمْ رَمَلُوا لَا يَرْمُلُونَ إِلَيْهِ ترجمہ زہری سے روایت ہے لوگوں نے عبداللہ بن عمر سے پوچھا کیا تم نے دیکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمل کیا صفا اور مروہ کے بیچ میں انہوں نے کہا آپ لوگوں کے ساتھ تھے مگر لوگوں نے رمل کیا تھا میں سمجھتا ہوں آپ کو دیکھ کر کیا ہوگا **السَّعْيُ** بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ صفا اور مروہ کے بیچ میں دوڑنا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا سَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِينَ قُوَّتَهُ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا اور مروہ کے درمیان دوڑے مشرکوں کو اپنا زور دکھلانے کے لئے (کہ ہم پہلے جیسے طاقت دار ہیں) **السَّعْيُ فِي بَطْنِ الْمَسِيلِ** نالے کے اندر دوڑنا **عَنِ** امْرَأَةٍ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعَى فِي بَطْنِ الْمَسِيلِ وَيَقُولُ لَا يَقْطَعُ الْوَادِيَ إِلَّا شَدًّا ترجمہ ایک عورت سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نالے کے اندر دوڑتے ہوئے اور فرماتے تھے نالے کو دوڑ کر طے کرنا چاہیے (آپ نے اس کو نشان کر دیا ہیں دو سبز پتھر لگے ہیں ان کے بیچ میں دوڑتے ہیں) **مَوْضِعُ** الْمَشْيِ کس مقام پر پیدل چل سوار چلے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَّلَ مِنَ الصَّفَا مَشَى حَتَّى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي سَعَى حَتَّى يَخْرُجَ مِنْهُ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صفا سے اترتے تو چلتے یہاں تک کہ پاؤں آپ کے جب نالہ میں جھکتے دوڑتے اسی نکلنے تک **مَوْضِعُ الرَّمَلِ** رمل کس جگہ کرے **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ لَمَّا قَصَرَتْ قَدَمَا رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَطْنِ الْوَادِي رَمَلَ حَتَّى خَرَجَ مِنْهُ ترجمہ جابر رضی سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم نالے کے اندر جھکے تو آپ دوڑے اس میں نکلنے تک **عَنْ** جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ يَقُولُ عَلَى الصَّفَا حَتَّى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي الْوَادِي رَمَلَ حَتَّى إِذَا صَعِدَ مَشَى ترجمہ جابر رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا سے اترے جب آپ کے پاؤں نالے میں جھکے تو دوڑے جب چڑھنے لگے تو پھر اپنی چال سے چلنے لگے **مَوْضِعُ** الْقِيَامِ عَلَى الْمَرْوَةِ مروہ پر کس مقام پر کھڑا ہو **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى الْمَرْوَةَ فَصَعِدَ فِيهَا ثُمَّ قَدِمَ لَهُ الْبَيْتَ فَقَالَ كَانَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ قَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ ذَكَرَ اللّٰهَ وَسَبَّحَهُ وَحَمِدَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدْعُوَ ثُمَّ فَعَلَ هٰذَا حَتَّى فَرَغَ مِنَ الطَّوَافِ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مروہ پر آئے اور اوس پر چڑھے یہاں تک کہ بیت اللہ دکھلائی دینے لگا پھر فرمایا لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئ قدیر تین بار پھر اللہ کا ذکر کیا اوس کی تسبیح اور تحمید کی (یعنی سبحان اللہ اور الحمد للہ کہا) پھر دعا کی جو اللہ نے چاہا ہر بار ایسا ہی کیا یہاں تک کہ سعی سے فارغ ہوئے **اَلتَّكْبِيرُ** عَلَيْهَا مروہ پر تکبیر کہنا **عَنْ** جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ إِلَى الصَّفَا

فرقی علیھا ثم ذکر الدعا ثم قال مثل ھذا ثلث مرات ثم نزل حتی انصبت قدماہ فی بطن الوادی ثم سعی حتی اذا صعدت قدماہ مشی حتی اتی المروۃ ففعل علیھا کما فعل علی الصفا حتی کان آخر طوافہ علی المروۃ ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پر گئے اوپر چڑھے یہان تک کہ کعبہ کھلائی دیا پھر اللہ کی توحید بیان کی اور تکبیر کہی اور فرمایا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شیء قدیر ثم مشی حتی اذا انصبت قدماہ سعی حتی اذا صعدت قدماہ مشی حتی اتی المروۃ ففعل علیھا کما فعل علی الصفا حتی کان آخر طوافہ ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پر گئے اوپر چڑھے یہان تک کہ کعبہ کھلائی دیا پھر اللہ کی توحید بیان کی اور تکبیر کہی اور فرمایا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شیء قدیر پھر چلے جب نالے مین آپکے پانون جھکے تو دوڑے جب پانون اوپر چڑھی تو اپنی چال سے چلنے لگے یہان تک کہ مروی پر آئے وہان بھی ایسا ہی کیا جیسا صفا پر کیا تھا یہان تک کہ طواف سے فارغ ہوے **کم** طواف القارن والمتمتع بین الصفا والمروۃ قران اور تمتع مین کتنی بار سعی کرے **عن** جابر یقول لم یطف النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ بین الصفا والمروۃ الا طوافا واحدا ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب نے صفا اور مروہ مین سعی نہین کی مگر ایک بار **ف** جیسے طواف بیت اللہ کا قران مین ایک ہی کافی ہے ویسے ہی سعی بھی مگر ابو حنیفہ کے نزدیک قران والی کو دو طواف اور دو سعی کرنا چاہیے۔

این یقصر المعتمر عمرہ کرنیوالا بال کہان کتروے **عن** معاویۃ انہ قصر عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشقص فی عمرتہ علی المروۃ ترجمہ معاویہ سے روایت ہی انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کترے تیر کے پیکان سے مروی پر جب آپ عمرہ کر چکے **عن** معاویۃ قال قصرت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المروۃ بمشقص او بظفر ترجمہ معاویہ رضہ نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کترے ایک اعرابی کو تیر سے **کیف یقصر** کس طرح بال کترے **عن** معاویۃ قال اخذت من اطراف شعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمشقص کان معی بعد ما طاف بالبیت وبالصفا والمروۃ فی ایام العشر قال قیس والناس ینکرون ھذا علی معاویۃ ترجمہ معاویہ رضہ سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کنارون سے لیے ایک تیر سے جو میری ساتھ تھا جب آپ طواف و سعی کر چکے حج کے دس دنون مین قیس نے کہا لوگ انکار کرتے تھے معاویہ پر اس حدیث کی روایت مین **ف** کیونکہ وہ حج کے دنون مین عمرہ کرنا برا جانتی تھے) **مایفعل** من اھل بالحج وساق الھدی جو شخص حج کا احرام باندھے اور ہدی ساتھ لیجاے وہ کیا کرے **عن** عائشۃ قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نذکر الا الحج فلما جاء نا سرف طمثت فدخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابکی فقال ما یبکیک فقلت لیتنی لم اکن حججت العام فقال لعلک نفست قلت نعم قال فان ذلک شیء کتبہ اللہ علی بنات آدم فانسکی المناسک کلھا غیر ان لا تطوفی بالبیت حتی تطھری ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رضہ سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے حج کی نیت سے جب آپنے طواف کیا بیت اللہ کا اور سعی کی تو فرمایا جس کے ساتھ ہدی ہو وہ احرام پر قایم رہی اور جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے **مایفعل** من اھل بالعمرۃ ولا ھدی جس شخص نے عمرہ کا احرام باندھا ہو اور ہدی لایا ہو وہ کیا کرے **عن** عائشۃ قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع فمنا من اھل بالحج ومنا من اھل بعمرۃ وحج فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يَحِلَّ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَاَهْدٰى فَلَا يَحِلُّ وَمَنْ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ فَلْيُتِمَّ حَجَّهٗ قَالَتْ عَائِشَةُ وَكُنْتُ مِمَّنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو الوداعی میں بعضوں نے ہم میں سے حج کا احرام باندھا اور بعضوں نے عمرہ کا اور ہدی ساتھ لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے عمرہ کا احرام باندھا اور ہدی نہیں لایا وہ تو احرام کھول ڈالے اور جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور ہدی لایا ہے وہ احرام نہ کھولے اور جس نے حج کا احرام باندھا وہ اپنا حج پورا کرے عائشہ رضہ نے کہا میں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا **عَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهٗ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ وَمَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْيٌ فَلْيَقِفْ عَلٰى اِحْرَامِهٖ قَالَتْ وَكَانَ مَعَ الزُّبَيْرِ هَدْيٌ فَقَامَ عَلٰى اِحْرَامِهٖ وَلَمْ يَكُنْ مَعِيْ هَدْيٌ فَاَحْلَلْتُ فَلَبِسْتُ ثِيَابِيْ وَتَطَيَّبْتُ مِنْ طِيْبِيْ ثُمَّ جَلَسْتُ اِلَى الزُّبَيْرِ فَقَالَ اِسْتَاْخِرِيْ عَنِّيْ فَقُلْتُ اَتَخْشٰى اَنْ اَثِبَ عَلَيْكَ ترجمہ اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے حج کا لبیک پکارتے ہوئے جب نزدیک پہونچ مکہ کے تو آپ نے فرمایا جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے اور جس کے ساتھ ہدی ہو وہ احرام باندھے رہے۔ اسماء نے کہا زبیر میرے خاوند کے ساتھ ہدی تھی وہ احرام باندھے رہی اور میں ساتھ ہدی نہ تھی تو میں نے احرام کھول ڈالا اور کپڑے پہنے اور خوشبو لگائی پھر زبیر کے پاس بیٹھی انہوں نے کہا مجھ سے الگ رہ میں نے کہا تم ڈرتے ہو کہ میں تم پر کود پڑوں گی **ف** اور تمہارا احرام خراب کر دونگی یہ خیال نہ کرو **اَلْخُطْبَةُ** قَبْلَ يَوْمِ التَّرْوِيَةِ (آٹھویں تاریخ سے پہلی (ساتویں تاریخ خطبہ دینا) **عَنْ** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَجَعَ مِنْ عُمْرَةِ الْجِعْرَانَةِ بَعَثَ اَبَا بَكْرٍ عَلَى الْحَجِّ فَاَقْبَلْنَا مَعَهٗ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالْعَرْجِ نَوَّبَ بِالصُّبْحِ ثُمَّ اسْتَوٰى لِيُكَبِّرَ فَسَمِعَ الرُّغَاءَ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَوَقَفَ عَلَى الْكَثِيْبِ فَقَالَ هٰذِهٖ رُغَاءُ نَاقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَدْعَاءِ لَقَدْ بَدَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْنَا مَعَهٗ فَاِذَا عَلِيٌّ فِيْهَا فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ اَمِيْرٌ اَمْ رَسُوْلٌ قَالَ كَلَّا بَلْ رَسُوْلٌ اَرْسَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَرَاءَةَ اَقْرَاُهَا عَلَى النَّاسِ فِيْ مَوَاقِفِ الْحَجِّ فَقَدِمْنَا مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ يَوْمِ التَّرْوِيَةِ بِيَوْمٍ قَامَ اَبُوْ بَكْرٍ رض فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ مَنَاسِكِهِمْ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ رض فَقَرَاَ عَلَى النَّاسِ بَرَاءَةَ حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ خَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ قَامَ اَبُوْ بَكْرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ مَنَاسِكِهِمْ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَاَ عَلَى النَّاسِ بَرَاءَةَ حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَاَفَضْنَا فَلَمَّا رَجَعَ اَبُوْ بَكْرٍ خَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ اِفَاضَتِهِمْ وَعَنْ نَحْرِهِمْ وَعَنْ مَنَاسِكِهِمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَاَ عَلَى النَّاسِ بَرَاءَةَ حَتّٰى خَتَمَهَا فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّفْرِ الْاَوَّلِ قَامَ اَبُوْ بَكْرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ كَيْفَ يَنْفِرُوْنَ وَكَيْفَ يَرْمُوْنَ فَعَلَّمَهُمْ مَنَاسِكَهُمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَاَ بَرَاءَةَ عَلَى النَّاسِ حَتّٰى خَتَمَهَا ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جعرانہ کی عمرہ سے لوٹے تو ابوبکر کو لوگوں کا

علیہا

سردار کرکے) حج پر مقرر کیا ہم لوگ اون کے ساتھ آئے جب عرج (ایک مقام کا نام ہے) مین پہونچے تو صبح کی اذان ہوئے پھر ابوبکر کھڑے ہوئے نماز کی تکبیر کہنے کو تھے مین اونٹ کی آواز پیچھے سے سنی انہون نے توقف کیا اور کہا یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی آواز ہے جسکا نام جدعا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھلا معلوم ہوا حج مین آنا۔ تو شاید آپ ہی ہون ہم آپکے ساتھ نماز پڑھین گے اتنے مین علی رضہ اوس اونٹنی پر نمودار ہوے ابوبکر صدیق نے کہا تم اس ہو کے آئے ہو یا کچھ پیغام لیکر انہون نے کہا پیغام لیکر مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے سورہ برات سنانے کو حج کے جماؤ مین **ق** اگرچہ پہلے آپنے سورہ برات سنانا بھی ابوبکر صدیق کے سپرد کیا تھا لیکن بعد کو خیال آیا کہ عہد توڑنے کے لئے کوئی شخص عزیز چاہیے کیونکہ عرب ایسی امور مین اقارب ہی کی بات قبول کرتے ہین اس لیے پیچھے سے حضرت علی رضہ کو روانہ کیا **ق** پھر ہم مکے مین آئے یوم الترویہ سے ایکدن پہلے (یعنی ساتوین تاریخ) تو ابوبکر کھڑے ہوئے اور خطبہ سنایا لوگونکو اور حج کے ارکان بیان کئے جب وہ فارغ ہوے تو حضرت علی رضہ کھڑے ہوے اور لوگون کو سورہ برات سنانی شروع کی یہانتک کہ ختم کیا اوس کو پھر ہم ابوبکر صدیق کے ساتھ لوٹے جب ہمارا دن ہوا (نوین تاریخ) تو ابوبکر کھڑے ہوئے اور خطبہ سنایا لوگونکو اور بیان کیا حج کے طریقے جب وہ فارغ ہوئے تو حضرت علی کھڑے ہوے اور سورہ برات سنانی یہانتک کہ ختم کیا اوسکو پھر جب یوم النحر ہوا (دسوین تاریخ) تو ہم لوٹے منا کو (عرفات سے) جب ابوبکر لوٹ کر آئے تو انہون نے خطبہ سنایا لوگونکو اور قربانی کرنے کے احکام بتلائے اور ارکان پھر جب فارغ ہوے تو حضرت علی کھڑے ہوئے اور سورہ برات سنانی یہانتک کہ ختم کیا اوسکو پھر جب پہلا دن کوچ کا ہوا (یعنی بارہوین تاریخ) تو ابوبکر کھڑے ہوے اور خطبہ سنایا اور بیان کیا کہ کوچ کرنا چاہیے اور کسطرح کنکریان مارنا چاہیے پھر سب کان لگا کر سنے جب فارغ ہوئے تو حضرت علی کھڑے ہوئے اور سورہ برات لوگونکو سنانی یہانتک کہ ختم کیا اوسکو **المتمتع** منی مُلَبِّیًا بالحج تمتع کرنیوالا احرام کا جب باندھے **عن** جابر قال قدمنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہ اربع مضین من ذی الحجۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم احلوا واجعلوھا عمرۃ فضاقت بذلک صدورنا وکبر علینا فلما فعل ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا ایھا الناس احلوا فلولا الھدی الذی معی لفعلت مثل الذی تفعلون فاحللنا حتی فعلنا النساء وفعلنا ما یفعل الحلال حتی اذا کان یوم الترویۃ وجعلنا مکۃ بظہر اہللنا بالحج ترجمہ جابر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے (مکے کو) جب ذی الحج کے چار دن گزر چکے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احرام کھول ڈالو اور حج کو عمرہ کردو یہ سنکر ہمارے دل تنگ ہوے اور ہم پریشان گزرا جب یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچے آپنے فرمایا اے لوگو احرام کھولڈالو اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو مین بھی (احرام کھولڈالتا اور جیسا تم نے کیا کرتا پھر ہم نے احرام کھولڈالا یہانتک کہ جماع کیا اپنی عورتون سے اور جو کام غیر احرام والا کرتا ہے وہ کیا جب یوم الترویہ (آٹھوین تاریخ) ہوا تو مکے سے نکلکر ہم نے لبیک پکاری حج کی **مذکر** منی مکے مین منا کا بیان **عن** محمد بن عبد

الأنصاري عن أبيه قال عدل إلي عبد الله بن عمر وأنا نازل تحت سرحة بطريق مكة فقال ما أنزلك تحت هذه الشجرة فقلت أنزلني ظلها فقال عبد الله قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا كنت بين الأخشبين من منى ونفخ بيده نحو المشرق فإن هناك واديا يقال له السترة به سرحة في حلقة الحارث يقال له الشرد به سرحة تحتها سبعون نبيا

ترجمہ محمد بن عمرو انصاری سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے میں طرف مڑی عبداللہ بن عمر اور میں ایک درخت کی تلے اور اترا تھا مکے کے راہ میں انہوں نے کہا تم اس درخت کی تلے کیوں تھہرے ہو میں نے کہا سایے کے لیے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو دو پہاڑوں کی بیچ میں ہو منا کے اور اشارہ کیا مشرق کیطرف تو وہاں ایک وادی (راہ دو پہاڑوں کی بیچ میں) ہے جس کو سرپایا سر کہتے ہیں وہاں ایک درخت ہے اس کے تلے ستر پیغمبروں کی آنول کاٹی گئی ہے

عن عبد الرحمن بن معاذ قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بمنى فنعم الله أسماعا حتى إن كنا لنسمع ما يقول ونحن في منازلنا فطفق النبي صلى الله عليه وسلم يعلمهم مناسكهم حتى بلغ الجمار فقال بحصى الخذف وأمر المهاجرين أن ينزلوا في مقدم المسجد وأمر الأنصار أن ينزلوا في مؤخر المسجد

ترجمہ عبدالرحمن بن معاذ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا منا میں تو اللہ نے ہمارے کان کھولدیئے جو آپ فرماتے تھے وہ ہم سنتے تھے اپنے ٹھکانوں سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع کیا انکو بتلانا حج کے طریقے یہانتک کہ جمروں کو پہنچے تو چھوٹی چھوٹی کنکریاں مارنے کو کہیں اور حکم کیا مہاجرین کو مسجد میں آگے اترنیکا اور انصار کو پیچھے اترنے کا

أين يصلي الإمام الظهر يوم التروية

آٹھویں تاریخ کو امام ظہر کی نماز کہاں پڑھے

عن عبد العزيز بن رفيع قال سألت أنس بن مالك قلت أخبرني بشيء عقلته عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أين صلى الظهر يوم التروية قال لي بمنى قلت أين صلى العصر يوم النفر قال بالأبطح

ترجمہ عبدالعزیز بن رفیع سے روایت ہے میں نے انس بن مالک سے پوچھا تم مجھ سے وہ بات بیان کرو جو تم کو یاد ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آپنے ظہر کہاں پڑھی آٹھویں تاریخ انہوں نے کہا منا میں میں نے کہا کوچ کے دن عصر کہاں پڑھی انہوں نے کہا ابطح میں (یعنی محصب میں جو ایک مقام ہے مکہ سے ایک میل کے فاصلے پر)

الغدو من منى إلى عرفة

منا سے عرفات کو جانا

عن ابن عمر قال غدونا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم من منى إلى عرفة فمنا الملبي ومنا المكبر

ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح منا سے عرفے کو گئے کوئی ہم میں سے تلبیہ کہتا اور کوئی لبیک کہتا

عن ابن عمر قال غدونا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى عرفات فمنا الملبي ومنا المكبر

التكبير في المسير إلى عرفة

عرفات کو جاتی ہوئی تکبیر کہنا

عن محمد بن أبي بكر الثقفي قال قلت لأنس وعن غاديان من منى إلى عرفات ما كنتم تصنعون في التلبية مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا اليوم قال كان الملبي يلبي فلا ينكر عليه ويكبر المكبر

فَلَا يُنْكِرُ عَلَيْهِ ترجمہ محمد بن ابی بکر ثقفی سے روایت ہی مین نے انس سے کہا اور ہم دونون چلے آتے تھے عرفات کو
ہمنا سے تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آج کے دن لبیک مین کیا کرتے تھے اونہون نے کہا کوئی لبیک کہتا تو برا
نہ جانتے اور نہ کبیر کہتا تو برا جانتے (کیونکہ مقصود اللہ کا ذکر ہی) **اَلتَّلْبِيَةُ وَالتَّكْبِيرُ** عرفات کو جاتی ہوئی لبیک
کہنا **عَنْ** محمد بن ابی بکر وهو الثقفي قال قلت لأنس غداة عرفة ما تقول في التلبية وهذا اليوم
قال سمعت هذا السير مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه وكان منهم المهل ومنهم المكبر
فلا ينكر أحد منهم على صاحبه ترجمہ محمد بن ابی بکر ثقفی سے روایت ہی مین نے انس سے کہا نوین تاریخ صبح کو تم
لبیک مین کیا کہتے ہو آج کے روز اونہون نے کہا مین آج کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب کے ساتھ
چلا ہون کوئی ان مین سے لبیک پکارتا کوئی تکبیر کہتا اور دونون مین کوئی دوسری پر اعتراض نہ کرتا **بَابُ ذِكْرِ**
فَضْلِ يَوْمِ عَرَفَةَ عرفے کے دن کی فضیلت **عَنْ** طارق بن شهاب قال قال يهودي لعمر لو علينا نزلت
هذه الآية لاتخذنا ذلك اليوم عيدا - اليوم أكملت لكم دينكم - قال عمر قد علمت اليوم الذي أنزلت فيه
والليلة التي أنزلت ليلة الجمعة وعشية مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بعرفات ترجمہ طارق بن شہاب سے
روایت ہی ایک یہودی نے حضرت عمر سے کہا اگر ہمارے اوپر یہ آیت اترتی - الیوم اکملت لکم دینکم - مینے آج مین نے تمہارا
دین پورا کیا تو ہم اسدن کو عید کرلیتے (خوشی کی) حضرت عمر نے کہا مین جانتا ہون جسدن یہ آیت اتری اور جس رات
اتری وہ جمعہ کی رات تھی اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے عرفات مین **عَنْ** عائشة أن رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال ما من يوم أكثر من أن يعتق الله عز وجل فيه عبدا أو أمة من النار من يوم
عرفة وإنه ليدنو ثم يباهي بهم الملائكة ويقول ما أراد هؤلاء ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی دن اتنے غلام اور لونڈی اللہ آزاد نہین کرتا جہنم سے جتنے عرفے کے دن (یعنے نوین
تاریخ ذیحجہ کی) آزاد کرتا ہے مقرر حق تعالے اسدن نزدیک ہوتا ہی اپنی بندون سے پھر فخر کرتا ہے اپنے بندون سے فرشتون
پر اور فرماتا ہے (غایت ہی) یہ لوگ کیا چاہتے ہین (مینے انکو بخشدیا مراد دو بندے ہین جو حج کو جاتے ہین اور عرفات
مین جمع ہوتے ہین **اَلنَّهْيُ** صوم يوم عرفة عرفے کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت **عَنْ** عقبة بن عامر
أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن يوم عرفة ويوم النحر وأيام التشريق عيدنا أهل الإسلام
وهي أيام أكل وشرب ترجمہ عقبہ بن عامر رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک عرفہ کا دن اور بقر
عید کا دن اور ایام تشریق (یعنے ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ - ذیحجہ کے) یہ ہماری مسلمانون کے عید کے دن ہین اور یہ دن کہانے پینے
کے ہین (لیکن عرفے کے دن روزہ رکھنا حرام نہین ہی اور باقی دنون مین حرام ہی اور بعضون کے نزدیک حاجی کو عرفے
کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہی تاکہ ارکان حج مین خلل نہ پڑے اور جو حاجی نہ ہو اسکو روزہ رکھنا درست ہی) **اَلرَّوَاحُ يَوْمَ عَرَفَةَ**

عرفے کے دن جلدی عرفات پر پہونچنا **عَنْ** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَتَبَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ اِلَى الْحَجَّاجِ بْنِ يُوْسُفَ يَاْمُرُهٗ اَنْ لَّا يُخَالِفَ ابْنَ عُمَرَ فِىْ اَمْرِ الْحَجِّ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ جَآءَ ابْنُ عُمَرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَاَنَا مَعَهٗ فَصَاحَ عِنْدَ سُرَادِقِهٖ اَيْنَ هٰذَا فَخَرَجَ اِلَيْهِ الْحَجَّاجُ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُعَصْفَرَةٌ فَقَالَ لَهٗ مَا لَكَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ الرَّوَاحَ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ السُّنَّةَ فَقَالَ لَهٗ هٰذِهِ السَّاعَةُ فَقَالَ لَهٗ نَعَمْ قَالَ فَاَفِيْضُ عَلَىَّ مَآءً ثُمَّ اَخْرُجُ اِلَيْكَ فَاَنْتَظِرُكَ حَتّٰى خَرَجَ فَسَارَ بَيْنِىْ وَبَيْنَ اَبِىْ فَقُلْتُ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ اَنْ تُصِيْبَ السُّنَّةَ فَاَقْصِرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الْوُقُوْفَ فَجَعَلَ يَنْظُرُ اِلَى ابْنِ عُمَرَ كَيْمَا يَسْمَعَ ذٰلِكَ مِنْهُ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ صَدَقَ

ترجمہ سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے عبد الملک بن مروان نے (جو خلیفہ بنی امیہ میں سے تھا) حجاج بن یوسف کو لکھا (جو مکہ کا حاکم تھا) کہ مخالفت نکرے عبد اللہ بن عمر رضہ کی حج کے کاموں میں جب عرفے کا دن ہوا تو عبد اللہ بن عمر دوپہر ڈھلتی ہی اوس کے پاس آئے میں بھی اون کے ساتھ تھا اور اوسکی پردہ کے پاس آکر پکارا کہاں ہے یہ حجاج نکلا ایک کسم کے رنگ کا تہبند باندھے ہوئے اور کنگھی لگائے ہوئے اور کہنے لگا کیا کہتے ہو ہے ابا عبد الرحمن اونہوں نے کہا چلو اگر سنت کی پیروی چاہتے ہو حجاج نے کہا ابھی ہی اونہوں نے کہا ٹھہر کہا پانی ڈال لوں اپنے اوپر پھر نکلتا ہوں عبد اللہ بن عمر اوسکا انتظار کرتے رہے یہانتک کہ نکلا اور میری اور باپ کے بیچ میں چلا میں نے کہا اگر تو سنت کی پیروی چاہتا ہی تو خطبہ چھوٹا پڑھ اور عرفات میں جلدی کر ٹھہرنے کے لیی وہ ابن عمر کیطرف دیکھنے لگا اون ہی سننے کی لیی اونہوں نے کہا سچ کہتا ہی

اَلتَّلْبِيَةُ بِعَرَفَةَ عرفات میں لبیک کہنا **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ مَالِىْ لَا اَسْمَعُ النَّاسَ يُلَبُّوْنَ قُلْتُ يَخَافُوْنَ مِنْ مُعَاوِيَةَ فَخَرَجَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ فُسْطَاطِهٖ فَقَالَ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ فَاِنَّهُمْ قَدْ تَرَكُوا السُّنَّةَ مِنْ بُغْضِ عَلِىٍّ

ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے میں عبد اللہ بن عباس کے ساتھ تھا عرفات میں اونہوں نے کہا کیا سبب ہے جو لبیک کی آواز نہیں آتی میں نے کہا لوگ معاویہ سے ڈرتے ہیں (اونہوں نے لبیک کہنے سے منع کیا ہی) یہ سنکر عبد اللہ بن عباس نے ڈیرہ سے نکلے اور کہا لبیک اللھم لبیک لبیک لوگوں نے سنت کو چھوڑ دیا حضرت علی کی عداوت میں (اور معاویہ کی محبت میں)

اَلْخُطْبَةُ بِعَرَفَةَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ عرفات میں نماز سے پہلے خطبہ پڑھنا **عَنْ** سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْطٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلٰى جَمَلٍ اَحْمَرَ بِعَرَفَةَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ

ترجمہ سلمہ بن نبیط سے روایت ہے اونہوں نے سنا اپنی باپ سے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا خطبہ پڑھتے ہوئے عرفات میں ایک لال اونٹ پر نماز سے پہلے

اَلْخُطْبَةُ يَوْمَ عَرَفَةَ عَلَى النَّاقَةِ عرفات کے دن اونٹ پر سوار ہو کر خطبہ پڑھنا **عَنْ** سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْطٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ عَرَفَةَ عَلٰى جَمَلٍ اَحْمَرَ

ترجمہ اوپر گزر چکا **قَصْرُ الْخُطْبَةِ بِعَرَفَةَ** عرفات میں خطبہ مختصر پڑھنا **عَنْ** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ جَآءَ اِلَى الْحَجَّاجِ بْنِ يُوْسُفَ يَوْمَ عَرَفَةَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَاَنَا مَعَهٗ فَقَالَ

الرواح ان کنت تریدالسنۃ فقال ھذہ الساعۃ قال سالم فقلت لعبداللہ ان کنت تریدان تصیب السنۃ فاقصر الخطبۃ وعجل الصلوٰۃ فقال عبداللہ بن عمر صدق ترجمہ سالم بن عبداللہ سے روایت ہے عبداللہ بن عمر حجاج بن یوسف کے پاس آئے اور کہا چل اگر سنت کی پیروی چاہتا ہے اوس نے کہا ابھی عبداللہ بن عمر نے کہا ان سالم نے کہا ہیں حجاج سے بولا اگر تو آج چاہتا ہے تو خطبہ مختصر پڑھ اور نماز جلدی پڑھ عبداللہ بن عمر نے کہا سچ کہتا ہے **الجمع** بین الظہر والعصر بعرفۃ عرفات میں ظہر اور عصر ملا کر پڑھنا **عن** عبداللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الصلوٰۃ لوقتہا الا بجمع وعرفات ترجمہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو اپنے وقت پر پڑھتے مگر مزدلفہ اور عرفات میں (عرفات میں ظہر اور عصر دونوں ظہر کے وقت پڑھ لیتے اور مزدلفہ میں مغرب اور عشاء دونوں عشا کے وقت پڑھتے) **باب** رفع الیدین فی الدعاء بعرفۃ عرفات میں ہاتھ اوٹھا کر دعا مانگنا **عن** اسامۃ بن زید قال کنت ردیف النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعرفات فرفع یدیہ یدعو فمالت بہ ناقتہ فسقط خطامہا فتناول الخطام باحدی یدیہ وھو رافع یدہ الاخری ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا عرفات میں اپنے دونوں ہاتھ اوٹھائے دعا مانگنے کو اتنے میں اونٹنی مڑے تو اوسکی نکیل چھوٹ پڑی اپنے ایک ہاتھ سے نکیل تھامی اور ایک ہاتھ اوٹھا ہوا رہی **عن** عائشۃ قالت کانت قریش تقف بالمزدلفۃ ویسمون الحمس وسائر العرب تقف بعرفۃ فامر اللہ تبارک وتعالیٰ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقف بعرفۃ ثم یدفع منہا فانزل اللہ عزوجل ثم افیضوا من حیث افاض الناس ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے قریش کے لوگ مزدلفہ میں ٹھہرتے اور باقی عرب کے لوگ عرفات میں ٹھہرتے اور قریش کو حمس کہتے (کیونکہ حمس احمس کی جمع ہے اور احمس قریشی کو کہتے ہیں اسلیے کہ وہ اپنے دین میں سخت ہوتا ہے) اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو حکم دیا عرفات میں ٹھہرنیکا پھر عرفات سے لوٹنے کا اور فرمایا پھر لوٹو جہاں سے لوگ لوٹتے ہیں **عن** جبیر بن مطعم قال ضللت بعیرا لی فذہبت اطلبہ یوم عرفۃ فرایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم واقفا فقلت ما شان ھذا انما ھذا من الحمس ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے میرا اونٹ کہو گیا میں اوسکو ڈھونڈھنے چلا گیا عرفات پر عرفے کے دن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا وہاں ٹھہرے ہوئے یعنی کہا ان کو یہ کیا ہوا یہ تو حمس میں سے ہیں (یعنی قریش کے لوگوں میں سے انکو تو مزدلفہ میں ٹھہرنا تھا جو حرم کے اندر ہے نہ عرفات میں قریش کہتے ہم اللہ کے لوگ ہیں تو اللہ کے حرم سے باہر نہ ٹھہریں گے) **عن** یزید بن شیبان قال کنا وقوفا بعرفۃ مکانا بعیدا من الموقف فاتانا ابن مربع الانصاری فقال انی رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیکم یقول قفوا علی مشاعرکم فانکم علی ارث من ارث ابیکم ابراھیم علیہ السلام ترجمہ یزید بن شیبان سے روایت ہے ہم عرفات میں ٹھہرنے کی جگہ سے بہت دور تھے ہمارے پاس ابن مربع انصاری آیا اور کہنے لگا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھیجا ہوا ہوں آپ فرماتے ہیں

اپنے اپنی ٹھکانوں پر (جو اگلے زمانے سے مقرر ہیں) رہو اس لیے کہ تم وارث ہو اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کے **عن جعفر** بن محمد حدثني ابي قال اتينا جابر بن عبد الله فسألناه عن حجة النبي صلى الله عليه وسلم فحدثنا ان نبي الله صلى الله عليه وسلم قال عرفة كلها موقف **ترجمہ** امام جعفر صادق سے روایت ہے میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے تھے میں جابر بن عبد اللہ انصاری پاس گیا اور ان سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کو اور انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرفات سارا ٹھہرنے کی جگہ ہے **فرض** الوقوف بعرفة عرفات میں ٹھہرنا فرض ہے **عن** عبد الرحمن بن يعمر قال شهدت رسول الله صلى الله عليه وسلم فاتاه ناس فسألوه عن الحج فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحج عرفة فمن ادرك ليلة عرفة قبل طلوع الفجر من ليلة جمع فقد تم حجه **ترجمہ** عبد الرحمن بن یعمر سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس موجود تھا اتنے میں کچھ لوگ آئے اور حج کو پوچھنے لگے آپ نے فرمایا حج عرفات میں ٹھہرنا ہے جس شخص نے عرفے کی رات پائی مزدلفہ کی رات کی صبح ہونے سے پہلے (یعنی دسویں تاریخ کی صبح سے پہلے) اوسکا حج پورا گیا (اگرچہ ایکساعت ہی اسوقت کے اندر عرفات میں ٹھہرا ہو) **عن** الفضل بن عباس قال افاض رسول الله صلى الله عليه وسلم من عرفات وردفه اسامة بن زيد فحالت به الناقة وهو دافع يكبره كما جاوز راسه راسير على هيئته حتى انتهى الى جمع **ترجمہ** فضل بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹی اور آپ کے ساتھ اسامہ بن زید سوار تھا تو اونٹنی آپ کو لیکر چلی اور آپ اپنے دونوں ہاتھ اوٹھائے تھے (دعا کے لیے) لیکن بہ سی اونچی نہ تھی پھر اسی حالت سے آپ چلتے رہے یہانتک کہ مزدلفہ میں پہونچے **عن** ابن عباس ان اسامة بن زيد قال افاض رسول الله صلى الله عليه وسلم من عرفة وانا رديفه فمال بكجر راحلته حتى ذفرى ذفراها ليكاد يصيب قادمة الرحل وهو يقول يا ايها الناس عليكم بالسكينة والوقار فان البر ليس في ايضاع الابل **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے اسامہ بن زید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے عرفات سے اور میں آپکے ساتھ سوار تھا آپ اپنی اونٹنی کے نکیل کھینچے تھے (آہستہ چلانے کے لیے) یہانتک کہ اونٹنی کا نون کی ٹیڑھی ہڈی پالان کے برابر آنے لگی میں آپ فرماتے تھے اسی لوگو لازم کر دانپی اور آہستگی اور نرمی کو (یعنی بھولے سے چلو) کیونکہ اونٹ دوڑانا کچھ نیکی نہیں ہے بلکہ دوڑنے میں خوف ہے لوگوں کو ایذا پہونچنے کا اس لیے کہ ہجوم بہت ہوتا ہے) **الامر** بالسكينة في افاضة من عرفة عرفات سے لوٹتی وقت آہستہ چلنے کا حکم **عن** ابن عباس يقول لما دفع رسول الله صلى الله عليه وسلم شنق ناقته حتى ان رأسها ليصل واسطة رحله وهو يقول للناس السكينة السكينة عشية عرفة **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے تو اپنے اپنی اونٹنی کے نکیل کھینچی یہانتک کہ سر اوسکا پالان کے لکڑی سے چھونے لگا اور آپ فرماتے تھے لوگوں سے آہستہ آہستہ چلو عرفے کی شام کو **عن** الفضل بن عباس كان رديف رسول الله صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال غداة عشية عرفة وغداة جمع للناس حين دفعوا

عَلَيْكُمُ السَّكِينَةَ وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ حَتَّى إِذَا دَخَلَ مُحَسِّرًا وَهُوَ مِنْ مِنًى قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِي يُرْمَى بِهِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ترجمہ فضل بن عباس سے روایت ہی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھی آپنے فرمایا عرفے کی شام کو اور مزدلفہ کی صبح کو جب لوگ چلے ہی لگو آرام پکڑو اور آپ کے تھے اپنی اونٹنی کو یہانتک کہ بطن محسر مین آئے جو منا مین ہی فرمایا لازم پکڑو چھوٹی چھوٹی کنکریان پھر آپ لبیک کہتے رہے یہانتک کہ جمرہ عقبہ کو مارا (اوسوقت سے لبیک موقوف کی) **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ أَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَأَوْضَعَ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرْمُوا الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے اطمینان سے اور جلدی چلایا اونٹ کو بطن محسر مین (جو ایک وادی ہی درمیان منا اور مزدلفی کے) اور حکم کیا لوگون کو چھوٹی چھوٹی کنکریان مارنیکا **عَنْ** جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ جَعَلَ يَقُولُ السَّكِينَةَ عِبَادَ اللَّهِ يَقُولُ بِيَدِهِ هَكَذَا وَأَشَارَ أَيُّوبُ بِبَاطِنِ كَفِّهِ إِلَى السَّمَاءِ ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹی فرماتے تھے اطمینان سے چلو ہے بندو اللہ کے ہاتھ سے اشارہ کرتی تھی - ایوب نے جو راوی ہی اس حدیث کا اپنی ہتیلی سے اشارہ کیا آسمان کیطرف **كَيْفَ** السَّيْرُ مِنْ عَرَفَةَ عرفات سے کیونکر چلنا چاہیے **عَنْ** أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ مَسِيرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ ترجمہ اسامہ بن زید سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع مین کیونکر چلتے تھے اونہون نے کہا عنق سے (جو ایک متوسط چال ہی نہ جلدی نہ دیر) جب جگہ پاتے تو نص کرتے اور نص عنق سے زیادہ ہی **عَنْ** أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ مَالَ إِلَى الشِّعْبِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ أَتُصَلِّي الْمَغْرِبَ قَالَ الْمُصَلَّى أَمَامَكَ ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عرفات سے لوٹے تو پہاڑ کی گھاٹی کیطرف چلے میںنے کہا مین مغرب کی نماز پڑہ لون آپنے فرمایا نماز کی جگہ آگے ہے **عَنْ** أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الشِّعْبَ الَّذِي يَنْزِلُهُ الْأُمَرَاءُ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا خَفِيفًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةُ قَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمُزْدَلِفَةَ لَمْ يَحُلَّ أَحْنَاسَ حَتَّى صَلَّى ترجمہ اسامہ بن زید رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلعم اوس گھاٹی مین اترے جہان سردار اترتے ہین اور پیشاب کیا پھر ایک ہلکا وضو کیا مین نے کہا یا رسول اللہ نماز آپ نے فرمایا نماز آگے ہے جب ہم مزدلفہ مین آئے تو ابھی اخیر کے لوگ اترے بھی نہ تھے آپنے نماز پڑہ لی **الْجَمْعُ** بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِالْمُزْدَلِفَةِ مزدلفہ مین دو نمازین ملا کر پڑہنا **عَنْ** أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ ترجمہ ابو ایوب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا مغرب اور عشا کو مزدلفہ مین (یعنی دو نمازین عشا کیوقت پڑہین) **عَنِ** ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وسلم جمع بين المغرب والعشاء بجمع بإقامة واحدة ثم سبحهما ولم يسبح بينهما ولا على إثر كل واحد منهما ترجمہ ابن جریج نے کہا مجھ کو حبیب ابن ابو ثابت نے خبر دی سعید ابن جبیر سے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا مغرب اور عشا کو مزدلفہ میں ایک تکبیر سے ایک اقامت سے اور نہیں پڑھی نفل ان دونوں کے بیچ میں اور نہ ہر ایک کے بعد عن عبيد الله بن عبد الله أن أباه قال جمع رسول الله صلى الله عليه وسلم بين المغرب والعشاء بجمع كل واحدة منهما بإقامة ولم يسبح بينهما ولا على إثر واحدة منهما ثم حدثنا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم جمع بين المغرب والعشاء بجمع بإقامة واحد

وسلم نے اونکو حکم کیا مزدلفہ سے چلے جانیکا اندھیری رہتے منا کو عَنْ ۳۰۲۲ عُرْوَةَ عَنْ حَبِيبَةَ قَالَتْ كُنَّا نُصَلِّي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلَى مِنًى ترجمہ ام المومنین ام حبیبہ نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مزدلفہ سے اندھیرے منہ منا کو چلے آتے تھے الرُّخْصَةُ لِلنِّسَاءِ فِي الدَّفْعَةِ مِنْ جَمْعٍ قَبْلَ الصُّبْحِ عورتوں کو مزدلفہ سے لوٹنے کی رخصت فجر ہونے سے پہلے عَنْ ۳۰۲۳ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا أَذِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَوْدَةَ فِي الدَّفْعَةِ قَبْلَ الصُّبْحِ مِنْ جَمْعٍ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی سودہ کو مزدلفہ سے لوٹنے کی فجر ہونے سے پہلے اس لیے کہ وہ موٹی عورت تھیں الْوَقْتُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ الصُّبْحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ مزدلفہ میں فجر کی نماز کس وقت پڑھی عَنْ ۳۰۲۴ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةً قَطُّ إِلَّا لِمِيقَاتِهَا إِلَّا صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ صَلَّاهُمَا بِجَمْعٍ وَصَلَاةَ الْفَجْرِ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيقَاتِهَا ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نہیں دیکھا کسی نماز کو بے وقت پڑھتے ہوے مگر مغرب اور عشا کی نماز مزدلفہ میں اور فجر کی نماز بھی اوسدن وقت سے پہلی پڑھی ف یعنی جو وقت مقرر تھا اوس سے پہلے پڑھی نہ یہ کہ طلوع فجر سے پہلے پڑھی اور حنفیہ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے فجر کو دیر سے پڑھنے کا حالانکہ یہ استدلال اس حدیث سے تمام نہیں ہوتا کیونکہ حدیث میں تصریح نہیں ہے کہ بعینہٖ آپ فجر کی نماز روشنی میں پڑھا کرتے فَمَنْ لَمْ يُدْرِكْ صَلَاةَ الصُّبْحِ مَعَ الْإِمَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ جس شخص کو مزدلفہ میں فجر کی نماز امام کے ساتھ نہ ملے عَنْ ۳۰۲۵ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا بِالْمُزْدَلِفَةِ فَقَالَ مَنْ صَلَّى مَعَنَا صَلَاتَنَا هَذِهِ هَهُنَا ثُمَّ أَقَامَ مَعَنَا وَقَدْ وَقَفَ قَبْلَ ذَلِكَ بِعَرَفَةَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ ترجمہ عروہ بن مضرس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا مزدلفہ میں ٹھہرے ہوے آپنے فرمایا جس نے ہمارے ساتھ یہ نماز (فجر کی) اس جگہ پڑھی پھر ہمارے ساتھ ٹھہرا رہا اور اوس سے پہلے رات یا دن میں (نویں تاریخ کو) عرفات میں ٹھہرا اوسکا حج پورا ہوگیا عَنْ ۳۰۲۶ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ جَمْعًا مَعَ الْإِمَامِ وَالنَّاسِ حَتَّى يُفِيضَ مِنْهَا فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ وَمَنْ لَمْ يُدْرِكْ مَعَ النَّاسِ وَالْإِمَامِ فَلَمْ يُدْرِكْ ترجمہ عروہ بن مضرس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے مزدلفہ امام اور لوگوں کے ساتھ پایا وہاں سے لوٹنے تک اوس نے حج پایا اور جسنے امام اور لوگوں کے ساتھ نہ پایا اوس نے حج نہ پایا عَنْ ۳۰۲۷ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَمْعٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَقْبَلْتُ مِنْ جَبَلَيْ طَيِّئٍ لَقَدْ أَكْلَلْتُ رَاحِلَتِي وَأَتْعَبْتُ نَفْسِي وَاللَّهِ مَا تَرَكْتُ مِنْ حَبْلٍ إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِي مِنْ حَجٍّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى هَذِهِ الصَّلَاةَ مَعَنَا وَقَدْ وَقَفَ قَبْلَ ذَلِكَ بِعَرَفَةَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَقَضَى تَفَثَهُ ترجمہ عروہ بن مضرس سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس مزدلفہ میں آیا اور میں نے کہا یا رسول اللہ میں پہاڑ طے کے پہاڑوں سے آتا ہوں میں نے کوئی ٹیلہ نہیں چھوڑا جسپر نہ ٹھہرا ہوں تو کیا میرا حج پورا ہوگیا آپنے فرمایا جس شخص نے ہمارے ساتھ یہ نماز (یعنی فجر کی نماز) پڑھی اور اس سے پہلے وہ عرفات میں (دسویں) یا نویں *

دن تھا تو اونٹ کا جج پورا ہو گیا اور اوس نے اپنا مسئلہ کھول صاف کیا **عَنْ** عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَمْعٍ فَقُلْتُ هَلْ لِيْ مِنْ حَجٍّ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى هٰذِهِ الصَّلٰوةَ مَعَنَا وَوَقَفَ هٰذَا الْمَوْقِفَ حَتّٰى يُفِيْضَ وَقَدْ اَفَاضَ قَبْلَ ذٰلِكَ مِنْ عَرَفَاتٍ لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَقَضٰى تَفَثَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عَنْ** عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ الطَّائِيِّ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَتَيْتُكَ مِنْ جَبَلَيْ طَيِّءٍ اَكْلَلْتُ مَطِيَّتِيْ وَاَتْعَبْتُ نَفْسِيْ مَا تَرَكْتُ مِنْ جَبَلٍ اِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِيْ مِنْ حَجٍّ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةَ الْغَدَاةِ هٰهُنَا مَعَنَا وَقَدْ اَتٰى عَرَفَةَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَقَدْ قَضٰى تَفَثَهُ وَتَمَّ حَجُّهُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ میں طی کے پہاڑوں سے آیا میں نے اپنی اونٹنی کو تھکایا اور اپنی جان کو تھکایا **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ الدِّيْلِيِّ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ وَاَتَاهُ نَاسٌ مِنْ نَجْدٍ فَاَمَرُوْا رَجُلًا فَسَاَلَ عَنِ الْحَجِّ فَقَالَ الْحَجُّ عَرَفَةُ مَنْ جَاءَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَقَدْ اَدْرَكَ حَجَّهُ اَيَّامُ مِنًى ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ مَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ اَرْدَفَ رَجُلًا فَجَعَلَ يُنَادِيْ بِهٰذَا فِي النَّاسِ ترجمہ عبدالرحمن بن یعمر دیلی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا عرفہ میں کچھ لوگ نجد کے آئے تھے انہوں نے ایک شخص سے کہا آپ سے پوچھے حج کو آپ نے فرمایا حج کیا ہے عرفات میں ٹھہرنا جو شخص دسویں رات تک بھی فجر نکلنے سے پہلے عرفات میں آ جاوے اوس نے حج پا لیا اور منا میں رہنے کے تین دن ہیں جو جلدی کرے دو دن میں چلا جاوے اوس پر گناہ نہیں اور جو دیر کرے جاوے اوس پر بھی گناہ نہیں پھر آپ نے ایک شخص کو اپنی ساتھ سوار کر لیا کہ لوگوں میں اوسکو پکار دیوے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُزْدَلِفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مزدلفہ تمام ٹھہرنے کی جگہ ہے **اَلتَّلْبِيَةُ** عِنْدَ الْعَقَبَةِ مزدلفہ میں لبیک کہنا **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَنَحْنُ بِجَمْعٍ سَمِعْتُ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ يَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ترجمہ عبدالرحمن بن یزید سے روایت ہے عبداللہ بن مسعود نے کہا اور ہم مزدلفہ میں تھے میں نے سنا اوس شخص سے جس پر سورہ بقرہ اتری اس جگہ فرماتا تھا لبیک اللھم لبیک **وَقْتُ** الْاِفَاضَةِ مِنْ جَمْعٍ مزدلفہ سے روانہ ہونے کا وقت **عَنْ** عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ يَقُوْلُ شَهِدْتُ عُمَرَ بِجَمْعٍ فَقَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا لَا يُفِيْضُوْنَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَيَقُوْلُوْنَ اَشْرِقْ ثَبِيْرُ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ ثُمَّ اَفَاضَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ ترجمہ عمرو بن میمون سے روایت ہے میں حضرت عمرؓ کے ساتھ موجود تھا مزدلفہ میں اوہنوں نے کہا جاہلیت کے لوگ مزدلفہ سے نہیں روانہ ہوتے جب تک آفتاب نہ نکلتا اور کہتے چمک جا اے ثبیر (جو ایک پہاڑ کا نام ہے مزدلفہ میں) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کا خلاف کیا آپ لوٹے آفتاب نکلنے سے پہلے **اَلرُّخْصَةُ** لِلضَّعَفَةِ اَنْ يُصَلُّوْا يَوْمَ النَّحْرِ الصُّبْحَ بِمِنًى ضعیف لوگوں کو رات ہے کہ (مزدلفہ سے رات ہی کو لوٹ جاویں) صبح کی نماز منا میں آکر پڑھیں (سویں تاریخ کو) **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَرْسَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ضَعَفَةِ اَهْلِهٖ فَصَلَّيْنَا الصُّبْحَ بِمِنًى وَدَمَيْنَا الْجَمْرَةَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی ضعیف لوگوں کے ساتھ (یعنی عورتوں بچوں کے) روانہ کر دیا تو ہم نے صبح کی نماز منا میں پڑھی اور کنکریاں ماریں **عن** اُمّ المؤمنین عائشۃ قالت وودت انی استاذنتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما استاذنتہ سودۃ فصلیت الفجر بمنی قبل ان یاتی الناس وکانت سودۃ امراۃ ثقیلۃ ثبطۃ فاستاذنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذن لہا فصلت الفجر بمنی ودمت قبل ان یاتی الناس ترجمہ اُمّ المؤمنین عائشہ رضہ سے روایت ہی میں نے چاہا کہ میں بھی اجازت لیتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسے اجازت لی تھی سودہ نے اور فجر کی نماز منا میں پڑھتی لوگوں کے آنے سے پہلے اور سودہ تو ایک بھاری بھر کم عورت تھیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی آپنے اجازت دی انہوں نے فجر کی نماز منا میں پڑھی اور لوگوں کے آنے سے پہلے کنکریاں ماریں **عن** مولاۃ لاسماء بنت ابی بکر قال جئت مع اسماء بنت ابی بکر حین دفعت من بغلس فقلت لہا لقد جئنا منی بغلس فقالت قد کنا نصنع ہذا مع من ہو خیر منک ترجمہ اسماء بنت ابی بکر کے ایک غلام سے روایت ہی میں اسماء کے ساتھ منا میں آیا اندھیری میں میں نے کہا ہم منا میں پہونچی اندھیری رات میں (حالانکہ دن کو آنا چاہیے) اسماء نے کہا ہم ایسا ہی کرتے تھے اوس شخص کے ساتھ جو تجھ سے بہتر تھا **عن** عروۃ قال سئل اسامۃ بن زید وانا جالس معہ کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسیر فی حجۃ الوداع حین دفع قال کان یسیر العنق فاذا وجد فجوۃ نص ترجمہ عروہ سے روایت ہی یعنی اُسامہ بن زید سے پوچھا اور میں اُنکے ساتھ بیٹھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں کیونکر چلتے تھے مزدلفہ سے لوٹتے وقت اونہوں نے کہا آپ چلاتی تھی اونٹنی کو لیکن جب جگہ پاتے تو دوڑاتے **عن** الفضل بن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للناس حین دفعوا عشیۃ عرفۃ وغداۃ جمع علیکم بالسکینۃ وہو کاف ناقتہ حتی اذا دخل منی قضب حین ہبط محسرا قال علیکم بحصی الخذف الذی یرمی بہ الجمرۃ قال وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ کما یخذف الانسان ترجمہ فضل بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عرفے کی شام کو لوٹے اور مزدلفی کی صبح کو تو فرمایا اے لوگو اطمینان سے چلو اور آپ روکے ہوئے تھے اونٹنی کو جب منا میں آئے اور بطن محسر میں اترے تو فرمایا چھوٹی چھوٹی کنکریاں رمی جمرہ کی پراور اپنی ہاتھ سے اشارہ کیا جیسے آدمی کنکری مارتا ہے **لا یضاع** فی وادی محسر بطن محسر میں اونٹ جلدی دوڑانا **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اوضع فی وادی محسر ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی اونٹ دوڑایا وادی محسر میں (جو ایک مقام ہی قریب منا کی مزدلفی سے آتے ہوئے اوسکو محسر اسلیے کہتے ہیں کہ وہاں اصحاب الفیل کا ہاتھی تھک کر گر گیا تھا) **عن** جعفر بن محمد عن ابیہ قال دخلنا علی جابر بن عبد اللہ فقلت اخبرنی عن حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دفع من المزدلفۃ قبل ان تطلع الشمس وارد ف الفضل بن عباس حتی اتی محسرا حرک قلیلا ثم سلک الطریق الوسطی التی تخرج علی الجمرۃ

الْكُبْرَى حَتَّى أَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا حَصَى الْخَذْفِ رَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ترجمہ امام جعفر صادق سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ امام محمد باقر سے کہا ہم جابر بن عبداللہ پاس گئے اور پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا حال انہوں نے کہا رسول اللہ صلعم مزدلفی سے چلے آفتاب نکلنے سے پہلی اور فضل بن عباس کو اپنے ساتھ بٹھا لیا جب محسر میں آئے تو اونٹ کو ذرا تیز کیا پھر بیچ کی راستی سے چلے جہاں سے جمرہ کبریٰ پر نکلتے ہیں یہاں تک کہ اوس جمرے پاس آئے جو درخت کے پاس ہے اور سات کنکریاں ماریں ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہی چھوٹی کنکریاں وادی کے اندر کیطرف سے **التلبیۃ** فی السیر چلتے وقت لبیک کہنا **عن** الفضل بن عباس اللہ کان ردیف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یزل یلبی حتی رمی الجمرۃ ترجمہ فضل بن عباس سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے آپ لبیک کہتے رہے یہاں تک کہ جمرے کو مارا۔ **التقاط** الحصی کنکریاں چننا **عن** ابی المعلیہ قال قال ابن عباس قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غداۃ العقبۃ وھو علی راحلتہ ھات القط لی فلقطت لہ حصیات من حصی الخذف فلما وضعتھن فی یدہ قال بامثال ھؤلاء وایاکم والغلو فی الدین فانما اھلک من کان قبلکم الغلو فی الدین ترجمہ ابو المعلیٰ سے روایت ہے مجھسے ابن عباس نے کہا کہ مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں مارنے کی صبح کو فرمایا اور آپ اپنی اونٹنی پر تھے میں نے کنکریاں چنیں سو ایسی کنکریاں چنیں جنمیں چھوٹی چھوٹی (جنکو دو انگلیوں سے پھینکتے ہیں) جب میں نے وہ کنکریاں آپکے ہاتھ میں کہیں تو آپنے فرمایا ہاں ایسیطرح کی کنکریاں مارو اور دین میں سختی کرنیسے بچو تم سے لوگ تباہ ہو گئی دین میں تشدد (سختی اور حد سے زیادہ بڑھانے) سے **من این** یلقط الحصی کنکریاں کہاں سے چنی جاویں **عن** الفضل بن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للناس حین دفعوا عشیۃ عرفۃ وغداۃ جمع علیکم بالسکینۃ وھو کاف ناقتہ حتی اذا دخل منی فھبط حین ھبط بعمر قال علیکم بحصی الخذف الذی ترمی بہ الجمرۃ قال وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشیر بیدہ کما یحذف الانسان ترجمہ فضل بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لوگ عرفے کی شام کو اور مزدلفی کی صبح کو لوٹے اے لوگو ٹہر ٹہر کر چلیو اور آپ اپنی اونٹنی کو روکے ہوئے تھے جب منیٰ میں آئے اور وادی محسر میں اوترے تو فرمایا لازم کرو اپنی اوپر چھوٹی چھوٹی کنکریاں جن سے جمرہ کو مارتی ہیں اور آپنے ہاتھ سے اشارہ کرتی ہے جیسی انسان کنکری پھینکتا ہے **قدر** حصی الرمی کتنی بڑی کنکریاں مارے **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غداۃ العقبۃ وھو واقف علی راحلتہ القط لی فلقطت لہ حصیات ھن حصی الخذف فوضعتھن فی یدہ وجعل یقول بعین اخفی یدہ ووصف یحیی یحرکھن فی یدہ بامثال ھؤلاء ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں مارنے کے دن صبح کو مجھسے فرمایا آپ اونٹ پر تھے کنکریاں چن میں نے کنکریاں چنیں چھوٹی چھوٹی اور آپ کے ہاتھ میں کہیں آپ اون کو ہاتھ میں ہلاتی تھے یحیی

نے جو راوی ہی اسحدیث کا بیان کیا اسطرح ہلاتے تھے) اور فرماتے تھے ہان اسطرح کی کنکریان مارو **اَلرُّكُوْبُ**
اِلَى الْمَحَارِ وَاسْتِظْلَالِ الْمُحْرِمِ سوار ہوکر کنکریان مارنا اور محرم پر سایہ کرنا **عَنْ** اُمِّ حُصَيْنٍ قَالَتْ حَجَجْتُ فِيْ حَجَّةِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُ بِلَالًا لَا يَقُوْدُ بِخِطَامِ رَاحِلَتِهٖ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَافِعٌ عَلَيْهِ ثَوْبَهٗ يُظِلُّهٗ مِنَ الْحَرِّ
وَهُوَ مُحْرِمٌ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَذَكَّرَ قَوْلًا كَثِيْرًا ترجمہ اُم حصین سے روایت ہی
یعنی حج کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو بلال کو دیکھا وہ آپ کی اونٹنی کی مہار کھینچ رہی تھا اور اسامہ بن زید اپنی
کپڑے سے آپ پر سایہ کیے تھے آپ احرام باندھے ہوئے یہان تک کہ آپنے کنکریان ماریں جمرہ عقبہ کو پھر خطبہ سنایا لوگون کو اور
اللہ کی تعریف اور ثنا کی اور بہت باتین فرمائین **عَنْ** قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَرْمِيْ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ عَلٰى نَاقَةٍ لَهٗ صَهْبَاءَ لَا ضَرْبَ وَلَا طَرْدَ وَلَا اِلَيْكَ اِلَيْكَ ترجمہ قدامہ بن
عبد اللہ سے روایت ہی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا دن نحر کے جمرہ عقبہ کو کنکریان مارتے ہوئے آپ ایک
اونٹنی پر سوار تھی جو سرخ اور سفید تھی نہ مارتے تھے وہ نہ انکو کہتے تھے نہ ہٹو ہٹو کہتے تھے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ وَهُوَ عَلٰى بَعِيْرِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ خُذُوْا مَنَاسِكَكُمْ فَاِنِّيْ لَا
اَدْرِيْ لَعَلِّيْ لَا اَحُجُّ بَعْدَ عَامِيْ هٰذَا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جمرہ
کو مارتے تھے اونٹ پر سوار اور فرماتے تھے اے لوگو اپنے حج کے کام سیکھ لو اس لیے کہ شاید اس سال کے بعد پھر میں حج نہ کرون (ایسا ہی
ہوا پھر آپ کی وفات ہوگئی) **وَقْتُ** رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ جمرہ عقبہ دسوین تاریخ کو وقت مارنے کے **عَنْ**
جَابِرٍ قَالَ رَمٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَرَمٰى بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ ترجمہ
جابر رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دسوین تاریخ کنکریان ماریں آفتاب نکلنے کے بعد اور بعد دسوین تاریخ کے (
گیارہوین بارہوین کو) دوپہر ڈھلے **اَلْكَتْيُ** مِنْ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ آفتاب نکلنے سے پہلے کنکریان مارنے
کی ممانعت **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُغَيْلِمَةَ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلٰى حُمُرَاتٍ لَنَا فَجَعَلَ
يَلْطَحُ اَفْخَاذَنَا وَيَقُوْلُ اُبَيْنِيَّ لَا تَرْمُوْا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہم لڑکون کو عبد المطلب کے گدہون پر سوار کر کے روانہ کیا ہماری رانون پر مارتے تھے اور فرماتے تھے اے بیٹو
میرے جمرہ عقبہ پر کنکریان نہ مارنا یہانتک کہ آفتاب نکلے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمَ اَهْلَهٗ
وَاَمَرَهُمْ اَنْ لَا يَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے
گھر کے لوگون کو آگے بھیجدیا اور حکم کیا کہ کنکریان نہ ماریں جبتک آفتاب نہ نکلے **اَلرُّخْصَةُ** فِيْ ذٰلِكَ لِلنِّسَاءِ
عورتون کو آفتاب نکلنے سے پہلے کنکریان مارنے کی اجازت **عَنْ** عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَمَرَ لِصُغٰى نِسَائِهٖ اَنْ تَنْفِرَ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلَةٍ بِجَمْعٍ فَتَاْتِيَ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَتَرْمِيَهَا وَتُصْبِحَ فِيْ مَنْزِلِهَا وَكَانَ

عطاء یفعلہ حتی مات ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک بی بی کو حکم کیا رات کے پچھلے سی کو چ کر جانیکا اوسی رات کو اور جمرہ عقبہ پاس آکر رمی کرنیکا پھر اپنی جگہ پر آنیکا عطا بھی ایسا ہی کرتے تھے یہانتک کہ مر گئے

الرمی بعد النحر یوم الثالث ایام منی منی میں تین دن رمی کرنا

عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقال ایام منی فیقوم لا حرج فسالہ رجل فقال حلقت قبل ان اذبح قال لا حرج فقال رجل رمیت بعد ما امسیت قال لا حرج ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگ پوچھتے تھے منا کے دنوں میں دو حج کو سائل کہ آپ فرماتے تھے کچھ حرج نہیں ایک شخص نے کہا میں نے سر منڈایا ذبح سے پہلے آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں دوسرا بولا میں نے کنکریاں شام ہوئی سمجھ آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں

رمی الرعاۃ اونٹ چرانیوالوں کی رمی کا بیان

عن ابی البداح بن عدی عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رخص للرعاء ان یرموا یوما ویدعوا یوما ترجمہ ابو البداح بن عدی سی سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی اونٹ چرانیوالوں کو ایک دن رمی کرنے کی (اس لیے کہ وہ ہر روز منی میں نہیں آسکتے اپنے اونٹوں کو دور لیجاتے تھے چرانے کو)

عن عاصم بن عدی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رخص للرعاء فی البیتوتۃ یرمون یوم النحر والیوم الذی بعدہ یجمعونہما فی احدہما ترجمہ عاصم بن عدی سی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی چرواہوں کو منا میں رات کو نہ رہنے کی وہ رمی کرلیں دن نحر کے یعنی دسویں تاریخ پھر دو دن کی ایک دن کر لیں

المکان الذی یرمی منہ جمرۃ العقبۃ جمرہ عقبہ کی رمی کہاں سے کریں

عن عبد الرحمن یعنی ابن یزید قال قیل لعبد اللہ بن مسعود ان ناسا یرمون الجمرۃ من فوق العقبۃ قال فرمی عبد اللہ من بطن الوادی ثم قال من ھھنا والذی لا الہ غیرہ رمی الذی انزلت علیہ سورۃ البقرۃ ترجمہ عبد الرحمن بن یزید سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا لوگ جمرہ کی سی گھاٹی کے اوپر سی کرتے ہیں عبد اللہ نی گھاٹی کے اندر سی رمی کی اور کہا قسم اوسکی جسکے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے یہیں سے رمی کی اوس شخص نے جس پر سورہ بقرہ اوتری یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

عن عبد الرحمن بن یزید قال رمی عبد اللہ الجمرۃ بسبع حصیات جعل البیت عن یسارہ ورمی نحو ما رمی بہ وقال ھھنا مقام الذی انزلت علیہ سورۃ البقرۃ ترجمہ عبد الرحمن بن یزید سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود نے کنکریاں مارین سات غانہ کعبہ کو بائیں طرف تھا اور عرفات داہنی طرف اور کہا یہ مقام ہے اوسکا جن پر سورہ بقرہ اوتری

عن عبد الرحمن بن یزید قال رایت ابن مسعود رمی جمرۃ العقبۃ من بطن الوادی ثم قال ھھنا والذی لا الہ غیرہ مقام الذی انزلت علیہ سورۃ البقرۃ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

عن الاعمش سمعت الحجاج یقول لا تقولوا سورۃ البقرۃ قولوا السورۃ التی یذکر فیھا البقرۃ قد کنت ذا یک لا بن ماھیک فقال اخبرنی عبد الرحمن بن یزید انہ کان مع عبد اللہ حین رمی جمرۃ العقبۃ فاستبطن الوادی واستعرضھا یعنی الجمرۃ فرماھا بسبع حصیات وکبر مع کل حصاۃ فقلت ان اناسا

يَصْعَدُ فَوْقَ الْجَبَلِ فَقَالَ هٰهُنَا وَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ رَأَيْتُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ رَمَى تَرجمہ اعمش نے کہا میں نے حجاج سے سنا اوہنوں نی کہا مت کہو سورہ بقرہ لیکن یوں کہو وہ سورت جسمیں بقر کا ذکر ہے میں نے ابراہیم بیان کیا اوہنوں نے کہا مجھ سے عبدالرحمن بن یزید نے کہا وہ عبداسد بن مسعود کے ساتھ تھے جب اوہنوں نی جمرہ عقبہ کی وہ وادی کے اندر آئے اور جمرہ کو سامنے کیا اور سات کنکریاں ماریں ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہی ہم نے کہا بعضے لوگ پہاڑ پر چڑھتے ہیں (کنکریاں مارنے کو) اوہنوں نے کہا قسم ہے اوس کے جسکے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے وہ میں نے اوس شخص کو دیکھا جسپر سورہ بقر اوتری یہیں سے رمی کی ف تو عبداسد بن مسعود نے سورہ بقر کہا پس معلوم ہوا کہ سورہ بقر کہنا درست ہے اور حجاج کا خیال غلط تھا عَنْ جَابِرٍ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ ترجمہ جابر سے روایت ہے میں نے دیکھا رسول اسد صلے اسد علیہ وسلم کو اب جھوٹی جھوٹی کنکریاں مارتے تھے عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ ترجمہ جابر سے روایت ہے میں نے رسول اسد صلے اسد علیہ وسلم کو اب جھوٹی جھوٹی کنکریاں مارتے تھے عَدَدُ الْحَصَى الَّتِي يَرْمِي بِهَا الْجِمَارَ کتنی کنکریاں مارے عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَأَلْتُ أَخِي فِي عَرْصَةِ الْمَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا حَصَى الْخَذْفِ رَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْحَرِ ترجمہ نام محمد باقر فہرہ روایت ہے میں نے جابر سے پوچھا رسول اسد صلے اسد علیہ وسلم کی جمرہ کا حال اوہنوں نی کہا آپنے جھوٹی جھوٹی سات کنکریاں ماریں اوس جمرے پر جو درخت کی پاس ہے ہر کنکرے مارتے وقت تکبیر کہی وادی کے اندر سے پھر قربانی کی جگہ پر آئے اور قربانی کی عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سَعْدٌ رَجَعْنَا فِي الْحَجَّةِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعْضُنَا يَقُولُ رَمَيْتُ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَبَعْضُنَا يَقُولُ رَمَيْتُ بِسِتٍّ فَلَمْ يَعِبْ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ ترجمہ مجاہد سے روایت ہے سعد نے کہا ہم لوٹے رسول اسد صلے اسد علیہ وسلم کے ساتھ حج کر کوئی کہتا تھا میں نے برسات کنکریاں ماریں کوئی کہتا تھا میں نے چھ کنکریاں ماریں اور کسی نے دوسرے پر عیب نہ کیا عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ يَقُولُ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجِمَارِ فَقَالَ مَا أَدْرِي مَا هُوَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ أَوْ بِسِتٍّ ترجمہ ابوبختری نے کہا میں نے ابن عباس سے کنکریوں کو پوچھا اوہنوں نے کہا مجھے یاد نہیں رسول اسد صلے اسد علیہ وسلم نے چھ کنکریاں ماریں یا سات الْتَّكْبِيرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ہر کنکری کو ساتھ تکبیر کہنا عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ترجمہ فضل بن عباس سے روایت ہے میں آنحضرت صلے اسد علیہ وسلم کے سوار تھا آپ لبیک کہتے رہے یہانتک کہ کنکریاں ماریں جمرہ عقبہ پر سات کنکرے پر تکبیر کہی قَطْعُ التَّلْبِيَةِ إِذَا رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ کنکریاں مارتے ہی لبیک موقوف کرنا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ رِدْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا زِلْتُ أَسْمَعُهُ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَلَمَّا رَمَى قَطَعَ التَّلْبِيَةَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے

فضل بن عباس نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھا میں سنتا رہا آپ لبیک کہتے جاتے تھے یہاں تک کہ کنکریاں ماریں جمرہ عقبہ پر اوس وقت لبیک موقوف کی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الْفَضْلَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ كَانَ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّهٗ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عَنِ** الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ كَانَ رَدِيْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **اَلدُّعَاءُ** بَعْدَ مَا فِي الْحِمَارِ کنکریاں مارنے کے بعد دعا کرنا **عَنِ** الزُّهْرِيِّ قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِيْ تَلِي الْمَسْجِدَ مِنْ مِنًى رَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ رَمَى بِهَا ثُمَّ تَقَدَّمَ اَمَامَهَا فَوَقَفَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُوْ طَوِيْلًا ثُمَّ اَتَى الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ رَمَى بِهَا ثُمَّ يَنْحَدِرُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيَقِفُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُوْ ثُمَّ يَاْتِي الْجَمْرَةَ الَّتِيْ عِنْدَ الْعَقَبَةِ فَيَرْمِيْهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ سَمِعْتُ سَالِمًا يُحَدِّثُ بِهٰذَا عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهٗ ترجمہ ابن شہاب زہری سے روایت ہے ہمکو پہنچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رمی کرتے اوس جمرہ کی جو مناسی نزدیک ہے تو سات کنکریاں اوسپر مارتے ہر کنکری مارتے وقت تکبیر کہتے پھر آگے بڑھتے اور قبلہ کیطرف منہ کر کے کھڑے ہوتے دونوں ہاتھ اوٹھاتے (دعا کیلیے) بڑی دیر تک کھڑے رہتے پھر دوسرے جمرہ پاس آتے اوسکو سات کنکریاں مارتے ہر کنکری پر تکبیر کہتے پھر بائیں طرف مڑتے اور قبلہ کی سامنے منہ کر کے کھڑے ہوتے دونوں ہاتھ اوٹھا کر دعا کرتے پھر جمرہ عقبہ پاس آتے (جو سب سے آخر میں ہے مناسی) اوسپر سات کنکریاں مارتے وہاں نہیں ٹھہرتے زہری نے کہا میں نے یہ حدیث سالم سے سنی وہ اپنی باپ ابن عمر سے نقل کرتے تھے ابن عمر ایسا ہی کرتے تھے (لکھ گیا ہوں بارہویں کے رمی کا بیان ہے کیونکہ دسویں تاریخ صرف جمرہ عقبہ کی رمی کرتے ہیں) **بَابُ** مَا يَحِلُّ لِلْمُحْرِمِ بَعْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ محرم جب کنکریاں مار چکی تو اوسکو کیا درست ہوگا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ فَقَدْ حَلَّ لَهٗ كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ قِيْلَ وَالطِّيْبَ قَالَ اَمَّا اَنَا فَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَضَمَّخُ بِالْمِسْكِ اَفَطِيْبٌ هُوَ ترجمہ ابن عباس نے کہا جب کنکریاں مار لیں تو سب چیزیں درست ہوگئیں (جو احرام میں منع تھیں) مگر عورتوں سے صحبت کرنا (وہ بعد طواف الزیارۃ کے درست ہوگا) ایک شخص نے کہا خوشبو درست ہے اونہوں نے کہا میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ مشک لپیٹتے تھے مشک خوشبو ہی کہا ہے

اٰخِرُ الْمَنَاسِكِ حج کے احکام تمام ہوئے ✦ الحمد للہ خدا کے فضل اور امداد سے ربع ثانی پورا ہوا کتاب مقدس سنن نسائی شریف کا یعنی نصف اول تمام ہوا اب خدا سے امید ہے کہ وہ اسی طرح نصف ثانی کو بھی تمام کر دیگا اپنے فضل و احسان سے

وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْهِ التُّكْلَانُ

تَمَّ النِّصْفُ الْاَوَّلُ مِنْ كِتَابِ النِّسَائِيِّ وَيَتْلُوْهُ النِّصْفُ الثَّانِيْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

کتب خانہ

جامعہ عثمانیہ

۱۔ ارکین مجلس اعلیٰ مجلس نظام مجلس

۲۔ ساتھ ہی ساتھ

۳۔

۴۔

۵۔

۶۔

۷۔

۸۔

۹۔

۱۰۔

۱۱۔

۱۲۔